

واللہ اعلم بالصواب  
وہاں کی تحریر و حالہ ہاتھ اور کلمہ کی نسبت کیساتھ

# کفایۃ المفتی

مع عنوانات

منہج علم حضرت علامہ مفتی  
محمد کفایت اللہ رحمہ اللہ

پیشکش  
پیشکش

دلائل کی تخریج و حوالہ جات اور کمپیوٹر کتابت کیساتھ  
دارالافتاء جامعہ فاروقیہ کراچی کے زیر نگرانی

# کفایت المفتی

مفتی اعظم حضرت مولانا مفتی  
محمد کفایت اللہ دہلوی



کتاب الطلاق

دارالافتاء  
اردو بازار کراچی

فون: 021-2213768

## کاپی راعت، رجسٹریشن نمبر

اس جدید تحریر و ترتیب و عنوانات اور کمپیوٹر کمپوزنگ کے جملہ حقوق  
یا قاعدہ معاہدہ کے تحت بحق دارالاشاعت کراچی محفوظ ہیں

باہتمام : ضلیل اشرف عثمانی دارالاشاعت کراچی  
طباعت : جولائی ۲۰۰۱ء کلکیل پریس کراچی۔  
صفحات ۳۷۸۰ در ۹ جلد مکمل

..... ملنے کے پتے .....

دارالافتاء المعارف جامعہ دارالعلوم کراچی  
ادارہ اسلامیات ۱۹۰۔ انارکلی لاہور  
مکتبہ سید احمد شہید اردو بازار اسلام آباد  
مکتبہ امدادی بی بی ہسپتال روڈ ملتان  
مکتبہ ممتاز بی ۱۸ اردو بازار لاہور

بیت القرآن اردو بازار کراچی  
بیت العلوم ۲۶ بھڑوڈ لاہور  
مکتبہ کبک بچہ۔ چنیوٹ بازار فیصل آباد  
کتاب خانہ رشیدیہ۔ حدیثہ روڈ راجہ بازار داد پلنڈی  
یونیورسٹی بک ایجنسی خیبر بازار پشاور

## دیباچہ

نحمد الله العلی العظیم ونصلی علی رسولہ الکریم

انصاف بعد۔ یہ کفایت المفتی کی جلد ششم کارئین کے پیش نظر ہے۔ جلد اول کے دیباچے میں عرض کیا گیا تھا کہ جو فتاویٰ جمع کیے گئے ہیں وہ تین قسم کے ہیں۔ اول وہ فتاویٰ جو در رسامینہ کے رجسٹروں سے لیے گئے ہیں۔ ایسے فتاویٰ کی پہچان یہ ہے کہ لفظ المستفتی پر نمبر بھی ہے اور مستفتی کا نام مختصر پتہ اور تاریخ ردائگی بھی درج ہے۔ بعض جگہ سوال نقل نہیں کیا گیا ہے بلکہ لفظ جواب دیگر کے اوپر مستفتی کا نمبر ڈال دیا گیا ہے۔ دوسرے وہ فتاویٰ جو سر روزہ الجمعۃ سے لیے گئے ہیں۔ ان میں لفظ سوال کے نیچے اخبار کا حوالہ دیا گیا ہے۔ تیسرے وہ فتاویٰ جو گھر میں موجود تھے یا باب سے حاصل کیے گئے یا مطبوعہ کتب میں سے لیے گئے۔

لفظ جواب کے شروع میں جو نمبر لکھا گیا ہے وہ مجموعہ میں شامل شدہ فتاویٰ کی کل تعداد ظاہر کرنے کے لئے یریں نمبر ہے۔ یہ جلد ششم جو آپ کے پیش نظر ہے اس میں درج شدہ فتاویٰ کی اقسام کی تفصیل یہ ہے:

رجسٹروں سے ۳۱۸ الجمعۃ سے ۷۷ متفرق ۸۳ کل ۴۷۲

کفایت المفتی جلد اول سے جلد ششم تک کے کل فتاویٰ کی تعداد تین ہزار رسولہ (۳۰۱۶) ہوئی۔

اس کے بعد انشاء اللہ جلد ہفتم آنے لگی جو کتاب الوقف سے شروع ہوتی ہے۔

والحمد لله اولاً و آخراً۔

احقر حفیظ الرحمان واصف





## فہرست عنوانات

## کتاب الطلاق

## پہلا باب ایقاع وقوع طلاق

## پہلی فصل تلفظ طلاق

- (۱) شوم طلاق کا انکار کرے اور گواہ طلاق دینے کی کواہی ! میں تو طلاق واقع ہو جائے گی..... ۲۹
- (۲) "تلاک" کے لفظ کے ساتھ طلاق دینے سے بھی حذق واقع ہو جاتی ہے..... ۲
- (۳) کسی کے کسواٹے سے کہا "ایک دو تین طلاق دی" اور معنی نہ جانتا ہو تو کیا حکم ہے؟..... ۳۰
- (۴) محض دل میں خیال پیدا ہونے سے طلاق واقع نہیں ہوتی..... ۳۱
- دوسری فصل - طلاق صریح
- (۵) میری اس عورت پر طلاق ہے طلاق ہے طلاق ہے کہنے سے عورت پر تین طلاق واقع ہو گئی..... ۵
- تیسری فصل - کنایات
- (۶) "میر میرے" وغیرہ تو اپنے باپ کے ہیں ایک روز بھی رہتی تو میرے کام کی نہیں اور میں تیرا کچھ نہیں..... ۳۲
- بغیر نیت طلاق کہا تو کیا حکم ہے؟.....
- (۷) بیوی کو "جاؤ چلی جا" کہنا..... ۱۱
- (۸) بیوی کو ماں کہنے سے طلاق نہیں ہوتی..... ۳۳
- (۹) بیوی کے متعلق یہ کہنا کہ "اے مجھ سے کچھ سروکار نہیں" مجھ سے کوئی واسطہ نہیں..... ۳۴
- (۱۰) بیوی کو کہنا "اپنے باپ کے گھر چلی جا"..... ۵
- (۱۱) بیوی کو یہ کہنا "مجھ سے مجھے کوئی مطلب نہیں" یا "تو ہماری کوئی نہیں"..... ۳۵
- (۱۲) تین ماہ میں نے نفقہ وغیرہ نہ دیا تو اسکی عورت سے لاد عوی رہوں گا..... ۳۶
- (۱۳) اپنی بیوی کے متعلق یوں کہنا کہ یہ عورت میرے لائق نہیں..... ۲
- (۱۴-۱۵) لفظ چھوڑ دیا کہنے سے طلاق بائن واقع ہوتی ہے یا صریح؟..... ۳۷
- (۱۶) بیوی کے متعلق یہ کہنا کہ "میں اپنی عورت کو اپنی ماں کی جگہ سمجھتا ہوں اور میں نے اسے چھوڑ دیا".....
- کیا حکم ہے؟..... ۳۸
- (۱۷) "میرے گھر سے چلی جا" طلاق کی نیت سے کہا تو طلاق ہوگی ورنہ نہیں..... ۳۹
- (۱۸) بیوی کو یہ کہنا کہ "میں تم سے بیزار ہوں میں تم سے اسی وقت طلعہ دھوتا ہوں"..... ۴۰
- (۱۹) سوال متعلقہ سوال سابق..... ۴۱
- (۲۰) بیوی کو بغیر نیت طلاق یہ کہنا "نہ تو میری کوئی ہے اور نہ میں تیرا کوئی ہوں"..... ۵

صفحہ	عنوان
۴۳	(۲۱) بیوی کا کہا "تجھ کو چھوڑتا ہوں" میرے گھر سے نکل جا۔
۴۴	(۲۲) بیوی کو تین بار کہا "میں نے تجھ کو چھوڑ دیا" تو کتنی حقائق واقع ہوئیں؟
۴۴	(۲۳) بیوی کو کہا "میں نے تجھے تھوک کر چھوڑ دیا"۔
۴۵	(۲۴) بیوی کو کہا "چاہیے گھر سے نکل جا" تو میری ماں بہن کی جگہ پر ہے۔
۴۶	(۲۵) بیوی کو بیعت طلاق یہ کہا "تم سے کوئی تعلق نہیں" تو طلاق پڑ جائے گی
	چوتھی فصل نابالغ کی طلاق
۴۷	(۲۶) نابالغ کی طلاق واقع نہیں ہوتی۔
۴۷	(۲۷) نابالغ کی بیوی کا زنا نہیں مبتلا ہونے کا ذریعہ تو اس کی طلاق واقع ہوگی یا نہیں؟
۴۸	(۲۸) نابالغ کی طلاق واقع نہیں ہوتی اور نہ اس کے والدین کی۔
۴۹	(۲۹) نابالغ کی بیوی پر نہ نابالغ کی اور نہ اس کے ولی کی طلاق واقع ہوتی ہے۔
۵۰	(۳۰) لڑکے کی عمر پندرہ سال ہو گئی ہو تو اس کی طلاق واقع ہوگی یا نہیں؟
۵۱	(۳۱) نابالغ نہ خود طلاق دے سکتا ہے اور نہ اسکی طرف سے اس کا ولی۔
۵۱	(۳۲) نابالغ کی طلاق واقع نہیں ہوتی۔
	پانچویں فصل - نسبت یا اضافت طلاق
۵۲	(۳۳) عورت کی طرف نسبت کے بغیر طلاق کا حکم۔
۵۳	(۳۴) طلاق میں عورت کی طرف ظاہری نسبت ضروری نہیں۔
۵۳	(۳۵) بغیر نسبت کے صرف "لفظ طلاق" کہنے سے طلاق واقع ہوتی ہے یا نہیں؟
۵۴	(۳۶) غصہ کی حالت میں بیوی کی طرف نسبت کے بغیر زبان سے تین طلاق کا لفظ نکالا تو کیا حکم ہے؟
۵۵	(۳۷) بیوی کا نام بدل کر طلاق دی تو طلاق واقع نہ ہوگی۔
۵۶	(۳۸) ایک طلاق دو طلاق، سبہ طلاق کہا تو کونسی طلاق واقع ہوگی؟
۵۷	(۳۹) غصہ کی حالت میں بیوی کی طرف نسبت کے بغیر ایک طلاق دو طلاق، تین طلاق چار طلاق کہا تو کیا حکم ہے؟
۵۸	(۴۰) بیوی کی طرف نسبت کے بغیر صرف لفظ تین طلاق کہا تو طلاق واقع نہیں ہوتی۔
۵۸	(۴۱) غصہ کی حالت میں تین بار کہا "میں نے اسے طلاق دی" تو کیا حکم ہے؟
۵۹	(۴۲) صرف طلاق، طلاق، طلاق کہنے سے طلاق واقع ہوتی ہے یا نہیں؟
۶۰	(۴۳) تین مرتبہ کہا "میں نے طلاق دی" تو کیا حکم ہے؟
۶۱	(۴۴) بیوی کی طرف نسبت کے بغیر کہا "ایک طلاق، دو طلاق، تین طلاق بائن" تو طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟

صفحہ	عنوان
۶۴	(۳۵) بیوی کی طرف نہت کے بغیر تین مرتبہ یہ الفاظ کہا خلقت طلقت طلقت تو طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟
۶۵	(۳۶) بیوی کی طرف نہت کے بغیر کہا "تو طلاق طلاق" تو کیا حکم ہے؟
	چھٹی فصل - کتابت طلاق
۶۶	(۳۷) گناہ نے طلاق نامہ نکلوا یا اور شوہر سے اتھو نہ نکلوا تو طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟
۶۷	(۳۸) زبردستی طلاق نامہ پر دستخط لینے سے طلاق واقع نہیں ہوتی
۶۸	(۳۹) تم کو طلاق دیتا ہوں طلاق ہے طلاق طاق ہے "لکھ کر بیوی کو بھیج دیا طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟
۶۸	(۵۰) تحریری طلاق لکھنے سے طلاق واقع ہو جاتی ہے
۶۹	(۵۱) شوہر نے طلاق نامہ نکلوا اس پر انحصار لگایا اور دو کو بیویوں کی کوئی آزمائی تو کون سی طلاق واقع ہوئی؟
۷۰	(۵۲) طلاق نامہ نکلوا اور دستخط بھی کیا تو طلاق واقع ہو گئی
۷۱	(۵۳) کو والد نے عشی سے طلاق نامہ نکلوا اور دھوکہ دیکر شوہر سے دستخط کر لیا تو طلاق واقع نہیں ہوئی
۷۲	(۵۴) جبر طلاق نامہ نکلوانے سے طلاق واقع نہیں ہوتی بھڑکے منہ سے الفاظ طلاق نہ کہے ہوں
	ساتویں فصل - انشاء ' اخبار ' اقرار
۷۳	(۵۵) شوہر کو کہا گیا "تو کہہ کہ ہم نے فلاں کی لڑکی کو طلاق دی" اس نے جواب میں کہا ہم نے قبول کیا تو کیا حکم ہے؟
۷۴	(۵۶) شوہر نے محض والد کے ذریعے کاغذ لکھ دیا "جب رجسٹر نے شوہر سے کہا کہ تم نے طلاق دے دی ہے تو اس نے کہا ہاں دے دی وی ہے تو کیا طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟
۷۵	(۵۷) سادے انشامپ کاغذ پر شوہر نے دستخط کیا اور اس کے علم کے بغیر اس کی بیوی کے لئے طلاق نامہ نکلوا کر بھیج دیا گیا تو طلاق واقع نہیں ہوتی
۷۶	(۵۸) جب تک طلاق کا تلفظ زبان سے نہیں کیا محض خیال پیدا ہونے سے طلاق واقع نہیں ہوتی
۷۷	(۵۹) بیوی کو طلاق کہہ کر خطاب کرنے سے طلاق واقع ہوگی یا نہیں
۷۸	(۶۰) شوہر نے اپنی والدہ سے کہا "اگر تم فلاں کا منہ کرو تو میں اپنی زوجہ کو تین طلاق دیدوں گا" تو کیا حکم ہے
۷۹	(۶۱) "میں اس کو طلاق دیتا ہوں" کہنے سے طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟
۸۰	(۶۲) شوہر نے ایک دو تین طلاق کہا تو کیا حکم ہے؟
	آٹھویں فصل - مطلقہ کا حق میراث
۸۱	(۶۳) مرض الموت میں شوہر نے بیوی کو طلاق دیدی تو بیوی کو میراث ملے گی یا نہیں؟

صفحہ	عنوان
	<b>نویں فصل - حاملہ کی طلاق</b>
۸۲	(۶۴) حالت حمل میں بیوی پر طلاق واقع ہو جاتی ہے۔
۹	(۶۵) حالت حمل میں طلاق دینے کے بعد بیوی کے مان و عقد اور بچوں کی پرورش کا حکم۔
۸۳	(۶۶) حمل کی حالت میں طلاق واقع ہوتی ہے یا نہیں؟
	<b>دسویں فصل - عورت کا اخبار، یا انکار، یا لاعلمی</b>
۸۴	(۶۷) بیوی طلاق اور عدت گزارنے کا دعویٰ کرتی ہے تو کیا وہ دوسرا نکاح کر سکتی ہے یا نہیں؟
۹	(۶۸) تین طلاق کے بعد شوہر کا انتقال ہو گیا اور بیوی تین طلاق کا انکار کرتی ہے تو کیا کیا جائے گا؟
	<b>گیارہویں فصل</b>
	<b>انشاء اللہ کہہ کر طلاق دینا</b>
۸۵	(۶۹) لفظ "انشاء اللہ" کے ساتھ دی گئی طلاق واقع نہیں ہوتی۔
	<b>بارہویں فصل</b>
	<b>شہادت و ثبوت طلاق</b>
۸۶	(۷۰) شوہر طلاق کا انکار کرتا ہے مگر نواد نہیں تو کیا حکم ہے؟
۸۷	(۷۱) گئی دفعہ طلاق دے چکا ہے مگر وہاں نے انکار کیا تو کیا حکم ہے؟
۹	(۷۲) میاں بیوی طلاق کے منکر ہیں مگر نواد تین طلاق کی گواہی دیں تو طلاق واقع ہوتی یا نہیں؟
۸۹	(۷۳) بیوی طلاق کا دعویٰ کرتی ہے اور شوہر انکار کرتا ہے مگر کوہ موجود نہیں تو کیا حکم ہے؟
۹۰	(۷۴) کسی دوسرے شخص سے ناجائز تعلق رکھنے کی بناء پر نکاح نہیں ٹوٹتا۔
۹	(۷۵) عورت کے اجنبی شخص کے ساتھ بھگ جائے سے نکاح نہیں ٹوٹتا۔
	<b>تیرہویں فصل - حالت نشہ کی طلاق</b>
۹۱	(۷۶) نشہ کی حالت میں تین دفعہ کہا "اس حرام زلوی کو طلاق دیتے ہیں" تو طلاق واقع ہوتی یا نہیں؟
۹۲	(۷۷) نشہ پا کر جب ہوش نہ رہا طلاق دلوای تو طلاق واقع ہوتی یا نہیں؟
۹۳	(۷۸) نشہ کی حالت میں طلاق دی مگر شوہر کو خبر نہیں کہ کتنی طلاق دی تو کیا حکم ہے؟
	<b>چودھویں فصل - طلاق کی اقسام</b>
۹۴	(۷۹) طلاق بدی کی آٹھ قسموں کا بیان۔
	<b>پندرہویں فصل ایک مجلس کی تین طلاقیں</b>
۹۵	(۸۰) یکبارگی تین طلاق ایک مجلس میں دینے سے تین طلاق واقع ہو جائیں گی۔
۹	(۲) حالت حیض میں کہا "میں نے تجھے طلاق بدی دی" تو کتنی طلاق واقع ہوئی؟
۹	(۳) حالت غصہ میں طلاق دینے سے حلیہ کے علاوہ اور ناموں کے نزدیک طلاق واقع ہوتی ہے یا نہیں؟

صفحہ	عنوان
۹۷	(۸۱) اپنی بیوی سے تین دفعہ کہا "میں نے تجھے طلاق دی" ..... سولہویں فصل طلاق مشروط بمعافی مہر
۹۸	(۸۲) مہر کی معافی کی شرط پر طلاق دی اور عورت نے مہر کی معافی سے انکار کر دیا تو طلاق واقع نہیں ہوئی.....
۹۹	سترہویں فصل مطالبہ طلاق
۱۰۰	(۸۳) (۱) عورت کب طلاق کا مطالبہ کر سکتی ہے؟ ..... (۲) جب شوہر نے تین طلاقیں دیدیں تو وہ بی بی بیویوں واقع ہو گئی..... انچارہویں فصل - تجویز و تعلیق
۱۰۱	(۸۴) تعلیق طلاق میں شرط پائی جانے سے طلاق واقع ہو جاتی ہے اور نہ نہیں..... انیسویں فصل - تجویز طلاق
۱۰۲	(۸۵) شوہر کی طرف سے دی گئی طلاق کے اختیار رکھنے کے بعد وہ بی بی کو طلاق کا حق حاصل ہے..... بیسویں فصل - تجویز و خواہ کی طلاق
۱۰۳	(۸۶) رخصتی سے قبل طلاق دینا چاہے تو کیا حکم ملتا ہے؟ ..... ایسویں فصل - متفرقات
۱۰۴	(۸۷) بیوی سے کہا "میں نے تجھ کو نکاحات ایک طلاق بائن دیا" تو کتنی طلاق واقع ہو گئی؟ ..... ۱۰۴
۱۰۵	(۸۸) نکاحات میں طلاق دینے کے بعد رجوع کرنا..... (۸۹) تین طلاق دینے کے بعد رجوع کرنا کی کوئی شرط عورت اس کے لئے حلال نہیں ہوگی.....
۱۰۶	(۹۰) شوہر نے بیوی سے کہا "میں جا رہا ہوں تم طلاق لے لو" تو کیا حکم ہے؟ ..... (۹۱) عورت نے کہا "میں اگر تم سے تعلق رکھوں تو اپنے باپ اور بھائی سے تعلق رکھوں گی" تو طلاق واقع نہیں ہوگی.....
۱۰۷	(۹۲) جب شوہر نے اپنی بیوی کو طلاق دینا تو طلاق واقع ہو گئی..... (۹۳) شوہر نے کہا "میں نے تجھ کو طلاق دینی بیوی پر تین طلاق مغلطہ واقع ہو گئی.....
۱۰۸	(۹۴) صورت مسئولہ میں عورت پر تین طلاق مغلطہ واقع ہو گئی..... (۹۵) شوہر نے بیوی سے تین بار کہا "تم کو چھوڑ دیا" تو کتنی طلاقیں واقع ہو گئی؟.....
۱۰۹	(۹۶) طلاق باطل کے بغیر بیوی میں تفریق ہو سکتی ہے یا نہیں؟ ..... (۹۷) بی بی کے کہنے سے کہ "اگر ہماری معاہدہ داری کے خلاف کیا تو ہمارا بی بی عورت پر طلاق واقع ہو جائے گی" تم یہ بی بی عورتوں پر طلاق نہیں کرتے.....

صفحہ	عنوان
	دوسرا باب۔ فسخ و انفساح
	پہلی فسخ۔ شوہر کو مزائے عمر قید ہونا
۱۱۰	(۹۸) شوہر جس سال کے لئے قید ہو گیا تو عورت نکاح فسخ کر سکتی ہے یا نہیں؟
۱۱۱	(۹۹) قیدی کی بیوی کا کیا حکم ہے؟
۷	(۱۰۰) شوہر صادق نہ دیتا ہے نہ مان و نفقہ تو بیوی نکاح فسخ کر سکتی ہے یا نہیں؟
	دوسری فسخ۔ زوجہ کی نافرمانی
۱۱۲	(۱۰) عورت کے بھگ جانے سے عورت بچے شوہر کے نکاح سے علیحدہ نہیں ہوتی۔
	تیسری فسخ۔ عدم ادائیگی مان و نفقہ وغیرہ
۱۱۳	(۱۰۲) مان و نفقہ کی عدم ادائیگی صورت میں تفریق ہو سکتی ہے یا نہیں؟
۷	(۱۰۳) شوہر جب خبر نہ لے تو بیوی تفریق کے لئے کیا کرے؟
۱۱۴	(۱۰۴) شوہر مان و نفقہ نہ دے اور حقوق زوجیت ادا نہ کرے تو بیوی مجبور ہو سکتی ہے یا نہیں؟
۷	(۱۰۵) مان و نفقہ نہ ملنے کی وجہ سے تفریق کی کیا صورت ہوگی؟
۱۱۵	(۱۰۶) جو شوہر عرصہ نو سال تک عورت کی خبر گیری نہ کرے تو وہ عورت کیا کرے؟
۷	(۱۰۷) شوہر جب مان و نفقہ نہ دے تو بیوی دوسرا نکاح کر سکتی ہے یا نہیں؟
۱۱۶	(۱۰۸) مان و نفقہ اور حقوق زوجیت دانہ کرنے کی صورت میں تفریق ہو سکتی ہے یا نہیں؟
۱۱۷	(۱۰۹) نو سال تک جس عورت کے شوہر نے خبر نہ لی اس کا کیا حکم ہے؟
۷	(۱۱۰) کیا شافعی مذہب عورت مان و نفقہ نہ ملنے کی وجہ سے تفریق کر سکتی ہے؟
۱۱۸	(۱۱۱) شوہر بی نو مان و نفقہ نہ دے تو اس کی شرعی تدبیر کیا ہے؟
۷	(۱۱۲) شوہر مان و نفقہ نہ دے تو نکاح خالی کا حکم۔
۱۱۹	(۱۱۳) مان و نفقہ نہ دینے کی صورت میں فسخ نکاح کا حکم۔
	(۱۱۴) اگر شوہر بیوی کو مان و نفقہ نہ دے اور حق زوجیت بھی دانہ کرے تو وہ مکہ کے مذہب کے
۱۲۰	موافق نکاح فسخ کیا جاسکتا ہے۔
	(۱۱۵) مان و نفقہ اور حقوق زوجیت کی عدم ادائیگی کی صورت میں مسلمان حاکم کے ذریعہ نکاح فسخ ہو سکتا
۱۲۱	ہے یا نہیں؟
۷	(۱۱۶) غائب شوہر کی عورت کا حکم۔
	چوتھی فسخ۔ نفاق زوجین
۱۲۲	(۱۱۷) زوجین کے درمیان نفاق اور مان و نفقہ نہ ملنے کی بناء پر نکاح فسخ ہو گیا نہیں؟
۱۲۳	(۱۱۸) شوہر بی بی کو اپنے پاس رکھتے ہوئے اسے طلاق دیتا ہے تو اس صورت میں کیا حکم ہے؟

صفحہ	عنوان
۱۲۵	(۱۱۹) بیوی اپنے شوہر کے گھر جانے پر راضی نہیں تو کیا وہ نکاح فسخ کر سکتی ہے؟
۱۲۶	(۱۲۰) شوہر بیوی کے پاس نہیں جاتا اور نہ حقوق زوجیت ادا کرتا ہے تو تفریق ہو سکتی ہے یا نہیں؟
	پانچویں فصل۔ شوہر کا صغیر السن یا نابالغ ہونا
۱	(۱۲۱) نابالغ کی بیوی زمانہ میں جملہ ہونے کے ذریعے نکاح فسخ کر سکتی ہے یا نہیں؟
	(۱۲۲) لڑکے کی عمر پندرہ سال ہے مگر ابھی نابالغ اور کمزور ہے بھرتی کے قاضی نہیں تو کیا عورت تفریق کر سکتی ہے؟
۱۲۷	(۱۲۳) نابالغ کی بیوی کا نکاح مسلمان حاکم کے ذریعے فسخ ہو سکتا ہے یا نہیں؟
۱۲۸	(۱۲۴، ۱۲۵) نابالغ لڑکے کے ساتھ نابالغ لڑکی کی شادی ہوئی تو لڑکی نکاح فسخ کر سکتی ہے یا نہیں؟
	چھٹی فصل۔ شوہر کا مفقود الخبر ہونا
	(۱۲۶) گمشدہ شوہر کی بیوی مسلمان حاکم یا مسلمان دیندار رجہ عت کی تفریق کے بغیر دوسری شادی نہیں کر سکتی۔
۱۲۹	(۱۲۷) جہاں مسلمان حاکم نہ ہو وہاں مسلمانوں کی دیندار جماعت کے ذریعے نکاح فسخ ہو سکتا ہے۔
۱۳۰	(۱۲۸) سوال متعلقہ استثنائے سابق۔
۱۳۱	(۱۲۹) غیر مسلم حاکم کے ذریعے مسلمانوں کا نکاح فسخ نہیں ہو سکتا۔
۱۳۲	(۱۳۰) شوہر اٹھارہ سال سے لاپتہ ہو تو کیا بیوی نکاح فسخ کر کے دوسری شادی کر سکتی ہے یا نہیں؟
۱۳۳	(۱۳۱) جس عورت کا شوہر چار سال سے لاپتہ ہو تو وہ عورت کیا کرے؟
	(۱۳۲) جوان انصر عورت کا شوہر چار سال سے گم ہو گیا ہو کیا حکم ہے؟
	ساتویں فصل۔ عدم کفالت
۱۳۴	(۱۳۳) والد نے نابالغ لڑکی کا نکاح حرامی لڑکے سے کر لیا تو کیا حکم ہے؟
۱۳۵	(۱۳۴) شوہر مذہب تبدیل کر کے تو دیانی ہو گیا تو عورت کا نکاح فسخ ہو گیا۔
۱۳۶	(۱۳۵) جب ہندو عورت مسلمان ہو جائے تو اس کا نکاح فسخ ہو گیا یا نہیں؟
۱۳۷	(۱۳۶) عدلہ بالغہ اپنے نکاح میں خود مختار ہے۔
۱۳۸	(۱۳۷) مسلمان عورت کا نکاح تو دیانی مرد سے جائز نہیں۔
۱۳۹	(۱۳۸) شوہر بد اطوار ہو بیوی کے حقوق ادا نہ کرے تو بیوی علیحدہ ہو سکتی ہے یا نہیں؟
۱۴۰	(۱۳۹) شیعہ آدمی نے دو حاکم دیکر نکاح کر لیا تو وہ فسخ ہو گیا یا نہیں؟
	آٹھویں فصل۔ زوج کا مجبوظ الخواس یا مجنون ہونا
۱۴۱	(۱۴۰) پاگل کی بیوی شوہر سے میثاق اختیار کر سکتی ہے یا نہیں؟
	(۱۴۱) سوال متعلقہ بالا۔



صفحہ	عنوان
۱۴۲	(۱۴۲) سوال شش ماہ
۱۴۳	(۱۴۳) بپ شوہر بچل ہو گیا تو وہ بی شہ سے طلعہ کی اختیار کر سکتی ہے یا نہیں؟
۱۴۴	(۱۴۴) شوہر دینہ ہو تو وہ بی کو تہذیب کو تہذیب حاصل ہے یا نہیں؟
۱۴۵	(۱۴۵) بیٹوں کی بیوی کے لئے نیت و نفقہ نہیں اور زنا کا بھی قصہ وہ تو دوسری شادی کر سکتی ہے یا نہیں؟
۱۴۶	(۱۴۶) بچل کی بیوی کیا کرے؟
۱۴۷	(۱۴۷) شادی کے بعد شوہر دینہ نہ آیا تو بی بی ایک سال کی مسیت کے بعد تخریق راسختی ہے۔
۱۴۸	(۱۴۸) شوہر کو بیٹوں کو تو ساری بی بی کو نکاح صحیح کر کے کاف ہے یا نہیں؟
۱۴۹	(۱۴۹) شوہر کو بیٹوں کی مدداری ہو تو وہ بی کو نکاح صحیح کر کے کاف ہے یا نہیں؟
۱۴۸	(۱۵۰) شوہر کتبی ہمارا دوسرا صورت میں بھی عورت پر خود غلطی نہیں پڑتی
	فوری فیصلہ زوج کا ظلم اور بد سلوکی
۱۴۹	(۱۵۱) خاتمہ شوہر سے نجات کی کیا صورت ہے؟
۱۵۰	(۱۵۲) جو شخص بی بی کو تہذیب دے اس کی بی بی یا کرے؟
۱۵۱	(۱۵۳) جس عورت کا شوہر نے اسے طلاق دے کر اپنے پاس رکھ کر ان کو نفقہ و حقوق زوجیت ادا کرے تو عورت کیا کرے؟
۱۵۱	(۱۵۴) ان کو نفقہ نہ دینے اور حقوق زوجیت نہ ادا کرنے والے شوہر سے نکاح صحیح ہو گا یا نہیں؟
۱۵۲	(۱۵۵) شوہر نے ختم و زوجیت کی صورت میں بی بی نکاح صحیح راسختی ہے یا نہیں؟
۱۵۲	(۱۵۶) جو شخص بی بی کے ساتھ حیو سر سلوک کرتا ہے بعد از طلاق سے پیش آتا ہے ایذا پہنچتا ہے تو عورت کیا کرے؟
۱۵۳	(۱۵۷) (۱) نکاح کے وقت جو شخص نکاحی کی اس کی خلاف ورزی سے طلاق واقع ہو جاتی ہے یا نہیں؟
۱۵۳	(۲) نکاح کے بعد نہ نکاح پر عمل نہ کرنے سے بی بی پر طلاق پڑے گی یا نہیں؟
۱۵۴	(۱۵۸) جس عورت کا شوہر ابواش ختم باز حقوق زوجیت ادا نہ کرے تو اس کی بی بی کیا کرے؟
۱۵۵	(۱۵۹) اس سال تک جس کے شوہر نے ختم نہیں کیا اس کا کیا کیا جائے؟
۱۵۶	(۱۶۰) جو شوہر عرصہ تیرہ چار دو سال سے بی بی کی خبر گیری نہ کرے تو وہ عورت کیا کرے؟
۱۵۶	(۱۶۱) خاتمہ شوہر جو بی بی کا جانی دشمن ہو اس سے نجات کی کیا صورت ہوگی؟
	دوسری فیصلہ تعدد از دو واج
۱۵۷	(۱۶۲) نکاح ثانی کو رخصتی وجہ سے حیب جائنا نہ ہے اور اس کی وجہ سے عورت کو نکاح صحیح کرنے کا حق نہیں۔

صفحہ	عنوان
	گیارہویں فصل - حرمت مصاہرہ
۱۵۷	(۱۶۳) دیوی شہر کے چنے کے ساتھ زنا کا دعویٰ کرتی ہے اور زنا کار کو کہتا ہے خبر شہابی کو کہ نہیں تو کیا حکم ہے؟
۱۵۸	بارہویں فصل - ارتداد
۱۵۹	(۱۶۴) دیوی مرتد ہو کر پھر مسلمان نہ جائے تو کیا لعنہ ہے؟
۱۶۰	(۱۶۵) (۱) قسامت کفر یہ ہے کہ کائنات فتح نہ پاتا ہے (۲) خدا اور رسول کو جیسے مانوں گی۔ یہ ہے کہ کائنات فتح نہ پائے گی
۱۶۱	(۳) دوہرہ مسلمان ہونے کے بعد تجدید کائنات نہ کرے گی یہ نہیں
۱۶۲	(۴) اب اگر شہابی ورنہ نہیں چاہتا تو طلاق دینا نہ دینی ہے یا نہیں کلمت کفر یہ ہے کائنات فتح نہ کیا؟
۱۶۳	(۱۶۶) شہر قادیانی بوسیا تو کائنات فتح نہ کیا نہیں
۱۶۴	(۱۶۷) کسی قوم پر تمہارے کا مشورہ نہ کرتے ہیں داخل ہے نہیں
۱۶۵	تیرہویں فصل - ولی کا ساء اختیار
۱۶۶	(۱۶۸) چچا اور بھائی کے شیعہ ہونے کے باوجود کائنات فتح نہ کیا تو اس کے قیام کا کیا طریقہ ہے؟
۱۶۷	چودھویں فصل - شوہر کا عین ہونا
۱۶۸	(۱۶۹) نامہ دینی دینی کائنات فتح اس کی ہے یا نہیں
۱۶۹	پندرہویں فصل - انعام
۱۷۰	(۱۷۰) طلاق یا مسلمان کا کلمہ اگر چہ کائنات فتح نہ کرے۔ بعد عورت اور شخص سے کائنات فتح نہ کر سکتی ہے ورنہ نہیں
۱۷۱	(۱۷۱) میں دینی حیدر و محمد و علیہ میں ہیں شہر دینی منہ طلاق بہت دور نہ ہی پہنچتا ہے رکھتا ہے تو تو یقین کی کیا صورت ہوگی؟
۱۷۲	(۱۷۲) شہر تین سال سے دوسرے ملک میں ہے اگر میری نہیں کرتا تو اس کی دعا کی کیا کرے؟
۱۷۳	سولہویں فصل - تیسرے بندہ
۱۷۴	بیسویں فصل - غیر مسلم کا کلمہ کا فیصلہ
۱۷۵	(۱۷۳) موجودہ دور حکومت میں حاکم غیر مسلم کو کائنات فتح کرنے کا اختیار ہے یا نہیں؟
۱۷۶	تیسرا باب خلع
۱۷۷	(۱۷۴) خلع نہ کرنا اور دینی کی رشتہ مندی کے بغیر نہیں ہوسکتا
۱۷۸	(۱۷۵) خلع نے عورت پر حق پان واقع ہوتا ہے اس میں شوہر رخصت نہیں کر سکتا

صفحہ	عنوان
۱۶۸	(۱۷۱) عورت کی مرضی سے بغیر خلع نہیں ہوتا۔
۱۶۹	(۱۷۲) خلع سے کون سی طلاق واقع ہوتی ہے، شوہر کو عوض خلع کس قدر رقم لینی چاہئے اور خلع کے اسی عورت سے نکاح کر سکتا ہے یا نہیں؟
	چوتھا باب
	پہلی فصل مرتہ اور مرتہ
۱۷۰	(۱۷۸) مرتہ ہو کر دوبارہ مسلمان ہو جائے تو کیا حکم ہے؟
۱۷۱	(۱۷۹) شخص علیحدگی کے لئے مرتہ ہوئی پھر مسلمان ہو گئی تو دوسرے مسلمان سے نکاح کر سکتی ہے یا نہیں؟
۱۷۲	(۱۸۰) کفار کی نہ نبی رسوا خوشی، اگر نابا عث ارتداد ہے، تجدید ایمان و نکاح کے بعد پہلے واسے مسلمان شوہر سے پاس رہ سکتی ہے؟
۱۷۳	(۱۸۱) نو مسلمہ سے نکاح کیا پھر مرتہ ہو کر دوبارہ مسلمان ہو کر کسی دوسرے مسلمان سے شادی کر سکتی ہے یا نہیں؟
۱۷۴	(۱۸۲) تین حایق کے بعد اگر عورت مرتہ ہو جائے تو حلالہ بنا سکتی ہو تو.....
۱۷۵	(۱۸۳) مطلقہ عورت مرتہ ہونے کے بعد پھر مسلمان ہو جائے تو پہلے شوہر بغیر حلالہ کے نکاح نہیں کر سکتا
۱۷۶	(۱۸۴) قلم غرضتے سے نکاح فسخ ہو جاتا ہے۔
۱۷۷	(۱۸۵) شوہر نے کادیانی مذہب اختیار کر لیا تو نکاح فوراً فسخ ہو گیا
۱۷۸	(۱۸۶) لاندہ اور رسول کا نکاح باعث ارتداد ہے، نکاح فسخ ہو جاتا ہے
۱۷۹	(۱۸۷) مسلمان میاں بیوی مرزئی ہو گئے پھر دوبارہ مسلمان ہو گئے تو دوبارہ نکاح کرنا نہ دینی ہے یا نہیں؟
۱۸۰	(۱۸۸) عورت شخص خدامت علیحدہ ہونے کی وجہ سے مرتہ ہوئی تو مسلمان ہو کر دوسرے شخص سے نکاح کر سکتی ہے یا نہیں؟
۱۸۱	(۱۹۰) شوہر بیوی کے مرتہ ہونے سے نکاح فوراً فسخ ہو جاتا ہے
۱۸۲	(۱۹۱) شوہر کے ظلم کی وجہ سے عورت جیساٹی ہو گئی تو مسلمان ہو کر دوسرے شخص سے نکاح کر سکتی ہے یا نہیں؟
۱۸۳	(۱۹۲) نکاح کو فوراً مرتہ مطلقہ باعث ارتداد ہے، نکاح فسخ ہو جاتا ہے
۱۸۴	(۱۹۳) عورت جیساٹی ہو گئی تو نکاح فسخ ہو گیا دوبارہ مسلمان ہو کر دوسرے مرد سے نکاح

صفحہ	عنوان
۱۸۱	کر سکتی ہے یا نہیں؟
۱۸۲	(۱۹۳) عورت کو مرد ہوئی کی ترغیب دینے والا خود بھی مرد ہے اور لڑتے لڑتے نکاح فتح ہو جاتا ہے
۱۸۳	(۱۹۵) عورت مرد ہو کر مسلمان ہو جائے تو دوسرے شوہر سے نکاح کر سکتی ہے یا نہیں؟
	(۱۹۶) شوہر کی بد سلوکی سے تنگ کر جو عورت مرد ہوئی مسلمان ہونے کے بعد دوسرے
۱۸۵	مرد سے نکاح کر سکتی ہے یا نہیں؟
۱۸۷	(۱۹۷) عورت مرد ہو جائے تو نکاح فتح ہو جاتا ہے
۱۸۹	(۱۹۸) عورت خداوند سے خلاصی کی غرض سے مرد ہوئی تو نکاح فتح ہو یا نہیں؟
۱۸۷	(۱۹۹) سرزائی بھائی نے اپنی مسلمان بالغ بہن کا نکاح ایک بالغ مرزائی بڑے سے کر دیا تو کیا حتم ہے؟
۱۸۷	(۲۰۰) اللہ کی شان میں گستاخی کرنے والی عورت کا حتم
۱۸۹	(۲۰۱) عورت مرد ہوئی اور حیات ارتداد میں چھ پیدا ہوا
۱۹۰	(۲۰۲) عورت مذہب تبدیل کرے تو نکاح سے خارج ہوگی مسلمان ہو کر دوسری شادی
۱۹۱	کر سکتی ہے یا نہیں؟
۱۹۱	(۲۰۳) شوہر کے مظالم کی وجہ سے مرد ہوئی تو نکاح فتح ہو یا نہیں؟
۱۹۱	(۲۰۴) شوہر کے مظالم کی وجہ سے مرد ہوئی تو نکاح فتح ہو یا نہیں؟
۱۹۲	(۲۰۵) شوہر کے آریہ مذہب اختیار کرنے کی بناء پر مشرور ہونے کی وجہ سے عورت نے دوسری شادی
۱۹۲	کر لی تو کیا حتم ہے؟
	دوسری فصل۔ میان حضرت مفتی حنفی
	پانچواں باب مفقود الخیر
۲۳۲	(۲۰۶) شوہر تین سال سے چھپے ہوئے دوسری شادی کا کیا حتم ہے؟
۲۳۲	(۲۰۷) گمشدہ شوہر کی عورت کو دوسری شادی کرنے کے لئے قننا سے قضی ضروری ہے یا نہیں؟
۲۳۲	(۲۰۸) جس کا شوہر عرب چھ سال تک عورت کو مان و نفقہ نہ دے اور اس کی خیر گیری بھی نہ کرے تو وہ
۲۳۵	عورت کیا کرے؟
۲۳۵	(۲) گمشدہ شوہر کی عورت کو کتنے دنوں کے بعد دوسرا نکاح کرنے کی؟
۲۳۶	(۲۰۹) جوان العمر عورت جس کا شوہر کافی دنوں سے چھپے ہوئے کیا کرے؟
۲۳۶	(۲۱۰) گمشدہ شوہر کی عورت کو کتنے دن کی صدمت دی جائے اور اس کی ابتدا عیب ہوگی؟
۲۳۶	(۲) پہلے شوہر کے آریہ کے بعد عورت کی عورت کو طلاق یا نہیں؟
۲۳۸	(۲۱۱) جو نوبال سے گمشدہ ہے عورت کی عورت کا نکاح کر سکتی ہے یا نہیں؟

صفحہ	موضوع
۲۳۸	(۲۱۲) جس عورت کا شوہر چٹائی مال لے لایا ہے وہ امام مالک کے فتویٰ پر عمل کرے۔۔۔۔۔
	(۲۱۳) جس عورت کا شوہر سات سال سے گم ہے تو وہ ان وقت نہ پائے کی وجہ سے
۲۳۹	تفريق کر سکتی ہے یا نہیں؟
۶	(۲۱۴) جس کا شوہر پانچ سال سے مہربانہ عورت کیا کرے؟
	(۲۱۵) جن انصر عورت جس کا شوہر ۱۰ سال سے بچہ ہے اس کی خبر گیری نہ کرے اور ان وقت کا
۲۴۰	بہرہ دے نہیں سکتی۔۔۔۔۔
۶	(۲۱۶) مشہور و مشہور کی بیوی کے ساتھ میں امام مالک کا فتویٰ اور حنفیہ کا اس پر عمل۔۔۔۔۔
۲۴۱	(۲۱۷) مفتوحہ کی بیوی مہربانہ زمانے میں کتنے دنوں کے بعد نکاح کرے گی؟
	(۲۱۸) شوہر سے تفریق پانچ سال بعد بیوی نے دوسری شادی بغیر قتلائے قاضی کے کرن تو
۶	جہاد نہیں
	(۲۱۹) مشہور و مشہور کی بیوی کی شادی کے لئے قتلائے قاضی ضروری ہے اور اگر قاضی نہ ہو
۲۴۲	تو بہت مشکل ہے یا عام مرتکب ہے
۲۴۳	(۲۲۰) جس عورت کا شوہر وفات پانچ ماہ بعد وفات کے بعد دوسری شادی کر سکتی ہے۔۔۔۔۔
	(۲۲۱) جس عورت کا شوہر متوفی ہو گیا تو اس کی بیوی نے دوسری شادی کر دی تو
۶	یا نکاح ہے
۲۴۴	(۲۲۲) بھالی کی بیوی کو زنا میں ملوث ہونے کا بار ہو تو کیا کرے؟
	(۲۲۳) جس عورت سے شوہر سے بارے میں معلوم نہ ہو کہ وہ مہربانہ ہے یا زنا ہے تو وہ عورت کیا
۲۴۵	کرتی ہے
۶	(۲۲۴) اگر عورت نے شوہر سے وفات پانچ ماہ بعد دوسری شادی کر سکتی ہے۔
۲۴۶	(۲۲۵) ماں بھتیجی کے ساتھ رہنا
۶	(۲۲۶) کیا عورت پانچ ماہ بعد شوہر کا انتقال کرنے کے بعد دوسری شادی کر سکتی ہے؟
	(۲۲۷) عورت کو شوہر سے وفات پانچ ماہ بعد شوہر کا انتقال کرنے کے بعد دوسری شادی
۶	کرتی ہے
۲۴۷	(۲۲۸) نہ ندی کی سال لے پانچ ماہ کی شادی کر سکتی ہے یا نہیں؟
	(۲۲۹) جس عورت کا شوہر ۱۰ سال سے بچہ ہے ان وقت اور حقوق نہ دیتا ہے تو وہ عورت کیا
۶	کرتی ہے

صفحہ	موضوع
	چھٹا باب عنین
۲۴۹	(۲۴۰) ہر دہائی ایک سال کی سمیت کے بعد تقدیر کر سکتی ہے۔
۲۴۹	(۲۴۱) بس عورت کا شوہر نامہ ازدواج فسخ کر سکتی ہے یا نہیں؟
۲۵۰	(۲۴۲) باطلی میں نامہ دے کر نکاح دوسرا کیا جائے تو کیا کرے؟
۲۵۱	(۲۴۳) جب نامہ دوسرا ہو تو طلاق نہ دے تو وہ کیا کرے؟
۲۵۱	(۲۴۴) نامہ دہائی دوسرا نکاح کیسے کرے؟
۲۵۱	(۲۴۵) موجود زمانے میں نامہ دہائی کی تقدیر کس میں کرنی چاہئے جب کہ قاضی شرعی موجود نہیں
۲۵۲	(۲۴۶) نامہ دے کر نکاح ہو جائے تو نکاح نامہ بھی درست ہے۔
۲۵۲	(۲۴۷) نامہ دہائی کی تقدیر چار طریقہ طبع ہو سکتی ہے ان کے بغیر دوسرا نکاح درست نہیں
	ساتواں باب - تحریری طلاق
۲۵۳	(۲۴۸) مدعیہ مر کے بعد طلاق دینا بولی کی تحریر لکھو اگر دستخط کرنے سے کون سی طلاق واقع ہوگی۔
۲۵۵	(۲۴۹) غصب کی حالت میں یدیم حین طلاق لکھنے سے کتنی طلاقیں واقع ہوئیں؟
۲۵۶	(۲۵۰) مصق حلق میں جب شرط نہیں پڑتی تو طلاق بھی نہ ہوگی۔
۲۵۷	(۲۵۱) طلاق نامہ خود لکھنے یا کسی دوسرے سے لکھوانے سے طلاق واقع ہو جاتی ہے۔
۲۵۸	(۲۵۲) شوہر نے طلاق نامہ خود نہیں لکھا اور نہ کسی دوسرے سے لکھوایا تو کیا حکم ہے؟
۲۵۹	(۲۵۳) صرف تحریری طلاق سے بھی طلاق ہو جاتی ہے۔
۲۶۰	(۲۵۴) شوہر نے جبر الطلاق نامہ لکھوایا یا غمراہ نے زبان سے کچھ نہیں کہا تو طلاق واقع نہیں ہوئی۔
۲۶۰	(۲۵۵) زبردستی شوہر نے طلاق نامہ پر کوئی انگوٹھا لکھا تو اس سے طلاق واقع نہ ہوگی۔
۲۶۱	(۲۵۶) شوہر طلاق خود لکھنے یا دوسرے سے لکھوانے کا انکار کرتا ہے مگر گواہ نہیں ہے تو کیا حکم ہے؟
۲۶۱	(۲۵۷) اسناپ نامہ تحریر کر طلاق نامہ اور صورت لکھا مگر دستخط نہیں کیا تو طلاق واقع ہوتی ہے یا نہیں؟
	آٹھواں باب طلاق بایا کر
۲۶۲	(۲۵۸) جبر طلاق دلوانے سے طلاق پڑتی ہے یا نہیں؟
۲۶۳	(۲۵۹) صورت مسئولہ میں نکاح صحیح ہے اور طلاق واقع ہوتی ہے یا نہیں؟
۲۶۳	(۲۶۰) جبر طلاق نامہ لکھوانے سے طلاق نہیں ہوتی۔
	(۲۶۱) زبردستی طلاق دلوانے سے طلاق واقع نہیں ہوتی جب تک کہ زبان سے لفظ طلاق نہ لگے ہو۔

صفحہ	عنوان
۲۶۵	(۲۵۲) جبر شوہر سے طلاق نکھوانے اس کی بی بی پر طلاق واقع نہیں ہوتی
۲۶۶	(۲۵۳) زبردستی طلاق دلوانے سے یا نشہ کی حالت میں طلاق دینے سے طلاق واقع ہوتی ہے یا نہیں؟
	نوال باب طلاق
۲۶۷	(۲۵۴) شوہر بی بی پر ناجائز تعلقات کا الزام لگا تا ہے اور بی بی انکار کرتی ہے
	(۲۵۵) شوہر نے بی بی پر جہت لگائی ہے 'بی بی کی تفریق کر اگر دوسرا نکاح کرنا چاہتی ہے
۲۶۹	تو کیا حکم ہے؟
۲۷۰	(۲۵۶) بی بی کو شوہر نے زانیہ سمیت لکائی تو دونوں کے درمیان لعان ہو گا
۲۷۱	(۲۵۷) لعان کے لئے دارالسلام اور قاضی شرعی کا ہونا شرط ہے
	د سوال باب تعلیق
۲۷۳	(۲۵۸) طلاق کو بھائیوں سے روپیہ نہ منے پر مطلق کیا تو روپیہ نہ منے پر طلاق واقع ہو جائے گی
"	(۲۵۹) معافی مہر کی شرط پر طلاق دی 'جب بعد طلاق عورت کہتی ہے کہ میں نے مہر معاف نہیں کیا
	(۲۶۰) شوہر نے کہا "اگر تم میرے بھرانہ چھیں تو اب میرا تم سے تمام عمر کوئی تعلق نہیں رہا"
۲۷۴	تو کیا حکم ہے؟
۲۷۵	(۲۶۱) اس شرط پر نکاح کیا کہ اگرچہ وہ تک نفقہ نہ دے تو تجھ کو طلاق کا اختیار ہے پھر نفقہ نہ دیا
"	(۲۶۲) مشروط طلاق میں شرط پائے جانے سے طلاق ہو جاتی ہے
۲۷۷	(۲۶۳) جب شرط نہیں پائی گئی تو طلاق بھی نہیں ہوتی
۲۷۸	(۲۶۴) شوہر نے کہا کہ "اگر کبھی جو اسیلوں تو میری بی بی پر طلاق ہے" تو کیا حکم ہے؟
۲۷۹	(۲۶۵) نکاح سے میں نکھوانی گئی شرطوں کی خلاف ورزی
۲۸۰	(۲۶۶) شوہر نے بی بی سے کہا "اگر تو نے اس رات کے اندر روپیہ نہ کور نہیں دیا تو تجھ پر تین طلاق ہے"
"	کیا حکم ہے؟
۲۸۱	(۲۶۷) جس شرط پر طلاق کو مطلق کی وہ شرط پائے جانے سے طلاق واقع ہو جاتی ہے ورنہ نہیں
۲۸۲	(۲۶۸) شوہر نے بی بی سے کہا "البانی کو اٹھنے دو" تو خدائی قسم تم کو طلاق دوں گا تو طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟
۲۸۳	(۲۶۹) نکاح سے پہلے کہا "اگر میں نے جھوٹا نکاح کر لیا تو وہ عورت مجھ پر طلاق ہے"
"	(۲۷۰) مہر نفقہ عدت وغیرہ کی معافی کی شرط پر طلاق
۲۸۴	(۲۷۱) شوہر نے کہا "اگر یہ لڑکی اس مرض میں مر گئی تو اس کے مرنے کے ساتھ تجھ پر تین طلاق
۲۸۵	پڑ جائے گی تو کیا حکم ہے؟
۲۸۶	(۲۷۲) اگر اپنی بی بی کو بھانہ خرچ نہ دیا تو ایک ماہ انتظار کے بعد تین طلاق واقع ہو جائے گی

صفحہ	عنوان
۲۸۹	تو کیا حکم ہے؟ ..... (۲۷۳) طلاق کو کسی کام کرنے پر معلق کیا آپ اس کام کو کرنے سے عہی پر طلاق واقع ہو جائے گی یا نہیں؟
۲۹۰	(۲۷۴) اگر میں نے اس قسم کی کارروائی کی یا تم کو چھوڑ کر چلا جاؤں تو تم پر تین طلاقیں ہیں تو کیا حکم ہے؟
۲۹۱	(۲۷۵) اگر تم کو چھوڑ کر نہیں چلا جاؤں تو تم پر تین طلاقیں ہیں چھوڑ کر چلا آیا.....
۲۹۲	(۲۷۶) اگر میری اجازت کے بغیر میرے گھر آئے تو میرے حق میں تین طلاق ہوگی.....
۲۹۳	(۲۷۷) اگر فلاں کا نام فلاں وقت معین میں نہ کیا تو میری عہی کو طلاق واقع ہو جائے گی تو کیا حکم ہے؟
۲۹۴	(۲۷۸) فلاں کی اولاد میں سے جب میرا نکاح کسی عہی سے ہو گا تو میری طرف سے اس پر فوراً تین طلاقیں پڑ جائیں گی.....
۲۹۵	(۲۷۹) شوہر نے کہا "اگر تیرے سوا کوئی اور پانی لائے والا نہیں ہے تو تجھے ایک دو تین طلاق دیدیں یہ تعلیق طلاق ہے یا تجعیر.....
۲۹۶	(۲۸۰) اگر میں اس حد سے کہ تمہاری اجازت کے بغیر چھوڑ کر چلا جاؤں تو میری عہی کو تین طلاق ہو چکیں گی.....
۲۹۷	(۲۸۱) شوہر نے کہا کہ "اگر میں بچوں کا فیصلہ منظور کروں تو یہی تحریر میری طلاق سمجھی جائے گی تو کیا حکم ہے؟
۲۹۸	(۲۸۲) جو کوئی معاہدہ کی خلاف ورزی کرے گا گویا اس نے اپنی عورت کو طلاق دے دی تو خلاف ورزی پر طلاق ہوگی یا نہیں؟
۲۹۹	(۲۸۳) اگر میں عمر سے عیال یا اس کے پاس جاؤں تو میری عہی پر طلاق ہے تو عمر سے عیال سے عہی پر طلاق پڑ جائے گی.....
۳۰۰	(۲۸۴) اگر میں شرع کے خلاف کوئی کام کروں تو مجھ پر طلاق اضافی ہوگی ان الفاظ سے طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟
۳۰۱	(۲۸۵) اگر میں اسے رکھوں تو اس پر تین طلاق نکاح کرنے سے تین طلاق واقع ہو جائیں گی.....
۳۰۲	(۲۸۶) شوہر نے عہی سے کہا "اگر تو گھر میں داخل ہوئی تو تجھ پر طلاق ہے.....
۳۰۳	(۲) شوہر نے عہی سے کہا "اگر تم خالد کے گھر جاؤ گی تو تمہارا اور ہمارا تعلق قطع ہو جائے گا"
۳۰۴	(۲۷۸) اگر آج سے تو نے میرے سامنے رنگین پیرے پہنے تو میری طرف سے تین طلاق ہے.....
۳۰۵	(۲۸۸) گاؤں کے باشندوں نے متفق ہو کر کہا کہ اگر کوئی بیچاریہ سے انگ ہو جائے اور مسجد میں نماز نہ پڑھے تو اس کی عہی کو تین طلاق.....



صفحہ	عنوان
۳۰۶	(۲۸۹) اگر میں ان شرائط کی خلاف ورزی کروں یا زود کو بکروں تو میری زوجہ کو طلاق مطلق ہوگی (۲۹۰) اگر اس روپے ہوا نہ دوں یا طے ورنہ اختیار کروں تو اس سے میری منوحہ سے یہ وہی تعلق نہ رہے گا۔
۳۰۷	(۲۹۱) اگر موجب اقرار نامہ کے عدلی کے لئے ہاں و نفقہ کا انتظام نہیں کریں گے تو اپنی بیوی سے بددعوی ہو جائیں گے کیا حکم ہے؟
۳۰۸	(۲۹۲) شوہر نے عدلی سے کہا "تم اپنے بیوی کے سامنے سوئی تو تو حرام ہو جائے گی" تو کیا حکم ہے؟
۳۰۹	(۲۹۳) جب تک تم اس شہر میں ہو اگر میں نے یہ اہمیت کی تو میری عورت کو تین طلاق
۳۱۰	(۲۹۴) سول متعلقہ استفتاء سابق۔
۳۱۱	(۲۹۵) شروط طلاق میں شہر کی نہ ہو یعنی وجہ سے حلق واقع نہیں ہوگی
۳۱۲	(۲۹۶) اگر سوا مین کے اندر اندر تھوڑے دنوں کے بعد واپس آدوار قہر پائی کہ تمہیں اپنے ساتھ نے لے جاؤں تو میری اس تحریر کو حلق سمجھے
۳۱۳	(۲۹۷) شرائط طلاق کے بعد عمل نہ کرنا تو اس کی عدلی ممانعت ہوگی یا نہیں۔
۳۱۵	(۲۹۸) شوہر نے عدلی سے کہا "اگر تیرے زمانہ یا تو تو میری بیوی ہے ورنہ تو نہ رہا ہے" تو میری طرف سے تین دفعہ طلاق ہے تو کیا حکم ہے؟
۳۱۶	(۲۹۹) اگر ایک نامہ کی خلاف ورزی کا قصہ (۳۰۰) میں عدلی عورت سے نکاح کر لیں تو اپنی بیوی سے عدلی اور یہ میرے اوپر قیامت تک حرام ہے یا لفظ تصدیق کے ہیں یا نہ ہاں؟
۳۱۸	(۳۰۱) شوہر نے کہا "اگر میرے پاس رہن نہیں چاہتی ہو تو ہم تم کو طلاق دیتے ہیں تو طلاق واقع ہوگی یا نہیں؟
۳۱۹	(۳۰۲) اگر اقرار نامہ کے خلاف رہنے سے طلاق واقع ہوگی یا نہیں۔
۳۲۰	(۳۰۳) شوہر نے کہا "اگر میرے گھر میں سے شادی میں شریک ہوئی ہوگی تو میں نے اس کو حلق دینی" تو کیا حکم ہے؟
۳۲۱	(۳۰۴) میں تمہاری اجازت کے بغیر دوسری شادی نہیں کروں گا اگر کروں تو اس عدلی پر ایک دو تین طلاق واقع ہوگی
۳۲۲	(۳۰۵) نکاح کی طرف اضافت کے تعلق کی تو شرط پائے جانے سے طلاق واقع ہو جائے گی یا نہیں؟
۳۲۳	(۳۰۶) شوہر نے عدلی سے کہا "اگر ایک ہفتہ کے اندر نہ کوئی تو طلاق ہو جائے گی تم کو طلاق ہے" تو حلق نہ رہی کیا حکم ہے؟
۳۲۴	

صفحہ	عنوان
۳۲۹	(۳۰۷) شوہر نے بیوی کے عزیز سے کہا کہ آپ تجارت ذاتی معاملات میں بالکل دخل مت دیجئے اس پر آپ نہیں مانتے تو ہم اپنی عورت کو طلاق دیتے ہیں کیا حکم ہے؟
۳۳۰	(۳۰۸) لڑکیا کے پر دوپر چھٹی عورت میں اس سے میرے مکان تو توین سہوہ پر طلاق طلاق تو کیا حکم ہے؟
۳۳۱	(۳۰۹) مال متعلقہ سوال سرق
۳۳۲	(۳۱۰) شوہر نے کہا میں غلط وہ بیعتی ہی کرتے ہیں دونوں باتوں میں سے ایک بات بھی قبول نہ کی تو تم کو میری طرف سے ایک طلاق ہے
۳۳۳	(۳۱۱) ۱۰ بار میں تیسری لڑکی سے نکاح کر لیا شادی کر رہا ہوں تو وہ حرام ہے
۳۳۳	(۳۱۲) لڑکا جو کسی خلاف ورزی سے بیوی کو طلاق کا حق حاصل ہو گیا نہیں؟
۳۳۳	(۳۱۳) ہم پر جاری عورتیں تین طلاق سے طلاق ہوں کی اگر ہم ہندو کی زمین کاشت کریں گے تو خلاف ورزی کرنے پر طلاق قطع ہوگی
۳۳۳	(۳۱۴) کیا اگر تم اس سے نکاح کرنا چاہتے ہو اب غلط فہمی اپنے گھر واپس نہ گئیں تو تم پر طلاق جہنمی میرے مکان سے خارج ہو جائی تو کیا حکم ہے؟
	گیارہواں باب تفویض
۳۳۵	(۳۱۵) اگر رجم کے مطابق عورت نکاح کو طلاق دے سکتی ہے یا نہیں؟
۳۳۶	(۳۱۶) جس دن تک تمہیں کسی عورت پر رجم کا حق ہو تو تم کو طلاق کا اختیار ہے تو کیا حکم ہے؟
۳۳۷	(۳۱۷) اگر شوہر نے کسی عورت کو طلاق دینے کا اختیار دیا تو اس اختیار کے بعد اس کی طلاق واقع ہوگی یا نہیں؟
۳۳۸	(۳۱۸) اگر رجم کے مطابق عورت طلاق سے ملتی ہے یا نہیں؟
۳۳۹	(۳۱۹) شوہر نے بیوی کو طلاق کا اختیار دیا تو عورت کو طلاق کا حق حاصل ہوتا ہے؟
۳۴۰	(۳۲۰) اگر میں پر فعل ہو جاؤں تو تیسری اپوزت کے بغیر مکان نکروں تو تم کو اختیار ہے اس کے بعد عورت نکاح کو طلاق دے سکتی ہے
۳۴۰	بارہواں باب طلاق مغلطہ اور حلالہ
۳۴۱	(۳۲۱) ایک نہیں میں تین صدق دیتے ہوں۔ مسئلہ پر عمل کر سکتا ہے یا نہیں؟
۳۴۲	(۳۲۲) تین طلاق دینے کے بعد شوہر انکار کرتا ہے حالانکہ وہ نکاح میں تو کیا حکم ہے؟
۳۴۲	(۳۲۳) شوہر نے غلطی سے صدق نہ لکھو اگر چند بھی کی گمراہ ہو جائیں تو کیا حکم ہے؟
۳۴۳	(۳۲۴) تین طلاق کے بعد اگر تیسری اب بغیر حلالہ کے رجوع کر سکتا ہے یا نہیں؟
۳۴۵	(۳۲۵) تین طلاق کے بعد بیوی اور حلالہ ہے؟



صفحہ	عنوان
۳۷۲	تو کتنی طلاق واقع ہوئی؟
۱	(۳۴۹) تین طلاق کے بعد میاں بیوی کا ساتھ رہنا جائز نہیں.....
۳۷۳	(۳۵۰) تین طلاق تو تینوں ہی واقع ہوئیں.....
۳۷۴	(۳۵۱) شوہر نے بیوی کو تین بار طلاق طلاق لکھ کر حلاق نامہ دیا تو کتنی طلاق واقع ہوئی اب رجوع
۳۷۵	کرنے کی کیا صورت ہے؟
۳۷۶	(۳۵۲) شوہر نے کہا "میں نے اس بڑھے کی بیٹی کو غلاٹہ دوو طلاق دیدیا ہے تو کتنی طلاق واقع ہوئی؟ دو
۳۷۷	یا تین؟
۳۷۸	(۳۵۳) شوہر نے کہا "میں نے بیوی کو طلاق دی طلاق دی طلاق دی تو کتنی طلاق واقع ہوئی؟ ...
۳۷۹	(۳۵۴) طلاق اور مہر کے متعلق احکام
۳۸۰	(۳۵۵) تین حدیث کے بعد عورت عدت پوری کر کے دوسری شادی کر سکتی ہے.....
۳۸۱	(۳۵۶) حلالہ میں جب شوہر غائی غیر صحبت کے طلاق دے تو وہ پہلے شوہر کے لئے حلال نہ ہوگی.....
۳۸۲	(۳۵۷) تین حلاق کے بعد عورت مرتدہ ہوگئی پھر مسلمان ہو کر پہلے شوہر سے غیر حلالہ کے شادی
۳۸۳	کر سکتی ہے یا نہیں؟
۳۸۴	(۳۵۸) حنفی کے لئے تین طلاق کی صورت میں اہل حدیث مسک پر عمل جائز ہے یا نہیں؟
۳۸۵	(۳۵۹) حلالہ کی کیا تعریف ہے اور حلالہ کرنے والے کا کیا حکم ہے؟
	تیسرے سوال باب
	طلاق بائن اور رجعی
۳۸۶	(۳۶۰) شوہر نے بیوی سے کہا "مگر تو چاہے تو تجھے طلاق ہے" بیوی نے جواب میں کہا اچھا مجھے طلاق
۳۸۷	ہے تو کیا غم ہے؟
۳۸۸	(۳۶۱) بیوی تین طلاق کا دعویٰ کرتی ہے اور شوہر دو کا تو کتنی طلاق واقع ہوئی؟
۳۸۹	(۳۶۲) حلاق رجعی میں عدت کے اندر رجوع کرنے سے رجعت ہو جاتی ہے یا نہیں؟
۳۹۰	(۳۶۳) شوہر نے کہا "میں نے آزاد کیا" تو کون سی طلاق واقع ہوئی؟
۳۹۱	(۳۶۴) دو طلاق کے بعد دوبارہ نکاح کس طرح سے ہوگا؟
۳۹۲	(۳۶۵) شوہر نے کہا "میں نے تجھے طلاق دی تو میری بہن کی مانند ہے" تو ان الفاظ سے کون سی طلاق
۳۹۳	واقع ہوئی؟
۳۹۴	(۳۶۶) شوہر نے بیوی سے کہا "جہ میں نے طلاق دی" تو اس سے کون سی طلاق واقع ہوئی؟
۳۹۵	(۳۶۷) میں نے تجھ کو چھوڑ دیا "مگر تہ ہے یا کنایہ محال میں ہی کے کہنے کا رواج ہے؟

صفحہ	عنوان
۳۸۷	(۳۶۸) تین مرتبہ لفظ حرام کہا تو کتنی طلاق اور کون سی طلاق واقع ہوئی؟
۳۸۸	(۳۶۹) شوہر نے بیوی سے من طبع ہو کر کہا "تو اپنی طلاق لے لو تو بیوی پر طلاق پڑی یا نہیں؟
۳۸۹	(۳۷۰) طلاق رجعی کے بعد جب بیوی سے صحبت کر لی تو رجعت ہو گئی یا نہیں؟
۳۸۹	(۳۷۱) طلاق دیدول کا پودہ ہوا کہنے کے بعد دوبارہ طلاق طلاق کہ "تو کون سی طلاق واقع ہوئی؟
۳۹۰	(۳۷۲) تین بار طلاق دینے کے بعد شوہر کو حق رجعت نہیں رہتا۔
۳۹۰	(۳۷۳) کسی نے اپنی بیوی سے کہا "میں نے تم کو طلاق دیدیا میرے گھر سے نکل جاؤ" تو بیوی پر کون سی طلاق واقع ہوئی؟
۳۹۰	(۳۷۴) شوہر نے بیوی سے کہا "میں نے تجھ کو طلاق دیدی" تو کتنی طلاق واقع ہوئی؟
۳۹۱	(۳۷۵) بچھڑے کے دوران کہا "تم اپنی عورت کو طلاق دیدیا گئے والد نے کہا "دیدے شوہر نے تمہارے دیدیا تو کیا حکم ہے؟
۳۹۱	(۳۷۶) طلاق رجعی طلاق بائن اور طلاق مطلق کے احکام۔
	چودھواں باب مجنون اور طلاق مجنون
۳۹۲	(۳۷۷) جس عورت کا شوہر عرصہ ۱۰ سال سے دیوانہ ہے وہ عورت کیا کرے؟
۳۹۳	(۳۷۸) ۱۰ سال ۱۰ دن ۱۰ گھنٹے ۱۰ پر سو برس جیسا کہ اختیار کر سکتی ہے یا نہیں؟
۳۹۳	(۳۷۹) ۱۰ سال ۱۰ دن ۱۰ گھنٹے ۱۰ پر سو برس جیسا کہ اختیار کر سکتی ہے یا نہیں؟
۳۹۳	(۳۸۰) جس عورت کا شوہر دیوانہ ہو جائے اس کا نکاح فسخ ہو گیا نہیں؟
۳۹۵	(۳۸۱) جو مجنون پاگل خانہ میں ہے اس کی بیوی کیا کرے؟
	پندرہواں باب عدت اور نفقہ عدت
۳۹۶	(۳۸۲) زانیہ زانیہ سے فوراً نکاح کر سکتی ہے اور زانیہ عورت پر عدت نہیں۔
۳۹۶	(۳۸۳) مطلقہ عورت کی عدت کا نفقہ شوہر کے ذمہ واجب ہے۔
۳۹۶	(۳۸۴) جہاں شوہر کا انتقال ہوا ہے عورت کو وہیں عدت گزارنی چاہیے؟
۳۹۶	(۳۸۵) مجبوری اور خوف ہو تو شوہر کے گھر کے چائے والدین کے یہاں عدت گزارے۔
۳۹۶	(۳۸۸) دوسرے شوہر نے عدت میں نکاح کیا تو وہ نکاح قاعد ہے اور وہ عورت پہلے شوہر کے لئے حلال نہیں ہوئی۔
۳۹۸	(۳۸۹) ایام عدت میں کوئی عورت زنا نہ کرے ورنہ حاملہ ہو جائے تو اس کا کیا حکم ہے؟
۳۹۹	(۳۹۰) ایام عدت میں نکاح حرام ہے۔
۳۹۹	(۳۹۱) زنا عدت میں کیا گناہیں حلال ہیں؟

صفحہ	عنوان
۳۰۰	(۳۹۲) طریق وروقات فی عدت میں فرق کیوں؟
۳۰۱	(۳۹۳) عدت کے اندر مکان کرنے سے نکاح منع نہیں ہوتا
۳۰۲	(۳۹۴) جس کو طویل عدت تک نہیں آئے اس کی عدت کیا ہے؟
۳۰۳	(۳۹۵) طلاق کے پس دن بعد دوسرے شوہر سے نکاح
۳۰۴	(۳۹۶) عدت وفات میں نہ رت شدید و نہ وقت عورت آخر سے نکل سکتی ہے
۳۰۵	(۳۹۷) نافذ و عورت مسلمانہ نے بعد کسی مسلمان سے شادی کرے تو عدت گزارنی نہ رہنی چاہیے؟
۳۰۶	(۳۹۸) عدت سے متعلق چند احکامات
۳۰۷	(۳۹۹) عورت کی عدت پوری پیش سے پوری ہوتی ہے
۳۰۸	(۴۰۰) نذر عورت پر عدت نہیں نکر جس کا شوہر مرجعے اس پر ہم حاکمیں عدت ہے
۳۰۹	پہنچاؤ نہ کیا تو
۳۱۰	(۴۰۱) عورت پر عدت پوری ہونے سے پہلے جاننا نہیں
۳۱۱	(۴۰۲) نذر عورت پر بھی نعت کے بعد عدت ہے
۳۱۲	(۴۰۳) اگر دو یا چار دن میں پیش آئے ہیں تو عدت ختم ہوئی
۳۱۳	(۴۰۴) زمانہ عدت والا نکاح باطل ہے اگر عدت وراثت سے
۳۱۴	(۴۰۵) عورت اپنی عدت میں نہیں چا سکتی یا نہیں؟
۳۱۵	(۴۰۶) عدت ختم ہونے پر نکاح کرنا مسموم ہو کر کہ عمل سے عدت کا کی ہو جائے نکاح صحیح یا نہیں؟
۳۱۶	(۴۰۷) عدت وفات میں عورت کا مال و نقد شوہر کے ترکہ میں سے نہیں دیا جائے گا
۳۱۷	(۴۰۸) مطلق عورت عدت گزارنے کے بعد نکاح کر سکتی ہے بہت عدت کے بعد جو بھڑکی ہوئی ہے وہ حرام ہے
۳۱۸	(۴۰۹) مطلق عورت عدت طلاق میں کسی مجبوری کی وجہ سے نہ سے نکل سکتی ہے یا نہیں؟
۳۱۹	(۴۱۰) ایام عدت کا نذر بڑا شوہر واجب ہے
۳۲۰	(۴۱۱) شوہر کے بقول کے وقت ہی جس کا تھپی وہی عدت گزارے
۳۲۱	(۴۱۲) جب تک عورت اپنی عمر میں سے جس میں حیض آئے کے قلم ہے اس کی عدت تین نہیں ہے
۳۲۲	(۴۱۳) عدت کے دوران جو نکاح نہ ہو سچ نہیں اگر عدت میں نہ ہو سکتی ہے
۳۲۳	(۴۱۴) عدت کے بارے میں ایسا جو بچہ نکال اور اس کا جواب

صفحہ	عنوان
	(۳۱۵) جس عورت کو طویل عرصے سے حیض نہ آتا ہو اس کو امام مالک کے مسلک پر عمل کرنا جائز ہے یا نہیں؟
۳۱۷	(۳۱۶) مدت پوری ہونے میں اگر ایک دن بھی باقی ہو تو نکاح جائز نہیں۔
۳۱۸	(۳۱۷) شوہر سے الگ رہنے سے باوجود وہ خود پر طلاق کے بعد عدت لازم ہے۔
۳۲۰	(۳۱۸) انتضاۃ عدت سے پہلے نکاح کرنا حرام ہے۔
۴	(۳۱۹) وہ خواہ عورت پر طلاق کے بعد عدت گزارنی ضروری ہے اگرچہ وہ سال بھر سے شوہر سے الگ رہی ہو۔
۳۲۱	(۳۲۰) مدت فوت چار ماہ دس دن ہے اس سے پہلے جو نکاح ہو لوہ باطل ہے۔
۳۲۲	(۳۲۱) حاملہ عورت کی عدت چھ کی پیدائش سے پوری ہوتی ہے اگرچہ شوہر کا انتقال ہو گیا ہو۔
۴	(۳۲۲) زانیہ عورت کو شوہر وراثت ہو تو اس پر کوئی عدت لازم نہیں۔
۳۲۳	(۳۲۳) ایک عورت کو دو سال سے حیض نہیں آیا اس کی عدت کیسے پوری ہوگی؟
۴	(۳۲۴) مطلقہ عورت کو شوہر کے نکاح میں مدت گزارنی لازم ہے۔
۳۲۴	(۳۲۵) زمانہ عدت کا ختم ہونا شوہر لازم ہے۔
	مولوالباب حضانت
۴	(۳۲۶) بچوں کا حق پرورش اور پالنا و نفقہ۔
۳۲۵	(۳۲۷) گزشتہ سالوں کا نفقہ بغیر قصائے قضیہ بغیر رضائے شوہر واجب نہیں۔
۴	(۳۲۸) مطلقہ عورت چھ کے باپ سے زمانہ گزشتہ کے اخراجات کا مطالبہ کر سکتی ہے یا نہیں؟
۴	(۳۲۹) بچوں کا خرچہ پرورش باپ کے ذمہ ہے اگرچہ گزشتہ مدت کا نفقہ اس کے ذمہ واجب نہیں۔
۳۲۶	(۳۳۰) باپ نہ ہونے کی صورت میں چچا یا خالو کا نفقہ کس کے ذمہ پر واجب ہے۔
۴	(۳۳۱) ماں کے جہاننی کو حق پرورش ہے۔
۳۲۷	(۳۳۲) پرورش کا حق ماں کو تب تک حاصل ہے باپ پر خرچہ پرورش لازم ہے۔
۴	(۳۳۳) ماں کے ہوتے ہوئے چچا بھی کو حق پرورش نہیں۔
۳۲۸	(۳۳۴) ماں جب غیر سے شادی کرے تو اس کا حق پرورش ختم ہو جاتا ہے۔
۳۲۹	(۳۳۵) بہانوں کا حق پرورش۔
۴	(۳۳۶) گزشتہ حق پرورش کی لیاہت سے لہذا اس کے بعد یہ حکم ہے۔
۳۳۰	(۳۳۷) حق پرورش کی مدت۔
۳۳۱	(۳۳۸) چچا غول کا حق پرورش کس کو ہے؟

صفحہ	عنوان
۳۳۱	(۳۳۹) سات سال کے بعد باپ لڑکے کو اس کی نانی سے لے سکتا ہے۔
۳۳۳	(۳۴۰) بچہ کی پرورش کے متعلق ایک جواب پر اشکال اور اس کا جواب
۳۳۴	(۳۴۱) ماں کے انتقال کے بعد نانی کو بچوں کی پرورش کا حق حاصل ہے۔
۴	(۳۴۲) دو عورتیں جن کو بچوں کا حق پرورش ہے وہ موجودہ ہوں تو حق پرورش کس کو حاصل ہوتا ہے؟
۳۳۵	(۳۴۳) ماں کے بعد نانی کو پھر دادی کو حق پرورش ہے۔
۳۳۶	(۳۴۴) لکھی کا حق پرورش کب تک ہے؟
۴	(۳۴۵) ماں نانی دادی اور بہن کے بعد حق پرورش خال کو ہے۔
	ستر سوال باب ایلاء
۳۳۷	(۳۴۶) کسی نے اپنی بیوی سے کہا جب تک تم تین پارے قرآن شریف نہ پڑھ لے اس وقت تک مجھ پر حرام ہے "تو کیا حکم ہے؟
۳۳۷	(۳۴۷) قسم حاکر کہ "تو مجھ پر حرام ہے" اب میں تجھ سے صحبت نہیں کروں گا اس کے بعد بالکل بھڑی نہیں کی تو کیا حکم ہے؟
۳۳۸	اشعار سوال باب طہار
۳۳۹	(۳۴۸) کسی نے کہا "اگر میں اس سے زندگی کروں گا تو ہی کے خلف سے پیدا ہوں گا" تو کیا حکم ہے؟
۴	(۳۴۹) کسی نے کہا "دو عورتیں جو اپنے خاندان کی تاحد رہیں وہ ماں سے مشابہ ہیں باعتبار شفقت و محبت کرنے کے" تو کیا حکم ہے؟
۳۴۰	(۳۵۰) کسی نے اپنی بیوی سے کہا کہ تو میری بہن کے برابر ہے تو کیا حکم ہے؟
۳۴۱	(۳۵۱) بیوی کو ماں کہہ دیا تو کچھ نہیں ٹوٹا
۴	(۳۵۲) بیوی کو طلاق کی نیت سے مل کہا تو کیا حکم ہے؟
۴	(۳۵۳) شہر نے بیوی سے کہا "اگر میں تم سے صحبت کروں تو اپنی ماں سے صحبت کروں تو کیا حکم ہے؟
۳۴۲	(۳۵۴) شہر نے ماں کو میری ماں ہے پھر اس کے بعد طلاق نامہ بھی تحریر کر دیا تو کیا حکم ہے؟
۴	(۳۵۵) کسی نے اپنی بیوی سے کہا "آج سے تو میری ماں ہے" اور میں آج سے تیرا بیٹا ہوں
۴	تو کیا حکم ہے؟
	انیسواں باب مفترقات
۳۴۳	(۳۵۶) عورت بھیگ کر دوسرے کے پاس چلی گئی تو طبع طلاق کے اس کا نکاح کرنا جائز نہیں
۴	(۳۵۷) بچوں کے سرداروں نے طلاق دینے پر جو رقم شہر سے لے لی اس کا حکم
۳۴۳	(۳۵۸) چند کلمات کے اصطلاحی معنی



صفحہ	مستوان
۴۴۵	۳۵۵) عورت ہر کسی شخص سے مباح ہو کر جانے سے نکاح نہیں ہوتا
۴۴۵	۳۶۰) نبی نے کہا مجھ پر تین حقائق درام ہے جب کہ اس سے سنے نہ اس کی بیوی تھی اور نہ کوئی
۴۴۵	۳۶۱) شخص تو کیا قسم ہے؟
۴۴۵	۳۶۲) شوہر نے دیکھ کر کہنے لگا: اپنی بیوی کو طلاق دی تو طلاق واقع ہو گئی۔
۴۴۵	۳۶۳) (۳۶۳) اگر زکوٰۃ کے اتالیق ہو جائے تو بیوی بن جاتی ہے اور جب طلاق چڑ جائے تو وہ نکاح بنا کر بن جاتی ہے۔
۴۴۶	۳۶۴) (۳۶۴) نکاح کے لئے بنی آدم نے عورت کو مرد کے دی کر عیب دی ہے وہ سب مرد ہو گئے
۴۴۶	۳۶۵) (۳۶۵) میں نے نبی کے آپس میں کہہ نہ سکے تو حقیقت میں چاہیے
۴۴۸	۳۶۶) (۳۶۶) حقائق میں اور نکاح سے تحقیق پیدا ہے
۴۴۹	۳۶۷) (۳۶۷) وہ یہ کہ پھر نبی کی باتوں کی بات سے دست بردار ہو گیا تو وہ طلاق کے حکم میں ہے
۴۵۰	۳۶۸) (۳۶۸) طلاق مطلق کے بعد وہ نبی کی بات سے چاہے وہ کچھ کہے
۴۵۱	۳۶۹) (۳۶۹) نبی کی بات سے نہ تو طلاق مان لیا ہے
۴۵۲	۳۷۰) (۳۷۰) میں نے نبی کی طلاق کے حکم میں اور ایک نبی تین حقائق کی بات سے کہے تو کیا حکم ہے؟
۴۵۵	۳۷۱) (۳۷۱) حدت نبی عورت سے زمانہ حدت میں نہ آیا یہ حدت کے بعد اس سے نکاح کیا تو کیا حکم ہے؟

## کتاب الطلاق

## پہلا باب

## فصل اول

## طلاق دینا اور طلاق پڑنا

شوہر طلاق کا انکار کرے اور گواہوں کے سامنے طلاق دینے کی کوہی میں تو طلاق واقع ہو جائے گی (سوال) زید نے اپنی منکوحہ کو اپنے مکان پر بند کر دیا اور وہ اس وقت روز و گاہ میں موجودہ اپنے والد کے مکان پر جو تیس چھپس گز کے فاصلہ پر واقع ہے چلی گئی اور وہاں جا کر اس نے اپنے مدت موبہب ادا کر کے شریف پور سے چنانچہ حسب والد مسماۃ مطلقہ کا انتقال ہو گیا تو کوئی سیدہ نہ پا کر چلا گیا وہاں سے مدت مسماۃ مطلقہ سے ویدہ حقد کرنا چاہتی ہے اور زید طلاق دہندہ عقد نہیں کرتے اور کہتا ہے کہ میں نے طلاق نہیں دی شہادت حقیقہ ہوئی یہ نہیں اور اس کو کہتے ہیں کہ ان کا حق ہے یہ نہیں؟ عمر وقت طلاق سوائے گواہوں کے کافی تحریر نہیں ہوئی تھی۔

(جواب) جب کہ زید نے اپنی منکوحہ کو تین طلاقیں دیدیں تو اب زید کا اس سے کوئی تعلق نہیں رہا۔ قول اللہ تعالیٰ فان طلقها فلا تحل له حتی تنکح زوجا غیرہ (۱)۔ اس پر یہ بات کہ وہ طلاق دینے سے انکار کرتا ہے تو اس کے ثبوت میں گواہوں کی شہادت کافی ہے ثبوت طلاق اور وقوع طلاق کے لئے تحریر کی ضرورت نہیں فقط سے بھی طلاق پڑ جاتی ہے (۲) پس صورت مسلولہ میں جب کہ مسماۃ مطلقہ شہادت اپنی مدت پوری کر چکی ہے تو وہ جس سے چاہے نکاح کر سکتی ہے۔ ہاں نہ تو فی العلم

”تلاک“ کے لفظ کے ساتھ طلاق دینے سے بھی طلاق واقع ہو جاتی ہے

(سوال) زید نے اپنی عورت کو بغیر الفاظ صاف تین طلاق دیا یعنی یوں کہ ایک تلاک وہ تلاک تین تلاک یہ الفاظ کے کوئی معنی نہیں پھر طلاق کیونکر ہو سکتا ہے اطلاق کے معنی تغریق کے ہیں اب نادر لفظ لے کر طلاق کے کیا معنی ہو گا حضرات میں صاف الفاظ کی قید ہے۔

(۱) ۲۳۰ ۲۳۱

(۲) ہر دفعہ لفظ نکاح فی الحال، طلاق، او ایسا یا تو رحمی لفظ مخصوص ہر دفعہ استعمال علی طلاق (ابن المحسن) مع ہامش رد المحتار کتاب الطلاق ۲۲۶ ۲۲۷ ط۔ سعید کر اتشی (قرنہ و رکہ لفظ مخصوص) ہر ما جعل دلالة علی معنی اطلاق من صریح او کہہ مخرج لغوی علی ما مر و ارد اللہ لو حکم لیدخل لکنمة المستبد و سارہ الا حرس والاشارة الی العدد بالا صانع فی قولہ ”بت طلاق حکمہا کما سیأی“ و ہ طہران من بت مخرج رجحہ و عطاء ثلاثۃ احبار بدی الطلاق ولم یدکر لفظا لا صریحا ولا کنیۃ لا ینق علیہ کما اتی بہ العبر الی ملی و حرد و ہ من رد المحتار مع ندر لسجد کتاب الطلاق ۲۳۱ ط۔ سعید کر اتشی

المستفتی نمبر ۳۹۸ خدام الرحمن (رنگون - برما) ۱۲ جمادی الثانی ۱۳۵۳ھ ۲۳ ستمبر ۱۹۳۳ء  
(حواہ ۲) لفظ تَلَک اگر کسی نے مَن کی زبان سے نکلا ہے جو طلاق کہنے پر بھی قادر تھا اور وہ دعویٰ کرے کہ  
میرا مقصود طلاق دینا نہیں تھا تو اس کی تصدیق کی جائے گی اور اگر وہ یہ دعویٰ نہ کرے یا کسی بے پڑھے کوئی مَن  
زبان سے نکلا ہے تو حقائق واقع ہونے کا حکم دیا جائے گا (۱) کما هو رواية شمس الانمة الحلوانی - (۲)  
وانما اعلم محمد کفایت اللہ کان اللہ !

کسی کے کہوانے سے کہا ”ایک دو تین طلاق دے دی“ اور معنی نہ جانتا ہو تو کیا حکم ہے؟  
(سوال ۲) زید کا اپنی بیوی سے کئی بات پر جھگڑا ہوا - خالد کو جب اطلاع ملی تو زید سے کہا کہ تو نے ایسی  
سرکش بیوی کو جو تجھ سے جھگڑتی ہے اب بند کر رکھ ہے زید نے کہا تو کیا کروں خالد نے کہا طلاق دے دو  
زید نے کہا میں تو جانتا نہیں ہوں کہ کس طرح طلاق دی جاتی ہے خالد نے کہا کہ اس طرح طلاق دی جاتی  
ہے کہ ایک دو تین طلاق دے دی خالد کے بتلانے پر زید نے بحمدہ الفاظ کہہ دیے - اس صورت میں طلاق  
پڑی یا نہیں؟ المستفتی نمبر ۹۷۳ مولوی کبڈ صاحب (ضلع نواکھالی)

۱۳ ربیع الاول ۱۳۵۳ھ ۴ جون ۱۹۳۶ء

(حواہ ۳) زید کی زبان سے جو الفاظ خالد نے لو کرائے ان کے موافق طلاق پڑ گئی یہ تو کہ زید نے یہ معلوم  
نہ کرنے کے بعد کہ ان الفاظ سے اس کی بیوی پر طلاق پڑے گی ان الفاظ کا تلفظ کیا ہے (۳)  
محمد کفایت اللہ کان اللہ ! دلی

(۱) يقع بها أي بهذه الالفاظ وما بعدها من الصريح ومدح نحو طلاق و تلاك و تلاك او ط'ك او " طلاق باش  
تلا فرق بين عالمه و حائل وان قل عمده تبحر في عالمه يصدق قضاء الا اذا اشهد عليه قلبه نه يقني (المحرر المختار مع  
هامش رد المحتار: كتاب الطلاق" باب الصريح ۲۴۸/۳ ط - سعيد كراتشي)

(۲) وفي الهيدية رجل قال لامرأته برا تلاق ههنا خمسة لفاظ تلاق و تلاق و طلاق و تلاك و تلاك عن الشيخ  
الامام الجنيد امي بكر محمد بن الفضل رحمه الله تعالى انه يقع وان نعد وقصد لا يقع ولا يصدق قضاء و يصدق  
دابة لا اذا اشهد قبل ان يقطع به و قل ان امرأتي تطلب مني الطلاق ولا يعني لي ان اطلقها فانقطع بها قطعاً تقبها  
و سقط به و شهد و بذلك عبد الحاكم لا يحكم بالطلاق بينهما وكان في الابتداء يفرق بين العالم و الحائل كما هو  
حواہ شمس الانمة الحلوانی رحمه الله تعالى ثم رجع الى ما قفا و عليه الفتوى كذا في الخلاصة (الفتاوى الهيدية  
كتاب الطلاق" الباب الثاني في ايقاع الطلاق" الفصل الاول في الطلاق الصريح ۳۵۷/۱ ط - ماجدية كونه)

۳ سے مفتی انعم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اگر کوئی کہے کہ عالم و درجہ محل کے فرق میں نقل کیا ہے وہ ان کا مرجع متاثر  
نہ مفتی نے فرمایا ہے اور ان کا مرجع متاثر نہ ہو گیا ہے کہ عالم و درجہ محل کے فرق میں کوئی فرق نہیں ہے۔ یہاں تک  
ان عبارت سے صریح ہے۔ فقط

(۳) صریحہ عالمہ مستعمل الا فیہ ولو بالفارسیہ کطلقت و انت طالق و مطلقہ -- و يقع بها ای بهذه الالفاظ وما  
بعدها من الصريح واحدة و جملة وان بوی خلا لها او لم یوشها (المحرر المختار شرح توبیر البصار مع هامش  
رد المحتار: كتاب الطلاق" باب الصريح ۲۴۷/۳ ط - سعيد كراتشي)

محض دل میں خیال پیدا ہونے سے طلاق نہیں ہوتی (المجمعیۃ مورخہ ۱۶ جولائی ۱۹۳۱ء)

(سوال) ایک شخص نے اپنی عورت کو دل میں طلاق دی ہے کسی آدمی کے سامنے نہیں دی لوگوں نے کہا ہے کہ عورت نے نکاح کر لیا ہے بعد ازاں وہ اپنے خوند کے گھر آگئی ہے۔

(جواب ۴) طلاق اگر صرف دل میں خیال کرنے کے طور پر دی ہے زبان سے تلفظ نہیں ہوا کیونکہ بہتہ نہ زور سے تو طلاق نہیں ہوتی (۱) جب تک طلاق کے الفاظ زبان سے ادا نہ ہوں طلاق نہیں ہوتی عورت نے نکاح کر لیا ہے اس کا مطلب سمجھ میں نہیں آیا یعنی اگر وہ منکوحہ تھی اور اس نے کسی دوسرے سے نکاح کر لیا تو یہ دوسرا نکاح ہی باطل ہے (۲) محمد کفایت اللہ غفرلہ

## فصل دوم

### طلاق صریح

میری اس عورت پر طلاق ہے 'طلاق ہے' طلاق ہے کہنے سے عورت پر تین طلاق واقع ہو گئی

(سوال) ایک شخص کی عورت اپنے شوہر سے تکلیف پانہ غیر اجازت اپنے شوہر کے اپنے والد کے گھر چلی گئی شوہر نے چند آدمیوں کے در و در جو صوم و صونہ کے پابند ہیں یہ الفاظ کہے کہ وہ میری عورت غیر میری اجازت اپنے میکے چلی گئی اب میرے نکاح سے باہر ہے اب اس کو جیسے گویا اپنی ماں بہن سے برہنہ کیا اور میری اس عورت کو طلاق ہے طلاق ہے طلاق ہے۔ اب آپ سے دریافت طلب امر یہ ہے کہ یہ طلاق ہوئی یا نہیں؟

(جواب ۵) صورت مسئلہ میں طلاق واقع ہو گئی اور وہ عورت اس شخص کے واسطے بغیر حلالہ جائز نہیں۔ یقع طلاق کل زوج اذا كان بالغاً عاقلاً سواً كان حراً او عبد اطاناً او مكرهاً كذا في الجوهرۃ النيرة (عالمگیری ص ۳۸۲ ج ۱) (۳)

۱. عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ ﷺ ان اللہ عرو حل مجاوز لامنی عما حدثت به انفسہ ما لم تعمل او سکتم بہ و رواہ مسلم فی صحیحہ کتاب الایمان باب ما یحل من اللہ تعالیٰ عن حدیث المسلم ۱ ۷۸ ط قدیمی (ورکھ منقطع مخصوص) ہو ما جعل دلالة علی معنی الطلاق من صریح او کتابة و بہ ظہر ان من تشا حرم روحہ فاعطاه دلالة احجر یوی الطلاق ولم یذكر لفظاً لا صریحاً ولا کتابة لا یقع عنہ کما افی بہ الحبر الرملی (ہامش رد المحتار مع الدر المختار کتاب الطلاق ۳/ ۲۲۰ ط - سعید کرانی)

۲. کل صالح بعد صلح فالنہی باطل و کذا الکاح بعد الکاح - والا حل و کل عقد اعید فالنہی باطل الدر المختار مع ہمش رد المحتار کتاب الصلح ۵/ ۶۳۶ ط - سعید کرانی

۳. القدوی الہدیۃ کتاب الصلح الباب الاول فصل فیمن یقع طلاقہ و فیمن لا یقع طلاقہ ۱/ ۳۵۳ ط - ماحدہ کونہ و کذا فی الدر المختار مع ہمش رد المحتار کتاب الطلاق ۳/ ۲۳۵ ط - سعید کرانی

## فصل سوم کنایات طلاق

اُمیر۔ بغیر تو اپنے باپ کے بدل ایک روز بھی رہی تو میرے کام  
نہیں۔ میں یہ لہجہ نہیں بغیر نیت طلاق مانتا کیا حکم ہے؟

(سوال)۔ زید نے اپنی بیوی سے کہا تو اپنے ماں سے برا بھلا کہتی رہتی ہے اس لئے تو اپنے باپ کے کہہ جانے تو مجھے  
نہ ہر لو۔ کیا کہہ رہے ہو تو اپنے باپ سے یہ کہہ رہے ہیں کہ میں تیرے ہمراہ ہوں گا اُمیر۔ بغیر تو اپنے باپ سے  
ایک روز بھی رہی تو میرے کام نہیں۔ اُمیر۔ تیرے کہے کو نہیں (زید کی بیوی کا ماںوں زید کی بیوی سے باپ  
سے یہاں رہتا ہے) زید نے اپنی بیوی سے ایسا کہہ دیا بھی کہہ کر کہ تو قرآن شریف اٹھا کر قسم کھا کہ اس سے برے  
تکلیف سے رہی ہوں زید کی بیوی نے تو قرآن شریف پڑھ کر قسم کھا لی کہ میرے ماںوں سے میرا کوئی برا بھلا نہیں  
ہوگا۔ اُمیر۔ زید نے اپنی بیوی سے اپنے والد کے کہہ جانے کی تو زید بھی ہم لو گیا اور چیتے وہ زید کی بیوی سے اپنے والد  
سے یہ کہہ رہی زید کی بیوی نے ہم لو کہہ کر کہ میں زید کی عورت اپنے والد کے کہہ کر کہی اس وقت بھی زید اس کے ہم لو گیا  
ماں پا۔ زید کی بیوی نے اپنے والد سے یہ کہہ کر کہ میں زید کی بیوی سے اپنے والد کے کہہ کر کہی اس وقت بھی زید اس کے ہم لو گیا  
سے یہ کہہ کر کہ میں زید کی بیوی سے اپنے والد کے کہہ کر کہی اس وقت بھی زید اس کے ہم لو گیا  
... ماںوں کے کہہ کر کہ میں زید کی بیوی سے اپنے والد کے کہہ کر کہی اس وقت بھی زید اس کے ہم لو گیا  
یہ نہ جو الفاظ اپنی بیوی سے کہے تھے کہ اُمیر۔ بغیر تو اپنے باپ کے یہاں ایک روز بھی رہی تو میرے کام نہیں  
نہیں۔ اُمیر۔ تیرے کہے کو نہیں۔ زید کی بیوی اس کے نکاح سے نکل گئی طلاق بائن پر گئی۔ زید اس کے جواب میں  
کہا ہے کہ میں نے اپنی بیوی کو زندہ زندہ اپنے والد کے کہہ کر کہی اس وقت بھی زید اس کے ہم لو گیا  
تھی۔ المسکنی نمبر ۱۲۹ مہر الحکم صاحب مولوی محمد علی صاحب

۳ شعبان ۱۳۵۴ھ ۲۲ نومبر ۱۹۳۳ء

(جواب ۶) اُمیر۔ ان الفاظ کو پ نیت صریح نہیں ہے انکار کرتا ہے تو زید کا قول مع قسم کے معتبر ہو گا اور طلاق واقع نہ  
ہوگا۔

محمد کاشیہ الدکان اہل

زید کی کو "جوا چلی جاؤ" کہنا

(سوال)۔ زید نے اپنی بیوی سے یہ کہہ کر کہ میں زید کی بیوی سے اپنے والد کے کہہ کر کہی اس وقت بھی زید اس کے ہم لو گیا

۱) فانکلیات لا تطلق بها۔ ۲) ہذا اول ذلالتہ الحال۔ ۳) فلو احرم فی واذہبی و فومی یحتمل رد او نحو حلیۃ بربۃ حرام  
من یصح سار نحو اعتدی۔ ۴) سر حلت فارہک لا یحتمل لیسب و لود فعی حلالہ الرضا تنوقف الاقسام الثلاثۃ ناہیاً  
عمیۃ للاحیاس و القول نہ یسبہ فی عہدہ الہ و یکفی تحلیفہ لہ فی منزلۃ فان اسی وفعہ للحاکم فان نکل فرق  
سبہ (سورۃ الاستبراء مع ہمیش رد المحتار کتاب الطلاق باب الکلیات ۳ ۲۹۶ ط۔ سعید کرانی) وکذا فی  
مشاوی لہدہ کتاب طلاق الذات الداس فی ابدع الطلاق الفصل الخامس فی الکلیات ۱ ۳۷۴ ط۔ صاحبہ  
کبرہ

طلاق کا تحیل یکایک آگیا زید نے ایسی حالت میں جب کہ نہ وہ غصہ تھا نہ طلاق کا ذکر تھا دوران گفتگو میں بلا ارادہ کے ”دور ہو جاؤ“ ماہوار اس وقت طلاق کا خیل اس طریقہ سے آگیا کہ اس سے اگر طلاق مر لو لے لیں تو کیا حرج ہے یا یہ خیل میں آیا کہ اس سے طلاق مر لو لے لینا چاہیے ان دونوں طریقوں میں

سے اگر دماغ میں یہ چیز آئی ہو تو طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟ زید بہت شکلی واقع ہوا ہے جس سے خود نہایت پریشان ہے اور اب پیٹھے پیٹھے طلاق کا تحیل آجدا کرتا ہے ان صورتوں میں شریعت کا کیا حکم ہے؟

المستفتی نمبر ۲۷۰ معرفت ناظم دارالاشاعت مونیہ - ۱۷ محرم ۱۳۵۳ھ ۲ مئی ۱۹۳۴ء

(جواب ۷) البیہ سے یہ الفاظ ”جذہلی جاذ“ کہنے کے بعد یعنی ان الفاظ کا تلفظ ختم ہونے کے بعد اگر یکایک حلق کا تصور آگیا خواہ اس طرح کہ ”اُمر اس سے حلق مر لو لے لیں تو کیا حرج ہے“ یا اس طرح کہ ”اس سے طلاق مر لو لے لینا چاہیے“ تو یہ وقوع حلق کے لئے کافی نہیں ہے جب کہ صورت یہ تھی کہ الفاظ کا تلفظ کرنے سے قبل نہ طلاق کا ارادہ تھا نہ ذرّہ تلفظ ہو چکے کے بعد کا مذکورہ بالا تصور موثر نہیں ہو سکتا۔ (۱) لان النیۃ لا تعمل فیما مضی (۲) محمد کفایت اللہ کان اللہ

بیوی کو مال کہنے سے طلاق نہیں ہوتی

(سوال) زید نے بیوی کے روبرو یہ بیان دیا ہے کہ میں نے اپنے تازہ کی وجہ سے بیوی کو یہ کہا کہ تجھ کو مال کہنا پڑے گا؟ اس کے جواب میں بیوی نے یہ کہا کہ میرا مرد دے دو اس پر میں نے کہا کہ مر معاف کر دے تو میں طلاق دوں گا زید کی بیوی سے پوچھا گیا تو اس نے بھی یہی بیان دیا کہ زید کا بیان ٹھیک ہے اس کے بعد تین گواہوں نے یہ بیان دیا کہ زید نے ہمارے سامنے بیوی سے یہ کہا کہ میں تجھ کو مال کہتا ہوں تو میرے گھر سے نکل جا۔ زید کی بیوی نے اس سے مر طلب کیا اس نے کہا کہ اس وقت میرے پاس مر نہیں ہے۔

المستفتی نمبر ۲۶۸ حاجی عبدالقادر (ناپور) ۵ شعبان ۱۳۵۳ھ ۳ نومبر ۱۹۳۴ء

(جواب ۸) گواہ اگر معتبر لوگ ہوں تو ان کی گواہی سے جو بات ثابت ہوتی ہے وہ مانی جائے گی اور زید کا بیان قابل سماعت نہ ہوگا لیکن گواہوں کے بیان میں بھی حلق کا تلفظ نہیں ہے اور جو الفاظ مذکور ہیں ان سے طلاق نہیں پڑتی، اور زید چونکہ اس بیان سے منکر ہے اس لئے اس سے نیت کا استفسار نہیں ہو سکتا اس لئے مذکورہ صورت میں طلاق کا حکم نہیں دیا جاسکتا۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ

(۱) ولو قال لہذا اذہی ای طریق شئت لا یقع بدوۃ النیۃ وان کان فی حال مذاکرۃ الطلاق (التعاونی الہدیۃ کتاب الطلاق) الباب الثانی فی ابقاع الطلاق (الفصل الخامس فی الکتابات ۱ ۳۷۶ ط - ماحدہ کوئٹہ)

(۲) ولا عرۃ بۃ متاخرۃ علیہا (المر المختار مع هامش رد المحتار) کتاب الصلاة باب شروط الصلاة ۱ (۱۷۶) و فی الاشباہ والطائر ولا یکون شارعاً بۃ متاخرۃ لان ما مضی لم یقع عادیۃ لعدم البیۃ (الاشباہ والطائر لابن نجیم الفن الاول فی القواعد الکلیۃ النوع الاول القاعدۃ الثانیۃ الامور مقاصد ۱ ۱۵۰ ط - ادارۃ القرآن کراچی)

بیوی کے متعلق یہ کہنا کہ ”اب اسے مجھ سے کچھ سروکار نہیں“ مجھ سے کوئی واسطہ نہیں“ (سوال) جس شخص نے برسر اہراس حکومت انگریز یہ موجودہ اپنی زوجہ کے بارے میں یہ کہا کہ یہ میری عورت بد چلن و بد اطوار ہوگئی اب اس سے اور مجھ سے کچھ سروکار نہیں میں اس بد وضع عورت کو نہیں چاہتا حاکم نے بھی بہت کچھ شوہر سے کہا کہ اس عورت کو تم لے جاؤ مگر اس نے سخت انکار کیا آج عرصہ ایک برس کا ہو گیا کہ شوہر نے کوئی خبر گیری نہ کی بلکہ جس سے بھی سہا یہ کہا کہ مجھ سے کوئی واسطہ نہیں تو یہ کہنا شوہر کا حلاق بالکنا یہ ہو گیا نہیں؟ خاص کر اس صورت میں جب کہ فتنہ پیدا ہونے کا خوف ہو اور زوجہ مذکورہ پر نان نفقہ کی تنگی ہے اور زوجہ نے بھی حاکم کے سامنے یہ کہا کہ میں ایسے شوہر سے پناہ مانگتی ہوں جو ظالم اور شر خوار ہے اس پر شوہر نے بھی مذکورہ بالا جملہ کہا تھا کہ مجھ سے اور عورت سے کوئی سروکار اور واسطہ نہیں۔ المستفتی نمبر ۷۸۸ سید اکرام حسین صاحب (سرماء) ۵ ذی الحجہ ۱۳۵۳ھ ۲۹ فروری ۱۹۳۶ء (جواب ۹) صورت مسئلہ میں قرائن ایسے ہیں کہ وقوع طلاق کا حکم راجح ہے عورت کو یہ یقینی کے ساتھ متصف کرنا اور پھر اپنی بے تعلقی کو ان الفاظ سے ادا کرنا یہ سب قرائن ایسے ہیں کہ اس نے یہ الفاظ یہ نیت طلاق کئے اس لئے عورت کو حلاق ہو چکی ہے (۲) محمد کفایت اللہ کان اللہ۔

بیوی کو کہنا ”اپنے باپ کے گھر چلی جا“

(سوال) زید نے اپنی بیوی کو غصہ میں مار پیٹ کر مکان سے باہر کر دیا اور کہا تو اپنے باپ کے مکان پر چلی جا اور پھر چند گھنٹے کے بعد مکان میں داخل کر لیا اور مل بیٹھے اس کے بعد لڑکی کے والد کو خبر ہوئی کئی روز بعد وہ اس کو اپنے مکان میں لے گئے لڑکی کے والد کو بعض لوگوں نے یہ مشورہ دیا کہ سب لڑکی کو وہاں نہ بھیجئے بلکہ اس کا نکاح دوسری جگہ کر دو اور کسی مووی صاحب سے قوی لے لو ایک مولوی صاحب اس پر تیار ہو گئے کہ میں قوی دیتا ہوں طلاق ہو گئی ہے صورت مسئلہ مولوی صاحب نے یہ تمام کی کہ خاوند کو بلایا اور دو گواہ اس بات

(۱) وان نوى بانث على مثل امي او كامي - بر اوظهار او خلافا صحت وينمو وقع ما نواه لانه كتابه ولا يوسب او حذف الكاف لغاؤ تعين الاذني اى الر بعنى الكرامة (رومختار) و هي الرد (وقوله او حذف الكاف) وان قال انت امي - قلت وبذل عليه ما تذكره عن الفتح من انه لا يهد من التصريح بالاذى (وقوله لغاؤ لانه محمول في حق التشبيه لغاؤ تعين مراد مخصوص لا يحكم بثنى فتح (هامش رد المختار) كتاب الطلاق باب الطهار ۳: ۷۰ ط سعيد

(۲) ولو قال لم يبق سى و بينك عمل و نوى يقع كذا في العتابة (الفتاوى الهندية) كتاب الطلاق الباب الثاني في اطلاق الطلاق الفصل الخامس في الكتابات ۱: ۳۷۶ ط ماجدیه کوئٹہ) یہ القاعدیہ کے قسم علی شہد قتل ہیں جس کا تم یہ ہے کہ نیت پر موقوف ہے کہ شوہر نے ان لفظوں سے طلاق کی نیت کی ہے جیسے قرائن سے یہی معلوم ہو سکتا ہو تاکہ طلاق بائن واقع ہوگئی اگر نیت میں کی تو طلاق واقع نہیں ہوتی۔ کما فی رد المختار و الحاصل ان الاول يتوقف على البينة في حالة الرضا والعصب والمداكرة والثاني في حالة الرضا والعصب فقط و يقع في المداكرة بلانية والثالث يتوقف عليها في حالة الرضا فقط و يقع في حالة الغضب والمداكرة بلانية (هامش رد المختار) كتاب الطلاق باب الكتابات ۳: ۹/۳ ط سعيد مكر الشی

کے کہ لڑائی ہوئی یا نہیں تم دونوں کے درمیان؟ خاوند نے کہا کہ بے شک لڑائی ہوئی اور میں نے لڑائی میں ضرور یہ لفظ کہے کہ تو اپنے باپ کے گھر چلی جا کیونکہ میری ماں کے اور بیوی کے درمیان لڑائی تھی ماں کو میں کچھ نہیں کہہ سکتا تھی بیوی کو میں نے مارا بھی اور کہا تو اپنے باپ کے گھر چلی جا میں نے طلاق نہیں دی اور نہ طلاق کی نیت سے میں نے یہ کہا۔ بلکہ جس طرح لڑائی جھگڑے میں کہا کرتے ہیں اسی طرح بہادریوں کو ابوں نے بھی یہی کہا کہ ہم نے غلط طلاق تو سنائی ہے یہی لڑائی ہوتے ہوئے کہتی ہے اور یہ بھی کہہ رہا تھا کہ اپنے باپ کے گھر چلی جا اس پر مولوی صاحب موصوف نے قوی دیا کہ طلاق کے اردو میں یہی معنی ہوتے ہیں کہ چلی جا اب اس پر گواہوں کی کیا ضرورت ہے طلاق ہو گئی اور نکاح دوسری جگہ کر دیا گیا یہ صحیح ہو یا غلط؟

المستفتی نمبر ۸۲۹ محمد اسماعیل (خلع مظفر نگر) ۱۲ محرم ۱۳۵۵ھ ۱۵ اپریل ۱۹۳۶ء  
(جواب ۱۰) شوہر اگرچہ اقراری ہے کہ میں نے مار پیٹ کے بعد غصہ کی حالت میں کہہ دیا کہ باپ سے یہاں تو چلی جا لیکن طلاق کی نیت سے شوہر انکاری ہے لہذا اس صورت میں طلاق نہیں پڑی، اور نکاح شوہر اول کا بدستور سابق قہر ہے تو باوجود قہر ہونے نکاح شوہر سابق کے دوسرا نکاح باطل و ناجائز ہوگا، شوہر ثانی پر لازم ہے کہ اس عورت کو شوہر سابق کے سپرد کر دے ورنہ بذریعہ عدالت کے شوہر اول اپنی زوجہ کو لے سکے گا۔ والحاصل ان الاول يتوقف على المية في حالة الرضا والعصب والمذكرة الخ رد المحتار جلد ۲ ص ۵۰۵۔ مہیب امر سلین مفتی محمد نائب مفتی  
الجواب صحیح محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

بیوی کو یہ کہنا "تجھ سے مجھے کچھ مطلب نہیں" یا تو ہماری کوئی نہیں  
(سوال) اگر کسی نے اپنی بیوی کو کہا کہ تجھ سے مجھے کچھ مطلب نہیں یا تو ہماری کوئی نہیں اور نیت اس سے صرف ذرا نام مقصد ہے تو طلاق ہوئی یا نہیں۔ المستفتی نمبر ۱۰۰۷ عبد الستار (گیا)  
۲۹ ربیع الاول ۱۳۵۵ھ ۲۰ جون ۱۹۳۶ء  
(جواب ۱۱) یہ الفاظ اگر طلاق کی نیت سے نہ کہے جائیں تو طلاق نہیں ہوتی۔ محمد کفایت اللہ

(۱) لو فان لها ادهى اى طريق شرب لا يقع بدون البية وان كان في حال مذكرة الطلاق (الغاوى الهدية كتاب الطلاق) الباب الثاني في ايقاع الطلاق الفصل الخامس في الكتابات ۳۷۶، ۱ ط ماحديه كونته  
(۲) قال الله تعالى "حرمت عليكم امهاتكم - والمحصات من النساء - (سورة النساء، رقم الآية ۲۴: ۲۳) قال في الدر كل صلح بعد صلح فائتاني باطل وكذا النكاح بعد النكاح - والا صل ان كل عقد اعيد فائتاني باطل (الدر المختار مع هامش رد المحتار كتاب الصلح ۶۳۶، ۵ ط سعيد كراتشي)  
(۳) هامش رد المحتار كتاب الطلاق باب الكتابات ۳۰۱/۳ ط سعيد كراتشي



تین ماہ میں نے نفقہ وغیرہ نہ دیا تو ایسی عورت سے لادعویٰ رہوں گا (سوال) ایک شخص نے کسی عورت سے نکاح کیا اور ساتھ ہی دستاویز لکھ دی جس میں مندرجہ ذیل عبارت ہے اگر اتفاقاً میں اپنی عورت کو بلا خوراک و پوشاک دے یا حفاظت چلا گیا اور بھاگ جانے کی حالت میں تین ماہ میں نے نفقہ وغیرہ نہ دیا تو ایسی عورت سے لادعویٰ رہوں گا میرے نکاح کے عورت پر کوئی حق اور حقوق نہ رہیں گے میرے نکاح کے سب حق باطل اور رد سمجھے جائیں گے اب جواب طلب امر یہ ہے کہ لفظ لادعویٰ اور میرے نکاح کے حق اور حقوق نہ رہیں گے کنایات طلاق بحر طاق واقع ہوگی یا نہیں بجز اتورجوا۔ المستفتی نمبر ۱۰۱۸ مولانا فضل احمد صاحب مدرس مدرسہ مظاہر العلوم متحدہ کھڑہ کراچی ۳ ربیع الثانی ۱۳۵۵ھ م ۲۴ جون ۱۹۳۶ء

(جواب ۱۲) ان الفاظ سے (عورت سے) میں لادعویٰ رہوں گا میرے نکاح کے عورت پر کوئی حق حقوق نہیں رہیں گے میرے نکاح کے سب حق باطل اور رد سمجھے جائیں (یقیناً طلاق مراد ہے) قطع تعلیق کا مفہوم ادا کرنے میں یہ بالکل واضح اور صاف ہیں اس لئے خلاف ورزی شرائط کی صورت میں طلاق واقع ہونے کا حکم دیا جائے گا۔ (۱۰) فقط محمد کفایت اللہ کان ائدہ لدی

اپنی بیوی کے متعلق یوں کہنا کہ ”یہ عورت میرے لائق نہیں“

(سوال) کسی مقدمے کے دوران میں جب حاکم نے زید سے کہا کہ تو اپنی بیوی کو لے جا تو اس نے برسر عدالت اپنی بیوی کے متعلق یوں کہا کہ یہ عورت میرے لائق نہیں ہے میں اس کو نہ لے جاؤں گا اس کے جودل میں آئے کرے یہی اس کا فیصلہ ہے ایک مولوی صاحب سے استفسار کیا گیا جس پر مولوی صاحب موصوف نے جواباً تحریر فرمایا کہ یہ الفاظ خط کشیدہ عرفاً محتمل طلاق ہونے کی وجہ سے کنایات سے شمار ہوں گے لہذا اگر طلاق و حالت خصومت و غضب میں واقع ہونے کی وجہ سے طلاق جائز ہوگی دریافت طلب امر یہ ہے کیا واقعی طلاق ہوگئی اور ہوگی تو ایک یا ایک سے زائد۔ المستفتی نمبر ۱۹۱۳ سید محمد انصالحق صاحب (پانچمر) ۱۸ شعبان ۱۳۵۶ھ م ۲۴ اکتوبر ۱۹۳۷ء

(۱) ولو قال لہالہ نکاح ہنی و بیئت اوفال لم یبق بینی و بیئت مکاح یقع الطلاق اذا بوی (الغناوی الہندیہ) کتاب الطلاق الباب الثانی فی ابقاع الطلاق الفصل الخامس فی الکتابات ۳۷۵/۱ ثم قال بعد صرحہ ولو قال لم یبق سی و بیئت عمل وتوی یقع کذا فی العایبۃ الغناوی الہندیہ کتاب الطلاق الباب الثانی فی ابقاع الطلاق الفصل الخامس فی الکتابات ۳۷۶/۱ ط - حاجدہ کوئٹہ

(۲) فالکتابات لا تطلق بها قضاء ولا سبۃ او دلالة الحال و ہر حالة مفاکرة الطلاق او لعضب فبحوا خرجی و ادھی و قومی یحتمل رد او نحو حلیۃ نریۃ حرام بان یصلح ما و بحوا عدی - سرحتک فارقتک لا یحتمل الب و الرد (توسیر الانصار مع ہامش رد المحتار کتاب الطلاق باب الکتابات ۲۹۶/۳ ط - سعید گراتشی)

(۳) واذا اضافہ الی الشرط وقع عقب الشرط اتفاقاً مثل ان یقول لا مرانہ ان دخلت الدار فابت طالق (الغناوی الہندیہ کتاب الطلاق الباب الرابع الفصل الثاني فی تعلیق الطلاق ۴۲۰/۱ ط - حاجدہ کوئٹہ)

(جواب ۱۳) ان الفاظ میں فی الحقیقت طلاق کی تصریح نہیں ہے اس لئے زوج کی نیت دریافت کرنے کی ضرورت ہے اگر وہ کہے کہ میں نے طلاق دینے کی نیت سے ہی کہے تھے تو ایک طلاق بائن کا حکم دیا جائے گا، باور اگر وہ نیت حلاق کا انکار کرے تو اس سے قسم لی جائے گی اور قسم کھالے تو اس کا قول معتبر ہوگا (۲) محمد کفایت اللہ کان اللہ له ولی

لفظ چھوڑ دیا کہنے سے طلاق بائن واقع ہوتی ہے یا صریح؟

(سوال) مسماۃ پیاری دختر شمشو کا عقد نکاح مسکی اسماعیل سے عرصہ دس بارہ سال ہوئے کہ ہوا تھا لیکن اب عرصہ چھ سال سے مسکی مذکور بائکل اپنی بہ اور وہ بد چلن تھا ایک عورت کو اغوا کر کے لے گیا تھا اور جاتے وقت دس بارہ آدمیوں کے رو برو یہ بھی مسماۃ مذکورہ کو کہہ گیا تھا کہ جاؤ میں نے تجھے چھوڑ دیا۔ اب میرا تمہارا کوئی تعلق نہیں رہا میرے پاس تمہارے لئے روٹی کپڑا دینے کے لئے کچھ نہیں ہے مسماۃ مذکورہ جو ان عمر ہے۔ تان و نفقہ سے بھی تنگ رہتی ہے لہذا اس صورت میں کیا وہ عقد ثانی کر سکتی ہے یا نہیں؟ المستفتی نمبر ۲۰۲۶ سند خان نمبر دار (رد ہنگ) ۱۱ رمضان ۱۳۵۶ھ ۶ نومبر ۱۹۳۷ء

(جواب ۱۴) اگر خاندان جات وقت یہ لفظ کہہ گیا تھا کہ کہ جاؤ میں نے تمہیں چھوڑ دیا اب میرا تمہارا کوئی تعلق نہیں رہا اور یہ واقعہ بھی صحیح ہے کہ وہ کسی عورت کو اغوا کر کے لے گیا ہے تو اس عورت منکوحہ کو چھوڑ دینے کے معنی طلاق دینے کے ہی ہیں اور عورت کو حق ہے کہ وہ دوسرا نکاح کرے قانونی موافقہ سے چنے کے لئے لازم ہے کہ اس کے ان الفاظ کے سننے والے لوگوں کی شہادت پیش کر کے عدالت سے نکاح ثانی کی اجازت حاصل کر لے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ له ولی۔

(۱) دلکبات لا تطلق بها قضاء الا سبۃ او دلالة الحال - فحوا حرجی واذھی - سرحک فارقک - فی حالة الرضا تنوقف الاقسام الثلاثة لتأثر علی البیة للاحتمال (توضیر الابصار مع هامش رد المحتار کتاب الطلاق باب الکلیات ۳/۲۹۶ ط سعید کراتشی)

(۲) والمنزل له بیمیہ فی عدم البیة الخ (الرد المحتار مع هامش رد المحتار کتاب الطلاق باب الکلیات ۳/۳۰۰ ط سعید کراتشی)

(۳) فالکلیات لا تطلق بها قضاء الا سبۃ او دلالة الحال فحوا حرجی واذھی - سرحک فارقک - فی حالة الرضا تنوقف الاقسام الثلاثة تأثراً علی البیة للاحتمال (توضیر الابصار مع هامش رد المحتار کتاب الطلاق باب الکلیات ۳/۲۹۶ ط سعید کراتشی) حضرت مفتی اعظم نے جو یہاں قرآن سے ان الفاظ سے قرآن حاق کر کے فرمایا ہے اصل سے بہت کہ اصل میں لفظ چھوڑ دیا (سرحک) الفاظ کتابت میں سے ہیں جو کہ نیت سے متعلق ہیں رو میں مذکور ہے اسباب سے متعلق متعلق کیا جائے تو اس مسئلہ میں فتاویٰ علماء عصر مختلف ہیں "عزیز الفتویٰ اور فتیٰ در العلوم وچند میں اس کو کہ یہ قرار کیا کرتا ہے نیت فرمایا ہے شرط نیت وقوع بائن کا حکم دیا ہے" یک دایہ حضرت اعلام (جاری ہے)

(جواب دیگر ۱۵) لفظ ”تجوز دی“ اگر طلاق کی نیت سے کہا ہے تو طلاق ہو گئی۔

محمد کفایت اللہ کاں اللہ

بیوی کے متعلق یہ کہنا کہ ”میں اپنی عورت کو اپنی ماں

کی جگہ سمجھتا ہوں اور میں نے اسے چھوڑ دیا“ کیا حکم ہے؟

(سوال) ایک شخص کی عورت کو ایک دوسرا شخص بھگائے لے گیا اور لے جانے کے بعد پھر وہی شخص جو

عورت کو لے گیا ہے تین بار اس عورت کے زوج کے پاس گیا کہ تم اس معاملہ کا فیصلہ کر دو تو زوج نے

جواب دیا کہ میں اپنی عورت کو اپنی ماں کی جگہ سمجھتا ہوں میں نے چھوڑ دیا ہے کیا عورت کو طلاق ہوئی یا

نہیں؟ المستفتی نمبر ۲۰۵۰ خاتم قادر (ضلع ہزارہ) ۱۵ ار رمضان ۱۳۵۶ھ ۲۰ نومبر ۱۹۳۷ء

(جواب ۱۶) اگر عورت کے خاوند نے اس سوال پر کہ عورت کا فیصلہ کر دو یہ جواب دیا تھا کہ میں اس

عورت کو ماں کی جگہ سمجھتا ہوں اور میں نے چھوڑ دیا تو عورت پر طلاق ہو گئی۔ اس کے بعد زمانہ عدت

کے اندر عورت دوسرا نکاح نہیں کر سکتی لیکن عدت گزرنے کے بعد اس کو دوسرا نکاح کرنا جائز ہے۔

محمد کفایت اللہ کاں اللہ دہلی

احاشیہ صفحہ گھوٹنہ) معنی انعم فیہ۔ اور بعض ۷۰۰ نے حضرت فقیر العصر مولانا شہید احمد گنگوہی سے بھی یہی حکم نقل کیا ہے۔ اور حضرت مولانا عبدالحی گنگوہی ۷۰۰ نے مولانا شہید احمد گنگوہی سے نقل کیا ہے کہ عرف عام صرف قرآن و حدیث سے حکم کیا گیا ہے۔ کہ ایک طرف حق رہی ہو تو ادا نہ ہو۔ نیز حضرت مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد شفیع دہلوی نے اسی رائے کو ترجیح دی ہے۔ (نہیں) (مدلولہ) ۳ ۵۲۹-۵۳۰ اور ترجمہ: راہلہ کر رہی) قال فی رد المحتار فان سرحت کتابہ لکنہ فی عرف الفرس عب استعمال فی الصریح فاذا قال ”رہا کردم“ ای سرحت بقع بہ الرجعی مع اہ اصلہ کتابہ اصلاً وما ذاک الا لہ عب فی عرف الفرس استعمالہ فی الطلاق وقد مر ان الصریح مالم يستعمل الا فی الطلاق من ای لعة کانت (ہامش رد المحتار) کتاب الطلاق باب الکایات ۳ ۴۹۹ ط - سعید کر اتشی

(۱) ہفت

(۲) والد بوی بابت علی مثل امی او کامی - مرا او ظہارا او طلاقاً صحت نیہ ووقع ما مواہ لہ کتابہ والا ابو شینا او حذف الکاف لعا و تعین الا دی ای المر یعنی الکرامۃ (در مختار) قال فی الرد ”قلت“ و بدل علیہ ما نہ کرہ عن انص من اہ لا بد من الصریح بالاداء قولہ لعا) لا بہ محمل فی حق التشبیہ فعا لم ینتہی مراد مخصص لا بحکم بنشی فتح ہامش رد المحتار مع الدر المختار کتاب الطلاق باب الظہار ۳ ۷۷۰ سعید کر اتشی) فالکایات لا تطلق بها قضاء الا سبہ او دلالة الحال فحوا حرجی وادھی - و نحو اعتدی - سرحت ”فان قلت لا یجوز السب والرد فی حالة الرضا بتوقف الاقسام الثلاثة فانیرا علی سبہ للاحتمال (تتویر الاضمار مع ہامش رد المحتار) کتاب الطلاق باب الکایات ۳ ۲۹۶ ط - سعید کر اتشی

(۳) اما نکاح مبکوحہ الغیر و معتدہ فلم یقل احد یحرازہ فلم یعتقد اصلاً (ہامش رد المحتار کتاب الطلاق باب العدة) مطلب فی الکاح الفاسد و الباطل ۳ ۵۱۶ ط - سعید کر اتشی

”میرے گھر سے چلی جا“ طلاق کی نیت سے کہا تو طلاق ہوگی ورنہ نہیں۔

(سوان) ہمارا ایک بھائی ہے جس نے اپنی عورت کو بلا کہہ کر تو ہمارے گھر سے چلی جا کہ تیرا افلاں آدمی کے ساتھ ناجائز تعلق ہے میرے گھر سے چلی جا نہیں تو میں تجھے کو ماروں گا پھر وہ لڑکی اپنی مائی کے پاس چلی گئی اور مائی کے آگے سب حال خود کا بیان کیا کہ وہ مجھ پر یہ الفاظ لگا رہا ہے اور گھر سے نکال دیا ہے۔

پھر اس لڑکی کی بڑی ہمشیرہ اس کو تال لے کر پھر وہ اس کے گھر آئی اور ہمشیرہ کو گھر چھوڑ دیا جب پھر اس خاوند نے دیکھا اور پھر وہی کلمت اس نے پالے بڑی سالی کے رو بہ رو کر کہا کہ اپنی بھین کو لے جا اس کو میں ہرگز نہیں رکھتا کہ اس کا فیل قومی کے ساتھ تعلق ہے غرض کہ اس لڑکی کو بڑی بہن یعنی ہمشیرہ تین دفعہ اس کے گھر چھوڑنے کو گئی مگر اس لڑکی کو خاوند نے نہیں رکھا پھر وہ اپنی مائی کو چلی گئی لڑکی کی مائی یہ ہے اور پھر عرصہ ایک سال ہو گیا ہے جس میں اس لڑکی کے خاوند نے کوئی خبر نہیں لی ہے پھر ایک سال کے بعد اس لڑکی کے خاوند اپنی برادری کا میلہ اس لڑکی اور اس کی مائی کے پاس لائے ہیں کہ راضی نامہ سر لو اب لڑکی نہیں مانتی اور لیتی ہے کہ میرا اس کے ساتھ نکاح نہیں ہے اب اس بھڑے میں چھ ماہ ہو گئے ہیں کہ جو آدمی راضی نامہ کے واسطے آتا ہے اس کو بلا لیتی ہے کہ اس خاوند کا میرے ساتھ نکاح نہیں ہے اور اس بات کا کافی ثبوت بھی ہے اور گواہ بھی اس وقت ہیں کہ جب اس نے اپنی بیوی کو بلا کہہ کر تو چلی جا تیرا افلاں کے ساتھ ناجائز تعلق ہے اس لڑکی کا قصور نہیں ہے اس کے خاوند کا قصور ہے اور اس کے ساتھ ایک تین سال کی لڑکی بھی اس خاوند سے ہے اور وہ اس عورت نے خاوند کو دیدی ہے اور کہتی ہے کہ تو لڑکی لے جا میں نہیں جانتی کہ سر مجلس تو نے ہم کو گھر سے نکال دیا اب میرا تیرا نکاح جاتا رہا ہے آپ اس لڑکی کا نکاح باقی ہے یا نہیں؟

المستفتی نمبر ۲۰۶۹ مسئلہ فی فضل حسین صاحب (جسم) ۲۳ رمضان ۱۳۵۶ھ ۲۸ نومبر ۱۹۳۷ء (جواب ۱۷) اگر اس کا خاوند اقرار کرے کہ میں نے جو الزام ناجائز تعلق کا لگایا تھا وہ غلط تھا اور قسم کھانے کہ میں نے جو کہا تھا کہ چلی جا اس سے طلاق کی نیت نہیں کی تھی، تو یہ عورت اس کے ساتھ جا رہی ہو سکتی ہے نکاح باقی ہے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لدولی

(۱) والقول له بيمينه في عدم اليقين ويكفي تحليفها له في سره، فان ابي رافعته للحاكم فان نكل فوف بيمينها  
 الدر المختار مع هامش رد المحتار: كتاب الطلاق باب الكسايات ۳ ۳۰۰ ط سعيد كرتشي (بقي شوبكه  
 قرار كذا) مير الزام محمد قزويني كے متضد دي نہیں اگر یہ اقرار نہ کرے صرف طلاق کی نیت نہ ہونے پر قسم کھالے تو  
 بھی عورت اس کے ساتھ رہ سکتی ہے۔ فقط

بیوی کو یہ کہا کہ ”میں تم سے ریزا ہوں“ میں تم سے اسی وقت علیحدہ ہوتا ہوں“  
(سوال) (۱) طلاق کے لئے آیا لفظ کا اظہار ضروری ہے یا مفہوم سے بھی طلاق واقع ہو جاتی ہے یا اشارہ یا کنایہ یا دلالت حال سے طلاق واقع ہوتی ہے؟

(۲) اگر مرد اپنی عورت سے غصہ کی حالت میں چند دفعہ حسب ذیل کلمات کہے تو کیا طلاق پڑ جائے گی اور اگر ایسی صورت میں طلاق واقع ہو تو مرد کو اپنی عورت سے رجوع ہونے کی کیا صورت ہے؟

مثلاً مرد اپنی عورت سے چند بار کہے میں تم سے ریزا ہوں مجھے تم سے تکلیف ہے‘ میں تم سے اس وقت علیحدہ ہوتا ہوں تم سے میرا دل شکستہ ہے تم سے ماہوسی ہے میں تمہارے لئے ایک بلا ہوں تم سے بعض وقت علیحدہ رہنے میں راحت ہے‘ تمہارے حق میں خرابی ہے‘ ایسی زندگی بیکار ہے‘ مہلکہ قسمتی ہے اب حد ہو گئی‘ کوئی راستہ معلوم نہیں ہوتا ہے‘ صفائی کی کوئی صورت معلوم نہیں ہوتی ہے‘ یا اللہ تو یہ اور اسی قسم کے بعض کلمات ہوں اور اس وقت کبھی عورت بھی جواب دے کہ میری زندگی خود بخود ہے اب کوئی فائدہ نہیں ہے۔ بد قسمتی ہے اسی قسم کے بعض کلمات ہوں نہ کوہ بال کلمات نمبر ۲ کے اظہار کرتے وقت اگر مرد اپنی عورت کو حلاق دینے کا ارادہ نہ رکھتا ہو اور غصہ دفع ہونے کے بعد وہ اپنی عورت سے بدستور ملتا ہو تو اس کا کیا حکم ہے؟

المستفتی نمبر ۲۱۸۱ جناب منصور الحق صاحب پینہ (بیار) ۱۲/۱۱/۱۳۵۶ھ ۱۵ جنوری ۱۹۳۸ء۔  
(جواب ۶۸) ان تمام جملوں میں سے صرف دو جیسے نمبر ۱۳۰ ایسے ہیں (جن پر سرخ نشان لگایا ہے) کہ اگر ان کو طلاق کی نیت سے کہا ہو تو طلاق ہوگی اور اگر طلاق کی نیت نہ ہو تو طلاق نہیں ہوگی (۱) اور باقی جملے محض بیکار ہیں ان سے طلاق نہیں ہوتی طلاق کی نیت ہو جب بھی طلاق نہیں ہوتی (۲)۔  
محمد کفایت اللہ کان اللہ لدہ دہلی

(۱) قال الکتابات لا تطلق بها قضاء إلا بنية أو دلالة الحال فصحوا خرجي واذهي - و نحوى اعتدى -  
سرحلتك فارقتك لا يحتمل السب والرد ففي حالة الرضا تتوقف الاقسام الثلاثة تانير اعلى السية  
للاحتمال (تنوير الاصناف مع هامش رد المحتار كتاب الطلاق باب الکتابات ۳/۲۹۶ ط سعید کراتشی)  
(۲) وكذا كل لفظ لا يحتمل الطلاق لا يقع به الطلاق وان دوى مثل قوله بارك الله عليك او قال لها طعميى او  
اسقيى و نحو ذلك (الفتاوى المهدية كتاب الطلاق الباب الثانى فى ايقاع الطلاق الفصل الخامس فى الکتابات  
۳۶۶/۱ ما حديه كونه) وقال فى الرد لا ما ذكره فى تعريف الکتابه ليس على اطلاقه بل هو مفيد لفظ يصح  
خطا بها به ويصلح لاثاء الطلاقى - ولا بد من ثالث هو كون اللفظ مسببا عن الطلاق و ناشئا عنه (هامش  
رد المحتار كتاب الطلاق باب الکتابات ۳/۲۹۶ ط سعید کراتشی)

## سوال متعلقہ سوال سابق

(سوال) اگر مرد اپنی عورت سے چند بار یہ کہے کہ میں تم سے ہزار ہوں میں تم سے اس وقت علیحدہ ہوتا ہوں اور غصہ کی حالت میں ہو جواب میں ان دو جملوں پر سرخ نشان لگادیا گیا ہے کہ اُمر یہ دو جملے طلاق کی نیت سے کہے ہوں تو طلاق ہوگی ورنہ نہیں۔

(۱) ان دو مذکورہ جملوں کو کہتے وقت یہ طلاقِ خاہر کرتے وقت اگر طلاق کا خیال آئے لیکن طلاق کی نیت و ارادہ نہ ہو تو کیا حکم ہے؟

(۲) ان جملوں کو اگر طلاق کی نیت یا ارادے سے کہا ہو تو طلاق پڑ جانے پر مرد اپنی عورت سے کیونکہ رجوع کر سکتا ہے یا لے سکتا ہے اس کی کیا صورت ہے؟

المستفتی نمبر ۲۲۰۸ جناب منصور الحق صاحب (پٹنہ) ۱۹ ذیقعدہ ۱۳۵۶ھ ۲۳ جنوری ۱۹۳۸ء (جواب ۱۹) اگر طلاق کی نیت سے یہ جملے کہے گئے ہوں تو پھر شوہر اپنی عورت سے تجدید نکاح کر سکتا ہے بغیر تجدید نکاح کے رجعت صحیح نہیں ہے، طلاق کا خیال آنے سے یہ مطلب ہے اور نیت و ارادہ خلق نہ ہونے سے کیا مراد ہے یہ فرق ہماری سمجھ میں نہیں آیا۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ العالی

یہی کو بغیر نیت طلاق یہ کہنا ”نہ تو میری کوئی ہے“ اور نہ میں تیرا کوئی ہوں“

(سوال) میں ایک مصیبت زدہ غریب اہل حدیث کی لڑکی ہوں مصلحت خداوندی سے میری شادی ایک شخص اسی آدمی حنفی المذہب سے ہوئی جو باطل و باطل ہے تقریباً بیس برس کا نہ نہ میری شادی کو کرتا ہے اس مدت دراز تک بھی بھی زین و شوہر میں اتنا جیسا کہ زن و شوہر میں ہونا چاہیے نہیں ہوا برابر نفقہ اور رنج سے زندگی گزارتی ہے میرے ہر ایک کام خانگی یا عبادت، تلاوت، دینی کتابیں پڑھنا پڑھانا، پند و نصائح کرنا غرضیکہ ہر ایک کام ان کو نا پسند ہے کہتے ہیں کہ تو سب کام زبردستی کرتی ہے مجھ کو نہ دیتے ہیں کہ ہم تیرا کچھ حق دانہ کریں گے خوشی ہو تو مکان میں رہے یا چلی جا تو تو اپنی خوشی سے ہے اس لئے خدا ہم سے کچھ پوچھ نہ کرے گا ورنہ کہتے ہیں کہ میرا ارادہ تو گھر رہ کر اس طلاق دینے کا ہے عمر دین مہر سے مجبور ہوں اور اسی طرح ہر اہل سنت کہتے ہیں کہ نہ تو میری کوئی ہے نہ میں کوئی تیرا ہوں میں کہتی ہوں کہ تب میرا فیصلہ کر دیجئے تو کہتے ہیں کہ ہم بار بار کیا فیصلہ کریں جو کرنا تھا سو کر دیا ہم بھڑوا کر دے نہیں ہیں ہم خدا پرست ہیں نفس پرست نہیں ہیں ہم نے رنج و موڑ لیا سو موڑ لیا ہم جدا ہو گئے سو ہو گئے اب ستنہ ہی کوئی سمجھائے کامان نہیں سنا ہوں نہ ملت ہوئی ہے نہ قیامت تک مت ہوئی اس طرح پر زندگی میری تنہا ہے میں کہتی ہوں کہ جب ہمارے کام باطل نہ پائندگی میں تو مجھ کو طلاق دے دیجئے

تو کہتے ہیں کہ ہرگز ہرگز طلاق نہیں دوں گا زندگی بھر جلاتار ہوں گا غرضیکہ کسی صورت سے مجھ کو نہ انشلاق و ملت ہے۔ کہتے ہیں نہ ہی طلاق دیتے ہیں میں کس طرح ان سے جان خلاصی کروں مخفی جماعت والوں کو میں دیکھتی ہوں کہ اس طرح کے معاملات اپنے امیر شریعت پھلواری پنڈ بہار میں پیش کر کے خلع کر آکر جان خلاصی کر لیتے ہیں مجھے بھی اکثر لوگ یہی کہتے ہیں کہ تم بھی امیر شریعت پھلواری پنڈ بہار کو در خواست دو ورنہ عدالتی کارروائی کرو ہذا امیر اخیال ہے کہ میری جماعت کے جو سردار ہیں ان سے میں درخواست کر کے کیوں نہ اپنی سہدوشی سراووں کیونکہ عدالتی کارروائی کرنے کی ہم میں یاو الدین میں صلاحیت ہی نہیں ہے اور پنپایت بھی یہاں کی انجمن نہیں ہے شعبان ۱۰۶۰ھ سے مجھ کو گھر سے نکال دیا ہے میں نے پنپایت میں بھی درخواست کی تھی تو پنپایت نے ان کو سمجھا تھا دیا مگر خج کی باتوں کو بھی نہیں مانا تو خج نے ماکر تم اب اپنے میکے میں چل جاؤ ہم لوگ کیا کریں جب کہ وہ کسی کی بات ہی نہیں مانتا ہے بالکل اہل ہے غرضیکہ میں اپنے میکہ چلی گئی ہوں پہلی رمضان المبارک ۱۰۶۰ھ سے میکے میں ہوں والدین کو اتنی صلاحیت نہیں ہے کہ میری پرورش کریں لہذا مجھے آپ لوگ بہت جلد کوئی تدبیر خلاصی کی بتائیں۔ المستفتی نمبر ۱۹۷۱ء ۲ باجرہ خاتون (پنڈ) ۵ ربیع الاول ۱۳۶۱ھ دو شنبہ۔

(جواب) از مولانا ثناء اللہ امرتسری۔ صورت مرقومہ میں ایسے الفاظ (تو تومیری کوئی ہے نہ میں تم) کوئی ہوں) پرے خود موجب طلاق ہیں کیونکہ مفہوم اس کا چدائی ہے جس روز خاوند نے ایسے الفاظ کہے اسی روز سے عدت شمار ہوگی جس کی میعاد تین حیض ہے اقوالہ تعالیٰ - والمطلقات یتربصن بانفسھن ثلثة قروء ۱۱۔ واللہ تعالیٰ اعلم (تلم رضاء اللہ ثانی) المعنی ابوہ و ثناء اللہ امرتسری (جواب ۲۰) از مفتی اعظم نور اللہ مرقدہ۔ یہ الفاظ خود تو طلاق کے الفاظ نہیں ہیں (۱۱) ہاں یہ ہو سکتا ہے کہ طلاق کی نیت و ارادہ سے اس قسم کے الفاظ استعمال کئے جائیں نیت طلاق ہونے کا حکم یاہو لئے والے کے اقرار پر دیا جاسکتا ہے یا قرآن عالیہ سے (۱۲) یہاں خط میں اس کی تصریح مذکور ہے کہ ہرگز ہرگز طلاق

## ۱۹۔ الفرة - ۲۲۸

(۲) قال فی الدالمختار کتابہ عند الفقہاء مالہ یوضح لہ فی الطلاق و احتملہ عبرہ (درمختار) وقال فی الرد (قولہ مالہ یوضح لہ الخ) ای بل یوضح لما هو اعم مہ (ہامش رد المختار مع الدرالمختار: کتاب الطلاق) باب الکلیات ۳ ۲۹۶ ط سعید کرائشی

(۳) فالکلیات لا یطلق بها قضاء الا بیه او دلالة الحال وهي حالة مداکرة الطلاق او العصب (الدر المختار مع هامش رد المختار کتاب الطلاق باب الکلیات ۳ ۲۹۶ ط سعید کرائشی) وقال ايضا لست لک بروج او لست لی بامرأة او قالت لست لی مروج فذل صدقت طلاق ان نواه خلافہ (درمختار) وقال فی الرد و اشار بقوله طلاق لی ان الواقع بهذه الکلیات رحمی کما فی المحر من باب الکلیات (ہامش رد المختار مع الدر المختار: کتاب الطلاق) باب المصریح ۳ ۲۸۳ ط سعید کرائشی

نہ دوں مجھ زندگی بھر جلد تار ہوں گا اس تصریح کے بعد تو نیت طلاق نہ ہونا معین ہو چکا ہے اس لئے ان الفاظ کی بناء پر طلاق واقع ہونے اور عدت شروع کر دینے کا حکم درست نہیں ہاں اگر حالات ایسی ہیں اور شوہر کی طرف سے یہ زیادتی اور ظلم ہو رہا ہے تو آپ کو حق ہے کہ یا تو امارت شرعیہ کے دارالقضاء میں رجوع کریں یا ایک نمبر ۸ ۳۹ کے ماتحت کسی مسلمان بیچ کی عدالت میں دعویٰ کر کے اپنا نکاح فسخ کرالیں (۱) پھر عدت گزار کر دوسرا نکاح کر سکیں گی (۲)۔

محمد کفایت اللہ کان اللہ لا ذوالی ۳ جمادی الاول ۱۳۶۱ھ ۲۱ مئی ۱۹۴۲ء

بی بی کو کہا ”تجھ کو چھوڑتا ہوں“ میرے گھر سے نکل جا“

(انجمیتہ مورخہ ۶ راجحی ۱۴۲۲ء)

(سوال) ایک عورت جس کی خاوند سے ناراضگی رہتی ہے اس کو خاوند کوئی آئندہ دس دفعہ سہ چکا ہے کہ میں تجھ کو چھوڑتا ہوں تو میرے گھر سے نکل جا اس نے ایک اور عورت ناچڑ طور سے گھر میں ڈال رکھی ہے زوجہ پر دو ڈال کر گھر سے نکل جانے پر مجبور کر دیا اور وہ اپنے مال باپ کے گھر بیٹھی ہے۔

(جواب ۶۱) خاوند کے اس کہنے سے کہ ”تجھ کو چھوڑتا ہوں“ میرے گھر سے نکل جا“ اس صورت میں طلاق واقع ہوگی (۱) جب کہ نیت طلاق کی ہو اگر وہ نیت طلاق کا انکار کرے تو اس سے قسم لی جائے گی پھر اگر قسم کھائے تو اس کا قول معتبر سمجھا جائے گا (۲) اور جب تک طلاق کا فیصلہ نہ ہو عورت دوسرا نکاح نہیں کر سکتی (۳) محمد کفایت اللہ غفرلہ

بی بی کو تین بار کہا ”میں نے تجھ کو چھوڑ دیا“ تو کتنی طلاق واقع ہوئیں؟

(انجمیتہ مورخہ ۴ انومہ ۱۳۶۷ء)

(سوال) چند ماہ گزرے کہ یہاں پر نزدیک کے قریہ میں ایک شخص جو خفیہ مذہب رکھتا ہے اس نے اپنی

(۱) دیکھئے الحیلة الباجرة للحلیلة العاجزة حکم روجہ معتبت ص ۷۳ مطبوعہ دار الاشاعت کراچی

(۲) قال اللہ تعالیٰ ”ولا تفرموا علفة النکاح حتی یبلغ الکتاب احله“ (سورة البقرة رقم الاية ۲۳۵)

(۳) اردو میں غلط چھوڑ دیا صرف یہ ہے کہ یہ اس سے طلاق واقع ہونے کے لئے نیت شرط ہے یا نہیں؟ اس کے متعلق تفصیلی عرض جو نمبر ۱۴۳ شیعہ نمبر ۳۶۰ء دیکھو۔

(۴) والفول له بیمنہ فی عدم ائبة و یکفی تحلیلها له فی مرله فان ابی رفعتہ للحاکم فان بکل فری بیہما (الفر المختار مع هامش رد المختار کتاب الطلاق باب النکایات ۳/ ۳۰۰ ط سعید کراتشی)

(۵) اما نکاح منکوحۃ الغیر و معدنہ - فلم یقل احد بحوارہ فلم یعتقدا صلا (هامش رد المختار کتاب الطلاق باب العدة مکتبہ فی النکاح الفاسد والباطل ۳ ۵۱۶ ط سعید کراتشی) وقال ابضا کل صبح بعد صبح فالثانی باطل و کذا النکاح بعد النکاح والا صل ان کل علفۃ فالدی باطل (الفر المختار مع هامش رد المختار کتاب الصلح ۲۳۶ ط سعید کراتشی)





(جواب ۲۳) زید نے اگر یہ اغاظ طلاق کی نیت سے کئے تھے تو اس کی بیوی پر طلاق بائن واقع ہو گئی، اگر عورت غیر مدخول بہا ہے یعنی نہ تو زید نے اس سے وطی کی ہے اور نہ خلوت صحیح ہوئی ہو تو زید کے ذمہ نصف مہر لازم ہو گا (۱۰) اور وطی یہ خلوت ہو چکی ہے تو پورا مہر واجب الوصول ہو گا (۱۰) اگر وہ نیت طلاق کا انکار کرے تو اس کو قسم کھانی ہو گی (۲) محمد کفایت اللہ غفرلہ

بیوی کو کہا ”جامیرے گھر سے نکل جا“ تو میری ماں بہن کی جگہ پر ہے  
(المجموعۃ مورخہ ۲۰ ستمبر ۱۳۱۷ء)

(سوال) زید نے اپنی زوجہ کو کہا ”جامیرے گھر سے نکل جا“ تو میری ماں بہن کی جگہ پر ہے؟  
(جواب ۲۴) اگر زید نے یہ اغاظ کہ ”جامیرے گھر سے نکل جا“ تو میری ماں بہن کی جگہ ہے طلاق کی نیت سے کئے ہیں تو طلاق بائن واقع ہو گئی (۱۰) اب اگر زید کی زوجہ راضی ہو تو نکاح ہو سکتا ہے (۱۰) است

(۱) اس کے لئے جواب نمبر ۲۲ حاشیہ نمبر ۱۷۰ -

(۲) قرآن مجید میں ارشاد ہے: وَان طَلَّقْتُمُوهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمْسُوهُنَّ وَقَدْ فَرَضْتُمْ لَهُنَّ فَرِيضَةً فَاَنْصِفُوا فَاُخْرُسْتُمْ (سورة البقرة، رقم الآية ۲۳۷) وقال في الدر المختار و يجب نصفه طلاق قبل وطئ او خلوة اي نصف المهر المذكور - الدر المختار مع هامش رد المختار كتاب النكاح باب المهر ۱۰۴/۳ ط سعید کراتشی  
(۳) ”وَقَدْ فَرَضَ الصَّدَقُ لَهَا حُلَّةً“ (سورة النساء رقم الآية ۴) وقال في الدر المختار وبتة عند وطئ او خلوة صحت من الزوج او موت احدهما - الدر المختار مع هامش رد المختار كتاب النكاح باب المهر ۱۰۴/۳ ط سعید کراتشی

(۴) وانقول له يمينه في عدم الية و يميني نعليها في ماله فان ابى وفعته للحاكم فان نكل فرق بينهما (الدر المختار مع هامش رد المختار كتاب الطلاق باب الكنايات ۱۰۳/۳ ط سعید کراتشی)  
(۵) فالکنايات لا تطلق بها قصه، إلا بية او دلالة الحال فحوا خرجي وذهبي وشمسي - و نحو خلية برة حرام باني و نحو اعتدى سرحت فارقت و يقع بقیها ای باقی الاغاط الکنايات المدکورة حلالا احتیازی الباقی ان موافق (الدر المختار مع هامش رد المختار كتاب الطلاق باب الکنايات ۱۰۳/۳ ط سعید کراتشی)

(۶) وان نوى مات علی مثل امی او کامی بر الوطهار او طلاقا صحت نيته ووقع منوی لانه کناية إلا بوی شینا او حذف الکاف لعموم الی الا دنی ای البر یعنی الکرامة (رد مختار) وقال في الرد او یمنی ان لا یصدق قضاء في ارادة البر اذا كان في حال المشاجرة و ذکر الطلاق (قوله او طلاق) لان هذا اللفظ من الکنايات و بها يقع الطلاق بالية او دلالة الحال علی ماهر - قلت یمنی ان لا یصدق لان دلالة الحال قرينة ظاهرة تقدم علی النية في باب الکنايات فلا یصدق فی بية الا دنی لان فيه تخفیفا علیه (هامش رد المختار كتاب الطلاق باب الظهار ۱۰۳/۴ ط سعید کراتشی)

(۷) اذا كان الطلاق ثالثا فله ان یتزأ حیة فی المدة و بعد انقضائها (الفتاوی الهندیة كتاب الطلاق الباب السادس فی الرجعة فصل فيما تحل به المطلقة وما یصل به ۱۰۴/۹ ط ماحدیه کونہ)

غضب میں آئے سے طلاق پڑ جائے گا حکم دیا جائے گا کیونکہ غضب نیت طلاق کے لئے کافی قرینہ ہے۔

یہی کو نیت طلاق یہ کہا ”تم سے کوئی تعلق نہیں“ تو طلاق پڑ جائے گی۔  
(المعنیہ مورخہ ۹ جون ۱۳۳۷ء)

(سوال) (۱) ازدواجی زندگی کے تعلق نا پسندیدہ سے گھبرا کر اگر کوئی شخص بارگاہِ ہی میں یہ سنا کرے کہ اے خدا ہے برتر تو اس رشتے کو منقطع کر دے اور کوئی شخص اس کی طرف سے اس کی زوجہ کو خط لکھ دے کہ میں نے قطع تعلق کیا (اور اس خط کا اسے علم بھی نہیں) ایسی صورت میں رشتہ منقطع ہو یا نہیں؟ (۲) اس کی زوجہ نے اس سے کہا کہ تم نے ایسا کیوں کیا اس نے لکھنے سے انکار کیا اور اعلیٰ ظاہر کی زوجہ نے اس کی بات کا یقین نہیں کیا شوہر نے قسم دے کر کہا کہ ہم نے کبھی تو پھر ہم کو بلایا کیوں؟ جو اب میں عورت نے کہا کہ صفائی کر دو یہ کیا ہوا؟ (۳) پھر اس نے کہا کہ اگر تمہارے والدین تم کو جانے سے روکتے ہیں تو میں پوشیدہ طور سے چلنے کا سامان کر دوں تم چلنے کو تیار ہو یا نہیں؟ عورت نے کہا کہ ہاں تیار ہوں شوہر نے کہا کہ اگر تم نے وقت پر دھوکا دیا تو ہم سے تم سے کوئی تعلق نہیں تم اپنے گھر خوش ہم اپنے گھر لیکن میں وقت پر زوجہ نے دھوکا دیا اور جانے سے انکار کر دیا اس کا کیا حکم ہے؟

(جواب ۲۵) (۱) رشتہ منقطع نہیں ہوا (۲) یہ بھی رشتہ منقطع کرنے کے لئے کافی نہیں (۳) اس صورت میں اگر شوہر نے یہ اغاظ یہ نیت طلاق کئے ہوں تو زوجہ کے انکار کرنے پر طلاق بائن واقع ہو جائے گی اور پھر تجدیدِ نکاح کی ضرورت ہوگی۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ۔

(۱) فالکتابات لا تطلق بها فضاء، الا یہ او دلالة لئعال وهي حالة مذاکرة الطلاق، او المعص (تتویر الابصار مع هامش رد المحتار، کتاب الطلاق، باب الکتابات ۳ ۲۹۶ ط سعید کراچی)

(۲) (۱) قوله وز کہ لفظ مخصوص، هو ما جعل دلالة علی معنی الطلاق من صریح او کتابة - واراد اللفظ ولو حکم ليدخل الكتابة المستسبة والحدود لاجرم والاشارة الى العدد بالا صایع فی قوله انت طلاق هكذا کما سبانی (هامش رد المحتار مع الدر المختار کتب الطلاق ۳ ۲۳۰ ط سعید کراچی)

(۳) کیونکہ اس میں پہلے طلاق سے الفتویٰ ہی سے انکار کیا ہے۔

(۴) ولو قال لا نکاح بیني و بینک او قال لم یبق بیني و بینک نکاح يقع الطلاق اذا نوى ولو قالت المرأة لزوجهما لست لی بزوجه فقال الزوج صدقت و بوی به الطلاق يقع فی قول ابی حنیفة ثم قال بعد صفحة : و فی الفتاوی لم یبق بیني و بینک عمل و بوی يقع کذا فی العتابة (الفتاوی الهندیة کتاب الطلاق، الباب الثاني فی ابقاع الطلاق، الفصل الخامس فی الکتابات ۱/۳۷۵، ۳۷۶ ط حاجدیه کونہ) وکذا فی الدر المختار و يقع بها قیها ای مافی الفاظ الکتابات المذكورة - البانی ان مواد الدر المختار مع هامش رد المحتار، کتب الطلاق، باب الکتابات ۳ ۲۹۶ ط سعید کراچی)

## فصل چہارم

### تابلغ کی طلاق

تابلغ کی طلاق واقع نہیں ہوتی

(سوال) چھوٹا لڑکا اور لڑکی یعنی چابلق لڑکا اور تباغ لڑکی ہو اور ولی ایجاب و قبول نہ کریں ابھی وہ لڑکا اور لڑکی تابلغ ہیں اور طلاق کی ضرورت پر جائے تو ولی لڑکے کا طلاق دے سکتا ہے یا لڑکا بھی طلاق دے سکتا ہے؟

(جواب ۲۶) تابلغ کی طلاق قبل از بلوغ معتبر نہ ہوگی کیونکہ وقوت طلاق کے لئے زوج کا باغ ہونا شرط ہے۔ يقع طلاق کل روح اذا كان بالغاً عافلاً الح (ہدیہ ص ۳۷۶) ولا يقع طلاق الصبی وان كان یعقل (ایضاً)

تابلغ کی بیوی کا زنا میں مبتلا ہونے کا ڈر ہو تو اس کی طلاق واقع ہوگی یا نہیں؟

(سوال) ایک عورت عاقدہ بالذکر نکاح بائناقی اولیاء تابلغ صبی سے کیا گیا دو چار سال گزرنے کے بعد یہ سبب بعض مفاسد اولیاء کا خیال ہے کہ نکاح فسخ کر کے کسی بالغ مرد سے کیا جائے حنفیہ کے نزدیک طلاق بھی واقع نہیں ہوتی اب اس خاص صورت میں جبکہ مفاسد یعنی زنا وغیرہ کا خوف ہے اور ہمارے ملک جو چستان میں زنا کار کو قتل کر دیتے ہیں تو شرعاً کسی صورت سے نکاح فسخ ہو سکتا ہے یا نہیں؟

المستفتی نمبر ۵۸۹ عبد العظیم (نخل سندھ) ۴ جمادی ۱۳۵۳ھ ۳ ستمبر ۱۹۳۵ء

(جواب ۲۷) فریقین یعنی عورت اور تابلغ کے اولیاء کسی نیک متقی عالم کو حکم بنائیں بہتر ہے کہ حکم ضعیف الذہب یا اہل حدیث ہو وہ امام احمد کے مسلک کے ماتحت فسخ نکاح کا حکم کر دے اور اس کے فیصلے پر عمل کیا جائے۔ اس میں مشائخ حدیث تفسیر وصول فقہ ہو گایا امام مالک کے مذہب کے موافق خوف زنا کو مشق قرار دیکر نکاح فسخ کر دیا جائے۔ فقہ محمد کفایت اللہ

- (۱) الفتاویٰ الہندیہ کتاب الطلاق الباب الاول فصل فیما یقع طلاقہ و فیما لا یقع طلاقہ ۳۵۳ ط ماحدہ کتبہ،
- (۲) (قولہ و حورہ الامام احمد) ایذا کان ممبراً یعقلہ بان یعلم ان روحہ لیس مہ کما ہو مقرر فی منوال مدہدہ (ہامش رد المحتار مع الدر المختار کتاب الطلاق ۲۴۳ ط سعید کراچی)
- (۳) و فی حاشیۃ الفتن او ذکر لفقہ ابو البیت فی اساس النظار امہ اذا لم یوجد فی مذهب الامام قول فی مسئلۃ رجوع الی مذهب مالک امہ اقرب المذہب الیہ (ہامش رد المحتار کتاب الطلاق باب الرجعة مطلب ما یصح صحابہ الی بعض اقوال مالک و رحمۃ اللہ تعالیٰ ضرورۃ ۱۱۳ ط سعید کراچی) و قد ایضاً ولا یشرع فیہ و یبہا و لو بعد مصلی اربع سنین خلاف ثالث - لقول الفقہتین 'لو فی مہ فی مریض سیرورۃ لا یأس بہ عسی ما ینص (ہامش رد المحتار مع الدر المختار کتاب المفقود مطلب فی الاقوال مذهب مالک فی روحۃ المفقود ۲۹۵ ط سعید کراچی)

(جواب ۲۸) (از ناب مفتی صاحب) اگر شوہر صبی نابالغ اس قدر سمجھ رکھتا ہے کہ طلاق دینے سے عورت اپنے شوہر سے علیحدہ اور بے تعلق ہو جاتی ہے تو موافق مذہب امام احمد بن حنبل کے ایسے نابالغ کی طلاق واقع ہو جاتی ہے حنفی مذہب کا حاکم بھی یہ ہے ضرورت شدیدہ کے وقوع طلاق کا فیصلہ کر سکتا ہے لہذا اس صورت میں نابالغ سے طلاق دلو اور مسلمان حاکم کی عدالت میں درخواست دے کر کہ اس طلاق کی توثیق و تصحیح یعنی وقوع طلاق کا فیصلہ حاصل کر لیا جائے فتویٰ شری میں ہے قولہ وجوہ الامام احمد اسی اذا كان صبيز اعقله بان يعلم ان زوجته تبين منه كما هو مقرر في متون مذهبه فافهم (جلد ثانی ص ۶۲۳ واللہ اعلم)

حبیب المرسلین عفی عنہ ناب مفتی مدرسہ امینیہ دہلی

نابالغ کی طلاق واقع نہیں ہوتی اور نہ اس کے والدین کی

(سوال) عمر بزرگوں و دونوں ماں باپ بھائی میں عمر کی لڑکی نابالغہ تھی اور بزرگ لڑکا نابالغ ہے تانوں شاہیل کے خوف سے نابالغ بچوں کا نکاح دونوں بھائیوں نے کر دیا تھا اور اس خیال سے بھی کہ ان بچوں کے جوان ہونے کے بعد یہ خاگی تنازعات شاید یہ سلسلہ نسبت قائم نہ رہ سکے انہی خیالات کی مجبوری سے نکاح کر دیا اتفاق زمانہ کہ لڑکا اس وقت اسل کا ہے اور ابھی جوان ہونے میں دیر ہے اور لڑکی جوان ہو چکی ہے اور اب اس کی پاداشی اور محبت پر بہرہ و جبہ لگنے کا اندیشہ ہے چند معزز سربراہوں نے باہمی فیصلہ کیا کہ عمر اپنے پاس سے بزرگ کو مبلغ سٹھ روپے کا زیور نقری وطلائی ادا کرے اور مبلغ چھتیس روپے بہت مر معاف کرے اور لڑکی کی مدت کا نان پارچہ بھی چھوڑ دے اور نکاح کا جوڑا بھی دے دیوے چنانچہ یہ سب دیا دیا گیا اور خوشی فریقین جلسہ عام میں بزرگ اور اس کے نابالغ پسر نے لڑکی کو طلاق دیدی اور آزاد کر کے اجازت دیدی کہ لڑکی کا نکاح نکالی کر دیا جائے لڑکی اس فعل سے بہت خوش ہوئی عمر نے بزرگ سے یہ بھی اقرار کیا کہ بزرگ کے لڑکے کی شادی میں سب حیثیت میں آچھ مدد کروں گا اب حالات مذکورہ پر یہ حکم دیا جاتا ہے۔ المستفتی نمبر ۱۰۵۵ امیال، جی محمد یوسف خان صاحب (ضلع گوجرانوہ)

۱۶ جمادی الاول ۱۳۵۵ھ ۵ اگست ۱۹۳۶ء

(جواب ۲۸) باپ کو نابالغ بچوں کا نکاح کر دینے کا تو اختیار ہوتا ہے مگر طلاق دینے کا حق نہیں ہوگا اور حنفیہ کے نزدیک نابالغ کی حاق تصحیح نہیں ہوتی (۳) بہا امام احمد بن حنبل کے نزدیک سمجھ دار اور ہوشیار

(۱) ہامش رد المحتار مع الدر المختار کتاب الطلاق ۲/۳ ط سعید کراچی

(۲) لا یقع طلاق المولیٰ عی امراء عدہ لحدث ابن ماجہ لطلاق نس احد بالنساق - والممھون والمسی ولو مراعا او احد بعد البلوغ والمعنودہ والدر المختار مع ہامش رد المحتار کتاب الطلاق ۳/۳ ط سعید کراچی

(۳) ولا یقع طلاق المسی وان کد یقل (الہدایۃ کتاب الطلاق الباب الاول فصل فیمن یقع طلاقہ و فیمن لا یقع طلاقہ ۱/۳۵۳ ط ماجدیہ کونہ)

لڑکے کی طلاق پڑ جاتی ہے (۱) پس اگر لڑکی کے گناہ میں مبتلا ہونے کا قوی خطرہ ہے تو امام احمد کے مذہب کے موافق عمل کر لینا جائز ہے (۲) جس کی صورت یہ ہے کہ فریقین کسی کو حکم بنا کر معاملہ اس کے سپرد کر دیں اور وہ امام احمد کے مسلک کے موافق وقوع طلاق کا فیصلہ کر دے۔

فقط محمد کفایت اللہ کان اللہ له دلی

نابالغ کی عیوی پر نہ نابالغ کی اور نہ اسکے ولی کی طلاق واقع ہوتی ہے

(سوال) زید حنفی مذہب اپنے نابالغ بیچ سالہ لڑکے کا ایک بالغ عورت کے ساتھ نکاح پڑھ دیتا ہے اور ایک ماہ کے بعد اسکو طلاق دیکر اس عورت کا دوسری جگہ پر نکاح کر دیتا ہے کیا

(۱) طلاق صغیر یا طلاق ولی صغیر مذہب حنفی میں واقع ہو سکتی ہے یا نہیں؟ (۲) طلاق ولی صغیر جو مذہب امام مالک جائز رکھی ہے حنفی مذہب اس پر عمل کر سکتا ہے یا نہیں اگر کر سکتا ہے تو کس موقع اور کن شرائط پر؟ (۳) اگر طلاق واقع نہیں ہو سکتی تو ایسے شخص کی از روئے شرع شریف کیا سزا ہے اور اس کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں اور تعلقات رکھنا بر تاد کرنا کس طرح چاہیے (۴) جس شخص نے اس عورت کا دوبارہ نکاح کیا ہے اس کے ساتھ تعلقات رکھنا بر تاد کرنا جائز ہے یا نہیں (۵) اور جن لوگوں نے اس برے کام میں امداد کی ہے ان کے ساتھ تعلقات رکھنا جائز ہے یا نہیں (۶) اور ان کی مہاشرت کو جماع کما جائے گا یا نہ اور جو اولاد اس سے پیدا ہوگی وہ طہالی ہوگی یا حرامی یعنی ولد الزنا۔

المستفتی نمبر ۳۰۱ اعلام سرور شیخ صاحب (ضلع ڈیرہ اسماعیل خان)

۲۸ محرم ۱۳۵۶ھ ۱۱ اپریل ۱۹۳۷ء

(جواب ۲۹) صغیر یا ولی صغیر کی طلاق حنفی مذہب کی رو سے واقع نہیں ہو سکتی (۱) الا یہ کہ ایسا نکاح موجب قتل ہو اور جو ان عورت کے لئے شوہر کے بلوغ کا انتظار کرنا تقریباً ناممکن ہو تو ایسی حالت میں امام احمد کے مذہب کے موافق عمل کر لینے کی گنجائش ہے ان کے نزدیک صبی میٹیز کی طلاق واقع ہو جاتی ہے (۲) چھ سات برس کا لڑکا صبی میٹیز کی حد میں داخل ہے بعض

(۱) لقولہ و حورہ الامام احمد ای اذا کان ممبر یعقلہ بان یعلم ان زوجته تبین مہ کما هو مقرر فی متون مذہبہ فاقیم (ہامش رد المحتار کتاب الطلاق ۳/۴۴۳ ط سعید کراچی) م  
(۲) ولا بأس بالنقلید عند الضرورة لکن بشرط ان یلزم جمیع ما یوجہ ذلک الامام کما قدما ان الحکم المعلق باطل بالا جماع (الدر المختار مع ہامش رد المحتار کتاب الصلاۃ ۱/۳۸۲ ط سعید کراچی)  
(۳) تصرف الصبی والمعتوہ ان کان نافعاً کالاسلام والا تہاب صح بلا اذن وان صار کالطلاق والعاق لا وانما اذن بہ ولیہما (در مختار) وقال فی الرد: (قولہ وان اذن بہ ولیہما) لا بشرط الا اہلیۃ الکاملۃ - وکذا لا تصح من غیرہ کاتبہ ووصیہ والفاصلی للصرر (ہامش رد المحتار مع الدر المختار کتاب المأذون بحث فی تصرف الصبی ومن له الولاية علیه و تربیہا ۶/۱۷۳ ط سعید کراچی)  
(۴) (قولہ و حورہ الامام احمد) ای اذا کان ممبر یعقلہ بان یعلم ان زوجته تبین مہ کما هو (جاری ہے)

ہے پانچ سال کی عمر میں بھی میتر کی حد میں شامل ہو سکتے ہیں بہر حال معاملہ مسئول عنہا میں اگر کوئی مجبوری ایسی پیش آتی ہو کہ اس نکاح کا باقی رکھنا ممکن ہو گیا ہو تو عمل مذہب امام احمد کی گنجائش تھی اور اگر یہ فعل محض عدم مبالا یا غرض نفسانی کے ماتحت کیا گیا ہے تو موجب طاعت ہے (۱)۔

محمد کفایت اللہ کان اللہ لدہ دہلی

لڑکے کی عمر پندرہ سال ہو گئی ہو تو اس کی طلاق واقع ہوگی یا نہیں؟

(سوال) زید کے دو لڑکے تھے جن میں سے ایک شادی شدہ اور دوسرا یتیم تھا زید نے یتیم کا نکاح ایک بالغ لڑکی سے کر دیا حد عرصہ کے بڑے لڑکے کی عورت فوت ہو گئی زید نے بڑے لڑکے کا نکاح ایک یتیم لڑکی سے کر دیا اب ازروئے مصلحت زید دونوں بھائیوں کے نکاح کا تبادلہ کرنا چاہتا ہے یعنی طلاق کر دے اور پھر چھوٹے لڑکے کی منکوحہ کا نکاح بڑے لڑکے کے ساتھ کرنا چاہتا ہے اور بڑے لڑکے کی منکوحہ کا نکاح چھوٹے لڑکے سے کرنا چاہتا ہے مفصل فیصلہ شرعی تحریر فرمائیں۔

المستفتی نمبر ۱۸۳۰ مولوی محمد بخش موضع میاں جی سلطان ضلع جھنگ

۲۴ ربیع الثانی ۱۳۵۶ھ ۳۰ ستمبر ۱۹۳۷ء

(جواب ۳۰) اگر چھوٹا لڑکا بالغ ہو گیا ہے تو وہ اپنی زوجہ کو طلاق دے سکتا ہے اور اگر ابھی یتیم ہے تو اس کی طلاق معتبر نہ ہوگی (۱) اگر پندرہ سال عمر ہو گئی ہو تو بالغ قرار دیا جائے گا (۲) اور طلاق معتبر ہوگی۔

محمد کفایت اللہ کان اللہ لدہ دہلی

یتیم نہ خود طلاق دے سکتا ہے اور نہ اس کی طرف سے اس کا ولی

(سوال) ایک لڑکا جو کہ یتیم ہے اس کی شادی ہو چکی ہے اور اگر وہ خود یا اس کے ولی عورت کو طلاق دینے

(حاشیہ صفحہ گزشتہ) مقرر فی متون مدہدہ فافہم (ہامش رد المحتار مع الدر المختار: کتاب الطلاق ۳/۳۷ ط سعید کراتشی)

(۱) ولا بأس بالتقلید عند الضرورة لکن بشرط ان یلتزم جمیع ما یوجبہ ذلک الامام لما قدمنا الحکم المنفرد باطل بالا جماع (الدر المختار مع ہامش رد المحتار: کتاب الصلاة ۱/۳۸۲ ط سعید کراتشی)

(۲) و یقع طلاق کل زوج اذا کان بالغاً عاقلاً سواء کان حراً او عبداً طائفاً او مکرباً کذا فی الجوہرۃ البیرۃ - ولا یقع طلاق الصبی وان کان یعقل (الفتاویٰ الہندیۃ: کتاب الطلاق: الباب الاول: فصل فیمن یقع طلاقہ و فیمن لا یقع طلاقہ ۱/۳۵۳ ط ماجدیہ کوئٹہ)

(۳) بلوغ الغلام بالا حنبل والاحمال والا نزال - فان لم یوجد فیہا شئی فحتی یتم لکل مہما خمس عشرۃ سنۃ نہ یفتی لقصر اعمار اہل زماننا (الدر المختار مع ہامش رد المحتار: کتاب الحجر: فصل بلوغ الغلام بالا حنبل والاحمال ۱/۱۵۳ ط سعید کراتشی)

چاہیں تو جائز ہے یا نہیں اگر اس عورت نے کسی غیر شخص سے شادی کر لی تو جس شخص کے ساتھ شادی ہوئی اور اس مولوی نے جس نے جان نہ بھ کر نکاح پڑھایا اس کے لئے کون سا کفارہ ہوتا ہے۔

المستفتی نمبر ۲۲۲۵ شیخ رمضان علی صاحب (ہستی) ۲۶ ذیقعدہ ۱۳۵۶ھ ۲۹ جنوری ۱۹۳۸ء (جواب ۱۳) نابالغ لڑکے کی طلاق معتبر نہیں (۱) اور اس کے ولی کو یہ حق نہیں کہ نابالغ لڑکے کی بیوی کو طلاق دیدے (۲) پس ایسی حالت میں نابالغ منکوحہ کا نکاح دوسری جگہ جائز نہیں اور جس نے پڑھایا اور جو شریک ہوئے سارے گناہ گار ہوئے (۳) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ ولی

### نابالغ کی طلاق واقع نہیں ہوتی

(سوال) زید نے اپنے لڑکے عمر کا نکاح اپنی بھانجی زینب سے کیا جس کا ولی بھی یہی ہے زینب نابالغ ہے اور عمر نابالغ ہے اس بلوغ اور عدم بلوغ کی وجہ سے اتفاق ہوئی اب زید چاہتا ہے کہ زینب کو مطابق شرع شریف کے طریق مل جائیں چہ حاست عدم بلوغ میں طلاق دیدے یا کہ باپ کو طلاق دینے کی اجازت ہے یا نابالغ کے بلوغ کا انتظار کیا جائے۔

المستفتی نمبر ۲۳۴۲ محمد شریف بھیر چور (منگلری) ۲۶ ربیع الثانی ۱۳۵۷ھ ۲۶ جون ۱۹۳۸ء (جواب ۳۲) حنفیہ کے نزدیک نابالغ کی طلاق معتبر نہیں (۱) لڑکے کے بلوغ کا انتظار کرنا ہوگا۔

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ ولی

(۱) ویقع طلاق کل زوج اذا كان بالغا عقلا سواء كان حرا او عبدا طائعا او مكرها كذا في الجوهر الثبوتية - ولا يقع طلاق الصبي وان كان يعقل (المعنى الهندية كتاب الطلاق) الباب الاول فصل ليمن يقع طلاقه و فيمن لا يقع طلاقه ۳۵۳/۱ ط ماجديه كونه

(۲) لا يقع طلاق المولى على امرأة عبده لحدیث ابن ماجه الطلاق لمس احديا لاساق - والمجنون والصبي ولو مرافقا او اجازة بعد البلوغ والمعنوة (الدر المختار مع هامش رد المحتار كتاب الطلاق ۲۴۳/۳ ط سعيد كراتشي) وقال ايضا وتصرف الصبي والمعنوة ان كان نافعا محصا كالا سلام والا تهاب صح بلا اذن وان ضارا كالطلاق والعتاق والصدقة والقرض لا وان اذن به وليهما (رد مختار) وقال في الرد (قوله وان اذن به وليهما) لا ضراط الاهلية الكاملة - وكذا لا تصح من غيره كايه ووصيه والقاصي للصبر (هامش رد المحتار مع الدر المختار كتاب المأذون بحث في تصرف الصبي ومن له الولاية عليه وترتيبها ۱۷۳/۶ سعيد كراتشي)

(۳) كل صلح بعد صلح فاللاني باطل وكذا النكاح بعد النكاح - والا صل ان كل عقد اعيد فاللاني باطل (الدر المختار مع هامش رد المحتار كتاب الصلح ۶۳۶/۵ ط سعيد كراتشي)

(۴) ویقع طلاق کل زوج اذا كان عقلا بالغا ولا يقع طلاق الصبي والمجنون والناثم لقوله عليه السلام كل طلاق حاتم الا طلاق الصبي والمجنون ولان الاهلية بالعقل المميز وهما عديم العقل والناثم عديم الاختيار (الهداية كتاب الطلاق) فصل ۲/۳۵۸ ط شركة علميه ملتان



## فصل پنجم نسبت یا اضافت طلاق

عورت کی طرف نسبت کئے بغیر طلاق کا حکم

(سوال) زید نے اپنی زوجہ سے کسی بناء پر لڑنا جھگڑنا شروع کیا رفتہ رفتہ غصہ ہو کر رہ پیٹ کرنے لگا تو اس کے بعض عزیز و اقارب نے اس کو اس کی زوجہ سے بچ چاؤ کر کے میچدہ کیا مگر وہ باز نہیں آتا تھا تو انہوں نے زید دستی پکڑ کے مار دھکیل کے باہر دور کیا اس درمیان میں زید نے یہ کہہ دیا کہ تجھ کو طلاق ہے پھر جب کسی نے اس کا منہ بند کیا تو کشاکش کر کے ایک دو منٹ کے اندر اندر دوبارہ یوں کہہ دیا کہ تجھ کو سات اس قدر کا زید بھی اقرار کرتا ہے مگر سننے والے چند گویا اس بات کے گواہ ہیں لفظ طلاق بھی زید نے کہا ہے (یعنی تجھ کو سات طلاق) مگر زید اقرار نہیں کرتا بعد کہتا ہے کہ میں نے تو طلاق کا لفظ کہا ہی نہیں غرضیکہ دوبارہ زید نے جو یہ کہا کہ تجھ کو سات اس میں اختلاف ہے کہ سات طلاق کہا جیسا کہ گواہ کہتے ہیں یا فقط سات جیسا کہ زید فقط تنا کہتا ہے خلاف اول دفعہ کے کہ اس میں کسی کا خلاف نہیں زید بھی اقرار کرتا ہے کہ پہلی مرتبہ میں نے اپنی زوجہ کو طلاق دی پس اس خاص صورت میں طلاق واقع ہوگی یا نہیں اگر ہوگی تو کونسی طلاق ہوگی زید نے جو مخاطب کی ضمیر تجھ کو استعمال کی ہے اس کا مرجع اس خاص صورت میں اس کی زوجہ ہے یا کوئی اور بھی ہو سکتا ہے؟ جبکہ زوجہ اس کی اس قدر فاصلے پر ہو کہ سن سکتی ہے مگر بعض وجوہات سے سنائی نہ دیا جاتا ہو زید نے تصریح کر دی کہ لفظ تجھ کو سے میری مراد میری زوجہ ہے پھر دوسرے روز اپنی اس تصریح کے خلاف بیان کیا کہ میری مراد میری زوجہ نہیں تھی۔ پس اس خاص واقعہ میں زید کا یہ بیان اس کی تصریح پر (کہ لفظ تجھ کو سے میری مراد میری زوجہ ہے) قرائن و آثار موجود ناشی عن الدلیل ہے بلکہ اس کی تصریح پر (کہ لفظ تجھ کو سے میری مراد میری زوجہ ہے) قرائن و آثار موجود ہیں لڑنا جھگڑنا غصہ ہو کر رہ پیٹ کرنا بچ چاؤ کرنا سے باز نہ رہنا منہ بند کرنے پر کشاکش کرنا وغیرہ غرض کہ زید کی تصریح پر دلالت حال موجود ہے اگرچہ اب وہ اپنی تصریح کے خلاف بیان کرتا ہے چاہے تو جروا؟

(جواب ۳۳) صورت مسئلہ میں زید کی زوجہ پر تینوں طلاقیں پڑ گئیں اگرچہ اس نے صرف لفظ سات ہی کہا ہو کیونکہ طلاق کے موقع پر اس نعت کا معدودہ طلاق ہوگی لا غیر - ولو قال انت بثلاث وقعت ثلاث ان نوى ولو قال لم انولا بصدق اذا كان في حال مذاكرة الطلاق والا صدق و مثله في الفارسية توبه علي ما هو المختار للفتوى (ہندیہ ص ۳۸۱ ج ۱) (۱) اور جب کہ اس کی زوجہ مطلقہ تھی تو اب بغیر حلالہ کے اس کے واسطے حلال نہیں ہو سکتی (۲) نیز زید کا یہ

(۱) المتاوی الہندیۃ کتاب الطلاق الباب الثانی فی ابقاع الطلاق الفصل الاول فی الطلاق الصریح مطلب لو قال انت بثلاث ۳۵۷/ ط ماجدیہ کوئٹہ

(۲) وان كان الطلاق ثلاثا في الحرة او الاثنين في الامه لم تحل له حتى تنكح زوجا غيره نكاحا (جاری ہے)

اقرار کہ لفظ تجھ کو سے میری مراد میری زوجہ ہے اور والدت حال یہ دونوں اس امر کے لئے کافی ہیں کہ تجھ کو کی مخاطب اس کی زوجہ ہو لہذا اب اس کا انکار غیر معتبر ہے یقع طلاق زوج اذا كان بالغا عاقلا سواء كان حرا او عبدا طائعا او مكرها كذا في الجوهرۃ النيرة (ہندیہ ص ۳۷۶ ج ۱) (۱۰)

طلاق میں عورت کی طرف ظاہری نسبت ضروری نہیں

(سوال) زید اپنی بیوی بندہ کو اس کے ماں باپ کے گھر سے بلانے کے واسطے گیا بندہ نے آنے سے انکار کیا بندہ کہتی ہے کہ میں اس وقت یا آج کل نہ جاؤں گی زید نے غصہ ہو کر کہا کہ ایک طلاق دو طلاق تین طلاق ہے قل الفاظ الطلاق بغیر نسبت۔ یعنی اس طرح نہ کہا کہ تجھ پر طلاق یا تو طلاق ہے اور زید نے یہ الفاظ دوسرے مکان میں جا کر اپنی زبان سے نکلے آیا بندہ پر تین طلاقیں واقع ہوئیں یا نہیں؟

(جواب ۳۴) چونکہ غصہ کا موقع ہے نیز اس کی بیوی سے جھگڑا ہوا اس لئے ظاہر یہی ہے کہ اس نے بیوی کو ہی طلاق دی ہے اور وہی اس کے ذہن میں مراد تھی نسبت یا اضافت طلاق صراحۃً ہونا ضروری نہیں اسی طرح عورت کا سامنے موجود ہونا وقوع طلاق کے لئے شرط نہیں پس صورت مسئلہ میں اس کی بیوی مطاقہ ثلاثہ ہو گئی اور بدون حلالہ اس کے لئے حلال نہیں۔ ولا يلزم كون الاضافة صريحة في كلامه لما في البحر لو قال طالق ففيل له من عيت فقال امرأتی طلقت امرأته (رد المحتار) (۱۱)

بغیر نسبت کے صرف "لفظ طلاق" کہنے سے طلاق واقع ہوتی ہے یا نہیں؟

(سوال) زید کی والدہ و ساس کے درمیان ایک عرصے سے خانگی جھگڑے ہو رہے تھے زید سخت ہمدرد ہے ایک روز زید کے برادر خو نے زید کی والدہ سے کہا کہ اماں یہ جھگڑے ختم نہ ہوں گے ہم اور تم کہیں چلیں ان دونوں کو یہاں رہنے دو اور زید کا بھائی اپنی والدہ کو لے جانے لگا زید نے کہا کہ تم نہ جاؤ میں اس جھگڑے کو ہی ختم کئے دیتا ہوں اور یہ کہہ کر کہا کہ میں نے طلاق دی یہ الفاظ اپنی والدہ سے مخاطب ہو کر کہے پھر اس کے بعد جوش میں آ کر صرف طلاق طلاق طلاق پانچ چھ مرتبہ کہا لیکن اپنی زوجہ کا نام ایک مرتبہ بھی نہیں لیا اور نہ اس سے مخاطب ہو کر کہا اور زید کا خیال بھی یہی تھا کہ صرف لفظ طلاق کہنے سے طلاق نہیں ہوتی زوجہ گھر میں موجود تھی لیکن اس نے الفاظ مذکورہ نہیں سنے۔

المستفتی نمبر ۳۱۱-۲۲ صفر ۱۳۵۳ھ ۶ جون ۱۹۳۴ء

(حسبہ صفحہ گزشتہ) صحیحاً و بدحلاً بما لم یطلقها او يموت عنها كذا في الهدایة (الفتاویٰ الہدیة كتاب الطلاق) الباب السادس في الرجعة فصل فيما تحمل به المطلقة وما یصل به ۱/۷۳۴ ط ماحدہ كونه (۱) الفتاویٰ الہدیة كتاب الطلاق الباب الاول فصل فيما یقع طلاقه و فيما لا یقع طلاقه ۱/۳۵۳ ط ماحدہ كونه (۲) هامش رد المحتار كتاب الطلاق باب الصریح مطلب "من بوش" یقع به الرجعی ۳/۲۸ ط سعید كراشی

(جواب ۳۵) زید کے ان الفاظ میں جو سوال میں مذکور ہیں لفظ طلاق تو صریح ہے لیکن اضافت الی الزوجہ صریح نہیں ہے، اس لئے اگر زید قسم کھا کر یہ کہہ دے کہ میں نے اپنی بیوی کو یہ الفاظ نہیں کہے تھے تو اس کے قول اور قسم کا اعتبار کر لیا جائے گا، اور طلاق کا حکم نہیں دیا جائے گا۔

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

غصہ کی حالت میں بیوی کی طرف نسبت کے بغیر زبان سے تعین طلاق کا لفظ نکالا تو کیا حکم ہے؟

(سوال) زید نے اپنی منکوحہ کے بارے میں حالت غصہ زبان سے تعین طلاق کا لفظ نکالا بلا اضافت کسی کے زید نے جو تعین طلاق کا لفظ زبان سے نکالا تو زید کے دل میں کچھ بھی نہیں تھا۔ جیہ تو جروا

المستفتی نمبر ۳۹۴ مولوی عبدالخالق (رنگون) ۲۹ جمادی الاول ۱۳۵۳ھ ۱۰ ستمبر ۱۹۳۴ء

(جواب ۳۶) اگر زید نے زبان سے صرف یہ لفظ نکالا ”تعین طلاق“ اس کے علاوہ اور کچھ نہیں کہا تو ظاہر ہے کہ اس میں اضافت طلاق نہیں ہے لیکن اگر یہ لفظ سوال طلاق کے جواب میں کہے ہوں مثلاً زوجہ یا اس کے کسی ولی یا رشتہ دار نے زید سے کہا کہ اپنی زوجہ کو طلاق دے دو اور زید نے کہا کہ ”تعین طلاق“ تو اس صورت میں قرینہ حالیہ اضافت الی المنکوحہ کے ثبوت کے لئے کافی ہوگا (۱) اور قاضی طلاق کا حکم کرے گا سوال میں غصہ کی حالت کا ذکر ہے لیکن غصہ کی مختلف صورتیں ہوتی ہیں بعض صورتیں تو سوال طلاق کی حالت کا حکم رکھتی ہیں اور بعض نہیں۔

اب چونکہ مجلس قضاء کا وجود بھی نہیں اس لئے حکم دیانت یہ ہے کہ زید کو کہا جائے کہ اگر تو نے اپنی بیوی کو یہ لفظ کہا تھا تو طلاق مغلط ہوگئی اور اگر بیوی کو نہیں کہا تھا تو طلاق نہیں ہوئی یہ تو عند اللہ حکم ہے اور لوگوں کے اطمینان کے لئے اس سے حلف لیا جائے گا اگر وہ حلف سے کہہ دے کہ میں نے

(۱) ولكن لا بد من وقوع قضاء، وديانة من قصد اضافة لفظ الطلاق اليها عالما بمعناه ولم يصرف له الى ما يحتمله كما افاده في الفصح وحققه في البهر احرار اعمالو كثر مسائل الطلاق بحضورها او كتب ما قال من كتاب امرائي طلاق مع التلطف او حكى يمين غيره فانه لا يقع اصلا ما لم يقصد زوجته (هامش رد المحتار كتاب الطلاق باب الصريح مطلب في قول البحر الصريح يحتاج في وقوعه ديانة الى البية ۳، ۲۵۰ ط سعيد كراتشي)

(۲) واقول له يمينه في عدم البية (والمراد المحتار مع هامش رد المحتار كتاب الطلاق باب الكفایات ۳، ۳۰۰ ط سعيد كراتشي)

(۳) ولا يلزم كون الاضافة صريحة في كلامه لما في البحر لو قال طالق لقليل له من عيب فقال امرأتی طلقت امراتہ . ويؤيد ما في البحر لو قال امرأة طالق او قال طلقت امرأة ثلاثا وقال لم اعن امرأتی بصدق و بعهم مہ امہ لولم يقل ذلك بطلق امراتہ لان العادة ان من له امرأة امها يحلف بطلالها لا بطلاق غيرها فقوله اني حلفت بالطلاق بصرف اليها مالم يرد غير ها لانه يحتمله كلامه (هامش رد المحتار كتاب الطلاق باب الصريح مطلب

”من يوش“ يقع به الرجعي ۳، ۲۴۸ ط سعيد كراتشي)

بیوی کو تین طلاق نہیں سماتا تو لوگوں کو بھی اس کے تعلق زنا شوقی سے قرض نہیں کرنا چاہیے اور بیوی بھی اس کے پاس رہ سکتی ہے اور اگر وہ قسم سے انکار کرے تو زوجین میں تفریق کر دی جائے (۱)۔  
محمد کفایت اللہ کان اللہ له ولی

بیوی کا نام بدل کر طلاق دی تو طلاق واقع نہ ہوگی

(سوال) زید نے خود اپنی زبان سے یہ سہا کہ میں طلاق دیتا ہوں حسینہ سلطان کو ساتھ دو گواہوں کے دوبارہ و سہ بارہ بھی ان الفاظ کے ساتھ کہا اور یہ بھی کہا پر وہ واجب ہے کریں چاہے نہ کریں طلاق دیتے وقت میں (زید) نے یہ نہیں دیکھا کہ بیوی کہاں ہے اور کتنے فاصلے پر ہے اس وقت چھ ماہ کا حمل ہے اور ایک لڑکی ۲ سال کی موجود ہے اس وقت میری (زید کی) کوئی غصہ کی حالت نہیں تھی اور نہ کوئی نشہ تھا میرے ذہن میں حسینہ سلطان ہی نام تھا یہ میرا خود (زید) کا ہی صحیح بیان ہے زید کی بیوی کے خالو اور بیوی مندرجہ بالا وقوعہ سے اتنا رکتے ہیں اور بتانا چاہتے ہیں کہ لڑکی کا نام صحیح حسینہ خانم ہے اور طلاق کے الفاظ کے وقت زید کی پشت کی طرف قریب دو تین گز کے فاصلے پر موجود تھی جس نے طلاق کے الفاظ کو نہیں سنا۔

المستطی نمبر ۱۱۳۸ محمد احمد دہلی - ۳ جمادی الثانی ۱۳۵۵ھ ۲۴ اگست ۱۹۳۶ء

(جواب ۳۷) سوال سے معلوم ہوتا ہے کہ خاوند نے طلاق دیتے وقت عورت کا نام حسینہ سلطان لیا ہے حالانکہ اس کا صحیح نام حسینہ خانم ہے جو نکاح نامہ میں مذکور ہے اور لڑکی کی طرف اشارہ نہیں کیا نہ اس کے باپ کا نام لیا اور وہ صرف حسینہ کہتا تو وقوع طلاق کا حکم ہو سکتا تھا کہ وہ نام کا اختصار ہو تا لیکن حسینہ سلطان سے تبدیل کر دیتا ہے اور اس سے وقوع طلاق کا حکم نہیں ہو سکتا (۱) کیونکہ کوئی حسینہ سلطان اس کی بیوی نہیں ہے اگرچہ اس کے ذہن میں تصور یہی ہو کہ بیوی کو طلاق دے رہا ہوں مگر طلاق الفاظ سے پڑتی ہے نہ کہ تصور سے (۲) اور تبدیلی نام کی صورت میں وقوع طلاق کے لئے یہ لفظ کافی نہیں جیسے غلام حسین آزاد ہے

۱. والقول له بميمه في عدم اليه وبكفي تحليه انه مرله فان ابي ولفعه للحاكم فان بكل فرق بينهما (در مختار) وقال في الرد (وقوله بميمه) فالبين لامة له سواء ادعت الطلاق ام لا حقا لله تعالى - (هامش رد المختار مع الدر المختار) كتاب الطلاق باب الكليات ۳۰۱/۳ ط سعید كراتشي

۲. وفي المحيط اصل انه متى وحدت النسبة وعبر اسمها غيره لا يقع لان التعريف لا يحصل بالنسبة متى سمها لان بدلت الامة تكون امرأه احسنه ولو بدل اسمها و اشار لها يقع (الحر الرائق) كتاب الطلاق باب لطلاق نصريح ۲۷۳ ط دار المعرفه بيروت) وفي البهر قبل فلاة طلق واسمها لذلك وقال عبت غيرها دين بر غيره صدق قضاء و علي هذا لو حلف لدانه بطلاق امراته فلاة واسمها غيره لا تطلق (الدر المختار مع هامش) ۳. سحر كات الطلاق باب طلاق عبر المدحول بها ۲۹۳ ط سعید كراتشي

۴. كنه لفظ مخصوص هو ما جعل دلالة على معنى الطلاق من صريح او كناية - وازاد اللفظ ولو حكما ۵. رد المحتار مع الدر المختار كتاب الطلاق ۲۳۰/۳ ط سعید كراتشي

کنے سے غلام علی آزاد نہیں ہو سکتا کہ وہ دوسرا نام ہے۔

محمد کفایت اللہ کان اللہ له و بلی

ایک طلاق دو طلاق سے طلاق کہا تو کون سی طلاق واقع ہوگی

(سوال) شخصے مسکمی بدین محمد در زبان ہندی خود میگوید من بسبب زد و کوب زوجہ ام لو گفتہ است تو مرا طلاق بہہ من اگل گفتہ ام یک طلاق دو طلاق سے طلاق نام تو چیست نہ انم ایں سخن گفتہ من از خانہ بیرون شدہ رفتہ ام پس دریں صورت زوجہ دین محمد شرعاً سے طلاق مطلقہ خواہد گردید یا نہ۔

المستفتی نمبر ۱۳۵۰ مولوی محمد عزیز الرحمن صاحب نواکھالی متعلم دارالعلوم دیوبند

۱۴ یقعدہ ۱۳۵۵ھ م ۱۰ فروری ۱۹۳۷ء

(جواب ۳۸) (از مولوی مسعود احمد نائب مفتی دارالعلوم دیوبند) اس صورت میں دین محمد کی زوجہ پر تین طلاق واقع ہو گئی اور وہ مغلطہ نہ ہو کر شوہر پر حرام ہو گئی اب بدین حالہ کے دین محمد دوبارہ اس کو اپنے نکاح میں نہیں لاسکتا قال اللہ تعالیٰ فان طلقها فلا تحل له من بعد حتی تنکح زوجاً غیرہ الا یہ فقط ۱۱ واللہ تعالیٰ اعلم مسعود احمد عفا اللہ عنہ نائب مفتی دارالعلوم دیوبند

۱۵ یقعدہ ۱۳۵۵ھ

جواب صحیح ہے محمد دین محمد نے اگر ایک طلاق دو طلاق سے طلاق سے اپنی منکوحہ مراد نہیں لیا ہے تو طلاق واقع نہیں ہوگی ورنہ ہو جائے گی۔ لو قال امرأة طالق - او قال طلقت امرأة و قال لم اعن امرأتی یصدق و یفہم منه انه لو لم یقل ذلك تطلق امرأته الخ ۲۰ شامی ج ۲ کتاب الطلاق باب الصریح ص ۶۶۳ واللہ اعلم بالصواب

کتبہ محمد رسول عثمانی عفی عنہ مفتی دارالعلوم دیوبند۔ مردار الاقواء۔ دیوبند

الجواب صحیح، قالہ الاستاذ الحاج مولانا محمد رسول مدظلہ

محمد اعجاز علی غفرلہ ۱۳ یقعدہ ۱۳۵۵ھ

(جواب) (از مفتی حقیق الرحمن صاحب عثمانی) صورت بالا میں منکوحہ پر تین طلاق واقع ہو گئیں شوہر نے ایک طلاق دو طلاق سے طلاق مراد لی ہو یا نہ لی ہو سوال میں صاف طور پر موجود ہے کہ میاں بیوی میں پہلے جھگڑا ہوا یہاں تک کہ مار پیٹ کی ٹوہٹ پہنچی ایسی حالت میں منکوحہ کہتی ہے ”مرا طلاق بہہ“ شوہر اسی وقت اسی مجلس میں منکوحہ کی طلب طلاق کے جواب میں کہتا ہے کہ یک طلاق دو طلاق سے طلاق بلکہ غیظ و غضب کی حالت میں کہتا ہے ”نام تو چیست نہ انم“ یعنی میرا نام جانتا تو نام لیکر

طلاق دینا یا اب میں تیرا نام لینا ہی نہیں چاہتا ان حالات میں الفاظ طلاق میں اضافہ و نسبت کے تلاش کرنے کی ضرورت نہیں جتنی اہمیت اور پھر نتیجہ کے طور پر منکوحہ کا مطالبہ طلاق ایسی حقیقتیں ہیں جن کی موجودگی میں اس معاملہ کو شوہر کی نیت و قول پر محمول نہیں کیا جاسکتا شوہر خواہ چاہے سے منکوحہ پر طلاقیں پڑ گئیں علامہ شرمی نے فرمایا جو جزئیہ نقل کیا ہے وہ اس معاملہ سے غیر متعلق ہے اس کی حقیقت صرف اس قدر ہے کہ عام اور سادہ حالات میں شوہر اُتریوں کہ دے "امراً طالق" اور جب اس سے دریافت کیا جائے تو کہے ان الفاظ سے مطلب اپنی منکوحہ کو طلاق دینا نہیں تھا صرف دینا اس کی تصدیق کی جائے گی در مختار میں ہے۔ "قالت لروحها طلقی فقال فقلت لا" یہاں منکوحہ کی طلب پر شوہر نے محض فعلت کہا تب بھی طلاق پڑنی کیوں "محض قرینہ طلب کی وجہ سے جیسا کہ شرمی میں ہے "ای طلقت بقرینة الطلب" قزوینی عائشہؓ میں حسب ذیل جزئیات موجود ہیں "قالت لزوجها" "مر اطلاق ده" فقال الروح داهه است او كرده است يقع نوى اولم يهول ولا يصدق في ترك الية الخ" سنن ترمذ الانمة الاور جدى عن امرأة قالت لزوجها لو كان الطلاق بيدى لطلقت نفسى الف تطليقة فقال الروح من يبره ارام داهم ولم يقل داهم ترا قال يقع الطلاق" ۲، فقط والله تدان احم متيق الرحمن ثانی مفتی دیندہ۔

۳ از یقعدہ ۳۵۵ھ

هذا الحواب صحيح و هو مسمى على حكم القضاء اى لا يصدق الزوج انه لم ينو امراته  
محمد كفايت الله كان الله اولي (۲)

غصہ کی حالت میں بیوی کی طرف نسبت کئے بغیر ایک طلاق، دو طلاق، تین طلاق، چار طلاق کہا تو کیا حکم ہے؟

(سوال) زید نے نہایت غصہ کی حالت میں اپنی بیوی کو یہ الفاظ دو عورتوں کے سامنے جو ایک کوٹھے میں۔ ان کے پاس بیٹھی تھی اور ایک صحن میں قیمتی تھمی سے ایک حق، دو طلاق، تین طلاق، چار طلاق، زید کو خود

(۱) هامش رد المحتار کتاب الطلاق باب طلاق عبر المدحول بها ۳ ۲۹۴ ط سعید کرائشی۔

(۲) الفناوی الہدیہ کتاب الطلاق، الباب الثانی فی البغای الطلاق الفصل السابع فی الطلاق بالافعال الغارسیہ ۳۸۰/۱ ط ماحدہ کوئٹہ۔

(۳) الفناوی الہدیہ کتاب الطلاق، الباب الثانی فی البغای الطلاق الفصل السابع فی الطلاق بالافعال الغارسیہ ۳۸۳/۱ ط ماحدہ کوئٹہ۔

(۴) کما یشرع من عبارة الهدية يقع بوى ولم يهول ولا يصدق في ترك الية قضاء، الفناوی الہدیہ کتاب "طلاق" الباب الثانی فی البغای الطلاق الفصل السابع فی الطلاق بالافعال الغارسیہ ۳۸۰/۱ ط ماحدہ کوئٹہ۔

اغتاد بہ نہیں سو اس قسم کی طق کا کیا حکم ہے اور پھر وہ اس کی دی ہو سکتی ہے یا نہیں؟

المستفتی ۲۰۰۶ صفر حسین (منظر نگر) ۲۰ رمضان ۱۴۲۶ھ ۳ نومبر ۱۹۳۶ء

(جواب ۴۹) الفاظ طلاق و صریح میں گم نسبت الی الزوجہ صریح نہیں ہے اس لئے خود اگر حلف شرعی کے ساتھ یہ کہہ دے کہ وہی کو طلاق دینے کے لئے یہ الفاظ نہیں کہے تھے تو میاں بیوی حیثیت میاں بیوی کے رہ سکتے ہیں یعنی طلاق کا حکم نہیں دیا جائے گا، محمد کفایت اللہ کان اللہ لدہ ولی

بیوی کی طرف نسبت کئے بغیر صرف لفظ ”تمین طلاق“ کہا تو طلاق واقع نہیں ہوتی (سوال) زید نے اپنے والد سے نئی تروتی کے مکالمے میں جھگڑا و فساد کر کے پانچ آدمیوں کے سامنے کہا کہ ”کیا تمین طلاق دوں“ ان پانچوں شاہدوں میں سے دو شاہد شہادت دیتے ہیں کہ زید نے یہ کلام کہا ”کیا تمین طلاق دوں“ اور باقی تین شاہد شہادت دیتے ہیں کہ زید نے صرف تمین طلاق کہا پس ان میں سے تین شاہد کی شہادت ”تمین طلاق“ کی بناء پر عدم وقوع طلاق کا حکم نافذ ہو گیا نہیں؟

المستفتی نمبر ۲۰۶۸ شادبان (اکتب) ۱۹ رمضان ۱۴۲۶ھ ۲۳ نومبر ۱۹۳۶ء

(جواب ۴۰) صرف لفظ ”تمین طلاق“ سے جب تک کوئی اور قرینہ حالیہ یا مقالید اضافت طلاق کے لئے نہ ہو وقوع طلاق کا حکم نہ ہوگا، اور دو شاہد جو ”کیا تمین طلاق دوں“ کا لفظ بیان کرتے ہیں وہ تو وقوع طلاق کے لئے مفید نہیں ہے (۲) محمد کفایت اللہ کان اللہ لدہ ولی

غصہ کی حالت میں تین بار کہہ ”میں نے اسے طلاق دی“ تو کیا حکم ہے؟

(سوال) زید کی کسی معادہ میں کسی سے جھگڑا ہوئی غصہ کی حالت میں اپنے منہ سے یہ تین بار کہا کہ میں نے اسے طلاق دیا مگر اس کی آواز کسی نے نہیں سنی زید کہتا ہے کہ اپنی آواز میں نے نہیں سنی لیکن سمجھ گیا یہ

۱، ولا يلزم كون الاضافة صريحة في كلامه لما عرفت البحر لو قال طالق ففيل له من عيب فقال امرأتی طلقت امرأته و بوجه ما هي البحر لو قال امرأة طالق و قال طلقت امرأة ثلاثا و قال لم اعر امرأتی بصدق و بعده ما له لو يقل ذلك تطلق امرأته لان العادة ان من له امرأة سما يحلف بطلاقها لا بطلاق غيره (وامش رد المحتار: كتاب الطلاق باب الصريح مطبوع مس عوش يقع به الواح ۳ ۴۸ ط سعید کراتشی)

(۲) ايضا حواله سابقه

(۳) بخلاف قوله طلقي عسل فتطالب ان طالق او اطلق نفسي لم يقع لانه وعد حوارة والدر المحتار مع هامش رد المحتار: كتاب لطلاق باب تعريض الطلاق ۳ ۳۱۹ ط سعید کراتشی) وقال في الهديہ بخلاف قوله كماله استدل لم يمس بكن تحليفا بالتشكيك و في المحط لو قال بالعربية اطلق لا يكون خلافا إلا اذا غلب استعماله للحال فيكون طلاقا (الفناوى الهديہ: كتاب الطلاق: الباب الثاني في ايقاع الطلاق: الفصل السابع في الطلاق بالالفاظ الفارسية ۱ ۳۸۴ ط ماحديه كونه)

معاملہ ختمائی کا بیان کیا گیا ہے لیکن اس خطرے کا اظہار دوسروں سے کر دیا کہ میں نے اپنے منہ سے تین بار کہا کہ اسے طلاق دیا اور اپنی بیوی سے بھی کہہ دیا کہ میں نے اپنے منہ سے تین بار کہا کہ اسے طلاق دیا پھر زید کی بیٹی نے زید سے کہا کہ ایک خط میرے والد کے پاس میری طرف سے بھیج دو کہ مجھے طلاق مل چکی ہے زید نے خط بھیج دیا یہی مضمون لکھ کر اس صورت میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں اگر طلاق پڑتی تو زید رجوع کر سکتا ہے یا نہیں اور رجوع کرنے کا طریقہ کیا ہے؟

المستفتی نمبر ۲۲۰۰ محمد مصطفیٰ حسین انصاری (کانپور) ۶ ازیلیقہ ۱۳۵۶ھ ۱۹ جنوری ۱۹۳۸ء (جواب ۴۱) زید کے ان الفاظ میں کہ (میں نے اسے طلاق دیا) اسے کا اشرہ اپنی زوجہ کی طرف تھا تو طلاق ہوئی، بشرطیکہ زبان سے یہ الفاظ ادا ہونے ہوں۔ اشرہ زبان سے الفاظ ادا نہیں ہوئے صرف دل میں تصور تھا تو طلاق نہیں ہوئی، اور اشرہ غلط اس سے مراد اس کی بیوی نہ تھی تو طلاق نہیں ہوئی پہلی صورت میں طلاق مغلط ہے اور رجعت جائز نہیں، ۱۲ محمد کفایت اللہ کانپور لکھنؤ دہلی

صرف طلاق، طلاق، طلاق کہنے سے طلاق واقع ہوتی ہے یا نہیں؟

(سوال) ایک شخص نے اپنی عورت سے جھڑاکر کے منہ کے مارے کہا طلاق، طلاق، طلاق اس وقت وہ عورت اپنے گھر سے دس یا بارہ ہاتھ دوسرے کے مکان میں رہ کر سنی ہے اس کے بعد شوہر نے اپنے مکان میں آکر کہا بابائی جاؤ یہ بات عورت سن گئی ہے یا نہیں سن گئی ہے بعد ازاں وہ عورت شوہر کے مکان میں جب آئی تو شوہر نے اس کو مارنا چاہا تو عورت بولی تم نے مجھے کو طلاق دے دیا تو پھر کیوں مارو گے

۱، ولا يلزم كون الاضافة صريحة في كلامه، بل في البحر لو قال طلاق فصل له من عبث " فقال امرئى طلق امرأته " ووبوده ما في البحر لو قال امرأة طالق أو قل طلق امرأتي ثلاثا وقال له امرئى بصدق و شبهه من أنه لو لم يقل ذلك لطلق امرأته لأن العادة أن من له امرأة إنما يحلف بطلاقها لا بطلاق غيرها (هاتش رد المحتار كتاب الطلاق: باب الصريح مطلب نس بوس " يقع به الرجوع " ۲۴۸ ط سعيدي كراتشي) ۲، حديث شريف في من عني ابي هريرة قال قال رسول الله ﷺ ان الله تحدر عن امتي ما وسوست به صدرها ما لم تعمل به او تتكلم متفق عليه (مشکوٰۃ المصابيح: باب الوسوسة ۱۸۱) وقال في الرد: قوله وركبه لفظ محصور) هو ما جعل دلالة على معنى الطلاق من صريح او كناية - وازاد اللفظ ولو حكما لدخل نكاحه - المسببة واشارة الاحرس والاشره الى العدد لا صريح في قوله انت طلق حكما كما سيأتي وبه طهران من شناحر مع روحه فاعطها ثلاثة احصر بوى الطلاق ولم يذكر لفظا لا صريحا ولا كناية لا يقع عنه كما اتى به البحر الرملي وغيره (هاتش رد المحتار: كتاب الطلاق ۳ ۲۴۰ ط سعيدي كراتشي) وقال ايضا: وازاد ما للفظ او ما بقوه مقدمه من الكناية المستترة او لا اشارة المفهومة - لان ركن الطلاق اللفظ او ما بقوه مقدمه مما ذكر كما مر (هاتش رد المحتار: كتاب الطلاق: باب الصريح ۳ ۲۴۷ ط سعيدي كراتشي)

۳، راجع الى قول - " قال طلقها فلا تحل له من بعد حتى تنكح زوجا غيره " (سورة البقرة رقم الآية ۲۳۰، ۲۳۱) من عني عائشة ان رجلا ضيق امره بالانكاح فزوج فطلق فبطل نسائه التحل للاول قال لاحسن يدرك عسمة كذا في الاول - راجع الى الجزاء في الجمع تصحيح كتاب الطلاق: باب من احذر طلاق الثلاث ۱۲ ۷۹۱ ط فديمي كراتشي)



۹۔ نے جواب دیا کہ میں نے طلاق نہیں دیا اس وقت سے غلبا ساڑھے تین مہینے ہو گئے عورت اپنے والد کے مکان میں رہتی ہے مگر کبھی کبھی زوج کے مکان میں آمد و رفت کرتی ہے اب شخص مذکور کہتا ہے کہ اس وقت میری طلاق کی نیت نہ تھی۔

المستفتی نمبر ۲۲۰۳ فضل الرحمن صاحب (اسام) ۷ اذیقہ ۱۳۵۶ھ ۲۰ م جنوری ۱۳۵۷ھ (جواب ۴۳) اگر شوہر نے صرف یہی الفاظ کہے ہیں طلاق طلاق یعنی عورت کا نام نہیں لیا اس کی طرف اشارہ نہیں کیا اور کوئی قرینہ بھی عورت کو معین کرنے کا نہ تھا تو طلاق نہیں ہوئی (۱۱) محمد کفایت اللہ کان اللہ لدہ دہلی

تین مرتبہ کہا ”میں نے طلاق دی“ تو کیا حکم ہے؟

(سوال) زیدؑ ہندہ کو ایک نرانی کے سلسلہ میں جو گھر میں دوسرے لوگوں سے ہو رہی تھی غصہ میں آ کر یہ کہتے ہوئے کہ اگر میری زندگی تباہ کرنا تھی اور اس طرح پریشان کرنا تھا تو میری شادی کیوں کی گئی تین مرتبہ یہ کہا کہ میں نے طلاق دی حالانکہ زید اور ہندہ میں آج تک کوئی رنجش نہ ہوئی اور نہ اب ہے ایسی حالت میں از روئے شریعت کیا حکم سے طلاق ہوئی یا نہیں اگر ہوئی تو اب کیا صورت ہو سکتی ہے؟ ہندہ یہ بھی کہتی ہے کہ اگر میری شادی کسی دوسرے کے ساتھ کی گئی تو میں جان دیدہ گی از روئے شریعت جو حکم ہو مرحمت فرمائیں اور نام شافعیؒ کے مذہب سے بھی اس مسئلہ میں روشنی درکار ہے کہ ان کے مذہب میں کیا حکم ہے؟

المستفتی نمبر ۲۳۶۳ محمد احمد صاحب - لکھنؤ

۱۹ محرم الحرام ۱۳۵۸ھ ۱۱ مارچ ۱۹۳۹ء

(جواب ۴۳) اگر خاوند نے اپنی بیوی کو یہ لفظ (میں نے طلاق دی) تین مرتبہ کہہ دیئے تو اس کی بیوی پر طلاق مطلقہ واقع ہو گئی ان لفظوں میں بیوی کا نام اور اس کی طرف اضافت مذکور نہیں ہے اس لئے اگر زید اقرار کرے کہ اس نے یہ الفاظ بیوی کو کہے ہیں یا کوئی قرینہ حالیہ موجود ہو جس سے یہ بات متعین ہو جائے کہ یہ الفاظ بیوی ہی کو کہے گئے ہیں تو یہی حکم ہے جو اوپر لکھا گیا ہے اور اگر کوئی قرینہ نہ

(۱) ولا يلزم كون الا صاعه صريحه في كلامه لما في البحر لو قال طالق فليل له من عب؟ فقال امرأتی طلقت امراته - و يبيده ما في البحر لو قال امرأة طالق او قال طلقت امرأة ثلاثا وقال له امر امرأتی يصدق و يفهم منه انه لو لم يقل ذلك نطق امراته لان العادة ان من له امرأة اما يحلف بطلاقها لا بطلاق غيرها (هامش رد المحتار) كتاب الطلاق باب الصريح مطلب - مس - بوس - يقع به الرجعي ۲۴۸ ط - سعيد كراتشي

ہو اور زوج بھی اقرار نہ کرے تو پھر ان الفاظ سے وقوع طلاق کا حکم نہیں دیا جائے گا، فقط  
حمد کفایت اللہ کان اللہ له ولی

بیوی کی طرف نسبت کئے بغیر کہا ”ایک طلاق“ دو طلاق“ تین طلاق بائن  
تو طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟

(سوال) قمر الدین اور شجہ محمد کے مکان میں محفل کے اندر طالق اور گواہوں کی زبان ہندی کے لئے قمر  
الدین نے توکی محمد وانشت محمود و منظر الدین و صاح محمود ان چار آدمیوں کو بلایا اس میں مکان کے لوگ  
بھی شریک تھے وجہ اس کی پان سپاری کھانا تھا اس کے بعد صبح محمود نے کہا کہ قمر الدین رات بہت ہو گئی  
ہم لوگوں کو کیوں بلایا ہے اس کے جواب میں مہر محمد نے کہا کہ معلوم ہوتا ہے کہ اس کی بی بی کو طلاق  
دینے کے لئے ہم لوگوں کو بلایا ہے اس کے بعد سب لوگوں نے کہا کہ ہاں تو قمر الدین قمر الدین نے کہا کہ  
کس طرح کہا ہوتا ہے تم لوگ ہم کو سکھا دو اس وقت طالق کے الفاظ کسی نے اس وجہ سے نہیں سکھایا  
کہ لفظ طلاق زبان پر لائے اس کی بی بی چھوٹ جائے گی اس کے بعد توکی محمد کی بیوی مرغنی تھی اس  
لئے طلاق کا خطرہ نہ تھا سب لوگوں نے کہا کہ تم سکھا دو۔ اس نے سکھا نا شروع کیا توکی محمد نے قمر  
الدین سے کہا کہ کو قمر الدین ایک طلاق دو طلاق تین طلاق بائن کہہ دیجیےن حلاق دیتے وقت اس کی  
بی بی کا نام یا میری بی بی کرے نہیں کہ اور کس کو طلاق دیا ہے پچھتہ و اول نے بھی اس بارے میں کچھ  
نہیں پوچھا مگر بیان قمر الدین نے کہا کہ میں غی شادی کروں گا میرے ماموں میری پہلی بیوی کو حلاق نہ  
دینے سے نکاح میں شرکت نہیں کرتا اس لئے مجبور ہو کر طلاق دیا توکی محمد نے جو کچھ سکھایا اسی کے  
مطابق میں نے اس کے ساتھ ساتھ ویسا ہی کہا میرے دل میں اپنی بی بی کو طلاق دینے کی نیت نہ تھی۔

(۱) پسا گواہ توکی محمد - قمر الدین ہم کو پان سپاری کھانے کے واسطے اپنے مکان میں بلا کر آیا ہم نے آخر  
دیکھا کہ منظر و وانشت و صاح محمود و مہر محمد وہاں پر موجود ہیں صالح محمود نے کہا قمر الدین رات بہت ہو گئی  
کیوں ہم کو بلایا ہے کہو مہر نے کہا قمر الدین نے اپنی بی بی کو طلاق دیں گے اس لئے بلایا ہے قمر الدین نے  
کہا کس طرح کہا ہوتا ہے وہ میں نہیں جانتا آپ لوگ ہم کو سکھا دیجئے۔ اس وقت کسی نے اس خوف سے  
الفاظ طلاق نہیں سکھایا کہ جو لفظ طلاق زبان پر لائے گے ان کی بی بی ان سے چھوٹ جائے گی اس کے بعد  
توکی محمد کی بی بی مرغنی تھی اس لئے سب لوگوں نے توکی محمد سے کہا کہ طلاق کے الفاظ قمر الدین کو

(۱) ولا يلزم كون الاصابة صريحة في كلامه لما في البحر لو قال طالق فليل له من عبث<sup>۲</sup> فقال  
امرأتی طلقت امرأته - ويؤيده ما في البحر لو قال امرأة طالق او قال طلقت امرأة ثلاثا وقدر<sup>۳</sup> اعنى  
امرأتی بصدق<sup>۴</sup> ويفهم منه انه لو لم يقل ذلك تطلق امرأته لان العادة ان<sup>۵</sup> من له امرأة انما يحلف  
بطلاقها لا بطلاق غيرها (هاشمي رد المحتار كتاب الطلاق) باب التبريع منب<sup>۶</sup> ”س بوش“ نفع به الرجعي  
۲۴۸/۳ ط معید کراچی

سکھلاؤ تب توکی محمد نے سکھایا ایک طلاق دو طلاق تین طلاق بائن۔ قمر الدین نے اس کے ساتھ ویسا ہی کہا اس کے بعد پوچھا جی اس سے کوئی بات پوچھئے بغیر چلے گئے۔

(۲) دوسرے گواہ دانشت محمود نے بھی توکی محمد کی طرح کہا یا ان یہ ہے کہ طلاق دیتے وقت قمر الدین نے میری بی بی کی کہہ کر طلاق نہیں دیا۔

(۳) تیسرے گواہ صالح محمود نے کہا کہ قمر الدین نے اپنی بی بی کو طلاق دینے کے واسطے ہم کو بلایا ہے ہم نے آکر دیکھا کہ باہر علی و دانشت و مظیف الدین و توکی محمد و مرد و شر و زین الدین وہاں پر موجود ہیں ہم نے کہا کہ رات بہت ہو چکی ہے قمر الدین نے ہم لوگوں کو کیوں بلایا ہے کہو مرنے کا کہہ کر معلوم ہوتا ہے کہ قمر الدین اپنی بی بی کو طلاق دیں گے اس لئے ہم لوگوں کو بلایا ہے اس کے بعد قمر الدین سے پوچھا قمر الدین نے جواب دیا کہ طلاق نہ دے کر کیا کروں اس سے ہمارا کام نہیں چلتا۔ اس کے بعد توکی محمد نے کہا کہ قمر الدین کو ایک طلاق دو طلاق تین طلاق بائن۔ قمر الدین نے بھی ویسا ہی کہا قمر الدین نے کیوں طلاق دی پوچھا جی یہ بات بغیر پوچھئے چلے گئے۔

(۴) چوتھا گواہ بیہر علی۔ قمر الدین نے اپنے بھائی کو بلانے کے واسطے بھیجا میں نے ان کے بھائی سے پوچھا کیوں بلاتے ہو اس نے کہا کہ میرے بھائی بی بی کو طلاق دیں گے اس لئے بلایا ہے میں نے وہاں جا کر دیکھا کہ صالح محمود اور توکی محمد و شجہ محمود و ضمیر الدین و مر سب لوگ پان تہا کو کھارہے ہیں اس کے بعد صالح محمود نے کہا قمر الدین کیوں ہم لوگوں کو بلایا ہے اس وقت قمر الدین پس و پیش کرنے لگے مرنے کا قمر الدین اپنی بی بی کو چھوڑ دیں گے اس لئے بلایا ہے توکی محمود نے سکھلایا۔ ایک طلاق دو طلاق تین طلاق۔ قمر الدین نے ساتھ ساتھ اسی طرح کہا۔

(۵) پانچواں گواہ مر محمد۔ قمر الدین نے میرے گھر میں جا کر کہا میری شادی ہے میری پہلی بی بی کو طلاق دینا چاہیے ذرا میرے گھر میں چھو بعد میں ہم نے آکر دیکھا دانشت مظیف و آدمی باہر علی پوچھا قمر الدین کیوں بلایا ہے میں نے کہا اس کی بی بی کو طلاق دے گا قمر الدین نے کہا میری بی بی کو طلاق دیوے گا قمر الدین نے کہا کس طرف سے طلاق دیتا ہے میں نہیں جانتا ہوں توکی نے کہا ایک طلاق دو طلاق تین طلاق بائن۔ قمر الدین نے ساتھ ساتھ اسی کو کہا۔

(۶) چھٹا گواہ۔ شجہ محمد۔ قمر الدین اس کی بی بی کو طلاق نہ دینے سے میری لڑکی کو نہیں دیں گے قمر الدین نے کہا میری بی بی کو طلاق دیں گے اسی بات پر چند آدمیوں کو بلا کر ان کے سامنے اپنی بی بی کو طلاق دیا، صلحا توکی دانشت مظیف باہر علی مرنے کا شہر منا محمود وغیرہم نے کہا قمر الدین ہم لوگوں کو کیوں بلاتے ہو مرنے کا قمر الدین اس کی بی بی کو چھوڑ دیں گے قمر الدین نے کہا طلاق کس طرح دیتا ہوتا ہے ہم نہیں جانتے توکی نے سکھل دیا ایک طلاق دو طلاق تین طلاق بائن اسی طرح ساتھ ساتھ قمر الدین نے بھی ویسا ہی تین دفعہ کہا پوچھا جی یہ پوچھئے بغیر کہ کس کو طلاق دیا چلے گئے۔

(۷) ساتواں گواہ منامحمد صلحا وغیرہ وہاں پر تھے قمر الدین نے کہا میری بی بی کو طلاق دیں گے میرے مکان کی طرف چلو صلحانے پوچھا قمر الدین کیوں بلاتے ہو مرنے کا کہ قمر الدین اس کی بی بی کو چھوڑ دیں گے تو کی نے الفاظ طلاق سکھادیے۔ یعنی ایک طلاق دو طلاق تین طلاق بان۔

(۸) آنحواں گواہ بنو مامون نے قمر الدین سے پوچھا کہ تیرے بی بی کی بی بی کو طلاق دیا ہے یا نہیں قمر الدین نے کہا میں نے پہلی بی بی کو طلاق دیا اس محفل سے بہت آدمی اس کے شاہد ہیں کہ قمر الدین نے اپنی پہلی بی بی کو طلاق دیا۔ المستفتی نمبر ۲۵۹ محمد نور الحسن صاحب، لم نجر۔ رجبہ

۲۵ محرم ۱۳۵۸ھ ۵ مارچ ۱۹۴۰ء

(جواب) (از قاضی عبدالجبار صاحب ربانی کوڑیگرام) مذکورہ صورت میں قمر الدین کی بی بی پر طلاق واقع نہیں ہوئی جو نہ پائی جانے اضافت کے کیونکہ ہر گواہ نے اپنی گواہی میں کہا کہ قمر الدین نے طلاق دینے کے وقت نہ اپنی بی بی کا نام لیا اور نہ اس کی طرف اشارہ کیا اور نہ دو ایک گواہوں سے معلوم ہوا کہ وہ طلاق دینے سے قبل اپنی بی بی کا ذکر کیا تھا اور قمر الدین بھی دوسری شادی کرنے کی وجہ سے طلاق کے الفاظ کہنے کو مجبور قرار کیا اور نہ اس کی گواہی سے معلوم ہوتا ہے کہ طلاق دینے کی نیت نہ تھی اور مجبوری کی حالت میں نیت رہتا بھی غیر مظنون ہے۔ ہکذا کتب فی قاضی خان، والعالمگیریہ ۱، ورد المحتار ۲، والہ توفی اعلم۔ الرافق قاضی عبدالجبار ربانی۔ کوڑی گرام

(جواب) (از مولوی عبدالعزیز صاحب جوہوری) چونکہ سوال میں طلاق صریح ہے اس لئے قضاء نیت کا کوئی لحاظ نہ کیا جائے گا خصوصاً مذکورہ طلاق کے وقت تو نہایت بھی بغیر نیت ہو جاتی ہے چہ جائیکہ صریح۔ اور بحر الرافق ص ۲۷۴ میں ہے۔ لوقالت المرأة انا طالق فقال الزوج نعم كانت طالقا، اس عبارت سے صاف ظاہر ہے کہ سوال کے جواب میں اضافت کیا فقط طلاق کے اعادہ کی بھی ضرورت نہیں ہے اور جب قمر الدین کا یہ بیان ہے کہ اپنی پہلی بی بی کو جب تک میں طلاق نہ دوں میرے ماموں شرکت نہیں کریں گے اور مجھے شادی کرنی ہے اور اس طلاق کے لئے محفل بھی منعقد کی گئی اور قمر الدین نے طلاق دینے کا طریقہ سیکھنا چاہا اور سکھایا گیا تو یقیناً یہ کم پڑے گا کہ قمر الدین نے

(۱) لودکرہ علی ان یفر بالطلاق فاقر لا یقع کما لو اقر بالطلاق ہا لا او کذا ما (الفتاویٰ العالیہ علی ہدایہ الفتاویٰ الہندیہ) کتاب الاکراہ ۴۸۳، ۳

(۲) واجمعوا علی انہ لو کرہ علی الافرا بالطلاق لا یقع اقرارہ کدافی شرح الطحاوی (الفتاویٰ الہندیہ کتاب الطلاق الباب الاول) فصل فیما یقع طلاقہ و فیما لا یقع طلاقہ ۳۵۳ طحاویہ کونہ

(۳) ولو عد او مکرھا فان طلاقہ صحیح لا اقرارہ بالطلاق (رد المحتار) وقال فی الرد (قولہ لا اقرارہ بالطلاق) فید بالطلاق لا بالکلام فیہ ولا فافرا المکرہ بعیرہ لا یصح ایضا (ہامش رد المحتار مع الدر المحتار) کتاب الطلاق مطلب فی الاکراہ علی التوکیل بالطلاق والکح والفاق ۳۳۵ ط سعید کراچی

(۴) السحر الرافق کتاب الطلاق باب الطلاق الصریح ۳ ۲۷۴ ط بدر المعرفہ ص ۲

اپنے ماموں کا مطالبہ پورا کیا۔

لہذا قرینہ حالیہ و مقالیہ دونوں سے اضافت پائی گئی گو کہ الفاظ طلاق کے ساتھ اضافت متصل نہیں پس ایسی صورت میں قضاء یہ حکم دینا پڑتا ہے کہ قمر الدین کی بیوی پر طلاق مغلطہ واقع ہو گئی اور بغیر تحلیل رجوع نہیں ہو سکتا۔ واللہ اعلم و علیہ اتم حررہ ناچیز عبد العزیز صدر مدرس

مدرسہ کراچیہ ماہ تولد (جون پور)

(جواب ۴۴) (از حضرت مفتی اعظم نور اللہ مرقدہ) ہو الموفق اگرچہ طلاق صریح ہے مگر اضافت صریحہ نہیں اور تمام شہادتوں سے باستثنائت نمبر ۸ صریحہ ثابت ہے کہ قمر الدین نے طلاق کا لفظ سیکھنے کی غرض سے کیا ہے نیت ایقان و انشاکا ثبوت و قرینہ نہیں ہے مجس میں سوال طلاق بھی نہیں ہے ایک شخص کا یہ کہنا ہے کہ قمر الدین نے اپنی بی بی کو طلاق دینے کے لئے یہ جھج کیا ہے شہادت نمبر ۸ سے اتنا ثابت ہے کہ قمر الدین نے اقرار طلاق دینے کا کیا ہے۔

پس زیادہ سے زیادہ اقرار طلاق سے ایک طلاق کا حکم دیا جاسکتا ہے (۱)

مجلس میں جو غلط طلاق بغرض تعلیم مذکور ہے اس میں اس کا قول کہ میں نے اپنی بی بی کو طلاق دینے کی نیت نہیں کی تھی معتبر و مقبول ہونا چاہیے۔ (۱۰) محمد کفایت اللہ کان اللہ لدہ دہلی

بی بی کی طرف نسبت کے بغیر تین مرتبہ یہ الفاظ کہے "طلقت طلقت طلقت" تو طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟

(المجموعہ مورخہ ۲۴ اگست ۱۹۳۳ء)

(سوال) حالت غصہ زید نے اپنی عورت کو تین مرتبہ یہ الفاظ کہے طلقت طلقت طلقت یہ الفاظ عورت کے کہنے پر جب کہ کسی بات پر جھگڑا تھا کہہ دیئے تھے یہ واقعہ اگست ۳۳ء کا ہے غصہ فرو ہو جانے کے بعد عورت زید سے دریافت کرتی ہے کہ کیا نتیجہ ہو گا ان الفاظ کا؟ تو زید نے جواب دیا کہ ہم نے لفظ طلاق شیطان کے لئے استعمال کئے تھے اب سوال یہ ہے کہ طلاق عورت کے کہنے پر دی گئی اور شیطان کا لفظ بعد میں بڑھادیا کیا حکم ہے؟ دوبارہ پھر ۲۵ جون ۳۳ء کو عورت نے شوہر کو کو سا اور طلاق دے گئی زید نے اپنی عورت کا نام لے کر کہا کہ میں نے طلاق دی دوسری اور تیسری دفعہ بغیر نام لئے کہا کہ میں نے طلاق دی طلاق دی۔

(۱) ولو اقر بالطلاق كاذبا اوها دلا و فغ قضاء لا ديانة (هامش رد المحتار كتاب الطلاق ۳/۲۳۶ ط معبد کراچی)

(۲) ذكر اسمها او اضافها اليه كحطائه كما بينا فلور قال طالق فقبل له من عبت؟ فقال امرأتي طلقت امرأته ولو قال امرأة طالق او قال طلقت امرأة لثلاث وقال له اعني به امرأتي بصديق (البحر الرائق كتاب الطلاق باب الطلاق الصريح ۳/۲۷۳ ط دار المعرفة بيروت)

(جواب ۴۵) طلاق مغلط تو پہلے ہی واقعہ میں ہو چکی اگرچہ الفاظ میں صراحۃً عورت کی نسبت نہیں ہے یعنی اس نے طلاق کہا ہے۔ طلتک نہیں سنا لیکن سوال میں مذکور ہے کہ عورت کے طلاق مانگنے پر یہ الفاظ کہے گئے اس لئے قرینہ حالیہ ثبوت اضافت کے لئے کافی ہے (۱) قاضی شرع اس کے کہنے کو کہ میں نے شیطان کو طلاق دی تسلیم نہیں کرے گا تاہم اگر فی الحقیقت اس نے شیطان کو دل میں مراد لے کر طلاق کے الفاظ کا تلفظ کیا تھا تو عند اندہ جائز تھا کہ وہ عورت کو بدستور یہی سمجھے دوسرے واقعہ میں بھی اضافت صریحہ موجود نہیں اس میں بھی قضاء تین طلاقیں ثابت ہوں گی اور اگر خاوند عورت کو طلاق دینے کا انکار نہ کرے اور کوئی مطلب نہ بتائے تو طلاق مغلط ہے (۲) اور رجعت کا حق نہیں رہا (۳) محمد کفایت اللہ کان اللہ کہ

بیوی کی طرف نسبت کے بغیر کہا "لو طلاق، طلاق، طلاق" تو کیا حکم ہے؟  
(المجمیعہ مورخہ ۱۶ فروری ۱۹۳۶ء)

(سوال) زید اور ہندہ کا بچہ نکاحاً ہوا۔ ہندہ نے زید کو طعن دیا میری بی بدولت ساس سر والا ہوا جو رو والا ہوا وہ بچوں والا ہو ازید نے حالت غصہ میں ہندہ سے اپنی بیوی کی غیر موجودگی میں کہا تیری بی بدولت ہوا ہے تو لے طلاق، طلاق، طلاق، طلاق ایک ہی سانس میں آٹھ دس مرتبہ طلاق طلاق کہہ دیا اور خود ہی اکثر لوگوں سے تذکرہ بھی کیا کہ میں نے اپنی بیوی کو طلاق دیدیا ہے۔

(جواب ۴۶) اس گفتگو سے جو زید اور ہندہ کے درمیان ہوئی زید کی بیوی پر طلاق نہیں ہوئی کیونکہ اس میں بیوی کا نام اور کوئی قرینہ اس کے لئے نہیں ہے۔ (۱) ہاں زید نے لوگوں کے سامنے جب اقرار کیا کہ میں نے بیوی کو طلاق دیدیا ہے تو اس اقرار سے وہ قضاء مانوڑ ہوگا اور اس کی بیوی پر وقوع طلاق کا حکم دیا

(۱) ولا یلزم کون الاضافة صریحة فی کلامہ لما فی البحر لو قال طالق فقبل له من عبت؟ فقال امرأتی طلقت امرأتہ - وبطل ما فی البحر لو قال امرأتی طالق او قال طلقت امرأتی ثلاثا وقال لم اعن امرأتی بصدق و یفہم مہ امہ لو لم یقل ذلك تطلق امرأتہ لان العادة ان من امرأۃ اما یحلف بطلاقها لا بطلاق غیرہا (ہامش رد المحتار کتاب الطلاق) باب الصریح مطلب "س بوش" یقع بہ الرحی ۳/ ۲۴۸ ط سعید کر امتشی

(۲) ایضاً حوالہ سابقہ

(۳) وان كان الطلاق ثلاثا فی الحرۃ و النبی فی الامۃ لم تحل له حتی تسکح زوجها غیرہ نکاحا صحیحاً و بدخل بها ثم بطلقها او يموت عنها کذا فی الہدایۃ (المنار الہدیۃ) کتاب الطلاق الباب السادس فی الرجعة فصل فیما تحل بہ المطلقة وما یصل بہ ۹/ ۴۷۳ ط ماجدہ کوئلہ

(۴) و ذکر اسمہا و اضافتہا الیہ کحطابہ کما یسا فلو قال طالق فقبل له من عبت فقال امرأتی طلقت امرأتہ و لو قال امرأتی طالق او قال طلقت امرأتی ثلاثا وقال لم اعن بہ امرأتی بصدق (البحر الرائق) کتاب الطلاق باب الطلاق الصریح ۳/ ۳۷۳ ط دار المعرفۃ بیروت

جائے گا (۱) اگر طلاق کی کوئی صفت (مثلاً بان یا مغلطہ) اس نے اقرار میں ذکر نہیں کی ہو تو طریق رجعی کا حکم ہو گا اور عدت کے اندر رجوع کر سکے گا (۲) اور عدت کے بعد تجدید نکاح کا حق ہو گا (۳) محمد کفایت اللہ کا ان اللہ لہ

## فصل ششم کتابت طلاق

ثالث نے طلاق نامہ لکھوایا اور شوہر سے انگوٹھا لگوایا تو طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟ (سوال) ایک شخص کا نکاح عرصہ آٹھ سال کا ہو ایک لڑکی کے ساتھ ہوا تھا جس کی عمر اب ۲۲ سال ہے اس کے والدین کا انتقال ہو چکا ہے اس لڑکی کے پھوپھانے اس سے ناجائز فائدہ اٹھانے کی غرض سے اس کے شوہر سے طلاق چاہی اس نے طلاق دینے سے انکار کر دیا پس پھوپھانے اپنا سر پھوڑ کر عدالت میں استغاثہ دائر کر دیا اور ایک دوسرے شخص کو کچھ روپیہ دیکر اس سے بھی ایک مقدمہ دائر کر دیا عدالت میں پیشی ہوئی اور جج نے اس کے لئے گئے اور بظاہر کوئی صورت سوائے مزایائی کے نظر نہ آئی تو چند لوگوں نے ہر دو فریقین کو بلایا اور آپس میں صلح کی تحریک کی لیکن ان لوگوں نے سوائے اس کے اور کوئی جواب نہیں دیا کہ لڑکی کا شوہر لڑکی کو طلاق دیدے تو ہم صلح نامہ داخل عدالت کر دیں ثالث حضرات نے کاتب کو بلا کر اسٹامپ بردے نام سے خرید اور کاتب سے طلاق نامہ لکھوایا معلوم نہیں کہ اس کا کیا مضمون ہے اس لڑکی کا شوہر ایک جگہ بیٹھا ہوا رو رہا تھا کہ کاتب نے اٹھ کر اس کے انگوٹھے میں سیاہی لگا کر نشان لے لیا اس نے طلاق وغیرہ کا کوئی لفظ اپنی زبان سے نہیں نکالا تو یہ طلاق شرعاً جائز ہے یا ناجائز؟

(جواب ۴۷) کوئی دوسرا شخص اگر کسی کی منکوحہ کا خلاق نامہ لکھے تو شوہر کو مضمون کا عم اور اقرار

(۱) ولو القربا بالطلاق کاذبا او هاز لا وقع قضاء لا دیانۃ (ہامش رد المحتار کتاب الطلاق مطلب فی الاکراه علی التوکیل بالطلاق والنکاح والعاق ۳/۲۳۶ ط سعید کواشی) وقال فی البحر لو اکره علی ان یقر بالطلاق فافق لا یقع کما لو اقر بالطلاق هاز لا او کاذبا کذا فی النہایۃ من الاکراه و مراده بعدم الوقوع فی المشبہ بہ عدمه دیانۃ لما فی الفتح القدیر ولو القربا لطلاق وهو کاذب وقع فی القضاء وصرح فی البزازیۃ بان لا فی الہدایۃ امساکھا اذا قال اردت بہ الخیر عن العاضی کذا وان لم یرد بہ البحر عن العاضی او اتوا بہ الکذب او لا لہرل وقع قضاء و دیانۃ (البحر الرائق کتاب الطلاق ۳/۲۶۴ ط دار المعرفۃ بیروت)

(۲) اذا طلق الرجل امرأته تطلیق رجعة او تطلیقین قلہ ان یراجعہا فی عدتها (الہدایۃ کتاب الطلاق باب الرجعة ۲/۳۹۴ ط شرکۃ علمیہ ملتان)

(۳) وان کان الطلاق باننا دون الثلاث قلہ ان یتزوجہا فی العدة و بعد القضاء ہا (الفتاویٰ الہندیۃ کتاب الطلاق الباب السادس فی الرجعة فصل فیما تحل بہ المطلقة و ما یتصل بہ ۱/۴۷۳ ط ماجدیہ کوئٹہ)

طلاق نامہ کہ یہ میرا ہی ہے ایقاع طلاق کے لئے ضروری ہے صورت مسئلہ میں شوہر کو معلوم نہیں کہ اس کاغذ میں کیا لکھا گیا ہے اور نہ وہ اقرار ہی کرتا ہے لہذا طلاق واقع نہیں ہوئی یہ لڑکی بدستور اس کی زوجہ ہے۔ ولو استکتب من اخر کتابا بطلاقها وقراءه علی الزوج فاخذہ الزوج وختمہ و عنوانہ و بعث بہ الیہا فانا ہا وقع ان اقر الزوج و کذا کل کتاب لم یکتبہ بخطہ ولم یملہ بنفسہ لا یقع الطلاق مالہ یقرالہ کتابہ - اہ ملخصاً (رد المحتار مختصراً) (۱)

زبردستی طلاق نامہ پر دستخط لینے سے طلاق واقع نہیں ہوتی

(سوال) ایک شخص کی بیوی کے درمیان نے ایک کاغذ پر اس شخص سے ناجائز دباؤ ڈال کر دستخط لئے ہیں جس میں طلاق کے الفاظ تھے آیا شرعاً یہ طلاق باطل ہے یا نہیں؟

(جواب ۴۸) ناجائز دباؤ سے مراد اگر یہ ہے کہ اس کو مارنے یا بند رکھنے کی دھمکی دی تھی اور دھمکی دینے والے اس پر قادر بھی تھے تو اس کے دستخط کر دینے سے طلاق نہیں ہوتی بشرطیکہ اس کے ذہن میں یہ بات آگئی ہو کہ اگر میں نے دستخط نہیں کئے تو یہ مجھے ضرور ماریں گے یا بند کریں گے لیکن اگر یہ حالت نہ تھی اور پھر بھی اس نے دستخط کر دیئے تو اگر یہ دستخط کرنے کا اقرار کرتا ہو کہ باوجود اس علم کے کہ اس میں طلاق لکھی ہوئی ہے پھر بھی میں نے دستخط کئے ہیں تو طلاق واقع ہو جائے گی۔ و یقع طلاق کل زوج بالغ عاقل ولو عبد او مکرہا فان طلاقہ صحیح (درمختار مختصراً) (۲) و فی البحران المراد الاکراہ علی التلفظ بالطلاق فلو اکره علی ان یکتب طلاق امرأته فکتب لا تطلق لان الکتابۃ اقيمت مقام العبارة باعتبار الحاجة ولا حاجة ہما۔ کذا فی الخایۃ (رد المحتار) (۳) واللہ اعلم

تم کو ”طلاق دیتا ہوں“ طلاق ہے، طلاق طلاق ہے“ لکھ کر بیوی کو بھیج دیا طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟

(سوال) ایک شخص جو جد ناموافقت اپنی زوجہ کے مفقود ہو گیا ہے مفقود الخیر ہونے کے کچھ دنوں بعد اس نے ایک طلاق نامہ گجراتی زبان میں جس کا ترجمہ ذیل میں لکھا جاتا ہے لفافہ میں بند کر کے بھیج دیا۔  
نقل طلاق نامہ۔ - بائی رفاں ہائی منت عمر بھائی عرف جھانک والا تحریہ کنندہ عبدالکریم ولد عثمان بھائی جھانک والا بعد سلام۔ میں گستاہوں کہ تم کو میں طلاق دیتا ہوں تو آج سے ہماری بہن نہ رہے تم کو اور مجھ

(۱) ہامش رد المحتار، کتاب الطلاق، مطلب فی الطلاق بالکتابۃ ۳/۲۴۶ ط سعید کراچی

(۲) الدر المختار مع ہامش رد المحتار، کتاب الطلاق ۳/۲۳۵ ط سعید کراچی

(۳) ہامش رد المحتار، کتاب الطلاق، مطلب فی الاکراہ علی التوکیل بالطلاق والنکاح والعناق ۳/۲۳۶ ط سعید کراچی



کو بھائی بہن کا علاقہ ہے اور تمہارے ہمارے درمیان کچھ ذرہ برابر علاقہ نہیں رہا تم کو طلاق دیتا ہوں طلاق ہے طلاق ہے طلاق ہے۔ تاریخ ۶ شوال دستخط نظم خود۔ تمہارے مرکاروپہ مبلغ چوبیس روپے حسب رواج ہے سو میری ملکیت سے دیں گے باقی ہماری ملکیت سے تم کو دخلہ دینا نہ چاہیو یہ مضمون تھا جو عرض کیا گیا۔

(جواب ۴۹) اس صورت میں اگر زوجہ کو اس امر کا یقین یا گمان غالب ہو جائے کہ یہ خط میرے خاوند کا ہی لکھا ہوا ہے تو دیکھو اسے عدت گزار کر دوسرا نکاح کرنا جائز ہے اس دوسرے نکاح کے جائز ہونے کا یہ مطلب نہیں کہ شرعاً اس خط سے طلاق ثابت ہو گئی بلکہ اس کا اثر صرف اس قدر ہے کہ عورت کو (جب کہ اسے یقین یا گمان غالب و قوی طلاق کا ہو گیا ہے) دوسرا نکاح کرنے سے روکا نہیں جائے گا اور وہ شرعاً گناہ گار نہ ہوگی۔ صرحوا بان لها التزوج اذا اتاها كتاب منه بطلاقها ولو على يد غير ثقة ان غلب على ظنھا انه حق و ظاهرا لا طلاق جوازه فی القضاء حتی لو علم القاضي بتركھا الخ (رد المحتار)۔

تحریری طلاق لکھنے سے طلاق واقع ہو جاتی ہے

(سوال) ایک شخص نے اپنی بیوی کو تحریری طلاق دی تحریر پر دو آدمیوں کی گواہی ہے مگر ان گواہوں کی حالت یہ ہے کہ پہلا سود خوار اور میاں کا وطن دار نہیں ہے کچھ عرصے سے یہاں پر رہنے آیا ہے اور فی الحال تو یہیں رہتا ہے دوسرا گواہ انیون کھانے والا اور مدک کا پینے والا ہے اور یہ دونوں گواہ جھوٹے اور ناقابل اعتماد ہیں۔

المستفتی نمبر ۱۱۸ بسم اللہ خاں۔ ضلع مغربی خاندانی

۲۸ رجب ۱۳۵۲ھ ۱۸ نومبر ۱۹۳۳ء

(جواب ۵۰) اگر خاوند نے فی الواقع طلاق دی ہے اور وہ طلاق دینے کا اقرار کرتا ہے تو محض اس وجہ سے کہ چونکہ گواہ ناقابل شہادت ہیں طلاق غیر مؤثر اور ناقابل اعتبار نہیں ہو سکتی بلکہ طلاق واقع ہو جائے گی (۱) لیکن اگر خاوند منکر ہے اور اس کے طلاق دینے کا اور کوئی ثبوت سوائے ان گواہوں کے بیان کے

(۱) ہامش رد المحتار، کتاب الطلاق، باب الرجعة ۴/۲۹۱ ط معبد کراچی

(۲) وفيه ايضا رجل مستكبر من رجل آخر امي امراته كتابا بطلاقها وقرأه على الزوج فاحذو وطواه وحتم وكتب في عنوانه وبعث به إلى امراته فأتاها الكتاب وقرأ الزوج ۱ نه كتابه فان الطلاق يقع عليها وكذلك لو قال لذلك الرجل بعث بهذا الكتاب إليها أو قال له اكتب نسخة وبعث بها إليها وإن لم تقم عليه البينة ولم يقرأه كتابه لكنه وصف الأمر على وجه فأنه لا يلزمه الطلاق في القضاء ولا يلزمه بینه وبين الله تعالى وكذلك كل كتاب لم يكتب بخطه ولم يمله بنفسه لا يقع به الطلاق إذا لم يقرأه كتابه كذا في المحيط والله اعلم بالصواب (الفتاوى الهيدية كتاب الطلاق الباب الثاني في إيقاع الطلاق الفصل السادس في الطلاق بالكتابة ۱/۳۷۹ ط ماحديه كونه)

نہیں ہے تو ایسے گواہوں کی گواہی سے طلاق ثابت نہ ہوگی۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

شوہر نے طلاق نامہ لکھوا کر اس پر انگوٹھا لگایا اور دو گواہوں کی گواہی کرائی تو کون سی طلاق واقع ہوگی؟

(سوال) زید نے اپنی لڑکی مسماۃ ہندہ کی شادی بحر کے ساتھ کر دی کچھ عرصہ کے بعد فریقین میں سخت نزاع واقع ہو گئی بحر نے رخصت کرانے کا دعویٰ عدالت مجاز میں کر دیا سرکاری حکم کے موافق ہندہ دو سپاہیوں کے ذریعہ رخصت ہو کر بحر کے ہمراہ کر دی گئی جب بحر رخصت کر اکر لے چلا تو پچ راستہ سڑک پر ہندہ بیٹھ گئی اور اپنے شوہر کے ساتھ جانے سے انکاری ہو گئی بحر نیز اس پستی کے بہت سے لوگوں نے سمجھایا مگر ہندہ جانے پر راضی نہ ہوئی اور بھاگ کر ایک ٹھاکر رام سنگھ کے مکان میں گھس گئی ٹھاکر مذکور نے قانون کا خیال کرتے ہوئے ہندہ کو اپنے گھر سے باہر کر دیا اور سختی سے سمجھاتے ہوئے یہاں تک کہا کہ اگر تو اپنے شوہر کے ہمراہ نہ جائے گی تو میں تجھے چار کو میوں سے بندھوا کر بھجوں گا مگر کچھ خیال نہ کرتے ہوئے ہندہ سڑک پر ہی بیٹھی رہی اور کہنے لگی بحر نے مجھے ہزاروں قسم کی باتیں لگائی ہیں اس لئے میں اس کے ساتھ نہیں رہ سکتی شوہر (بحر) نے بہتر سمجھایا مگر وہ کسی طرح نہ مانی مجبوراً بحر ٹھاکر مذکور کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ میرا زیور ہندہ سے دلایا جائے میں اس کو خود نہ رکھوں گا طلاق دیتا ہوں آپ طلاق نامہ لکھ دیجئے میں انگوٹھے کا نشان بنا دوں گا ٹھاکر نے اس کو بھی بہت سمجھایا لیکن بحر طلاق نامہ لکھوانے سے باز نہ آیا ٹھاکر نے دو مسلمان گواہوں اور کئی سہندو گواہوں کے درود و جو اس وقت اتفاقاً پہنچ گئے تھے طلاق نامہ لکھ دیا جس پر بحر نے اپنے انگوٹھے کا نشان بنا کر گواہوں سے جو موقع پر موجود تھے کہا کہ تم لوگ دستخط بنا دو لہذا گواہوں نے دستخط بنادئے طلاق نامہ حسب ذیل ہے۔

یہ ہے چنو باد اولد فیروز ساکن موضع کبیر اٹلیٹ میر حال مقیم جھڑی جو کہ رخصت کرانے کی ڈگری میں نے عدالت سے اصرار کر اکر بذریعہ جناب خاں چڑا اسی مسک کنگلی کے یہاں سے رخصت کر لایا مگر مسماۃ ہندہ کو میرے ہمراہ جانے اور میری زوجیت میں رہنے سے قطعی انکاری ہے چند بھلے آدمیوں کے سمجھانے پر بھی انکار سے باز نہیں آتی ایسی حالت میں اپنی راضی خوشی وہ درنگی ہوش و حواس طلاق دے دینا ٹھیک سمجھتا ہوں اس لئے جو میرے زیورات مسماۃ رجبی کے جسم پر تھے واپس لیکر تین طلاق دیدیا اور جو روپیہ مطالبہ ڈگری کا ذمہ کنگلی والد رجبی مدعا علیہ کے تھادہ رقم روہر و گواہان حاشیہ ٹھاکر رام سنگھ ساکن موضع پوٹری کے ہاتھ سے وصول پالیا اس لئے رسید لکھ دیا کہ سند رہے اور وقت ضرورت کام کو طلاق لکھنے کے کچھ دن بعد بحر کو نہ جانے کی خیال پیدا ہوا اللہ اعلم کسی نے اس کو بھٹکا یا ہذا طلاق نامہ لکھنے کے کچھ ہی دن بعد طلاق نامہ لکھنے اور دینے سے انکاری ہے اور پھر اپنی مطلقہ کو رخصت کرانے کی کوشش کر رہا ہے اور ٹھاکر مذکور کے پاس پہنچ کر کچھ لالچی دے کر کہا کہ طلاق نامہ کو چاک کر ڈالو میری

بر لوری کے اکثر لوگ اس طلاق کے خلاف ہیں مگر طلاق نامہ ہندہ کے والد کے پاس پہنچ چکا ہے اب سوال یہ ہے کہ ایسی صورت میں جب کہ شوہر طلاق دے چکا اور طلاق نامہ لکھ چکا ہے کیا انکار کچھ کارآمد ہو سکتا ہے یا طلاق شرعاً مان لی جائے گی؟ المستفتی نمبر ۱۹۹۹ شیخ مکی مجتہون (انوپ پور)

۳ رمضان ۱۴۳۵ھ ۹ نومبر ۱۹۱۳ء

(جواب ۵۱) اگر زید نے طلاق دیدی ہے اور طلاق نامہ لکھ دیا تھا تو طلاق ہو چکی ہے اور زید کو اب اس بیوی کو رکھنا حرام ہے (۲)

محمد کفایت اللہ کان اللہ لدہ ولی

طلاق نامہ لکھوایا اور دستخط بھی کیا تو طلاق واقع ہو گئی

(سوال) ایک شخص لال حسین نے اپنی منکوحہ کو طلاق نامہ لکھوا کر دیا اور کاتب نے جو غیر مسلم تھا پڑھ کر سنایا تو اس نے طلاق نامہ کی زبان سے تردید کی اور کہا کہ میں نے اپنی عورت کو تین طلاقیں نہیں دیں بلکہ میں شرعی طلاق دینا چاہتا ہوں حاضرین نے اس کو نصیحت کی کہ تم کسی کی طلاق نہ دو لیکن وہ کسی طرح نہ مانا تھوڑی دیر بعد اس نے اسی طلاق نامہ پر دستخط کر دیئے جس کے مضمون کی اس نے زبان سے تردید کی تھی اور اپنے ہاتھ سے دستخط کرنے کے بعد وہی اسٹامپ طلاق نامہ عورت کے حوالے کر دیا کچھ دنوں بعد اب وہ عورت کو اپنے گھر واپس لے آیا ہے حالانکہ طلاق نامہ جس میں تین طلاقیں مندرج تھیں اور وہ تعلیم یافتہ ہونے کے باوجود اچھی طرح سب مضمون طلاق جانتا تھا لہذا اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ اس کے تردیدی زبانی قول کے اوپر اعتبار کر کے طلاق رجعی قرار دی جائے گی یا اس کے بعد کے ہاتھ کے لکھے ہوئے دستخط پر اعتبار کیا جائے گا جو اس نے بطور تصدیق لکھ کر وہی طلاق نامہ عورت کے سپرد کیا۔ المستفتی نمبر ۲۲۸۶ مولوی محمد زباں خاں صاحب (بلوچستان)

۵ ربیع الثانی ۱۴۳۵ھ ۵ جون ۱۹۱۳ء

(جواب ۵۲) اگر یہ شخص تعلیم یافتہ ہے اور اس نے زبان سے تردید کرنے کے بعد پھر اسی طلاق نامہ پر جس میں تین طلاقیں لکھی ہوئی تھیں اپنی خوشی سے دستخط کر دیئے اور طلاق نامہ عورت کو دے دیا تو اس

(۱) کتب الطلاق ان مستنبط علی محور لوح وقع ان نوی وقیل مطلقاً (درمختار) وقال فی الرد عم المرسومہ لا تعلم اما ان ارسل الطلاق بان کتب اما بعد فانت طالق فکما کتب هذا يقع الطلاق وقال ایضا بعد اسطر ولو قال لمکاتب اکتب طلاق امراتی کان اثر او بالطلاق وان لم یکتب (هامش ردالمحتار مع الدر المختار) کتاب الطلاق مطلب فی الطلاق بالکتابۃ ۴/۶۱ ط سعید کراتشی

(۲) وان کان الطلاق ثلاثاً فی الحرۃ ولستین فی الامه لم تحل له حتی یتکبح روحاً غیرہ نکاحاً صحیحاً و یدخل بها ثم یطلقها او یموت عنها کذا فی الہدایۃ (الفتاویٰ الہدیۃ کتاب الطلاق) الباب السادس فی الرجعة فصل فیما تحل به المطلقة وما یتصل به ۴/۶۱ ط ماجدہ کونہ

کی عورت پر طلاق نامہ میں لکھی ہوئی طلاقیں پڑ گئیں اور وہ زانیہ یا ان اور تردید جو دستخط سے پہلے کی تھی بیکار ہو گئی۔  
 محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

والد نے منشی سے طلاق نامہ لکھوایا اور دھوکہ دیکر شوہر سے دستخط کرایا، تو طلاق واقع نہیں ہوئی

(سوال) زید اور بندہ زوجین ہیں ان میں باہمی کچھ نزاع ہو وقت نزاع بندہ نے زید سے کہا کہ تم مجھے طلاق دے دو زید نے بندہ سے کہا کہ اگر تو اپنا مہر معاف کر دے تو میں تجھ کو طلاق دے دوں۔ اس کے جواب میں بندہ نے کہا کہ میں اپنا مہر تو کبھی معاف نہیں کروں گی یہ سن کر زید وہاں سے خاموش چلا گیا اور اس تذکرہ کو انہیں شرطیہ الفاظ کے ساتھ اپنے باپ سے آکر کہا۔ اس کے کئی دن بعد زید کی عدم موجودگی میں اس کے باپ نے ایک منشی سے طلاق نامہ لکھوایا منشی نے زید کی جانب سے اس مضمون کا طریق نامہ لکھا کہ میں نے اپنی زوجہ فلاں کو طلاق مغلطہ دی اور معافی مر طلاق نامہ میں نہیں لکھی اور دو فرضی گواہوں کے نام بھی اس طلاق نامہ پر لکھ دیئے دونوں گواہ باوجود عادل نہ ہونے کے انکاری بھی ہیں بعدہ زید کو بلوا کر کہا گیا کہ تمہاری زوجہ طلاق نامہ طلب کرتی ہیں اس لئے یہ طلاق نامہ لکھ دیا گیا ہے تم اس پر اپنے دستخط کرو چونکہ زید سوائے اپنے دستخط کرنے کے اور کچھ بھی پڑھنا لکھنا نہیں جانتا اس نے اس نے اس منشی سے دریافت کیا کہ اس طلاق نامہ میں وہ شرط معافی مہر کی بھی لکھی ہے یا نہیں تو منشی نے کہا کہ ہاں لکھی ہے اور طلاق نامہ زید کو پڑھ کر سنا کہ کہا کہ طلاق مغلطہ معافی مہر کی شرطیہ ہی کو کہتے ہیں منشی کے یقین والے نے زید نے اس طلاق نامہ پر اپنے دستخط کر دیئے اس کے بعد زید کا باپ زید کو مع اس طلاق نامہ کے حاکم مجوز کے پاس لے گیا حاکم مجاز کے سامنے زید نے اس طلاق نامہ کو سن کر اس کی تصدیق کی۔

اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ زید جو مطلق جاہل اور بالکل ناخواندہ شخص ہے لفظ مغلطہ کے معنی بر گز نہیں جانتا اور نہ اس کو بوقت دستخط اور تصدیق کے لفظ مغلطہ کے معنی اصلی سمجھائے گئے باوجود غلط مغلطہ سے وہی شرط معافی مہر مندرجہ بالا ہی سمجھا جیسا کہ بوقت دستخط کرانے کے اس کو منشی نے سمجھا دیئے تھے تو اس صورت میں زید کی جانب سے اس کی زوجہ بندہ پر کوئی طلاق واقع ہوئی یا نہیں اور اگر ہوئی تو ایک طلاق ہوئی یا تین طلاق جو حکم بموجب مسئلہ شرعیہ ہو اس سے مطلع فرمایا جائے اجر ہوگا۔

(۶) ولو قال للکتاب اکتب طلاق امراتی کان اقراراً بالطلاق وان لم یکتب ولو استکتب من آخر کتابا بطلانها و فراه علی الروح فاحده الروح و حتمه و عوده و بعث به اليها فاتاه وقع ان اقر الزوج انه كتابه او قال للرجل ابعث به اليها او قال له اكتب نسخة او بعث بها اليها وان لم يقره كتابه ولم تقم بینه لکته وصف الامر علی وجهه لا تطلق قضاء ولا دابة و کذا کن کتاب لم یکتبه بخطه ولم یمله بعثه لا یقع الطلاق ما لم یقرانه کتابه (ہامش رد المحتار کتاب الطلاق) مطلب فی الطلاق بالکتابۃ ۳/۶۴ ط سعید کر الشی

المستفتی نمبر ۲۳۵۳ عبد القدوس صاحب ٹونک (راجپوتانہ)

۴ جمادی الاول ۱۳۵۳ھ ۳ جولائی ۱۹۳۸ء

(جواب ۵۳) جب کہ زید ناخواندہ ہے خود لکھنا پڑھنا نہیں جانتا تو اس کی طرف سے طلاق بالکلمات اس وقت صحیح ہو سکتی ہے جب کہ اس کو لکھا ہوا مضمون صحیح طور پر سنا دیا اور سمجھا دیا گیا ہو اور جب اس کو طلاق نامہ سنایا گیا اور اس نے دریافت کیا کہ اس میں معافی مرنے کی شرط بھی درج ہے تو اس کو غلط بتا دیا گیا کہ ہاں درج ہے اور بتایا گیا کہ مغلطہ کے معنی یہی ہیں کہ طلاق بعض معافی مرنے کے ہو اور یہ سن کر اس نے دستخط کئے تو اس کی بیوی پر کوئی طلاق نہیں پڑی۔ (۱) کیونکہ یہ طلاق نامہ درحقیقت وہ طلاق نامہ نہیں ہے

جس پر اس نے دستخط کئے تھے اس نے تو طلاق بعض معافی مرنے پر دستخط کئے ہیں اور طلاق نامہ بعض معافی مرنے کے نہیں ہے لہذا دستخط غیر معتبر ہیں دستخط تو حدار ہے اگر کوئی شخص ایسی عربی فارسی عبارت کا تلفظ بھی کر دے جس کے معنی نہ جانتا ہو تو اس تلفظ سے بھی طلاق نہیں پڑتی یعنی دیانتہ فی ماہینہ وینتہ اندہ طلاق واقع نہیں ہوئی۔ کما لو قالت لزوجھا اقرأ علی اعتدی انت طالق ثلاثا ففعل طلقت ثلاثا فی القضاء لا فی ماہینہ و بین اللہ اذا لم یعلم الزوج ولم ینو بحر عن الخلاصہ (شرعی) (۱) اور رجسری کر لینے سے بھی دیانتہ طلاق نہیں پڑی۔ ظن انه وقع الثلاث علی امراته بافتاء من لم یکن اھلاً للفتوی و کلف الحاکم کتابھا فی الصک فکتب ثم استفتی ممن هو اھل للفتوی فافتی بانہ لا تقع والتطبیقات الثلاث مکتوبہ فی الصک بالظن فله ان یرد البھا دیانہ ولكن لا یصدق فی الحکم اھ (شرعی) (۲) یہاں صورت یہ ہے کہ اس نے اپنے خیال میں ایسے کاغذ پر دستخط اور ایسے کاغذ کی وقت رجسری تصدیق کی ہے جس میں طلاق بعض معافی مرنے لکھی ہے پس ان دستخطوں اور اس تصدیق سے وہ طلاق واقع نہیں ہو سکتی ہے جو ایسی نہ ہو طلاق میں جد اور بزل مساوی ہیں مگر اس کے معنی یہ نہیں کہ خواہ معنی الفاظ سے واقف ہو یا نہ ہو طلاق پڑ جاتی ہے جبکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ الفاظ کے معنی تو جانتا ہو مگر طلاق دینے کا ارادہ نہ ہو محض مذاق اور تھنول کے طور پر تلفظ کرے تو طلاق پڑ جاتی ہے اور مغلطہ کے معنی نہ جانتا کوئی مستبعد نہیں ہزاروں آدمی ایسے ہیں کہ وہ لفظ مغلطہ کے معنی نہیں جانتے تو ان پر اس فقرہ کے تلفظ سے طلاق واقع ہونے کا حکم نہیں دیا جاسکتا ہے جانیکہ کہتے ہیں کہ دستخط کر دینا کہ یہ صورت تلفظ سے کمزور ہے۔

(۱) ولو استکتب من آخر کتابا بطلاقیہا وفراہ علی الروح فاخذہ الزوج وختمہ وعونہ وبعث بہ البھا فانما ھا وقع ان امر الروح انہ کتابہ او قال للروح بعث بہ البھا او قال لہ اکتب نسخۃ وبعث بہا البھا وان لم یقرانہ کتابہ ولم تقم بنیۃ لکنہ وصف الامر علی وجہہ لا تطلق قضاء ولا دیانہ وکذا کل کتاب لم یکتبہ بطلہ ولم یملہ بنفسہ لا یقع الطلاق مالم یقران کتابہ (ہامش رد المحتار) کتاب الطلاق مطلب فی الطلاق بالکتابۃ ۲۴۶/۳ ط سعید کمرانسی

(۲) ہامش رد المحتار کتاب الطلاق ۲۴۱/۳ ط سعید کمرانسی

(۳) ہامش رد المحتار کتاب الطلاق ۲۴۲/۳ ط سعید کمرانسی

جبر اطلاق نامہ لکھوانے سے طلاق واقع نہیں ہوتی  
بشرطیکہ منہ سے الفاظ طلاق نہ کہے ہوں

(سوال) بیوی کے چند رشتہ داروں نے جبر یہ خاوند سے یہ لکھوا لیا کہ مسماۃ فلان بنت فلان زوجہ اپنی کو  
اپنی لڑکی لے کر تین طلاقیں دیتا ہوں اور اپنی زوجیت سے خارج کر دیا فقط و تخط خاوند فلان مورخہ ۲  
اگست ۱۹۳۸ء۔

(نوٹ) لڑکی خاوند کو نہیں دی اور عورت کو تین ماہ کا حمل ہے معلوم یہ کہ طلاق ہوئی یا  
نہیں خاوند سے مذکور ہوا تحریر جبر یہ لکھوائی گئی اور خاوند نے زبان سے ایک بھی لفظ نہیں کہا۔  
المستفتی نمبر ۲۳۹۱ آئرام اللہ خاں (نیو دہلی) ۱۰ جمادی الثانی ۱۳۵۷ھ ۱۸ اگست ۱۹۳۸ء  
(جواب ۵۴) اگر تحریر مذکور جبر لکھوائی گئی ہے اور زبان سے جہد نہیں لایا گئی تو طلاق واقع نہیں  
ہوتی۔ تحریری طلاق اس وقت پڑتی ہے کہ خاوند اپنی مرضی سے تحریر ملے کر دے۔ فقط  
محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

## فصل ہفتم

### انشاء و اخبار

شوہر سے کہا گیا کہ تو کہہ کہ ”ہم نے فلاں کی لڑکی کو طلاق دی“ اس نے جواب میں کہا  
”ہم نے قبول کیا“ تو کیا حکم ہے؟

(سوال) ہندہ زید کے نکاح میں دس سال سے ہے عرصہ ایک ماہ کا ہوا کہ ہندہ اپنے میکے سے پانچ آدمیوں  
کو اور زید کے قریب کے موضع سے چار آدمیوں کو لے کر زید کے مکان پر آئی اور ان سب لوگوں کے  
سامنے ہندہ نے یہ کہا کہ زید نامزد ہے مجھ کو طلاق دلو اور بتجئے لوگوں نے زید سے دریافت کیا کہ تو نامزد  
ہے؟ زید نے کہا کہ میں نامزد نہیں ہوں بلکہ ہندہ مجھ کو قریب نہیں جانے دیتی تب لوگوں نے کہا کہ  
اچھا بھائی تو چند روز اور رہ ہم لوگ تجھ پر ریس ہندہ نے کہا کہ میں ایک ساعت نہیں رہ سکتی ہوں تب  
لوگوں نے زید کو ڈانٹا اور کہا کہ جب وہ نہیں رہے گی تو بیوی پر نشان ہو تا ہے طلاق دے دے زید خاموش  
ہو گیا آخر ایک آدمی اٹھا اور کہا کہ تو کہہ کہ ہم نے فلاں کی لڑکی کو طلاق دی زید نے بوجہ و بہشت کے مجبور  
ہو کر کہا ہم نے قبول کیا ہمارے خدا نے قبول کیا لفظ طلاق وغیرہ زبان پر آچکے تھے ایسا تب ضررین نے کہا

(۱) وفي البحر - ان المراد الاكراه على اللفظ بالطلاق فلا كراه على ان يكتب طلاق امراته فكتب لا تطلق لان  
الكتابة اقيمت مقام العارة واعتبر الحاجة ولا حاجة هنا كدهي الحدية ادمش رد المحتار كتاب الطلاق  
۳۳۹ ط سعید كراتشي وقال في الهدية رجل اكره بالنسب والحس على ان يكتب طلاق امرته فالاته ست  
فلاں بن فلاں فكتب امراته فالاته ست فلاں بن فلاں طلاق لا تطلق امراته كدهي قاضي حان (القضايا الهدية)  
كتاب الطلاق الباب الثاني في بقاء الطلاق الفصل السادس في بقاء الطلاق ۱ ۳۷۹ ط ماحديه كونه

کہ ایسا طریقہ طلاق دینے کا نہیں ہے۔ جبکہ قصبہ باز شاہ پور قریب ہے بازار کے روز اہل برادری موجود ہوں گے اور عالم لوگ بھی وہاں موجود ہیں وہ لوگ جس طریقہ سے کہیں گے اس طریقہ سے طلاق دی جائے گی آخر کار تاریخ مقرر کی گئی لیکن تاریخ مقررہ پر نہ ہندہ حاضر ہوئی نہ زید اس کے بعد زید دو مرتبہ ہندہ کو لینے گیا مگر ہندہ اور وارثان ہندہ یہی کہتے ہیں کہ ہندہ کو طلاق ہو گئی اور زید کہتا ہے کہ نہ میں نے طلاق دی اور نہ وہاں گاہکدہ فرمایا ہے کہ اس صورت میں طلاق ہوئی یا نہیں؟

(جواب ۵۵) صورت مسنونہ میں اجنبی شخص کے اس کہنے پر کہ تو کہہ کہ فلاں کی بیٹی کو ہم نے طلاق دی زید کا یہ کہنا کہ ہم نے قبول کیا ہمارے خدا نے قبول کیا موجب وقوع طلاق نہیں کیونکہ اجنبی شخص نے زید کی بیوی کو طلاق نہیں دی ہے کہ زید کی اجازت سے وہ صحیح ہو جاتی بلکہ زید کو انشاء طلاق کا حکم کیا ہے زید کا یہ کہنا کہ ہم نے قبول کیا انشاء طلاق نہیں ہے بلکہ وعدہ احتیال امر ہے (۱) پھر اگر اس نے طلاق دی ہوئی تو پڑتی اور نہیں دی تو نہ وعدہ خلافی ہوئی وقوع طلاق کی کوئی وجہ نہیں سوائے علم

شوہر نے محض والد کے ذریعہ سے کاغذ لکھ دیا جب رجسٹرار نے شوہر سے پوچھا کہ تم نے طلاق دی ہے تو اس نے کہا ہاں دے دی ہے تو طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟

(سوال) محد شفیق احمد خلیفہ شیعی احمد قوم قریشی ساکن مراد آباد محلہ مقبرہ حصہ دوم مکان کاہوں جو کہ دھوکا دیکر عقد نکاح و دواں ساتھ مسماۃ نجیب النساء بنت ممتاز حسین قوم شیخ ساکن برہنہ محلہ گندہ مالہ حال مراد آباد محلہ کمنہ مغل پورہ علیحدہ شدہ ریلوے مراد آباد سے جس کے مرض کٹھ مالا ہوتا رہتا ہے رخصتی سے پیشتر تبدیل کردہ برہنہ لڑکی کو دھوکا دیکر کٹھ مالا دواں لکھ کر رخصت کیا عرصہ تقریباً چھ ماہ ہوا طلاق شرعی بالمواجدہ نجیب النساء حسب شرع و حسب خواہش مسماۃ زوجہ النقی باہمی وجوہات مندرجہ بالا مسماۃ مذکورہ کو طلاق دیدی اور لوگوں کو یہ تین مرتبہ کہ جائیں نے طلاق دیدی تھیں کہ اب کوئی تعلق میرا کسی قسم کا نہ رہا اور نہ آئندہ کبھی ہوگا بلکہ اتنا نواب حالات صحت نفس و شہت عقل و درستی حواس خمسہ خوشی خاطر طلاق نامہ لکھ دیا کہ مندر ہے اور وقت ضرورت کام آئے۔ فقط

زید کے والد نے زید سے اس مضمون کا کاغذ لکھوایا جس کی نقل اوپر درج ہے زید نے باوجودیکہ اپنی بیوی کو طلاق دینے کا ارادہ نہیں تھا محض والد کے ذریعہ سے یہ کاغذ لکھ دیا والد اس کو محکمہ رجسٹری میں لے گئے اور رجسٹرار کے سامنے اس کے ہاتھ سے پیش کر لیا رجسٹرار نے زید سے پوچھا کہ تم نے طلاق

(۱) اور وعدوں سے طریق نہیں ہوتی بخلاف قولہ طلقی نفسك لعلات انا طالق او انا اطلق نفسی لم یقع لانه وعد حوہرہ عالم بتعارف از تو الاشباح، فتح و لدر المختار مع هامش رد المختار کتاب الطلاق باب نفویض الطلاق ۳/۳۱۹ ط سعید کراتشی

دیدہ کی ہے تو زید نے کہا کہ ہاں دے ہی دی ہے دوبارہ دریافت پر جواب مذکور دیا وہ چہ سماعت میں نہ آنے کے رجسٹرار کے واقعہ یہ ہے کہ کاغذ میں جو لکھا گیا ہے کہ عرصہ تقریباً چھ ماہ کا ہوا طلاق شرعی تالفظ نہ آئندہ کبھی ہوگا یہ بالکل غلط ہے نہ اس کے قبل کوئی طلاق دی گئی تھی اور نہ اس کاغذ کے سوا کوئی اور طلاق نامہ لکھا گیا اس میں مضمون جس کی نقل اوپر درج ہے مکمل گیا اور اس کی رجسٹری کرائی گئی اور صرف وہ غلط جو رجسٹرار کے جواب میں کے گئے زبان سے اوائے گئے اس صورت میں زید کی بیوی پر طلاق پڑی یا نہیں؟

(جواب ۵۶) اگر واقعہ یہ ہے جو سوال میں مذکور ہے تو طلاق کے کاغذ میں جو کچھ لکھا ہے وہ وقت تحریر سے چھ ماہ پیشتر کی ایک خبر ہے یہ وقت تحریر انشاء طلاق کے الفاظ نہیں ہیں اور خبر بھی حسب بیان سائنس جھوٹی ہے جو دیانہ موجب وقوع طلاق نہیں ہوئی اس لئے جہاں تک کاغذ اور اس کی تحریر کا تعلق ہے اس کا حکم یہ ہے کہ اگر وہ جھوٹ اور خلاف واقعہ ہے تو دیانہ طلاق نہیں ہوئی اب اس کے بعد جب رجسٹرار نے پوچھا کہ تم نے طلاق دیدی ہے اور اس کے جواب میں زید نے کہا کہ ہاں دے ہی دی ہے سوال اور جواب بھی ماضی سے متعلق ہے رجسٹرار کے سوال میں لفظ ”دیدہ“ ہے ”میں لفظ ہے“ اس کی دلیل ہے اور جواب میں لفظ ”ہی“ جو دیدہ کی کے درمیان آگیا ہے وہ بھی اسی کی دلیل ہے کہ زمانہ گزشتہ میں دیدہ نے کا ذکر ہے اس وقت انشاء طلاق مقصود نہیں اور چونکہ یہ جواب بھی جھوٹی خبر ہے اس لئے اس کا حکم بھی یہی ہے کہ اس سے طلاق نہیں ہوئی لہذا یہ کاغذ اور سوال و جواب کوئی بھی دیانہ وقوع طلاق کا حکم دینے کے لئے کافی نہیں ہیں<sup>(۱)</sup>

محمد کفایت اللہ خفراء مدرسہ امینیہ دہلی ۱۱۳ اپریل ۱۹۳۱ء

سادے اسٹامپ کاغذ پر شوہر نے دستخط کیا اور اس کے علم کے بغیر اس کی بیوی کے لئے طلاق نامہ لکھوا کر بھیج دیا گیا تو طلاق واقع نہیں ہوئی (سوال) ایک شخص نے شادی کی ہے مگر چند وجوہات کی بناء پر اس نے سفید اسٹامپ کاغذ پر انشاء طلاق خرید کیا اور اسی سادہ اسٹامپ کاغذ پر جو کہ طلاق کی نیت سے خرید تھا دستخط کر کے اپنے رفقاء کے حوالہ کیا اور منہ سے کچھ نہ بولا اس کے بعد اس کے رفقاء نے اس کو عرضی نوٹس پر کر کیا اور اس کی غیر

(۱) ولو اکره علی ان یقر بالطلاق فان لم یقع کما لو اقره لا یأثر کاذبا کذا فی الخصایہ من الاکراه ومراده بعدم الوقوع فی المشبه به عدمه دیانہ لما فی فتح القدیر ولو اقر بالطلاق وهو کاذب وقع فی القضاء وصرح فی المزایرة بان له فی الدیانة (مساکینا) اذا قال اردت به الحبر عن المضحی کذا وان لم یرد به الحبر عن المضحی او راد به الکذب او لہزل وقع قضاء و دیانہ (البحر الرائق) کتاب الطلاق ۲۶۴/۳ ط دار المعرفۃ بیروت و قال فی الرد ولو اقر بالطلاق کاذبا او اواز لا وقع قضاء ولا دیانہ (ہامش رد المحتار) کتاب الطلاق ۲۳۶/۳ ط سعید کراتشی،



موجودگی میں اس کا غدر ہو گا تو اس کی شہادتیں وغیرہ تحریر کرائی گئیں اس کے بعد ان رفقہاء نے یہ اسٹامپ اس کی بیوی کو پہنچ دیا اور شخص مذکور کو یہ تحریر مذکور نہ سنا کی گئی اور نہ ہی اس کے روبرو وہ تحریر لکھی گئی اور نہ اس نے پڑھی نہ اس نے منہ سے کچھ کہا تھا جب وہ طلاق نامہ اس کی بیوی کو ملا تو چند آدمیوں نے شخص مذکور سے پوچھا کہ کیا تو نے طلاق دیدی ہے تو وہ ”ہاں“ میں جواب دیتا رہا یعنی کہ اس نے طلاق دیدی ہے مگر اس اسٹامپ پیپر کی رو سے جواب دیا گیا کوئی نئی طلاق کی نیت نہیں تھی کیا اس صورت میں طلاق ہوئی یا نہیں اور ہو گئی تو ایک یا تین؟

المستفتی نمبر ۲۹۱ محمد حسین صاحب (گوجرانوالہ) ۸ صفر ۱۳۵۳ھ ۲۳ مئی ۱۹۳۴ء

(جواب ۵۷) سادہ اسٹامپ کا غدر پر دستخط کرنے سے کوئی طلاق نہیں پڑی اگرچہ دستخط کرنے کے بعد لوگوں نے اس پر طلاق کھسولی۔ ہاں لوگوں کے سوالات کے جواب میں اس کے یہ کہنے سے کہ طلاق دیدی ہے اقرار طلاق ثابت ہو تا ہے اور اس اقرار سے اگرچہ متعدد بار کیا گیا ہو ایک ہی طلاق ثابت ہوگی (۱۰) طلاق کے مسائل میں کسی خاص قسم کی طلاق (مثلاً بائن یا مغضہ) کا ذکر نہ ہو محض یہ دریافت کیا گیا ہو کہ کیا تم نے طلاق دیدی ہے؟ یہ اقرار اگرچہ اس خیال پر کیا گیا ہو کہ اسٹامپ میں طلاق لکھی گئی ہے جب بھی یہ حکم بالطلاق کے لئے کافی ہے بہر حال اگر طلاق مغضہ کا اقرار نہیں ہوا ہے تو یہ شخص اس عورت سے نکاح کر سکتا ہے (۱۲)

محمد کفایت اللہ

جب تک طلاق کا تلفظ زبان سے نہیں کیا، محض خیال پیدا ہونے سے طلاق واقع نہیں ہوتی (سوال) ایک شخص اپنی بیوی کو طلاق دے چکا ہے اس کی عمر اس وقت ستر سال کی ہے لیکن اس نے طلاق کسی کے سامنے نہیں دی اور نہ ہی کو مکمل یقین ہوتا ہے کہ واقعی مکمل طلاق دی جا چکی ہے مگر اس نے اپنے دل میں مکمل ارادہ کر لیا ہے کہ طلاق دی جا چکی ہے اور بعد ازاں جو کوئی بھی اس سے پوچھتا ہے

(۱) وان لم یقرأہ کتابہ ولم ینقب ینہ لکھ وصف الامر علی وجهہ لا یطلق قضاء ولا دیانۃ وکذا کل کتاب لم یکنہ یحفظہ ولم یمنہ بمسئلہ لا یقع الطلاق مالہ یقرأہ کتابہ (ہامش رد المحتار: کتاب الطلاق: مطلب فی الطلاق بالکتابۃ ۴/۲۷ ط سعد کثر التثنی)

(۲) ولو قرأ لطلاق کتاداً او حاراً لا وقع قضاء ولا دیانۃ (ہامش رد المحتار: کتاب الطلاق ۴/۲۳۶ ط سعید) وقال فی البحر و مراده بعدم الوقوع فی المنصب بہ عدمہ دیانۃ لعمای فتح القدیر ولو اقرأ لطلاق وهو کاذب وقع فی القضاء و صرح فی الزیادۃ بانہ لا فی الدیانۃ لمساکتہا اذا قال اودت بہ الخیر عن المعاصی کذا وان لم یرد بہ الخیر عن المعاصی او اذ الکذب او الهرل وقع قضاء و دیانۃ (البحر الرائق کتاب الطلاق ۳/۲۶۴ ط دار المعرفۃ بیروت)

(۳) اذا کان الطلاق بان دون الثلاث قلہ ان یزوحہا فی البعدۃ و بعد اقتضاہا۔ (العناوی الہدیۃ: کتاب الطلاق الباب السادس فی الرجعة: فصل فیہ: تحن بہ المطلقة وما یصل بہ ۱/۷۳ ط صاحبہ کوئٹہ)

اسے یہی جواب دیتا ہے کہ طلاق دی جا چکی ہے مراد آیا نہیں ہے عرصہ تین سال کے بعد وہ عورت اس کے گھر آ جاتی ہے اور وہ پھر اس سے مباشرت کر بیٹھتا ہے اور اس کے مکمل ایک سال بعد یعنی بارہ ماہ بعد اسکے بطن سے ایک لڑکی پیدا ہوتی ہے جو کہ بہت گوری چنی ہوتی ہے حالانکہ ان دونوں افراد میں سے کوئی بھی ایسا نہیں ہے اس اثناء میں جب کہ اسے طلاق دینے کا وقت تھا وہ خاوند کا گھر چھوڑ کر اپنے گھر چلی جاتی ہے میسہ وغیرہ جو کہ دیہات کے ہوتے ہیں خوب حصہ لیتی ہے اور بارہ ماہ سے منع کیا گیا منع نہیں ہوئی اس کی عمر تقریباً تیس سال ہے زیادہ فاحشہ نہیں معلوم دیتی واللہ اعم طلاق کسی خاص طریقہ سے نہیں دی جاتی ہے محض دلی مقصود ارادہ ہوتا ہے اور جب کبھی دل سے آواز آتی ہے طلاق کی بتی آتی ہے اللہ کے خوف سے رجوع ہونا چاہتا ہے ورنہ طہریت قطعی نہیں چاہتی کیا طلاق ہو چکی حالانکہ ایک دو تین جس طرح طلاق کا طریقہ ہے نہیں دی گئی اور ویسے جب کسی نے پوچھا اس نے علق کہا۔

المستفتی نمبر ۷۸۱ ادین محمد کلچرک سینٹرل کوآپریٹو بینک

۱۵ جب ۱۳۵۶ھ ۲۱ ستمبر ۱۹۳۷ء

(جواب ۵۸) علق محض دل کے ارادے سے نہیں ہوتی زبان سے طلاق کے الفاظ ادا کئے جائیں تو طلاق پڑتی ہے پس اگر شخص مذکور نے زبان سے علق نہیں دی ہے تو طلاق نہیں ہوئی اور لوگوں کے سامنے یہ اقرار کرنا کہ طلاق ہو چکی ہے دینا نہ وقوع طلاق کے لئے کافی نہیں ہے کیونکہ یہ اقرار خلاف واقع ہے اور اس صورت میں چہ انہیں زوجین کا چہ قرار پائے گارنگ کے اختلاف کا کوئی اثر نہیں ہے پس اس صورت میں کہ طلاق زبان سے نہیں دی گئی ہو میاں بیوی میں اخبار یا اقرار خلاف واقع سے علق نہیں ہوئی ہے یہ حکم فیما بینہ و بین اللہ ہے قاضی اقرار پر طلاق کا حکم کر دیتا ہے۔ ۱۰۱ فقط

محمد کفایت اللہ کان اللہ لد ولی

دیوی کو طلاق کہہ کر خطاب کرنے سے طلاق واقع ہوگی یا نہیں؟

(سوال) ہم پنپان یعنی شیخ حافظ عبدالحی صاحب و شیخ خادم حسین صاحب و شیخ متھو صاحب و شیخ عبدالمعز صاحب ساکنان شہر اہلباد و معتبر شش چودھری صاحب بائیں کراری و منگلو صاحب ساکن جھٹھاپور و شیخ

(۱) عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ ﷺ ان اللہ عز وجل تجاوز لامنی عما حدثت به نفسہا ما لم تعمل او تتکلم به (رواہ مسلم فی صحیحہ کتاب الايمان) ما تجاوز اللہ تعالیٰ عن حدیث النفس ۱ ۷۸ ط مکتبہ قدیمی کراتشی) و قول فی الرد (قولہ و ذکرہ لفظ مخصوص) هو ما جعل دلالة علی معنی الطلاق من صریح او کتابة واراد اللفظ ولو حکما لیدخل الکتابۃ المستنبیة و اشارۃ الاخرس - و بہ ظہران من تشاجر مع روحنہ و اعطاها ثلاثۃ احنجار بیوی الطلاق و لم یذکر لفظا لا صریحا ولا کتابة لا یقع علیہ کما افہی بہ البحر الرملى و غیرہ - هامش رد المحتار مع الدر المختار کتاب الطلاق ۳/ ۲۳۰ ط سعید کراتشی)

(۲) ولو افرما لطلاق کادما او ہار لا وقع قضاء لا دہانہ (ہامش رد المحتار کتاب الطلاق ۳ ۲۳۶ ط سعید کراتشی)

نکحو صاحب و شیخ بہاء صاحب و شیخ عید و صاحب و شیخ مولانا بخش صاحب و شیخ رمضان علی صاحب و شیخ الدین صاحب سرکن شہا و معتبر بخش صاحب ساکن چوراہہ و شیخ ولی محمد صاحب کراری کے روبرو زید کا اپنی زوجہ کے حلاق دینے کا معاملہ پیش ہوا تو پچھان نے زید اور اس کی زوجہ کا بیان حلفی لیا۔

(۱) بیان زید کی زوجہ کا۔ میں اپنے حلف و ایمان سے کہتی ہوں کہ یہ مجھ کو بغرض بلانے کے آئے اور مجھ سے کہا میں نے وہ اپنی ماں اور بھائی کی ملاقات کے جانے سے انکار کیا اس پر انہوں نے میری ماں کے روبرو مجھ کو طلاق ثلاثہ دیا یہ قند ایک ایک کر کے اور ایک طمانچہ مار کر کہا کہ اب جاتا ہوں کبھی نہ لے جاؤں گا اور تیرے ہاتھ کا کھانا کھاؤں تو سزا کھاؤں۔

(۲) بیان زید۔ اپنے حلف و ایمان سے کہتا ہوں کہ میرے روبرو میری زوجہ کے درمیان میں بحث ضرور ہوئی مگر میں نے طلاق نہیں دیا۔ طلاق من ضرور کہا۔

(۳) شہادت بیان زوجہ کی ماں کا۔ میں اپنے حلف و ایمان سے کہتی ہوں کہ میرے روبرو زید نے اپنی زوجہ کو طلاق دیا ان دونوں کے بیان و شہادت کے گوش گزار ہونے پر پچھان غور کر رہے تھے کہ زید کی ماں بھی ساتھ زید کے آئی تھی پچھان سے عرض کیا کہ میں کہتی ہوں کہ میرا لڑکا بی جھوٹا ہے اور بیوی بچی ہے پچھان ان کی غلطیوں کو معاف فرمیں۔ پھر ان کے درمیان کوئی شکایت واقع ہوئی تو میں خود آکر طلاق دوادوں گی لہذا آپ کی خدمت ہرست میں التماس ہے کہ اس معاملہ میں شرعاً طلاق ہو یا نہیں؟ المستفتی نمبر ۲۶۰۳ کریم بخش صاحب (الہ آباد)

۲۲ ربیع الثانی ۱۳۵۹ھ ۲۱ مئی ۱۹۴۰ء

(جواب ۵۹) اس سوال میں زید کا جو بیان لکھا ہے اور بچوں کے دستخط ثبت ہیں اس میں زید کا اقرار موجود ہے کہ میں نے ہندہ کو طلاق من ضرور کہا اس اقرار سے ثابت ہو گیا کہ زید نے اپنی بیوی ہندہ کو طلاق دی اسی لئے اس کو طلاق من ہوئی عورت) کہہ ہے پس یہ اقرار حکم، قوع حلاق کے لئے کافی ہے۔<sup>(۱)</sup>

اگرچہ اس لفظ سے طلاق رجعی ثابت ہوتی ہے لیکن اس کے بعد مدت عدت میں رجوع نہ کیا تو یہی طلاق بائن ہو گئی، اب اگر ہندہ زید کے ساتھ دوبارہ نکاح کرنے پر راضی ہو تو زید کے ساتھ نکاح

(۱) ولو افردا بالطلاق کادما موہا: لا وقع فضاء لا حیاتیة (ہامش رد المحتار کتاب الطلاق ۲۳۶:۳ ط سعید کراتشی)

(۲) فاذا انقضت العدة ولم يراجعها بائنت منه (فقه السنة) کتاب الطلاق حکم الطلاق الرجعی ۲۷۴/۲ ط دار الکتاب العربی بیروت لبنان) وقال فی الہندیة و تنقطع الرجعة ان حکم بغرو حها من الحيضة الداللة ان كانت حرة (الہندیة) کتاب الطلاق الباب السادس فی الرجعة ۴۷۱ ط مابدیہ کوئٹہ) وکذا فی التنبیر و تنقطع الرجعة اذا طهرت من الحيض الاخير بعم الامة لعشرة ايام مطلقا و ان لم تفعل (تنبیر الابصار مع هامش رد المحتار کتاب الطلاق) باب الرجعة ۴۰۳: ۴ ط سعید کراتشی)

ہو سکے گا اور راضی نہ ہو تو وہ خود مختار ہے جس شخص سے چاہے نکاح کر سکتی ہے۔  
محمد کفایت اللہ کا بن اللہ لہ دہلی

شوہر نے اپنی والدہ سے کہا ”اگر تم فلاں کام نہ کرو تو میں اپنی زوجہ کو تین طلاق دے دوں گا“ تو کیا حکم ہے؟

(سوال) زید نے حالت اشتغال میں اپنی والدہ سے کہا کہ ”اگر تم فلاں کام نہ کرو تو میں اپنی زوجہ کو تین طلاق دے دوں گا“ اس کی والدہ نے جب امر مذکورہ پر عمل نہ کیا تو زید نے انتہائی غضب کی حالت میں یہ سمجھتے ہوئے کہ میری شرط پوری نہیں ہوتی بذاتِ ط کے مطلق اس پر طلاق پڑ گئی ہے اپنی زوجہ سے کہا کہ ”تم پر تین طلاق پڑ گئی ہیں اور تم مجھ پر حرام ہو گئی ہو۔“ اس کے بعد زید کی والدہ نے زید کی شرط کے مطابق مطلوبہ کام کر دیا کیونکہ زید کی زوجہ مطہقہ قرار دی جاسکتی ہے؟ اس واقعہ سے آٹھ روز پہلے زید کے دماغ پر ایک ضرب بھی لگی تھی جس کا اثر اس کے دماغ پر موجود تھا۔

المستفتی نمبر ۲۷۵۹ حافظ محمد شفیع خواجہ سیٹھی محلہ خواجگان شہر بھیرہ ضلع شاہپور

۹ مفر ۱۳۶۲ھ ۱۵ فروری ۱۹۴۳ء

(جواب ۶۰) زید کے دماغ پر چوٹ کا اثر ہو یا وہ صحیح الدماغ ہو دونوں صورتوں میں اس کی بیوی مطہقہ نہیں ہوگی کیونکہ تعلیق میں اس نے غلط ”دیدوں گا“ استعمال کیا ہے جس کا اثر یہ نہیں ہے کہ شرط پوری ہونے پر خود طلاق پڑ جائے اور بعد میں اس نے یہ خبر دی ہے کہ ”تم پر تین طلاق پڑ گئی ہیں اور تم مجھ پر حرام ہو گئی ہو“ اور خبر سے کوئی طلاق نہیں پڑتی بلکہ انشاء سے پڑتی ہے (۱۰)  
محمد کفایت اللہ کا بن اللہ لہ دہلی

میں اس کو طلاق دیتا ہوں کہنے سے طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟

(سوال) زید حالت غصہ دو شخصوں کو بلا کر اپنے مکان پر لے گیا اور اپنے چھوٹے بھائی سے یہ کہا کہ چاؤ والد صاحب کو بلاؤ جس وقت زید کے والد آئے تو اس نے اپنے والد سے کہا کہ میں اس کو طلاق دیتا ہوں

(۱) وان كان الطلاق بانها دون الثلاث فانه ان يتروحها في العدة وبعد اقصائها (الهدية: كتاب الطلاق: الباب السادس في الرجعة: فصل فيما نحل به المطلقة وما يتصل به ۱ ۷۲ ط ماحديه كونه)

(۲) اذا مكى جعله احوار اعن الاول - فلا يقع لانه احوار فلا ضرورة في جعله انشاء بخلاف ابتك بحري - لتعدر حملة على الاحوار فيجعل انشاء (الدر المختار مع هامش رد المختار كتاب الطلاق: باب الكسايات ۳ ۳۰۹ ط سعيد كراتشي) وقال في الرد: ومقتضا ان يقع به ههنا لانه انشاء لا احوار كذا في الفتح مذهبنا - وقال في السير وقيد المستند في المعراج بما اذا لم يوا انشاء الطلاق فان بوى وقع (هامش رد المختار كتاب الطلاق باب نفويض الطلاق ۳/ ۳۱۹ ط سعيد كراتشي)

کیونکہ یہ منہ زور ہے زید کے والد نے غصہ ہو کر کہا کہ اس طرح سے طلاق نہیں ہوتی ہے اور زید نے گواہوں سے یہ کہا کہ میں اس کو حاق دیتا ہوں ایک طلاق دو طلاق تین طلاق اور پانچ سات منٹ کے بعد زید نے مکان کے اندر سے کچھ سامان نکال کر مسماۃ کو دیا اور کہا کہ اس مکان سے چلی جاؤ لیکن مسماۃ مکان چھوڑ کر نہیں گئی اور اب تک اسی مکان میں ہے۔

المستفتی قلمبر الدین ولد جمال الدین مستری ساکن ریاست اندور - ۵ صفر ۱۳۵۰ھ (جواب ۶۱) اگر زید اقرار کرے کہ اس نے غلط دیتا ہوں اس نیت سے کہا تھا کہ میں نے طلاق دی تو اس کی بی بی پر طلاق مغلط پڑ گئی لیکن اگر وہ کہے کہ ”طلاق دیتا ہوں“ سے مراد یہ تھی کہ طلاق دینے کا ارادہ تھا تو طلاق نہ ہوگی۔ فقط محمد کفایت اللہ غفرلہ مدرسہ امینیہ دہلی

شوہر نے ایک دو تین طلاق کہا تو کیا حکم ہے؟

(سوال) زید جب اپنے حرا کیا تو دیکھا کہ زید کا باپ زید کی زوجہ کو برا بھلا کہہ رہا ہے اچانک زید کی زبان سے ”ایک دو تین طلاق دیے“ نکل گیا فقط اتنا ہی لا بد و ن اضافت اور خطاب کے نہ زوجہ کو دیکھا ہے نہ زوجہ کی طرف خطاب کیا ہے۔ المستفتی نمبر ۱۱۲ مولوی محمد اللہ (ضلع نواکھالی)

۲۶ جمادی الاول ۱۳۵۵ھ ۱۵ اگست ۱۹۳۶ء

(جواب ۶۲) اگر لفظ ”دیے“ خبر کا غلط ہے اشیاء کی جگہ استعمال نہیں ہوتا اور لفظ ”دیلم“ انشاء کی جگہ استعمال ہوتا ہے تو لفظ ”دیے“ کہنے سے اس وقت طلاق نہیں پڑتی مگر اقرار بالطلاق بھت ہوتا ہے اور یہ اقرار کا زب ہو گا کیونکہ پہلے طلاق دی نہیں ہے اور اقرار کا زب سے عند اللہ طلاق نہیں پڑتی لیکن قضاء اس کا قول مانا نہیں جائے گا اور قاضی تفریق کا حکم کر دے گا۔ لو اراد بہ الخیر عن الماضي کذباً لا یقع دیانۃ (انتہی شامی) (۲) وفي موضع اخر ولو اقر بالطلاق کاذباً او هاز لا وقع قضاء لا دیانۃ

(۱) صورت ”سوال میں زید نے جو بھلا کہا“ میں اس کو طلاق دیتا ہوں“ یہ حال کے صیغہ ہے اور صیغہ حال سے حاق واقع ہوتا ہے جیسے رد المحتار میں ہے۔ لان المضارع حقيقة في الحال مجاز الاستقبال كما هو احد المذاهب وقيل بالقلب وقيل مشترك بينهما وعلى الاشتراك يرجح هاهنا ارادة الحال بقربة كونها اخبارا عن امر قائم في الحال (هامش رد المحتار كتاب الطلاق باب نفويض الطلاق ۳/۳۹۹ معبد کرائشی)

(۲) لما في الدر المختار: بخلاف قوله طلقی بفسدت فقلت اطلاقا اطلق نفسي لم يقع لانه وعد جوهره ما لم يعارضه او تنو الانشاء فتح (الدر المختار مع هامش رد المحتار كتاب الطلاق باب نفويض الطلاق ۳/۳۹۹ ط معبد کرائشی) اگر زید نے یہ کہا کہ ”طلاق دینا“ تو وہ صریح استقبال ہے اور وعدہ ہے اور وعدوں سے طلاق نہیں ہوتی لیکن صورت مذکورہ میں اس نے ”دیتا ہوں“ کہا ہے جو بلا جرح حال ہے اور صیغہ حال سے طلاق واقع ہوتی ہے جیسا کہ شامی ص ۳۱۹ ج ۳ میں مذکور ہے لان المضارع حقيقة في الحال المع اراد في صيغته انما هو خبر في الحال بخلاف ظاهره في الماضي انتهي (۱) ہا یہ حضرت مفتی عظیم نے یہ کہہ کر دیکھے کہ ”طلاق دیتا ہوں“ سے مراد یہ تھی کہ طلاق دینے کا ارادہ تھا تو طلاق نہ ہوگی۔ ہذا انشاء ای میں ہے کہ ”دیتا ہوں“ کو حال کے معنی میں لے کر وقوع طلاق کا حکم دیا جائے فقط

(۳) هامش رد المحتار كتاب الطلاق ۳/۲۳۸ ط معبد کرائشی

(انتہی-شامی ص ۳۸۶ جلد ۲)

محمد کفایت اللہ کان اللہ

## فصل ہشتم مطلقة کا حق میراث

مرض الموت میں شوہر نے طلاق دیدی تو بیوی کو میراث ملے گی یا نہیں؟

(سوال) زید نے اپنے مرض الموت (دق و سل) میں نکاح کیا اور تین ماہ بعد اس نے اپنی منکوحہ کو تحریری طلاق اپنے مرنے کے ۲۴ گھنٹے قبل دی جو کہ زوجہ تک نہ پہنچی دریافت طیب امر یہ ہے کہ طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟ اور زوجہ مطلقہ کو ترکہ ملے گا یا نہیں؟

(جواب ۶۳) اگر زوجین کے درمیان وطی یا خلوت کا اتفاق ہو چکا ہے تو بیوی کو حصہ میراث ملے گا کیونکہ خاوند کا انتقال عدت کے اندر ہو گیا (۱) لیکن اگر وطی یا خلوت کی نوبت نہیں آئی تھی تو عورت کو میراث نہ ملے گی (۲) یہ حکم اس وقت ہے کہ زوج نے تحریری طلاق اپنی خوشی سے بغیر جبر واکراہ بطور تمیز کے دی ہو یعنی وقوع طبق 'عورت تک خبر طلاق یا تحریر پہنچنے پر معلق نہ ہو (۱۰۱) اور تحریر کے

(۱) هامش رد المحتار کتاب الطلاق ۳/ ۲۳۶ ط معید کراچی

(۲) برحل طلق امراته رجعا و هی فی العدة وراثت کان الطلاق فی الصحة او فی المرض (الفتاویٰ الحابۃ علی هامش الہدیۃ کتاب الطلاق باب العدة فصل فی المعدة التي تراث ۵۵۵: ۱ ط ماحدہ کوئٹہ) وقال فی الہدیۃ قال الحجندی الرحل اذا طلق امراته طلاق رجعا فی حال الصحة او فی حال مرضه برضاها او بغير رضاها ثم مات وہی فی العدة فانہما ینواران بالاحتماع (الفتاویٰ الہدیۃ کتاب الطلاق الباب الخامس فی طلاق المرض ۴۶۲/ ۱ ط ماحدہ کوئٹہ)

(۳) اسلامی شریعت کا قانون یہ ہے کہ جس عورت کو اس کے شوہر نے براء یا خلوت صحیح سے پہلے طلاق دیدی ہے تو اس عورت غیر عدتوں بعد سے فوراً غیر المدخول بھا عورت پر عدت گزارنا لازم و ضروری نہیں ہے نہ اگر اسے شوہر سے اس کا کوئی حلق نہیں رہا وہ فوراً دوسرے شخص سے نکاح کر سکتی ہے ورنہ جب اس عورت کا شوہر سے کوئی حلق نہیں رہا اور اس پر عدت گزارنا لازم و ضروری نہیں تو وہ شوہر کی وارث بھی نہیں بنے گی کما قال اللہ تبارک و تعالیٰ یا ایہا الدین آمو اذا نکحتم المؤمنات ثم طلقتموهن من قبل ان تمسوهن فما لکم علیہن من عدة تعتدوا بها (سورة الاحزاب رقم الاية ۴۹)

(۴) کتب الطلاق ان تمسوها علی نحو لوح وقع الیہی و قبل مطلقا ولو علی نحو الماء فلا مطلقا ولو کتب علی وجه الرسالة والحطاب کان یکتب یا فلا نہ اذا انکح کتابی ہذا فان طالق طلقت بوصول الکتاب جوہرۃ (رد المحتار) وقال فی الرد: ثم المرسومة لا تلحقوا ما ان ارسل الطلاق بان کتب اما بعد فان طالق فکما کتب ہذا یقع الطلاق و تلزم العدة من وقت الکتابۃ وان علق طلاقہا صحی: الکتاب بان کتب اذا جاء ک کتابی فان طالق فہا ہذا الکتاب لقرآنہ او لم تقرأ یقع الطلاق کذا فی الخلاصۃ (هامش رد المحتار مع الدر المختار کتاب الطلاق مطلب فی الطلاق بالکتابۃ ۳/ ۲۴۶ ط معید کراچی)

وقت اس کے ہوش و حواس بھی درست ہوں (۱)

## فصل نہم حاملہ کی طلاق

حالت حمل میں بیوی پر طلاق واقع ہو جاتی ہے

(سوال) زید نے اپنی عورت کو لڑائی جھگڑے اور غصے کی حالت میں طلاق دیدی اس کے بعد پھر رجوع کر لیا زید کہتا ہے کہ عورت پر حالت حمل طلاق نہیں پڑتی میں نے تو منہ بہا یہ کیا تھا۔

(جواب ۶۴) طلاق تو حاملہ پر بھی پڑ جاتی ہے (۲) اور بہر صورت خواہ مذاقاً منہ بہا یا ایتھاعاً کہی جائے واقع ہو جاتی ہے پس اگر شخص مذکور نے ایسی طلاق دی تھی جس میں رجعت ہو سکتی ہے تو اس کا رجوع کرنا صحیح ہے (۳) اور اگر طلاق بائن یا مغلطہ دی تھی تو رجوع کرنا جائز اور حرام ہے بائن میں نکاح جدید کر کے رجوع ہو سکتا ہے (۴) اور مغلطہ میں بدون حلالہ کے دوبارہ نکاح بھی نہیں ہو سکتا (۵)

محمد کفایت اللہ کان اللہ لدہ دہلی

حالت حمل میں طلاق دینے کے بعد بیوی کا نان نفقہ اور بچوں کی پرورش کا حکم

(سوال) ایام حمل میں زوجہ پر طلاق ہو سکتی ہے یا نہیں؟ اگر ہو سکتی ہے تو نان نفقہ ایام حمل کا دینا ہو گا یا نہیں صورت طلاق کس عمر تک کے لڑکے اور کس عمر تک کی لڑکیاں خاوند کو ملیں گی اور کس عمر تک کی زوجہ کو ملیں گی؟ المستفتی نمبر ۸۸ عبد القادر خاں۔ موری دروازہ دہلی

۷ رجب ۱۳۵۲ھ ۲۸ اکتوبر ۱۹۳۳ء

(جواب ۶۵) ایام حمل میں بھی طلاق واقع ہو سکتی ہے (۱) حاملہ کی عدت وضع حمل ہے

(۱) لا يقع طلاق المولیٰ علی امرأة عدہ والمجنون والصی والمعتوہ والمرسم (الدر المختار مع هامش رد المحتار کتاب الطلاق ۳/۲۴ ط سعید کراچی)

(۲) و طلاق الحامل یحوز عقب الجماع (الہدایۃ کتاب الطلاق باب طلاق السنۃ ۳۵۶/۲ ط شرکتہ علمہ ملتان)

(۳) وإذا طلق الرجل امرأته تطلیقاً رجعیاً او تطلیقین فله ان یراجعها فی عدتها (الہدایۃ کتاب الطلاق باب الرجعة ۳۹۴/۲)

(۴) اذا کان الطلاق ہاتھ دون الثلاث فله ان یتزوجها فی العدة و بعد انقضائها (الفتاویٰ الہندیۃ کتاب الطلاق الباب السادس فی الرجعة فصل فی ما تحل بہ المطلقة وما یصل بہ ۷۳/۱ ط ماخذہ کوئٹہ)

(۵) لا ینکح مطلقہ من نکاح صحیح نافذ - بها ای بالثلاث لو حرة و شین لوامۃ حتی یطأھا غیرہ ولو مرأھا بجامع منہ ینکح (الدر المختار مع هامش رد المحتار کتاب الطلاق باب الرجعة ۹/۳ ط سعید کراچی)

(۶) و طلاق الحامل یحوز عقب الجماع (الہدایۃ کتاب الطلاق باب طلاق السنۃ ۳۵۶/۲ ط شرکتہ علمہ ملتان)

۱) وضع حمل تک کا نفع بھی دینا ہو گا (۲) جدائی ہو جانے کے بعد سات سال یا اس سے زیادہ عمر کے لڑکے اور باغ لڑکیاں والد لے سکتا ہے (۳) اور سات سال سے کم عمر کے لڑکے اور نابالغ لڑکیاں والدہ کی پرورش میں رہیں گی (۴)

محمد کفایت اللہ کا ان اللہ

حمل کی حالت میں طلاق واقع ہو جاتی ہے یا نہیں؟

(سوال) ایک شخص نے اپنی عورت کو حمل کی صورت میں طلاق دیدی ہے تو یہ طلاق ہو گئی یا نہیں اور اب وہ عورت میکے میں بیٹھی ہے اور حمل تین برس سے میکے میں ہے اور مرد پر کیا کفارہ ہے اور طلاق ہو گئی ہے تو خیر حلالہ کے نکاح پڑھا سکتے ہیں؟

(۱) قال الله تعالى واولات الاحمال اجلن ان يضعن حملهن (الطلاق: ۴) وقال في الهديّة وعدة الحامل ان تضع حملها كذا في الكافي سواء كانت حاملا وقت وجوب العدة او حبلت بعد الوجوب كذا في فتاوى قاضي خاں (الفتاوى الهنديّة كتاب الطلاق الباب الثالث عشر في العدة ۱/ ۵۲۸ ط ماحديه كونه)

(۲) قال الله تعالى و ان كن اولات حمل فامقوا عنهن حتى يضع حملهن (الطلاق: ۶) وقال في الهديّة والمعدّة عن الطلاق تستحق النفقة والسكى كان الطلاق رجعا او بائنا او لثلا حاملا كانت المرأة او لم تكن كذا في فتاوى قاضي خاں (الهنديّة كتاب الطلاق الباب السابع عشر في الفقدان الفصل الثالث في نفقة المعدّة ۱/ ۵۵۷ ماحديه كونه)

(۳) والام والجدّة احق بالعلام حتى ياكل - و في الجامع الصغر حتى يستعنى فياكل وحده و يشرب وحده - والخصاف قدر الاستغناء بسبع سنين اعتبار الغالب (الهنديّة كتاب الطلاق باب حضانة الولد ومن احق به ۴۳۵/۲ ط شركة علميه ملتان) وقال في الدر المختار واما او غير ها احق به اى بالعلام حتى يستغنى عن النساء وقدر بسبع و به يفتى لانه الغالب (الدر المختار) وقال في الرد - (قوله قدر بسبع) هو قريب من الاول بل عينه لانه حينئذ يستغنى وحده الا ترى الى ما يروى عنه صلى الله عليه وسلم انه قال - "مروا صبيانكم اذ بلغوا مبعأ" والا مر بما لا يكون الا بعد القمرة على الطهارة (هامش رد المحتار مع الدر المختار كتاب الطلاق باب الحضانة ۳/ ۵۶۶ ط سعيد كراتشى)

(۴) والام والجدّة احق بالحاربة حتى تحيض لان بعدا لا استغناء تحتاج الى معرفة آداب النساء والمرأة على ذلك القدر بعد البلوغ تحتاج الى التحصين والحفظ والا ب فيه اقوى (الهنديّة كتاب الطلاق باب حضانة الولد ومن احق به ۴۳۵/۲ ط شركة علميه ملتان) وقال في الدر : والام والجدّة احق بها بالصغيرة حتى تحيض اى تبلغ في ظاهر الرواية (الدر المختار مع هامش رد المحتار كتاب الطلاق باب الحضانة ۳/ ۵۶۶ ط سعيد كراتشى) حضرت مفتي اعظم نے غابر الروایہ کے مطابق یہ کہا ہے کہ باغ لڑکیاں باوجود تک والدہ کی پرورش میں رہیں گی میرا کہ حد یہ درود مختار کی مہارت سے واضح ہے لیکن مفتی نے قول یہ ہے کہ جس کی عمر نو سال ہوئے تک ان کی پرورش کا حق والدہ کو حاصل ہے اور اس کے بعد جس کو اس کا والد لے لے گا کما قال فی الدر . وغیرہما احق بها حتى تستغنى وقدر بسبع وبه يفتى و بنت احدى عشرة مثناهة اتفاقا زيلعى و عن محمد ان الحكم فى الام والجدّة كذلك و به يفتى لكثرة الفساد (رد مختار) و قال فى الرد - (قوله وبه يفتى) قال فى البحر بعد نقل تصحيحه والحاصل ان الفتوى على خلاف ظاهر الرواية (هامش رد المحتار مع الدر المختار كتاب الطلاق باب الحضانة ۳/ ۵۶۶ ط سعيد كراتشى)



المستفتی نمبر ۱۸۲۹ شہ محمد صاحب، موضع پیرام پور۔ ضلع اعظم گڑھ

۲۲ رجب ۱۳۵۶ھ ۳۰ م ستمبر ۱۹۳۷ء

(جواب ۶۶) حمل کی حالت میں طلاق دینے سے طلاق ہو جاتی ہے (۱) جس قسم کی ہوگی وہی پڑے گی اگر تین طلاقیں دی ہیں تو بغیر حلالہ کے نکاح نہیں ہو سکتا (۲) محمد کفایت اللہ کان اللہ ولی

## فصل دہم طلاق کے متعلق عورت کا اخبار

بیوی طلاق اور عدت گزارنے کا دعویٰ کرتی ہے تو کیا وہ دوسرا نکاح کر سکتی ہے یا نہیں؟  
(سوال) ایک عورت نے یہ دعویٰ کیا کہ مجھے میرے خاوند نے طلاق دیدی ہے اور میری عدت بھی گزر چکی ہے اور میں اب نکاح کرنا چاہتی ہوں چند آدمیوں نے اس کو قسم دی اس نے قسم بھی کھالی اس بناء پر ایک شخص نے اس سے نکاح کر لیا بعد ایک ماہ کے اس کا پسلا خاوند ظاہر ہو گیا اب دریافت طلب یہ امر ہے کہ نکاح خوال اور گواہان اور دیگر حاضرین مجلس پر شرعاً کوئی تعزیر ہے یا نہیں؟ پیو اتوجروا  
(جواب ۶۷) صورت مسئولہ میں جس شخص نے اس عورت سے نکاح کیا ہے خود اس پر اور دیگر حاضرین کسی پر گناہ نہیں ہاں جب کہ اس کا خاوند ظاہر ہو گیا تو یہ اس کا نکاح باطل ہو گیا (۳) لہذا قالت امرأة لرجل طلقنی زوجی وانقضت عدتی لا بأس ان ینکحها (در مختار) (۴)

تین طلاق کے بعد شوہر کا انتقال ہو گیا اور بیوی

تین طلاق کا انکار کرتی ہے تو کیا کیا جائے گا؟

(سوال) عرصہ ہوا کہ زید نے اپنی منکوحہ کو حالت صحت نفس و ثبات عقل و ہوش حالت غصہ تین

(۱) و طلاق الحامل یجوز عقب الجماع (الہدایہ کتاب الطلاق) باب طلاق السنة ۲ / ۳۵۶ ط مکتبہ شرکہ علمہ منتان)

(۲) قال اللہ تعالیٰ فان طلقها فلا تحل له من بعد حتی تنکح زوجا غیرہ (البقرة ۲۳۰) عن عائشہ ان رجلا طلق امرأته ثلاثا فنزجت فطلق فسنل النبی ﷺ انحل لاول قال لا حتی یموت عسلینھا کما ذاق الاول (رواہ البخاری فی الجامع الصحیح کتاب الطلاق) باب من احاز الطلاق الثلاث ۲ / ۷۹۱ ط قدیمی کراچی وقال فی الہدایہ: وان کان الطلاق ثلاثا فی الحرۃ و تنسب فی الامۃ لم تحل له حتی تنکح زوجا غیرہ نکاحا صحیحا و یدخل بها ثم یطلقها او یموت عنها کذا فی الہدایہ الفتاویٰ الہندیہ کتاب الطلاق الباب السادس فی الرجعة فصل فیما تحل بہ المطلقة و ما یصل بہ ۴۷۳/۱ ما جلدہ کوئلہ)

(۳) (قولہ فان طهر قبلہ) قال ثم بعد رفعہ رأیت المرخوم ابا سعید نقلہ عن الشیخ شافین و نقل ان زوجہ له والاولاد لثانی (ہامش رد المحتار کتاب المفقود ۴ / ۲۹۷ ط سعید کراچی)

(۴) الدر المختار ہامش رد المحتار کتاب الطلاق باب العدة ۳ / ۵۲۹ ط سعید کراچی۔

طلاق ایک مجلس میں دی گئی تھی اس کے گواہ زید کا بڑا بھائی بھتیجی بڑے بھائی کا داماد اور بہت سے رشتہ دار اور عورتیں ہیں اور تمام قصبہ میں اس کی شہرت ہے اب زید کے انتقال کے بعد منکوحہ مطلقہ زید اپنی کسی غرض سے انکار کرتی ہے اور کہتی ہے کہ زید نے مجھ کو طلاق نہیں دی صورت بالا میں اگر طلاق واقع ہو گئی تو عدت طلاق کا نان نفقہ شوہر پر واجب ہے یا نہیں؟

(۲) شخص مذکور نے طلاق دینے اور عدت گزرنے کے بعد اگر یہ طریق عمل اختیار کیا ہو کہ مطلقہ سے تحقیقات زوجیت تو منقطع کر دیئے اور کوئی واسطہ نہ رکھا لیکن مطلقہ کی امداد اور کچھ اپنی سہولت کے پیش نظر ضروری مصارف کا مسئلہ ہو گیا اس کو مکان میں رکھا اس سے اپنا کھانا پکواتا رہا۔ اس سے طلاق پر کوئی اثر پڑا یا نہیں؟ المستفتی نمبر ۶۹ متولی سعید جھنجھانہ ضلع مظفر گھر

۲۵ جمادی الاخریٰ ۱۳۵۲ھ ۶ اکتوبر ۱۹۳۳ء

(جواب ۶۸) اگر زید نے منکوحہ کو تین طلاقیں دیدی تھیں تو تینوں طلاقیں پڑ گئیں (۱) طلاق کی شہادت جب کہ گواہ معتبر اور عادل ہوں مقبول ہوگی (۲) عدت واجب ہوگی اور عدت کا نفقہ زوج کے ذمہ ہوگا (۳) اس واقعہ سے طلاق پر کوئی اثر نہ پڑے گا۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

## فصل یازدہم انشاء اللہ کہہ کر طلاق دینا

لفظ ”انشاء اللہ“ کے ساتھ دی گئی طلاق واقع نہیں ہوتی (سوال) ایک شخص کی بیوی اور والدہ کے ماتن تکرار ہوئی شخص مذکور جب مکان پر آیا تو والدہ نے اس سے شکایت کی اس نے اپنی والدہ سے مخاطب ہو کر کہا انشاء اللہ تین طلاق دیتا ہوں مگر اس کی نیت صرف طلاق رجعی دینے کی تھی اور یہ الفاظ بیوی کی عدم موجودگی میں زبان سے ادا کئے۔

مستفتی نمبر ۳۵۸ عبد الغنی (سوخت مازواں) ۷ ربیع الاول ۱۳۵۳ھ ۳۰ جون ۱۹۳۳ء

(۱) والدعی ثلاث متفرقة او لثلاث بمرقاو مرتین فی طهر واحد لا رجعة فیہ او واحدة فی طهر و طنت فیہ (در مختار) وقال فی الرد قولہ ثلاث متفرقة) وكذا بكلمة واحدة بالاولی - وذهب جمهور الصحابة والناہین ومن بعدہم من ائمة المسلمین إلى انه يقع ثلاث (ہامش رد المختار مع الدر المختار) کتاب الطلاق ۲۳۲/۳ ط سعید کرائشی

(۲) و نصایہا لعبرھا من الحقوق سواء كان الحق مالا او غیرہ كسکاح ووكالة ووصية واستهلال صی ولو للارث ورجلان اور رجل وامرأتان ولا یفرق بیہما لقولہ تعالیٰ ”فذكر احدهما الاخری“ (الدر المختار مع ہامش رد المختار) کتاب الشہادات ۶۵/۵ ط سعید کرائشی

(۳) ادا طلق الرجل امرأته فلها العقة والسکى فی عدتها رجعیاً کان او مانا (الہدایة) کتاب الطلاق باب العقة ۴۳/۲ ط شرکة علمیہ ملتان

(جواب ۶۹) سوال میں الفاظ ”انشاء اللہ تین طلاق دیتا ہوں“ مذکور ہیں لفظ انشاء اللہ کے ساتھ جو طلاق دی جائے وہ واقع نہیں ہوتی، لہذا اس کی وجہی پر کوئی طلاق نہیں پڑی۔ محمد کفایت اللہ

## فصل دوازدہم شہادت طلاق

شوہر طلاق کا انکار کرتا ہے، مگر گواہ نہیں، تو کیا حکم ہے؟

(سوال) زید کی لڑکی کو محمود بیٹہ مار پیٹ گیا کرتا تھا ایک روز زید اپنی لڑکی کو بدانے گیا اس روز بھی اتفاق سے وہ اپنی بیوی کو مار چکا تھا اس نے زید سے کہا کہ تم اپنی لڑکی کو لے جاؤ میں نے اس کو طلاق دیدی ہے اب یہ میرے گھر پر نہ آئے اور پھر اپنی گھروالی کی طرف منہ کر کے کہا کہ اب تو اپنے باپ کے ساتھ جاتی ہے نکل جا میرے گھر پر اب تو نہ آئیو میں نے تجھ کو طلاق حلاق طلاق دی اور لڑکی کے منہ پر طمانچہ مار کر گھر سے نکل گیا زید اپنی لڑکی کو نیکرخ موٹی سے چلا آیا اب محمود طلاق سے انکار کرتا ہے۔ کہتا ہے کہ میں نے تو طلاق نہیں دی۔

المستفتی نمبر ۵۲۸ حاجی عبدالکیم ہارہ ہندور تو۔ دہلی

۸ ربیع الثانی ۱۳۵۳ھ ۱۰ جولائی ۱۹۳۵ء

(جواب ۷۰) اگر محمود نے طلاق دیدی ہے تو طلاق ہو گئی ہے (۱) لیکن اگر وہ طلاق دینے سے انکار کرتا ہے تو قاضی کے سامنے طلاق ثابت کرنے کے لئے شہادت کی ضرورت ہے (۲) اور دو گواہ نہ ہوں تو پھر محمود سے حلف لیا جائے گا اگر وہ حلف کر لے کہ میں نے طلاق نہیں دی ہے تو قاضی طلاق نہ ہونے کا فیصلہ کر دے گا (۱) لیکن اس فیصلہ سے عورت محمود کے لئے اگر وہ فی الحقیقت طلاق دے چکا ہے حلال نہ

(۱) ادا قال لا مرأته است طالق ان شاء اللہ تعالیٰ متصلاً لم يقع الطلاق لقوله عليه السلام . من حلف بطلاق او عتاق و قال ان شاء اللہ تعالیٰ متصلاً به لا حسمت عليه (الهداية كتاب الطلاق) باب الإیمان فی الطلاق: فصل فی الاستثناء ۳۸۹ ۲ ط شركة عليه ملتان

(۲) ويقع طلاق كل روح ادا كان عاقلاً بالغاً (الهدية كتاب الطلاق فصل ۳۵۸/۲ ط شركة عليه ملتان) وقال في الهدية - ويقع طلاق كل زوج ادا كان بالغاً عاقلاً سواء كان حراً او عبداً طائعاً او مكرهاً كذا في الحوارة البيرة (الناوای الهدية كتاب الطلاق الباب الاول) فصل فیمین يقع طلاقه و فیمین لا يقع طلاقه ۳۵۳ ۱ ط محدثه كونه

(۳) وبما بها لغیر هامی الحقوق سواء كد الحق مالا او غیره كشكاح و طلاق - رحلان - اور جبل وامرأتان (المر للمختار مع هامش رد المختار كتاب الشهادات ۶۵/۵ ط سعيد كراتشي)

(۴) و بسأل القاضي المدعى عليه عن الدعوى فيقول انه ادعى عليك كذا فماذا تقول - فان اقر فيها وانكر غير من المدعى قضى عليه بلا طلب المدعى والا يبرهن حلفه الحاكم بعد طلبه اذ لا بد من طلب البمين في جميع الدعوى الا عند الثاني - (المر المختار مع هامش رد المختار كتاب الدعوى ۵۴۷ ط سعيد كراتشي)

ہوگی اور مدۃ العروہ حرام کاری میں جتنا رہے گا۔ فقط محمد کفایت اللہ کان اللہ۔

کئی دفعہ طلاق دے چکا ہے، مگر گواہوں نے انکار کیا، تو کیا حکم ہے؟

(سوال) ایک کوی نے اپنی عورت کو طلاق دیا دو گویوں کے سامنے بعد کو دو نوں گویوں سے دریافت کیا کیا تو انہوں نے انکار کیا دوبارہ پھر طلاق دیا تب عورت دوسرے مکان میں چلی گئی اور تین روز تک وہاں مقیم رہی اور عورت کو زبردستی اپنے مکان میں لے گئے مرد بالکل جاہل اودہ چلن ہے اب لوگوں سے دریافت کیا جاتا ہے تو وہ انکار کرتے ہیں لڑکی بہت نیک چلن ہے اسی کا بیان ہے کوئی گواہ نہیں کہتا عورت یہ کہتی ہے کہ اگر مجھے کو خاوند کے یہاں روانہ کریں گے تو میں جان دیدوں گی۔

المستفتی نمبر ۷۷۹ محمد رفیع صاحب سوداگر چرم (ضلع میدانی پور) یکم ذی الحجہ ۱۳۵۳ھ ۲۵ فروری ۱۹۳۶ء۔

(جواب ۷۱) اگر فی الحقیقت طلاق دی ہے تو طلاق پڑ گئی (۱) عورت کو اس کے پاس نہیں بھیجا جائیگا (۲) اور خلاصی کی سبیل نکالنی چاہیے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ۔

میاں بیوی طلاق کے منکر ہیں، اور گواہ تین طلاق کی گواہی دیں، تو طلاق واقع ہوگی یا نہیں؟

(سوال) زید نے خالد کو الزام دیا کہ اسے خالد تو نے اپنی منکوحہ بندہ کو میرے سامنے تین طلاقیں دیں اور خالد و بندہ سراسر انکار کرتے ہیں زید اور خالد نے فیصلے کے لئے ایک قاضی صاحب پر اتفاق کیا مگر بندہ نے سراسر انکار کیا اور کہا کہ یہ قاضی صاحب ضرور میرے خلاف فیصلہ کریں گے زید و خالد فیصلے کے لئے قاضی صاحب کے پاس حاضر ہوئے تو زید نے عیثیت مدعی ہونے کے یہ دعویٰ کیا کہ خالد نے میرے روبرو اپنی منکوحہ بندہ کو تین طلاقیں دیں اور خالد نے اس دعوے سے انکار کیا قاضی صاحب نے مدعی سے شہادت کا مطالبہ کیا تو مدعی نے دو گواہ پیش کئے قاضی صاحب نے خالد سے سوال کیا کہ ان دو گواہوں کی شہادت پر جو فیصلہ مرتب ہو گا وہ تجھے منظور ہے یا نہیں خالد نے کہا کہ اگر فلاں گواہ مسکی بکر حلق اند کہہ کر شہادت دے تو مجھے منظور ہے قاضی صاحب نے گواہ مسکی بکر کو کہا کہ زید نے جو دعویٰ کیا ہے اس دعوے کے ثبوت کے لئے قسم اٹھا کر تو شہادت دینے کے لئے تیار ہے یا نہیں؟ بکر نے کہا کہ پہلے خالد قسم اٹھائے کہ میں نے بندہ کو تین طلاقیں نہیں دیں تب میں قسم اٹھاؤں گا لیکن قاضی نے بکر کو

(۱) و یفیع طلاق کل روح بالغ عاقل ولو تقبیر ابدانہ ولو عبدا او مکروہا (تنویر الابصار مع هامش رد المحتار کتاب الطلاق ۳/ ۲۳۵ ط سعید کراتشی)

(۲) المرأۃ کالتفاصی اذا سمعته او اجزاها عدل لا یحل لہا تمکینہ (ہامش رد المحتار کتاب الطلاق باب الصریح مطلب فی قول البحر ان الصریح یحتاج فی وقوعہ دہانۃ الی المیۃ ۳/ ۲۵۱ ط سعید کراتشی)

کہا کہ مدعا علیہ کا حق قسم کھانے کا نہیں ہے لہذا قسم تمہیں ہی اٹھانی پڑے گی میان بکر ہے کہ واللہ باللہ تانہ نہالہ نے میرے سامنے ہندہ منکوحہ کو تین طلاق دیں یہاں گواہ مسکمی عمرو کہ خالد نے میرے سامنے منکوحہ کو تین طلاق دیں اگر میری شہادت کا ذیہ ہو تو میری منکوحہ مجھ پر طلاق ہے قاضی صاحب نے یہ فیصلہ سنایا کہ خالد کی منکوحہ ہندہ تین طلاق خالد پر حرام ہے اب علمائے اسلام کا آپس میں اختلاف اکثر علماء کی یہ رائے ہے کہ قاضی صاحب کا فیصلہ نافذ نہیں ہوا۔

المستفتی نمبر ۵۰/۱ امر زائل۔

۷ رجب ۱۳۵۶ھ ۱۳ ستمبر ۱۹۳۷ء

(جواب ۷۲) کسی شخص کا یہ کہنا کہ فلاں شخص نے اپنی بیوی کو طلاق دی ہے جب کہ زوج اور زوجہ دونوں طلاق کے منکر ہوں یہ دعویٰ نہیں ہے کیونکہ دعویٰ اپنا حق طلب کرنے کا نام ہے (۱) اور ظاہر ہے کہ یہ اجنبی اس اخبار میں اپنا حق طلب نہیں کر رہا بلکہ ایک حق اللہ یعنی حرمت زوجہ علی زوجہا کی خبر دے رہا ہے جو حقیقت شہادت ہے پس اس کا یہ قول دعویٰ قرار نہیں دیا جاسکتا اور اس بناء پر اس کا یہ قول غیر مجلس قضا میں لغو ہے اور اس غلو قول کی وجہ سے یہ خصم نہیں بن سکتا اور جب یہ خصم نہیں ہوا تو اس کی اور زوج کی جانب سے تنکیم صحیح نہیں ہوئی کیونکہ تنکیم خصمین کی طرف سے ہوتی ہے (۲) اور صورت منسولہ میں خصمین کا وجود ہی نہیں ہوا پس حکم کے سامنے جو شہادتیں ہوئیں وہ بھی غیر معتبر اور حکم کا فیصلہ بھی غیر معتبر ہاں اس معاملہ میں یہ اجنبی بھی ایک شاہد ہے اور طلاق کی شہادت دینے کے لئے دعویٰ بھی شرط نہیں مگر شہادت ادا کرنے کے لئے مجلس قضا شرط ہے اگر یہ اجنبی قاضی شرعی کے سامنے مجلس قضا میں جا کر شہادت دیتا کہ فلاں شخص نے اپنی بیوی کو طلاق دی ہے اور قاضی اس شہادت پر کارروائی کرتا تو وہ درست ہوتی (۳) بشرطیکہ شاہد کی طرف سے لوائے شہادت میں تاریخ طلاق سے غیر ضروری تاخیر نہ

(۱) و شرعاً قول مقبول عند القاضی بقصد بہ حق قبل غیرہ حرج الشهادة والا قرار او دفعه ای دفع الحصص عن حق نفسه دحل دعوی دفع التعرض لسمع به یفتی بزیارة (الدر المختار مع هامش رد المحتار) کتاب الدعوی ۵/۱۷۵ ط سعید کراتشی

(۲) و عرفاً تولیة الخصمین حاکماً بحکمہ بینہما (درمختار) وقال فی الرد (قولہ تولیة الخصمین) ای الغریب المتخاصمین (ہامش رد المحتار مع در المختار کتاب القضاء باب التحکیم ۵/۲۸ ط سعید کراتشی)

(۳) و یجب الاداء بلا طلب لو الشهادة فی حقوق اللہ تعالیٰ وہی کثیرة عد مہا فی الاشیاء اربعة عشر قل و متی امر شاهد الحصة شهادة بلا عدو فسق تردد کطلاق امرأة ای باننا و عتق امة (درمختار) وقال فی الرد قال فی الاشیاء نقبل شهادة الحصة بہ دعوی فی طلاق المرأة و عتق الامة والوقف و ہلال و رمضان وغیرہ - (ہامش رد المحتار مع الدر المختار کتاب الشهادات ۵/۶۳ ط سعید کراتشی) وقال فی تقریرات الرافعی تحت قول صاحب الرد (و نقبل شهادة الحصة بلا دعوی فی طلاق المرأة) (ولو رجعیاً قال فی الہندیة من متفرقات الدعوی: الدعوی فی عتق الامة و فی الطلاقات الثلاث والطلاق النالی لیست بشرط لصحة القضاء و كذلك فی الطلاق الرجعی لا لیکون الدعوی شرطاً لصحته لان حکمہ الحرمة بعد انقضاء العدة وانه حقہ تعالیٰ (تقریرات الرافعی الملحقہ بہامش رد المحتار) کتاب الشهادات ۵/۶۰ ط سعید کراتشی)

ہوئی، کیونکہ قاضی شرعی کو یہ حق ہے کہ وہ حقوق اللہ کی حفاظت کے لئے کارروائی کرے اور حکم اسی وقت قاضی کے لئے قائم مقام ہو سکتا ہے جب خصمین اس کو اپنی طرف سے فیصلہ کا حق دیں اور جب تک خصومت متحقق نہ ہو حکیم متحقق نہیں ہو سکتی پس صورت مسئولہ میں لفظ قاضی صاحب سے مراد اُمر حکم ہے جیسا کہ ظاہر ہے تو میرے نزدیک یہ تمام کارروائی عبث ہوئی واللہ تعالیٰ اعلم۔ دوسرے علماء قہرین سے بھی تحقیق کی جائے۔

محمد کفایت اللہ کان اللہ

یہی طلاق کا دعویٰ کرتی ہے اور شوہر انکار کرتا ہے مگر گواہ موجود نہیں تو کیا حکم ہے؟  
(اخبار رسد روزہ جمعہ مورخہ ۱۳ ستمبر ۱۹۲۵ء)

(سوال) ہندہ سے زید کی شادی کو عرصہ چار سال کا ہو اور ایک پیر دو سال کا موجود ہے۔ جد شادی ہندہ برابر اپنی سسرال میں شوہر کے ساتھ رہی عرصہ تین ماہ کا ہو کہ ہندہ کا حقیقی بھائی ہندہ کو میسے لے گیا۔ ہندہ دوڑھائی ماہ کے جب زید رخصت ترانے و ہندہ کے میسے گیا تو آٹھ دس روز خوب اچھی طرح سے میل کے ساتھ میاں بی بی رہے جب رخصتی کو کما میاں تو ایک روز ہندہ نے یکایک اپنے باپ سے اظہار کیا کہ میرے شوہر زید نے غفلت میں آج شب کو مجھے طلاق دیا ہے اس پر زید کو جو غصوت میں بے خبر سویا ہوا تھا جگایا گیا اور دریافت کیا گیا تو اس نے کہا کہ میں نے ہرگز طلاق نہیں دی یہ بات عورت کسی کے ورخانے سے کہتی ہے اور مجھ پر جھوٹا بہتان لگاتی ہے بعد اس کے زید قسم کھاتا ہے کہ اُس میں نے طلاق دیا ہو تو میرا خاتمہ کا خروں کے ساتھ ہو معامد غفلت کا ہے۔ گواہ کوئی نہیں ہے۔

(جواب ۷۳) جب کہ طلاق کے گواہ نہیں ہیں تو اس صورت میں زید کا قول مع حلف معتبر ہوگا اور ہندہ کا قول غیر معتبر ہوگا۔ محمد کفایت اللہ غفرلہ مدرسہ امینیہ دہلی

(۱) منی احراماھد الحسۃ شہادۃ بلا عذر فسق فترد کطلاق اعراض ای داسا (درمختار) ولذل فی المرد (قولہ بلاعذر) فان کان لہم قوۃ المشی او مال یستکرون بہ الدواب - (ہامش رد المختار مع الدر المختار کتاب الشہادات ۵/ ۶۳ ط سعید کراتشی)

(۲) و مصابہا لعیر ہا من الحقوق سواء کان الحق مالا او عیرہ ککاح و طلاق و وکالۃ ووصیۃ - رحلان او رحل وامرأتان ولا یفرق بینہما لقولہ تعالیٰ فذکر احدہما الآخر (الدر المختار مع ہامش رد المختار کتاب الشہادات ۵/ ۶۵ ط سعید کراتشی) اور یہ امر کہ عورتیں صاحب شہادت ہیں اور یہ سب کوئی بھی نہیں بلکہ اللہ عزوجل ہی ہے کہ اس سے حق قائم کرتے ہیں اور جس طرح ہو سکے شہادت دے سکتی ہیں اور یہی ہے کہ اس حالت میں زید اور شوہر کے قول سے مراد یہی ہے کہ شوہر کو کوہنی کی قوی گزگار نہیں ہوئی شوہر انکار دے گا کہ فی الدر المختار سمعت من روحہا انہ طلقہا ولا تغیر علی معہ من مصہا الا یثقل لہا قبلہ بدواء خوفاً القصاص ولا یثقل بنفسہا وفان الاور حدی نرفع الامر للنقاصی فان حلف ولا بیۃ فلا ثم علیہ وان قسہ فلا ضنی علیہا وفان بعد اسطر و قبل لا یثقلہ فانلہ الا سبغانی و نہ یعنی کما فی الساتر حانیہ و شرح الوصایۃ عن الملقط ای والا ثم علیہ کما مر (الدر المختار مع ہامش رد المختار کتاب الطلاق باب الرجوع ۳/ ۲۰ ط سعید کراتشی)

کسی دوسرے شخص سے ناجائز تعلق رکھنے کی بناء پر نکاح نہیں ٹوٹتا  
(انعمینہ مورخہ ۱۶ مارچ ۱۹۲۲ء)

(سوال) کیا یہ درست ہے کہ جو عورت دوسرے شخص سے ناجائز تعلق کر لے اور اس کا خوند کسی دوسری عورت سے ناجائز تعلق کر لے تو ان کا نکاح ٹوٹ جاتا ہے۔  
(جواب ۷۴) شوہر کے کسی اجنبیہ عورت سے یہ نہی کی کسی اجنبی شخص کے ساتھ ناجائز تعلقات سے نکاح نہیں ٹوٹتا، محمد کفایت اللہ غفرلہ

عورت کے اجنبی شخص کے ساتھ بھاگ جانے سے نکاح نہیں ٹوٹتا  
(انعمینہ مورخہ ۱۸ جون ۱۹۲۲ء)

(سوال) نعيم زوجہ زید بدون طلاق بجر کے ساتھ ناجائز تعلق کر کے چلی گئی چند روز کے بعد پھر شوہر کے گھر واپس آگئی زید نے اس کو رکھ لیا پھر دوبارہ نعيم غیر مرد کے ساتھ بھاگ گئی پھر کچھ عرصہ کے بعد واپس آئی زید نے پھر بھی رکھ لیا لوگوں نے طعنہ دیا تو زید نے اس سے نکاح ثانی کر لیا لیکن پھر نعيم اپنے شوہر کو چھوڑ کر غیر مرد کے ساتھ فرار ہو گئی اور برسوں غائب رہی زید نے عاجز ہو کر ایک مرد مسلمان معتبر کے سامنے نعيم کو تین صدق دے دیا لیکن اس کے بعد نعيم پھر شوہر کے پاس آئی اب زید نے نعيم کو بدون تہدید نکاح رکھ لیا ہے اور زید طلاق دینے سے بھی انکار کرتا ہے۔

(جواب ۷۵) جب کہ زید طلاق سے انکار کرتا ہے اور ایک آدمی کی گواہی سے طلاق کا ثبوت نہیں ہوتا (۱۰) تو لوگوں کو چاہیے کہ وہ زید سے قسم لے لیں اگر وہ قسم کھ کر کہہ دے کہ میں نے طلاق نہیں دی تو اس کا اعتبار کر لیں، اور اسلامی تحقیقات جاری رکھیں اگرچہ ایسی عورت کو دوبارہ فرار ہوتی رہی ہے رکھ لینا زید کی غیرت و میت سے تعلق رکھتا ہے تاہم اگر زید نے طلاق نہ دی ہو تو عورت اس کی منکوحہ ہے اور اسے رکھ لینے کا حق ہے عورت کے بھاگ جانے سے نکاح نہیں ٹوٹتا، محمد کفایت اللہ غفرلہ

(۱) وفي آخر حظر المحنتى لا يحب على الروح تطليق الفاحرة ولا عليها تسريح العاجر الا اذا حال ان لا يقيما حدود الله فلا بأس ان يفرقا (الدر المختار مع هامش رد المختار كتاب النكاح فصل في المحرمات ۵۰۳ طبع سعید کرمانشی)

(۲) وبما فيها لغير هامن الحقوق سواء كان الحق مالا او غيره كنكاح و طلاق و وكالة و وصية . . .

رحلان، اور حلی و امرأتان (الدر المختار مع هامش رد المختار كتاب الشهادات ۴۶۵ طبع سعید کرمانشی)

(۳) وبسأل القاضي المدعي عليه عن الدعوى فيقول انه ادعى عليك كما قلنا ذاق قول - فان اقر لها او انكر فبرهن المدعي قصي عليه بلا طلب المدعي والا يبرهن خلفه الحاكم بعد طلب اد لا يضمن طلبه المبرهن في جميع الدعاوى الا عند التالى - (الدر المختار مع هامش رد المختار كتاب الدعوى ۵۱۷ طبع سعید کرمانشی)

(۴) ولا يحب على الروح تطليق الفاحرة ولا عليها تسريح الفاحر الا اذا حال ان لا يقيما حدود الله فلا بأس ان يفرقا (الدر المختار مع هامش رد المختار كتاب النكاح فصل في المحرمات ۵۰۳ طبع سعید کرمانشی)

## فصل سیزدہم

### حالت نشہ میں طلاق دینا

نشہ کی حالت میں تین دفعہ کہا ”اس حرام زاوی کو طلاق دیتے ہیں“ تو طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟  
(المجمعۃ مورخہ یکم ستمبر ۱۹۳۵ء)

(سوال) ایک مسلم کا قل باغ نے حالت سکر میہ کی کسی حرکت کے سبب غیظ و غضب سے از خود رفتہ ہو کر دو عورتوں کی مواجہت میں کہا ”بلاؤ چار آدمی کے سامنے حلق دیں“ اور دیکھ کر طرف اشارہ کر کے کہا کہ ”اس حرام زناوی کو حلاق دیتے ہیں اس حرام زناوی کو طلاق دیتے ہیں“ اس حرام زناوی کو حلاق دیتے ہیں“ اس بعد طالق اپنے باپ کے استفسار پر انکار کرتا ہے کہ ہم نے ہرگز طلاق نہیں دیا نیز ہمیں طالق یاد نہیں ہے دراصل چونکہ خود متعلقہ اور گھر کی دو عورتیں گواہ ہیں ایسی صورت میں طالق واقع ہوئی یا نہیں؟

(جواب ۷۶) الحائے طلاق کے لئے اصل غلط صیغہ ماضی ہے (یعنی میں نے اس کو طلاق دی) اگر یہ غلط ہو تا تو وہ الحائے طلاق کے معنی اور نسبت الی الزوجہ میں صریح ہوتا کہ نیت کی حاجت نہ ہوتی اور حالت سکرم میں زجر او قوع طلاق کا حکم دیا جاسکتا۔ انہیں سوال میں جو غلط مذکور ہے وہ صیغہ ماضی نہیں ہے بلکہ (طلاق دیتے ہیں) صیغہ حال ہے اس کو انشاء کے لئے استعمال کرنے میں نیت کی حاجت ہے (۲۰) کہ

١٩) فالصريح قوله انت طالق و مطلقه و طلقك فهذا يقع به الطلاق الرجعي لان هذه الالفاظ تستعمل في الطلاق ولا تستعمل في غيره فكان صريحا وانه يعقب الرجعة بالنسب ولا يقصر إلى النية لانه صريح فيه لعلية الاستعمال ، الهداية كتاب الطلاق باب انقاع الطلاق ٢ ٣٥٩ ط شركة علميه لبنان ، (٢٠) ويقع خلاف كل روح بالغ عاقل ولو تقديرا لما يقع ليدخل السكران (درمختار) وول في الرد (قوله ليدخل السكران) : قد في حكم العقل وحراله (هامش رد المختار مع الدر المختار كتاب الطلاق ٣ ٢٣٥ ط سعيد كراتشي) طلاق السكران واقع ولما انه زائل بسبب هو معصيه فحمله باليا حكما وحراله - الهداية كتاب الطلاق فصل ٣ ٣٥٨ ط شركة علميه لبنان

۳۰) غفر الخالق یسیر فی الامرچہ مستحق قریب سے بھی کہتے ہیں امتیں ہوتی ہیں ان کی شیعیان سے کہتے ہیں  
 سے طلاق واقع ہو جائی ہے اسے شوہر اگر نہایت استقبال ہاں ہی ہو تو غفر الخاں جو کہ اس سے اس کا قبول نہیں۔ ۵۰۲ کما فی  
 الشیخۃ ویقع بہا فی ہذہ الاصلط و ما بمعنا ہا من الصریح (درمحرار) وقال فی الرد وقولہ و ما بمعنا ہا من الصریح  
 ای مثل ما سیدکرہ من نحو کو بی طلاق واطبقی ویا مطلقہ بالشدید وکذا المصارع اذا غلب فی الحال من  
 اضفقت کما فی البحر قلت ومہ فی عرف و ما بکو بی طلاق و مہ حدی طلاق فقلت احدث فقد صحیح الوقوع  
 بہ بلا اشتراط بیکہ کما فی الفتح (ہامش رد المحتار) مع الدر المحار کتاب الطلاق باب الصریح مطلب من  
 بوش یقع بہ (الرحمی ۲۴۸۳) و ما بمعنا لا المصارع حقیقہ فی الحال مجری فی الاستقبال  
 کما ہو احد المذاهب و فیہ یختلف و فی مشیوہ سہما و عی لاشرائہ برجع ہذا ارادۃ الحال بقریہ کوہ احار  
 اذ امر قائم فی الحال (ہامش رد المحتار کتاب الطلاق باب ترویض لطلاق ۳۱۹۲) مہ سعید کراتشی (بہ اس  
 ہدایت نہ کہ شکیں میں ہدایت ہو جس میں شک ہے تو اسے غفر الخاں سے کہتے ہیں۔ غفر الخاں علیہ السلام۔



یہ لفظ انشاء کے لئے استعمال کرنے کا تصدیق کیا ہو ولا نية للسکران۔ پس اس صورت میں وقوع طلاق کا حکم دینا اس کو مستزم ہو گا کہ ویاہر اس کی نیت انشاء ہونے کا حکم پہلے دیا گیا اور پھر وقوع طلاق کا حکم دیا گیا قواعد فقہیہ سے وقوع طلاق کا زجر احکم دینا ثابت ہے لیکن کسی نیت اور ارادے کا زجر اثبات کر دینا میرے خیال میں ثابت نہیں پس صورت مسئلہ میں وقوع طلاق کا حکم نہیں دیا جاسکتا۔ فقط محمد کفایت اللہ کان اللہ

نشہ چلا کر جب ہوش نہ رہا طلاق دوائی تو طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟

سر روز جمعہ مورخ ۱۵ اکتوبر ۱۹۳۶ء

(سوال) زید کو چند فقیروں نے مل کر گانچ چلایا اور وہ بالکل مست و مہوش ہو گیا اس انشاء میں ایک فقیر نے زید کی بی بی کو اپنی مجلس میں بلانے کا حکم دیا زید کی بی بی نے وہاں آکر اس فقیر کی بے عزتی کی اور خوب زائما زید نے اسی نشہ میں اپنی بی بی کو کہہ کہ میں نے تم کو تین طلاق دیا پھر ہوش میں آکر پشیمان ہوا اور ایک عالم سے دریافت کیا انہوں نے کہہ کہ طلاق نہیں ہوئی زید نے اپنی بی بی کو گھر بلایا اور ساتھ رہتے ہوئے مدت گزر گئی اور ایک لڑکا بھی پیدا ہوا اب بعض علماء کہتے ہیں کہ بغیر تحلیل کے وہ عورت اس کے لئے جائز نہیں ہوئی۔

(جواب ۷۷) نشہ کی حالت کی طلاق واقع ہو جاتی ہے مگر شرط یہ ہے کہ نشہ اپنے علم و اختیار سے استعمال کیا ہو، اگر کسی نے دھوکہ دے کر یا زبردستی نشہ چلا دیا اور اس حالت میں طلاق دی گئی تو وہ طلاق نہیں پڑتی، پس صورت مسئلہ میں اگر دوسری صورت واقع ہوئی تھی یعنی نشہ اپنے علم و اختیار سے استعمال نہیں کیا تو طلاق نہیں ہوئی تھی اور اگر پہلی صورت تھی تو طلاق ہو گئی تھی (۲) اور حلالہ ضروری

۱) یوقع طلاق کل زوج بالغ عاقل ولو تقدیراً بدائع لیدخل السکران ولو عبداً او مکراً او هارلاً او سبها حقیق العقل والسكران ولو سبیلاً او حششاً او دھوناً او بنج دحر' نہ یعنی تصحیح القدوری (تنبیہ الا بصار مع هامش رد المحتار کتاب الطلاق ۳/۲۳۵ ط سعید کرائشی)

(۲) واختلف التصحیح فبمن سکر مکراً او مضطراً (رد المحتار) وقال فی الرد (قوله اختلف التصحیح) فصیح فی النجیة وغیرها عدم الوقوع و حرم فی الخلاصة بالوقوع قال فی الفتح والا ول احسن لان موجب الوقوع عہ رواں العقل لیس! لا النسب فی رواہ سب محظور وهو منتف و فی البهر عن تصحیح القدوری انه التحقیق (هامش رد المحتار کتاب الطلاق ۳/۲۴۰ ط سعید کرائشی) وقال فی الہندیة ولو اکراه علی شرب الحمر او شرب الخمر لضرورة و سکر و طلق امراته اختلفوا فیہ التصحیح انه کما لا یلزمه الحد لا یقع طلاق ولا یفقد تصرفه کذا فی فتاوی قاضی خان (الفتاوی الہندیة کتاب الطلاق الباب الاول فصل فیمن یقع طلاقه و فیمن لا یقع طلاقه ۳۵۲ ط ماجدہ کوئٹہ)

(۳) وطلاق السکران واقع اذا سکر من الحمر او البید وهو مذهب اصحابنا رحمهم الله تعالی کذا فی المحيط ثم قال بعد اسطر ومن سکر من البیح یقع طلاقه و بعد لفتو هذا الفعل بین الناس و علیہ الفتوی فی رماننا کذا فی حواہر الاحاطی (الہندیة کتاب الطلاق الباب الاول فصل فیمن یقع طلاقه و فیمن لا یقع طلاقه ۳۵۳ ط ماجدہ کوئٹہ)

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

تھا (۱)

نشر کی حالت میں طلاق دی، مگر شوہر کو خبر نہیں کہ کتنی طلاق دی، تو کیا حکم ہے؟

(سوال) زید نے شب کے دو بجے شراب کے نشہ کی حالت میں اپنی بیوی کو زد و کوب کیا اور کہا کہ تجھے طلاق ہے اس وقت اس مکان میں زید اور اس کی بیوی اور زید کے والد صرف تین ہی کوئی موجود تھے زید کے والد کا حلیہ بیان ہے کہ میرے لڑکے نے ایک مرتبہ طلاق کا لفظ کہا تو میں نے اسے روکا اور خبردار کیا۔ اور وہاں سے اسے علیحدہ کر رہا تھا۔ کہ اس نے دوسری مرتبہ بھی طلاق کا لفظ کہا اتنے میں میں نے اسے علیحدہ کر کے تنبیہ کیا دوسرے روز جب لڑکی کے والدین نے یہ خبر سنی تو اگر اپنی لڑکی کو لے گئے پھر کسی نے زید سے پوچھا کہ تم نے کیا اپنی بیوی کو طلاق دیا تھا تو اس نے کہا کہ ہاں دیا تھا جب یہ پوچھا جاتا ہے کہ کتنی طلاق دیا تھا تو کہتے ہیں کہ مجھے معلوم نہیں کیونکہ میں نشہ میں تھا لڑکی سے پوچھا گیا کہ تم نے کتنی مرتبہ طلاق کا لفظ سنا تھا وہ کہتی ہے کہ میں ماہریت کی وجہ سے بدحواس تھی میں نے صرف طلاق کا لفظ سنا مگر یہ معلوم نہیں کتنی مرتبہ کہا اس واقعہ کے چھ ماہ بعد زید کے والد لڑکی کے والدین کے پاس گئے اور حلیہ بیان کیا کہ زید نے صرف دو مرتبہ طلاق دیا ہے اور وہ بھی نشہ کی حالت میں طلاق نہیں ہوا تم لڑکی کو بھیج دو انہوں نے کہا کہ عالم سے پوچھو ایک مقامی عالم سے یہ واقعہ سن و عن بیان کر دیا اور ان کا بتایا ہوا کفارہ ادا کر کے میاں بیوی کو ملا دیا گیا جس کو تقریباً پانچ سال گزر چکے ہیں اور دونوں میں زن و شوئی کے تعلقات قائم ہیں برادری کے لوگ کہتے ہیں کہ نشہ کی طلاق ہو گئی تھی لہذا یہ تعلقات ناجائز ہیں۔

المستفتی نمبر ۲۰۳ عبد العظیم (ناگپور) ۱۰ جمادی الثانی ۱۳۵۴ھ ۹ ستمبر ۱۹۳۵ء

(جواب ۷۸) ہاں نشہ کی حالت کی دی ہوئی طلاق ہو جاتی ہے (۱) لیکن ایک مرتبہ یا دو مرتبہ صرف طلاق طلاق سے طلاق رجعی ہوتی ہے پس اگر عورت کی عدت پوری نہ ہوئی ہو تو اندرون عدت رجعت صحیح ہوئی (۲) اور اگر عدت گزر چکی تھی تو دوبارہ نکاح کرنا ضروری تھا (۳) بغیر تجدید نکاح میاں بیوی کو ملا دینا درست نہیں تھا اب فوراً دونوں کا نکاح پڑھ دینا چاہیے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دلی

(۱) وان كان الطلاق ثلاثاً في الحرة ونسب في الامه لم تحل له حتى تنكح زوجاً غيره نكاحاً صحيحاً ويدخل به ثم يطلقها او يموت عنها كذا في الهدية والصاوي الهدية كتاب الطلاق الباب السادس في الرجعة فصل فيما تحل به المطلقة وما يتصل به ۱/۷۳ ط ما جديہ کوئٹہ

(۲) ويقع طلاق كل روح بالغ عاقل ولو تغدير بدائع ليدخل السكران ولو عبداً او مكرها او هار لا او سعيها او سكران ولو سبيد او حبش او افيون او سحر وحر او به يعني تصحيح القدوري (توسیر الابصار مع هامش رد المحتار) كتاب الطلاق ۳/۲۳۵ ط معبد کراچی

(۳) ۱۵۱ طلق الرجل امرأته تطليقة رجعية او تطليقتين فله ان يراجعها في عدتها (الهدية كتاب الطلاق باب الرجعة ۲/۳۹۴ ط شركة علمية ملتان)

(۴) وان كان الطلاق باناً دون الثلاث فله ان يزوجها في العدة و عدت انقضت (الصاوي الهدية كتاب الطلاق الباب السادس في الرجعة فصل فيما تحل به المطلقة وما يتصل به ۱/۷۳ ط ما جديہ کوئٹہ)

## فصل چار دھم طلاق کی اقسام

### طلاق بدعی کے آٹھ قسموں کا بیان

(مسائل) خاکسار نے یہ مسئلہ غایہ ۱: دوا شرع اردودر مختار و لکھنوی کے ص ۹۲ پر لکھا ہوا دیکھنا ہے باب الطلاق جلد ثانی (عبرت) البدعی ثلث متفرقة او ثنتان بمررة الخ (اردو ترجمہ) اور طلاق بدعی یہ کہ تین طلاق دینا جدا جدا و طلاق یکبارگی یعنی ایک غلط سے اٹھ آگے چل کر خود ہی لکھتے ہیں یہ سب صورتیں طلاق بدعی کی ہیں سو جب تین طلاق متفرق بدعی ہوں تو یکبارگی تین طلاق دینا بطریق اولی بدعی ہو گا اور اگر طہر میں طلاق بدعی دیکر رجعت کرے گا تو طلاق بدعی باقی نہ رہے گی (غایہ الاوطار جلد ثانی) (علاوہ ازیں آٹھ قسمیں بدعی کی بتائی ہیں وہاں پر لکھا ہے) (۱) ایک طہر میں تین متفرق طلاق دینا (۲) تین طلاق ایک غلط سے ایک طہر میں دینا (۳) اس طہر میں طلاق جس میں وطی ہو چکی ہے غرض یہ ہے کہ اس مسئلہ میں تین بار یکبارگی کتابدعی ہے اور بدعی میں رجوع کافی ہے یہ مسئلہ درست ہے یا نہیں یا اس کا مطلب کچھ اور ہے دوسری وطی والے طہر میں طلاق دینا بھی بدعی ہے اور شخص مذکور نے اس طہر میں جس میں طلاق دی ہے وطی بھی کی ہے طلاق بدعی دیکر رجعت کرنے سے بدعی باقی نہیں رہے گی؟ کیا مطلب ہے شخص مذکور کا نکاح ثانی کر دیا گیا تو اس کا نکاح اگر اس طرح بلا طلاق درست نہ ہو اور وہ حرام ہو تو اس کو روک دیا جائے جو صورت حکم و ارشاد کے مطابق ہو عمل میں لائی جائے۔

المستفتی نمبر ۱۱۱ سلطان محمد (ربنک)

۱۹ جمادی الاول ۱۳۵۵ھ ۸ اگست ۱۹۳۶ء

(جواب ۷۹) ہاں ایک طہر میں تین طلاقیں ایک غلط سے یا تین مرتبہ متفرق طور پر دینا بدعی طلاق ہے (۱) اور تین طلاقیں دینے کے بعد رجعت نہیں ہو سکتی حلالہ ضروری ہے (۲) جس طہر میں وطی کی ہے اس میں ایک طلاق بھی دی جائے تو یہ بدعی ہوگی لیکن ایک یا دو طلاقیں دیکر اسی طہر میں رجوع کر لے تو یہ

(۱) او طلاق البدعی ان یطلقها ثلاثا بکرامة واحدة او ثلاثا فی طہر واحد فاذا فعل ذلك وقع الطلاق وکان عاصبا (الہدایہ کتاب الطلاق باب طلاق المدة ۳۵۵/۲ ط شریکة علمہ مدندان)  
(۲) قال اللہ تعالیٰ فان طلقها فلا تحل له من بعد حتی تنکح زوجا غیرہ (البقرة ۲۳۰) وعن عائشہ ام المؤمنین ان رجلا طلق امرأته ثلاثا فنزحت فطلق فبطل النکاح الاول قال لاحی بن یزید عسیلہا کما ذاق الاول (رواہ البخاری فی الجامع الصحیح باب من احذر الطلاق الثلاث ۷۹۱/۲ ط قدیمی کراتشی) وان کان الطلاق ثلاثا فی الحرة وفسخ فی الامه لم تحل له حتی تنکح زوجا غیرہ نکاحا صحیحا ویدخل بها ثم یطلقها او یموت عنها کذا فی الہدایہ (الفتاویٰ الہندیہ) کتاب الطلاق الباب السادس فی الرجعة فصل فیما تحل به المطلقة وما یمنع به ۷۷۳/۱ ط ماحدیہ کوئٹہ)

جائز ہے اور طلاق بدعی نہ رہے گی یعنی بدعی طلاق دینے کا گناہ رجعت کر لینے سے معاف ہو جائے گا (۱)۔  
 غرض تین طلاقیں یکدم ایک لفظ میں دینے کے بعد رجعت جائز نہیں اسی طرح متفرق طور پر دینے سے  
 تین پوری ہو جانے کے بعد رجعت جائز نہیں (۲) رجعت اسی صورت میں جائز ہے کہ وطی والے طہر میں یا  
 ۷ لست حیض میں ایک یا دو طلاقیں دی ہوں ان صورتوں میں رجعت ہو سکتی ہے (۳) بدعی کی آٹھ قسمیں جو  
 غایۃ الاوطار میں مذکور ہیں ان میں سے تیسری 'چوتھی' پانچویں 'چھٹی' ساتویں 'آٹھویں' صورتوں میں  
 رجعت جائز ہے مگر پانچویں سے آٹھویں تک صورتوں میں ایک یا دو طلاقیں ہوں تین نہ ہوں۔  
 محمد کفایت اللہ کا ان اللہ لہ دہلی

## فصل پانزدہم ایک مجلس میں تین طلاقیں

(۱) یکبارگی تین طلاق ایک مجلس میں دینے سے تین طلاق واقع ہو جائے گی  
 (۲) حالت حیض میں کہا "میں نے تجھے طلاق بدعی دی" تو لقمی طلاق واقع ہوئی  
 (۳) حالت غصہ میں طلاق دینے سے حنفیہ کے علاوہ اور اماموں کے نزدیک طلاق واقع  
 ہوتی ہے یا نہیں؟

(سوال) (۱) زید نے اپنی زوجہ کو بایں الفاظ طلاق نامہ جب کہ وہ حیض سے تھی حالت غضب میں تحریر  
 کر کے دیا کہ ہندو بہت بزرگوں کے ساتھ رہتا ہوں راقم زید بن قلاں تو اس صورت میں عند اشافی یا  
 عند احمد یا نیک طلاق واقع ہوگی یا نہیں اگر واقع ہوگی تو کتنی؟ (۲) زید اگر یہ کہے اپنی زوجہ کو کہ میں نے  
 تجھے طلاق بدعی دی تو اس کہنے اور حالت حیض میں تینوں ساتھ دینے میں کچھ فرق ہے یا نہیں (مذہب  
 علاوہ مذکورہ میں) (۳) دیگر یہ کہ حالت غضب میں طلاق دینے سے حنفیہ کے علاوہ اور اماموں کے  
 نزدیک طلاق واقع ہوتی ہے یا نہیں یہاں پر سوائے علمائے احناف کے اور کوئی علم نہیں ہے نہ شافعی نہ  
 مالکی نہ حنبلی اور نہ یہ معلوم ہے کہ ہندوستان میں ہے یا نہیں جمعیۃ علماء ہند کے جید علماء کی خدمت

(۱) والدمی ثلاث مطرفة، و ثلث بمرۃ او مرتین فی طہر واحد لا رجعة لہ او واحدة فی طہر و ثلث فیہ او واحدة  
 فی حیض موطوءة و ثلث رجعتھا علی الاصح فیہ ای فی الحيض رجعتھا للمعصبة فاذا طهرت طلقھا ان شاء او امسکھا  
 (در مختار) قال فی الرد (قوله ثلاث مطرفة) وكذا بكلمة واحدة بالاولی (ہامش رد المحتار مع الدر المختار کتاب  
 الطلاق ۲۳۲/۳ ط سعید کر اتشی)

(۲) لا یسکھ مطلقۃ من نکاح صحیح نافذ بها ای بالثلاث لوحرة و نہیں لوامة حتی یطأھا غیرہ ولو الغیر مراہقا  
 بجامع مثله بنکاح (الدر المختار مع ہامش رد المحتار) کتاب الطلاق جاری ہے

میں یہ استثناء شافعیہ و حنبلیہ کے مذہب کے متعلق جواب حاصل کرنے کے لئے روانہ کئے گئے ہیں تو امید ہے کہ علمائے حنف خصوصاً علامہ مفتی اعظم محمد کفایت اللہ صاحب مدظلہ جواب سے مطلع فرما کر عند اللہ ماجور و مشکور ہوں گے۔

المستفتی نمبر ۱۷۰۱۷۰ (جو ہا سہرگ - افریقہ)

۱۵ جمادی الثانی ۱۳۵۵ھ ۳ ستمبر ۱۹۳۶ء

(جواب ۸۰) ایک لفظ سے یا ایک مجلس میں تینوں طلاق دیئے سے تینوں طلاقیں پڑ جاتی ہیں اس پر ائمہ اربعہ کا اتفاق ہے (۱) حیض کی حالت کی طلاق بھی پڑ جاتی ہے البتہ اگر ایک دو طلاق دی گئی ہوں تو رجعت لازم ہوتی ہے (۲) تین طلاق حالت حیض میں دیدی جائیں تو ائمہ اربعہ کے نزدیک طلاق مغلط ہو جائے گی (۱) البتہ بعض اہل حنابلہ اور روافض کے نزدیک ایک مجلس کی تین طلاقیں نہیں پڑتیں (۲) (۳) اگر حیض میں یہ کہے کہ میں نے تجھے طلاق بدعی دی تو ایک طلاق ہوگی اور رجعت واجب ہوگی (۴)

حاشیہ صفحہ گذشتہ باب الرجعة ۴/۹۰ ط سعید کراتشی، وقال فی الہدیة وان کان الطلاق ثلاثا فی الحرّة وثبت فی الإمامة لم تحل له حتی تنکح روحا غیرہ نکاحا صحیحا ویدخل بہا لم یطلقها أو يموت عنها ولا صل فیہ قوله تعالیٰ " فان طلقها فلا تحل له من بعد حتی تنکح روحا غیرہ" والمراد الطلقة الثالثة (الہدیة - کتاب الطلاق) باب الرجعة فصل فیما تحل بہ المطلقۃ ۴/۳۹۹ ط شركة علمیه ملتان

(۳) وإذا طلق الرجل امرته تطلیقة رجعية أو تطلیقین فله ان یراجعها فی عدتها وصبت بذلك أو لم ترض لقوله تعالیٰ "فامسکوهن بمعروف" من غیر فصل (الہدیة کتاب الطلاق) باب الرجعة ۴/۳۹۹ ط شركة علمیه ملتان

(۹) وقال اللیث عن نافع کان من عمر اذا سئل عن طلق ثلاثا قال لو طلقت مرة أو مرتین فان النسی تجزئ امرئین بهذا فان طلقها ثلاثا حرمت حتی تنکح روحا غیرہ (رواہ البحاری فی الجامع الصحیح کتاب الطلاق) باب من قال لامراته انت علی حرام الخ ۲/۷۹۲ ط قدیمی کراتشی، وقال فی الرد وذهب جمهور الفقہاء والتابعین ومن بعدهم من ائمة المسلمین الى انه یقع ثلاث - وقد ثبت النقل عن اکثرهم صریحا بالاقع الثلاث ولم یظهر لهم مخالف فیما دا بعد الحق الا الصلّاء وعن هذا قلنا لو حکم حاکم بانها واحدة لم یفد حکمہ لانه لا یسوغ الاجتهاد فیہ لیسو خلاف لا اختلاف (ہمش رد المحتار کتاب الطلاق ۳/۲۳۳ ط سعید کراتشی) وکذا فی فتح القدیر ۳/۴۹۹، ۴/۷۰ ط مصطفى النانی الحلبي بمصر والمعنی لابن قدامة کتاب الطلاق فصل تطیّق الطلاق بکلمة واحدة ۷/۲۸۳ دار الفکر بیروت

(۲) عن ابی غلاب یونس بن حبیہ قال قلت لابن عمر رجل طلق امرأته وهی حائض قال تعرف ابن عمر ان عمر ان عمر طلق امرأته وهی حائض فبئس عمر النسی تجزئ فذكر ذلك له فامرہ ان یراجعها فاذا طهرت فاراد ان یطلقها فایطعها قلت فهل عد ذلك طلاقا قال رایت ان عجز واستحکم (رواہ البحاری فی الجامع الصحیح کتاب الطلاق) باب من طلق وهل یواجه الرجل امرأته بالطلاق ۲/۷۹۰ ط قدیمی کراتشی

(۳) حائضہ کو حالت حیض میں طلاق دینا یا تنکح بہ عت ہے لیکن طلاق واقع ہو جاتی ہے اس لئے قہار رجعت کو ضروری کہتے ہیں اور ظاہر ہے کہ رجعت ایک یا دو طلاق مرتبہ میں ہو سکتی ہے لیکن تین طلاق کے بعد رجعت درست نہیں اور بغیر طلاق کے اس سے شوہر لو کہ کافر جائز نہیں کما فی الہدیة وغیرہا من کتب الفقہ وان کان الطلاق ثلاثا فی الحرّة وثبت فی الإمامة لم تحل له حتی تنکح زوجا غیرہ نکاحا صحیحا ویدخل بہا ثم یطلقها أو يموت عنها والاصل فیہ قوله تعالیٰ " فان طلقها فلا تحل له من بعد حتی تنکح زوجا غیرہ" (الہدیة کتاب الطلاق) باب الرجعة ۴/۳۹۹ (جاری ہے)

(۳) رات غضب کی طلاق بعض حنبلہ کے نزدیک واقع نہیں ہوتی (۱)  
محمد کفایت اللہ کان اللہ له ولی

اپنی بیوی سے تین دفعہ کہا ”میں نے تجھے طلاق دی“  
(اشعریہ مورخہ ۶ اکتوبر ۱۹۲ء)

(سوال) میں اپنے میکے میں تھی میرا شوہر ماتم پری کو آیا اور دن بھر رہا بعد مغرب اس نے میرے بھائی سے کہا کہ میں دوسری بیوی کرنا چاہتا ہوں اس بیوی سے (میری طرف اشارہ کر کے) مجھے کوئی واسطہ نہیں اسے چاہیے وہ اختیار ہے میں نے اس کو چھوڑ دیا مجھے میرا زیور دید و تب میرے بھائی نے حملہ کے پانچ شخصوں کو بلایا جو کہ صاحب علم اور مذہب سے واقف تھے انہوں نے میرے شوہر کو بہت سمجھایا پر وہ بار بار وہی جملے کہتا رہا کہ میں دوسری بیوی کرنا چاہتا ہوں میرا زیور مجھے دید و تب ان شخصوں نے کہا کہ ایسے جملے کہنے سے بیوی کو طلاق ہو جاتا ہے تب میرے شوہر نے کہا کہ مجھے دوسری بیوی کرنا ہے اور میری طرف اشارہ کر کے کہا کہ اس لئے میں نے اس کو طلاق دیا طلاق دیا پھر میں نے خود پوچھا کہ کیا آپ نے مجھے طلاق دیا تو کہا کہ ہاں میں نے تجھے طلاق دیا میں نے تجھے طلاق دیا میں نے تجھے طلاق دیا جب وہ طلاق دے چکا تو ان شخصوں نے مجھے زیور دے دینے کی نسبت کہا پر میں نے زیور دینے سے انکار کیا کیونکہ کل زیور میں سے کچھ زیور میری مشقت کا تھا اور کچھ میرے میحہ میں سے بعد شادی کے ملا تھا پر میرے شوہر نے جھوٹا سچا حق ہر زیور کے لئے بنا کر اور جب کچھ ندن پڑا تو ہر زیور کے وقت طلاق پر طلاق دیکر کل زیور لیا مغرب کے وقت سے رات کے ایک بجے تک طلاق کا استعمال ہوتا رہا طلاق کے پتھون بعد اس نے دوسری بیوی کر لی اب کچھ عرصہ کے بعد وہ کہتا ہے کہ میں نے طلاق نہیں دیا اور کہتا ہے کہ میرا ایک گواہ ہے (جو اس کا حقیقی ماموں ہے)

(جواب ۸۱) اگر واقعہ یہی ہے جو سوال میں مذکور ہے تو تینوں طلاقیں ہو چکی ہیں اور عورت بدون حائلہ کے شوہر کے لئے جائز نہیں ہو سکتی (۲) عورت کے لئے دو گواہوں کی گواہی سے طلاق ثابت ہو سکتی ہے

۱۔ شیخ سلمہ ندیشہ (۳) وعن الامامية لا يقع بلفظ الثلاث ولا في حالة الحيض لانه بدعة محرمة (هامش رد المحتار: كتاب الطلاق ۳/۲۳۳ ط سعید کراتشی)

(۵) والدعی ثلاث متفرقة او واحدة في حيض موطوءة و تحب رجعتها على الاصح ای فی الحيض رفعاً للمعصية (المر المحتار مع هامش رد المحتار: كتاب الطلاق ۳/۲۳۳ ط سعید کراتشی)

(۱) قلت وللمحافظة من القسم الحيض رسالة في طلاق العيصان قل فيها انه على ثلاثة اقسام - احدها ان يحصل له مادي العيص بحيث لا يتغير عقله و يعلم ما يقول و بقصد وهذا الاشكال فيه الناس ان يبلغ النهاية فلا يعلم ما يقول ولا يبرده فهذا لا ريب انه لا يقد شئ من اقواله - الثالث من توسط بين المرتبتين بحيث لم يصر كالمحمون فهذا محل النظر والا دلة تدل على عدم بقاء اقواله ملخصاً من شرح العاية الحنبلية لكن اشار في العاية إلى مخالفة في الثالث حيث قل و يقع طلاق من عصب خلاف لاس القيم (هامش رد المحتار) جاری ہے

(۱) پور جب پانچ گواہ موجود ہیں تو پھر ثبوت میں کیا کلام ہے؟ محمد کفایت اللہ کا ان اللہ لہ

## فصل شانزدہم طلاق مشروط بمعافی مہر

مہر کی معافی کی شرط پر طلاق دی اور عورت نے  
مہر کی معافی سے انکار کر دیا تو طلاق واقع نہیں ہوتی

(سوال) زید حج اپنی سسرال میں جا کر برائے روزگار سکونت اختیار کر لی چند روز بعد وہ ارادہ وطن آئے کا کرتا ہے اور اپنے خسر سے اپنی زوجہ کی رخصت کا طالب ہوتا ہے زید کا خسر کہتا ہے کہ اگر رہتا ہے تو میرے ہی مکان پر رہو لڑکی کو تمہارے مکان پر رخصت نہ کروں گا اگر تم کسی قسم کی زیادتی کرو گے تو میں تدارک کروں گا بھریہ ہے کہ تم طلاق دے دو ورنہ واپس چلے جاؤ زید واپس آکر اپنے چچا کو ہمراہ لے کر پہنچتا ہے اور رخصت کا طالب ہوتا ہے نوٹ عیش مہر منجاب سہاقہ نوٹ طلاق چٹختی ہے بعد تحریر و دستویزات جس وقت نوٹ نشانی انگوٹھا چٹختی ہے وہ انکار کر دیتی ہے کہ میں مہر عیشوں نہ طلاق لوں اس طرف زید انکار کرتا ہے کیونکہ یہ معاملہ غصہ کا درمیان خسرو چلاؤ کے لڑکی کے درمیان کا تھا بعدہ وہ دونوں کا عقد بھاڑ دیئے گئے زید اپنی زوجہ کو رخصت کر آکر واپس لے آتا ہے اہل بدوری کہتے ہیں کہ جب تک نکاح دوبارہ نہ ہو جائے حقہ پانی میں ہم شریک نہ ہوں گے غرضیکہ دوبارہ نکاح ہوتا ہے اس حالت میں نکاح لول کا جزر پلای نہیں؟ المستفتی نمبر ۵۷۸۷۱ مر علی صاحب (عجلہ رسول پور۔ آگرہ)

۳ شعبان ۱۳۵۶ھ ۱۰ اکتوبر ۱۹۳۷ء

(جواب ۸۲) جبکہ طلاق معافی مہر کے ساتھ مشروط تھی اور عورت نے معافی مہر سے انکار کر دیا تو طلاق نہیں پڑی (۲) نکاح لول باقی ہے تجدید نکاح کی ضرورت نہ تھی۔ محمد کفایت اللہ کا ان اللہ لہ دہلی

حاشیہ صفحہ ۱۷۷

کتاب الطلاق مطلب فی طلاق المدعوں ۳/۲۴۴ ط سعید کراتشی

(۲) وان كان الطلاق ثلاثا في الحرة او اثنين في الامه لم تحل له حتى تلج زوجا غيره نكاحا صحيحا و يدخل بها ثم يطلقها او يموت عنها والا صل فيه قوله تعالى " فان طلقها فلا تحل له من بعد حتى تنكح زوجا غيره " والمراد الطلقة الثالثة. الهداية كتاب الطلاق باب الرجعة فصل فيما تحل به المطلقة ۳/۳۹۹ ط شركة علمية ملتان حاشیہ صفحہ ۱۷۷

(۱) ونسا بها لغيرها من الحقوق سواء كان الحق مالا وغيره كنكاح و طلاق وو كالة و وصية و رجلا و - او رجل وامرأتان (المر المختار مع هامش رد المختار كتاب الشهادات ۵/۶۵ ط سعید کراتشی)

(۲) وانما اضافته الى الشرط وقع عقب الشرط اتفاقا مثل ان يقول لا مرأته ان دخلت الدار فانت طالق (الفتاوى الهندية كتاب الطلاق الباب الرابع في الطلاق بالشرط الفصل الثالث في تعليق الطلاق ۶/۲۰ ط مجديہ کونہ)

## فصل ہفدہم حق مطالبہ طلاق

(۱) عورت کب طلاق کا مطالبہ کر سکتی ہے؟

(۲) جب شوہر نے تین طلاقیں دیدیں تو بیوی پر تینوں واقع ہو گئیں

(سوال) (۱) ایک عورت کی شادی عرصہ سات آٹھ سال سے ہوئی زوجہ نیک طبیعت 'ایماندار' نیک چمن ہے اس کا خاوند بڑا بد مزاج ہے اور رات دن تکالیف دیتا رہتا ہے اور بلا تاخیر روزانہ مار پیٹ کر تارتا ہے عورت کو قطعی نہیں چاہتا نان و نفقہ میں بھی کمی کرتا ہے زوجہ مار پیٹ سے ہمیشہ خوف زدہ رہا کرتی ہے اور شوہر اس کا ہر شدید مار پیٹ کرتا ہے مار کوٹ سے ہمیشہ بی ہمدرد رہا کرتی ہے کیا ایسی صورت میں عورت اپنے شوہر سے شرعاً طلاق لے سکتی ہے؟

(۲) شوہر بد مزاج ہے زوجہ کی تعمیل حکم کرتے ہوئے بھی شوہر اس کو ہمیشہ مار کوٹ کر تارتا ہے اور نہیں چاہتا اس سلسلہ میں کئی مرتبہ عورت کو کہتا ہے کہ تو چلی جا تجھے طلاق ہے اور اپنے گھر سے باہر نکال دیتا ہے لیکن ایک یا دو مرتبہ لفظ طلاق کہہ کر رک جاتا ہے تیسری مرتبہ اپنے منہ سے طلاق کا لفظ نہیں کہتا ایک مرتبہ طلاق کا لفظ کہہ کر زوجہ کو اس کے شوہر نے گھر سے باہر نکال دیا اس کے باپ کے یہاں زوجہ رہی اس کے بعد عورت اپنے میکے میں ہی تھی کہ تیس روز بعد پانچ سات آدمی مسلمان معتبر ساتھ لاکر زوجہ کا شوہر اپنے گھر بلا لیا شوہر کا باپ موجود تھا پھر وہی زوجہ کے باپ و تایا کو بھی بلا لیا تمام اشخاص کے سامنے دو مرتبہ زوجہ کے خاوند نے اپنی زوجہ کو طلاق دیدی اس طرح سے تین مرتبہ طلاق دی اور کہا کہ اب میں اس عورت کو نہیں رکھنا چاہتا کیا ایسی صورت میں شرعاً طلاق ہو چکی ہے یا نہیں؟

المستفتی نمبر ۱۸۹۲ شیخ محمد حسین صاحب (راجپوتانہ) ۷ شعبان ۱۳۵۶ھ م ۱۳ اکتوبر ۱۹۳۷ء (جواب ۸۳) (۱) ہاں شوہر کی اس تعدی پر زوجہ کو حق ہے کہ وہ طلاق یا خلع کا مطالبہ کرے اور زوج کو لازم ہے کہ وہ یا تعدی سے باز آئے یا زوجہ کو چھوڑ دے (۱)

(۱) قال اللہ تعالیٰ: "الطَّلَاقُ مِرْتَانِ فَاِذَا مَسَّكَ مَعْرُوفٌ اَوْ تَسْرِیْحٌ بِاحْسَابٍ - فَاِنْ خِفْتُمْ اِلَّا بَقِيْعًا حُدُوْدَ اللّٰهِ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا فِيمَا افْتَدَتْ بِهٖ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَعْلَمُوْهَا وَمَنْ يَتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظَّالِمُوْنَ" (البقرة ۲۲۹) وقال فی البحر - واما سببه فالحاجة الى الخلاص عند ثلث الاحلاق و عروض العشاء الموحية عدم اقامة حدود الله تعالى - ويكون واجبا اذا فات الا مساك بالمعروف (البحر الرائق: كتاب الطلاق ۲۵۳/۳ ط دارالمعرفة بيروت) وقال فی الدر ولا بأس به عند الحاجة للشقاق بعدم الوفاق (درمختار) وقال فی الرد (قوله للشقاق) اي لوجود الشقاق وهو الاختلاف والتخاصم وفي الفهستاني عن شرح الطحاوي: السنة اذا وقع بين الزوجين اختلاف ان يجتمع اهلهما ليصلحوا بهما فان لم يصطلحوا جاز الطلاق والخلع وهذا هو الحكم المذكور في الآية (الدر المختار كتاب الطلاق باب الخلع ۴۴۹/۳ ط معبد كراشي)



(۲) جب شوہر تین طلاق دیدے خواہ ایک دفعہ خواہ فاصلے سے اور فاصلہ کتنا ہی ہو (۱) جب تین طلاقیں پوری ہو جائیں تو طلاق مغلطہ پڑ جائے گی (۱۰) صورت مسئلہ میں سوال سے ظاہر ہوتا ہے کہ طلاق کا مجموعہ تین سے زیادہ ہو چکا ہے اس لئے عورت پر طلاق مغلطہ ہو چکی ہے اور اسی وقت سے ہوئی ہے جب طلاقوں کا مجموعہ پورا ہوا ہے۔ محمد کفایت اللہ کا لائف لائبریری

## فصل ہیجدهم تخیر و تعلیق

تعلیق طلاق میں شرط کئے جانے سے طلاق واقع ہو جاتی ہے ورنہ نہیں۔

(سوال) زید شام سے مجلس سہ میں ۱۲ شب تک موجود رہا جب مہمس ختم ہوئی اپنے گھر آیا اور اپنی بی بی کے مکان کے اندر داخل ہوا زید کی بی بی اپنے بچے کے پاس تھی جس کی عمر تین روز کی تھی زید نے اسے اٹھا کر یہ کہا کہ اس وقت ہم تم سے مجسٹر ہوں گے زید کی بی بی مذکور نے یہ کہا کہ ہم اس وقت حالت نفاس میں ہیں حالت حیض و نفاس میں مرد کو مجسٹر ہونا نہیں چاہیے یہ خدا کا حکم ہے مگر زید نے اس کی بات کو نہیں سمجھا اور دوبارہ خواہش ظاہر کی اس پر زید کی بی بی نے زید سے یہ کہا کہ اگر زید دستی کرو گے تو تمہاری والدہ کو اٹھا کر یہ بات کہہ دیں گے اس پر غصہ ہو کر زید نے کہا کہ اگر میری والدہ سے اس وقت جا کر کہہ دو گی تو تم کو طلاق دیدیں گے پھر وہ اپنا مجسٹر ہونے کی خواہش ظاہر کی جو بد اصرار زید کے وہ اپنے مکان سے اٹھ کر اپنی خوشدامن کی طرف چلی اس وقت اس کی خوشدامن بے خبر نیند میں سوئی ہوئی تھی لہذا اپنی خوشدامن کو چمکائیں مکی واپس اپنے گھر میں زید کے پاس آئی زید کو یہ شبہ ہوا کہ میری والدہ سے جا کر کہہ دیا ہے زید نے اسی وقت اسی گھر میں بی بی کو تین طلاق دیدیں اور باہر چلا آیا جب صبح کو لوگوں نے زید سے یہ دریافت کیا کہ تم نے اپنی بی بی کو رات طلاق کیوں دیا تو زید نے یہ کہا کہ اس نے میری بات میری والدہ کو جا کر کہی ہے ہم نے غصہ کی حالت میں طلاق دیدی اس پر لوگوں نے زید کی

(۱) شریعت مقدسہ نے مرد کو ایک عورت کے متعلق تین طلاقیں دینے کا اختیار دیا ہے یہ تین طلاقیں خواہ یکے بعد دیگرے ایک طہر میں یا ایک مجلس میں ہوں یا تین مجلسوں میں یا تین طہروں میں ہوں یا ایک طلاق یا دو طلاق کے بعد مدت طویلہ گزر جانے کے بعد یوں اور خواہ پہلی اور دوسری طلاق کے بعد رجعت کر لی گئی ہو یا نہ کی ہو رجعت نہ کرنے کی صورت میں دوسری طلاق انقضائے مدت سے محض ہوگی تو محسوب ہوگی ورنہ نہیں اس لئے کہ وقوع طلاق کے لئے عورت کو مسکوحہ یا معتدہ ہونا ضروری ہے۔ کما فی رد المحتار (قولہ و محله المسکوحہ) ای ولو معتدہ عن طلاق رجعی او بان غیر ثلاث فی حرۃ و نینۃ فی امۃ (ہامش رد المحتار مع الدر المختار کتاب الطلاق ۳ ۲۳۰ ط سعید کراچی)

(۲) وان كان الطلاق ثلاثاً في الحرۃ و نینۃ في الامۃ لم تحل له حتی تکبج زوجا غیرہ نکاحا صحیحاً و بدخل بها لم یطلقها او یموت عنها کذا فی الہدایۃ و الفتاوی الہندیۃ کتاب الطلاق الباب السادس فی الرجعة فصل فیما تحل به المطلقة وما یبطل به ۱/ ۷۳ ط ما جدیدہ کوئٹہ

والدہ سے دریافت کیا تو اس کی والدہ نے کہا کہ ہم کو زید کی بی بی نے کچھ نہیں کہا اور نہ وہ میرے پاس آئی ہے اور زید کی بی بی سے بھی یہ بات دریافت کی گئی تو اس نے یہ کہا کہ ہم نے کوئی بات اپنی خوش دامن سے نہیں کہی اور نہ جگا پینچہ واپس چلی گئی لہذا اگزارش یہ ہے کہ زید کی بی بی کو طلاق ہوئی یا نہیں اگر طلاق ہو گئی تو عورت کی عدت تین ہی ہوگی۔ المستفتی نمبر ۲۲۸۱ محمد قیوم صاحب - درہمچہ

۳ رجب الثانی ۱۳۵۷ھ ۶ جون ۱۹۳۸ء

(جواب ۸۴) اگر زید نے عورت کو طلاق دیتے وقت معطل طور پر طلاق دی ہو یعنی یوں کہا ہو کہ اگر تو نے میری بات میری ماں سے کہی تو تجھے طلاق اور عورت نے اس کی ماں سے وہ بات نہیں کہی تو طلاق نہیں ہوگی (۱) لیکن اگر اس نے تعلیق نہیں کی تھی تو طلاق ہو گئی (۲) اور اب اس کی عدت تین حیض آنے پر پوری ہوگی (۳) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

## فصل نوزدہم تخیر طلاق

شوہر کی طرف سے بیوی کو طلاق کے اختیار ملنے کے بعد بیوی کو طلاق کا حق حاصل ہے (سوال) زید نے اپنی اہلیہ کو ایک تحریر ۱۷ مئی ۱۹۳۲ء کو دی اور اس نے اس وقت پڑھ بھی لی بعد ازاں ۲۶ مئی ۳۲ء تک دونوں زن و شوہر ایک مکان میں رہتے رہے اور تعلقات زن و شو قائم رہے ۲۶ مئی ۳۲ء کو اطلاع دی اور ایک تحریر ۳۰ مئی ۳۲ء کو زوجہ زید نے دی دونوں کی نقلیں درج ذیل ہیں پس اس صورت میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں اور اگر ہوئی تو کونسی ہوگی؟

(نقل تحریر شوہر) محترمہ! اسلام حکیم میں نے آپ کے مطالبہ پر بہت غور و خوض کرنے کے بعد جو فیصلہ کیا ہے اس سے آپ کو مطلع کر دیتا بہت ضروری سمجھتا ہوں و بیوی تعلقات یا خدا اور رسول کی طرف سے جو حق مجھ کو حاصل ہے اس کا حق آپ کو کرتا ہوں یعنی اگر آپ واقعی مجھ سے علیحدگی کا فیصلہ کریں تو میں آپ کی راہ میں محض نہیں ہوں گا بعد آپ کا اپنے فیصلہ سے مطلع کر دینا کافی ہو گا زیادہ کیا عرض کروں میری گستاخیوں کو معاف فرماتے ہوئے اپنے فیصلہ سے مطلع فرمائیں۔

(۱) واداً اصافہ الی الشرط وقع عقب الشرط مثل ان يقول لا امراته ان دخلت الدار فانت طالق (الہدایۃ کتاب الطلاق) باب الایمان فی الطلاق ۲ ۳۸۵ ط شریکۃ علمیہ ملتان

(۲) و یقع طلاق کل زوج بالغ عاقل ولو تقدیر بدائع لیدخل لسکون ولو عبد او مکرمہ (تنویر الابصار مع ہامش رد المحتار) کتاب الطلاق ۳ ۲۳۵ ط سعید کراچی

(۳) قال اللہ تعالیٰ - والمطلقات یتربصن ثلاثہ فروع (البقرة ۲۲۸) وقال فی الدر وہی فی حق الحرۃ ولو کتابۃ تحت مسلم تحيض لطلاق ولو رجعا او فسخ بجمع اسبابہ بعد الدخول حقیقۃ او حکماً ثلاث حیض کواحد لعدم تحریر الحیضۃ (الدر المختار مع ہامش رد المحتار) کتاب الطلاق باب العدة ۳/ ۵۰۴ ط سعید کراچی

۱۷ مئی ۱۹۴۲ء

(نقل تحریر زوج) جناب ---- وعلیکم السلام آپ کی تحریر مجھ کو ملی میں نے کافی غور کیا آپ کی تحریر سے مجھے اتفاق ہے میں آپ کو زبانی بھی مطلع کر چکی ہوں اور اس تحریر کے ذریعہ پھر مطلع کرتی ہوں کہ میں نے طلاق منظور کیا اب مجھے آپ سے کوئی واسطہ نہیں اور کسی قسم کا تعلق زن و شوبہائی نہیں رہا۔

۳۰ مئی ۱۹۴۲ء

المستفتی نمبر ۲۷۴۱ محمد فخر الہدی کلکتہ - ۲۶ جمادی الاول ۱۳۶۱ھ ۱۱ جون ۱۹۴۲ء

(جواب ۸۵) زید کی تحریر میں تحمیر و تفویض ہے اور عموم لوقات کا کوئی لفظ نہیں ہے اسلئے وہ مقید باجلاس ہے یعنی جس مجلس میں زوجہ نے وہ تحریر پڑھی تھی اسی مجلس میں اسے طلاق ڈال لینے کا حق تھا جب اس مجلس میں اس نے اپنے اوپر طلاق نہیں ڈالی تو وہ اختیار جو اسے دیا گیا تھا باطل ہو گیا (۱) پھر ۲۶ مئی تک دونوں کا باہم زن و شو کی طرح رہنا بھی مہل اختیار ہے لہذا ۲۶ مئی کو زوجہ کی طرف سے زوج کو زبانی اطلاع دینا اور ۳۰ مئی کو تحریر دینا عیار ہے اور پھر تحریر بھی مہمل ہے یعنی اس سے یہ نہیں نکلا کہ تحمیر کے حق کو وہ استعمال کر کے خود طلاق لے رہی ہے بلکہ یہ نکلا ہے کہ زوجہ نے اسے طلاق دی ہے وہ اسے منظور کرتی ہے حالانکہ زوج نے اپنی تحریر میں اسے طلاق نہیں دی بلکہ اسے اپنے اوپر طلاق ڈالنے کا اختیار دیا تھا لہذا زوجہ پر کوئی طلاق نہیں پڑی ہے اور وہ بدستور زید کے نکاح میں ہے۔

محمد کفایت اللہ کان اللہ لدہ دہلی

## فصل ہستم

### طلاق غیر مدخولہ

رخصتی سے قبل طلاق دینا چاہیے تو کیا طریقہ ہے؟

(سوال) ایک شخص کا صرف نکاح ہو گیا ہے لیکن ابھی رخصت نہیں ہوئی وہ اپنی بیوی کو فی الفور طلاق دینا چاہتا ہے ایک ہی وقت میں تو کس طرح دے؟ ایک دم تین مرتبہ کہہ دے یا وقفہ دے کر؟

(جواب ۸۶) غیر مدخولہ کو ایک طلاق دے دینا کافی ہے ایک ہی طلاق سے وہ بائن ہو جاتی ہے حالت

(۱) قال لها احتاری او امرك بديك بوى تفويض الطلاق او طلقى نفسك فلها ان تطلق في مجلس علمها به مشافهة او اخبارا وان طال يوما او اكثر مالم يبرق و بمضى الوقت قبل علمها مالم تقم لبديل محلها حقيقة او حكما بان تعمل ما يقطع مما يدل على الاعراض لانه تملك فيتوقف على قبولها في المجلس لا نوكيل ... لا تطلق بعده اى المجلس ! لا اذا زاد على قوله طلقى نفسك متى شئت او متى ما شئت او اذا ما شئت (الدر المختار مع هامش رد المختار كتاب الطلاق باب تفويض الطلاق ۳/ ۲۱۵ طبع سعید کراچی)

طر میں طلاق دینا بہتر ہے (۱) فقط

محمد کفایت اللہ شرف لہ مدرسہ امینیہ دہلی

## فصل ہست و یکم متفرقات

بیوی سے کہا ”میں نے تجھ کو ثلاث ایک طلاق بائن دیا“ تو کتنی طلاق واقع ہوئی؟  
(سوال) زید نے اپنی بیوی سے کہا کہ میں تجھ کو ثلاث ایک طلاق بائن دیا تم جاؤ تو اس کی بیوی پر کتنی طلاقیں واقع ہوں گی؟

(جواب ۸۷) ”زید کے اس قول سے کہ میں تجھ کو ثلاث ایک طلاق بائن دیا“ اس کی بیوی پر تین طلاقیں پڑیں اور وہ مطلقہ مغلطہ ہوگئی (۲) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

حالت حمل میں طلاق دینے کے بعد رجوع کرنا

(سوال) زید کی شادی و نکاح بندہ کے ساتھ ہوا بندہ سے زید نے بتاریخ ۱۶ مئی ۳۳ء وطن چلنے کے لئے کہا بندہ نے انکار کیا اس پر زید نے بندہ کو طلاق دیدی بندہ اس وقت حاملہ تھی بندہ کے ۷ جون ۳۳ء کو وضع حمل ہوا بندہ کا خود اس کے والدین کا بیان ہے کہ زید نے تین چار مرتبہ طلاق دی یہ کہہ کر کہ ”میں نے تجھ کو طلاق دی“ زید انکاری ہے مگر حاکم کی رائے میں تین چار مرتبہ طلاق دینا ثابت نہیں البتہ ایک واقعہ یہ ثابت ہے کہ وقوع طلاق کے عین مابعد زید اور زید کے خسر و خود نائب قاضی صاحب ریاست بھوپال کے پاس گئے اور ان کے روپر و ایک استغاثہ پیش کیا اور واقعات زبانی زید کے خسر نے بیان کئے جن کی زید نے ترویہ نہیں کی اس استغاثہ اور واقعات سے جو زید کے خسر نے بیان کئے نائب

(۱) وقال لعبر الموطوءة است طالق واحدة و واحدة بالعصف - يقع واحدة بائنة ولا تلحقها الثانية لعدم العدة (لقد المختار مع هامش رد المختار) كتاب الطلاق باب طلاق غير المدخول بها ۲۸۸/۳ ط معبد كرانشي قال لروحه غير المدخول بها است طالق ثلاثا وقع وان فرق بائنة بالاولى لآلئ عدة ولذا لم تقع الثانية بخلاف الموطوءة حيث يقع الكل وكذا است طالق ثلاثا منفرقات فواحدة (توسير الابصار مع هامش رد المختار) كتاب الطلاق باب طلاق غير المدخول بها ۲۸۸/۳ معبد كرانشي

(۲) قالدي يعود إلى العددان يطبقها ثلاثا في طهر واحد بكلمة واحدة او كلمات منفردة او يجمع بين التلقيب في طهر واحد بكلمة واحدة او بكلمتين منفرتين فاذا فعل ذلك وقع الطلاق وكان عاصبا (الفتاوى الهندية كتاب الطلاق الباب الاول مطلب الطلاق الدعوى ۳۴۹ ط ماحديه كونه) وقال ايضا ولو قل است ثلاث وقعت ثلاث ان بوى ولو قل لم اتوا بصديق اذا كان في حال مداكرة الطلاق والا صدق ومثله بالفارسية ”توسه“ على ما هو المختار للفتوى (الفتاوى الهندية) كتاب الطلاق الباب الثاني في ايقاع الطلاق الفصل الاول في الطلاق الصريح ۳۵۷/۱ ط ممكنه ماحديه كونه

قاضی صاحب نے یہ نتیجہ نکالا کہ طلاق رجعی ہو گئی طلاق بائن نہیں ہوئی نیز زید کا اقرار ہے کہ نائب قاضی صاحب کے حکم کے بعد اس نے اپنے خسر کے سامنے رجعت کی۔ لیکن یہ ثابت نہیں ہے دوسری رجعت زید نے عدالت کے روبرو و تہارن کا حکم نو مہر ۳۳ء دوران طلق بیان خود کی اور ہندہ کے وضع حمل ۷ جون ۳۳ء کو ہو چکا تھا لہذا اہل دینائے واقعات مندرجہ بالا کیا فرماتے ہیں علمائے دین کہ مائین زید و ہندہ طلاق وارد ہوئی یا نہیں؟ المستفتی نمبر ۲۱۹ عبدالحق خاں

۱۳ اذی قعدہ ۱۳۵۲ھ ۲۳ فروری ۱۹۳۳ء

(جواب ۸۸) اس سوال میں وہ دو تعات درج نہیں جن سے طلاق ہونے یا نہ ہونے کا حکم دیا جاسکے۔ اسی طرح صحت رجعت و عدم صحت کا حکم بھی۔ اس سوال کا جواب اسی قدر ہو سکتا ہے کہ ثبوت طلاق کے لئے شہادت شرعیہ کی ضرورت ہے (۱) نائب قاضی کے سامنے زید کے خسر کا بیان شہادت طلاق کا کام نہیں دے سکتا (۲) فور رجعت عدت کے اندر ہو سکتی ہے (۳) اگر طلاق کا ثبوت ہو جائے تو عدت اس کی وضع حمل پر ختم ہو جاتی ہے وضع حمل سے پہلے رجعت ہوئی تو معتبر ہوگی ورنہ نہیں (۴) محمد کفایت اللہ کان اللہ له

تین طلاق دینے کے بعد جھوٹے گواہوں کی گواہی سے عورت اس کے لئے حلال نہیں ہوگی

(سوال) ایک شخص نے اپنی منکوحہ کو طلاق دینے کے وقت پوچھا کہ تم کو کچھ ہے (یعنی حمل ہے) اس نے جواب میں کہا کہ ہم کو کچھ نہیں ہے اس شخص نے کہا کہ اگر کچھ ہو تو اس کا میں ذمہ دار نہیں ہوں اور اس نے تین طلاق پوری دی اور چند گومیوں کے سامنے طلاق نامہ لکھ دیا اور پھر چند روز کے بعد اس نے کہا کہ میں نے شرعی طلاق دی ہے اور جھوٹے گواہ لے جا کر مفتی سے فتویٰ لا کر اس عورت کو کام میں لاتا ہے۔ - المستفتی نمبر: ۳۵۱۱ مسلم نورانی کلب ڈیوٹن

۲۶ ربیع الاول ۱۳۵۳ھ ۹ جولائی ۱۹۳۳ء

(جواب ۸۹) اگر شخص مذکور بلا شرط طلاق دے چکا ہے اور تین طلاقیں دی ہیں تو اس کی زوجہ اس

(١) أو ما سوى ذلك من الحقوق بقاء فيها شهادة رجلين أو رجل واحد أو نسأء كاذ الحق مالا أو غير مال مثل النكاح والطلاق والوكالة والوصية (الهندية كتاب الشهادة ١٥٤/٣ ط شركة علمية ملتان)

(٧) لا تقل من اعمى والزوجة لزوجها وهو لها ولو في عدة من ثلاث والفروع لا صلة وان علاء بالعكس للنفقة  
 تنوير الابصار مع هامش رد المحتار كذب الشهادات باب القبول وعدمه ٥ ٧٨ ط سعيد كراتشي

(٣) وإذا طلق الرجل امرأته تطليقة رجعية أو تطليقتين فله ان يراجعها في عتدها وصيت بذلك أو لم تره لقوله تعالى: "فإنسحبوا بمعرف" م. غير فصل: (التهذيب كتاب الطلاق باب الرجعة ٢: ٣٩٤ شركة علميه لبنان)

(٤) ولا بد من قيام العدة لأن الرجعة استدامة الملك ألا ترى أنه سمي امساكا وهو الأبقاء، وأتم بتحقيق الاستدامة في العدة لأنه لا ملك بعد العدة (العداء كتاب الطلاق: باب الرجعة ٢ ٣٩٤ ط شركة علمية مئذ).



عورت نے کہا ”میں اگر تم سے تعلق رکھوں تو اپنے باپ اور بھائی سے تعلق رکھوں گی تو طلاق واقع نہیں ہوتی

(سوال) میری شادی ہوئے عرصہ سات سال کا ہوا میری اہلیہ ناخواندہ جاہل مزاج اور نافرمان ہے جب سے میری شادی ہوئی ہے میں کبھی خوش نہیں ہوں ہمیشہ نا اتفاقی ہی رہتی ہے اس وقت دولہ کے ہیں تین بچے ہوئے پہلا نکاح قضا کر گیا دوسرا چار سال کا ہے تیسرا شیر خوار ہے میری پہلے سے منشاء دوسرے نکاح کا ہے لیکن میری اہلیہ اس کے خلاف ہے اس رنجش کی وجہ سے اس نے عہد کر لیا ہے کہ میں اگر تم سے تعلق رکھوں گی تو اپنے باپ اور بھائی سے تعلق رکھوں گی تو میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ شرعاً اس کے لئے کیا حکم ہے میرے نکاح میں ہے یا نکاح سے باہر ہو گئی میرا بچ سو روپے دوسرے دینار ہے علاوہ اس کے وہ مجھ کو نہیں چھوڑنا چاہتی ہے اس لئے کل باتوں سے مجھے مطلع فرمائیں۔

المستفتی نمبر ۱۵۳۹ سید احمد علی صاحب (خلع رائے پور ریاست کھیرا گڑھ) ۱۷ ربیع الثانی ۱۳۵۶ھ (جواب ۹۱) اہلیہ کے اس عہد کر لینے سے طلاق نہیں پڑتی (اور نہ اس سے دہلی کرنا شوہر کے لئے ناجائز ہوگا) شوہر دہلی کر سکتا ہے اگر اہلیہ نے عہد مؤکد تقسم بھی کیا ہو جب بھی مرد کے لئے کچھ حرج نہیں اس کو اپنی قسم کا کفارہ اور آرتا ہوگا (اور بس آپ اس کو مسئلہ سمجھا کر اس سے تعلقات زوجیت قائم کر لیں اور جب اس کے بھن سے اوادہ ہو تو اسی کے ساتھ نباہ کرنے کی کوشش کریں) (۷)

محمد کفایت اللہ کان اللہ لدہ ولی

جب شوہر نے اپنی بیوی کو طلاق دیدی تو طلاق واقع ہو گئی

(سوال) زید نے اپنی بیوی کو پختایہ کے روپر و حلاق دیدی اور عورت کو گھر سے نکال دیا وہ عورت اپنے بھائی کے پاس چلی گئی اس کا بھائی پختایہ لے کر گیا اس نے زید سے پوچھا تم نے طلاق کیوں دی اس نے کہا میں نے نہیں رکھنی اس لئے حلاق دیدی آپ بتائیں کہ اس عورت کو طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟

المستفتی نمبر ۲۴۰۸ فضل الدین نیلماسٹر (جائیدھر) ۵ ربیع الثانی ۱۳۵۸ھ یکم ستمبر ۱۹۳۸ء

(۱) لائق کا اختیار شریعت نے مرد کی کو دیات عورت کو یہ اختیار نہیں دیا گیا کما فی حدیث ابن ماجہ الطلاق لمن احد بالساق فان فی الرد (بقولہ لم احد بالساق) کتابت عن ملت المتعة (ہامش رد المحتار مع الدر المختار کتاب الطلاق ۲۴۴/۳ ط سعید کراتشی) وفان فی الدر لان الطلاق لا یکون من النساء (الدر المختار مع ہامش رد المحتار) کتاب النکاح باب نکاح الکافر ۱۹۰/۳ ط سعید کراتشی)

(۲) وهذا القسم فیہ الکفارة لآیة ”واحفظوا ایمانکم“ ولا یتصور حفظ الا فی مسبق فقط ان حبس (الدر المختار مع ہامش رد المحتار کتاب الایمان ۷۰۸ ط سعید کراتشی)

(۳) قال اللہ تعالیٰ وان امرأة حالت من بعدہا بشوزا اوا عراضا فلا حاح علیہما ان یصلحا بینہما صلحا والصلح حبر (النساء ۱۲۸)

(جواب ۹۲) جب کہ شوہر نے طلاق دیدی تو طلاق ہو گئی (۱) طلاق کتنی مرتبہ دی یہ معلوم نہ ہوا اگر ایک یا دو مرتبہ لفظ طلاق کے ساتھ طلاق دی تو رجعت ہو سکے گی (۲) اور تین مرتبہ دی ہو تو طلاق مغلطہ کا حکم ہوگا (۳) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دلی

شوہر نے کئی دفعہ کہا ”میں نے تجھ کو طلاق دی“ تو بیوی پر تین طلاق مغلطہ واقع ہو گئی (سوال) مسماۃ نسیمی تنعم زوجہ عبدالغنی ولد وزیر علی خاں ساکن قصبہ اجہانی ضلع بہ ایوں وارد حال شر دہلی تخمیناً عرصہ دو سال سے اپنے شوہر سے نان نفقہ وصول کرنے سے عاجز ہے اور ضروریات کو پورا کرنے میں محتاج ہے۔ اور اس نے کئی مرتبہ کہا کہ میں نے تجھ کو طلاق دی اور میں اپنے چچا زاد بھائی کے یہاں چلی گئی ایک صورت میں میرے واسطے کیا حکم ہے؟ (نمبر ۸) نشانی انکو مسماۃ نسیمی تنعم

مورخہ ۲۶ ربیع الاول ۱۳۵۲ھ ۲۰ جولائی ۱۹۳۳ء

(جواب ۹۳) اگر خاوند کئی مرتبہ یہ کہا ہے چکا ہے کہ میں نے تجھ کو طلاق دی تو عورت پر طلاق ہو چکی ہے۔ اور عدالت میں طلاق دینے کا ثبوت پیش کر کے حکم تفریق حاصل کر سکتی ہے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ مدرسہ امینیہ دہلی

صورت مسئلہ میں عورت پر تین طلاق مغلطہ واقع ہو گئیں  
(المجمیعہ مورخہ ۱۸ فروری ۱۹۳۲ء)

(سوال) ایک مرد ہے جس کے نکاح میں عرصہ آٹھ سال سے ایک عورت تھی جس کو ہمیشہ مرد مذکور نکال کرتا تھا اور چودہ بار مرد مذکور نے طلاق دیا تھا عورت چلی جاتی تھی پھر بلا کر کہہ لیتا تھا مگر کبھی درمیان

(۱) يقع طلاق کل روح اذا كان بالغا عاقلا سواء كان حرا او عبدا طائعا او مكرها كذا في الخوهره السرة (الفتوى الهندية كتاب الطلاق الباب الاول فصل فيما يقع طلاقه و فيما لا يقع طلاقه ۱ ۳۵۳ ط ماحذبه كونه)  
(۲) و اذا طلق الرجل امرأه تطليقة رجعة او تطليقتين فله ان يراجعها في عدتها (الهداية كتاب الطلاق باب الرجعة ۲ ۳۹۴ ط شركة علميه ملتان)

(۳) وان كان الطلاق ثلاثا في الحرة او نسبي في الامه لم تحل له حتى تنكح زوجا غيره نكاحا صحيحا و يدخل بها ثم يظنها او يموت عنها (الهداية كتاب الطلاق باب الرجعة فصل فيما تحل له المظنقة ۲ ۳۹۹ ط شركة علميه ملتان)

(۴) صريحه مالم يستعمل لافيه ولو بالعارسية كظنك وانت طالق ومظنقة يقع بها اي بهذه الالفاظ وامنعها من الصريح واحدة رجعية وان بوى خلافها اولم يوشىنا (الدر المختار مع دمشق رد المحتار كتاب الطلاق باب الصريح ۳ ۲۴۷ ط سعيد كراشي) فالصريح قوله انت طالق مطلقه وطلقت فهذا يقع به الطلاق الرجعي لأن هذه الالفاظ تستعمل في الطلاق ولا تستعمل في غيره فكان صريحا وانه يعقب الرجعة ولا يفسر إلى البه (الهداية كتاب الطلاق باب ايقاع الطلاق ۳ ۳۵۹ ط شركة علميه ملتان)



فریقین کے اتفاق نہ رہا آخری مرتبہ نکال دینے کے بعد مرد نے اپنی دوسری شادی بھی کر لی ایسی صورت میں کہ وہ اس سے بے تعلق ہو چکا ہے عورت کے لئے کیا حکم ہے؟  
 (جواب ۹۴) اگر واقعہ یہ ہے کہ پودہ بار مرد طلاق دے چکا ہے تو نکاح قائم رہنے کی کیا صورت ہو سکتی ہے رجعت کا حق بھی و حاق تک رہتا ہے (۱) تیسری علاق کے بعد عورت مطلقہ مغلطہ ہو جاتی ہے (۲) پس صورت صدق واقعہ وہ عورت دوسرے مرد سے نکاح کر سکتی ہے۔  
 محمد کفایت اللہ غفرلہ

شوہر نے بیوی سے تمین ہار کما "تم کو چھوڑ دیا" تو کتنی طلاقیں واقع ہوئیں؟  
 (المعنیہ مورخہ ۲۶ اگست ۱۹۳۷ء)

(سوال) ایک شخص نے اپنی بیوی سے تمین ہار کما کہ تم کو چھوڑ دیا لیکن یہ الفاظ حالت غضب میں کہے تھے بعدہ شوہر نے انکار کر دیا کہ میں نے کوئی طلاق نہیں دی ہے اس معاملہ میں چار شخص موجود تھے ایک اہل بنو، ایک والد عورت کا اور دو شخص، بیڑیہ چار شخص حلفیہ بیان کرتے ہیں کہ خاوند نے واقعی الفاظ مذکورہ کہے ہیں مگر جو شخص دوسرے ہیں وہ خاوند کے مخالف ضرور ہیں۔

(جواب ۹۵) اگر خاوند نے یہ الفاظ کہے ہیں تو تم کو چھوڑ دیا طلاق کی نیت سے کہے ہوں تو ایک طلاق بائن پڑی اور نیت طلاق نہ ہو تو طلاق نہیں ہوئی (۱) اگر وہ نیت حاق کا انکار کرے یا ان الفاظ کے کہنے سے بی منکر ہو اور گواہ بھی نہ ہوں یا قبیل امتداد نہ ہوں تو خاوند کا قول مع قسم کے معتبر ہو گا (۲) محمد کفایت اللہ غفرلہ

۱) قال الله تعالى: طلاق مردن و مسك معروف او تسريح باحسان (البقرة ۲۲۹) اذا طلق الرجل امرأه مطلقاً رجعية او تطلقين فيه ما يراجعها في عتبتها (لهدية كتاب الطلاق باب الرجعة ۲ ۳۹۴ ط شركة عمية ممتاز)

۲) وان كان الطلاق ثلاثاً في بحر أو نسي في الأمانة لم نحل له حتى تسكح رجوعاً غيره نكاحاً صحيحاً ويدخل بها ثم يطلقها أو يموت عنها ولا صل فيه قوله تعالى فان طلقها فلا تحل له من بعد حتى تنكح زوجاً غيره المراد العطفة الثالثة (الهدية كتاب الطلاق باب الرجعة فصل فيما تحل به المطلقة ۳۹۹۳ ط شركة علمية ممتاز)

۳) فالكتابات لا تطلق بها قضاء! لا بية أو دلالة الحال وهي حالة مدكورة الطلاق أو العصب فبحوا حرجي وادعوى و قومي يحتمل رداً و نحو حلية - بربہ حرام ہائی بصلح مبا و نحو اعندی واستبرئی رحمك سرحنت فارقت لا یحتمل السب و الرد ففي حالة الرضا ای عبر العصب و المدكورة توقف الاقسام الثلاثة تاثيراً علی نية للاحتمال و فی العصب توقف الاول ان موی وقع الا لا وفي مذاكورة الطلاق يتوقف الاول فقط و يقع بالا حبریں ان لم ینو (توضیر الابصار و شرحه مع هامش رد المحتار كتاب الطلاق باب النكاحات ۳ ۲۹۶ ط سعید كراتشي) (۱) میں لفظ "چھوڑ دیا" نہ کرتے یا نہ کرتے "اس سے علق" نہ کرتے "اس کے لئے نیت شرط ہے یا نہیں؟" اس کے متعلق تفصیلی بحث جواب نمبر ۱۳۷۱۳۱۳ پر ملاحظہ فرمائیں۔

(۴) والقول له يبيحه في عده البية و يكتفى بحلبها له في منزله فان ابى دفعه له حاكم فان بكل فرق يبيها (رد المحتار مع هامش رد المحتار كتاب الطلاق باب النكاحات ۳ ۳۰۰ ط سعید كراتشي)

طلاق یا خلع کے بغیر میاں بیوی میں تفریق ہو سکتی ہے یا نہیں؟  
(المعینہ مورخہ ۲۲ نومبر ۱۹۲ء)

(سوال) ایک مسلمان کے گھر غیر کی منکوحہ عورت دس بارہ سال سے رہتی ہے اور اس مرد کے اس عورت کے بطن سے چند بچے بھی پیدا ہو چکے ہیں وہ عورت اپنے شوہر کے گھر پر نہیں جاتی اور شہم اس کو طلاق نہیں دیتا یہ نکاح بغیر طلاق کے کسی طرح فسخ ہو سکتا ہے یا نہیں؟ اور یہ عورت مرد مذکور پر کسی طرح حلال ہو سکتی ہے یا نہیں؟ مرد مدعی کی موانست اور بچوں کی محبت بھی مانع مفارقت ہے۔  
(جواب ۹۶) اس عورت کا پہلے خاندان نکاح کسی صورت سے فسخ کر لیا جائے اور کوئی صورت ممکن نہ ہو تو از کم ایلہ کی صورت پیدا کر کے چار ماہ کے بعد وقوع طلاق کا حکم دیا جائے گا، محمد کفایت اللہ غفر لہ

پیر کے کہنے سے کہ ”اگر ہماری تہجداری کے خلاف کیا تو تمہاری عورت پر طلاق پڑ جائے گی“ مریدین کی عورتوں پر طلاقیں نہیں ہوتیں  
(المعینہ مورخہ ۵ جون ۱۹۳۳ء)

(سوال) ایک مولوی جو نماز پڑھنا کاپاہند نہیں ہر روز سینہ دیکھتا ہے قوالی اور گانا سنتا ہے ساری رات گانے کے محفل میں جاگے اور نماز فجر کے وقت سو جائے اور اپنے متبعین سے یہ عہد لے کہ تم پر ہماری تہجداری ہر طرح فرض ہے اگر اس کے خلاف کیا تو تمہاری عورت پر طلاق پڑ جائے گی اس کے چیلے یہ سن کر جواب نہیں دیتے بلکہ سب کے سب تسلیم کرتے ہیں کیا واقعی خلاف ورزی کرنے کی صورت میں ان کی عورتوں پر طلاق پڑ جائے گی؟

(جواب ۹۷) یہ شخص اگرچہ نام کا عالم ہو مگر درحقیقت عالم نہیں ہے چاہے اس کی متابعت کرے ناجائز ہے اور اس کا خلاف کرنے سے کسی شخص کی بیوی پر طلاق نہیں پڑے گی، کیونکہ محض اس کے اس کہنے سے کہ جو میرا خلاف کرے گا اس کی بیوی پر طلاق ہو جائے گی کوئی حدق معلق نہیں ہوگی۔

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

(۱) اس کی صورت پر یہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ قسم کتاب اللہ سے دہرائی ہے۔ قریب چار سو کتب دہرائی کا ذکر ہجر چار سو کتب دہرائی کے ایک کتاب کی ایک حدیث میں ہے کہ قال اللہ تعالیٰ للذین یولون من سنانہم تربص اربعة اشهر فان قال الرجل لامرأته واللہ لا یفرق اوقال واللہ لا افرقت اربعة اشهر فهو مؤلفان وظنہا فی الاربعۃ الاشهر حتٰی فی سببہ و لہ رتبۃ الکفارة وسقط الایلاء وان لہ بقرعہا حتی مضت اربعة اشهر مات مہ بتطلیق (الہدایۃ) کتاب الطلاق باب الایلاء ۶۱۲ ط ۴ شریک علیہ السلام، و کما فی الدر المختار مع ہامش رد المحتار کتاب الطلاق باب الایلاء ۳ ۱۲۵ ط سعید کر اتشی

(۲) لا یقع طلاق المولیٰ علی امرأۃ عدہ لحدیث اس ماحد ”الطلاق لمن احد بالنساق“ الدر المختار مع ہامش رد المحتار کتاب الطلاق ۳ ۲۴۲ ط سعید کر اتشی۔ و قال فی الرد (قولہ و اھدہ روح عاقل بالغ مستعمل) احتیور بالزوج عن سید العبد و والد الصغیر (ہامش رد المحتار مع الدر المختار کتاب الطلاق ۳ ۲۳۰ ط سعید کر اتشی) و قال فی الدر او یقع طلاق کل روح بالغ عاقل ولو عدہ او مدہ (الدر المختار مع ہامش رد المحتار کتاب الطلاق ۳ ۲۳۶ ط سعید کر اتشی)

## دوسرے باب

### فسخ و انفساخ

### فصل اول

### عمر قید زوج

شوہر بیس سال کے لئے قید ہو گیا، تو عورت نکاح فسخ کر سکتی ہے یا نہیں؟  
 (سوال) عرصہ تقریباً سات سال کا ہوا جب کہ سالہ کی عمر تقریباً سات سال کی تھی اور قطعی نابالغہ تھی بلا علم و اجازت و بلا رضامندی سالہ نکاح سالہ ہمراہ محمد صدیق ولد محمد دین ہوا تھا جس میں رضامندی محض بزرگان فریقین تھی اس وقت زوج کی عمر تقریباً چودہ سال تھی بعد نکاح زوجہ بدمکان زوجہ بہ سبب حالات خسر مرحوم عرصہ ڈیڑھ سال ہوا عرصہ ڈیڑھ سال تھی اور اس دوران میں کسی قسم کا کوئی واسطہ زوجہ کا زوج سے نہیں ہوا اور نہ تاہنہ زوجہ یہ جانتی ہے کہ زوج سے کیا واسطہ اور تعلق ہوتا ہے اب تقریباً ڈیڑھ دو ماہ گزرے کہ زوج کو ایک مقدمہ قتل میں جہنم قید ہو گئی ہے جس کی مدت کم از کم بیس سال ہوتی ہے زوجہ کی عمر اس وقت چودہ پندرہ سال ہے اور کوئی اثاثہ ایسا نہیں ہے جس سے وہ اپنی گزر اوقات کر سکے اور دل کو ہر سکے نیز زوجہ کی خوشی اور رضامندی زوج کے ساتھ نہیں ہے اور زوج کا باپ بھی زندہ نہیں ہے اب وہ نکاح عینی کس طرح کر سکتی ہے؟

المستفتی نمبر ۱۷ اسمہ کبیرہ معرفت مفتی محمد صدیق مختار عام ہمدرد و خانہ دہلی

۱۰ رمضان ۱۳۵۲ھ ۲۸ دسمبر ۱۹۳۳ء

(جواب ۹۸) ایسی حالت میں کہ خاندان کو عمر قید ہو گئی ہے اور کوئی اثاثہ بھی زوجہ کے نفقہ کے لئے نہیں چھوڑا تو کوئی مسلمان حاکم اس نکاح کو فسخ کر سکتا ہے بعد حکم فسخ عورت دوسرا نکاح کر سکے گی (۱)  
 محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

(۱) اس صورت میں خلیفہ باطل نہ ہو یہ ہے کہ نکاح فسخ نہیں ہو سکتا اور عورت کو بغیر طلاق دیئے شوہر کے دوسرا نکاح کرنا جائز نہیں کما فی الدر المختار ولا یفرق بیہما معجرہ علیہا الثلاثہ ولا یعدم ایقانہ لو غالباً حقہا (کتاب الطلاق باب الفلقة ۳/۵۹۰ ط سعید کراچی) لیکن بعض دیگر ائمہ ایسی صورت میں فسخ نکاح کو جائز قرار دیتے ہیں اور حنفی کو بغیر رضائے شوہر کے فسخ کرنا درست ہے اور امام شافعی کے مذہب کے موافق کوئی دینا صحیح ہو گا اب یہ طے ہے کہ جس کا مذہب تفریق و فسخ نکاح کے لئے ہے اس سے فسخ کرانے کما فی الدر المختار وجوزہ الشافعی یا عسوا الزوج و بتصورہا بعینہ ولو قصی بہ حنفی لم یغلغ نہ نعم لو امر شا فلیا فلفظی بہ بعد ادانہ یروش الامر والمأمر بہ (در مختار) وقال فی الرد (جاری ہے)

قیدی کی بیوی کا کیا حکم ہے؟

(سوال) ایک شخص کو کالے پانی کی سزا پچھن ۲۰ سال کی ہوئی ہے اور اس کی جیہ می جوان ہے وہ اس عرصہ تک نہیں رہ سکتی اور اپنی شادی کرنا چاہتی ہے تو ایسی صورت میں عقد ثانی کا کیا حکم ہے؟  
المستفتی نمبر ۲۲۲ قاضی عبدالرؤف دھوانہ ضلع میرٹھ

١٦ ذيقعدة ١٣٥٢ هـ ٢ مارچ ١٩٣٣ء

(جواب ۹۹) اگر ممکن ہو تو اس قیدی شوہر سے طلاق حاصل کر لی جائے لیکن اگر حصول طلاق کی کوئی صورت ممکن نہ ہو تو پھر یہ حکم ہے کہ اگر عورت اتنی طویل مدت تک صبر نہ کر سکتی ہو یا اس کے نفقہ کی کوئی صورت خداوند کی جائیداد وغیرہ سے نہ ہو تو کسی مسلمان حاکم سے نکاح فسخ کر لیا جائے۔ اور بعد فسخ نکاح و اختصا سے عدت دوسرا نکاح کر دیا جائے، محمد کفایت اللہ کان اللہ له۔

شوہر نہ طلاق دیتا ہے نہ نان و نفقہ، تو بیوی نکاح فسخ کر سکتی ہے یا نہیں؟  
(المجموعۃ، مورخہ ۲۶ جولائی ۱۹۲۷ء)

(سوال) زید مقدمہ خون رپاست نیپال میں گرفتار ہوا اور سولہ برس تک حوالت میں رہا اب اس کے مقدمہ کا فیصلہ ہوا اور سزا اٹھ اچھس کی دی گئی زید اپنی زوجہ کو نہ طلاق دیتا ہے نہ نان نفقہ دیتا ہے کیا ایسی صورت میں اس کی زوجہ بغیر طلاق دوسرا نکاح کر سکتی ہے؟

[illegible]

(۱) اوس اعسر بفقہ امر نہ کہ بقرق بیہما و بقال لہا استبدی علیہ ولول الشافعی بقرق لانہ عذر عن الامساك بالمعروف فیوب القاصی مابہ فی التفریق (الہدایہ کتب الفلانی) باب الفقہ ۲ ۳۹ : ط (شركة علمہ ملتان) جواب نمبر ۹۸ حاشیہ نمبر ۱ کے تحت درج تفصیل کاملہ ذکر فرمائیں۔

(جواب ۱۰۰) اس صورت میں عورت حاکم مجاز سے اپنا نکاح فسخ کر کے اور عدت گزار کے دوسرا نکاح کر سکتی ہے، بغیر حکم دوسرا نکاح جائز نہیں ہے (۱) فقط محمد کفایت اللہ کا ان لہ۔

## فصل دوم نافرمانی زوجہ

عورت کے بھاگ جانے سے عورت اپنے شوہر کے نکاح سے علیحدہ نہیں ہوتی (سوال) مسماۃ مرم جی بنت جمال الدین کی شادی رحمت اللہ سے ہوئی عرصہ دس سال تک زن و شو میں اتفاق رہا اور دو بزرگیاں بھی ہوئیں ازاں بعد نفقہ و نجش باہمی کی وجہ سے مسماۃ اپنے والدین کے گھر رہی کئی سال تک و نفل زوجیت کا مقدمہ عدالت ہائی کورٹ تک پہنچا رحمت اللہ کامیاب ہوئے مگر مسماۃ کو جب عدالت سے سپرد کئے جانے کا حکم ہوا تو مسماۃ مع اپنی دختران اور برادر خود کے شہر سے فرار ہو گئی گیارہ سال تک روپوش رہی اپنی گزاراقت طریقہ ناجائز سے متفرق شہر و دیار میں کرتی رہی اس وقت تک شوہر نے کوئی پتہ نہ دیا تھا کہ وہ کون سی جگہ پر ہے اب سوال یہ ہے کہ مسماۃ اپنے شوہر کے نکاح سے علیحدہ ہو گئی یا نہیں؟

المستفتی نمبر ۱۸۱ عبد الرحمن خاں بے پور

۲۲ رمضان ۱۳۵۲ھ ۹ جنوری ۱۹۳۴ء

(جواب ۱۰۱) مسماۃ کو رو ابھی تک رحمت اللہ کی زوجیت سے علیحدہ نہیں ہوئی (۱) علیحدگی کے لئے لازمی ہے کہ یہ تو رحمت اللہ طلاق دیکر علیحدہ کرے یا پھر کوئی مسلمان حاکم ان دونوں کی صورت حال معلوم کر کے جب اجتماع اور نباہ کو ناممکن سمجھے تو ان کا نکاح فسخ کر کے تفریق کا حکم دے (۲) محمد کفایت اللہ کا ان لہ۔

(۱) ان کل بھر ورت شدیدہ اس مسئلہ میں ماہرین نے بہت پر ٹوٹی دی گئی ہے جس کی پوری تفصیل الحیلۃ الناجزۃ للحلیۃ العاقرۃ للنہایوی رحمہ اللہ تعالیٰ میں مذکور ہے انہیں ص ۷۷ حکمہ وجہ غائب غیر مفقود - نیز کچھ تفصیل جواب نمبر ۹۸ کے حاشیہ نمبر ۱ میں بھی ہے۔ فقط

(۲) نکاح شوہر ہی توڑ سکتا ہے یا عدت ضرورت شریعت نے قاضی کو نکاح فسخ کرانے کا اختیار دیا ہے عورت کے ہاتھ میں یہ معاملہ نہیں رکھ دیا ہے کما قال فی الدر المحتار لان الطلاق لا یکون من النساء (الدر المحتار مع هامش رد المحتار) کتاب النکاح باب نکاح الکافر ۳ ۱۹۰ ط سعید کراتشی) ولحدیث ابن ماجہ الذی ذکر صاحب الدر والرد بقوله الطلاق لم یأخذ بالساق) کتابہ عن ملت المنعۃ (هامش رد المحتار) مع الدر المحتار کتاب الطلاق ۳/۲۴ ط سعید کراتشی

(۳) ویکون واحدا اذا فات الامسک بالمعروف کما فی امرئۃ المجویب والعین بعد الطلب ولذا قالوا اذا فاته الامسک بالمعروف قاب القاصی صہ عرجب التبریح بالاحسان (المحرر الرائق کتاب الطلاق ۳/۲۵۵ ط دار المعرفۃ بیروت)

## فصل سوم عدم تان نفقہ

تان و نفقہ کی عدم ادائیگی کی صورت میں تفریق ہو سکتی ہے یا نہیں؟

(سوال) میری منکوحہ بیوی نے عدالت انگریزی پنجاب میں دعویٰ دائر کیا کہ چونکہ میرے شوہر نے ساڑھے تین سال سے تان نفقہ ادا نہیں کیا لہذا مجھے نکاح ٹی کرنے کی اجازت دی جائے عدالت نے میری حاضری کا سمن جاری کیا چونکہ میں غیر ملک میں تھا میں نے جواب دعویٰ تحریری روانہ عدالت کیا جو کسی خاص وجہ سے عدالت میں پیش نہیں کیا گیا میری بیوی نے جو قسوع عدالت میں پیش کئے اس میں تحریر ہے کہ اگر شوہر بیوی کے حقوق ادا کرنے سے انکار کرے اور خرچ بھی نہ دے تو جدائی ہو سکتی ہے جو شتر اس کے کہ عدالت مجھ سے کوئی تحریر طلب کرے عدالت نے سمن بذریعہ اشتہار جاری کر کے یکطرفہ ڈگری دیکر میری بیوی کو نکاح ٹی کی اجازت دیدی کیونکہ میرا جواب دعویٰ عدالت میں پیش نہیں ہوا۔ المستفتی نمبر ۳۶۲، ۱۸ ربیع الاول ۱۳۵۳ھ یکم جولائی ۱۹۳۴ء

(جواب ۱۰۲) عدالت کو خاندان سے جواب لینا چاہیے تھا اور اگر وہ عقد دینے یا طلاق دینے سے انکار کرتا تو پھر وہ فتح نکاح کا حکم کر سکتی تھی لیکن اگر مسلمان حاکم نے فتح نکاح کا حکم اس بناء پر کر دیا ہے کہ خاندان کی طرف سے کوئی جواب موصول نہیں ہوا اور نہ موصول ہونے کی امید تھی تو اس کا حکم صحیح ہو گیا اور اگر انقضائے عدت سے قبل خاندان آجائے اور بیوی کے حقوق نفقہ ادا کر کے اسے راضی کر لے تو بیوی اس کو مل سکتی ہے (۱) محمد کفایت اللہ کان اللہ

شوہر جب خبر نہ لے تو بیوی تفریق کے لئے کیا کرے؟

(سوال) ایک عورت عظمیٰ نامی کا عرصہ ۱۳-۱۵ سال ہوئے ایک شخص زید کے ساتھ نکاح ہو چکا ہے نکاح کے سال بھر ہی کے اندر شوہر نے ناراضی سے اس کو اس کے میکے پہنچا دیا اور اس وقت سے آج تک ایک کوڑی خرچ کو نہ دی اور نہ کوئی خبر لی اور نہ عورت کے بلانے کی خواہش کی کئی بار اس کے شوہر سے کہا گیا کہ اگر تم کو اسے رکھنا منظور نہیں تو اسے طلاق دے دو تو وہ کہتا ہے کہ طلاق ہی سی سے مجھے کیا وہ جو چاہے کرے چونکہ عورت کو کھانے پینے کی تنگی رہی اس لئے اس کا ایک شخص سے ناجائز تعلق ہو گیا اور وہ اس کا نکلیں ہے ہسنتی والے کہتے ہیں کہ تو نکاح کر لے نکاح پڑھنے والے کہتے ہیں کہ جب طلاق

(۱) جو شخص باوجود قدرت کے بیوی کے حقوق تان و نفقہ وغیرہ ادا نہ کرے وہ حنفیہ کہلاتا ہے اس کا حکم بھی وقت ضرورت شدید و آسم سیدہ مستورات کی رہائی کے لئے بھی ہے نہ بہ سے لیا گیا ہے 'موجہ العملۃ الحاجزۃ للحلیۃ الناحزۃ حکم زوجہ منعت فیہ العلقۃ'۔ مذکورہ آیت ص ۳۔

نہیں ہوگی تو نکاح کیسے ہوگا۔

المستفتی نمبر ۷۲۶ حافظ محمد وجاہت حسین (مطلع اٹاوہ) ۵ ذیقعدہ ۱۳۵۳ھ ۳۰ جنوری ۱۹۳۶ء (جواب ۱۰۳) یہ صحیح ہے کہ عورت جب تک پہلے شخص کے نکاح میں ہے دوسرا نکاح نہیں ہو سکتا، لیکن جب کہ زوج اول طلاق نہیں دیتا تو اول تو لوگوں کو چاہیے کہ اسے مجبور کریں کہ یا تو اپنی بیوی سے نباہ کر اس کا کفیل ہو یا طلاق دیدے (۲) اگر وہ نہ مانے تو اس کا مقاطعہ کر دیں اور عورت عدالت میں آجے کہ کفالت شوہر کے فتح نکاح کا دعویٰ کر دے اور عدالت تحقیقات کر کے اگر ثابت ہو جائے کہ فی الحقیقت شوہر کا ظلم ہے تو نکاح کو فتح کر دے یہ حکم مسلمان حاکم کی عدالت سے حاصل کیا جائے اور بعد حصول حکم عدالت پوری کر کے عورت کا دوسرا نکاح کر دیا جائے (۲) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

شوہر نان و نفقہ نہ دے اور حقوق زوجیت ادا نہ کرے تو بیوی علیحدہ ہو سکتی ہے یا نہیں؟ (سوال) ایک شخص نے اپنی شادی کی شادی ہو جانے پر قریب چار برس ہو چکے نہ تو وہ عورت کو لینے جاتا ہے نہ اس کو کچھ خرچ دیتے ہے لڑکی کے ماں باپ چاہتے ہیں اور کہتے ہیں دوسروں سے مگر اس کا شوہر نہ اس کا خسرینے نہیں آتا اور نہ کچھ جواب دیتا ہے کیا کیا جائے؟

المستفتی نمبر ۸۰۶ مفتی مقبول احمد (چکوی) ۷ اذی الحجہ ۱۳۵۳ھ ۱۲ مارچ ۱۹۳۶ء (جواب ۱۰۴) اس لڑکی کا اہل کسی مسلمان حاکم کی عدالت سے فتح کرنا چاہیے اور جب نکاح فتح کر دیا جائے تو پھر دوسرا نکاح ہو سکے گا (۲) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

نان و نفقہ نہ ملنے کی وجہ سے تفریق کی کیا صورت ہوگی؟

(سوال) ایک شخص اپنی زوجہ کو بغیر نان و نفقہ اور مکان کئی کے چھوڑ کر چلا گیا اور اس کی زوجہ جوان

(۱) کل صبح بعد صلح فالقانی باطل و کذا النکاح بعد النکاح - والا صل ان کل عقد اعيد فالقانی باطل (الدر المختار مع هامش رد المحتار کتاب الصلح ۶۳۶/۵ ط سعید کراچی)

(۲) وبحسب الطلاق نوافات الامساك بالمعروف (الدر المختار مع هامش رد المحتار کتاب الطلاق ۲۲۹/۳ ط سعید کراچی) وقال فی البحر و يكون واجبا اذا فات الامساك بالمعروف كما فی امرأة المصوب والعین بعد الطلب و کذا قالوا اذا فاته الامساك بالمعروف ناب القاضی منابه فوجب التصویح بالاحسان (البحر الرائق کتاب الطلاق ۲۵۳، ۳ ط دار المعرفة بیروت)

(۳) یکتفی بالحیة الباجرة حکم روحه متعنت ص ۷۳ ط دار الاشاعت کراچی

(۴) نعم یصح التالی عند احمد كما ذکر فی کتب مذهبه و علیه یحمل مالی فاری فاری الهدایة حیث سأل عن عاب روحها ولم یرک لها النفقة فاجاب اذا قامت بینة علی ذلك و طلبت فسخ النکاح من قاض یراه ففسخ نفق و هو فسخ علی الغائب و فی غایه القضاء علی الغائب و یرایان عندنا فعلی القول بنفاذ بیوع للحی الی یروجها من العیر بعد العدة (هامش رد المحتار کتاب الطلاق باب النفقة ۵۹۱/۳ ط سعید کراچی)

میں شباب میں تھی اس نے بعدت تمام پورے دو سال انتہار کھینچ کر اپنی حالت بعض علمائے کرام کے سامنے پیش کی اور اپنی ہر قسم کی ضرورت سنائی اس پر علمائے اہل حدیث نے اس کو فسخ نکاح کی اجازت دی اور ایک عالم نے اس کا نکاح فسخ کر دیا اب اس نے دوسری جگہ اپنا نکاح کر لیا ہے یہ نکاح جائز ہوا یا نہیں؟  
المستفتی نمبر ۸۷۶ محمد اسماعیل (منطقہ پلپور) ۲۵ محرم ۱۳۵۵ھ ۱۸ اپریل ۱۹۳۶ء  
(جواب ۱۰۵) اگر عورت مجبور و مضطر تھی تو اس کا نکاح فسخ کر دینا اس حالت میں جائز تھا مگر فسخ کرنے کا حق یا تو باعتبار حاکم کو یا جماعت مسلمین یا شرع کو تھا، کسی ایک عالم کو یہ حق نہیں تھا اس لئے نکاح ثانی جائز نہیں ہوا (۲)

جو شوہر عرصہ نو سال تک بیوی کی خبر گیری نہ کرے 'تو وہ عورت کیا کرے؟  
(سوال) زید نے اپنی زوجہ کو عرصہ نو سال سے ترک کر رکھا ہے نہ اس کو اپنے مکان پر لے جاتا ہے نہ نان و نفقہ کی خبر گیری کرتا ہے نہ طلاق دیتا ہے عورت جو ان سے ایسی صورت میں کیا حکم ہے؟ نیز وہ اپنا مر لینے کی حقدار ہے یا نہیں؟  
(جواب ۱۰۶) زوجہ کو حق ہے کہ مسلمان بیچ کی عدالت سے ایک نمبر ۸ ۱۹۳۹ء کے تحت اپنا نکاح فسخ کرالے پھر عدت پوری کر کے دوسرا نکاح کر سکے (۳) زوجہ اپنا مر لینے کی حقدار ہے (۴)

شوہر جب نان و نفقہ نہ دے تو بیوی دوسرا نکاح کر سکتی ہے یا نہیں؟  
(سوال) آج ایک عرصہ دراز ہو زید اپنے مکان پر نہیں آتا ہے اور نہ اپنی عورت کو خوراک و پوشاک کا خرچہ لو کرتا ہے زید کے والدین غریب ہیں وہ عورت اپنے مال باپ کے گھر میں آکر پرورش ہوتی ہے اسی اثناء میں ایک خط زید نے بذریعہ ڈاک اپنے والد کے نام روانہ کیا اس خط میں زید لکھتا ہے کہ میری

(۱) کہیئے الحيلة الساحرة للحليلة العاجرة "مقدمہ در بیان حکم تعدی قاضی در ہندوستان"  
دیگر ممالک غیر اسلامیہ ص ۳۳ ص ۳۴ ذرا اشاعت کرائی

(۲) کل صلح بعد صلح فالنامی باطل و کذا النکاح بعد النکاح۔ والا صل ان کل عقد عہد فالنامی باطل  
(الدر المختار مع هامش رد المحتار) کتاب الصلح ۶۳۶/۵ طبع سعید گرائشی  
(۳) وعلیہ یحمل ما فی فتاویٰ قاضی الہدایۃ حیث سأل عن عاب روحها ولم یرک لها عقد فاحاب اذا ماتت بینه علی ذلک وطلت فصح النکاح من قاض برأه فصح عقد وهو قضاء علی العاتب و فی عداد القضاء علی العاتب  
روایت عن عبد علی القول بعدہ یسوغ للحمی ان یزوجها من العبر بعد العدة (هامش رد المحتار) کتاب الطلاق  
باب الفقة ۳/۵۹۱ طبع سعید گرائشی

(۴) و تلح العشرة ان سماها او دواها و یحب الاكثر منها ان سعى الاكثر وینا کذا عبد وطی او حلوۃ صحت من الروح او موت احدهما (رد مختار) وقال فی الرد و اذا دان المهر و حب بمس العقد۔ و اما هنا کذا۔ و م تمامه بالوطء و یجوز (هامش رد المحتار مع الدر المختار) کتاب النکاح باب المهر ۱۰۲/۳ طبع سعید گرائشی



عورت کی چوڑیاں توڑ دو اس ملک اذیسر میں یہ رواج ہے کہ جب کوئی عورت وہ ہوئی ہے تو اس کی چوڑیاں توڑ دی جاتی ہیں وہ خط اب گم شدہ ہے مگر اس خط کے پڑھنے والے دو شخص گواہی دیتے ہیں کہ اس خط میں زید کی لکھائی (پنڈر انٹنگ) موجود ہے اور اس میں وہ لکھتے ہیں کہ میری عورت کی چوڑیاں توڑ دو وہ عورت نو جوان ہے اور کسی سے نکاح کرنا چاہتی ہے اس صورت پر اس گم شدہ خط کے مضمون کے موافق عورت پر طلاق واقع ہو سکتی ہے یا نہیں اور وہ عورت دوسرے سے نکاح کر سکتی ہے یا نہیں۔  
المستفتی نمبر ۱۳۳۱ مولوی شیخ غلام صاحب (اڈیسر)

۲۵ یقعدہ ۱۳۵۵ھ ۸ فروری ۱۹۳۵ء

حوا ۱۰۷) اس خط پر تو طلاق کا حکم نہیں دیا جاسکتا، مگر جب زوج کے ہاں وفاق نہ ہو تو صورت نہ ہو وہ بغیر شوہر کے اپنے نفس کو حفاظت عصمت پر قادر نہ سمجھے تو کسی مسلمان عا کم کی عدالت سے وہ اپنا نکاح صحیح کر سکتی ہے اور بعد حصول حکم فسخ و انتضاء عدت وہ دوسرا نکاح کر سکے گی (۱)۔  
محمد کفایت اللہ کان اللہ اولیٰ

نان و نفقہ اور حقوق زوجیت ادا نہ کرنے کی صورت میں تفریق ہو سکتی ہے یا نہیں؟  
(سوال) مسہد تیز انسا کا کان پھر سال کا عہد ہوا کہ مسکی عہد اکرم سے ہوا تھا اس نے چار سال کے اندر نہ حق زوجیت ادا کیا اور نہ نان و نفقہ دیا بلکہ جب کبھی گئی مار پیٹ کر نکال دیا مجبور ہو کر اس نے عدالت میں نان و نفقہ و مہر کا دعویٰ دائر کیا چنانچہ وہ ڈگری ہو گیا پھر بھی اس نے کچھ نہیں دیا مجبور اس کو قید کر دیا وہ طلاق دیتا ہے اور نہ زرمہر ادا کر تا ہے اور نہ نان و نفقہ دیتا ہے اس میں نہ اتنی طاقت ہے کہ وہ زرخیز قید اور نہ تارت اور نہ اس میں طاقت ہے کہ ہر لوقات کرے چونکہ جوان ہے لہذا وہ بیٹھ نہیں سکتی اس بات کا بھی اندیشہ ہے کہ وہ مرتد ہو کر کسی غیر مذہب کے ساتھ چل جائے لہذا علماء دین سے سوال ہے کہ خدا کے واسطے کوئی ایسی سبیل بتائیے کہ جس سے وہ اس مصیبت سے نجات پائے آپ کو اجر عظیم ہوگا۔ المستفتی نمبر ۱۳۷۳ بناب قاضی اشیر الدین صاحب (میرٹھ)

۲۷ ربیع الاول ۱۳۵۶ھ ۷ جون ۱۹۳۷ء

(جواب ۱۰۸) ایسی مجبوری اور ضرورت کے وقت عورت کو حق ہے کہ وہ کسی مسلمان ماکم کی

(۱) اس سے کہ جو الفاظ شوہر نے کہے ہیں "میری عورت کی چوڑیاں توڑ دو" یہ الفاظ صرف بیکانہ سے الفاظ نہیں ہیں جس میں اتفاق طلاق واقع نہیں ہوئی کما فی الدر المختار (قولہ رکبہ لفظ محصور) هو ما جعل دلالة علی معنی الطلاق من صریح او کدیہ - وہ ظہران من تشاور مع زوجة فاعطاها ثلاثة احمال بنوی الطلاق ولم يذكر لفظ الاصرح ولا کہ لا یقع علیہ (ہامش رد المحتار مع الدر المختار) کتاب الطلاق ۳/ ۲۳۰ بقصد کراچی

(۲) فی الحیلة الناحرة للحیلة المحررة بحث حکم وجہ منع فی الحقیقة ص ۷۳ مطبوعہ دار الاضاعت کراچی

عدالت سے اپنا نکاح فسخ کرانے کوئی مسلمان حاکم فسخ نکاح کا حکم دے سکتا ہے اور بعد حصول حکم فسخ و انقضائے عدت عورت دوسرا نکاح کرنے کی مجاز ہوگی (۱) فقط محمد کفایت اللہ کان اللہ لا دلی

نوسال تک جس عورت کے شوہر نے خبر نہیں لی اس کا کیا حکم ہے؟

(سوال) ہندہ کی شادی ہوئے تقریباً چودہ سال گزرے ہیں اور ایک لڑکا بارہ سال کا ہے لیکن تقریباً ۹ سال ہو گئے کہ ہندہ کے شوہر نے بی بی بے کی کوئی خبر نہیں لی اور نہ روٹی کپڑا دیا اس عرصہ میں ایک دفعہ جہاں کہ ہندہ کا شوہر تھا اس کے پاس اس کے بی بی بے کو لیکر گئے لیکن اس نے کوئی خبر گیری ان کی نہ کی بلکہ اس نے گھر میں آنا چھوڑ دیا دوسرا موقع اس کو ایک اور آیا کہ وہ اپنی بی بی بے کے ساتھ رہے نہیں وہ وہاں سے بھی چھوڑ کر چلا گیا اب ۹ سال گزر گئے ہیں کہ بی بی بے کی روٹی کپڑے کی یا خرچ وغیرہ کی کوئی خبر نہ لی اس صورت میں شرع کیا اجازت دیتی ہے؟

المستفتی نمبر ۱۸۳۳ حاجی محمد بشیر صاحب ریاست حیدر (ضلع لاہور)

۲۶ رجب ۱۳۵۶ھ ۲ اکتوبر ۱۹۳۷ء

(جواب ۱۰۹) بی بی کو حق ہے کہ وہ کسی مسلمان حاکم کی عدالت سے اپنا نکاح فسخ کرانے اور پھر عدت گزر کر دوسرا نکاح کرے (۱) فقط محمد کفایت اللہ کان اللہ لا دلی

کیا شافعی المذہب عورت نان و نفقہ نہ ملنے کی وجہ سے تفریق کر سکتی ہے؟

(سوال) ایک عورت کی شادی ہوئے چار پانچ مہینے شوہر کے پاس تھی بعدہ نان نفقہ کے باعث شوہر نے زوجہ کو اس کے والدین کے گھر پہنچا دیا اور خود نے دوسری زوجہ سے نکاح کر لیا اس کو آج سات سال ہو گئے سات سال کی مدت میں شوہر نے زوجہ کی کوئی بھی کسی طرح سے خبر گیری نہیں کی نہ نان و نفقہ پہنچایا اور شوہر کو اس مذکورہ زوجہ سے نفرت بھی ہے مگر زوجہ میں کسی بات کا عیب نہیں اور شوہر حلاق بھی نہیں دیتا زوجین مقلد شافعیہ ہیں سات سال نان و نفقہ نہ ملے ہوئے بغیر طلاق کے شادی نکاح ہو سکتا

(۱) قال فی غرر لا ذکار لہ اعمہ ان مشایخنا استحسنوا ان ینصب القاضی الحنفی بالیا ممن ملکہ التفریق بیہما اذا کان الروح حاضر و فی عن الطلاق - والحاصل ان التفریق بالعمر عن النفقة حاله عند الشافعی حال حصره الروح وکلما حال غیبه او ماله تشهد بینہما سارہ الآن - نعم یصح الطالی عند احمد کما ذکر فی کتب مدہ و عیہ ما یحمل فی فتاوی قاری التہدیه حیث سأل عن غاب زوجہا ولم یرک لها نفقة فاحاب الاداء بیتہ علی ذلک و طبت فسخ النکاح من قاض یراہ لفسخ نفذ وهو قضاء علی الغائب و فی نقاد القضاء علی الغائب روایت عبدالمعلی القول بنفاذہ یسوغ للحنفی ان یزوجہا من غیر بعد العدة (ہامش رد المحتار کتاب الطلاق باب النفقة ۳ ۵۹۱ ط سعید کمر الشیخ فی قصص کے سے دیکھئے نبیہ لہ حرفة للعلیلة المعاصرة بحث حکمہ روحہ منعنت فی النفقة ص ۷۴ مطبوعہ دار لائعت کرمی

نہ یا نہیں؟ شوہر کرنے پر راضی ہے۔

المستفتی سید کمال الدین صاحب (ضلع قلاہ) ۱۹ شعبان ۱۳۵۶ھ ۲۵ اکتوبر ۱۹۳۷ء  
(جواب ۱۱۰) بغیر طلاق یا فسخ کے دوسرا نکاح نہیں کر سکتی ہاں قاضی سے اپنا نکاح فسخ کر سکتی ہے  
بعد فسخ کے عدت گزار کر دوسرا نکاح کر سکے گی (۱) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

شوہر بیوی کو نان و نفقہ نہ دے تو اس کی شرعی تدبیر کیا ہے؟

(سوال) مسماۃ زینب کا نکاح صحت بنا لگی اس کے والدین نے زید کے ساتھ کر دیا لڑکی بیوہ بنا لگے تھی  
کہ زید سنگاپور چلا گیا جس کو تقریباً بارہ سال ہو گئے وہاں زید نے دوسری شادی کر لی اور اس کی زوجہ ثانیہ  
سے دو بچے پیدا ہو گئے اپنی زوجہ ولی یعنی زینب کی کوئی خبر گیری نہیں کرتا اسنے زمانے کے بعد صرف  
تیس روپے اور خط روانہ کیا جس کو آنکھ ماہ ہوتے ہیں ہر چند کوشش کی جاتی ہے کہ وہ مکان آئے یا اپنی زوجہ  
لوں کو بھی اپنے پاس بلا دے مسماۃ زینب سخت پریشان ہے اور اب مجبوراً عقد ثانی کرنے کے لئے بے چین  
اور تیار ہے کیونکہ اس کے والدین بھی تضا کر گئے ہیں جس کی وجہ سے اور بھی اسکی زندگی دہل جان ہے  
شوہر نہ خرچ دیتا ہے اور نہ اپنے پاس سنگاپور جاتا ہے اور نہ خود آتا ہے اس صورت میں زینب مذکورہ کے  
عقد ثانی کی کیا صورت ہے۔ اس کا نکاح ثانی صحیح ہوگا یا نہیں؟ المستفتی نمبر ۱۹۳۱ حافظ ولی اللہ  
صاحب (اعظم گڑھ) ۳۰ شعبان ۱۳۵۶ھ ۲۷ اکتوبر ۱۹۳۷ء

(جواب ۱۱۱) زینب کسی مسلمان حاکم کی عدالت میں اپنا مقدمہ پیش کرے اور حاکم بعد تحقیقات  
برائے عدم وصول نفقہ و طہرہ مصمت نکاح فسخ کر دے اور پھر بعد عدت نکاح ثانی کر لے (۱)  
محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

شوہر نان و نفقہ نہ دے تو نکاح ثانی کا حکم

(سوال) میں ایک غریب دیکھا ہوں محنت مزدوری کر کے اپنے بچوں کا پیٹ پالتی ہوں میری ایک بیوی  
بیٹی جس کی شادی کو چودہ سال ہو گئے ہیں اس کے خاوند میں اور اس میں کھٹ پٹ ہو گئی ہے آٹھ یا نو سال

(۱) وحورہ الشافعی باعسار الروح و تنصروہا بغیثہ ولو قصی بہ حنفی لم یفقدہ نعم لوامر شافعی بہ ہذا  
(البر المحتار مع هامش رد المحتار کتاب الطلاق باب النفقة ۳/ ۵۹۰ ط سعید کراچی) وقل فی الہدایہ وقل  
الشافعی بقرق لاہ عصر عن الامام المعروف فیئوب القاضی صابہ فی التفریق (لہدایہ کتاب الطلاق باب النفقة  
۳۹/ ۲ ط شریکۃ علمہ ملتان)

(۲) ہذا فی الاصل مذهب مالک الفی بہ علمائنا الحنفیہ و تفصیل المسئلۃ فی الرسالة المؤلفۃ فی ہذا الباب  
المسماۃ بالحبلة الاحمرۃ للحنبلۃ العاشرۃ بحث حکم زوجہ متعت فی النفقة ص ۷۳ ط دار الاشاعت کراچی

سے میرے پاس ہے اور اسکی پانچ سالہ لڑکی بھی بیٹیں پر ہے آٹھ سال کے عرصہ میں مجبور اس کا خاوند ایک ماہ تک یہاں رہا ہے اور اب وہ نہ تو لڑکی کا خرچ دیتا ہے نہ بی بی کا۔ وہ خرچ دینے کے قابل ہی نہیں ہے کیونکہ وہ کما نہیں سکتا آخر کار لاچار ہو کر مقدمہ چارہ جوئی سے نکاح فسخ کرایا گیا اور دوسرا سال نکاح ٹوٹنے کو ہونے والا ہے مگر یہاں پر جو موادی صاحبان ہیں وہ اس بات کے برخلاف ہیں خاص کر پیر سید فیض الحسن جو احرار کے بڑے لیڈر ہیں کہتے ہیں کہ جب تک خود خاوند طلاق کا لفظ نہ کہے یا لکھ کر نہ دے دوسرا نکاح چڑھ نہیں اور وہ طلاق تو دیتا نہیں اور لڑکی بھی بڑی ٹیک اور باطل ہے اور اگر اسے ذرا بھی آرام ہوتا تو حلاق پینے کی ضرورت نہ تھی وہ بالکل کما ہے اس سے اتنا بوجھ اٹھایا نہیں جاتا خیر جس طرح خدا کو منظور تھا اب میں آپ کو اس لئے تکلیف دیتی ہوں کہ برائے خدا اس مسئلہ کو حل کریں کہ لڑکی کا نکاح شرعاً جائز ہے یا نہیں میں تو شرع پر چلنے والی ہوں میں سخت مجبور ہوں مہربانی سے میرے حال پر ترس کریں اور فتویٰ بھیجیں۔

المستفتی نمبر ۱۹۹ از بینب بی بی (سیالکوٹ) ۳ رمضان ۱۳۵۶ھ ۸ نومبر ۱۹۳۷ء  
(جواب ۱۱۲) اگر نکاح فسخ کرنے والا حاکم مسلمان تھا تو فسخ صحیح ہو گیا اور بعد انقضائے عدت عورت دوسرا نکاح کر سکتی ہے (۱) اور اگر حاکم غیر مسلم تھا تو فسخ صحیح نہیں ہوا (۲) اس لئے اب کسی مسلمان حاکم سے فسخ کرانے کی سعی کرنی چاہئے۔

محمد کفایت اللہ کان اللہ لدہ دلی

نان و نفقہ نہ دینے کی صورت میں فسخ نکاح کرنے کا حکم  
(سوال) مگر مسلمان اپنی عورت کو بارہ سال سے چھوڑ دیا ہے اور جس وقت چھوڑا تھا اپنا نکاح ایک دوسری عورت سے کر لیا تھا کچھ روز کے بعد وہ عورت مر گئی تو پھر اس نے تیسرا نکاح کر لیا شدہ عورت کو نہ طلاق دیتا ہے نہ اپنے پاس بلاتا ہے نہ کھانے کو دیتا ہے یہ عورت سخت مصیبت میں ہے اور نہ قاضی جی کہیں نکاح ہونے دیتے ہیں کہتے ہیں کہ جب تک اس کا خاوند طلاق نہ دے نکاح نہیں ہو سکتا یا کہتے ہیں کہ ایسا فتویٰ لاء تو نکاح پڑھاؤں ایسی حالت میں علماء کیا فرماتے ہیں۔

المستفتی نمبر ۲۰۴۶ شیخ ممتاز صاحب (ضلع ہوشنگ آباد)

۱۳ رمضان ۱۳۵۶ھ ۸ نومبر ۱۹۳۷ء

(جواب ۱۱۳) اگر خاوند عورت کو نہ طلاق دیتا ہے نہ نفقہ دیتا ہے اور نہ اس سے فیصلہ اور سمجھو یہ کرتا

(۱) رکنی الحیلة الناجرة للحیلة العاجز بحث حکم زوجہ متعت فی النفقة ص ۷۳ ط دار الاضاعت کراچی  
(۲) و مقبضاء ان تقلید الکافر لا یصح وان اسلم حتی لو قلنہ الکافر ثم اسلم هل یحتج بلی تقلید آخر مه فیہ روایتان قال فی البحر وہ عم ان تقلید الکافر صحیح وہ لم یصح لقضاءه علی المسلم حال کفره (ہامش رد المحتار مع الدر المختار کتاب القضاء ۳۵۴/۵ ط سعید کراچی)

ہے تو عورت کسی مسلمان حاکم کی حدالت سے اپنا نکاح فسخ کر سکتی ہے حاکم بعد تحقیقات اگر مرد کی طرف سے زیادتی اور ظلم کا مشاہدہ کرے تو اس کو نکاح فسخ کر دینے کا حق ہے (۱) بعد حصول حکم فسخ وانقضائے عدت عورت دوسرا نکاح کر سکتی گی (۲)

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

اگر شوہر بیوی کو نان و نفقہ نہ دے اور حق زوجیت بھی ادا نہ کرے تو امام مالکؒ کے مذہب کے مطابق نکاح فسخ کیا جاسکتا ہے

(سوال) ایک عورت منکوحہ کا نکاح ہوئے عرصہ قریب دس سال کا ہوا مگر نکاح کے بعد منکوحہ کا خوند صرف چوبہاہ عورت کے پاس رہ کر افریقہ چلا گیا افریقہ گئے ہوئے زوج کو عرصہ نو برس کے اوپر مگر گیا عورت منکوحہ کا خوند خورد خوراک و پوشاک قدرے قلیل روٹ کیا کرتا ہے جو خرچہ افریقہ سے روانہ کرتا ہے وہ منکوحہ کے خورد و نوش کے لئے کافی دوائی نہیں ہے خوراک و پوشاک کے لئے از حد تکلیف گوارا کرتی ہے پوری الحال عورت منکوحہ کی عمر پچیس سال ہے یعنی عالم شباب ہے اور منکوحہ کو اس کا خوند افریقہ بھی نہیں بلاتا اور عورت منکوحہ کے خوند نے افریقہ میں دوسرا نکاح کر لیا ہے اور افریقہ میں اس عورت سے تین اولادیں ہیں اور منکوحہ کا خوند یہاں بھی نہیں آتا ہے اور عورت منکوحہ کو طلاق بھی نہیں دیتا ہے مذکور الصدر منکوحہ اپنے زوج سے مذکورہ شدائد سے عاجز ہے جو کہ واقعی ایک انسان ہر ممکن صورت سے برداشت نہیں کر سکتا لہذا اس کا نکاح فسخ کرنے کی کیا صورت ہے کیا کسی حاکم کے رو برو کسی امام کے نزدیک اندراج میں سے فسخ ہو سکتا ہے؟

المستفتی نمبر ۲۳۴۶-مجتبى عبدالمکریم صاحب (کامیابواڑ)

۲۸ ربیع الثانی ۱۴۳۵ھ ۳۰ جون ۱۹۳۸ء

(جواب ۱۱۶) اس صورت میں امام مالکؒ کے مذہب سے موافق نکاح فسخ کیا جاسکتا ہے کیونکہ جو ان عورت کے حقوق زوجیت ادا نہ کئے جائیں اور اس کے زنا میں مبتلا ہو جانے کا خدشہ ہو تو مسلمان حاکم نکاح فسخ کر سکتا ہے اور حنفیہ بھی ضرورت شدیدہ میں اس پر عمل کر سکتے ہیں (۳) فقط

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

(۱) تفسیر کے لئے دیکھئے الحیلة الحاجرة للحلیلة العاجرة ص ۷۳ بحث حکم زوجہ منعت فی النفقة ط دار الاشاعت کراچی

(۲) نعم یصح الثانی عند احمد کما ذکر فی کتب مذہبہ و عنہ یحمل ما فی فتاویٰ قاری الہدایة سال عن عمر غاب زوجها ولم یترک لها معلقة فاجاب اذا اقامت بیعة علی ذلک و طلیت فسخ النکاح من قاض برأه ففسخ نقد وهو قضاء علی الغائب و فی النقصاء علی الغائب روايات عديدة فعلى القول ببقاءه یسوغ للحنفی ان یروجها من الغیر بعد العدة (ہامش رد المحتار کتاب الطلاق) باب العقۃ ۵۹۱/۳ ط سعید کراچی (۳) تفصیل کے لئے دیکھئے الحیلة الحاجرة للحلیلة العاجرة ص ۷۳ بحث حکم زوجہ منعت فی النفقة مطبوعہ دار الاشاعت کراچی

نان و نفقہ اور حقوق زوجیت کی عدم ادائیگی کی صورت میں  
مسلمان حاکم کے ذریعہ نکاح منسوخ ہو سکتا ہے یا نہیں؟

(سوال) ایک شخص اپنی بیوی کو ۵-۶ برس سے نان و نفقہ نہ دیوے خبر گیری نہ کرے نہ رکھے نہ طلاق دیوے نہ عدالت مجاز میں حاضر توے تو کیا اس کا یہ قلم جائز ہے کیا ایسی عورت مجبور اس کے نکاح میں بندھی رہے گی کیا اس کو اسلام چھوڑنے ہی سے چھٹکارا مل سکتا ہے کیا اسلام ایسا سخت گیر اور یکطرفہ مردوں کو اختیار اور حقوق دینے والا ناانصاف مذہب ہے؟ کیا اسلام میں عورت کو اس طرح پھنسا کر چھوڑ دیا جانا جائز ہے کیا قانون اسلامی کے مطابق عورت طلع نہیں کر سکتی؟

المستفتی نمبر ۲۳۰۳ قاضی سید محمد رمضان علی کاظمی۔ ضلع سمیر پور (یوپی)

۲۲ جب ۱۳۵۵ھ ۲۹ اگست ۱۹۳۸ء

(جواب ۱۶۵) ان حالات میں کہ شوہر نہ نان و نفقہ دیتا ہے نہ عورت کو آباد کرتا ہے اور نہ طلاق دیتا ہے اور عورت کے گزارے اور حفظ عصمت کی کوئی شکل نہیں ہے عورت کو حق ہے کہ وہ کسی مسلمان حاکم کی عدالت میں اپنے نکاح کے منسوخ کا دعویٰ پیش کرے اور حاکم شوہر کے ان مظالم کی تحقیقات کر کے نکاح منسوخ کر دے اور عورت کو نکاح خالی کی اجازت دیدے تو عورت عدت پوری کر کے دوسرا نکاح کر سکتی ہے اگر عدالت میں کوئی مسلمان حاکم نہ ہو اور مسلمان کی کوئی پناہیت ایسی ہو جو اس قسم کے معاملات کا فیصلہ کرنے کی طاقت رکھتی ہو تو وہ پناہیت بھی نکاح منسوخ کر سکتی ہے۔ اس کا فیصلہ بھی شرعی طور پر کافی ہو گا (۱) عدالت شریعت ایکٹ نمبر ۲۲، ۱۹۳۷ء کی رو سے نکاح منسوخ کر سکتی ہے۔

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

غائب شوہر کی عورت کا حکم (الجمعیہ سورہ ۱۸ جون ۱۹۳۸ء)

(سوال) ایک لڑکی کی شادی گیارہ سال کی عمر میں اس کے والد نے کر دی تھی اس کا شوہر آٹھ سال نو یوم رہ کر چلا گیا اور ملک آسام میں شادی کر کے رہائش اختیار کی اور اپنی زوجہ لول کے پاس آج تک دو سال میں نہ کوئی خط و کتابت کی ہے نہ نان و نفقہ کی خبر ہے اب کیا کیا جائے؟

(جواب ۱۶۶) جب کہ خاوند کی زندگی اور مقام قیام معلوم ہے تو اس سے ہر ممکن طریقہ سے نان و نفقہ یا طلاق حاصل کرنے کی کوشش کی جائے اور جب ناکامی اور مایوسی ہو جائے تو حضرت امام احمد بن حنبلؒ کے مذہب کے موافق تفریق کافتویٰ حاصل کر کے کسی حاکم یا اختیار سے اس کے موافق حکم حاصل کر لیا جائے اور پھر عدت گزارنے کے بعد دوسرا نکاح کر لیا جائے (۲) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

۱) بالحیلة المجرعة للحلیلة العاصرة ص ۷۳ بحث حکم زوجہ معصت فی الطلقة مطبوعہ دار الاشاعت کراچی  
(۲) یہ شخص اگرچہ مفقود نہیں مگر چونکہ وہ اس کی نسبت اور عدم الطلاق کی وجہ سے معصیت میں داخل ہے اس لئے لہذا روایت اس مسئلہ میں بھی مذہب و غیر ائمہ پر فتویٰ دیا گیا ہے اور چند شرائط کے ساتھ اس کے لئے نکاح خالی کی اجازت دی گئی ہے جس کی تفصیل رسالہ "میزانہ" میں مذکور ہے و کذا فی الرد مع بعض الثانی عند احمد کما ذکر فی محکم مذہبہ (جاری ہے)

## فصل چہارم تا اتفاقی زوجین

زوجین کے درمیان ناچاقی اور نان و نفقہ نہ ملنے کی بناء پر نکاح فسخ ہو گیا نہیں؟ (سوال) تقریباً تین چار سال کا عرصہ ہوتا ہے کہ ایک عورت مسماہ سیکینہ کا نکاح ایک شخص مولوی مسیٰ موسیٰ سے ہوا تھا موسیٰ تھے باپ نے سیکینہ کے باپ سے کہا تھا کہ اگر تو بوی لڑکی کا نکاح میرے لڑکے سے کر دے تو میں تجھے اور تیرے چوں کو دکان تجارت کے لئے کر دوں گا (موسیٰ کے باپ نے نکاح کے بعد کوئی دکان نہیں کرائی) سیکینہ زیادہ سے زیادہ دو تین ماہ اپنے خاوند کے مکان پر رہی ہوگی غالباً زوجین کے درمیان ناچاقی کی وجہ سے آپس میں دل شکنی رہی موسیٰ سیکینہ سے اور سیکینہ موسیٰ سے خوش نہیں معلوم ہوتی تھی موسیٰ کا باپ چاہتا تھا کہ کسی طرح گھر ہو جائے اور ہمیشہ اسی کوشش میں رہا مگر بظاہر زوجین کی ناچاقی کی وجہ سے موسیٰ کے باپ کو کامیابی نہیں ہوتی تھی یہ بھی سننے میں آتا ہے کہ موسیٰ کہتا ہے کہ یہ لڑکی مجھے نہیں چاہیے اگر میرا باپ کوشش کرتا ہو کہ ہمارے گھر میں لا کر رکھیں تو وہ اپنے لئے کوشش کرتا ہو گا اب یہ حالت بڑھ گئی ہے جب موسیٰ کے باپ کی طرف سے کوئی اس لڑکی کو بلانے جاتا ہے تو سیکینہ کا باپ کہتا ہے کہ لڑکی کو نان و نفقہ نہیں پہنچا اور میں غریب آدمی ہوں لہذا مجھے اس کا بدوست کر دیجئے اور پھر لے جائیے یہ جھگڑا بڑھتا رہا نکاح سے پہلے کچھ مدت سیکینہ کے باپ پر مقدمہ دائر کر دیا کہ یہ میرے مکان پر اتنا عرصہ رہا اس کی خوراک پوشاک کی یہ رقم ہوتی موسیٰ کے والد کو بیج منٹ مل گیا اس کے بعد موسیٰ کے والد نے ایک شخص مسیٰ محمد صاحب کو سیکینہ کے بلاوے کے لئے بھیجا جب وہ شخص سیکینہ کے والد کے پاس گیا اور اس نے کہا کہ تم سیکینہ کو اسکے خاوند کے ہاں بھیج دو تو سیکینہ کے والد نے پھر وہی عذر پیش کیا کہ نہ تو وہ لوگ نان نفقہ دیتے ہیں اور بیج منٹ لیکر مجھے اور مالی نقصان پہنچا یہ شخص مذکور نے اسے پانچ پونڈ کا چک اپنے پاس سے دیا اور نیز ایک تحریر لکھ دی کہ اگر وہ (موسیٰ کا باپ) بیج منٹ کی رقم تم سے طلب کرے تو میں اس کا ذمہ دار ہوں (شخص مذکور کا بیان ہے کہ یہ میں نے موسیٰ کے باپ کے کہنے سے لکھ دیا تھا) اب سیکینہ کے باپ نے اپنی لڑکی کو خاوند کے گھر بھیج دیا تقریباً تین روز وہاں رہی تیسرے دن موسیٰ دو لڑکیوں کو لے کر آیا خود باہر کھڑا رہا اور ایک عورت گھر میں گئی سیکینہ سے مخاطب ہو کر کہا ”تو کون ہے؟“ اور یہاں کیا ڈھونڈتی ہے؟ سیکینہ نے جواب دیا کہ یہ میرے خاوند کا گھر ہے گھر میں آنے والی عورت بولی موسیٰ تو میرا خاوند ہے اور ہم نے کورٹ میں

(حاشیہ صفحہ گھر شہ) و علیہ یحمل فتاویٰ فاری الہدایۃ حیث سائل عمن غاب ورجعہا ولم ینزلک لہا نفقۃ فاحاب اذا قامت ہینۃ علی ذلک وطلبت فسخ النکاح من فاض یراہ ففسخ نفقہو ہو قضاء علی الغائب و فی نعاد القضاء علی الغائب روایتان عندنا فعلی القول بلفاظہ یسوغ للحنفی ان یروجہا من الغیر بعد العدۃ - فقوله من فاض یراہ لا یصح ان یراد بہ الشافعی "فصلنا عن الحنفی بل یراد بہ الحنبلی فالہم (ہامش رد المحتار کتاب الطلاق) باب النفقۃ ۵۹۱/۳ ط سعید کراتشی)

کاح کیا ہے لہذا تو چلی جاو اور اگر تجھے لڑنا ہے تو آہر نکل! موسیٰ کے باپ نے یہ حالت دیکھ کر آنے والی عورت کو سمجھا کر واپس کر دیا اور موسیٰ بھی چلا گیا اس کے بعد موسیٰ کے باپ نے سیکینہ سے کہا کہ میرا زکا میرے کہنے میں نہیں اس لئے بالفعل تو اپنے باپ کے گھر چلی جا یہ کہہ کر موسیٰ کا باپ سیکینہ کو اس کے باپ کے گھر چھوڑ آیا اب موسیٰ کے والد نے مذکورہ بالا بیچ منٹ جو اسے ملا تھا اس کی رو سے سیکینہ کے باپ پر وارنٹ نکالا سیکینہ کے باپ نے دفاع میں اس تحریر کو پیش کیا جو محمد صاحب نے لکھ دی تھی جسٹریٹ نے لوٹا لڑکے اور لڑکی کو بلا کر سمجھایا کہ آپس میں مل جل کر رہو سیکینہ نے کہا کہ یہ نہ مجھ سے اضنی تھانہ میں اس سے راضی تھی میرے اور اس کے باپ نے مل کر ہمارا عقد کر دیا (عقد بطریق اہل سنت والجماعت ہوا تھا) لڑکے نے کہا کہ جو زیورات ہم نے دیئے تھے وہ یہ لے کر نہیں آئی اس لئے میں سے نہیں رکھتا جسٹریٹ نے یہ بھی سمجھایا کہ کیا تو زیورات کا بھوکا ہے یا اپنی عورت کا مگر لڑکا یہ کہتا رہا کہ سب تک سیکینہ زیورات لے کر نہ آئے میں اسے نہیں رکھتا بکھلے کورٹ میں کارروائی شروع ہوئی وہی کہہ رہا ہے کہ زیورات جو ہم نے دیئے تھے لے کر نہ آئے تو میں نہیں رکھتا سیکینہ نے کہا کہ زیورات جو آپ نے دیئے تھے ان میں سے ہمارے پاس چھ چوڑیاں اور کان کی بالیاں باقی ہیں ہار وغیرہ ہم نے کرکھا گئے کیونکہ آپ کی طرف سے ہمیں نان نفقہ نہیں ملا اور ہم لوگ غریب ہیں جو زیورات لڑکی تھی تھی کہ میرے پاس ہیں وہ کورٹ میں پہن رکھے تھے سیکینہ اور اس کے باپ کی طرف سے جبری روئے رنے والا وکیل جرح میں موسیٰ سے پوچھتا ہے کہ یہ (۱) لڑکی سیکینہ اس وقت جس حال میں ہے اسے لے کر تجھے سپرد کرتا ہوں تو تیری عورت کر کے اسے قبول کرنے کے لئے تیار ہے؟ موسیٰ نے جواب دیا مجھے یہ قبول نہیں مجھے یہ نہیں چاہیے جرح (۲) تو جسٹریٹ کے روبرو حلف اٹھا کر زبان دے رہا ہے میں اللہ سے دوسری بار پوچھتا ہوں کہ سیکینہ کو تیری عورت سمجھ کر کہ اس موجودہ حال میں ہے اسی طرح تو میری عورت سیکینہ کو قبول کرنے پر راضی ہے؟ جواب میں راضی نہیں وکیل نے تیسری بار پھر پوچھا زاب میں موسیٰ نے کہا کہ میں کہہ چکا کہ میں لینے کے لئے تیار نہیں ہوں اس وقت تقریباً چھ سات سہ ماہی کورٹ میں موجود تھے چونکہ کور جالسا سوال و جواب سن رہے تھے۔

اب سوال یہ ہے کہ مذکورہ سوال و جواب سے طلاق پڑ جاتی ہے یا نہیں؟ اگر طلاق پڑ جاتی ہے مہارنہ پھر کیا کیا جائے تین چار سال کے عرصہ میں لڑکی اپنے خاوند کے ہاں محدود عرصے تک رہی یعنی مکمل سب ملا کر دو تین ماہ نہ تو لڑکی کو نان نفقہ ملتا ہے اور نہ خاوند کے ساتھ رہنے کا موقع ملا اور نہ وہ عین میں اتفاق ہے اگر سیکینہ موسیٰ سے طلع کی درخواست کرتی ہے تو موسیٰ چھوڑنے پر راضی نہیں و تالہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے وَلَا تَمْسُكُوهُنَّ ضَرَارًا لِّتَعْتَدُوا (۱) نیز فرمایا فلا تمبلوا کل



المیل فتلدوها کالمعلقہ ۱۔ اس صورت میں سیکڑہ کو صرف فسخ نکاح کا دعویٰ کرنے کا حق ہے مگر بد قسمتی سے نہ یہاں قاضی ہے نہ حاکم مجاز مجسٹریٹ یا جج وغیرہ جو ہیں وہ عیسائی ہیں یا یہودی ہیں مسلمانوں کی کوئی چھاپت وغیرہ بھی نہیں ہے مسلمان کمزوری یا ریاد وغیرہ اسباب کی بناء پر اس قسم کے معاملے میں دخل دینے کے لئے تیار بھی نہ ہوں گے علمائے دین ہیں مگر وہ بھی اپنے سینٹھوں کے زیر احسان اپنی زبان منہ رکھتے پر مجبور ہیں لہذا ان دونوں کی جدائی کس طرح کی جائے؟

المستفتی نمبر ۳۸۷ دیا یانڈ کمپنی جو ہا سہرگ ساؤتھ افریقہ

۱۶ جمادی الاولیٰ ۱۳۵۳ھ ۲۸ اگست ۱۹۳۳ء

(جواب ۱۱۷) ان جوہلوں سے جو وکیل کے سوالوں پر موسیٰ نے دیئے ہیں طلاق تو نہیں ہوتی (۱) لیکن ان حالات میں عورت کو حق ہے کہ وہ فسخ نکاح کی درخواست کرے اور مجسٹریٹ اگر غیر مسلم ہو تو اس سے درخواست کی جائے کہ وہ اس مقدمہ کو فیصلہ کے لئے کسی مسلمان کے سپرد کر دے اور وہ مسلمان فریقین کے بیان اور شہادت وغیرہ لے کر جب دیکھے کہ ان میں باہم اتفاق سے رہنے اور حقوق زوجیت ادا کرنے کی کوئی صورت ممکن نہیں تو فسخ نکاح کا حکم کر دے (۲)

محمد کفایت اللہ کان اتدہ

شوہر نہ بیوی کو اپنے پاس رکھتا ہے اور نہ اسے

طلاق دیتا ہے تو اس صورت میں کیا حکم ہے؟

(سوال) زید نے نکاح کیا، زوجہ عرصہ پانچ چھ سال تک زید کے مکان میں رہی ازال بعد میاں بیوی کی آپس میں نا اتفاقی ہونے کی وجہ سے زید نے بغیر طلاق کے اپنی بیوی کو گھر سے نکال دیا اب وہ اپنے باپ کے مکان میں ۴ سال تک تنہی رہی اسی امید میں کہ زید بلوائے گھر بنو زید نے عرصہ مطلق پروا نہیں کی اور نہ ہوائی اپنی شادی دوسری جگہ کر لی اتنے عرصہ بعد مسافقہ کو رکھ کر اس کے والد نے نکاح مانی کر دیا اس کے نکاح کی زید کو چنداں وقت اطلاع دی مگر زید نہ آیا اور نہ کچھ رکاوٹ پیش کی نکاح مانیہ ہونے کے بعد زید نے ان کو مقدمہ دائر کیا مدعی مدعا علیہ کی زبانی سن کر کورٹ نے یہ فیصلہ دیا جو لڑکی زید کے نفقہ سے تھی اس لڑکی کا نان نفقہ حق پرورش کی رقم اس کی والدہ کو دے کر دختر مذکورہ کو لے جاویہ

(۱) النساء ۱۳۰

(۲) اس لئے کہ سوال میں مذکور الفاظ جو وکیل کے سوال پر شوہر نے کہے ہیں الفاظ طلاق نہیں ہیں اور نہ یہ الفاظ طلاق کے ہم معنی ہیں پس ان الفاظ سے طلاق واقع نہیں ہوگی کما فی الرد (قولہ و رکبہ لفظ محصور) هو ما جعل دلالة علی معنی الطلاق من صریح او کتابة (ہاشم رشید المدحار مع الدر المختار کتاب الطلاق ۳/۲۳۰ طبع سعید کرمانی)

(۳) فضیل کے لئے دیکھئے الحیلة الناجزة للتحلیلة الناجزة ص ۷۴ بحث حکم زوجہ منعست فی النفقة ط دار الاشاعت کراچی

حکم عدالت سے پا کر اپنے ملک کو روانہ ہوا پھر نہیں آیا اور نہ دختر کی طہی کی اتنے عرصہ بعد خاوند ثانیہ بھی فوت ہو گیا اب وہ عورت بطریق یہ وہ رائے تھی ہے گزر معاش کا کوئی ذریعہ نہیں اب وہ نکاح ثالث کرنا چاہتی ہے چند مسلمان قصبہ ہذا کے معترض ہیں اور مقتدیان سے فتوے کی درخواست کرتے ہیں۔

المستفتی نمبر ۲۱۲۶ سید محمد رشید ترمذی (مسی کا تھا) ۱۳ شوال ۱۳۵۶ھ م ۱۸ دسمبر ۱۹۳۷ء (حواب ۱۶۸) شوہر اول سے فیصلہ کر لینا چاہیے یا کسی مسلمان مجسٹریٹ سے یہ فیصلہ حاصل کر لیا جائے کہ نکاح اول فسخ کر دیا گیا اور نکاح ثانی کی اجازت ہے (۱) جب دوسرا نکاح ہو سکے گا۔  
محمد کفایت اللہ کلاں اللہ دلی

یہی اپنے شوہر کے گھر جانے پر راضی نہیں تو کیا وہ نکاح فسخ کر سکتی ہے؟  
(سوال) ایک نابالغ لڑکی کا نکاح اس کے والد نے زید سے کر دیا زید اس وقت بالغ تھا لڑکی اس وقت سن بلوغ کو پہنچ چکی ہے مگر چند وجوہ کی بناء پر اپنے شوہر کے گھر جانے پر رضاء نہیں اور اپنا نکاح فسخ کرنا چاہتی ہے کیا اس لڑکی کا نکاح فسخ ہو سکتا ہے اگر ہو سکتا ہے تو فسخ بذریعہ عدالت کر لیا جائے یا متعلقہ فتویٰ کی کافی ثانی ہے۔ المستفتی نمبر ۲۳۷۱ عبداللہ چراسی (مالیر کوٹلہ)

۱۳ جمادی الاول ۱۳۵۷ھ م ۱۳ جولائی ۱۹۳۸ء

(حواب ۱۶۹) لڑکی نکاح جن وجوہ سے فسخ کر سکتی ہے وہ وجوہ کسی مسلمان حاکم (۱) یا کسی عدالت مسلم فریقین (۲) کے سامنے پیش کرے اگر ماکم یا ثالث ان وجوہ کو معقول اور موجب فسخ سمجھے گا تو نکاح

(۱) و علیہ یحمل ما فی فتاویٰ قاری الہدایۃ حیث سأل عن عاب و روحها او لم ینرک لها نفقة فاجاب اذا اقامت بیۃ علی ذلک و طلقت فصح الکاح من قاص یراہ فصح بعد و هو قضاء علی العاتب و فی نفاذ القضاء علی العاتب روایت عننا فعلی القول بمعاذہ یسوغ للحمی ان یروحها من الغیر بعد العدة (ہامش رد المحتار) کتاب الطلاق باب العقۃ ۳ ۵۹۱ ط سعید کراتشی، و کذا فی الحلیۃ الناجرة للحلیۃ العاصرة ص ۷۳ بحث حکم روحہ منعت ط دار الاشاعت کراچی۔

(۲) و اہل اہل الشہادۃ ای ادانہا علی المسلمین (رد المحتار) و قال فی الرد الصمیر فی اہلہ راجع الی العشاء بمعنی من یصح مہ - حاصہ ان شروط الشہادۃ من الاسلام والعقل والبلوغ - شروط بصحة تولیتہ و لصحة حکمہ بعدہا و مفصلا ان تقلید الکافر لا یصح وان اسلم (ہامش رد المحتار مع الدر المختار) کتاب القضاء ۳۵۴ ط سعید کراتشی۔

(۳) و اما المحکم فشرطہ اہلیۃ القضاء و یفتی فیما سوی الحدود و القصاص (ہامش رد المحتار) کتاب القضاء ۳۵۴ ط سعید کراتشی) ثالث کے ذریعہ محکم نکاح کا فتویٰ ضرورت کی بناء پر ہے کما فی حاشیۃ الحلیۃ الناجرة ص ۳۴ اما التحکیم فی بعض مسائل الباب لا یصح اصلا و فی البعض یصح ولكن لا یفتی بہ لما قال صاحب الہدایۃ وغیرہ من انه لا یفتی بہ فی الکاح و الطلاق وغیرہما لکیلا یتحاصر العوام للذکر - و قال فی الفتح و فی فتاویٰ نصیری حکم المحکم فی الطلاق و المصاف ینفذ لکن لا یفتی بہ (فتح القدیر کتاب القضاء ۱۹۷ ص ۱۹۷)

فتح کر دے گا کوئی فتویٰ فتح نکاح کے لئے کافی نہیں (۱) محمد کفایت اللہ کا ان اللہ لدہ علی

شوہر بیوی کے پاس نہیں جاتا اور نہ حقوق زوجیت  
اودا کرتا ہے تو تفریق ہو سکتی ہے یا نہیں؟  
(المجمیعہ مورخہ ۳۰ نومبر ۱۹۳۱ء)

(سوال) تقریباً پانچ سال کا عرصہ ہوتا ہے کہ زید کا نکاح بندہ سے ہوا مگر زید نے کبھی خوشی سے بیوی  
کے پاس جانا منظور نہ کیا والدین کے کہنے سے اس کے پاس گیا بھی تو کوئی اظہار خواہش نفسانی کا نہیں کیا  
اور نہ کرنے کی امید ہے بندہ اس سے طلاق لینا چاہتی ہے مگر وہ طلاق نہیں دیتا اب کیا کرنا چاہیے۔  
(جواب ۱۲۰) اگر زید عین ہے اور اس وجہ سے بندہ سے مقاربت نہیں کرتا تو بقاعدہ عین مرافعہ ان  
الحاکم و امثال یکمال (۲) کے بعد تفریق ہو سکتی ہے (۳) اور اگر عین نہیں ہے محض زوجہ کے ساتھ یکدیگر اور  
القت نہ ہونے کی وجہ سے مقاربت نہیں کرتا تو اس کو لازم ہے کہ طلاق دیدے یا طلاق کی صورت کر کے  
اس سے علیحدگی کرانی جائے اگر اس پر آمادہ نہ ہو تو پھر حاکم مسلم نکاح کو فتح کر سکتا ہے (۴) فقط  
محمد کفایت اللہ عفا عنہ ربہ مدبرہ امینہ دہلی

## فصل پنجم صغریٰ زوج

نابالغ کی بیوی زنا میں مبتلا ہونے کے ذریعے نکاح فتح کر سکتی ہے یا نہیں؟  
(سوال) ایک نابالغ لڑکی معمرہ آٹھ نو سالہ کا نکاح اس کے باپ نے ایک نابالغ لڑکے معمرہ پانچ سالہ کے

(۱) و شرط للکل القضاء (الدر المختار مع هامش رد المحتار کتاب النکاح باب الولی ۷۱/۳ ط سعید کراچی)  
وان کان الروح غیر ہما ای غیر الاب وایہ ولو الام او القاضی او وکیل الاب لا یصح من غیر کفء او بعض فاحش  
اصلاً وان کان من کفء و بمعمر المثل صح ولكن لها خيار الفسخ بالبلوغ او لعلم بالنکاح بعدہ بشرط القضاء  
(الدر المختار مع هامش رد المحتار کتاب النکاح باب الولی ۷۱/۳ ط سعید کراچی)  
(۲) ہم کے پاس مقدمہ کی بیٹی اور ایک سال کی ملت۔

(۳) جاء ت المرأة إلى القاضي بعد مضي الاجل وادعت انه لم یصل اليها وادعی الزوج به الوصول۔ وان بکل  
غيرها القاضي وان قالت المرأة ان بکر نظرت اليها النساء والواحدة تكفي والتثنان احوط۔ وان قلن هي بکر او  
اقر الروح انه لم یصل اليها غیرہا القاضي فی الفرقة۔ فان اُختارت المرأة امر القاضي ان يطلقها طلاقاً بانة فان امی  
فرق بينهما (البتاوی الہدیۃ کتاب الطلاق باب الثانی عشر فی العین ۵۱/۱ ط ماجدہ کوئٹہ) اس مسئلہ میں  
موجودہ ذہن کی ضرورت کے پیش نظر نہ سب مہاجر کے مطابق امرت کی رہائی کی صورت تجویز کی گئی ہے تفصیل کے لئے دیکھئے رسالہ  
"الحاجة الماسة للحلیۃ العاشرۃ ص ۴۳ بحث حکم زوجہ عین معبوعہ دار الاضاعت کراچی)  
۱۱ کدی الحلیۃ العاشرۃ للحلیۃ العاشرۃ ص ۵۵ بحث حکم زوجہ عین معبوعہ دار الاضاعت کراچی

ساتھ کر دیا جس کو عرصہ قریب چھ سال کا گزر اب لڑکی کی عمر پندرہ سال کی ہو چکی ہے اور اب وہ بالغہ ہے لیکن بد قسمتی سے لڑکے کی عمر دس گیارہ سال کی ہے اور اس کو بالغ ہونے کے لئے آٹھ سال کا عرصہ درکار ہے لڑکی اتنی طویل مدت تک اس لئے انتظار نہیں کرنا چاہتی کہ ایسے انتظار سے اس کی عصمت و حفت خطرے میں ہونے کے علاوہ نا موافقت عمر کے باعث لڑکی کو اپنی زندگی کا مستقبل صریحاً تلخ و تاریک نظر آ رہا ہے اور آئندہ فدا و بیہودی کی کوئی امید نہیں نظر میں وہ اپنے باپ کی غفلت و بے احتیاطی سے کئے ہوئے نکاح کو فسخ کرنا چاہتی ہے لیکن نابالغ لڑکے کا باپ انفساخ نکاح پر رضامند نہیں ہے آیا لڑکی کو از روئے عقد حنفی عدالت سے حسیخ نکاح کرانے کا حق ہے یا نہیں؟ واضح ہو کہ لڑکا اور لڑکے کا باپ حنفی ہیں اور لڑکی اور لڑکی کا باپ شافعی ہیں۔

المستفتی نمبر ۷۷۷ جنگل خال شیروانی۔ ہست آباد (ریاست حیدر آباد)

۲۵ ذیقعدہ ۱۳۵۳ھ ۱۹ فروری ۱۹۳۶ء

(جواب ۱۲۱) اس صورت میں فقہ مالکی کی رو سے عدائے خوف زنا فسخ نکاح کا حکم ہو سکتا ہے (۱) اور حنفی ضرورت شدیدہ میں فقہ مالکی پر عمل کر سکتا ہے (۲) فقط محمد کفایات اللہ کان اللہ لہ

لڑکے کی عمر پندرہ سال ہے، مگر ابھی نابالغ اور کنزور ہے  
مبستری کے قابل نہیں تو کیا عورت تفریق کر سکتی ہے

(سوال) ایک لڑکا اور ایک لڑکی کا نکاح ہوا دونوں کی عمریں تقریباً چھ سال تھیں اور لڑکے کا والد انتقال کر چکا اور لڑکے کی طرف سے اس کا دادا اولی تھا اور لڑکی کا والد زندہ تھا اور وہی ولی تھا اور اس وقت لڑکے کے دادا کا انتقال ہو چکا ہے اور لڑکی کا والد زندہ ہے اور اس وقت لڑکے کے والد لڑکی کی عمر تقریباً ۱۵ یا ۱۵ سال کی ہے اور جب سے نکاح ہوا لڑکی اپنے باپ ہی کے گھر پر موجود ہے اور لڑکے کے گھر نہیں گئی اور نہ ہی کبھی خلوت ہوئی ہے اور لڑکا بچہ مسکین اور یتیم ہونے کے باوجود معلوم ہوتا ہے اور لڑکی کا والد زندہ ہے اس لئے لڑکی فریب اور ہوشیار معلوم ہوتی ہے اب رہا یہ معاملہ کہ لڑکی کے والد نے اپنی لڑکی سے عدالت میں یہ عرضی دلوائی ہے کہ مجھ کو طلاق ملنی چاہیے ہم سب لوگ لڑکے کو سمجھا چکے ہیں کہ تو طلاق دیدے لیکن لڑکا اس بات کو نہیں مانتا اور کہتا ہے میں طلاق نہیں دیتا۔

المستفتی نمبر ۲۳۸۱ فیض محمد (ریاست جئید)

(۱) رکنی الحیلۃ الی جزء للخلیۃ العاجرة ص ۷۳ بحث حکم زوجہ معنت فی النفقة ط دار الاشاعت اردو بازار

کراچی

(۲) ولی حاشیۃ الفتاویٰ و ذکر الفقیہ ابو اللیث فی تأسیس النظائر الہ ادا لم یوجد فی مذهب الامام قول فی مسئلۃ یرجع الی مذهب مالک انہ القرب المذاهب الیہ (ہامش رد المحتار مع الدر المختار) کتاب الطلاق باب الرجعة ۴/۱۱ ط سعید کراچی

۲۵ جمادی الثانی ۱۳۵۵ھ م ۲۳ جولائی ۱۹۳۸ء

(جواب ۱۲۲) اگر لڑکی بالغ ہو چکی ہے اور طاقور و توانا ہے اور لڑکا ابھی نابالغ اور کمزور ہے اس کے بالغ ہونے میں بظاہر اتنی دیر ہو کہ لڑکی خواہش نفس کو برداشت نہ کر سکے اور اس کے جملائے زنا ہو جائے گا غالب گمان ہو تو ایسی حالت میں مسلم حاکم فسخ نکاح کر سکتا ہے اگر حاکم بعد تحقیقات کے نکاح فسخ کر دینا ضروری سمجھے اور فسخ کر دے تو عورت دوسرے شخص سے نکاح کر سکے گی (۱) فقط محمد کفایت اللہ کان اللہ لدہ دہلی

نابالغ کی بیوی کا نکاح مسلمان حاکم کے ذریعہ فسخ ہو سکتا ہے یا نہیں؟

(سوال) زید نے اپنی لڑکی مسافہ زینب بی بی عمر کے لڑکے عبد اللہ جو کہ چھوٹی عمر والے و دیگر ایک اشام بھی تحریر کیا ہے اب لڑکی ایک سال سے جوان ہے اور لڑکا عبد اللہ تخمیناً ۹ سال کی عمر کا ہے فریقین کو اندیشہ ہو رہا ہے کہ فسادات زمانہ دیکھ کر کہیں لڑکی کسی دیگر شخص کے ساتھ ناجائز تعلق پیدا کر کے نکل نہ جائے عمر لگتا ہے کہ زید کو کہ تم اپنی لڑکی زینب کی کسی دوسری جگہ شادی کر دو اس طرف سے اجازت ہے کیا از روئے شریعت لڑکی زینب بی بی عبد اللہ کے علاوہ نکاح کر سکتی ہے یا نہیں؟

المستفتی نمبر ۲۳۳۶، خاتم مصلط (صوبہ سرحد) ۲۰ یقعدہ ۱۳۵۵ھ م ۱۲ جنوری ۱۹۳۹ء

(جواب ۱۲۳) اگر لڑکی بالغ ہو چکی ہے اور اس کا شوہر ابھی نابالغ ہے اور اس کے باوجود تک انتظار کرنے میں لڑکی کی عصمت خراب ہونے کا خطرہ ہے تو اس صورت میں کسی مسلمان حاکم کی عدالت سے نکاح فسخ کرایا جاسکتا ہے اور بعد حصول فیصلہ فسخ دوسرا نکاح ہو سکے گا (۱)

محمد کفایت اللہ کان اللہ لدہ دہلی

نابالغ لڑکے کے ساتھ بالغ لڑکی کی شادی ہوئی تو لڑکی نکاح فسخ کر سکتی ہے یا نہیں؟

(سوال) ایک لڑکی جس کی عمر اٹھارہ انیس سال ہے اس کا نکاح ایک لڑکے سے جس کی عمر آٹھ نو سال ہے کر دیا گیا چونکہ فتنہ کا سخت خطرہ ہے کیا تفریق کی کوئی صورت ہو سکتی ہے؟

المستفتی نمبر ۲۶۶۲ مولوی نصیر حش بھاولپور ۲۳ صفر ۱۳۷۶ھ م ۲۲ جولائی ۱۹۵۴ء

(جواب ۱۲۴) اگر لڑکی کے جملائے معصیت ہونے کا قوی خطرہ ہو تو کوئی مسلمان حاکم اس نکاح کو فسخ کر سکتا ہے (۱) محمد کفایت اللہ کان اللہ لدہ

(۱) دیکھئے حوالہ سابقہ

(۲) دیکھئے الحیلۃ الناجزۃ للحیلۃ العاصرۃ ص ۷۳ بحث حکم زوجہ معصیت فی العقیۃ مطبوعہ دار الانشاعت کراچی

(۳) دیکھئے حوالہ سابقہ

گزارش ہے کہ حضرت علامہ مولانا غلام محمد صاحب شیخ الجامعہ نے اس جواب کا حوالہ طلب فرمایا ہے براہ کرم جلد تحریر فرمائیں۔

(جواب ۱۶۵) خاص اس صورت میں کہ لڑکا نابالغ ہو اور لڑکی بالغ ہو جائے اور اس کے زنا میں مبتلا ہو جانے کا خطرہ ہو مخصوص جزئی نظر سے نہیں گزری مگر جواب میں جو حکم لکھا گیا ہے وہ اس پر مبنی ہے کہ ابتلائے زنا کا خطرہ اور جس شہوت کا ضرر ضرر عدم نفقہ سے قوی ہے اور مفقود میں تضرر عدم انقطاع تضرر خمس الشبوة دونوں کو عذر قرار دیا گیا ہے اور تضرر خمس الشبوة کو اقویٰ قرار دیکر اس کے لئے چار سال کی مدت بھی ضروری نہیں سمجھی گئی بلکہ فوراً فسخ نکاح کی اجازت مانگے نے دے دی اور صورت مسئول عنائیں تضرر خمس الشبوة کا جواب بالاقبیٰ و عدم صلاحیت شوہر کے یقینی ہے جس کے لئے کسی انتظار کی ضرورت نہیں جیسے کہ مفقود میں اس خاص صورت (خوف زنا) میں نہیں رکھی گئی یہ بات کہ زوجہ مفقودہ میں خوف زنا کی صورت میں تاخیل ضروری نہیں سمجھی گئی حیلہ ناجزہ کے صفحہ ۱۱۰/۱۱۳ میں موجود ہے (۱) مگر امرائے مفقودہ کے بارے میں یہ روایات ہیں نیز اس صورت میں ضرورت کی وجہ سے امام احمد بن حنبل کے مذہب کے موافق نابالغ تمیز سے طلاق دلو اگر اس کے نفاذ کا حکم بھی دیا جاسکتا ہے (۲)

محمد کفایت اللہ کان اللہ

## فصل ششم زوج کا مفقود الخیر ہونا

گمشدہ شوہر کی بیوی مسلمان حاکم یا مسلمان دیندار جماعت کی تفریق کے بغیر دوسری شادی نہیں کر سکتی

(سوال) مسماۃ ظہیر النساء بنت سکندر خاں سندھ حور کا نکاح سات سال کی عمر میں سکندر خاں نے عزیز محمد ولد اسد علی کے ساتھ جس کی عمر اس وقت ۹ سال تھی کر دیا تھا عقد کے کچھ دنوں بعد عزیز محمد پر ویس چلا گیا جس کو اب دس برس کا زمانہ ہو گیا دو سال تک اس کی خبر تھی اب آٹھ سال سے وہ بالکل اپنا ہو گیا کچھ خبر اس کی نہیں ہے نہ خط و غیرہ آتا ہے لڑکی کی رخصتی نہیں ہوئی اب لڑکی کی عمر جس سال ہے اس کا باپ بھی بہت غریب ہے لڑکی کی گزر مشکل ہے و نیز شباب کا زمانہ ہے قند کا اندیشہ ہے

المستفتی نمبر ۱۱۹ محمد حیات صاحب (پر تاب گڑھ)

(۱) الحیلة الحاجزة للحلیلة العاجزة بحث حکم زوجہ مفقودہ فائدہ ص ۷۳ مطبوعہ دار الاشاعت کراچی  
(۲) لا یقع طلاق المولیٰ علی امراة عبده والمجنون والصبی ولو مراها اجازہ بعد اللوغ - وجوزہ الامام احمد (در مختار) وقال فی الرد قولہ وجوزہ الامام احمد ای اذا کان معیناً یعقلہ بان یعلم ان زوجته تبین منه کما هو مقرر فی متن مدعہ (ہامش رد المحتار مع الدر المختار کتاب الطلاق ۳/ ۲۴۲ ۲۴۳ ط سعید کراچی)

۲۲ جمادی الاول ۱۳۵۵ھ ۱۱ اگست ۱۹۳۶ء

(جواب ۱۲۶) کسی مسلمان حاکم کی عدالت سے پہلے نکاح نہ کر لیا جائے تو دوسرا نکاح بعد انقضائے عدت ہو سکتا ہے (۱) فقط

محمد کفایت اللہ کان اللہ لدولی

جہاں مسلمان حاکم نہ ہو وہاں مسلمانوں کی دیندار جماعت کے ذریعہ نکاح فسخ ہو سکتا ہے (سوال) (۱) مسلمان حاکم ہمارے ضلع میں کوئی نہیں ہے جس کی عدالت میں مسماۃ ظہیر النساء کا معاملہ حسب الارشاد پیش کیا جائے (۲) عدالت میں مقدمہ باقاعدہ دائر کر کے مسماۃ ظہیر النساء کا نکاح ثابت کرنا اور پھر اشتہار وغیرہ کرنا جس میں کم از کم پچیس روپے صرف ہو گا اور مسماۃ ظہیر النساء کی غربت نور اس کا باپ یا چچہ مفلس بالکل مجبور ہیں مشکل غزیر ہوتی ہے اب چار سال بیدار چہ مجبوری ایک سال مسماۃ کا اپنے مفقود انظر شوہر کا انتظار کرنا نہایت دشوار ہے سخت قہر کا اندیشہ ہے۔

المستفتی نمبر ۱۱۲۰ محمد حیات صاحب (پر تاب گڑھ)

۲۲ جمادی الاول ۱۳۵۵ھ ۱۱ اگست ۱۹۳۶ء

(جواب) (از نائب مفتی دارالعلوم دیوبند) اگر مسلمان حاکم موجود نہ ہو یا اس کی عدالت میں مقدمہ دائر کرنا یا چاق و شمشیر کے دشوار ہو تو چند دیندار مسلمانوں کی بیچائیت جس میں ایک معتبر اور مستند عالم بھی ہو قائم مقام قاضی کے ہو کر خدمات قاضی انجام دے سکتی ہے (۱) اور ایک سال کی عدت مقرر کرنا لازمی ہے اور تفصیل اس مسئلہ کی رسالہ الخلیۃ الناجزہ (۲) اور رسالہ الرقبات للمطلوبات میں موجود ہے جو دارالاشاعت دیوبند سے ملتی ہے (۳) حفظہ واللہ تعالیٰ اعلم کتبہ مسعود احمد عفا اللہ عنہ نائب مفتی دارالعلوم

(۱) ولا یفرق بینہ و بینہا ولو بعد مضي اربع سنین خلافا لمالك (در مختار) وقال فی الرد (قوله خلافا لمالك) فان عنده تعدد زوجة المفقود عدة الوفاة بعد مضي اربع سنین - فقول القهستاني لو انی فی موضع الضرورة لا بأس به علی ما ظن (ہامش رد المحتار مع الدر المختار) کتاب المفقود مطلب فی الافتاء بمذهب مالك فی روضة المفقود ۴/ ۲۹۵ ط سعید کرائشی) نیز دیکھئے الخلیۃ الناجزۃ للخلیۃ العاجزۃ - بحث حکم زوجہ مفقود ص ۵۹ تا ص ۷۲ مطبوعہ دارالاشاعت کراچی

(۲) واما المحکم بشرطہ اہلیۃ القضاء و یقتضی فیما سوی الحدود والقصاص (ہامش رد المحتار مع الدر المختار) کتاب القضاء ۵/ ۳۵۴ ط سعید کرائشی

(۳) الخلیۃ الناجزۃ للخلیۃ العاجزۃ بحث حکم زوجہ مفقود فائدہ ص ۷۱ مطبوعہ دارالاشاعت کراچی

(۴) صرح بذلك العلامة الناصر التونسي مفتی المالکی فی المسند البوی الشریف بالمذہب المنورۃ فی فتاویٰ الملتحقۃ بالرسالۃ المسماة "الخلیۃ الناجزۃ للخلیۃ العاجزۃ" فی الروایۃ السابعة عشر الذی علیہ الجمهور وبہ العمل وهو المشہور ان ذلك التعریق وسائلہ وما یعلق بہ للحاکم فان عدم حسا أو اعتبار لجماعۃ المسلمین الثلاثۃ فما فوق تقوم مقامہ ولا یکنی الواحد فی مثل هذا وانما سبب ذلك للاجتماع فی احدی الروایتین عنہ و تبعہ بعض الشراح من المصیین والا ول هو الذی علیہ المعول و علیہ فلا لروم لتعریف المعرفۃ هذا الواحد ولہا المہمات الیہ يرجع فیہا الیہ علی ان ذلك واضح وہی کتابیۃ عن کونہ عالما عاقلا مرجعا لاهل حقہ فی حل مشکلاتہم مطلقا ص ۱۲۸ مطبوعہ دارالاشاعت کراچی۔

یوبند الجواب صحیح محمد رسول مفتی دارالعلوم دیوبند ۷ ربیع الاول  
(مکرر استفسار از حضرت مفتی اعظم)

سوال متعلقہ استفتائے سابق

(سوال) حضرت نے ارشاد فرمایا ہے کہ کسی مسلمان حاکم کی عدالت سے سہلا نکاح فسخ کر لیا جاوے اس کے بعد انقضائے عدت کے بعد دوسرا عقد ہو سکتا ہے دریافت طلب امر یہ ہے کہ میرے شعلع میں مسلمان حاکم نہیں ہے اور عدالت میں مقدمہ دائر کرنے سے یہ بھی امر مانع ہے کہ کم از کم پچیس روپیہ صرف ہو گا مستغنی بہت غریب آدمی ہے دیوبند سے بھی استحضار منگایا گیا ہے مفتی صاحب نے بھی عذر مذکورہ بالا کی بناء پر یہ ارشاد فرمایا ہے کہ کسی عالم معتبر کے سامنے یہ معاملہ طے کر لایا جائے لیکن مفتی صاحب نکاح فسخ کرانے کے بعد ایک سال کی میعاد انتظار کی مقرر فرماتے ہیں حضور والا وہ عورت اور اس کا باپ بہت پریشان ہیں دس گیارہ سال اس عورت نے کسی نہ کسی طرح گزر کیا لیکن اب معاملہ بہت نازک ہے اور سخت اندیشہ فتنہ کا ہے۔

المفتی نمبر ۱۱۲۰ محمد حیات صاحب (پر تاب گڑھ)

(جواب ۱۲۷) (از حضرت مفتی اعظم) دیوبند کا جواب میں نے دیکھا اس میں پنچایت مقرر کر کے جس میں کم از کم ایک معتبر عالم بھی ہو اس کے سامنے مقدمہ پیش کرنے کو نکھایا ہے آپ لکھتے ہیں کہ کسی عالم سے فیصلہ کر لیا جائے تو واضح رہے کہ کسی ایک عالم کا فیصلہ کافی نہ ہو گا پنچایت ضروری ہے اور پنچایت اس جماعت کا نام ہے جس کو قوم کی طرف سے ایسے فیصلے کرنے کا اختیار دیا گیا ہو اور قوم میں اس کے فیصلے نافذ ہوتے ہوں تو ایسی پنچایت کا وجود بھی مسلمان حاکم کے وجود کی طرح مشکل ہو؟ اللہ تعالیٰ رحم کرے مفتی کے بس میں اس سے زیادہ کچھ نہیں۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ! دہلی

غیر مسلم حاکم کے ذریعہ مسلمانوں کا نکاح فسخ نہیں ہو سکتا

(سوال) ایک لڑکی کا خاوند پانچ سال سے مفقود الخیر ہے سیشن کورٹ نے خاوند کی گم شدگی کی بنا پر فیصلہ دیدیا ہے کہ بروئے قانون لڑکی دوسری شادی کر سکتی ہے اندریں باب فٹوٹی شریعت کیا ہے اس کا جواب بدیں منط موصول ہوا کہ ”اگر سیشن جج مسلمان تھا اور اس نے خاوند کی گمشدگی کی بناء پر یہ فیصلہ دیا ہو بعد تحقیقات کے کہ لڑکی دوسرا نکاح کر سکتی ہے تو اس کا نکاح سابق فسخ ہو گیا اور دوسرا نکاح کرنا جائز ہو گیا اب توضیح طلب امر یہ ہے کہ فیصلہ کرنے والا حاکم سیشن جج مسلمان نہیں ہے لیکن ریاست نے اسے ہر قسم کے فیصلے کا محذور و مجاز قرار دیا ہے تو کیا ایسی شکل میں کہ اس مقدمہ کے لئے حاکم مسلم کا تعین محذور ہے حاکم غیر مسلم کا فیصلہ اس باب میں معتبر نہ ہو گا اور اگر نہیں تو فسخ کی کوئی صورت ممکن ہو سکتی ہے؟



المستفتی نمبر ۷۷۷۷ انعام رسول نگریہ شاہ ریاست جہند

۴ ارجب ۱۳۵۶ھ ۲۰ ستمبر ۱۹۳۷ء

(جواب ۱۶۸) غیر مسلم حاکم کا فیصلہ کافی نہیں (۱) صورت مسئلہ میں یہ ممکن ہے کہ سیشن جج غیر مسلم سے درخواست کی جائے کہ وہ اس معاملہ کے لئے کسی مسلمان عالم کو مجاز کر دے کہ وہ شرعی فیصلہ کر دے اور پھر سیشن جج اس کے فیصلہ کو اپنی عدالت سے نافذ کر دے۔

محمد کفایت اللہ کان اللہ لدہ دہلی

شوہر اٹھارہ سال سے لاپتہ ہو تو کیا بیوی نکاح فسخ کر کے دوسری شادی کر سکتی ہے یا نہیں؟

(سوال) زید شوہر طاہرہ تقریباً ۱۸ سال سے لاپتہ ہے اس کی کوئی خبر اس وقت سے اب تک نہیں ملی ہے۔ طاہرہ عقد ثانی کر سکتی ہے؟ المستفتی نمبر ۱۸۳۸ امرہ خوش صاحب (انادہ)

۲۶ ارجب ۱۳۵۶ھ ۲ اکتوبر ۱۹۳۷ء

(جواب ۱۶۹) طاہرہ اپنا نکاح کسی مسلمان حاکم کی عدالت سے فسخ کر اگر اور عدت گزار کر دوسرا نکاح کر سکتی ہے۔ (۱) محمد کفایت اللہ کان اللہ لدہ دہلی

جس عورت کا شوہر چار سال سے لاپتہ ہو تو وہ عورت کیا کرے؟

(سوال) ایک لڑکی کا شوہر جس کی عمر تخمیناً چوبیس پچیس سال کی ہے یہ لڑکا آج چار برس سے لاپتہ ہے لڑکی لڑکے کے والدین سے کہتی ہے کہ یا تو میرا روٹی کپڑے کا بندہ دست کر دیا مجھے اجازت مل جائے تاکہ میں نکاح کر لوں لڑکی کے والدین نہیں ہیں لڑکی بذات خود محنت مزدوری کر کے حکم پروری کرتی ہے لڑکے کے وارث بھی غریب ہیں وہ پرورش کرنے کو تیار نہیں اور یہ بھی کہتے ہیں کہ فکر تیرا دل نکالنے کرنے کو چاہتا ہے چٹک کر لے ہم منع نہیں کرتے اس صورت میں نکاح کر دینا بہتر ہے یا نہیں اور لڑکی بھی دونوں باتوں میں راضی ہے وارث نکاح کی اجازت دیں یا روٹی کپڑے۔

المستفتی نمبر ۲۳۰۷ حاجی مفتی فتح محمد صاحب (کرناٹ) ۱۲ ربیع الثانی ۱۳۵۷ھ ۱۲ جون ۱۹۳۸ء

(۱) واهله اهل الشهادة اي اذناها على المسلمين (در مختار) وقال في الرد (وحاصله ان شرط الشهادة من الاسلام والعقل والبلوغ والحرة وعدم العمى والحدوث المذلل شرط لصحة توليته وصحة حكمه بعدها ومقتضاها رد تقليد الكافر لا يصح وان اسلم - قال في البحر - وبه علم ان تقليد الكافر صحيح وان لم يصح قضاءه على المسلم حال كونه - هاشمي رد المختار مع الدر المختار كتاب القضاء ۳۵۴/۵ مع سعيد كراتشي)

(۲) تفصیل کے لئے دیکھئے الحيلة الساحرة للحيلة العازمة بحث حکم روجه مفقود ص ۵۹ مطبوعہ دار الاشاعت کراچی۔

جواب (۱۳۰) لڑکی کسی مسلمان حاکم کی عدالت سے اپنا نکاح فسخ کرالے اور نکاح ثانی کی اجازت حاصل کر لے تو دوسرا نکاح بعد انقضائے عدت کر سکے گی (۱) محمد کفایت اللہ کا نالہ

والن عمر عورت کا شوہر چار سال سے گم ہو گیا ہے کیا حکم ہے؟  
النجیہ مورخہ ۱۳ اکتوبر ۱۹۳۲ء

سوال زید اپنی منکوحہ بیوی کو جو کہ اوارٹ لڑکی تھی کسی کے گھر بڑی ہوئی عرصہ قریباً چار سال ہوئے بغیر طلاق دیئے چھوڑ کر چلا گیا ہے جس کا ابھی تک پتہ معلوم نہیں ہے لڑکی اپنے مرنے والے باپ کے عرصہ رہتے ہوئے ناجائز تعلق کر کے حاملہ ہوئی اور لڑکا پیدا ہوا اب گھر والے لڑکی سے سخت ناراض ہیں اور بروقت جنگ و جدل میں رہتے ہیں اس کے اصل زوج کا پتہ نہیں لڑکی سخت تکلیف میں ہے اس کا نکاح مسلمانوں کی پنچایت نے فسخ کر دیا ہے بعض مولوی اعتراض کرتے ہیں کہ نکاح ثانی نہیں ہو سکتا۔

جواب (۱۳۱) اگر وہ پنچایت جس نے لڑکی کا نکاح فسخ کیا ہے اس ہستی کے مسلمانوں کی مسلمہ پنچایت ہے جس کو اس قسم کے اختیارات حاصل ہیں تو نکاح کا فسخ صحیح ہو اور لڑکی بعد انقضائے عدت دوسرا نکاح کر سکتی ہے (۲) اور اگر مسلمہ پنچایت نہیں تو کسی مسلمان حاکم سے نکاح فسخ کرایا جائے تو فسخ صحیح ہو گا (۳) محمد کفایت اللہ کا نالہ

## فصل ہفتم

### کفایت

والد نے نابالغہ لڑکی کا نکاح حرامی لڑکے سے کرادیا تو کیا حکم ہے؟

(سوال) ایک بے وقوف باپ نے جو کہ کانوں سے کم سنتا ہے اور آنکھوں سے بھی کم دکھائی دیتا ہے اپنی

۱۔ بینة الحيلة الماحرة للحيلة العاهرة بحث حکم زوجہ معقودہ ص ۵۹ مطبوعہ دار الاشاعت کراچی -  
۲۔ مسلمانوں کی مسلمہ پنچایت سے پندرہ نکاحیں (۱) جماعت سے ارکان کم از کم تین ہوں (۲) سب ارکان عادل یعنی کچے و پندار  
۳۔ سب ارکان یا کم از کم تین رکن سیاق و سباق میں جو شہادت و قضاء کے احکام شرعیہ میں ماہر ہو اور اگر اس میں کوئی بھی نام نہیں  
جوتہ سے محض اپنی رائے سے فیصلہ نہ کرے یا تو وہ حکم نافذ نہ ہو گا اگر اتفاقاً وہ حکم صحیح بھی ہو گیا ہو (۴) فسخ نکاح کا فیصلہ سب ارکان اتفاق  
رائے سے کریں اور اگر وہ اتفاقاً کسی ائمہ کے متعلق پنچایت کے ارکان میں اختلاف رہا تو ان کے فیصلے سے تفریق وغیرہ ہو سکے گی  
وہذا ملخص من الحيلة الماحرة للحيلة العاهرة ص ۳۴ ط دار الاشاعت کراچی

(۳) واهل اهل الشهادة ای دانتها علی المسلمین (در مختار) وقال فی الرد : و حاصله ان شرط الشهادة من الاسلام والعقل والبلوغ والعربة وعدم العمی والحد في النذف شروط لصحة توليته وصحة حكمه بعد مقتضاء ان تقلد الكفار لا يصح وان اسلمه قال فی البحر و به علم ان تقلد الكفار صحيح وان لم يصح لقضاء علی المسلم حال كفره (هاشمی رد المختار مع الدر المختار كتاب القضاء ۳۵۴۱۵ سعید کراچی) وانظر ايضا الحيلة الماحرة للحيلة العاهرة بحث حکم زوجہ معقودہ ص ۶۲ ط دار الاشاعت کراچی -

نابالغ لڑکی کا عقد ایک حرامی لڑکے سے اس لڑکے کی والدہ و چچا کی ولایت میں کر دیا ہے وہ اس طرح کہ لڑکی کے بھوئی نے لڑکی کے والد کو بہت کچھ ور غلایا اور اس پوشیدگی کے ساتھ یہ عقد کر لیا کہ جس وقت لڑکی کے خاص عزیز بھائی چچا وغیرہ کوئی موجود نہ تھے یہ کہا گیا کہ گور نمٹ سے سارا واپس پاس ہو چکا ہے کہ کوئی شخص نابالغ لڑکا لڑکی کی شادی اگر کرے گا تو مجرم گردانا جائے گا مجلت میں نکاح ہو گیا نہ لڑکی کے والد نے کوئی بات دریافت کی لڑکے کے متعلق فوراً نہ لڑکے کے چچا والد نے ذکر کیا کہ یہ لڑکا حرامی ہے اگر لڑکی کے چچا بھائی و اولاد وغیرہ موجود ہوتے تو یہ نکاح ہرگز نہ ہونے دیتے جب لڑکی بالغ ہوئی اس وقت رخصت کرنا چاہا لیکن اس نے بالکل انکار کر دیا کہ میں ہرگز حرامی لڑکے کی یہاں رہنا نہیں چاہتی چاہے خود کشتی کر لوں یا تمام عمر تجھی رہوں جب لڑکی کے ساس و سرور اس کے والد وغیرہ سمجھا کہ مجبور ہو گئے اور اس نے منظور ہی نہ کیا حالت مجبوری لڑکی کا والد مولانا عبد السلام جلیوری کی خدمت میں حاضر ہوا اور تحریر جواب اس مضمون کا چاہا کہ میں نے اپنی نابالغ لڑکی کا عقد ایک حرامی لڑکے سے کر دیا ہے اور بد وقت نکاح مجھ کو یہ علم نہیں تھا کہ یہ لڑکا حرامی ہے مولانا صاحب نے فتویٰ دیا کہ لڑکی کو اختیار ہے کہ وہ شریف النسب سے اپنا عقد کر سکتی ہے ایسا فتویٰ ایک شخص کو بتایا تو اس شخص نے فتویٰ صحیح سمجھ کر لڑکی سے عقد کر لیا یا بروری کے لوگوں کا کہنا ہے کہ لڑکی کے باپ کو ضرور معلوم تھا کہ یہ لڑکا حرامی ہے مولانا صاحب سے انہوں نے غلط سوال کیا ہے کہ مجھ کو معلوم نہ تھا اس لئے یہ دوسرا نکاح جو لڑکی نے اپنی مرضی سے کیا ہے جائز نہیں ہے لڑکی دوسرے شوہر سے حاملہ بھی ہے اور بروری والے حمل حرام قرار دیتے ہیں۔

المستفتی نمبر ۱۲۱۳ محمد علی صاحب دہلوی مکھنڈ - ۱۶ رجب ۱۳۵۵ھ ۱۳ اکتوبر ۱۹۳۶ء

(جواب ۱۳۲) نابالغ لڑکی کا نکاح اس کے باپ نے ہوا فقیت سے اگر غیر کفو میں کر دیا تو نکاح تو ہو گیا (۱) لیکن یہ معصوم ہونے کے بعد کہ لڑکا غیر کفو ہے خود اس کو اور لڑکی کو بعد البلوغ نکاح فسخ کرانے کا حق ہے (۲) کوئی مسلمان حاتم اس نکاح کو فسخ کر سکتا ہے (۳) فسخ کرانے سے پہلے جو دوسرا نکاح کر دیا گیا وہ صحیح

- (۱) النکاح الصغير والصغيرة ج ۱ و ۲ لولہ النکاح ولو بغض فاحش بقص مهرها و زیادة مهر او زوجها غیر نکحو ان کان الولی المزوج بنفسه یعنی اما اؤحد الم يعرف مہما سوء الاختیار محانة و فسقا وان عرف لا یصح النکاح اتفاقا (توضیر الابصار و شرحہ مع ہامش رد المحتار کتاب النکاح باب الولی ۳/۶۷ ط سعید کراتشی)
- (۲) رجل و زوج ابنته الصغيرة من رجل ذکرناه لا یشرط المسکرة فوجد شرما مدعنا فبلغت الصغيرة وقاتل لا ارضو فان الفقیہ ابو جعفر "ان لم یکن" بو لبست یشرط المسکر وکان غالب اهل بیتہ الصلاح فالنکاح باطل لان والہ الصغيرة لم یرض بعدم الکفاء واما زوجها منه علی طن انه کف (القنای الحانیة علی ہامش القنای الہدیہ کتاب النکاح باب الکفاء ۱/۳۵۳ ط ماحدیہ کوئٹہ) وقال فی خزائن المفتین الاب اذا زوج ابنته الصغيرة من رجل وظی انه یقدر علی ابقاء المعجل والنفقة ثم ظهر عجزه عن ذلك کان للاب ان یفسخ لانه یحل بالنکاء وانه یسقط حقہ لانه زوج علی انه قادر انتهى (خزائن المفتین ۲/۱۲۱)
- (۳) وشرط للکحل القضاء والبر المحتار مع ہامش رد المحتار کتاب النکاح باب الولی ۳/۷۱ ط سعید کراتشی

نہیں ہوا، البتہ چونکہ دوسرا نکاح اس بناء پر کیا کہ پہلے نکاح کو ایک عالم نے ناجائز بتا کر دوسرے نکاح کی اجازت دے دی تھی اس لئے دوسرے خاوند کی دہلی و دہلی ہالہ واقع ہوئی اس لئے وہ زنا کا مجرم نہ ہوگا۔ اور وہ چچ جو اس دہلی سے پیدا ہوا اس دوسرے خاوند کا نہیں پہلے خاوند کا قرار دیا جائے گا۔  
 بحر طیکہ وہ اس کے نسب سے انکار نہ کر دے کیونکہ ابھی تک وہ پہلے کی منکوحہ ہے اور الولد للفراش وللعاہر الحجر (۴) منکوحہ کے لئے قاعدہ کلیہ ہے اب پہلے نکاح کو بذریعہ عدالت یا پختایت فتح کرانے کے بعد دوسرے خاوند سے دوبارہ نکاح پڑھا جاوے۔ فقط

محمد کفایت اللہ کان اللہ لدہ دہلی

شوہر مذہب تبدیل کر کے قادیانی ہو گیا، تو عورت کا نکاح فتح ہو گیا  
 (سوال) واضح ہو کہ ایک فتویٰ درہب فتح نکاح ایسے شخص کے جو قادیانی مذہب اختیار کر لے بدیں مضمون آیا ہے کہ اگر شخص مذکور فرقہ قادیانیہ کا متبع ہے تو لڑکی کا نکاح اس سے فتح کر لیا جائے تفریق کے لئے قانونی طور پر عدالت کا فیصلہ لازمی ہے (دستخط) محمد کفایت اللہ کان اللہ لدہ دہلی  
 اب اس قضیے میں یہ امر تصریح طلب ہے کہ فتح نکاح کی کیا صورت ہو؟

- (۱) کیا بدوں اس کے کہ خاوند سے طلاق دلائی جائے عدالت اس امر کی مجاز ہے کہ وہ تفریق کر لوے۔
  - (۲) اگر احیاء اصول دین سے ہوا وقف ہونے کی وجہ سے یا کسی اور سبب سے عدالت فتح نکاح (بد خلاف فتویٰ شریعت) ضروری قرار نہ دے تو والدین زوجہ مسلمہ کیا کریں۔
  - (۳) کیا ارتداد کی کوئی شکل مستوجب فتح نکاح بدوں فیصلہ عدالت ہے اگر ہاں تو کیا قادیانی مذہب میں شامل ہونا اس قسم کا ارتداد نہیں جس سے نکاح از خود ٹوٹ جاتا ہو؟
- المستفتی نمبر ۱۵۸۵ عبد اللہ صاحب (سنگرور - حیدر) ۳ جمادی الاول ۱۳۵۶ھ ۱۲ جولائی ۱۹۳۷ء

(۱) لا یجوز للرجل ان یتزوج زوجۃ غیرہ وکذا المعتدۃ کذا فی السراج الوہاج (القفاوی الہندیۃ) کتاب النکاح: الباب الثانی القسم السادس المحرمات التي یطلق علیہا حق العیر ۱/ ۲۸۰ ط ماجدینہ (کوئٹہ)  
 (۲) و فی المحبی تروح محرمة او منکوحۃ الغیر او معتدۃ ووطئها طائنا الحبل لا یحد ویزور وان طائنا الحرمة فکذلک عنده خلافا لهما والدر المختار مع هامش رد المحتار کتاب الحدود ۲۴۷/۴ ط سعید کرانی  
 (۳) رواہ الرمذی فی الجامع ابواب الطلاق والروایع باب مداح ان الولد للفراش ۲۱۹/۱ ط سعید کرانی  
 وقال فی الدر ان الفراش علی اربع مراتب وقد اکتفوا بقیام الفراش بلا دخول کتزوج المعری بمشرفیہ بینہما سنة فولدت لسنة اشهر مذتروحا کصورہ کرامة او استعدا ما فتح (در مختار) وقال فی الرد (قوله علی اربع مراتب) صعب وهو فراش الامة لا یلت السب فیہ لا بالدعوة و متوسط وهو فراش ام الولد فانه یشیت فیہ بلا دعوة لکھ یستنی مالی وقوی فراش المنکوحۃ و معتدۃ الرجعی فانه فیہ لا یستنی إلا باللعان و اقوی کفراش معتدۃ البائن فان الولد لا یستنی فیہ اصلا لان نصبه متوقف علی اللعان و شرط اللعان الزوجیۃ و هامش رد المحتار مع الدر المختار کتاب الطلاق فصل فی ثبوت النسب ۳/ ۵۵۰ ط سعید کرانی

(جواب ۱۳۳) (۱) ہاں عدالت اس کی شرعاً مجاز ہے کہ فسخ کا حکم کر دے۔

(۲) جس طرح ممکن ہو تفریق کی سعی کریں بھاولپور میں ایک فیصلہ ہو چکا ہے وہ جامعہ عباسیہ بھاولپور سے طلب کریں۔

(۳) ہاں ارشاد سے شرعاً نکاح فسخ ہو جاتا ہے (۱) لیکن عدالت کا فیصلہ قانونی مؤاخذہ سے چنے کے لئے لازمی ہے۔  
محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ'

جب ہندو عورت مسلمان ہو جائے تو اس کا نکاح فسخ ہو گیا نہیں؟

(سوال) ایک ہندو عورت اپنے شوہر سے جدا ہو کر مسلمان ہو گئی اور ایک بزرگ سے بیعت حاصل کر کے سرٹیفکیٹ حاصل کر لیا مسلمان ہونے کے ایک سال بعد اس کا شوہر اپنی زوجہ کو مجبور کر کے زوجیت میں لینے کا خواستگار ہے حسب احکام شرع شریف رائے عالی سے مشرف فرمادیں کیونکہ مسماۃ حسب خواہش شوہر خود زیر حوالہ ت کر دی گئی ہے۔

المستفتی نمبر ۱۶۶۲ سکریتی اسلامی بورڈ (گوالیار) ۲۷ جمادی الاول ۱۳۵۶ھ ۵ اگست ۱۹۳۷ء  
(جواب ۱۳۴) احکام شرعیہ کے بموجب عورت جب مسلمان ہو جائے اور اس کا شوہر باوجود علم کے مسلمان نہ ہو اور عدت گزر جائے تو ان دونوں کا تعلق زوجیت منقطع ہو جاتا ہے سال بھر کا زمانہ اعتزام نہ ہے کہ اس میں عدت گزر چکی ہوگی اس لئے وہ عورت اب اس کی زوجہ نہیں اور اگر بالقرض عدت نہ مزی ہو جب بھی وہ مسلمان ہو کر تو عورت کا مطالبہ کر سکتا ہے لیکن غیر مسلم ہونے کی صورت میں مطالبہ کا کوئی حق نہیں (۱) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ' دلی

(جواب دیگر ۱۳۵) کوئی عورت مسلمان ہونے کے بعد ہندو کی زوجیت میں نہیں رہ سکتی (۲)  
اگر عدت کے اندر کسی مسلمان سے شادی کر لے تو نکاح درست نہیں (۲) اور عدت گزرنے

(۱) وارتداد احدہما ای احد الزوجین ففسخ عاشر بلا فضاء (درمختار) وقال فی الرد (قوله بلا فضاء) ای بلا تولف علی فضاء الفاضی و کذا ملا یوسف علی مصی عدۃ فی المدخول بها کذا فی البحر (قوله ولو حکما) ارادہ الخلوۃ الصحیحۃ (ہامش رد المحتار مع الدر المختار) کتاب النکاح باب نکاح الکافر ۳/ ۱۹۴ ط سعید کراچی

(۲) ولو اسلم احدہما ای احد الزوجین او امرأة الکتابی ثمة ای فی دار الحرب و ملحق بها کالبحر الملح لم تن حتی تحض ثلاثا او تمضي ثلاثة اشهر قبل اسلام الآخر اقامة لشروط الفرقة مقام السب (درمختار) وقال فی الرد (قوله لم تن حتی تحض) افاد تولف الیونۃ علی الحیض ان الآخر لو اسلم قبل انقضائها فلا بیونۃ بحر (ہامش رد المحتار مع الدر المختار) کتاب النکاح باب النکاح الکافر ۳/ ۱۹۱ ط سعید کراچی

(۳) (۱) یعنی حوالہ سراج  
(۲) اذا اسلم احد الزوجین فی دار الحرب ولم یكونا من اهل الکتاب او کانا والمرأة هی النبی اسلمت فانه یتوقف انقطاع النکاح بینہما علی مصی ثلاث حیض سواء دحل بها او لم یدحل بها کذا فی الکافی (الفتاویٰ الہدیۃ) کتاب النکاح الباب العاشر فی نکاح الکفار ۱/ ۳۳۸ ط ماحدیہ کوئٹہ

کے بعد نکاح کرے تو نکاح جائز ہو گا اور وہ مسلمان کی منکوحہ ہو جائے گی (۱) اور نکاح نہ کرے بے شوہر کے رہے جب بھی ہندو شوہر سابق اس کو نہیں لے سکتا کیونکہ ہندو مسلمان عورت کا شوہر نہیں ہو سکتا (۱۰) محمد کفایت اللہ کا ان شاء اللہ

خاتم بالغہ اپنے نکاح میں خود مختار ہے

(سوال) میری عمر بہ وقت نکاح سولہ سال کی تھی میرے نکاح کو عرصہ چار ماہ کا ہو امیرے والد نے بغیر میری رضامندی کے میرا نکاح ایک ایسے شخص سے کر دیا جس کا بہ دماغ بد چلن ہو ناجہ میں ثلاث ہوا ایک مرتبہ اس نے اپنی بد دماغی سے اپنی خودکشی کا ارادہ کر لیا تھا اور کثیر تعداد میں ایفون و گڑو تیل کھالیا تھا مگر بعد میں علاج معالجہ سے صحت ہو گئی ایسے بد دماغ سے مجھے اپنی جان کا خطرہ ہے یہ خیال رہے کہ ابھی تک رخصتی کی نوبت نہیں آئی ہے لیکن ہاں لڑکے والے میرے والد کو رخصت کرنے پر مجبور کر رہے ہیں اب جب کہ میرے والد کو ان تمام باتوں کا پتہ چل گیا ہے وہ بھی رخصت نہیں کرتا چاہتے اور نفرت کرتے ہیں۔ اگر جبر امیری رخصتی کی گئی تو جان کھونے پر آمادہ ہوں۔

المستفتی نمبر ۶۹۳۰ / ۲۰ جمادی الثانی ۱۴۵۶ھ / ۲۸ اگست ۱۹۳۶ء

(جواب ۱۳۶) بالغہ عورت کا نکاح بدون اس کی رضامندی کے نہیں ہو سکتا باپ بھی اگر بالغ لڑکی کا نکاح اس کی اجازت حاصل کئے بغیر کر دے تو نکاح لڑکی کی رضامندی پر موقوف رہتا ہے اگر وہ نکاح کی خبر پا کر انکار کر دے یا رضامندی ظاہر کر دے تو نکاح باطل ہو جاتا ہے اور رضامندی کا اظہار کر دے تو نکاح قائم رہتا ہے پس صورت مسئلہ میں اگر تم نے نکاح کی خبر پانے کے وقت رضامندی کا اظہار کر دیا ہو تو نکاح باطل ہو چکا ہے اور اگر انرا ن دیا ہو یا رضامندی کا اظہار کیا ہو تو نکاح قائم ہے (۲) اب اگر خاوند

(۱) (۱) قوله لم تن حتى تحيض) افاد توقف البينة على الحيض ان الآخر لو اسلم قبل انقضائها فلا بينة بحر (قوله إقامة لشرط الفرقة) وهو معنى هذه المدة مفاد السب - فاذا مضت هذه المدة صار مضيا بمنزلة تفريق القاصي وتكون فرقة بطلاق على قياس قولهما وعلى قياس قول سي يوسف بغير طلاق لانها بسبب الالباء حكما وتقدير بدائع (هامش رد المحتار مع الدر المختار) كتاب النكاح - باب نكاح الكافر ۳ ۱۹۱ ط سعيد كراتشي (۲) قال الله تعالى: ولا تكموا المشركات حتى يؤمن ولا مة مؤمنة خير من مشركة ولو

اعتجبتكم ولا تكموا المشركين حتى يؤمنوا (لعلد مومن حير من مشرك ولو اعجبكم) (البقرة ۲۲۱) (۳) ولا تجزى النالعة البكر على النكاح لا بقطاع الولاية بالسبوع فان استأذنها هو الولي وهو البسة او وكيله اورسوله او زوجها ولها واخيرها رسوله او فصولي عدل فسكت عن رده مختارة او صحكت غير مستهزئة او سمعت او بكت بلا صوت فلو بصوت لم يكن اذا ولا ردا حتى لو وصيت بعده العقد (الدر المختار مع دمشق رد المحتار) كتاب النكاح - باب الولي ۳ ۵۸ ط سعيد كراتشي) وقال ايضا وهو: الولي شرط صحة نكاح صغير ومحوه و رقيق لا مكنته لعد نكاح حرة مكنته بلا رضا وبى والا صل ان كل من تصرف في ماله تصرف في ماله وما لا فلا (الدر المختار مع هامش رد المحتار) كتاب النكاح - باب الولي ۳ ۵۵ ط سعيد كراتشي

کے کوئی ایسے حالات ظاہر ہوئے ہوں جو پہلے معلوم نہ تھے اور ان حالات کی بناء پر نیا دنا ممکن ہو یا د شوار  
نظر آتا ہو تو کسی مسلمان حاکم کی عدالت سے نکاح فسخ کر لیا جاسکتا ہے (۱)  
فیفتہ محمد کفایت اللہ کان اللہ ذوہی

### مسلمان عورت کا نکاح قادیانی مرد سے جائز نہیں

(سوال) زید نے اپنی لڑکی مسماۃ بندہ جو سنی المذہب ہے کا عقد خالد (جس نے لاقت عقد نیز اس سے چند  
روز پیشتر مسماۃ بندہ کے والد زید کے اس شبہ کو کہ خالد قادیانی مذہب رکھتا ہے بایں عبارت (میں خفی  
المذہب اہل سنت و جماعت ہوں اگر میرے خسر مجھ کو اس کے برعکس دیکھیں تو وہ اپنی لڑکی کو علیحدہ  
کر سکتے ہیں تحریر) اور تقریر) اذائل کر دی تھا) سے کر دیا۔ اب دو ماہ کے بعد وہ کہتا ہے کہ میں تو قادیانی ہوں  
اور لاقت عقد بھی قادیانی تھا اگرچہ مصیبت میں نے اپنے قادیانی ہونے کو چھپا لیا تھا۔

(الف) یہ عقد بندہ کا خالد سے درست ہو یا نہیں (ب) اگر جائز و درست ہو تو اب اس کے اس اقرار سے  
کہ میں قادیانی ہوں نکاح فسخ ہو یا نہیں (ج) اگر فسخ ہوا تو شخص اس کے اس اقرار پر خود بخود یا کسی دیگر  
شخص سے فسخ کر لیا جائے گا یا نہیں (د) کیا اس کی اس تحریر سے کہ جو مذکور انصود ہے کہ اگر میرے خسر  
مجھ کو اس کے برعکس دیکھیں تو اپنی لڑکی کو علیحدہ کر سکتے ہیں طلاق واقع ہوئی یا نہیں جب کہ وہ اس  
وقت برعکس ہے (ز) اگر طلاق ہو گئی یا نکاح خود بخود فسخ ہو گیا یا دوسرے سے فسخ کر لیا گیا تو اب بندہ کا نکاح  
دوسرے شخص سے کر سکتے ہیں یا زید سے طلاق لینے کی ضرورت ہوگی۔

(۱) تفریق فی صورت یہ ہے کہ بخون کی عورت قاضی کی حالت میں درخواست دے اور خود کا خطرناک بخون صحت کرنے کا قضی  
واللہ کی تحقیق کر کے کتب صحیح صحت ہو تو بخون کو حاج کے لئے ایک سال کی صلت دیدے و بعد اختتام سال اگر زوج بغير درخواست  
کرے اور شدہ کافر بخون بھی تک موجود ہو تو عورت کو اختیار ہے دیابے اس پر عورت اسی مجلس خیر میں فرقت طلب کرے تو  
قاضی طلاق کر دے (۲) فی النکاح ۳۳۳ سے حکم زوج بخون طار (شاعت کرچی) وقال فی الرد . ولا یصح احدهما ای  
احد الزوجین یغیر الآخر فاحشا کعبون و حداثہ و برص و رقی و قرن و خالف الائتمة الثلاثة فی الخمسة لو بالروح  
ولو ففسی المرد صح فتح (درمختار) وقال فی الرد و الطاهران اصلها . و خالف الائتمة الثلاثة فی الخمسة مطلقا و  
محمد فی الثلاثة الاول لو بالروح کما یفہم من البحر وغیرہ و هامش رد المحتار مع البحر المختار کتاب الطلاق .  
باب العس و غیرہ ۵۰۱۳ ط سعید کمر تنبی) وقال فی الہدایة اذا کان بالزوجة عیب فلا حیار للزوج و اذا کان  
بالزوج حبوب او برص او حداثہ فلا حیار لها کذا فی الکافی . قال محمد رحمہ اللہ تعالیٰ ان کان الجوف حادثا یؤجلہ  
سنة کائذہ یخیر المرأة بعد الحول اذا لم یبرأ وان کان مطلق فہو کالحب و بہ تأخذ کذا فی الحاوی القدسی  
(السنائی الہدایة کتاب الطلاق) باب النانی عشر فی العی ۵۳۶ ط ماہدہ کونہ) وقال فی المصوب و  
علی قول محمد لها الحیار اذا کان عنی حائل لا تطیق المفاد معہ و المصوب الشمس الائتمة السرحسی کتاب  
النکاح باب الحیار فی النکاح ۵۷ ط دار المعرفة (سروٹ) و فی کتاب الاثنار ملام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ او  
کذلک اذا وحده محونا موسو م بحاف عیبا فقلہ و کذب الاثر باب الرجل یزوح و بہ عیب ص ۷۲ ط مکبہ  
اہل سنت و الجماعت کمرچی)





غیر مسلم تھا تو بندہ کو کسی مسلمان حاتم کی عدالت سے نکاح فتح کرانا ضروری ہے (۱)  
محمد کفایت اللہ کان اللہ لدہ ولی

شیعہ آدمی نے دھوکہ دیکر نکاح کر لیا تو وہ فتح ہو گیا نہیں؟  
(الجمعیۃ مورخہ ۳ نومبر ۱۹۳۱ء)

(سوال) میں مسافہ سکی نہ دختر فہیم الدین عرض پرداز ہوں کہ ۱۹۲۵ء میں جب کہ میری عمر گیارہ سال کی تھی ایک شخص ضمیر الحسن پر ابہ الحسن نے میرے والد کو دھوکہ دیکر اور یہ کہہ کر کہ میں اہل سنت والجماعت ہو گیا ہوں میرے ساتھ نکاح کر لیا اور نکاح کے بعد اس نے اپنا وہی طریقہ رکھ اور مجھ کو شیعہ مٹنے پر مجبور کیا اور سخت تکلیفیں پہنچائیں میں اس کے مذہب سے سخت بیزار ہوں اور کسی سنت جماعت سے نکاح کرنا چاہتی ہوں میری عمر اٹھارہ سال ہے میرے ماں باپ بالکل نادر ہیں۔

(جواب ۱۳۹) اگر خاوند نے عورت کے باپ کو یہ بتایا تھا کہ میں اہل سنت والجماعت ہو گیا ہوں اور اسی بناء پر باپ نے نکاح کر دیا تھا بعد نکاح معصوم ہوا کہ وہ سنی نہیں ہو ابھی تک شیعہ ہے تو لڑکی کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ عدالت کے ذریعہ سے اپنا نکاح فتح کر لے (۲) اور اگر خاوند غالی شیعہ تھرائی ہو تو نکاح ہی درست نہیں ہو اب (۳) بذریعہ عدالت فیصلہ کرا کے عورت دوسرا نکاح کر سکتی ہے (۴) فقط  
محمد کفایت اللہ کان اللہ لدہ

(۱) و اھم اھل الشہادۃ ای ادانھا علی المسلمین (درمختار) وقال فی الرد . وحاصلہ ان شروط الشہادۃ من الاسلام والعقل والبلوغ والحریۃ وعدم العمی والحد فی القذف شروط لصحة تولیہ ولصحة حکمہ بعدھا ومنعنا ان تقلید الکافر لا یصح وان اسلم - قال فی لھر وبہ عم ان تقلید الکافر صحیح وان لم یصح فضاء علی المسلم حال کفرہ (ہامش رد المحتار مع الدر المختار کتاب القصد ۳۵۴، ۵ ط سعید کراتشی) وکذا فی الحیلۃ الحزۃ ص ۳۳ ط دار الاشاعت کراچی

(۲) بوواد البھسی الھو نور وجہ عی امہ او سنی او قادر علی المھر والنفقۃ بیان بخلافہ - کن لھا الحبر فلیحفظ (درمختار) وقال فی الرد لکن ظہر لی لان ان لولت حق الفسخ لھا التعزیر لانعم الکفاءۃ بدلیل انہ لو ظہر کفرہ یبست لھا حق الفسخ لانہ عرھا (ہامش رد المحتار مع الدر المختار کتاب الطلاق باب العین وغیرہ ۳۰۲، ۵ ط سعید کراتشی)

(۳) نعم لا شک فی تکبیر من قذف السیدۃ عائشۃ او امکر صحتہ المصدق او اعتمد لا لوفیہ فی علی وان جبریل علی فی الوحی او نحو ذلك من الکفر الصریح المحال للقرآن (ہامش رد المحتار مع الدر المختار کتاب الجہاد باب المرتد ۲۳۷/۴ ط سعید کراتشی)

(۴) عدالت سے یہ فیصلہ کرواتا کوئی طور پر اپنا ذات حاصل کرے کے ہے شرعاً اس کوئی اس بات سے۔

## فصل ہشتم زوج کا محبوبہ الحواس یا مجنون ہونا

پاگل کی بیوی شوہر سے عیہدگی اختیار کر سکتی ہے یا نہیں؟

(سوال) زید کو خالد نے غلط بیانی سے یہ دھوکا دیا کہ میرے لڑکے میں بزرگ علمی کے اور کچھ نقص نہیں ہے اور اس پر زید کو اپنی صداقت دینے داری کے واسطے پورا اطمینان دلایا اس پر زید نے مطمئن ہو کر اپنی لڑکی کا نکاح خالد کے لڑکے سے کر دیا مگر شادی کے بعد واقعہ اس کے خلاف ثابت ہوا یعنی (۱) لڑکے میں دماغی خرابی پائی گئی مثلاً کبھی گھر سے بھاگ کر نکل جاتا کبھی آتا کبھی روتا کبھی لڑتا وحشیانہ حرکت کرتا لڑکی کا خاص رویہ پلیر خریج کر دینا زہر فروخت کے لئے طلب کرنا زن و شو کے واقعات کو غیروں سے بیان کرنا (۲) خالد کا لڑکانہ قرآن پڑھ سکتا ہے اور نہ ہی نماز کا پابند ہے حالانکہ زید کو یہ کما گیا تھا کہ وہ نماز کے پابند ہیں لڑکی تعلیم یافتہ اور صوم و صلوٰۃ کی پابند ہے زید خود بھی نہایت محتاط اور صوم و صلوٰۃ کا پابند انسان ہے (۳) خالد کا لڑکانہ تو عقل معاش ہی صحیح رکھتا ہے نہ خط و کتابت ہی معمولی طریقہ سے کر سکتا ہے حالانکہ خالد نے ان چیزوں کے متعلق اطمینان دلایا تھا۔ (۴) خالد کے لڑکے میں نہ تو تعلیم ہے نہ تربیت ہے حالانکہ خالد نے یہ اطمینان دلایا تھا کہ ان کی تربیت درست ہے (۵) ڈاکٹروں کی رائے ہے کہ لڑکی کو لڑکے سے عیہدہ رکھا جائے ورنہ اس کی صحت پر اس کا خراب اثر پڑے گا اور لڑکے کو بغرض علاج رائج لے جایا جائے ان حالات میں زید کی لڑکی نہایت پریشان ہے ہمارا ہو کرنا تو اس ہو گئی ہے اور چاہتی ہے کہ میرا نکاح اس سے فسخ کرو یا جائے آیا شریعت اسلامیہ کے آئین میں صورت مذکورہ میں فسخ نکاح کی اجازت ہے اگر اجازت ہے تو اس کے فسخ کرانے کی کیا صورت ہے؟

المستفتی نمبر ۱۲۸۶ سید ابوالقاسم صاحب (پٹنہ)

۲۱ شوال ۱۳۵۵ھ ۵ جنوری ۱۹۳۷ء

(جواب ۱۶۰) اگر نمبر او نمبر ۵ صحیح ہیں یعنی وہ شخص صحیح الحواس نہیں ہے اور المبادیٰ انٹر زومین کے اجتماع کو لڑکی کے لئے منفر بتاتے ہیں اور اگر لڑکی کے نفقہ کی کفالت وہ نہ کر سکتا ہو بلکہ اس کے برعکس لڑکی کا زیور تلف کرنا یا تلف کرنے کا ارادہ رکھتا ہو تو ان صورتوں میں کوئی مسلمان حاکم لڑکی کا نکاح فسخ کر سکتا ہے۔ یہ فسخ ہر مبالغہ اختلاف حواس ہو تو خفی مذہب کے موافق اور ہر مبالغہ عدم

(۱) ولا یتحیر احدہما ای احد الزوجین بعبد الآخر فاحشا کحیوں و حدام و برص و رق و قرن و مخالف الائتمة الثلاثہ فی الحمسة لو بالروح ولو قسسی بالروح صح فسخ (در مختار) وقال فی الرد والطاهر اصلها و - لف الائتمة الثلاثہ فی الحمسة مطلقا و محمد فی الثلاثہ الاول ولو بالروح کما یفہم من البحر وغيرہ (رقولہ ولو قسسی بالروح صح) ای لو قسسی بہ حاکم برہ فاذا دانیہ مما یسوع فہ الاحتیاد (ہامش رد المحتار مع الدر المختار کتاب الطلاق باب العین وغيرہ ۳ ۵۰۱ ط) سعید کرتاشی) حضرت مولانا شرف علی اٹھ توئی نے اپنے زمانہ میں تمام علماء ہندو

کفایت عقد ہو تو امام احمد بن حنبل کے مذہب کے موافق ہو گا اور ضرورت شدیدہ کے وقت حنفیہ اس پر عمل کر سکتے ہیں۔  
محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

### سوال مثل بار

(سوال) ایک شخص نے ہوش و حواس کی حالت میں نکاح کیا عقد کرنے کے ایک سال بعد دیوانہ ہو گیا یہاں تک کہ اسے پایہ زنجیر رکھنا پڑتا ہے اس میں نہ کھانے کمانے کا بالکل ہوش نہیں لڑکی جب شوہر کے مکان پر رہتی ہے تو سخت تکلیف پہنچتی ہے کبھی کبھی بان کا ٹھہرہ بھی ہو جاتا ہے اس وجہ سے لڑکی اپنے والدین کے مکان پر چلی گئی قریباً دس سال سے اپنے والدین کے مکان پر رہتی ہے اور اس کے تمام خرچ و اخراجات والدین ہی اٹھا رہے ہیں لڑکی و ان کے والدین کی یہ خواہش ہے کہ اگر فتح لگاں ہو سکتا ہو تو کسی اور کے ساتھ لڑکی کا عقد کر دیا جائے کیونکہ لڑکی جو اب ہے عمر صرف ۲۵ سال کی ہے ابھی تک کوئی بال چھ نہیں ہوا ہے آئندہ مذہب اہل سنت و الجماعت میں فتح نکاح ہو سکتا ہے یا نہیں؟  
المستفتی نمبر ۱۳۳۹ شمسید مظفر حسین صاحب رضوی کتبہ انشیت (ضلع کیرا)

۲۵ ذی قعدہ ۱۳۵۵ھ ۸ فروری ۱۹۳۷ء

(جواب ۱۴۱) ہاں اہل سنت و الجماعت حنفی مذہب کے موافق بھی مجنون کی بیوی اپنا نکاح فتح کر سکتی ہے اور اب کہ جنون کو دس بارہ سال کا عرصہ ہو گیا ہے بغیر کسی مزید مہلت کے کوئی حاکم نکاح فتح کر سکتا ہے (۲)  
محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

(حاشیہ صفحہ گزشتہ) پاکستان کے اتفاق سے دوسرے امر اولہ محمد کے قول پر فتح نکاح پکتی دیا ہے کما فی

الحیلة الساحرة للحیلة العاخرة بحث حکم روجہ مجنون ص ۵۱ مطبوعہ دار الاشاعت کراچی۔ وقال فی الہندیۃ. او قال محمد ان کان الجنون حادثاً یؤجلہ سنة کالعمۃ ثم تحیر المرأة اذا لم یرأوان کان مطبقاً فهو کالجیب و بہ ماخذ کذا فی الحاوی القدسی (الفتاوی الہندیۃ) کتاب الطلاق الباب الثانی عشر فی العین ۱ ۵۲۶ ط ماجذیہ کولہ

(۱) وقد اختلف العلماء فی هذا الحکم وهو فسخ النکاح عند اعسار الزوج بالفقہ عی الموائل الاول ثبوت الفسخ وهو مذهب علی و عمر و ابی ہریرۃ و جماعة من التابعین ومن الفقہاء و مالک و الشافعی و احمد و بہ قال اہل الظاہر مستدین بحديث لا ضرر ولا ضرار والثانی ما ذهب الیہ الحنفیۃ وهو قول للشافعی انه لا فسخ للاعسار بالفقہ مستدین بقوله تعالی و من قدر علیہ رزقہ فلیتق معا اتاہ اللہ لا یتکلف اللہ بمسا إلا ما اتاہا ومن فتاوی العلامة سعید بن صدیق الفلالی الملحقہ بالعیلة النازحہ ص ۱۳۲ دار الاشاعت کراچی

(۲) اذا کان بالروجة عیب فلا خیار للزوج و اذا کان بالزوج جنون او برص او جذام فلا خیار لہا کذا فی الکافی قال محمد ان کان الجنون حادثاً یؤجلہ سنة کالعمۃ ثم تحیر المرأة بعد الحول اذا لم یرأوان کان مطبقاً فهو کالجیب و بہ ماخذ کذا فی الحاوی القدسی (الفتاوی الہندیۃ) کتاب الطلاق الباب الثانی عشر فی العین ۱ ۵۲۶ ط ماجذیہ کولہ وقال السرخسی او علی قول محمد لہا الخیار اذا کان علی حال لا تطیق المقام معہ لانه تعذر علیہا الوصول إلی حقہا لمعنی فیہ فكان بمنزلۃ ما لو وجدته مجرباً (المسوط للسرخسی کتاب النکاح باب الخیار فی النکاح ۵/۹۷ ط دار المعرفۃ بیروت)

## سوال مثل بالا

(سوال) ہندو زید کے نکاح میں عرصہ تیس سال سے ہے اور تقریباً تیس سال سے زید بالکل پاگل ہے آئندہ اس حالت میں نکاح ثانی کر سکتی ہے اور ہندو اس کے نکاح میں ہے یا نہیں؟

المستفتی نمبر ۱۳۵۷ محمد یثوب صاحب (دہلی) ۳ ذی الحجہ ۱۳۵۵ھ م ۱۶ فروری ۱۹۳۳ء (جواب ۱۴۲) اگر زید بالکل مجنون اور حقوق زوجیت ادا کرنے کے ناقابل ہے اور اس کا کوئی اثاثہ بھی نہیں ہے جو زوجہ کے نفقہ کے لئے کافی ہو اور زوجہ اس حالت پر زیادہ صبر نہیں کر سکتی تو ایسی حالت میں اسے حق ہے کہ کسی مسلمان حاکم کی عدالت سے اپنے خاوند کے مجنون ہونے کی بناء پر نکاح فسخ کرالے اور عدت گزار کر نکاح ثانی کر لے (۱۰) محمد کفایت اللہ کان اللہ دہلی

جب شوہر پاگل ہو گیا تو بیوی شوہر سے علیحدگی اختیار کر سکتی ہے یا نہیں؟

(سوال) لڑکی مسماۃ تنعم علی بی قوم میرا اسی عرصہ گیارہ سال سے شادی شدہ ہے اور ایک لڑکی اور ایک لڑکا تولد ہوا ہے اور اب اس کا خاوند پاگل ہو گیا ہے اور اس لڑکی کو خرت و غیرہ کی بہت تکلیف ہے اور لڑکی کی اور کوئی سہیل نہیں ہے لاچار ہو کر بے چاری مانگتی پھرتی ہے اس کا خاوند اس عورت کی کوئی دین و دنیا کی حاجت ادا کرنے کے قابل نہیں ہے۔

المستفتی نمبر ۱۸۷۱ مولوی محمد قاسم علی صاحب (ضلع لائل پور)

۴ شعبان ۱۳۵۶ھ ۱۰ اکتوبر ۱۹۳۳ء

(جواب ۱۴۳) یہ عورت کسی مسلمان حاکم کی عدالت میں درخواست دیکر اپنا پہلا نکاح فسخ کرالے (۱۰) اور بعد حصول حکم فسخ عدت گزار کر دوسرا نکاح کر لے (۱۰) محمد کفایت اللہ کان اللہ دہلی

شوہر دیوانہ ہو تو بیوی کو خیار تفریق حاصل ہے یا نہیں؟

(سوال) ایک عورت کے اس کے خاوند سے تین بچے ہیں خاوند اس کا دیوانہ ہو چکا ہے عرصہ چھ سال سے

(۱) ایضا حوالہ سابقہ صفحہ ۵۷-۵۸ (۲) مگر خیر حاشیہ (۲)

(۲) اگر بیب مجنون معلوم ہوتے ہیں غلط فہم ہو جاتی ہیں تو اس نکاح کی نوبت آتی ہے تو پھر امر از مر ہے گا و عدت بھی واجب ہوگی قلت و يجب العدة ایضا کما هو مقصی الحنونة الصالحة (الحیلة) الماحرة للحیلة العاخرة بحث حکم زوجہ مجنون ص ۵۵-۵۷ ط دار الاشاعت کراچی

(۳) اور وہ جنوں جو عقد نکاح کے بعد پیدا ہو گیا ہو اس کے متعلق امر محمد سے کوئی اثر ہے لیکن باعینہ کے مذہب میں اس کے متعلق یہ تصریح ہے کہ اگر نکاح کے بعد جنوں ہو جائے تب بھی عورت کو علیحدگی کا اختیار ہے کما فی المدونة ص ۱۹۶ ح ۳ (الحیلة الماحرة) بحث حکم زوجہ مجنون نسبتہ ضروری ص ۵۶ مطبوعہ دار الاشاعت کراچی

(۴) زید مجنون کی عدت کا حکم یہ ہے کہ تقویٰ قبل عمل ثلاثہ میں عدت واجب نہیں اور عدت ثلاثہ میں واجب ہے (الحیلة الماحرة) بحث حکم زوجہ مجنون ص ۵۷ مطبوعہ دار الاشاعت کراچی

عورت مذکورہ اپنے خاوند کے گھر سے اس وجہ سے نکل آئی ہے کہ وہ اس کو دیوانگی کی وجہ سے مار تاجیتا ہے عورت مذکورہ نان و نفقہ سے بھی تنگ ہے کیونکہ ماں باپ اس کے بہت تنگ ہیں بغیر خاوند کے عورت مذکورہ کا گزارہ نہیں ہو سکتا اس صورت میں کیا عورت مذکورہ بغیر طلاق اپنے خاوند سودائی کے دوسری جگہ نکاح کر سکتی ہے یا نہیں؟ آیا اس کے لئے شریعت میں کوئی طریقہ دوسری جگہ نکاح کرنے کا ہے یا نہیں؟ المستفتی نمبر ۱۹۶۵ چودھری غلام رسول (گوجرانوالہ)

۲۶ شعبان ۱۴۵۶ھ مکمل نمبر ۱۹۳ء

(جواب ۱۳۴) یہ عورت کسی مسلمان حکم کی عدالت سے اپنا نکاح فسخ کرائے تو دوسری جگہ نکاح بعد عدت کر سکے گی، جب تک فسخ نکاح نہ ہو دوسری جگہ نکاح جائز نہیں ہے (۱) محمد کفایت اللہ کان اللہ لا یخلف

مجنون کی بیوی کے لئے نان و نفقہ نہیں اور زنا کا بھی خطرہ ہے، تو دوسری شادی کر سکتی ہے یا نہیں؟

(سوال) (۱) ایک عورت کو اس کے خاوند نے (جس کو مرض ملتوی کی تقریباً ۱۶ سال سے شکایت ہے اور جو چرس بھنگ پینے کا بھی عادی ہے) گھر سے نکال دیا اور خود فقیرانہ زندگی بسر کرنی شروع کر دی عورت مذکورہ عرصہ پانچ سال سے اپنے والدین کے پاس ٹھہری اس کے اور اس کے بچوں کے کھانے کا بوجھ عورت مذکورہ کے والدین نہ داشت کرتے رہے اس عرصہ میں اس کے خاوند نے اس عورت کو لانے کی کوئی تجویز نہیں کی اسی عرصہ میں عورت مذکورہ کے والدین کا انتقال ہو گیا عورت مذکورہ اس گاؤں کے نمبردار کے کسے پر اپنے بال بچوں سمیت اپنے خاوند کے گھر آئی اس کے خاوند نے اس کو پھر بھی تنگ کرنا شروع کیا اور کئی دن تک نہ ہی بچوں کو اور نہ اس عورت کو کھانے کو دیا خاوند مذکورہ دو ماہ ٹھہر کر پھر کہیں چلا گیا اور فقیرانہ بھیس میں باہر پھر تارباہ اور تین سال تک واپس نہ آیا اس کے جانے کے بعد ہی زمین قرض خواہوں نے لے لی عورت مذکورہ تین سال تک محنت مزدوری کر کے اپنا اور بچوں کا پیٹ پالتی رہی تین سال کے بعد اس کا خاوند پھر واپس آ گیا اور عورت مذکورہ کو مار پیٹ کر کے گھر سے نکال دیا لوگوں کے کہنے سننے پر اس کو گھر آنے دیا گاؤں کے معتبر لوگوں نے اس کے خاوند کو سمجھایا کہ وہ اپنی بیوی کو ناحق

(۱) واذا كان بالزوج جنون و برص و جدم و فلا حیار لها كذا فی الكافي قال محمد بن ابي الجون حادنا بوجله سنة كالعنة ثم يخبر المرأة بعد الحول اذا لم يبرأ وان كان مطلقا فهو كالجنب و به ما عدا كذا فی الحاوی القدسی (الفتاویٰ الہندیۃ) كتاب الطلاق الباب الثاني عشر فی العین ۵۲۶/۱ ماجدیہ كونہ) وكذا فی الحبلۃ الناحزۃ بحث حکم روجہ مجنون ص ۵۱ مطبوعہ دار الاشاعت كراچی)

(۲) لا یحورن للرجل ان یتزوج زوجۃ غیرہ و كذا المعتدۃ كذا فی السراج الوہاج (الفتاویٰ الہندیۃ) كتاب النكاح الباب الثالث فی بیان للمحرمات القسم السادس المحرمات التي یعلق بها حق الغیر ۲۸۰/۱ ط ماجدیہ كونہ)

تک نہ کرے لیکن وہ باز نہیں آیا اور پھر پہلے کی طرح گھر سے چلا گیا اور تقریباً دو سال تک لاپتہ رہا۔  
(۲) عورت مذکورہ کے خاوند نے اس کے ساتھ ہجرت کرنی تقریباً عرصہ بارہ سال سے جب سے کہ وہ فقیر ہو گیا تھا بالکل ترک کر دی تھی یہ بات عورت مذکورہ کے بیان سے ثابت ہوتی ہے اس کا یہ بھی ثبوت ہے کہ اس کا چھوٹا بچہ تقریباً چودہ سال کا ہے اور نکاح ثانی کے بعد اس کی گود میں ایک لڑکی ہے۔

(۳) عورت مذکورہ نے اپنے خاوند کے ظلم و ستم سے تنگ آکر اپنے خاوند سے کہا کہ یا تو مجھے طلاق دے دو یا حائے پینے کو دو اور میری جائز خواہشات کو بھی پورا کرو اس کے خاوند نے مان و نفقہ دینے سے بھی انکار کر دیا اور طلاق دینے سے بھی انکار کر دیا آخر کار وہ عورت تنگ ہو کر عیسائی ہو گئی اس کے عیسائی ہونے سے موجودہ گورنمنٹ کے قانون کے مطابق اس عورت کا نکاح ٹوٹ گیا پھر عورت مذکورہ عرصہ چھ ماہ کے بعد مسلمان ہو گئی اور پھر کسی دوسرے مسلمان کے ساتھ نکاح کر لیا۔

(۴) آیا یہ نکاح جائز ہے یا کہ ناجائز؟

المستفتی نمبر ۲۱۴ چودھری محمد بخش صاحب (اکل پور)

۲۳ شوال ۱۳۵۶ھ ۲۷ دسمبر ۱۹۳۷ء

(جواب ۱۴۵) اگر یہ واقعات صحیح ہیں جو سوال مذکورہ میں ہیں تو عورت کا نکاح ثانی صحیح ہو گیا،

پاگل کی بیوی کیا کرے؟

(سوال) میرا شوہر بعارضہ صرغ مدت سے صرہ ہے عرصہ ہفت سال علاج کیا گیا مگر آرام نہ ہوا اب دس ماہ سے مجنون ہو کر گھر سے نکل گیا ہے ڈاکٹر اور حکیم اس کو نا علاج بتا رہے ہیں میرے چھوٹے کسن بچے ہیں جو بجا افلاس تنگ آگئی ہوں عمر کے لحاظ سے جوان ہوں۔

(جواب ۱۴۶) خاوند کے مجنون ہو جانے کی صورت میں حضرت امام محمدؒ کے قول کے موافق

(۱) اس نے کہ عورت کے مرتد ہونے سے نکاح تو فوراً منقطع ہو گیا کما فی الدر المختار وارتداد احدهما ای الزوجین فسبح فلا یقتضی عددا عاجل بلا قضاء (در مختار) وقال فی الرد (قوله : بلا قضاء) ای لا توقف علی قضاء القاضی وکذا بلا توقف علی منعی عدل فی المدحول بها کما فی البحر (ہامش رد المحتار مع الدر المختار) کتاب النکاح باب نکاح الکافر ۳/۱۹۳ ۱۹۴ ط سعید کراچی) لہذا صورت مسئلہ میں جب عورت عیسائی ہو گئی تو اس کا نکاح اس کے مجنون شوہر سے فوراً منقطع ہو گیا پھر جو یہ مسئلہ ہے کہ مرتد کو جب مسلمان کر کے شوہر اس کے ساتھ تجدید نکاح کیا جائے یہ تو دار السلام میں ہو سکتا ہے نہ کہ دہرا عرب میں اس لئے کہ دہرا عرب میں الجہاد من القاضی جائز نہیں اور اگر کسی طریقہ سے عورت کو شوہر اول کے ساتھ تجدید نکاح کرنے پر مجبور کیا گیا تو دوبارہ مرتد ہونے کا اندیشہ ہے لہذا مرتد لو سے چائے کے لئے روانت مشابہ پر عمل کرنا جائز اور اتم ہے (قوله لیس للمرتدة التزوج بغیر زوجها) وظاہر ان لها التزوج بمن شاءت (ہامش رد المحتار مع الدر المختار کتاب الجہاد باب المرتد ۴/۲۵۴ ط سعید کراچی) وکذا فی فتاویٰ دار العلوم دیوبند ۸/۳۴۱ ط امدادیہ ملتان)

ضرورت شدیدہ میں حاکم مجاز کو نکاح فسخ کر دینے کی مجتہدیت ہے<sup>(۱)</sup> لیکن حاکم مجاز سے حکم فسخ حاصل کرنے سے قبل دوسرا نکاح کر لینا جائز نہیں<sup>(۲)</sup>۔

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

شادی کے بعد شوہر دیوانہ ہو گیا تو بیوی ایک سال کی مہلت کے بعد تفریق کر سکتی ہے  
(المجمعیہ مورخہ ۲۹ مئی ۱۹۲۷ء)

(سوال) ایک شخص صحت عقل و تدبیر سے بدن تقریباً تین چار برس اپنی منکوحہ کے ساتھ بسر کرتا رہا چنانچہ اسی زوجہ سے اس کا ہفت سالہ لڑکا بھی ہے پھر وہ شخص مجنون ہو گیا اور چھ برس سے مجنون ہے اس کے ورثا نے باقاعدہ اس کا علاج بھی نہیں کر لیا عورت جو ان ہے اور زانیہ میں مبتلا ہونے کا خطرہ ہے کسی صورت سے اس کا نکاح فسخ ہو سکتا ہے یا نہیں؟

(جواب ۱۴۷) حضرت امام محمدؒ کے قول کے بموجب شوہر کے مجنون ہو جانے کی صورت میں نکاح فسخ ہو سکتا ہے مگر فسخ کے لئے حاکم مجاز کے فیصلہ کی ضرورت ہے وہ جنون حادثہ میں ایک سال کی مہلت بغرض علاج دیکر سال بھر کے بعد اگر جنون زائل نہ ہو تو عورت کے طلب پر نکاح فسخ کر سکتا ہے<sup>(۳)</sup> (یعنی ثالث مسلم فریقین) کو بھی حاصل ہوتا ہے<sup>(۴)</sup> لیکن حاکم یا حکم کے فیصلہ کے بغیر نکاح فسخ نہیں

(۱) ولا ینکح احدہما ای الزوجین بعیب الآخر لاحشا کجنون وجذام و برص ورتق و قرن وحالف الانعمة الثلاثة فی الخمسة لو بالزوج ولو قضی بالرد صح فصح (درمختار) وقال فی الرد والظاهر ان اصلها وحالف الانعمة الثلاثة فی الخمسة مطلقاً ومحمد فی الثلاثة الاول لو بالزوج كما یفہم من البحر وغيره وقوله ولو قضی بالرد عسی ای لو قضی بہ حاکم یراه لا فاد انہ مما یسوغ فیہ الاجتهاد (ہامش رد المحتار مع الدر المختار کتاب الطلاق) باب العین وغیر ۵۰۱/۳ ط سعید کراتشی) وقال فی الہندیۃ اذا کان بالزوجۃ عیب فلا خیار للزوج واذا کان بالزوج جنون او برص او جذام فلا خیار لها کذا فی الکافی قال محمدؒ ان کان الجنون حادثاً یؤجلہ سنة کالعة ثم یحیر المرأة بعد الحول اذا لم یرأوان کان مطبقاً فہو کالجب وبہ یأخذ کذا فی الحاوی القدسی الفتاوی الہندیۃ کتاب الطلاق الباب الثانی عشر فی العین ۵۲۶/۱ ط ماجدیہ کوئلہ

(۲) اس لئے کہ جب تک تفریق نہ ہو وہ عورت اسی مجنون شوہر کی بیوی ہے اور کسی کی بیوی سے نکاح کرنا جائز نہیں ہے بلکہ دوسرا نکاح باطل ہے کما قال فی الہندیۃ لا یجوز للرجل ان یتزوج زوجۃ غیرہ وكذلك المعتدة کذا فی السراج الوہاج (الفتاوی الہندیۃ کتاب النکاح الباب الثالث فی بیان المحرمات القسم السادس المحرمات التي تتعلق بها حق العیر ۲۸۰/۱ ط ماجدیہ کوئلہ)

(۳) و اذا کان بالزوج جنون او برص او جذام فلا خیار لها کذا فی الکافی وقال محمدؒ ان کان الجنون حادثاً یؤجلہ سنة کالعة ثم یحیر المرأة بعد الحول اذا لم یرأوان کان مطبقاً فہو کالجب وبہ یأخذ کذا فی الحاوی القدسی (الفتاوی الہندیۃ کتاب الطلاق الباب الثانی عشر فی العین ۵۲۶/۱ ط ماجدیہ کوئلہ)

(۴) واما المحکم فشرطہ اعلیۃ القضاء و یقضى فيما سوى الحدود القصاص (ہامش رد المحتار) کتاب القضاء ۳۵۴/۵ ط سعید کراتشی

ہو سکتا) محمد کفایت اللہ غفرلہ مدرسہ امینیہ دہلی

شوہر کو جنون ہو تو اس کی بیوی کو تفریق کا حق حاصل ہے یا نہیں؟

(المجمیعہ مورخہ ۱۳ اگست ۱۹۲۸ء)

(سوال) ایک شخص نوجوان ضلع جہانپور کی گوزی کاباشندہ تقریباً ڈیڑھ سال سے مرض جنون میں مبتلا ہے ناداری کی وجہ سے کسی اچھے حکیم یا ڈاکٹر یا دے سے علاج کرانے کا اتفاق نہیں ہوا نہ سرکاری یا مغل خانے میں بھیجا گیا جس سے مرض کے اچھے ہونے یا نہ ہونے کا فیصلہ کیا جاتا شخص مذکور کی بیوی نوجوانی اور مفلسی سے تنگ آکر مستغنی ہوئی کہ نکاح ثانی درست ہے یا نہیں بعض علماء نے بجز دہاگل ہونے اس کے شوہر کے نکاح سابق کو نسخ قرار دیکر نکاح ثانی کا فتویٰ دیدیا اور نکاح کر بھی دیا دوسرے علماء نے تحقیق عدم استردا وصحت عدم جواز کا فتویٰ دیا اب وجہاعت ہو گئی ہے اور اتفاق کی خلیج وسیع تر ہوتی جا رہی ہے یہ نکاح درست ہے یا نہیں؟ اور عدم جواز نکاح کی صورت میں زانی اور زانیہ کو توبہ کے ساتھ ساتھ کیا کفارہ ادا کرنا چاہیے؟

(جواب ۱۴۸) جب کہ ڈیڑھ سال سے زوج جنون میں مبتلا ہے اور اس مدت میں اتفاق نہ ہوا تو بغیر مزید انتظار کے امام محمدؒ کے قول کے بموجب تفریق جائز ہے (۱) مگر حکم تفریق کے لئے حاکم با اختیار یا حکم کا فیصلہ ضروری ہے نیز حکم تفریق کے بعد عدت بھی گزارنی ہوگی (اگر عورت مدخل بہا تھی) یہ مراتب پورے کر لئے گئے تو نکاح ثانی درست ہو اور نہ ناجائز (۲) ناجائز ہونے کی صورت میں تفریق یا تجدید ضروری ہے اور گزشتہ کی طمانی کے لئے صرف توبہ کافی ہے کوئی کفارہ لازم نہیں (۳) محمد کفایت اللہ غفرلہ

شوہر کو جذام کی بیماری ہو تو بیوی کو نکاح فسخ کرانے کا حق ہے یا نہیں؟

(المجمیعہ مورخہ ۱۳ ستمبر ۱۹۲۹ء)

(سوال) میری شادی میرے والد نے صغریٰ میں شیخ نصیر الدین سے کر دی تھی کہ میرے شوہر کو

(۱) اس لئے کہ بغیر قضاء حاکم کے نکاح فسخ نہیں ہو گا اور نہ عورت بہ دستور اسی جنون کے نکاح میں ہے لہذا کسی کی بیوی سے جب تک وہ اس کے عقد نکاح میں ہے نکاح کرنا شرعاً درست نہیں اور دوسرا نکاح منعقد بھی نہیں ہوگا کما قال فی الرد اما نکاح منکوحۃ الغیر و معتنتہ - فلم یقل احد بجوازه فلم یعقد اصلاً (ہامش رد المحتار کتاب الطلاق باب العدة ۵۱۶/۳ ط معبد کوشی)  
(۲) قال محمد ان کان الجنون حادثاً یؤجلہ مسۃ کالعلة ثم یصحیح المرأة بعد الحول اذا لم یبرأ ان کان مطبقاً لہو کالجب و بہ ناخذ کذا فی الحاوی القدسی (الفتاویٰ الہدیۃ کتاب الطلاق الباب الثانی عشر فی العنین ۵۲۶/۱ ط ماجدہ کوئلہ)  
(۳) تفصیل کے لئے دیکھئے فیلہ النازحہ ص ۱۵ جنون ص ۱۵ مطبوعہ دارالاشاعت کراچی

(۴) کما ورد فی الحدیث التائب من الذنب کمن لا ذنب لہ (رواہ ابن ماجہ فی مسہ باب ذکر التوبۃ ص ۳۲۳ ط مکتبہ میر محمد کوشی)۔



ہذا کمراض لاحق ہوا اب میں عرصہ تیس برس سے بالغ ہوں اور اپنے والد کے گھر زندگی کے دن پورے کر رہی ہوں مجھے اپنے شوہر کے ساتھ رہنا منظور نہیں کیونکہ وہ مرض ناقابل علاج میں گرفتار ہے اور عرصہ چار برس سے اپنی سرال نہیں گئی نہ جانے کے لئے تیار ہوں طلاق مانگتی ہوں تو طلاق نہیں دیتا اور میں خلع کی استطاعت نہیں رکھتی۔

(جواب ۱۶۹) جذامی شوہر کی بیوی حاکم یا اختیار کی عدالت میں فسخ نکاح کی درخواست دیکر حکم فسخ حاصل کر سکتی ہے حاکم امام محمد کے قول کے بموجب نکاح کو فسخ کر سکتا ہے (۱) اور بعد حصول حکم فسخ عدت پوری کر کے عورت دوسرا نکاح کر سکتی ہے، (۲) محمد کفایت اللہ غفرلہ

شوہر کتنا ہی سخت بیمار ہو اس صورت میں بھی عورت پر خود بخود طلاق نہیں پڑتی  
(المغنیہ مورخہ ۲۳ جولائی ۱۹۳۶ء)

(سوال) زید عرصے سے مرگئی میں بتاتا ہے اور مرض کی وجہ سے ایک سال سے اس کی زبان بند ہے بول نہیں سکتا ایک عالم نے فتویٰ دیا کہ زید کی زوجہ کو طلاق ہو گئی کیونکہ اس قدر مریض کا نکاح نہیں رہ سکتا اس فتویٰ کو حق سمجھ کر اس کی بیوی کا دوسری جگہ نکاح کر دیا گیا۔

(جواب ۱۵۰) شوہر کے مریض ہونے کی صورت میں خود بخود طلاق نہیں پڑ جاتی خواہ کتنا ہی سخت مرض ہو پس صورت مسئولہ میں یہ نکاح جو بدو ن طلاق کے پڑھا دیا گیا صحیح نہیں ہوا (۱) اور جس نے اس نکاح کے جواز کا فتویٰ دیا اس نے سخت غلطی کی۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

(۱) وان كان بالزوج جنون او مرض او حداثه فلا حرج لها عند امي حبيفة و امي يوسف وقال محمد لها الخبير دفعا للضرر عنها كما في الحب والعدة بخلاف جابہ لانه متمكن من دفع الضرر بالطلاق (الهدية كتاب الطلاق باب العين وغيره ۲/۲۲۲ ط شریکة علمية ملتان)

(۲) اذا طلق الرجل امرأته طلاقا باننا او ثلاثا او وقعت العرقه بينهما بغير طلاق و هي حرة ممن تحصي لعدتها ثلاثة افراد سواء كانت الحرة مسلمة او كتابية كما في السراج الوهاج ثم قال بعد صفحه لو كانت المعتدة بالحیض - و نفس الانقطاع في الحيضة الثالثة نطف الرجعة - و يجوز لها ان تتزوج باحر ان كان قد طلقها (الهدية كتاب الطلاق الباب الثالث عشر في العدة ۱/۵۲۷، ۵۲۸ ط ماجدیه کوئٹہ)

(۳) اس لئے کہ مرض کتنا ہی سخت ہو جب تک شوہر کی کو طلاق نہیں دیتا ہی پر خود بخود طلاق نہیں پڑتی پس مرض ایسے ہیں جیسا کہ جنون، جذام، بردس جن کی وجہ سے امام محمد اور ائمہ ثلاثہ کے مذہب کے مطابق عورت کو فسخ نکاح کا اختیار ہے اور وہ قاضی و جریعت المسلمین (پانچابیت) کے ذریعہ سے اپنا نکاح فسخ کرائے کی کہا ہو فی کتب الفقہ اور جب طلاق نہیں پڑتی تو دونوں کا نکاح برقرار رہا اس لئے دوسرا نکاح ازدوئے شریعت جائز نہیں پھر باطل ہے کہا فی الدر المختار کل صلح بعد صلاح فالنافی باطل کما الکاح بعد الکاح - والا صل ان کل عقد اعيد فالنافی باطل (الدر المختار مع هامش رد المحتار کتاب الصلح ۶۳۶/۵ ط سعید کرائسی) وقال فی الہندیۃ لا يجوز للرجل ان يتزوج زوجة غيره وكذلك المعتدة كما فی السراج الوهاج (الفتاویٰ الہندیۃ کتاب النکاح الباب الثالث فی بیان المحرمات القسم السادس المحرمات التي يتعلق بها حق العبر ۶/۲۸۰ ط ماجدیه کوئٹہ)

## فصل نہم

### زوج کا ظلم و زیادتی

ظالم شوہر سے نجات کی کیا صورت ہے؟

(سوال) مجبور و بے کس عورتیں جو شوہروں کی ہر قسم کی زیادتی اور ظلم برداشت کرتی ہیں ان کے لئے خلاصی کی شرعاً کوئی صورت ہے یا نہیں؟

المستفتی نمبر ۱۵۰۰ محمد شبیر دھونی (بنارس) ۲ ربیع الثانی ۱۳۵۶ھ ۱۶ جون ۱۹۳۷ء

(جواب ۱۵۱) مظلوم عورتوں کو ظالم شوہروں کے نیچے ظلم سے چھڑانے کے لئے ایک مسودہ قانون اسمبلی میں پیش ہونے والا تھا مگر ابھی تک اس کے متعلق کوئی تسلی بخش صورت نہیں نکلی ہے کوشش کی جا رہی ہے کہ ایسا قانون بن جائے اور مائیکل نہ ہب کے موافق نکاح فسخ کیا جاسکے۔ (۱)

محمد کفایت اللہ کاکا اللہ لدہ دہلی

جو شخص اپنی بیوی کو ایذا دے، اس کی بیوی کیا کرے؟

(سوال) ایک لڑکی ہمزچیس چھبیس سال جس کی شادی کو عرصہ دس بارہ سال کا ہو چکا اور ان شادی میں خاوند نے طرح طرح کی ایذائیں پہنچائیں اور اب عرصہ پانچ سال سے مطلق خبر نہیں لی ایک لڑکی بھی جس کی عمر قریب پانچ ہی سال کی ہے اس کے پاس رہتی ہے کئی مرتبہ اس کے شوہر سے کہا گیا کہ اپنی بیوی کو لے جایا فیصلہ کر دو مگر وہ کسی طرح رضامند نہ ہوا بعد ازیں یہ سمجھ گیا کہ نہ میں رکھوں نہ میں چھوڑوں لڑکی کی عمر اس قابل نہیں کہ وہ فیصلہ دے اب تک اس نے سخت مزدوری سے گزر کی اس نے فعل مقدری کی درخواست دی تھی جو کہ منظور ہو گئی وہ چاہتی ہے کہ کہیں بیٹھ کر ہتھیلیاں نہ لگی ہر کروں اب جناب سے التماس ہے کہ جناب بذریعہ فتویٰ اجازت دیں کہ لڑکی کا اس حالت میں نکاح جائز ہے یا نہیں؟

المستفتی نمبر ۱۸۱۹ ایم نذیر حسین سوداگر چرم صدر بازار، دہلی۔

۲۲ ربیع ۱۳۵۶ھ ۲۸ ستمبر ۱۹۳۷ء

(جواب ۱۵۲) عدالت سے خود اختیاری تو مل گئی اب اس کی ضرورت ہے کہ فریقین کسی کو ثالث بنادیں اور وہ تحقیقات کے بعد فسخ نکاح کا حکم کر دے (۱) اور پھر عورت عدت پوری کر کے دوسرا نکاح

(۱) اس کے لئے دیکھئے "سنة" ج ۱، ص ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲،

کر لے اگر شوہر ثالثی پر آمادہ نہ ہو یعنی کسی کو ثالث نہ بنائے تو عورت کسی مسلمان حاکم کی عدالت میں فسخ نکاح کا دعویٰ کر کے نکاح فسخ کر لے اگر مسلمان حاکم نکاح فسخ کرنے کا فیصلہ دیدے تو پھر بعد انقضائے عدت دوسرا نکاح کر سکے گی (۱۰) محمد کفایت اللہ کان اللہ لدہ دہلی

جس عورت کا شوہر نہ اسے طلاق دے نہ اپنے پاس رکھ کر -  
مال و نفقہ اور حقوق زوجیت ادا کرے تو وہ عورت کیا کرے؟

(سوال) زید نے اپنی لڑکی کا نکاح اپنے بھائی عمر کے چٹے کے ساتھ کر دیا تھا جب وہ سرال میں بھیجی گئی تو کچھ عرصہ کے بعد ساس وغیرہ نے اس کے ساتھ جھگڑا شروع کر دیا ہوتے ہوتے اس اثنا میں اس کی ساس و زید کے بھائی عمر نے زید کی لڑکی پر زنا کا الزام لگایا جس کو زید اور زید کے تمام طرفدار بہتان عظیم تصور کرتے ہیں لیکن عمر و عمر کے طرفدار اس کو حقیقت خیال کرتے ہیں اسی دن سے لڑکی زید کے گھر میں ہے جس کو عرصہ تین سال کا گزرنے والا ہے نہ تو وہ گھر سے لے جاتے اور نہ طلاق ہی دیتے ہیں پچ میں لٹکائے ہوئے ہیں بہت دفعہ عمر کے پاس بڑے بڑے معزز آدمی بھیجے گئے کہ کوئی فیصلہ کرو و مگر کوئی فیصلہ نہیں کرتا۔

المستفتی نمبر ۱۸۳۱ مستری عطاء اللہ لائسنسہ اربوہار - مسلم بازار - سویرہ اسماعیل خاں

۲۲ رجب ۱۳۵۶ھ ۳۰ ستمبر ۱۹۳۷ء

(جواب ۱۵۳) اگر خانہ زید کی لڑکی یعنی اپنی زوجہ کو قہراً نہیں کرتا اور نہ طلاق دیتا ہے تو زید کو حق ہے کہ وہ کسی مسلمان حاکم کی عدالت میں دعویٰ کر کے نکاح کو فسخ کر لے حاکم بعد تحقیقات نکاح کو فسخ کر سکتا ہے بعد حصول حکم فسخ و انقضائے عدت دوسرا نکاح ہو سکے گا (۱۰) الزام زنا بھی موجب لعان ہے (۱۰) اور بعد لعان تفریق ہو سکتی ہے (۱۰) محمد کفایت اللہ کان اللہ لدہ دہلی

(۱) جن ریاستوں میں قاضی شرعی موجود ہیں وہیں تو معاملہ آسان ہے اور جہاں قاضی شرعی موجود نہیں ان میں وہ مسلمان حکام جیسے پٹنہ و غیرہ حکومت کی طرف سے اس قسم کے معاملات میں فیصلہ کا اختیار رکھتے ہیں اگر وہ شرعی قاعدہ کے موافق فیصلہ کریں تو ان کا حکم بھی قعدہ قاضی کے قائم مقام ہو جاتا ہے کما فی الدر المختار و بیجور تقلید القضاء من السلطان العادل و المجسود ولو کافر اذ کو مسکین وغیرہ الدر المختار مع ہامش رد المحتار کتاب القضاء ۳۶۸/۵ ط سعید کراتشی

(۲) دیکھئے نیلۃ المصابیۃ المآزۃ فی احکام النکاح و طہارۃ و اشاعت کراچی

(۳) فمن قذف بصریح الزنا فی دار الاسلام و روح الحلیۃ بکاح صحیح ولو فی عدۃ الوجع العفیۃ عن فعل الزنا و نہیہ لا عن رد المحتار مع الدر المختار کتاب الطلاق باب اللعان ۴۸۴-۴۸۵ ط سعید کراتشی

(۴) ومن حکمہ وجوب التفريق بينهما و وقوع البائن بهذا التفريق بحر (ہامش رد المحتار مع الدر المختار کتاب الطلاق باب اللعان ۴۸۳ ط سعید کراتشی) حان کے لئے چونکہ درالاسلام اور قاضی شرعی کی عدالت کا ہونا ضروری ہے جیسا کہ کتب فقہ میں مذکور ہے لہذا اثر لٹکائے ہوئے جانے اور نہ سے لعان ثابت نہیں ہو اس لئے اگر زوجین خود لعان کرنے نہ اس سے تفریق نہیں ہوگی اور طلاق نہیں پڑے گی البتہ شوہر پر اس قسم کے لگانے کا مواخذہ ہے گا اور دنیا میں اس وقت اس پر کوئی حکم مرتب نہیں ہوگا فقط

نان و نفقہ نہ دینے اور حقوق زوجیت نہ ادا کرنے والے شوہر سے نکاح فسخ ہو گیا نہیں؟ (سوال) میں مسماۃ کرم جان عرصہ گیارہ سال سے مجھ کو میرے خاوند عبدالمادی نے گھر سے نکال دیا نکالنے پر میں اپنے بھائی کے گھر چلی آئی ہر چند معتبرین شرع سے میں نے صدا کی اور اپنے خاوند کے پاس جرم لے گئی کہ مجھے قہر کریں یا خرچہ دیں مگر میرا کوئی حیلہ کارگر نہ ہوا آخر کار میں نے عدالت میں دعویٰ دائر کیا میرا بھائی ایک مفلس شخص ہے میں نوجوان عورت ہوں خرچہ سے لاچار اگر شریعت محمدیہ کے علماء سے استدعا کرتی ہوں کہ کوئی صورت شریعت نے ہم بے کس و لاچار عورتوں کے لئے تجویز فرمائی ہے کہ اگر خاوند نان و نفقہ نہ دے اور عورت لاچار ہو تو کیا وہ عورت عندالشرع کسی حیلے سے مطلق ہو سکتی ہے؟ نفس امارہ بہت غالب ہے عرصہ کثیر کے بعد اب لاچار اگر استدعا کرتی ہوں اب صبر کا کام ختم ہو گیا ہے اگر شریعت کی وجہ سے طلاق ہو سکتی ہے تو ہائے خدا میری جان کو اس آفت سے بچائیں اگر کوئی جائیداد ہوتی تو گزارا کرتی۔

المستفتی نمبر ۲۰۲۸ مستری فضل الہی (ضلع کھلم پور) ۱۱ رمضان ۱۳۵۶ھ ۶ نومبر ۱۹۳۷ء (جواب ۱۵۴) اگر شوہر بیوی کو آباؤ نہیں کرتا اور طلاق بھی نہیں دیتا تو عورت کو کوئی حاکم مجاز اختیار کر کے طلاق دے تو صحیح ہے (۱) اور پھر عورت عدت گزار کر دوسرا نکاح کر سکے گی (۲) محمد کفایت اللہ کان اللہ لدی

شوہر کے ظلم و زیادتی کی صورت میں بیوی نکاح فسخ کر سکتی ہے یا نہیں؟

(سوال) خادمہ ایک مائتہ ار کی دختر ہے قریباً ۵ برس کی عمر میں میرا عقد کیا گیا میں اپنے خاوند کے پاس ۳-۵ سال رہی اس وقت میری عمر قریباً ۱۵ سال کی ہے اسی درمیان یعنی مدت زوجیت میرے خاوند نے مجھے طرح طرح کی ایذا و تکلیفیں پہنچائیں اور دوسرے شخص سے میری آمد و رفت کرانے کی کوشش کی اور سما کہ تو میرے کام کی نہیں ان ختیوں اور وجوہات سے میں اسے چھوڑ کر اپنے ماں باپ کے گھر آگئی ہوں میں چاہتی ہوں کہ وہ مجھے طلاق دیدے مگر وہ مجھے طلاق نہیں دیتا میں اس سے ۷-۸ سال سے علیحدہ ہوں میں اس شخص کے گھر بالکل نہیں جانا چاہتی میری جوانی کی عمر ہے مجھ سے براءت بھی نہیں ہو سکتی بغیر طلاق لئے میں دوسرا نکاح بھی نہیں کر سکتی اس لئے حضور کی خدمت

(۱) اس مسئلہ میں ضرورت شدیدہ موجود اور میں مذہب فقہ کے مطابق فتویٰ دیا گیا ہے جس کی پوری تفصیل رسالہ "تالیف النازحۃ لانتیابہ العیالۃ لفتی مصلحہ عمرہ" ج ۳ صفحہ ۱۱۱ اشاعت گراچی میں درج ہے۔

(۲) لا یجوز لمرحل ان ینزوج وکذلک المعنۃ کذا فی السراج الوہاج (الفتاویٰ الہندیہ) کتاب النکاح الباب الثالث فی بیان المحرمات القسم السادس المحرمات الی بعلق بها حق الغیر ۲۸۰/۱ ط ماحدہ کونہ

میں ملتی ہوں کہ مجھے شرعی ضمیر مہممت فرمائیں۔

المستفتی نمبر ۲۱۸۷ ایس فی ولد عبد المادی (تجید واژہ)

۳۴ یقعدہ ۱۳۵۶ھ ۱۶ مئی ۱۹۳۸ء

(جواب ۱۵۵) اگر شوہر کے مظاہر ناقابل برداشت ہوں اور وہ طلاق بھی نہ دے اور عورت کی حصمت خراب ہونے کا اندیشہ ہو تو عورت کسی مسلمان حاکم کی عدالت سے اپنا نکاح فسخ کر سکتی ہے اور بعد حصول فسخ و انقضائے عدت دوسرا نکاح کر سکتی ہے (۱) محمد کفایت اللہ کان اللہ لدی

جو شخص اپنی بیوی کے ساتھ حیا سوز سلوک کرتا ہے، بد اخلاقی سے پیش آتا ہے، اور انداء پہنچاتا ہے تو وہ عورت کیا کرے؟

(سوال) میری شادی یکم اپریل ۱۹۳۵ء سے آج تین سال ہوتے ہیں مگر محمد غیوث ولد فتح محمد قوم، نہان پیشہ ملازمت سے ہوئی تھی مذکور نے ایک ہزار کا مہر سادہ مع بیس روپے خرچہ پانہ ان وغیرہ کے ساتھ اس شرط سے تحریر کیا تھا کہ وہ میری والدہ کے گھر میرے ساتھ رہے گا اور خود مجھے کہیں دہلی سے باہر یا دوسرے محلہ میں نہیں لے جائے گا اور مجھ سے اخلاق سے پیش آئے گا اس نے یہ بھی اقرار کیا تھا کہ وہ کنوارا ہے اور اس سے پیشتر اس کی شادی نہیں ہوئی ہے حالانکہ میری شادی کے بعد معلوم ہوا کہ یہ سراسر دھوکہ تھا وہ شادی شدہ بہ شادی ہونے کے بعد وہ مجھ سے حیا سوز سلوک کرتا رہا اور بد اخلاقی سے پیش آتا رہا، طرح طرح کے فریب کر کے میرا ذاتی زیور اور روپیہ عیاشی میں برباد کرتا رہا اور مجھ سے نہارہ کش رہا اور مجھ سے لاپرواہ ہو گیا۔ مجھے باہر ملتان لے جانا چاہتا تھا مگر میں اس کے چال چلن سے یہاں تک خائف تھی کہ مجھے خطرہ لاحق تھا میں نہیں گئی کیونکہ وہ مجھے فروخت کرنا چاہتا تھا بعد ازیں اس نے میری والدہ پر اور مجھ پر مقدمہ چلایا کہ اس کا فرنیچر وغیرہ ہم نے ضائع کر دیا ہے مقدمہ ہمارے حق میں رہا اور خارج ہو گیا میرے والد بزرگوار رخصت ہو چکے ہیں صرف میری ماں میری وارث ہے میں شوہر مذکور کے گھر میں نہیں رہنا چاہتی اور وہ مجھے طلاق نہیں دینا چاہتا بلکہ کافی رقم طلاق دینے کی طلب کرتا ہے حالانکہ قانوناً مہر اور خرچہ تین سال کا میں اس سے وصول کر سکتی ہوں مگر بوجہ غربت اور اپنی عزت کے کچھ نہیں کر سکتی ایک مسلمان عورت کی حیثیت سے سخت پریشان ہوں۔

المستفتی نمبر ۲۲۸۲ منور خانم بنت آنا حسین دریائے دہلی

۳ ربیع الثانی ۱۳۵۶ھ ۳ جون ۱۹۳۸ء

(جواب ۱۵۶) اگر واقعات مذکورہ سوال صحیح ہیں تو عورت کو حق ہے کہ کسی مسلمان حاکم کی عدالت

(۱) انہیں کے لئے دیکھئے۔ وسائلہ الحیلة العاجرة لبحث حکم روحہ منتعت فی الشقة ص ۷۳ مصوعہ

میں درخواست دیکر اپنا نکاح فتح کرا لے اور پھر عدت گزار کر دوسرا نکاح کر لے، محمد کفایت اللہ کا ان اللہ لہ

(۱) نکاح کے وقت جو شرط لگائی گئی اس کی خلاف ورزی سے طلاق واقع ہو جاتی ہے یا نہیں؟  
(۲) شرائط لکھنے کے بعد اس پر عمل نہ کرنے سے بیوی پر طلاق پڑے گی یا نہیں؟

(سوال) (۱) عورت وقت عقد تباہ تھی اہل برادری نے ناک کا چال چلن خراب معلوم کر کے اس سے ایک اقرار نامہ اس مضمون کا تحریر کرایا کہ اگر میں اپنا چال چلن ایک سال کے اندر درست نہ کر سکوں تو میری زوجہ اس کے وارثان کو اختیار ہو جائے کہ وہ دوسری جگہ منسوب کر لیں مجھ کو کسی قسم کا عذر نہ ہوگا اس اقرار نامہ کو تین سال گزر گئے ہیں اب اسلامی بورڈ کے اجلاس میں مسہد کی درخواست پیش ہے کہ جس شخص سے میرا مشروط نکاح بنامہ نکالی ہوا تھا وہ بدعہء شرط نوہندہ و مستویز منسوب فرما کر دوسرے عقد کی اجازت دی جائے ایسی صورت میں اس قبلہ کی کیا رائے ہے؟ شہادت پیش کر دہہ ساکلمہ سے نوہندہ و مستویز کا اس وقت تک بدچلن ہونا ثابت ہے پس احکام شرعی سے بورڈ کو مطلع فرمایا جائے۔ مگر یہ بورڈ اسلامی گوانیار نمبر ۱۵۵۳۱ مئی ۱۹۳۸ء

(۲) ایک عورت کے شوہر نے وقت شادی چند معاہدات کے ساتھ ایک و مستویز لکھی اور اس میں یہ شرط درج کی کہ اگر معاہدات کی پابندی میری جانب سے نہ ہو تو یہ و مستویز طلاق نامہ تصور کی جائے شادی کے بعد ہی شوہر اپنا ہو گیا سماجی درخواست ہے کہ جب شوہر اپنا ہے تو پھر و مستویز کی پابندی کون کرے ہذا مجھ کو دوسرے عقد کی اجازت دی جائے اسلامی بورڈ نے مسکمی نہ کر کے نام گزٹ میں نوٹس شاخ کر لیا مگر نہ وہ ضرر ہوا اور نہ اس نے کوئی جواب دیا جس سے اس کا اپنا ہونا ثابت ہے تین چار سال سے اپنا ہے شہادت سے ثابت ہے۔

المفتی نمبر ۲۲۹۹ سکرٹری اسلامی بورڈ (گوالیار) ۷ ربیع الثانی ۱۳۵۷ھ ۷ جون ۱۹۳۸ء  
(جواب ۱۵۷) (۱) اقرار نامہ نکاح کے بعد تحریر کیا گیا ہو اور اس کی شرائط کی خلاف ورزی کی گئی ہو تو بورڈ کو حق ہے کہ وہ عورت کو شرائط اقرار نامہ کے ماتحت آزادی دے کہ وہ ہتھکڑی نکاح ثانی کرے فقط ۱۰۳ فقط محمد کفایت اللہ کا ان اللہ لہ ٹولی

(۱) انیس نے تہذیبیہ زمانہ "الحلة الحرة للعامة" بحث حکم زوجہ منعت فی النفقة ص ۷۶ مطبوعہ دار الاشاعت کراچی

(۲) ودا اصنافہ الی بشرط وقع غلب بشرط ان یقول لامرأته ان دخلت الدار فانت طالق ولا تصح اصنافه الاطلاق لا ان یقول ان یقول لا صافۃ الی سبب المصلحت کالروح کلا صافۃ الی المصلحت فان لا حسد ان دخلت الدار فانت طالق لا یصح، فدخلت الدار لم تطلق کذا فی الکافی (الفتاویٰ کتبہ) کتاب مطلق الذی یراع فی اطلاقه بشرط الفصل الثالث فی تعلیق انطلاق کلمة ن و اذا وعبرهما ۱۰۲۰ ط م حیدرہ کتبہ

(۲) شوہر نے لاپتہ ہو جانے کی صورت میں عورت کا گزارہ ممکن نہ ہو یا اس کی عصمت خطرے میں ہو تو بورڈ کو حق ہے کہ وہ نکاح کو فسخ کر کے عورت کو آزادی دیدے اور عورت کو آزادی ملنے کے بعد عدت گزار کر نکاح خالی کر لینا جائز ہوگا (۱) فقط محمد کفایت اللہ کان ائذ نہ دہلی

جس عورت کا شوہر اوباش اغلام باز اور حقوق زوجیت ادا نہ کرے، تو اس کی بیوی کیا کرے؟  
(سوال ۱) درخواست کنندہ رابعہ بی زوجہ منظور عالم ساکن اسٹیٹ ریوان عرض کرتی ہے مدرسہ کو فدویہ جو درخواست دے رہی ہے اس درخواست پر شرعاً میرا فیصلہ کیا جائے خدا اور سول جج نے حقی و سنی کے لئے جوار شاد کیا ہے۔

(۲) میرے شوہر منظور عالم میں ایک عیب تو یہ ہے کہ ان کو اغلام بازی کا شوق ہے وہ عورت سے محبت نہیں رکھتے میں نے ان کو تین سال تک سمجھایا کہ یہ بد فعل چھوڑ دے لیکن وہ نہیں چھوڑتے اس لئے میں ان سے میزا رہوں اور ان کی زوجیت میں رہتا نہیں چاہتی اس بات پر شرعاً فیصلہ چاہتی ہوں۔

(۳) میرے بیابن خاوند نے مبلغ تیارہ سو پچیس روپے جو مہر کا دیا تھا اس کا زیور بنا دیا تھا وہ زیور جناب منظور عالم صاحب کے مکان سے چوری چلا گیا اب میرے پاس ایک پیسہ تک نہیں ہے مجھ کو دو تین روز کا فاقہ گزرتا ہے اور میرا ایک چہرہ نابالغ جو بیابن خاوند کی طرف سے ہے ہم ماں بچے بھوکے مرتے ہیں کوئی پرسان حل نہیں ہے موجودہ خاوند سے کھانے پینے کو مانگتی ہوں تو کوئی جواب نہیں ملتا وہ خاوند مجھ کو لینے نہیں آتا نہ خرچ دیتا ہے ۱۳ ماہ گزرے خاوند بی سے بے فکر ہو کر بیٹھ گئے ہیں ایسے خاوند پر شرعاً کیا حکم دیکھتا ہے؟

(۴) اگر علمائے دین نے اس معاملہ کا فیصلہ نہیں کیا تو اب میں علمائے دین کے سامنے قسم کھا کر قرآن شریف کی قسمتی ہوں کہ میں اس پیٹ کے لئے چاہے عیسائی بن جاؤں یا آریہ پھر مجھ پر آپ لوگ کوئی بدنامی نہ دینا میں حرام کر کے پیٹ بھرتا نہیں چاہتی فاقہ میں دن نکل جائیں اگر اسلامی فیصلہ نہ ہوگا تو عیسائی بن جاؤں گی یا آریہ حرام نہیں کروں گی اس لئے اپنی درخواست علمائے دین کے سامنے پیش کرتی ہوں جو سچا حکم خدا اور رسوں کا ہو وہ حکم پندرہ دن کے اندر دیا جائے ورنہ کوئی جواب نہ منے پر اسلامی دعوے سے ملحدہ ہو جاؤں گی پھر مجھے کوئی بدنامی نہ دینا۔

المستفتی نمبر ۲۳۳۰ رابعہ بی زوجہ منظور عالم لاہور (سی پی)

۲۱ ربیع الثانی ۱۳۵۷ھ ۲۱ جون ۱۹۳۸ء

(جواب ۱۵۸) جب کہ خاوند اس قدر خسار کا اور ظالم ہے کہ بیوی بچے کو نفقہ نہیں دیتا اور نہ حقوق





(جواب ۱۶۰) جب کہ خاوند ازراہ شرارت زوجہ کے خورد و نوش کا کفیل نہیں ہوتا اور نہ حقوق زوجیت ادا کرتا ہے تو بذریعہ بروری یا حکومت کے اس کو طلاق دینے پر مجبور کرنا چاہیے (۱) اگر وہ طلاق نہ دے تو حکام با اختیار مکان کے قضا کا حکم دے سکتا ہے (۲) اور بعد حکم فتح عورت عدت گزار کر دوسرا نکاح کر سکتی ہے (۳)

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

ظالم شوہر جو بیوی کا جانی دشمن ہو اس سے نجات کی کیا صورت ہوگی؟  
(المعنیہ مورخہ ۱۶ اکتوبر ۱۹۳۳ء)

(سوال) ایک شوہر اور زوجہ کے درمیان سخت نزاع اور عدوت پیدا ہو گئی ہے شوہر نے عورت پر مقدمہ فوجداری ۳۹۸ قزیرات ہند برپا کر کے اس کو اور اس کے آشنا کو قید بھی کر لیا ہے اور حفظ امن دفعہ ۱۰ ضابطہ فوجداری بھی لی جا چکی ہے اب وہ عورت بوجہ خوف جان محنت مزدوری کر کے گزارہ کرتی ہے خاوند اس کو نہ رسائی کی خاطر طلاق بھی نہیں دیتا عورت جوان ہے اور خاوند بوجہ عورت اس سے طلاق حاصل کرنے میں کامیاب نہ ہونے کی وجہ سے تبدیل مذہب کرنے کے لئے تیار ہے ہم نے اس کو روک رکھا ہے۔

(جواب ۱۶۱) اگر زوجین میں اب باہم اتفاق اور نہہ کی صورت نہیں ہے بلکہ عورت کو اپنی جان کا خوف ہے تو وہ کسی مسلمان حامی ثالث کے ذریعہ سے اپنا نکاح فسخ کر سکتی ہے اور بعد حصول حکم فسخ و اقتضائے عدت دوسرا نکاح کر سکتی ہے۔ فقط

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

(۱) و يجب الطلاق لو فات الامساك بالمعروف (المر المختار مع هامش رد المحتار كتاب الطلاق ۲۲۹ ط سعد کمرانی)

(۲) هكذا في الحيلة الساحرة للحليلة العذراء بحث حکم زوجہ متعت في الفقة ص ۷۳ مطبوعه دار الاشاعت کوچی

(۳) اس لئے کہ جمیع فقہان اور فقہ حنفی نے نکاح عذر سے نہیں ہو سکتا فی الہدیۃ لا یحوز للرجل الذین روح و روحہ عبرہ و کدلت لمعدنہ کذا فی السراج الوہاج (الفتاویٰ الہندیۃ کتاب النکاح الباب الثالث فی بیان المحرمات للفقه السادس المحرمات التي یعلن بها حق العبر ۱/ ۲۸۰ ط ماجدہ کوئٹہ)

(۴) ایضاً الحيلة الساحرة للحليلة العذراء بحث حکم زوجہ متعت في الفقة ص ۷۳ مطبوعه دار الاشاعت کوچی

## فصل دہم

### تعدا زواج

نکاح ثانی کو رسم کی وجہ سے عیب جاننا گناہ ہے اور اس کی وجہ سے عورت کو نکاح فسخ کرانے کا اختیار نہیں

(سوال) ایک لڑکی کی شادی حالت بہالی اس کی ماں اور بھائی نے اور قریبی رشتہ داروں نے ایک بالغ لڑکے سے کر دی اور دواعی تاہنوز نہ ہوئی اب لڑکی بالغ ہو چکی ہے شوہر نے بعد شادی ایک عیسائی عورت کو داخل اسلام کر کے نکاح کر لیا اس عورت سے تین بچے بھی ہو چکے ہیں ان حالات کو سن کر لڑکی اپنے شوہر کے پاس جانے سے انکار کرتی ہے اور لڑکی کے وارثان بھی بچنے سے انکار کرتے ہیں اور خاوند طلاق دینے سے انکار کرتا ہے ایسی حالت میں لڑکی فسخ نکاح کا مطالبہ کرتی ہے اس کے لئے شریعت اسلامیہ کیا طریقہ بتلاتی ہے؟

المستفتی عبد الرحمن محلہ دودھیان - نصیر آباد (راہپوتانہ) ۱۹ جنوری ۱۹۵۱ء

(جواب ۱۶۲) دوسرا نکاح کر لینا تو طلاق کی وجہ نہیں بن سکتا، اگر لڑکے کوئی معقول وجہ ہو تو اس کی بناء پر عدالت میں مقدمہ کر کے نکاح فسخ کر لیا جائے اور اگر غیر مسلم حاکم نکاح فسخ کر دے تو پھر مسلمان بچایت سے بھی فسخ کر لیا جائے (۱) مسلمان بچایت بھی فسخ کر دے تو لڑکی آزاد ہوگی اور دوسرا نکاح کر سکے گی۔

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

## فصل یازدہم

### خرمت مصاہرت

بیوی شوہر کے چپنے کے ساتھ زنا کا دعویٰ کرتی ہے اور لڑکا انکار کرتا ہے، مگر شرعی گواہ موجود نہیں تو کیا حکم ہے؟

(سوال) میری دوسری بیوی ایک بد معاش آدمی سے مل کر جھوٹا الزام خاوند کے اوپر لگا کر نکاح فسخ

(۱) اس لئے کہ نکاح ثانی جائز اور مستحب ہے اور آنحضرت ﷺ اور صحابہ کرام سے ثابت ہے کہ کوئی وجہ عدم رواج قوی کو عیب جاننا جمالت کی بات ہوگی درخت نہاد کار ہے قال اللہ عرو جل فادکحو اما طوب لکم من النساء متی و ثلث و ربع فان عقم

لا تعدلوا الفواحش اما ملکتم انما کم ذلك ادنی الا تعولوا (النساء: ۳)

(۲) اس لئے کہ قاضی کا لڑکا حکم الہی اسام پر پائے نہیں ہوتا کما فی رد المحتار و مفتضاء

ان تقلید الکافر لا یصح وان اسلم - قال البہر وہ علم ان تقلید الکافر صحیح وان لم یصح قضاء علی المسلم

حال کفر (ہامش رد المحتار کتاب القضاء ۳۵۴/۵ طبع سعید کوثری)

کرانے کا دعویٰ کرتی ہے کہ سوتیلے لڑکے نے میرے ساتھ زنا کیا ہے وہ اپنی اپنی زبان سے ثابت کرتی ہے موقع کی کوئی شدت نہیں نہ وہ نے اپنی زبان سے اس کو کوئی تہمت نہیں دی نہ علامت ہوئی ہے اور نہ اس سوتیلے لڑکے کی زبان سے ثابت ہوتا ہے وہ کہتا ہے کہ یہ میری مال ہے اور زنا کوئی نہیں ہوا یہ صرف جعل بنائی ہے آپ لکھیں کہ نکاح جائز ہے یا حرام ہے اور طبع ہو سکتا ہے یا نہیں؟ خاوند اس کو چھوڑنا نہیں چاہتا اپنے گھر آباد کرنا چاہتا ہے یہ فریب سے نکلن چاہتی ہے۔

المستفتی نمبر ۱۹۸۳ چراغ دین بلا سپور (شملہ) ۲۹ شعبان ۱۳۵۶ھ ۳ نومبر ۱۹۳۷ء

(جواب ۱۶۳)۔ مگر عورت یہ دعویٰ کرتی ہے کہ اسکے شوہر کے لڑکے نے اس کے ساتھ زنا کیا ہے اور وہ لڑکا انکار کرتا ہے تو عورت کا قول معتبر نہیں اس کو لازم ہے کہ یا تو چار گواہ چشم دید پیش کرے جو زنا کی چشم دید گواہی دیں (۱) ورنہ یہ عورت خود تہمت لگانے کی سزا پائے گی (۲) اگر چار گواہ زنا کی گواہی دینے والے نہ ہوں اور شوہر زنا کو تسلیم نہ کرے تو نکاح طبع نہیں ہو سکتا (۳)۔

محمد کفایت اللہ کان اللہ بہ دہلی

## فصل دوازدہم

### ارتداد

نیوی مرتد ہو کر پھر مسلمان ہو جائے تو کیا حکم ہے؟

(سوال) پہلے ایک عورت مسلمان تھی پھر وہ ایک مرد مسلمان کے ہمراہ بھاگ آئی اور بھاگ کر آریہ سماج میں دونوں مرد و زن داخل ہو گئے عرصہ دو یا تین سال کا ہوا کہ دو تین بچے پیدا ہوئے اس کے بعد وہ دونوں شخص کہتے ہیں کہ ہم فیروزپور پنجاب میں دونوں شخص مسلمان ہو گئے اب ان کا نکاح ہو اور اس

(۱) الشہادۃ علی مراتب مہا الشہادۃ فی الرما یعتبر فیہا اربعة من الرجال لقولہ تعالیٰ "واللاتی ینتہن عن الفاحشۃ من ینتہن عن الفاحشۃ علیہا اربعة منکم" (الہدایۃ) کتاب الشہادۃ ۱/۳ ۱۵۴ ط شرکہ علمیہ ملتان

(۲) واذا قذف الرجل رجلاً او امرأة محصنة بصریح الرما وطالب المقلدوف بالمعد حده العاکم ثمانین سوطاً ان کان حراً لقولہ تعالیٰ "والذین یرمون المحصنات" ا لى ان قال " فاجلدر ہم ثمانین جندۃ" الآية المراد بالزومی لزناہ بالا جماع و فی النص اشارۃ الیہ وهو اشترط اربعة من الشہداء اذ هو مختص بالزنا (الہدایۃ) کتاب الحدود باب حد القذف ۵۲۹/۲ ط شرکہ علمیہ ملتان

(۳) وان ادعت الشہوة فی ثقیلہ او ثقیلہا امنہ وانکرہا الرجل فہو مصدق لا ہی (درمختار) وقال فی الرد: قوله ان ادعت الشہوة فی ثقیلہ (ای ادعت الزوجة انه قیل احد اصولها او فروعها بشہوة او احد اصولها او فروعها قیلہ بشہوة) - (قوله فہو مصدق) لانه ینکر ثبوت الحرمة والقول للمنکر (ہامش رد المحتار مع الدر المختار) کتاب النکاح: فصل فی المحرمات ۳/۳۶ ط سعید کراچی

عورت کا پہلا خاوند حیات ہے اور اب یہ چرچا ہوا کہ جتنے اشخاص اس نکاح کے اندر تھے ان سب کا نکاح وٹ گیا۔  
المستفتی نمبر ۲۰۰۰ عبدالحزیز محرم نمر صوبہ دہلی

۵ رمضان ۱۳۵۶ھ ۱۰ نومبر ۱۹۳۷ء

جواب (۱۶۴) عورت کے آریہ ہونے کی وجہ سے پہلے خاوند کا نکاح ٹوٹ گیا (۱) اور اب دوبارہ مسلمان ہونے کے بعد عورت اور اس شخص کو جو پہنکا کر ایسا تھا سزا اسلامی حکومت دے سکتی تھی اور مجبور کر سکتی تھی کہ عورت پہلے خاوند سے دوبارہ نکاح کرے (۲) لیکن اب اسلامی حکومت نہ ہونے کی وجہ سے عورت نے اس شخص سے جو نکاح کر لیا ہے یہ نکاح منعقد ہو گیا (۳) اور اس میں شریک ہونے والے بجرم نہیں ہیں۔ اور نہ ان کے نکاح ٹوٹے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لدہ دہلی

- (۱) کلمات کفریہ سے نکاح فسخ ہو جاتا ہے
- (۲) خدا اور رسول کو نہیں مانوں گی کہنے سے نکاح فسخ ہو لیا نہیں؟
- (۳) دوبارہ مسلمان ہونے کے بعد تجدید نکاح ضروری ہے یا نہیں؟
- (۴) اب اگر شوہر بیوی کو رکھنا نہیں چاہتا تو طلاق دینا ضروری ہے یا انہیں کلمات کفریہ سے نکاح فسخ ہو گیا؟

سوال (۱) ایک شخص نے دوران جنگلوں میں کہا کہ شریعت ظاہری تو یحییٰ کفر ہے زبان سے یہ جملہ لیکن داخل ارتداد ہے یا نہیں اگر داخل ارتداد ہے تو ارکان ایمان اور تجدید نکاح ضروری ہیں؟

(۲) ایک عورت جس کا سن ۲۰ سال ہے اور اس سے پہلے دو شوہروں سے یعنی ایک کے بعد دوسرے سے طلاق خود حاصل کرنے کے بعد اب تیسرا نکاح کیا ہے اور تیسرے شوہر کے گھر سے اپنی ماں کے گھر خوشی گئی اور وہاں کچھ دن رہ کر اس شوہر کے پاس آنے سے ہند انکار کچھ دن تک کرتی رہی لیکن ماں بہن وغیرہ کے سمجھانے سے اس شرط پر شوہر کے پاس آنے کا اقرار کیا کہ چلی تو جاؤں گی مگر نعوذ باللہ

(۱) وارتداد احدهما ای الروح فسح ولا یفصح عدد اعاحل بلا قضاء (الدر المختار مع هامش رد المحتار) کتاب النکاح باب نکاح الکافر ۱۹۳/۳ ط سعید کراتشی

(۲) و تحری علی الاسلام و علی تجدید النکاح و حرالہا بمهر یسیر کدیار و علی الفتویٰ و لو الحیة (در مختار) و قال فی الرد (وقوله علی تجدید النکاح) فلعل قص ان یحدده بمهر یسیر و لو بدیار رصیت ام لا و تمتع من التزوج میرہ بعد اسلامها ولا یصحی ان محلها ما اذا طلب الروح ذلك اما لو سکت او ترکہ صریحا فانها لا تحری و تروح من غیرہ لا نه ترک حقہ (هامش رد المحتار مع الدر المختار کتاب النکاح باب نکاح الکافر ۱۹۴/۳ ط سعید کراتشی)

(۳) و طاهرہ ان لها التزوج بمن ینشاءت (هامش رد المحتار) کتاب الجہاد باب المرتد ۲۵۳۰/۴ ط سعید کراتشی  
ارحرب میں شریک کی جس عورت پر عمل کیا جائے گا اس نے کہ دارحرب میں اجہاد علی اسلام و تجدید نکاح ممکن نہیں ہو سکتا  
یو کہ کسی کو اس پر قدرت نہیں ہے۔

خدا اور رسول کو نہیں مانوں گی جب اس کے کلمت مذکور پر لعن کیا تو دوسرے دن توبہ کر کے شوہر کے گھر آئی شوہر سے نہ کوئی جھگڑا تھا اور نہ شوہر کو کلمت مذکورہ کا علم تھا اس لئے کیجائی بھی ہوئی اسکے بعد کلمت مذکورہ کا شوہر کو ہم وادریافت طسبات یہ ہے کہ شوہر بلا علم کلمات مذکور مرتکب فعل کیجائی جو ہوا اس کی وجہ سے کسی سزا کا مستحق ہوا یا نہیں اگر ہوا تو کیا صورت اس سے برائت کی ہے۔

(۳) اب اس عورت پر تجدید نکاح لازم ہے یا نہیں؟

(۴) اور اگر شوہر اس کو اپنی زوجیت میں اب نہ رکھنا چاہت ہو تو تجدید طلاق کی ضرورت ہے یا صرف وہی کلمات ارتداد علیحدگی کے لئے کافی ہیں

المستفتی نمبر ۲۰۱۰ شجاعت حسین صاحب (اگرہ) ۹ رمضان ۱۴۳۶ھ ۱۴ نومبر ۱۹۱۳ء

(جواب ۱۶۵) (۱) ہاں اس کلام کے ظاہری معنی ارتداد کے موجب ہیں اور ان کے کہنے سے کہنے والا اسلام سے نکل جاتا ہے پس اس کو توبہ کرنا اور از سر نو تجدید نکاح کرنا لازم ہے (۱)

(۲) شوہر پر کوئی گناہ اور مواخذہ نہیں ہے (۲)

(۳) عورت کے ان کلمات کی بنا پر تجدید نکاح احتیاطاً لازم ہے۔ (۳)

(۴) جدید طلاق کی ضرورت تو نہیں مگر طلاق دے دینا احتیاطاً بہتر ہے۔ (۴)

محمد کفایت اللہ کان اللہ لدہ دلی

(۱) ما يكون كفرا انصافا بطل العمل و الكاح و اولاده و اولاد رنا و ما فيه خلاف يؤمر بالا متفقا و التوبة و تجديد النكاح (در المختار) وقال في الرد قوله واولاده واولاد الرما كذا في فصول العمادی لكن ذكر في مورد العين ويحدد بينهما النكاح ان رصيت روحته بالعود اليه و لا فلا تجوز المولود بهما قبل تجديد النكاح بالوصى بعد الردة ثبت نسبه منه لكن يكون رنا (قوله و التوبة) اى تجديد الاسلام (هامش رد المختار مع الدر المختار كتاب الجهاد باب المرتد ۴ ۴۷ ط سعيد كراتشي)

(۲) اس لئے کہ شوہر کو بڑی کے متعلق معلوم نہیں ہوا تھا کہ اس نے آخر یہ کلمت کہے ہیں یا نہ احم نہ ہونے کی وجہ سے مواخذہ نہیں۔

(۳) (قوله و تجديد النكاح) اى احتیاطاً کما فی الفصول العمادیة - و قوله احتیاطاً اى بأمره المعنی بالتجديد ليكون و طؤه حلالا بالا نقای (هامش رد المختار مع الدر المختار كتاب الجهاد باب المرتد ۴ ۴۷ ط سعيد كراتشي)

(۴) اس لئے کہ مرتد اسے نکاح فوراً کرنا چاہتا ہے کما فی الدر المختار وارتداد احدهما اى الزوجین فسخ عاجل بلا قضاء (الدر المختار مع هامش رد المختار كتاب النكاح باب النكاح الكافر ۳ ۱۹۳ ط سعيد كراتشي) مگر احتیاطاً طلاق دینا بہتر ہے اس لئے کہ کلمہ اللہ دوسرے کو نہیں مانوں گی کہتے وقت اگر عورت کی نیت یہ نہیں تھی بعد اس میں کسی قسم کی کوئی تاویل کی گنجائش نہ ہو تو قضاء اگرچہ اس کی تصدیق نہیں ہوگی لیکن دیانت اس کی تصدیق کی جائے گی اور جب اس کی نیت یہ تصدیق کر لی گئی تو قضاء اس نیت سے یہ لفظ طے سے نکاح پر کوئی اثر نہیں ہوگا لہذا احتیاطاً طلاق دے دینا بہتر ہے۔

شوہر قادیانی ہو گیا تو نکاح فسخ ہو گیا نہیں؟  
(انجمیہ مورخہ ۱۹ اگست ۲۹)

(سوال) زید قادیانی ہو گیا ہے اس کی منکوحہ بی بی وجہ غیرت و اسلامی میت اس کے ساتھ رہتا پسند نہیں کرتی اور نکاح فسخ کرنا چاہتی ہے

(جواب ۱۶۶) مرزا غلام احمد قادیانی اور ان کے متبعین کے متعلق جمابہر علمائے اسلام کا فتویٰ شائع ہو چکا ہے کہ یہ لوگ دائرہ اسلام سے خارج ہیں ان کے کفر کی وجہ یہ ہے کہ بہت سے ایسے مسائل میں جو اسلام کے قطعی اور یقینی مسائل ہیں انہوں نے انکار کیا ہے یا ایسی تاویلات باطلہ کی ہیں جو کفر کے ختم سے نہیں چا سکتیں۔ مثلاً حضور ختم الانبیاء والمرسلین ﷺ کے ختم نبوت سے انکار کرنا حالانکہ ختم نبوت کا مسئلہ قطعی اجماعی ہے مرزا صاحب کا دعوائے نبوت دعوائے رسالت دعوائے معجزات وغیرہ تو تین انبیاء علیہم السلام کی تکفیر امت محمدیہ کے نزدیک تمام غیر احمدی مسلمان کافر ہیں اس بناء پر کوئی مسلم عورت کسی قادیانی کے نکاح میں نہیں رہ سکتی شوہر کے قادیانی بن جانے سے نکاح ٹوٹ جاتا ہے (۱) اور ہائی کورٹ یہ روئے اس فسخ نکاح کے فیصلے بھی رچکے ہیں واللہ تعالیٰ اعلم  
محمد کفایت اللہ کان اللہ

کسی کو مرتد ہونے کا مشورہ دینا کفر میں داخل ہے یا نہیں؟

(سوال) بندہ کو کسی نے مشورہ دیا کہ تو عیسائی ہو جا اس نے کہا کہ میں راضی ہوں یا کسی شخص نے کسی دوسرے سے یوں کہا کہ بندہ سے کہہ دو کہ وہ عیسائی ہو جائے اس طرح کسی عورت کو عیسائی بننے کی ترغیب دینا اس کو عیسائی بنانے کے لئے کسی سے مشورہ کرنا یہ تمام امور شرعاً کیسے ہیں؟ یہ لوگ مرتد ہیں یا نہیں؟ ان کے نکاح باقی رہے یا نہیں؟ اگر نکاح ٹوٹ گئے تو عدت گزارنی ضروری ہے یا نہیں؟ (جواب ۱۲۷) مرتد ہونا تو انتہائی جرم ہے مگر مرتد ہونے کا کسی کو مشورہ دینا ارتداد میں سنی کرنا یہ بھی کفر ہے جن لوگوں نے کسی کو مرتد ہونے کا مشورہ دیا مرتد بنانے کی سعی کی وہ خود بھی کافر ہو گئے (۱) ان کو اپنے ایمان کی تجدید اور توبہ کے ساتھ نکاح کی بھی تجدید کرنی چاہئے (۲) عدت کے اندر اور عدت کے بعد ہر صورت میں تجدید نکاح ہو سکتی ہے فقط۔  
محمد کفایت اللہ کان اللہ دہلی

(۱) قادیانیوں کے کفر پر علماء کا اجماع ہے اور جب قادیانی کافر ہے تو شوہر کا قادیانی نہ بننا واجب القیاس ہے اور مرتد کا نکاح ارتداد کے فوراً بعد صحیح ہو جاتا ہے کما فی الدر المختار وارتداد احمدی الزوجین فسخ - عاقل بلا قصا - (المر المختار مع هامش رد المختار کتاب النکاح باب نکاح الکافر ۶۹۳/۳ ط سعید کراچی)

(۲) ومن امر اربابہن ترد - کفر الآخر (شرح الفقہ الاکبر ص ۲۲۵)

(۳) ما یکون کفراً اتفاقاً یبطل العمل والنکاح واولادہ اولاد الزنا وما علیہ خلاف یؤمر بالاستغفار والتوبہ و تجدید النکاح (رد مختار) وقال فی الرد (قوله واولادہ اولاد الزنا) (کذا فی فصول العمادی لکن ذکر فی (حاروی ہے)

## فصل سیزدہم ولی کا سوء اختیار

چچا زاد بھائی نے عیثیت ولی نابالغ کا نکاح کر دیا تو اس کے فضح کا کیا طریقہ ہے؟

(سوال) مولوی الہی بخش و شرف الدین باین رشتہ دار تھے کہ مولوی الہی بخش کا دادا حقیقی اور شریف الدین کا باپ دونوں حقیقی بھائی تھے اور شرف الدین و مولوی الہی بخش آپس میں مخالف رہتے رہتے مولوی الہی بخش اور ان کے والد فوت ہو گئے اور مولوی الہی بخش کی لڑکیاں تین نابالغہ تھیں اور ان کا متولی صرف مردوں میں سے شرف الدین ہی رہا اب ان لڑکیوں کے نکاح اپنے لڑکوں سے کر دیے ہیں شرف الدین پہلے اس کے دراب بھی مولوی الہی بخش ان کی زوجہ اور دادا اور اس کے باپ وغیرہ سے بدسلوکی کرتا چلا آیا ہے تو اب شرف الدین موقع پا کر یہ نکاح کرتے ہیں اور ایک لڑکی کا نکاح تو اپنے لڑکے غلام محمد سے کیا ہے جو کہ پہلے سے شادی شدہ ہے جس کو دوسری شادی کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ پہلی شادی اس کی ابھی ہوئی ہے اور وہ اپنے گھر میں خوش آباد ہے اور اس کی اولاد بھی ہو رہی ہے غرضیکہ اس کو دوسری شادی کی ضرورت نہیں ہے شرف الدین صرف اپنے غیظ و غضب کو پورا کرنے کے لئے مولوی الہی بخش مرحوم کی عقیقہ کو سوکھن پر نکاح کیا ہے تاکہ کالمعلقہ رہے اور زندگی اس کی خراب گزرے جس سے اس کی والدہ وغیرہ عیثیت شرف الدین نے جو نکاح عقیقہ ہائے مولوی الہی بخش کے اپنے لڑکوں سے کئے ہیں ان میں اس نے شفقت اور رحم ہر گز نہیں کیا بعد اپنے غیظ و غضب کو پورا کرنا چاہتا ہے اور سوء اختیار اختیار کیا ہے چنانچہ اب شرف الدین نے عدالت میں دعویٰ دائر کر دیا ہے کہ بازو ہائے عقیقہ مولوی الہی بخش کی بیٹی تھیں کیونکہ ان کی لڑکیوں کا میرے لڑکوں سے شرمانا نکاح ہے بعد ازاں ان لڑکیوں کی جو رشتہ دار عورتیں ہیں مثلاً والدہ وغیرہ وہ بہت مصیبت میں ہیں اور ناراض ہیں کیونکہ شرف الدین جو کہ مولوی الہی بخش کا نور ہر راد دشمن تھا وہ ہماری لڑکیوں کا قبضہ لیکر بہت تنگ کرے گا بیان ماضی سے ظاہر ہوا کہ شرف الدین نے بہت نکاح کر کے عقیقہ ہائے مولوی الہی بخش سے شفقت و رحم متولین اختیار نہیں کیا بلکہ سوء اختیار اختیار کیا ہے کیونکہ اپنے نفسانی طمع غیظ و غضب کو پورا کرنا چاہتا ہے اور ماں جو کہ شادی ہائے لڑکوں پر خرق ہو تا وہ بھی بچت میں رہا ہے اور ان نکاحوں میں عقیقہ ہائے مولوی الہی بخش کی کوئی بہتری نہیں سوچی جس سے سوء اختیار ظاہر معلوم ہوتا ہے سو فرمایئے کہ

(حاشیہ صفحہ گزشتہ) نور لعین و یجدد بہما الکاح ان وصیت زوجۃ بالعدو الیہ والا فلا تجبر والمولود ینہما قل تجدید الکاح بالوصی بعد الرد ینب سبہ مہ لکن یکون رداً (قولہ والتوبۃ) ای تجدید الاسلام (قولہ و تجدید الکاح) ای احتیاطاً کما فی الفصول العمدیۃ (قولہ احتیاطاً ای یأمرہ بالمفتی بالتجدید لیكون وظوً و حلاً لا مانعاً (ہامش رد المحار مع الدر المختار) کتب الجہاد باب المرتد ۴/۷۷ ط سعید کراچی)

ایسے متولی سوء اختیار والے کا نکاح نافذ ہو گیا نہیں بلکہ وہ از میں جو کہ لڑکی غلام محمد سے سو گن پر نکاح کر دی گئی ہے وہ اب باغ ہو چکی ہے باغ نہ ہوتے ہی بدلتا خیر اس نے نکاح کو رد کر دیا ہے یعنی اولین قطعہ مذکور میں آتے ہی اس نے نکاح کو رد کر دیا ہے اور اس پر گواہ بھی بنا دیئے ہیں اور عمر اس کی پتہ نہیں کہ کتنی ہے صحیح پتہ نہیں چل سکتا کیونکہ تاریخ وادوت معلوم نہیں ہے لہذا الرضا فرمائیے کہ سر سے سے نکاح ہوئے ہیں یا نہیں اگر ہوئے ہیں تو مرد مذکور سے نکاح صحیح ہو جائے گا یا نہیں اور قطعہ نکاح کس طرح پر ہو گا ہندو منصف یہ حج جو کہ ریاست تھانپور کا مسلمان نواب حاکم ہے یہ نکاح بعد از درخواست صحیح کر سکتے ہیں یا کہ مسلمان حاکم ہونا شرط ہے اگر مسلمان حاکم ہونا شرط ہے تو نوازل کتب تحریر فرمائیں۔

المستفتی نمبر ۲۰۸۱/۲۰۸۲ احسن صاحب بھدالپور - ۲۵ رمضان ۱۳۵۶ھ ۳۰ نومبر ۱۹۳۷ء

(جواب ۱۶۸) شرف الدین کی حدوات اور دشمنی اثر ثلثت ہو تو حاکم بعد تحقیقات ان نکاحوں کے فساد کا حکم کر سکتا ہے اور اگر یہ بات نہ ہو تو پھر لڑکیوں کو اختیار بولغ تو یقیناً حاصل ہے اور ایک لڑکی جس نے باغ ہوتے ہی نکاح کو رد کر دیا ہے وہ نکاح صحیح حاکم مسلمان قطعہ ہو جائے گا۔ مسلمان حاکم کی شرط لازم ہے کیونکہ قاضی کے لئے اسلام شرط ہے۔ ۱۲۱

محمد کفایت اللہ کان امداد دہلی

## فصل چہار دھم شوہر کا عین ہونا

نامرود کی بیوی نکاح صحیح کر سکتی ہے یا نہیں؟

(سوال) مسماۃ نادری بہت غفور بخش کی لڑکی کی شادی احمد بخش عرف الالہ کے ساتھ کر دی گئی۔ شادی کو عرضہ دس سال کا ہو گیا ہے ابھی تک کوئی لڑکا یا لڑکی پیدا نہیں ہوئے مسماۃ نادری کی زبانی معلوم ہوا کہ میرا شوہر نامرود ہے اب اس کی شادی دوسری جگہ کی جا رہی ہے ایک حالت میں شرعاً نکاح ہو سکتا ہے یا نہیں؟

(۱) النکاح الصغیر والصغيرة حبرا ولو نسیبا و لو لم النکاح بعین فاحش او زوجھا بعیر کفء ان کان الولی الوو ح بعینہ بعین اما او جدالم یعرف مہا سوء الاختیار معانہ و فسقا وان عرف لا یصح النکاح من غیر کفء او بعین فاحش اصلا وان کان المزوج غیر مہا ای غیر الاب و امہ و لو الام او القاضی او وکیل الاب لا یصح النکاح من غیر کفء او بعین فاحش اصلا وان کان من کفء و بمعیر المثل صح ولكن لهما ای لصغیرو صغيرة و ملحق بها حیار الفسخ بالبلوغ او لعلم بالنکاح بعده لفصوص الشفقة بشرط القضاء للفسخ (درمختار) وقال فی الرد: و حاصلہ انہ اذا کان الزوج للصغیر والصغيرة غیر الاب والجد قلہما الخیار بالبلوغ او لعلم بہ فان اختار الفسخ لا یبطل الفسخ الا بشرط القضاء (ہامش رد المحتار) مع الد و المختار کتاب النکاح باب الولی ۳/ ۶۵-۷۰ (۲) واعلم اهل الشهادة ای ادا بها علی المسلمین (درمختار) وقال فی الرد: وحاصلہ ان شروط الشهادة من الاسلام والعقل والبلوغ والحرية - و مفتضاہ ان تقلید الکافر لا یصح وان اسلم - قال فی البحر و بہ علم ان تقلید الکافر صحیح وان لم یصح قضاء علی المسلمہ حاکمہ - (ہامش رد المحتار) مع الدر المختار کتاب القضاء ۳۵۴-۵ ط سعید کراچی



المستفتی نمبر ۲۲۱۵ حافظ نظام الدین، مگرہ۔ ۲۰ ذیقعدہ ۱۳۵۶ھ ۲۳ جنوری ۱۹۳۸ء  
(جواب ۱۶۹) مسماہ نادری کی شادی بغیر طلاق کے دوسری جگہ نہیں ہو سکتی شوہر اول طلاق دے یا  
بوجہ نامرد ہونے کے حاکم نکاح فسخ کرے اور پھر عدت گزر جائے جب دوسرے شخص سے نکاح  
ہو سکے گا نادری کو یہ حق ہے کہ اپنے شوہر کے نامرد ہونے کی وجہ سے وہ عدالت میں نکاح فسخ کرانے  
کی درخواست کرے حاکم قاعدہ شریعہ کے مطابق شوہر کو سال بھر کی مصلحت بغرض علاج دے گا (۱۰) اور  
سال بھر میں اگر شوہر کی حالت درست نہ ہوئی تو مسماہ نادری کی دوسری درخواست پر حاکم بعد تحقیقات  
نکاح فسخ کر دے گا (۱۱)

محمد کفایت اللہ کان اللہ لدہ ولی

طلاق یا مسلمان حاکم کے ذریعہ نکاح فسخ کرانے کے بعد  
عورت دوسرے شخص سے نکاح کر سکتی ہے ورنہ نہیں

(سوال) ایک عورت مسماہ ہندہ نکاح شدہ ہے اور دو تین بار سسرال بھی ہو آئی ہے بعدہ مسکمی زید نے است  
انوا کر لیا اور مسکمی بجر کے ہاتھ مبلغ چار سو روپے کے عوض فروخت کر دیا اب مسماہ ہندہ کو یہ مسکمی بجر کے  
ساتھ تعلق زناشوی قائم کرنا نہیں چاہتی بجر کو کہتی ہے کہ طلاق حاصل کر کے میرے ساتھ شرعی طور  
پر نکاح کر لو اصل واقعہ یہ ہے کہ مسماہ ہندہ کو یہ بجر مذکور کے گھر آباد نہیں ہونا چاہتی اور علی الاعلان کہتی  
ہے کہ میں مسکمی بجر کے گھر آباد نہیں رہوں گی اس میں خواہ میری جان ضائع ہو جائے اور ہے کہ وہ کسی  
دوسرے کے ساتھ انوا پر جائے یا مسیحیت قبول کر لے اور اپنے ایمان کو ضائع کر دے مزید عرض یہ ہے  
کہ جس شخص کے ساتھ منکوحہ ہے اس کے گھر آباد ہونا بھی اس کا مشکل ہے صورت حال پر غور فرمائیں  
تاکہ شرعی طور پر یہ عقدہ حل ہو سکے کہ کسی مسلمان کے ساتھ جائز طور پر نکاح ہندہ کو یہ ہو سکے۔

المستفتی نمبر ۲۳۱۶ چودھری غلام احمد ضلع لائل پور

۴ ربیع الثانی ۱۳۵۷ھ ۱۴ جون ۱۹۳۸ء

(جواب ۱۷۰) شوہر سابق سے طلاق حاصل کرنے پر پھر کسی مسلمان حاکم کے نکاح کو فسخ کرانے

(۱) وحدث المرأة زوجها محبوبة - وفيه المحبوب كالعین فرق الحاكم بظلمها لوحرة بالغة عبر رتقاء و قراء  
و غیر عالمة بحال قبل النکاح و غیر راضیہ بعدہ بینہما فی الحال ( الدر المختار مع هامش رد المحتار کتاب  
الطلاق باب العین وغیرہ ۴۹۴/۳ ط سعید کراچی)

(۲) ولو وجدته عینا هو من لا یصل إلى النساء لمرض او کبر او سحر - اجل سة لا شتماله علی الفصول الاربعة ولا  
عبرة بتأجيل غیر قاصی البلدة ( الدر المختار مع هامش رد المحتار کتاب الطلاق باب العین وغیرہ ۴۹۶/۳ ط  
سعید کراچی)

(۳) فان وطئ مرة فیها والا باء بالفريق من القاضی ان ابی خلافها بظنها ( الدر المختار مع هامش رد المحتار  
کتاب الطلاق باب العین وغیرہ ۴۹۸ ط سعید کراچی - وكذا فی الفتاوی الهندیة كتاب الطلاق الباب  
الثانی عشر فی العین ۵۲۲/۱ ط صاحبہ کونہ)

محمد کفایت اللہ کان اللہ لدہ دہلی

کے بعد کسی دوسرے سے نکاح ہو سکتا ہے۔ فقہ

## فصل شانزدہم تقسیم ہند

میاں بیوی علیحدہ علیحدہ ملک میں ہیں شوہر بیوی کو نہ طلاق دیتا ہے اور نہ ہی اپنے پاس رکھتا ہے تو تفریق کس صورت میں ہوگی

(سوال) ایک لڑکی کی شاہی ہندوستان میں گئی اور پھر ہم سب لوگ پاکستان آگئے اور وہ لوگ ابھی تک پاکستان نہیں آئے اور نہ ہی لڑکی کو لے جاتے ہیں اور ہم لوگ چنہی دیتے ہیں تو وہ لڑکی کو لے جانے کے متعلق کچھ جواب نہیں دیتے۔ المستفتی عبدالشکور

(جواب ۱۷۱) آپ عدالت میں مقدمہ کر کے اس لڑکی کا نکاح فسخ کرا لیں (۱) اگر مسلمان بیچ نکاح فسخ کر دے تو وہ کافی ہے اور غیر مسلم بیچ نکاح فسخ کرے تو پھر مسلمان بیچاغت سے بھی فسخ کرایا جائے (۲) اس کے بعد لڑکی آزاد ہوگی اگر خاندان سے مل چکی ہو تو عدت گزارنی لازم ہوگی اور نہ ملے ہو تو عدت بھی لازم نہ ہوگی (۳)

محمد کفایت اللہ کان اللہ لدہ دہلی

(۱) اس کے بعد سے ہی منقولہ سے نکاح کرنا جائز نہیں ہے کما قال اللہ تعالیٰ حرمت علیکم امہاتکم و ماکنکم و احوا نکم - و المحصنات من النساء لا ما ملکتم ایمانکم کتاب اللہ علیکم و احل لکم ما وراء ذلکم ان تتنوا بموا لکم محصن غیر مسافح (النساء ۲۳-۲۴) وقال فی الہدیۃ لا یجوز للرجل ان یتزوج زوجۃ غیرہ و كذلك المعنۃ کذا فی السراج الوہاح (المصاوی الہدیۃ کتاب النکاح الباب الثالث فی بیان المحرمات القسم السادس المحرمات الیہا حق العیر ۱ ۲۸۰ ط ماحذہ کوئٹہ) وقال فی الرد و اما نکاح مکتوحۃ لعیبر و معتدہ - فلم یقل احد محاورۃ فلم یعد اصلا (ہامش رد المحتار مع الدر المختار کتاب الطلاق باب العدة مطلب فی النکاح الفاسد و الباطل ۵۱۶، ۳ ط سعید کراچی)

(۲) یت الحیلۃ الناحرۃ للحیلۃ العاقرۃ بحث حکم و وجہ غائب غیر مفقود ص ۷۷ مطبوعہ دار الاشاعت کراچی (۳) و اہل اہل الشہادۃ ادا یہا علی المسلمین (رد مختار) وقال فی الرد و حاصلہ ان شروط الشہادۃ من الاسلام و العقل و البلوغ - و مقصودہ ان تعقید الکافر لا یصح و ان اسلام - قال فی المحر و ہ علم ان تقلید الکافر صحیح و ان لم یصح فقصہ علی المسلم حال کفرہ (ہامش رد المحتار کتاب القضاء ۳۵۵ ط سعید کراچی) اور جب غیر مسلم بیچ نکاح کرے تو مجتہدین نے مجتہدین کو مجبوراً یہ کہہ دیا ہے کہ وہ نکاح صحیح ہے کیونکہ وہ کافر ہے نہ لڑکی کی نکاحی نہیں ہے (۱) بیچ نکاح کر کے شہادت کے بغیر نکاح کرے تو یہ بھی قضاء قاضی کے قلم مقدم ہو جاتا ہے و اس سے نکاح بھی صحیح ہے (۲) کہ کما فی الحیلۃ الناحرۃ للحیلۃ العاقرۃ ۵۱۶ و ۵۱۷ فریقین الزوجین حکم حکم مقدمہ و بیان حکم قضاء قاضی در ہندوستان و دیگر ملک غیر اسلامی ص ۳۳ مطبوعہ دار الاشاعت کراچی۔

(۴) قال اللہ تعالیٰ یا ایہا الذین امنوا اذا نجاکم الموجات ثم طفتموہن من قبل ان تمسوهن فما لکم علیہن من عداۃ تعدولہا فمتعوہن و سرحوہن سرا حاً حبلاً (الاحزاب : ۴۹)

شوہر تین سال سے دوسرے ملک میں ہے  
خبر گیری نہیں کرتا تو اس کی بیوی کیا کرے؟

(سوال) زید تقسیم سے پہلے دہلی میں رہتا تھا تقسیم کے بعد پاکستان چلا گیا زید کی بیوی اور چار بچے ہیں  
عصہ تین سال سے زید نے اپنے بیوی بچوں کی کسی قسم کی خبر گیری نہیں کی خرچ تو خرچ یہاں تک کہ  
اس نے یہ اطلاع نہیں دی کہ میں وہاں ہوں زید کی بیوی نے بڑی جی کی شادی کر دی رمضان شریف  
میں زید کو کسی طرح سے معلوم ہو گیا کہ لڑکی کی شادی کر دی ہے اس پر اس نے اپنی بیوی کو بہت سخت  
لکھا اور یہاں تک لکھا کہ کبھی پاکستان ہندوستان میں رابطہ ہو گیا تو تجھے قتل کر دوں گا اور یہ بھی یاد رکھنا کہ  
علاقہ نہیں دے سکتا ہوں اس کے جواب میں زید کی بیوی نے لکھا کہ مجھے آکر لے جاؤ زید نے جواب دیا کہ  
اگر آنا چاہو تو جائیداد ہر کیسپ میں آباد وہاں سے پاکستان کی فوج لے جائے گی اس حالت میں زید کی بیوی نے  
برے اس کی عمر تقریباً تیس سال ہے اس کا کوئی زریعہ نہیں جس سے گزر بسر کر سکے نہ کوئی ذاتی مکان  
ہے۔  
المستفتی ابو شیریہ کوٹ ۲۲ محرم ۱۴۲۹ھ

(جواب ۱۷۲) زید کی بیوی عدالت سے بذریعہ مقدمہ کے نکاح فسخ کرا لے اگر عدالت کا غیر مسلم  
حاکم نکاح فسخ کر دے تو پھر مسلمان بچوں سے فسخ کرائے، پھر عدالت گزارے تو آزاد ہو جائے گی اور دوسرا  
نکاح کر سکے گی (۱)

محمد کفایت اللہ کان اللہ لاہ دہلی

## فصل ہفتم

### غیر مسلم حاکم کا فیصلہ

موجودہ دور حکومت میں حاکم غیر مسلم کو نکاح فسخ کرنے کا اختیار ہے یا نہیں؟

(سوال) حکومت موجودہ میں حاکم وقت اگر کسی عورت کو آزادی کی درخواست دینے پر بغیر رضامندی  
شوہر حکم آزادی دیدے تو وہ عقد ثانی کر سکتی ہے یا نہیں؟

(جواب ۱۷۳) اگر غیر مسلم حاکم نکاح فسخ کر دے تو عورت آزاد نہ ہوگی اور دوسرا نکاح نہ

(۱) دیکھئے الحلۃ الماحرۃ للحیلۃ الماحرۃ بحث حکم زوجہ غائب عبر مفقود ص ۷۷ و بحث تفریق بین المرحومین  
محکم حاکم مقدمہ در بیان حکم قصاص کا شی در ہندوستان دیگر ممالک غیر اسلامیہ ص ۳۳ مضبوطہ در ان شاعت برائے۔

(۲) مکتبہ کے مکتبہ کے ساتھ عدالت کے دوران نکاح کرنا صحیح نہیں کہنا قابل فی الرد اما نکاح مسکوحۃ الغیر و  
معدنہ فلو یقل احد محواۃ فلم یعلق اصلاً وھامش رد المحتار کتاب الطلاق باب العدة مطلب فی النکاح  
القائد والمباطل ۱۶، ۳ ط سعید کراچی،

کر سکے گی۔

محمد کفایت اللہ کان اللہ ولی

## تیسرا باب خلع

خلع خاوند اور بیوی کی رضامندی کے بغیر نہیں ہو سکتا

(سوال) ایک عورت نکاح ہونے کے بعد کچھ عرصہ تک شوہر کے پاس رہی اس کے بعد خاوند بیمار ہو گیا اور بدن نہ تاسور پڑ گیا اب دو تین سال سے وہ زخم اچھا ہوتا ہے اور پھر بکے لگتا ہے خاوند نامرد نہیں ہے لیکن کمزوری کی وجہ سے جہان نہیں کر سکتا اثر کرتا ہے تو تکلیف ہوتی ہے اور عورت کو کسی قسم کی تکلیف نہیں کھانا پڑا اچھی طرح دیتا ہے مگر وہ نکاح فتح کرنا چاہتی ہے مگر کا عوض بھی عورت کے قبضہ میں ہے بور دینے سے انکار کرتی ہے عورت کی خوشی سے نکاح فتح ہو سکتا ہے یا نہیں؟

(جواب ۱۷۴) جب کہ یہ عورت اپنے خاوند کے پاس رہ چکی ہے اور جماع و طہی بھی ہو چکی اس کے بعد خاوند کو مرض لاحق ہوا تو اب عورت کو فتح نکاح کا کوئی حق نہیں کیونکہ ایک مرتبہ جماع ہو جانے کے بعد فتح نکاح کا حق نہیں رہتا۔ یہاں اگر خاوند اور بیوی دونوں رضامندی سے خلع کر لیں تو بہتر ہے اور جب کہ خاوند مجبور ہے تو مستحسن یہی ہے۔ عورت کو ناحق روک کر تنگ نہ کرے (۲) اربا

۱۔ و اھم حل السہادة ای اداھا علی المسلمین (در مختار) وقال فی الرد و حاصلہ ان شروط السہادة من الاسلام والعقل والبلوغ۔ شروط لصحة بوليته ولصحة حكمه بعدها ومقتضا ان تقليد الكافر لا يصح وان اسلم دل في المحر۔ و به علم ان تقليد الكافر صحيح وان لم يصح قضاء على المسلم حال كفره (ہامش رد المحتار مع رد المحتار) كذا لقضاء ۳۵۵ ص سعيد كراشي ان مہارت سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر کسی جگہ فیصلہ کنندہ حاکم غیر مسلم ہو تو اسے فیصلہ دینے کا حق نہیں ہو سکتا اور جہاں قاضی شرعی نہیں وہاں پر وہ حاکم بن جہاں یہ فیصلہ دینے کی ضرورت ہے ان قسم کے موازنہ میں فیصلہ اختیار کرتے ہیں اگر وہ مسلمان ہوں اور شرعی قاعدہ کے موافق فیصلہ کریں تو یہ کام بھی قضاء کے ضمنی کے قائم مقام ہو جاتا ہے اور جہاں وہ بھی نہ ہوں تو وہاں مسلمانوں کی بیعت کو بھی کچھ اثر ہے۔ اس لیے ان کے اختیار سے فیصلہ نہ لے سکتے۔ (تفصیل کے لیے دیکھیں الخیلة الحاجرة لمحليلة العاخرة ج ۲ ص ۳۳ مطبوعہ دارالاشاعت کراچی)

۲۔ وسقط حقها بسرة و يجب ديمه حيائها ودر مختار: وقال فی الرد صرح اصحابنا بان جماعها احيانا واجب ديمه لكن لا يدخل تحت انقضاء والا لراد الا الوطأ لاولي ولم يقدر و اھم مدۃ (ہامش رد المحتار) كتاب السكاح باب القسم ۲۰۲ ص سعيد كراشي

۳۔ قال الله تعالى فان حتمت الا فلا حرج عليهما فيما اتفقتا به تملك حدود الله ولا تعدوها ومن بعد حدود الله فالولك هم الظلمون (اشترق ۲۲۹) عن ابن عباس ان امرأة ثابت بن قيس اتت النبي ﷺ فقالت يا رسول الله مات من قيس م عيب عليه في حلي ولا ذن ولكن اكروه الكفر في الاسلام فقال رسول الله ﷺ اتريين عليه حديمتي قالت نعم قال رسول الله ﷺ حسن الحدیث و صفتها تطلقه (رواه البخاری فی الجامع الصحيح) كتاب الطلاق باب الخلع و كذا الطلاق ۷۹۴ ط قدسی كراشي وقال فی الدر لا بأس به عند الحاجة للشفاق بعد الرقاق (در مختار) وقال فی الرد (قوله للشفاق) ان لوجود الشقاق وهو للاختلاف والتخاصم و فی القنیت سی عن سرح الطحطاوی لیس ذالفع من الروجی اختلاف ان یجتمع اهلها یصلحوا بینهما فان لم یصلحوا حار الطلاق والمخلع وهذا هو حکمہ المذکور فی الاہم (ہامش رد المحتار مع الدر المختار) كتاب الطلاق باب الخلع ۴۴۳ ط سعيد كراشي

معاوضہ اور مر تو اس کا حکم یہ ہے کہ یہ دونوں آپس میں جو کچھ سے کر لیں وہ لازم ہوگا (۱)۔ بہتر یہی ہے کہ مر واپس نہ لیا جائے کیونکہ آخر خاوند اس سے انقاع بھی حاصل کر چکا ہے۔ واللہ اعلم

خلع سے عورت پر طلاق بائن واقع ہوتی ہے اس میں شوہر رجعت نہیں کر سکتا (سوال) اگر کوئی عورت اپنے شوہر سے طلع کر لے تو اس صورت میں شوہر نہ کوہر کو عدت کے اندر رجعت کا حق ہیں یا نہیں کیا طلع سے طلاق بائن ہوتی ہے؟

المستفتی نمبر ۲۵۳۶ تم احمد بھٹوی فاضل دیوبند (مکمل) ۲۷ شعبان ۱۳۵۸ھ ۱۲ اکتوبر ۱۹۳۹ء (جواب ۱۷۵) خلع سے طلاق بائن واقع ہوتی ہے، اس میں رجعت کرنے کا حق نہیں ہوتا البتہ زوجین راضی ہوں تو دوبارہ نکاح ہو سکتا ہے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لدہ دہلی

عورت کی مرضی کے بغیر خلع نہیں ہوتا

(سوال) عرو نے زینب کو اس مضمون کا ایک پرچہ لکھ دیا کہ ”میری بیوی فنانہ بنت فلاں اگر تم اپنا مہر معاف کرو گی تو بوض مر میری طرف سے تجھ کو خلاق ہے اگر بوض مر طلاق لینا چاہتی ہو تو اس پرچہ پر دستخط کر لینا“

اس کے جواب میں زینب کے ایک رشتہ دار نے زینب کی جانب سے اس مضمون کا ایک پرچہ لکھا کہ ”میرے شوہر فلاں بن فلاں میں نے مہر معاف کیا۔“ پھر اس نے اس پرچہ کو زینب کے سامنے پیش کیا زینب نے پرچہ دیکھتے ہی کہا کہ میں ہرگز مہر معاف نہیں کروں گی نہ دستخط کروں گی اس کے چار گواہ بھی ہیں لیکن اس کے رشتہ دار نے کہا کہ معاف کرو یا نہ کرو مگر مہر تو تم کو مہر عمر بھر نہیں دے سکتا لہذا ضرور تم کو دستخط کرنا چاہیے گا زینب نے کہا کہ نہ میں طلاق لینا چاہتی ہوں نہ مہر معاف کرتی ہوں خالی تمہارے کہنے سے دستخط کرتی ہوں یہ کہہ کر زینب نے دستخط کر دیئے اب زینب کے حق میں

(۱) واذاتشاق الزوجان وخافا ان لا یبقیما حدود اللہ فلا یاس بان یمتدی تنصہا مہ بمال یخلعہا لقولہ تعالیٰ ”ولا جناح علیہما فیما اتفقتا بہ“ فاداً فعل ذلک وقع بالخلع تطلیقاً بالائۃ ولزمہا المال لقولہ علیہ السلام الخلع تطلیقاً بالائۃ (الہدایۃ کتاب الطلاق باب الخلع ۴۰۴ شریکۃ علمیہ ملتان)

(۲) وحکمہ ان الواقع بہ ولو بلا مال وبالطلاق الصریح علی مال طلاق بان وقع بان فی الخلع ورجعی فی عبرہ دو محتار وقال فی الرد (قولہ بان فی الخلع) لایہ من الکتابات الدالۃ علی قطع الوصلۃ فکان الواقع بہ باناً (ہامس رد المحتار مع الدر المختار کتاب الطلاق باب الخلع ۴۰۴ ط سعید کراچی)

(۳) اذا کان الطلاق باناً دون الثلاث قلہ ان ینروحہا فی العدۃ و بعد انقضائها لان حل المحلیۃ باقی لان رواہ معلی بالطلاقۃ الثالث (الہدایۃ کتاب الطلاق باب الرجوع فصل فیما یحل بہ المطلقة ۳۹۹/۲ ط مکسہ شریکۃ علمیہ ملتان)

حکم شرعی کیا ہے؟

المستفتی نمبر ۱۶۰۶ مولوی محمد وسیم صاحب مدرس لول مدرسہ عالیہ ریاض العلوم - کانپور

۹ جمادی الاول ۱۳۵۶ھ ۸ جولائی ۱۹۳۷ء

(جواب ۱۷۶) اس صورت میں طلاق نہ ہوگی شرطیکہ عورت کا نکاح نہایت ہو جائے۔  
محمد کفایت اللہ کا کتاب اللہ

ضع سے کون سی طلاق واقع ہوتی ہے، شوہر کو بوجہ ضلع کس قدر رقم لینا جائز ہے، اور ضلع کے بعد اسی عورت سے نکاح کر سکتا ہے یا نہیں؟

جمعہ مؤرخہ ۲۲ جون ۱۹۳۷ء

(سوال ۱) کتنی طلاق دینے کے بعد ضلع درست و مکمل ہو جاتا ہے؟ (۲) ضلع میں زوجہ سے مہر واپس لینا یا غشوا لینا درست ہے یا مہر کے ساتھ دوسرا مال یا کیا لینا درست ہے؟ (۳) ضلع کے بعد وہ زوجہ اسی زوجہ سے بغیر طلاق نکاح کر سکتا ہے؟ اگر کر سکتا ہے تو کتنی مدت کے اندر؟ (۴) ضلع کے بعد کیا زوج لول کو حق ہے کہ وہ اس زوجہ کو دس ذریعہ برس کے بعد دوبارہ اپنی زوجیت میں لے لے؟ (۵) اگر لے سکتا ہے تو کتنی مدت تک؟ (۶) اگر ضلع میں یہ حق دیا گیا ہے تو طلع سے کیا فائدہ ہوا؟

(جواب ۱۷۷) (۱) جو طلاق کہ مال کے بدلے میں ضلع کے عوضوں سے دی جائے وہ طلع ہے اس کا حکم طلاق بائن کا ہے (۲) یعنی زوجین کی مرضی سے تجدید نکاح ہو سکتی ہے بغیر زوجہ کی رضامندی کے اس کو دوبارہ نکاح میں لے آنے کا اختیار زوج کو نہیں رہتا (۳) ہاں مہر یا کوئی دوسرا مال جو مہر کے مساوی قیمت رکھتا ہو واپس لینا یا غشوا لینا درست ہے یہ جب کہ قعدی اور زیادتی زوجہ کی جانب سے ہو ورنہ اتنا بھی لینا مکروہ تحریمی ہے (۴) ہاں اگر زوجہ رضامندی سے دوبارہ نکاح کرنے پر راضی ہو اور طلع کی صورت طلاق مضابطہ کے ضمن میں واقع نہ ہو تو بدون طلاق دوبارہ نکاح ہو سکتا ہے اور اس کے لئے کسی

زمانے اور مدت کی قید نہیں ہے (۵) ضلع کے بعد زوجہ دوبارہ نکاح کر سکتا ہے لیکن زوجہ کی رضامندی

۱۔ الحلع حوار الہ ملک الکاح المتوفقة علی قولہا (در مختار) وقال فی الرد (قوله علی قولہا) ای المرأة قال فی لحر ولا یمن القول مہا حیث کن علی ماں او کان بلفظ حالعک او احتلعی (ہامش رد المحتار مع لدر المختار کتاب الطلاق باب الحلع ۳ ۴۳۹-۴۴۰ ط سعید کراچی)

۲۔ وقع طلاق بان فی الحلع و دعی فی غیرہ (در مختار) وقال فی الرد (قوله بان فی الحلع) لانہ من الکلیات الدلۃ علی قطع الوصۃ لکان الواقع بہ ہنا (ہامش رد المحتار مع لدر المختار کتاب الطلاق باب الحلع ۳ ۴۴۶ ط سعید کراچی)

(۳) و کرہ تحریمہ احد شئی و بلحق بہ الامراء عمالہا علیہ ان بشر وان نشرت لا لو مہ نشور ایضا ولو ما کثیر ہما عطاھا علی الاوجہ (در مختار) وقال فی الرد (قوله و کرہ تحریمہ احد شئی) ای قلیا کان او کثیرا والحق ان الواحد اذا کان الشور مہ حرم قطع لقوله تعالیٰ فلا تحداوا مہ شین لا لانه ان احد ملکہ بسبب حیث و تعامہ فی الفح (ہامش رد المحتار مع لدر المختار کتاب الطلاق باب الحلع ۳ ۴۴۵ ط سعید کراچی) (۴) اذا کان الطلاق باب دون الدلائل فله ان سرچہ فی العدة و بعد نقضانہ لان حل لمعلیۃ بان لا و روالہ معنی بالمطلقة النہ فیعدہ لہم الہدایہ کتاب الطلاق باب الرجعة فصل فیما یحق بہ المطلقة ۲ ۳۹۹ ط شریکۃ عمیدہ ملتان



ہے کہ اپنے خوند کے نکاح سے الگ ہو جائیں اور پھر اسلام لاکر کسی دوسرے مرد سے اپنا نکاح کر لوں آیا پسلا نکاح جاتا رہتا ہے یا باقی رہتا ہے اور دوبارہ مسلمان ہونے کے بعد کسی دیگر غیر خوند سے نکاح کر سکتی ہے یا نہیں؟ المستفتی محمد عبد المجید خان ہوشیار پوری انکشاف مذکورہ

(جواب ۱۷۹) مرتد ہو جانے سے پسلا نکاح جاتا رہا لیکن مسلمان ہو کر کسی دوسرے شخص سے نکاح نہیں کر سکتی بھو قاضی مجاز جبر اپنے خوند کے ساتھ اس کا نکاح کر دے گا۔ وارتداد احدهما فسخ عاجل فللمو طوء ۱۰ کل مہر ۱۱ ولغیر ھا نصفه لو ارتد - ولا شئی لو ارتدت و تجبر عنی الاسلام و علی تجدید النکاح زجرا لھا بمہر یسیر کدیبار و علیہ الفتویٰ و لوالجیہ ۱۲

(در مختار مختصر ۱)

کفر کی مذہبی رسوم خوشی سے ادا کرنا باعث ارتداد ہے، تجدید ایمان و نکاح کے بعد پہلے والے مسلمان شوہر کے پاس رہ سکتی ہے

(سوال) ایک کافرہ عورت نے مسلمان ہو کر کسی مسلمان سے نکاح کر لیا ایک عرصہ تک ساتھ رہنے کے بعد وہ مسلمان اس عورت کو اپنے نکاح میں چھوڑے ہوئے کہیں چل گیا چند روز کے بعد یہ عورت ایک کافر کے ساتھ چلی گئی اور انہیں میں رہ کر ہر قسم کے مذہبی رسوم کفریہ ادا کرتی رہی پھر طویل زمانے کے بعد شوہر اول مسلمان واپس آ گیا تو یہ عورت پھر مسلمان ہو گئی اب اس عورت کو اس مسلمان زوج کے ساتھ اسی لوں نکاح سے رہنا جائز ہے یا تجدید نکاح کی ضرورت ہے اور استبراء رحم کی بناء پر عدت گزارنا ہو گا یا نہیں؟ اور اگر عدت گزارنا ہو تو مسلمان ہوتے ہی فتح نکاح کا حکم دے کر عدت گزارنا ہو گا یا تین حیض کے بعد نکاح فتح سمجھ کر اب سے عدت گزارے ہر صورت کو تفصیل سے بیان فرمائیں؟ پتو اتوجروا

(جواب ۱۸۰) کفار کی مذہبی رسوم خوشی سے ادا کرنے اور اعمال کفریہ انجام دینے سے وہ کافرہ مرتد ہو گئی اور زوج مسلم کا نکاح اس کے ساتھ فتح ہو گیا پھر جب وہ دوبارہ مسلمان ہو گئی تو زوج اول کو تجدید نکاح کر کے اسے رکھنا جائز ہے اور مسلمان ہوتے ہی نکاح کر لینا جائز ہے البتہ اگر حاملہ ہو تو وضع حمل تک مقاربت جائز نہیں کیونکہ حالت ارتداد میں جس کافر کے ساتھ وہ رہی ہے یا تو اس نے اس مرتدہ سے نکاح کیا ہو گا یا محض زنا کاری کرتا ہو گا اور دونوں صورتوں میں اس پر عدت یا استبراء واجب نہیں نکاح کرنے کی صورت میں اس لئے کہ حالت ارتداد کا نکاح صحیح نہیں اور جب نکاح صحیح نہیں ہو تو

(۱) اندر لمختار مع هامش رد المحتار کتاب نکاح باب نکاح الکافر ۳ ۱۹۴ طبعہ کمرتنی

(۲) ریح نکاح حلی میں ہے: "حلی میں عہدہ ای البراءت بسمہ ولو من حرمی (اندر لمختار مع هامش

رد المحتار کتاب النکاح فصل فی لمجرد ۳ ۸ طبعہ کمرتنی



یہ ۱۰۰ روپے اور محض زنا کی صورت پر لبر ہو گئی اور زنا کی شریعت میں کوئی عدت نہیں اسی لئے حاملہ من الزنا سے نکاح کر کے ۱۰۰ روپے پس زوج کو اس عورت سے مسلمان ہوتے ہی نکاح کر سکتا ہے ان تمام امور کے دلائل یہ روایات قہریہ ہیں۔ قال فی الدر المختار فی بیان حکم تصرفات المرتد و یطل منه اتفاقاً ما یعتمد الملة وهي خمس النکاح والذبیحة الخ انتہی - و فی رد المحتار قوله ما یعتمد الملة ای ما یکون الا اعتماد فی صحة علی کون فاعله معتقد املة من الملل ای المرتد لا ملة له اصلاً لا به لا یقر علی ما انقل الیه ۱۰ انتہی مختصراً - ثم قال قوله النکاح ای ولو لمرتدة مثله انتہی - و فیہ فی موضع اخر وان لحقت بدار الحرب کان لزوجها ان یتزوج اختها قبل ان تنقضی عدتها الی قوله وان عادت مسلمة کان لہا ان تزوج من ساعتها - ۱۰ ۵۱ و اللہ تعالیٰ اعلم کتبہ محمد کفایت اللہ غفرلہ مدرس مدرسہ امینیہ دہلی (الجواب صحیح - محمد انور عفا اللہ عنہ - محمد اعجاز علی غفرلہ - شبیر احمد عفا اللہ عنہ - اصغر حسین عفی عنہ - عبد السمیع عفی عنہ - سراج احمد رشیدی عفی عنہ - اشرف علی - ۲۹ جمادی الاول ۱۳۳۳ھ)

نو مسلمہ سے نکاح کیا پھر وہ مرتدہ ہو گئی دوبارہ مسلمان ہو کر کسی دوسرے مسلمان سے شادی کر سکتی ہے یا نہیں؟

(سوال) زید نے ایک غیر مسلمہ سے بیسے روپے حاضرین مجلس عقد میں مسلمان برضا و رغبت کر کے بذریعہ وکیل و شاہد عقد نکاح و چند شخص خانہ خدائیں نکاح پڑھا جس کی تصدیق وکیل و ہر دو شاہد و عائد بھی کرتے ہیں ورتخنین ۳ سال ہمارا بھی رہی پور دواوا بھی ہوئی کچھ دنوں سے اس عورت کو اس کی بشیرہ غیر مسلمہ بھکا پھلا کر لے بھاگی اب وہ اس کے سمجھانے سے انکار کرتی ہے کہ میں نہ ہی مسلمان ہوئی تھی اور نہ ہی نکاح کیا تھا کچھ دن نہیں گزرے کہ میں نے ایک مسلمان سے نکاح کر لیا اور وہی ہمارا قدیمی ہمارا رکھا ہوا بھی حال رہا شرعاً اس عورت کا نکاح ثانی صحیح ہے یا زید کا؟ بیوا تو جروا

(الجواب) وهو الموفق للصدق والصواب - الحمد لله وحده والصلوة علی من لانی بعدہ (از مولوی عبد الجلیل سامرووی) اما بعد - عورت مذکورہ چونکہ مسلمان کر لی گئی تھی بالخصوص مجمع میں اس لئے اس کے وقت عقد نکاح اسلام ہونے میں کسی قسم کا شبہ نہیں جب اسلامی ہونا اس کا حقیق ہو گیا تو اب زید سے شرعی نکاح ہونے میں کسی قسم کی بعدش نہیں جب زید کا نکاح ہضہ روکیں عورت و دوشہدہ نکاح خوان مجمع میں پڑھایا گیا شرعاً نکاح زید کا صحیح و درست ہوا اصول نظر شرعی محمدی کے باب نمبر ۷ دفعہ نمبر ۲ میں ہے کہ جس کو ولیم گناشن نے لکھا ہے کہ عقد نکاح کے لئے ایجاب و قبول کا ہونا ضروری ہے دفعہ نمبر ۱ میں لکھا ہے کہ نکاح سے وہ عقد مراد ہے جو واسطے توالد و تناسل

۱. ہامش رد المحتار مع الدر المختار کتاب الجہاد باب المرتد ۴ ۲۴۹ ط سعید کراچی۔

۲. ہامش رد المحتار مع الدر المختار کتاب الجہاد باب المرتد ۴ ۲۵۳ ط سعید کراچی۔

کے عمل میں آئے۔ دفعہ ۳ میں ہے کہ عقد کے واسطے گواہوں کا ہونا ضروری ہے اور ایجاب و قبول ایک وقت میں ہونا چاہیئے دفعہ نمبر ۴ میں ہے کہ جو گواہ عقد نکاح کی نسبت ہوں ان میں چار صحت کا ہونا ضروری ہے یعنی آزادی، عقل، بلوغ، اور دین محمدی سے ہونا اس نکاح میں یہ سب باتیں موجود ہیں جو دفعات مذکورہ میں مسطور ہیں ہذا زید کا نکاح شہ عاصم سے مسماہ نو مسلمہ کا بلا طلاق شرعی زید کسی دوسرے سے نکاح درست نہیں منکوحہ غیر سے نکاح کرنا کرنا شرعاً حرام ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔ حررہ قلمہ و قالہ محمد العاجز ابو عبد اللہ محمد الشیخ عبد الجلیل السامرووی کان اللہ لہ۔ محرم ۱۳۸۸ھ (جواب ۱۸۹) از مفتی اعظم۔ صوامع۔ اُردو مسلمہ مذکورہ مسلمان ہونے کے وقت کسی منکوحہ نہ تھی تو مسلمان کرنے کے بعد اسی مجلس میں اس کا نکاح زید سے صحیح و درست ہو گیا تھا لیکن اُردو کسی کی منکوحہ تھی تو یہ نکاح ہی بدون ائمتہ عدت کے درست نہیں ہو آیا تو نہ جس کے نکاح میں تھی اس پر اسلام پیش کرنا یا اس کو عورت کے اسلام لانے کی خبر پہنچنا اور اس کا اسلام نہ لانا زوجین کے نکاح کو صحیح کرنے کے لئے ضروری تھا، اور جب زوج کافر کے اسلام نہ لانے پر نکاح کا حکم کیا جاتا تو اس وقت عورت مسلمان ہو چکی ہوتی اور اس پر حق اسلام عدت گزارنی واجب ہوتی (۱) جب عدت گزر جاتی جب کسی مسلمان سے نکاح درست ہوتا یہ تو پہلے نکاح کا حکم ہوا جو زید کے ساتھ ہوا تھا۔

اس کے بعد جب وہ عورت ایک ۲ مے تک مسلمان رہنے کے بعد اپنی بہن کافرہ کے بھکانے پھسلانے سے اپنے اسلام لانے اور نکاح کرنے سے منکر ہو گئی تو اگر یہ انکار مطلقاً اسلام لانے سے تھا تو اس کا مطلب ظاہر ہے کہ وہ انکار کے وقت اپنے نفرتی مدعی تھی یعنی یہ کہ میں مسلمان نہیں ہوتی ہوں اور اس وقت بھی کافرہ ہوں تو اس کے اس قول سے وہ کافرہ مدتہو ہو گئی اور زید کا نکاح جو اس سے اس کے اسلام لانے کے بعد ہوا (بر تقدیر صحت بھی) جاتا رہا اور فتح ہو گیا ۲، اور جب اس کے بعد پھر تجدید اسلام کرنے کے بعد اس نے کسی شخص سے نکاح کیا ہے تو وہ نکاح درست ہو گیا، یہاں اُردو اسلام لانے سے

(۱) "وإذا أسلم أحد الزوجين المحمدين أو غيره، فكيف عرس الإسلام على الآخر فإن أسلم فيها والا فإن أمي أو سكت فرق بينهما" - والاصل أن كل من صح منه الإسلام، فإن أمي به صح منه الإسلام، إذا عرس عليه (المر المحار مع هاشم) رد المحتار كتاب النكاح، باب نكاح الكافر ۱۸۸/۳ طبع سعید کراچی

(۲) "وإذا أسلم أحد الزوجين في دار الحرب ولم يكوبا من أهل الكتاب أو كان وامراً هي، التي أسلمت منه بوقوف انقطاع النكاح بينهما على مضي ثلاث حبس سواء دخل بها أو لم يدخل بها كذا في الكافي (الفاوی المہدیة) كتاب النكاح، باب العشرة في نكاح الكافر ۳۳۸ طبع جامعہ کوسہ

(۳) "وإذا نكح أحدہما الزوجین فصح عاقل مالا قضاء، (در محار) وقال في الرد (قوله بلا قضاء) أي مالا توفى على قضاء الفاسي وكذا لا توفى على مضي عدة في المدخول بها كما في المحار (قوله ولو حكما) (رد المحتار) الصفحة ۱۸۸ مع الدر المحتار كتاب النكاح، باب نكاح الكافر ۱۹۲ طبع سعید کراچی

(۴) "یہ وقت نہ جب عورت نہ نکاح کی تھی نہ اسلام نہ کیا تھا نہ نکاح نہ ہوئی، اور اگر عورت نکاح

انکار نہ کرتی صرف زید کے ساتھ نکاح کرنے سے انکار کرتی تو مردہ نہ ہوتی اور اسکا دوسرا نکاح درست نہ ہوتا۔ اگر اسلام لانے سے انکار کرنے کی صورت میں جواب مذکور بالا درست نہیں ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

محمد کفایت اللہ غفرلہ مدرسہ امینیہ دہلی

تین طلاق کے بعد اگر عورت مرد ہو جائے تو حلالہ ساقط نہیں ہوتا

(سوال) زید نے اپنی بی بی جلیلہ کو طلاق مطلقہ دی جلیلہ مطلقہ کو بہت مایل ہو اور مرد ہو کر ہندو نہ ہو قبول کر لیا جب اس کے وارثوں کو معلوم ہوا تو انہوں نے سمجھایا اٹھایا اور جلیلہ تو پہ کر کے پھر مسلمان ہوئی اور اپنے شوہر نہ زید نوراضی کر کے بعد نذرانے عدت طلاق بغیر حلالہ نکاح اپنا زید مذکور سے کر لیا یہ نکاح جائز دیا نہیں؟ محمد محسن کوٹری ضلع موہنپور

(جواب ۱۸۲) مرد ہو جانے سے حلالہ ساقط نہیں ہوا اس کو لازم تھا کہ کسی دوسرے آدمی سے نکاح کرتی پہلے نہ نہتے جس نے اس کو تین طلاقیں دیں تھیں بغیر حلالہ کے نکاح جائز نہیں تھا

محمد کفایت اللہ کان اللہ

مطلقہ شوہر اگر مردہ ہونے کے بعد پھر مسلمان ہو جائے

تو پہلا شوہر بغیر حلالہ کے نکاح نہیں کر سکتا

(سوال) زن مطلقہ اگر مردہ ہو جائے اور پھر اسلام لائے تو بغیر تحلیل شوہر اول کے سے درست ہے یا نہیں؟

(جواب ۱۸۳) زید مطلقہ ثلاثہ اگر مردہ ہو جائے اور پھر اسلام لائے تو زوج اول بغیر تحلیل نکاح نہیں کر سکتا کیونکہ ارثہا سے علم طلاق باطل نہیں ہوتا۔ فلا یحلها وطی المولی ولا ملث امة بعد

و ان شیء منہ انشئت۔ مدونت متدہ ذواتی زوجہ سے مردہ ہونی اور اگر وہ عتیار کیا تو ایسی حالت میں اس عورت کو جب مسلمان رہے شوہر اول سے حیاتی نکاح نہیں ہو سکتا۔ اہل سنت ہے کہ یہ شوہر اس کا طاب ہو اور مردہ یا حیات میں ہو۔ نکاح و یجوز حیاتیاً تو پھر عورت کی نفس سے حیاتی نکاح نہ ہو سکتا۔ فی الدر المختار و اردت لمحق الفرقہ مہا قبل ناکدہ۔ و صرحوا بغیرہا حمسہ و سبعین و نحو علی الاسلام و عنی تجدید النکاح و حر لہا بمہر یسر کدیار و عیہ الفتوی و لولہ العیہ (در مختار) و فار فی الرد (قولہ و عنی تجدید النکاح) فلکل فاض ان یجددہ بمہر یسر ولو بدیان و عتہ ام لا و نفع من التروح بغیرہ بعد اسلامہا ولا یحییٰ ان محله ما اذا طلب الزوج ذلك اما لو سکت او ترکہ صریحاً فانہا لا تنحر و تروح من غیرہ لانہ ترک حقہ (ہامش رد المحتار مع الدر المختار) کتاب النکاح باب نکاح الکافر ۱۹۴ ط سعید کرانی

(۱) ولو اردت المطلقة ثلاثا ولعفت مدار الحرب ثم استرقاها اطلق روحہ الامۃ ثنیث ثم ملکها ففی ہاتھ لا یحل لہ الوطء الا بعد روح آخر کذا فی الشہر الفائق والہندۃ کتاب الطلاق الباب السادس فی الرجعة فصل فیما یحل بہ المطلقة وما یصل بہ ۷۳۰ ۱ حد مجدیہ کوئٹہ

طلقین او حرة بعد ثلاث و ردة و مبی (درمختار) لو طلقها ثلاثا و هی حرة فارادت  
ولحقت بدار الحرب ثم سبت و ملکها لا یحل له و طیها بملک الیمین حتی یزوجها  
فدخل بها الزوج ثم يطلقها کما فی الفتح (ردالمحتار) نظیره من فرق بیہما بظہار او  
لعان ثم ارتدت و سبت ثم ملکها لم یحل له ابدا (درمختار) وجه الشبه بین المسننین ان  
الردة واللحاق والسبی لم یبطل حکم الطہار واللعان کما لم یبطل حکم الطلاق انتہی  
(ردالمحتار) قلت ولما لم یحل المطلقة الثلاث بعد الردة واللحاق بملک الرقبة فلان لا  
یحل بملک النکاح اولی ۱۰ واللہ تعالی اعلم کتبہ الرائق رحمۃ مولای محمد کفایت اللہ غفرلہ مدرس  
مدرسہ امینیہ دہلی - مہر دار الفقہ مدرسہ امینیہ اسلامیہ دہلی

### کلمہ کفر کہنے سے نکاح فسخ ہو جاتا ہے

(سوال) اگر مسلمان کلمہ غفر آئینے سے کافر ہو گیا مگر چند منٹ یا چند گھنٹے کے بعد تائب ہو گیا اس کا نکاح  
فوت گیا یا نہیں؟ المستفتی نمبر ۷۶-۷۷، ۲۷ جمادی الثانی ۱۴۲۱ھ مطابق ۱۸ اکتوبر ۱۹۳۳ء  
(جواب ۱۸۴) اگر مسلمان کسی کلمہ کفر یا کسی فعل کی وجہ سے مرتد ہو جائے تو وہ کفر ہی جلدی  
توبہ کر کے اسلام میں واپس آجائے اس پر تجدید نکاح لازم ہوگی کیونکہ مرتد ہوتے ہی نکاح فسخ  
ہو جاتا ہے (۱۰) محمد کفایت اللہ کان اللہ

### شوہر نے قادیانی مذہب اختیار کر لیا تو نکاح فوراً فسخ ہو گیا

(سوال) ایک شخص نے نکاح کیا جس کو عرسہ دس سال کا ہوا اس وقت سے نہ اپنی بیوی کی طرف  
رجوع ہے نہ نان نفقہ دیتا ہے جیسی سے بیوی اپنے والدین کے گھر بیٹھی ہوئی ہے اور وہ قادیانی مذہب بھی  
اختیار کر چکا ہے۔ المستفتی نمبر ۱۶۹، فتنی محمد حسین ضلع گورداسپور  
۷ رمضان ۱۳۵۳ھ ۲۵ ستمبر ۱۹۳۳ء

(جواب ۱۸۵) اس صورت میں عورت کسی مسلمان حاکم کی عدالت میں درخواست دیکر عدم  
وصولی نفقہ اور خوند کے تبدیل مذہب کی بناء پر نکاح فسخ کرائے اور حاکم ارتداد زوج کی وجہ سے نکاح فسخ  
کر سکتا ہے بعد حصول حکم عدت گزار کر (اگر ثلوت ہو چکی ہو) یا بغیر عدت (اگر اب تک یکپائی کی

(۱) ہاشم رد المحتار مع الدر المختار کتاب الطلاق باب الرجعة ۱۲۳ ط سعید کراتشی

(۲) وارتداد احدهما ای الزوجین فسخ عاقل ملا قضاء (درمختار) وقال فی الرد (قوله ملا قضاء) ای ملا توقف  
علی قضاء القاضي وکذا ملا توقف علی مبی عدة فی المدحون بها کما فی البحر (ہاشم رد المحتار مع  
الدر المختار) کتاب النکاح باب نکاح الکافر ۱۹۳ ط سعید کراتشی

نہایت ہی نہ آتی ہو) دوسرا نکاح ہو سکے گا، محمد کفایت اللہ کا ان اللہ لہ

کوئی صورت نہیں ورنہ اسلامی حکومت ہوتی تو اس کو پہلے خاوند سے ہی نکاح کرنے پر مجبور کیا جاتا۔

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

مسلمان میاں بیوی مرزائی ہو گئے پھر دوبارہ مسلمان ہو گئے

تو دوبارہ نکاح کرنا ضروری ہے یا نہیں؟

(سوال) ایک شخص پہلے اہل سنت و الجماعت تھا پھر مرزائی عقائد کا پابند ہو گیا تھا اب وہ پھر اہل سنت و الجماعت میں شامل ہونا چاہتا ہے اس کی بیوی اس کے عقد کی پابندی اب اس کو دوبارہ نکاح کرنے کی ضرورت ہے یا نہیں؟ المفتی نمبر ۳۱۲ علی حسین امروہوی (دہلی)

۲۹ صفر ۱۳۵۳ھ م ۱۳ جون ۱۹۳۳ء

(جواب ۱۸۷) اگر وہ شخص سچے دل سے توبہ کرے اور اقرار کرے کہ مرزائی عقیدہ غلط اور مرزا غلام احمد قادیانی کے دعوے مجموعے تھے اور ان دونوں فریق لاہوری اور قادیانی گمراہ ہیں میں دونوں سے ریزا رہوں تو وہ اہل سنت و الجماعت میں شامل ہو سکتے ہیں اگر شوہر اور بیوی ایک ہی وقت میں ساتھ ساتھ قادیانی یا احمدی ہوئے تھے اور پھر ایک ہی وقت میں دونوں نے توبہ کی ہو جب تو ان کے نکاح کی تجدید لازم نہیں ہے اور وہ اپنے سابقہ نکاح پر رہ سکتے ہیں (۱) لیکن اگر قادیانی یا احمدی ہونے میں تقدیم و تاخر ہو اسے یا توبہ کرنے اور واپس آنے میں آگے پیچھے ہو گئے ہیں تو نکاح کی تجدید بھی لازم ہوگی (۲)

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

عورت محض خاوند سے علیحدہ ہونے کی وجہ سے مرتد ہو گئی

تو مسلمان ہو کر دوسرے شخص سے نکاح کر سکتی ہے یا نہیں؟

(سوال) اگر کوئی مسلمہ عورت اپنے شوہر کے یہاں نہیں رہنا چاہتی اور دوسرے مسلمان شخص سے نکاح کرنا چاہتی ہے اور اس غرض سے مذہب اسلام چھوڑ کر مذہب نصرانیت کو قبول کر لے اور شوہر کو

(۱) ولو ارتدت لمجن: الفرقة منها قبل فأكده - وصرحوا بصريحها حسمه وسبعين وتجبر على الاسلام وعلى تجديد النكاح زجرا لها بمهر يسير كديار و عليه الفتوى ولو اللحية (در مختار) وقال في الرد (قوله وعلى تجديد النكاح) فلذلك قاض ان يحدده بمهر يسير ولو بدينار وحيث لم لا و تمنع من التزوج بغيره بعد اسلامها ولا يعني ان محله لما اذا طلب الزوج ذلك اما لو سكنت او تركه صريحا فانها لا تجبر و تزوج من غيره لانه ترك حقه (هامش رد المختار مع الدر المختار: كتاب النكاح: باب نكاح الكافر ۱۹۴/۳ ط سعيد كراتشي)

(۲) وبقي النكاح ان ارتدا معا بان لم يعلم السبق فيجعل كالكفر في ثم اسلما كذلك استحسننا (الدر المختار مع هامش رد المختار: كتاب النكاح: باب نكاح الكافر ۱۹۶/۳ ط سعيد كراتشي)

(۳) وفسدان اسلم احدهما قبل الآخر (در مختار) وقال في الرد (قوله وفسد الحج) لان ردة احدهما منافية للنكاح ابتداء فكذا بقاء مهر (هامش رد المختار مع الدر المختار: كتاب النكاح: باب نكاح الكافر ۱۹۶/۳ ط سعيد كراتشي)

اظہار دیدئے کہ میں اب تمہارے نکاح میں نہیں رہی تو اس صورت میں نکاح باقی رہا نہیں اور یہی عورت کچھ عرصہ کے بعد یہ اعلان کر دے کہ میں پھر مسلمان ہو گئی اور اس شخص سے نکاح کرے جس سے نکاح کرنا چاہتی ہے تو یہ دوسرا نکاح درست ہو گا یا نہیں؟

المستفتی نمبر ۳۰۰ احمد حسین صاحب سہارنپور - ۱۶ جمادی الثانی ۱۳۵۳ھ ۲۶ ستمبر ۱۹۳۴ء (جواب ۱۸۸) مرتد ہونے سے نکاح صحیح ہو جاتا ہے (۱) اور تجدید اسلام کے بعد اگر وہ کسی دوسرے شخص سے نکاح کر لے تو نکاح صحیح ہو جائے گا (۲) اگر اسلامی حکومت ہوتی تو عورت سداً للہاب پہلے خاوند سے نکاح کرنے پر مجبور کی جاسکتی تھی (۳) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

(جواب ۱۶۸ ۴ دیگر ۱۸۹) ار مد او سے نکاح صحیح ہو جاتا ہے (۴) بعض فقہاء نے زجر اوسداً للہاب یہ حکم دیا تھا کہ مرتد کو مجبور کیا جائے کہ وہ پہلے خاوند سے ہی نکاح کرے کسی دوسرے شخص سے نکاح کرنے کی اجازت نہ دی جائے (۵) لیکن یہ ظاہر ہے کہ یہ توت اسلامی حکومت کے ہاتھ میں ہو سکتی ہے اور وہ مفقود ہے اس لئے یہ زجر عمل میں نہیں آسکتا۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

۲۰ محرم ۱۳۵۳ھ ۲۵ اپریل ۱۹۳۴ء

شوہر یا بیوی کے مرتد ہونے سے نکاح فوراً فسخ ہو جاتا ہے

(سوال) زید مذہب اسلام چھوڑ کر آریہ عیسائی بن گیا تب اختیار کر لیتا ہے تو کیا زید مرتد ہو جاتا ہے؟ اور اس کی بیوی اس کے نکاح سے باہر ہو جاتی ہے؟ بعض لوگ کہتے ہیں کہ مرتد کی عورت جو ہنوز مذہب اسلام کی پابند ہے مرتد کے نکاح سے باہر نہیں ہوتی اور وہ اپنی مسلمہ عورت سے تعلقات زوجیت قائم رکھ

(۱) وارتداد احد الزوجین عن الاسلام وقعت الفرقة بغير حلاق في الحال قبل الدخول و بعده (الفتاوى الهديہ كتاب النکاح الباب العاشر في نکاح الکفار ۱/۳۳۹ ط ماجدیہ کوئٹہ)

(۲) ظاہرہ ان لها التزوج بمن شاء، ت (ہامش رد المحتار مع الدر المختار کتاب الجہاد باب المرتد ۴/۲۵۳ ط سعید کراتشی)

(۳) ولبس للمرتدة التزوج بغير زوجها به یعنی (رد مختار) وقال في الرد: ولكن حکموا بجبرها علی تعہد النکاح مع الزوج و بضرب خمسة و سبعين سوطاً و اختاره قاضي خان للفقوى (ہامش رد المحتار مع الدر المختار کتاب الجہاد باب المرتد ۴/۲۵۳ ط سعید کراتشی)

(۴) وارتداد احدهما ای الزوجین فسخ عاجل بلا قضاء (رد مختار) وقال في الرد (قوله بلا قضاء) ای بلا توقف علی مضي عدة في المدخول بها كما في البحر (قوله و لو حکما) اراد به الخلوۃ الصحیحة (ہامش رد المحتار مع الدر المختار کتاب النکاح باب نکاح الکافر ۳/۱۹۳ ط سعید کراتشی)

(۵) لو ارتدت لمجنی الفرقة - و صرحوا بتعزیرها خمسة و سبعين و تجبر علی الاسلام و علی تعہد النکاح زجراً لها بمهر يسير کدینار و علیہ الفقوى و لو الجدة و رد مختار (قال في الرد (قوله و علی تعہد النکاح) فلنکاح قاض ان یجد ده بمهر يسير ولو بدینار وصیت ام لا و تمنع من التزوج بغيره بعد اسلامها (ہامش رد المحتار مع الدر المختار کتاب النکاح نکاح الکافر ۳/۱۹۴ ط سعید کراتشی)

سکتا ہے اسی طرح اگر عورت مرتد ہو جائے تو وہ بھی مسلمان شوہر کے نکاح سے خارج نہیں ہوتی اور شوہر اس سے تعلقات زوجیت قائم رکھنے میں زنا کا مرتکب نہ ہو گا کیا یہ صحیح ہے؟

المصنفی نمبر ۶۸۶ حکیم تاج محمد (ٹاگپور) ۱۹ رمضان ۱۳۵۳ھ ۶ مئی ۱۹۳۳ء

(جواب ۱۹۰) زید دین اسلام چھوڑ کر کوئی دوسرا مذہب اختیار کرنے سے مرتد ہو گیا مرتد ہوتے ہی اس کی عورت اس کے نکاح سے نکل گئی (۱) جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ مرتد کی عورت جو مسلمان ہے مرتد کے نکاح میں ہے اور خاوند اس سے حقوق زوجیت ادا کرنے کا مطالبہ کر سکتا ہے وہ جاہل اور احکام شریعت سے ناواقف ہیں مرتد اپنی لڑکی پر اور زوجہ مسلمہ پر کوئی دعویٰ نہیں رکھتا۔ عورت اگر مرتد ہو جائے تو وہ بھی شوہر کے نکاح سے نکل جاتی ہے (۲) مگر شوہر اتنا حق رکھتا ہے کہ اگر حکومت اسلام ہو تو عورت کو اسلام لانے اور اسی شوہر سے دوبارہ نکاح کرنے پر مجبور کیا جاتا (۳) جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ مسلمان شوہر اپنی مرتد بیوی سے تعلقات زنا شریک رکھ سکتا ہے ان کے قول کی صحت کے لئے یہی محل ہے۔

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

شوہر کے ظلم کی وجہ سے عورت عیسائی ہو گئی پھر مسلمان ہو کر کسی دوسرے شخص سے نکاح کر سکتی ہے یا نہیں؟

(سوال) زید نے اپنی نو سالہ لڑکی کا نکاح عمرو کے ساتھ کر دیا نکاح کے بعد لڑکی صرف دو روز اپنے شوہر کے ہاں رہی پھر آپس کی رنجشوں کی وجہ سے دوسرے تک اپنے والدین کے گھر رہی اس کے بعد اس نے اپنے والدین کو مجبور کیا کہ اس کا فیصلہ کر لوں کیونکہ وہ خاوند کے گھر نہیں جانا چاہتی تھی مقدمہ عدالت تک پہنچا خاوند نے مراد کر دیا مگر طلاق دینے سے انکاری ہے نہ اس کو بلا کر اپنے پاس رکھتا ہے نتیجہ یہ ہوا کہ لڑکی ایک دوسرے شخص سے ساتھ فرار ہوئی اور دوسرے تک مفقود رہی پھر لڑکی کے والدین نے اس کا پتہ لگایا اور اپنے گھر لے آئے مگر پھر بھی اس کا کچھ فیصلہ نہیں کیا گیا نہ خاوند اس کو اپنے گھر لے گیا سو قہر پا کر لڑکی دوبارہ فرار ہو گئی اور تین سال غائب رہنے کے بعد عیسائی مذہب اختیار کر لیا اب لڑکی مسلمان ہونا چاہتی ہے اور کسی مسلمان سے نکاح کرنا چاہتی ہے کیا یہ نکاح ہو سکتا ہے؟ کیا پہلا

(۱) وارتداد احد الزوجین عن الاسلام ولغت المفرقة بغير طلاق - (الهدایة) کتاب النکاح باب نکاح اهل الشرك ۳۴۸/۲ ط مکتبہ شریعت علیہ ملتان

(۲) وارتداد احدھما الى الزوجین ففسخ عاجل بلا قضاء (الدر المختار مع هامش رد المحتار) کتاب النکاح باب نکاح الکافر ۱۹۳/۳ ط سعید کراتشی

(۳) وليس للمرتدة التزوج بغير زوجها به يفتي (درمختار) وقال في الرد (قوله و ليس للمرتدة التزوج بغير زوجها) و تجبر على الاسلام و ان عادت مسلمة كان لها ان تزوج من ساعيتها - لكن حکموها بجبرها على تجديد النکاح مع الزوج و يضرب خمسة و سبعين سوطا و اختاره قاضی خان للفتویٰ (هامش رد المحتار مع الدر المختار) کتاب الجہاد باب المرتدة ۲۵۳/۴ ط سعید کراتشی



خاوند اب بھی اس کا حقدار ہو سکتا ہے؟ اگر لڑکی عیسائی ہی رہے اور کوئی مسلمان اس سے نکاح کر لیں تو درست ہے یا نہیں؟

المستفتی نمبر ۱۰۰۸ حبیب الرحمن (دہلی) ۳۰ ربیع الاول ۱۳۵۵ھ ۲۱ جون ۱۹۳۶ء  
(جواب ۱۹۹۱) اسلام لانے کے بعد جس مسلمان سے یہ نکاح کر لے گی نکاح درست ہو جائے گا۔  
کیونکہ ار تداو سے پسلا نکاح فسخ ہو چکا ہے (۱) اگر یہ عیسائی رہے تو اس کا نکاح کسی مسلمان سے درست نہیں ہو گا کیونکہ مرتدہ کا نکاح کسی مسلمان سے نہیں ہو سکتا (۲) محمد کفایت اللہ کان اللہ لدہ دہلی

خود کو کافر اور مرتد کہنا باعث ار تداو ہے، نکاح فسخ ہو جاتا ہے

(سوال) ایک عورت کافرہ کو مجمع عام میں مسلمان بنایا گیا بعد ازیں زید مسلم کے ہمراہ اسی مسجد میں نکاح پڑھا دیا گیا یہ عورت حاست کفر کی کے نکاح میں تھی مگر اسلام سے چھ ماہ قبل اس عورت کی باقاعدہ ان کی جماعت میں طلاق ہو گئی تھی عین وقت اسلام وہ کسی کے بھی نکاح میں نہ تھی بعد اسلام باقاعدہ شرعی نکاح زید سے پڑھایا گیا اس وقت اس کی عمر تحمیناً پچیس سال کی تھی عورت تحمیناً ۴۲ سال اسلامی شوہر کے ہمراہ رہی سہی اور اولاد بھی ہوئیں اسلامی نام اس عورت کا سیکرہ رکھا گیا تھا گردش زمین سے ایک دوسرے مسلمان نے اس سے ناجائز تعلق پیدا کرنے کی غرض سے اس کی بہن کافرہ کو ورغلایا اس نو مسلمہ کو اس کی بہن کافرہ کی وساطت سے بھگدور غلام کر زید کے یہاں سے نکلوا لے گیا زید نے اس بھگالے جانے والے پر مقدمہ دائر کیا بھگالے اور ناجائز تعلق پیدا کرنے پر عورت کو صرف صغیر چوں کی خاطر مدعا علیہ نہیں بنایا گیا بلکہ اسے شہادت کے لئے چالایا گیا مگر عورت نے عدالت میں موجودہ مصلحت وقت دیکھ کر زبان سے کہہ دیا کہ یہ مجھے بھگالے لے گیا تھا لور نہ ہی اس نے مجھ سے بد فعلی کی زید کے نکاح میں نہیں ہوں لور نہ ہی میں مسلمان ہوئی ہوں اس کے اسلام کے ثبوت عدالت کو کافی سے زیادہ پہنچایا گیا بلکہ خود اس نے فوجدار شباب الدین صاحب کے رو برو اپنے اسلام کی شہادت دی ہے کورٹ نے شخص مذکور کو صرف اس کے اس زبانی بیان کی بناء پر کہ وہ بھگالے نہیں لے گیا ہے اور نہ ہی بد فعلی کی ہے رہا کر دیا تھا شخص مذکور چند اشخاص کے ہمراہ اس عورت کو نائب قاضی کے مکان پر لے گیا اور کہا اس کو مسلمان کر کے نکاح پڑھا دیجئے نائب قاضی نے اس عورت سے دریافت کیا کہ تیرا نام کیا ہے اس نے کہا کہ میرا نام سیکرہ ہے نائب قاضی کو شبہ ہوا یہ لوگ مسلمان کر کے نکاح

(۱) ارتداد احد الزوجین عن الاسلام وقت العرفۃ بعیر طلاق فی الحال قبل الدخول و بعده (الہدایۃ کتاب النکاح الباب العاشر نکاح الکفار ۳۳۹/۱ ط ماجلہ کوئٹہ)

(۲) ولا یصلح ان ینکح مرتد او مرتدۃ احد من الناس مطلقاً (درمختار) وقال فی الرد (قرئہ نطقاً) ای مسلماً او کافر او مرتداً وهو نا کید کما فہم من الکفرۃ فی الفی (ہامش رد المحتار مع الدر المختار) کتاب النکاح باب نکاح الکافر ۳: ۲۰۰ ط سعید کراچی

پڑھانے کو کہتے ہیں اور یہ تو مسلمان معلوم ہوتی ہے باب قاضی نے نکاح پڑھانے سے انکار کر دیا شخص مذکور مع ہمراہیوں کے شر قاضی کے پاس پہنچا اور ان سے نکاح کی درخواست کی قاضی صاحب مدسر سفر تیار تھے قاضی صاحب نے باب قاضی کو رقعہ لکھ دیا کہ اس کا مدست نکاح پڑھا دو باب قاضی نے حکم قاضی نکاح پڑھا دیا نکاح کا ثبوت بھی شخص مذکور کے روبرو عدالت میں کامل طور پر ہوا تھا اور اسے خبر تھی کہ یہ منکوحہ زیدہ ہے تاہم قاضی و باب قاضی کو اندھیرے میں رکھ کر دھوکا دیکر اپنا نکاح پڑھا لیا اب سوال یہ ہے کہ زیدہ کا نکاح شرعاً صحیح ہے یا شخص مذکور کا؟

المستفتی نمبر ۱۰۴۰ صاحبزادہ نواب ابراہیم خاں صاحب - سورت

۳ ربیع الثانی ۱۳۵۵ھ ۲۵ جون ۱۹۳۶ء

(جواب ۱۹۲) یہ دوسرا شخص شرعاً کئی جرائم کا مرتکب اور مجرم ہے (۱) منکوحہ الغیر کو اغوا کرنا اور بھگا کر لے جانا (۲) اسے جھوٹ بولنے پر آمادہ کرنا اور جھوٹا اقرار دلوانا (۳) اسلام کا انکار کر کے از سر نو مرتد بنانا (۴) پھر جھوٹ بول کر دھوکا دیکر اس سے خود نکاح کرنا ان تمام جرائم کی سزا اور تعزیر کا مستحق ہے زیدہ کا نکاح صحیح تھا مگر جب عورت نے اسلام سے انکار کر کے ارتداد اختیار کر لیا تو وہ نکاح فسخ ہو گیا (۱) عورت اسلام کا انکار کر کے اور دوسرا شخص اس ارتداد پر عورت کو آمادہ کر کے دونوں مرتد ہو گئے (۲) اگر اس کے بعد دونوں اسلام لائیں اور توبہ کریں اور پھر باہم نکاح کریں تو نکاح منعقد ہو جائے گا لیکن وہ شخص اور یہ عورت جرائم مذکورہ کی تعزیر سے نہیں چمکیں گے۔

محمد کفایت اللہ کان اللہ ولی

عورت عیسائی ہو گئی، تو نکاح فسخ ہو گیا دوبارہ مسلمان ہو کر دوسرے سے نکاح کر سکتی ہے یا نہیں؟

(سوال) آج کل مسلم عورتیں بغرض فسخ نکاح حیلہ کرتی ہیں اور مذہب عیسائیت قبول کر لیتی ہیں آیا نکاح واقع میں شرعاً بھی فسخ ہو جاتا ہے یا نہیں؟ المستفتی نمبر ۱۳۲۳ محمود صاحب (مکات)

۱۳ صفر ۱۳۵۶ھ ۲۵ اپریل ۱۹۳۷ء

(جواب ۱۹۳) ارتداد سے نکاح کا فسخ ہو جانا ظاہر روایت کے موجب صحیح ہے (۲) البتہ بعض مشائخ

(۱) ۱۰۱ ارند احد الزوجین عن الاسلام وقعت الفرقة بغير طلاق (المهذبة كتاب النکاح) باب نکاح اهل الشرك ۲/ ۳۴۸ ملتان

(۲) من امر امرأة بان توند - کفر الآخر (شرح الفقه الاکبر ص ۲۲۵)

(۳) وارتداد احدهما ای الزوجین فسخ عاجل بلا قضاء (در مختار) وقال فی الرد (قوله بلا قضاء) ای بلا توقف علی قضاء القاضي وکذا بلا توقف علی مضي عدة فی المدخول بها کما فی البحر (هامش رد المحتار) کتاب النکاح باب نکاح الکافر ۳ ۱۹۳ ۱۹۴ طبع سعید کمرانشی

بلخ نے زجر اور سد الباب یہ کہا تھا کہ مرتدہ کو اسلام لانے اور زوج اول سے نکاح کرنے پر مجبور کیا جائے (۱) اور بعض نے یہ بھی کہا تھا کہ نکاح فتح نہ ہونے کا فتویٰ دیا جائے لیکن یہ دونوں حکم جزو توح اور سد باب کے لئے تھے (۲) اور یہ اسی صورت میں ممکن ہے کہ اسلامی حکومت ہو اور جبر علی الاسلام یا جبر علی النکاح بائزوج السابق کا امکان ہو یا زوج اول عورت پر خود پابندیہ حکومت قبضہ کرنے پر قادر ہو اور یہ سب باتیں انگریزی حکومت اور انگریزی قانون کی رو سے غیر ممکن ہیں لہذا اصل مذہب کے موافق انصاف نکاح کا حکم ہی صحیح نافذ رہا اور اس کے لحاظ سے عورت مرتدہ بعد اسلام کسی دوسرے شخص سے نکاح کر لے تو اس کا نکاح نافذ ہوگا (۳)

محمد کتابت اللہ کان اللہ له ولی

عورت کو مرتد ہونے کی ترغیب دینے والا خود بھی مرتد ہے اور ارتداد سے نکاح صحیح ہو جاتا ہے

(سوال) مطبوعہ فتویٰ ارسل ہے آپ سے فیصلہ یہ کرنا ہے کہ کونسا غلط ہے اور کونسا صحیح ہے امیر عالم کو مفتی فتویٰ دیتے ہیں کہ ایوب خاں کافر ہے اور اس کے ساتھ بدتاؤ کرنے والے بھی کافر ہیں ایوب خاں کو مفتی فتویٰ دیتے ہیں کہ امیر عالم کافر ہے اس کے ساتھ میل جول کرنے والے بھی کافر ہیں عجب معاملہ ہے۔ ایک عورت کو ایوب خاں نے اغوا کیا اور اس کو پہلے چھپائے رکھا طلاق کے لئے کوشش

(۱) لوارتدت لمعی العرقۃ - وصرحوا بتعزیر ہا خمسۃ و سبعین و نجر علی الاسلام و علی تعدید النکاح و حر لہا سہر سہر سہر و علیہ الموی : الحیۃ (رد المحتار) وقال فی الرد (قولہ و علی تعدید النکاح) لکل قاص ان یجدہ سہر سہر و لو بدینا و رصیت ام لا و تمنع من التزوج بغیرہ بعد اسلامہا (ہامش رد المحتار مع الدر المحتار) کتاب النکاح باب نکاح الکافر ۱۹۴/۳ ط سعید کراتشی وقال فی الہندیۃ : ولو احوت کلمۃ الکفر علی سلبہا معایظۃ لزوجہا او اخراجا لنفسہا عن محلہا لہ او لا ستیحاب المہر علیہ بنکاح مستأنس تحریم علی زوجها فحبر علی الاسلام و لکل قاض ان یجدد النکاح بادی شئی ولو بدینا و رصیت و لیس لہا ان تروح ! لا یزوجہا قال الہند والی آخذ بهذا وقال ابو اللیث وہ نأخذ کذا فی القمر ناشی (الہندیۃ کتاب النکاح الباب العاشر فی نکاح الکافر ۱۹۴/۳ ط ماجدیہ کوئٹہ)

(۲) وافقی مشائخ بمعہم العرقۃ بردتہا رجرا و تیسیرا لا میما التی تقع فی الکفر ثم تنکر قال فی الہر والا فتا ہذا اولی من الاثناء سما فی الرد (الدر المختار مع ہامش رد المحتار) کتاب النکاح باب نکاح الکافر ۱۹۴/۳ ط سعید کراتشی وقال قاضی خاں مشکوٰۃ ارتدت والعیاذ باللہ حکمی عن ابی نصر و ابی القاسم الصفار انہما قالوا لا تقع العرقۃ بہما حتی لاتصل إلی مقصودہا ان کان مقصودہا العرقۃ (الفتاویٰ الحنبلیۃ) علی ہامش الہندیۃ کتاب الطلاق فصل فی العرقۃ بین الزوجین بملک احدہما صاحبه و بالکفر ۱۹۴/۳ ط ماجدیہ کوئٹہ)

(۳) اصل مذہب اور ظاہر اردو یہ ہے کہ عورت کے مرتد ہونے سے نکاح فوراً صحیح ہو جائے گا لیکن پھر اس کو جس قید کے تحت اسلام اور پہلے خانہ سے تجدید نکاح کرنے پر مجبور کیا جائے گا جیسا کہ قاضی خان غامیہ یہ درمیان اور شاید وغیرہ میں مکی تصریح ہے جو کہ عالم سہم اور قاضی شری نے اس کی وجہ سے تجدید اسلام و تجدید نکاح پر عورت کو مجبور نہیں کیا یا سکتا ہے ظاہر اردو یہ کہ عورت نکاح کا حکم کیا جائے گا اور پھر اس شادی کی ایب مہارت " و ظاہرہ ان لہا التزوج بمن شاءت (ہامش رد المحتار) کتاب لہجاء باب المرتدہ ۱۹۴/۳ ط سعید کراتشی) پر عمل کیا جائے گا کہ عورت کسی اور شخص سے نکاح کر سکتی ہے۔

بھی کی ایسی بہ ذات خاندان کی ناک کاٹنے والی عورتوں کو طلاق کون دیتا ہے آخر یہ چال چلی گئی کہ مل ملا کر مشن سے یہ سرٹیفکیٹ حاصل کر لیا جائے کہ عورت عیسائی ہو گئی ہے پھر عورت کو گھر رکھ لیا اور کہا کہ چونکہ عورت مرتد ہو گئی ہے اس لئے اس کا پسلا نکاح ٹوٹ گیا ہے اب میں نے اس کے ساتھ نکاح کر لیا ہے امیر عالم نے جب سنا تو علماء سے فتویٰ پوچھا تقریباً ساٹھ سے زیادہ علماء کرام نے یہ فتویٰ دیا کہ اس طرح عورت کا نکاح صحیح نہیں ہوتا عورت نہ تو اسلام سے ہزار ہوئی نہ اس کے دل میں عیسائیت کی رغبت ہوئی اس کا دل ایمان پر مطمئن ہے بدلت کا تعلق دل سے ہوتا ہے۔ یہاں شرط مفقود ہے۔ اذا فأت الشرط فأت المشروط بصیحا کہ ہدایہ کی جلد سوئم میں ہے۔ لان الردۃ تتعلق بالا اعتقاد الا یری انه لو كان قلبه مطمئنا بالا یمان لا یکفر۔ عورت مرتد ہو گئی تو اسلام لائے پر مجبور کی جائے یعنی اس کو قید رکھیں یہاں تک کہ مر جائے یا اسلام لائے اور جدید نکاح ہو تو مرنے کا حکم دیا جائے عورت نے زبان سے کلمہ کفر جاری کیا تاکہ شوہر سے پیچھا چھوٹے پاس لئے کہ دوسرا نکاح ہو گا اس کا مر بھی وصول کرے گی تو قاضی کو اختیار ہے کہ کم از کم مر پر اسی شخص کے ساتھ نکاح کرے عورت راضی ہو یا ناراض اور عورت کو یہ اختیار نہ ہو گا کہ دوسرے سے نکاح کرے عالمگیری بیمار شریعت حصہ ہفتم مصنفہ جناب مولانا مولوی حکیم الحاج امجد علی صاحب۔ عورت مرتد ہو گئی اس واسطے اپنے زوج کو چھوڑ دے۔ بقول ابو یوسف اور نکاح نہ کرے غیر زوج سے۔ اسی کا فتویٰ غایۃ الاوطار ص ۴۴۳ وغیرہ وغیرہ بہت حوالیات ہیں۔ خوف طوالت چند پر اکتفا کیا ہے۔

المستفتی نمبر ۲۱۳۰ شہسوار (رولپنڈی) ۱۹ شوال ۱۳۵۶، ۲۴ دسمبر ۱۹۳۷ء

(جواب ۱۹۴) اگر یہ بیانات صحیح ہیں اور واقعات یہی ہیں تو اغوا کنندہ اور عورت کو ارتداد کی ترغیب دینے والا مرتد کرنے والا سخت مجرم ہے اور خود بھی مرتد ہو گیا (۱) اس کی اپنی عورت بھی نکاح سے باہر ہو گئی (۲) اس کو تجدید اسلام توبہ اور اپنے نکاح کی تجدید کرنی لازم ہے (۳) اور قوم کو حق ہے کہ اس کا مقاطعہ کر دے جب تک کہ وہ اپنے افعال شیعہ سے توبہ نہ کرے اس سے تعلقات اسلامی منقطع کر دیں (۴) اور

(۱) ومن امر امرأة بان توتد۔ کفر الآخر (شرح الفقه الاکبر ص ۲۲۵)

(۲) وارتداد احدهما ای الروحین فصح عاجل بلا قضاء (در مختار) وقال فی الرد (قوله بلا قضاء) ای ملا توقف علی قضاء الفاقصی وکذا بلا توقف علی مصی عدة فی المدحول بها کما فی البحر (هامش رد المحتار) کتاب النکاح باب نکاح الکافر ۱۹۳/۳ ط سعید کراتشی

(۳) ما یمکن کفرا اتفاق بطل العمل والنکاح والولادہ اولاد وما فیہ خلاف یؤمر بالا استعفار والتوبۃ وتحديد النکاح (الرد المحتار) مع هامش رد المحتار کتاب الجہاد باب المرد ۲۴۶/۴ ط سعید کراتشی

(۴) مرتد کا اصل حکم یہ ہے کہ اگر وہ اسلام نہ لے تو کھمست اسے قتل کر دے مگر ہندوستان میں اس وقت اسماعی حکومت نہیں تھی اس لئے اس سے قتل تعلق کا حکم دیا گیا قال فی فتح الباری فیئہ ہذا السبب المسموع للہجر و هو لمن صدرت مہ معصیۃ فیسوع لمن اطلع علیہا مہ ححرہ عنہا لیکف عیہا۔ قال المہلب عرض النحاری فی ہذا الباب ان بین صنف النہجوان الحائر وانہ یسوع بقدر الحرم فمن کاد من اهل العصیان یمسحق الہجوان شریک (حاری ہے)

اگر اسلامی حکومت ہوتی تو عورت کو شوہر سائق سے ہی نکاح کرنے پر مجبور کیا جاتا اور دوسرے شخص سے ہرگز نکاح کی اجازت نہ دی جاتی (۱) وہ فتویٰ جو ایوب خاں کے اشتہار میں درج ہے بالکل جداگانہ صورت سے متعلق ہے اس کو اس واقعہ سے اصلاً سروکار نہیں اور اس فتوے سے جو نتائج کہ ایوب خاں نے اخذ کر کے امیر عالم پر چسپاں کئے ہیں وہ ان واقعات کی روشنی میں ہرگز امیر عالم پر چسپاں نہیں ہوتے۔

محمد کفایت اللہ کا ان اللہ لہ دلی

عورت مرتد ہو کر مسلمان ہو جائے تو دوسرے شوہر سے نکاح کر سکتی ہے یا نہیں؟

(مسائل) مساقہ ہندہ شادی کے بعد چھ سال تک اپنے خاوند کے پاس رہی خاوند نے اپنے سالے ہندہ کے حقیقی بھائی کو قتل کر دیا اور مقدمہ میں پچاسی کی سزا سے جج گیا قتل کے بعد بیوی کو اس کے دلوا کے پاس چھوڑ گیا پھر اس کو لینے نہیں آیا جس کو ڈھائی سال کا عرصہ گزر گیا طلاق دینے کے لئے اس سے کہا گیا تو طلاق سے بھی انکار کیا اب ہندہ بھی یہ کہ اس صدے کے کہ اس کے حقیقی بھائی کو اس نے ہذاک کیا ہے خاوند کے گھر بسا نہیں چاہتی تھی بلکہ آخر ہندہ نے عیسائی مذہب قبول کر لیا ہے تاحال وہ عیسائی ہی ہے کیا مسلمان ہو جانے کے بعد اس کا نکاح دوسرے مسلمان خاوند کے ساتھ جائز ہے یا نہیں عدالت نے ہندہ کے نکاح کو یہ جو عیسائی ہو جانے کے فتح کر دیا ہے۔

المستفی نمبر ۲۳۶۲ محمد حابر صاحب (لائکل پور) ۱۰ جمادی الاول ۱۳۵۵ھ ۹ م ۱۱ جولائی ۱۹۳۸ء (جواب ۱۹۵) اگر ہندہ اسلام قبول کرنے کے بعد دوسرے شخص سے نکاح کر لے گی تو وہ نکاح صحیح اور درست ہو جائے گا پہلے خاوند سے نکاح کرنے پر مجبور کرنے کا حکم زجر لوسد الہاب تھا (۱) جو انگریزی حکومت میں ممکن العمل نہیں ہے اور اصل مذہب یہی ہے کہ ارتداد واحد الزومین موجب انقاسخ نکاح

رحشہ صفحہ گزشتہ) والمکالمۃ کما فی قصۃ کعب وصاحبہ (فتح الباری شرح الصحیح للبخاری) باب ما یحور من النہر ان لم یغص ۱۰/۱۵ ط مصر) وقال فی الذر المختار ومن ارتد عرض الحاكم علیہ الاسلام استحساناً علی المذهب لئلا یغیر الدعوة وتکشف شہنہ بیان ثمرۃ الغرض وحیث وجب وقیل ندنا ثلاثۃ ایام۔ فان اسلم فیہ والا قتل لحدیث "من بدل دینہ فاقطعہ" (الذر المختار مع هامش رد المختار کتاب الجہاد باب المرتد ۲۲۶/۴ ط سعید کراچی)

(۱) و صرحوا بتعزیر ہا حمۃ و معین و تحر علی الاسلام و عنی تجدید النکاح و حرالہا بمہر یسیر کدینار و علیہ الفتوی ولو الحیہ (الذر المختار مع ہمش رد المختار کتاب النکاح باب نکاح الکافر ۳ ۱۹۴ ط سعید کراچی)

(۲) ولو احترت کلمۃ الکفر علی لسانہا مغایرۃ لزوجہا او احراراً لنفسہا عن حیالہ او لا استحبات المہر علیہ نکاح مستأنف تحریم علی زوجها فتحبر علی الاسلام و لكل قاض ان یحدد النکاح بأدنی شیء و لو بدینار مسحتہ او رصیت و لیس لہا ان تتروج! لا بزواجہا قال الہدی وای اخذ بہذا قال ابو الیث و بہ ماخذ کذا فی التمری شی (الفتاویٰ الہندیۃ کتاب النکاح الباب العاشر فی نکاح الکفار ۱ ۳۳۹ ط ماحدہ کرتہ)

محمد کفایت اللہ کان اللہ لدہ دہلی

ہے، اففی هذه الصورة هو المعول

شوہر کے بد سلوکی سے تنگ آکر جو عورت مرتد ہوئی، مسلمان ہونے کے بعد دوسرے مرد سے نکاح کر سکتی ہے یا نہیں؟

(سوال) اگر کوئی عورت مسلمان خاوند کی بد سلوکی سے تنگ آکر اس سے جان چھڑانے کے لئے العیاذ باللہ عیسائی مذہب قبول کر لے تو اس کا نکاح ٹوٹ جاتا ہے یا نہیں اور اگر دوبارہ مسلمان ہو جائے تو پھر خاوند کے سوا کسی دوسرے مسلمان سے نکاح کر سکتی ہے یا نہیں؟

المستفتی نمبر ۲۳۲۳ مولوی عبد الرحیم صاحب رلو پنڈی۔

۲۳ رمضان ۱۳۵۷ھ ۷ نومبر ۱۹۳۸ء

(جواب ۱۹۹۶) مرتد ہونے سے نکاح ٹوٹ جاتا ہے، اگر یہ حیلہ اختیار کرنا بدترین اور سخت ترین گناہ ہے اس پر وہ سزا کی مستحق ہے (۱) محمد کفایت اللہ کان اللہ لدہ دہلی

عورت مرتد ہو جائے تو نکاح فسخ ہو جاتا ہے

(سوال) ایک عورت اپنے خاوند زید سے بد دل ہو کر کرائی (مرتدہ) ہو گئی تاکہ اس کے نکاح سے خلاصی کا حیلہ حاصل کروں چنانچہ حکم انگریزی میں اس کو دیا گیا کہ اس کا نکاح فسخ ہو چکا ہے لیکن مائے دین متین نے تمام لوگوں کو حکم دیا کہ ان بے دین لوگوں سے برتاؤ تعلقات چھوڑ دو پھر وہ عورت تائب ہوئی اور کوشش کی کہ کسی طرح علماء سے اجازت لوں اور کسی دوسرے شخص سے نکاح کر لوں لیکن علماء نے حکم دیا کہ نکاح اول باقی ہے اور تمام ہندوستان کے علماء کا اجماعی فتویٰ ہے لیکن آخر کار ایک نامہ قبت اندیش مولوی کو کچھ رقم دیکر فتویٰ حاصل کیا کہ دوسرے شخص وید سے نکاح کر لے چنانچہ وید سے نکاح کر لیا تو اس پر علماء مقامی نے فتویٰ دیا کہ یہ نکاح ثانی ناجائز ہے ان سے برتاؤ مت کرنا اس کے کچھ مدت بعد وید نے (زید) زوج اول سے طلاق بالبدل حاصل کر لی اور استیفاء و تجدید نکاح کا ارادہ کیا لیکن ابھی تک عدت ختم نہ ہوئی تھی کہ یہ زوج ثانی فوت ہو گیا اور اسی مرتدہ عورت سے ایک لڑکا بھی پیدا ہوا

(۱) وارتداد احدهما ای الزوجین فسخ عاجل بلا قضاء (الدر المختار مع هامش رد المحتار) کتاب النکاح باب نکاح الکافر ۱۹۳ ط سعید کراتشی

(۲) ایضاً حوالہ سابقہ

(۳) و صرحوا بتعزیر ما خمسة وسبعين و تحر علی الاسلام (رد المحتار) وقال فی الرد (قوله و صرحوا بتعزیر ما خمسة وسبعين هو احتیاط لقول ای یوسف فان نهاية تعزیر الحر عدة خمسة وسبعون و عدة ما تسعة و ثلاثون قال فی الحاوی القدسی و يقول ای یوسف بأخذ (قوله تحر) ای بالجنس ای ان تسم او تموت - (هامش رد المحتار مع الدر المختار) کتاب النکاح باب نکاح الکافر ۱۹۴ ط سعید کراتشی

جو اس نکاح ثانی سے ۷-۸ ماہ بعد پیدا ہوا اب اس ولید کی وراثت میں جھگڑا ہے یہ عورت (جو مردہ ہوئی تھی) اور اس کا بڑا برائے کے مدعی ہیں لیکن اس زوج ثانی (ولید) کے دوسرے لڑکے اور وراثۃ مدعی ہیں کہ ان کا کوئی حق نہیں کیونکہ ابھی تک نکاح نہیں ہوا طلاق اب حاصل کی گئی ہے اب آپ شرعی حکم دیں یہاں کے علماء کا خیال ہے کہ چونکہ متفقہ اجماعی فتویٰ ہے کہ عورت کا نکاح اول فتح نہیں ہوتا لہذا یہ عورت وارث نہیں اور سیاست اسلامی کا تقاضا بھی یہی ہے لیکن اس کا لڑکا وارث ہے کیونکہ زوج ثانی (ولید) متوفی نسب کا مدعی تھا اور شرعاً حقیقی فراش (اگرچہ نکاح فاسد و باطل سے ہو) کا اعتبار نسب میں ہوتا ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

المستفتی نمبر ۲۵۰۲ مولوی محمد جان خاں صاحب (جناب)

۵ ربیع الثانی ۱۳۵۸ھ ۵ جون ۱۹۳۹ء

(جواب ۱۹۷) مردہ کا نکاح اصل مذہب کے لحاظ سے فتح ہو جاتا ہے، علماء و مشائخ نے زجرا عدم فتح نکاح کا حکم دیا تھا، جو اسلامی سلطنت میں قابل نفاذ تھا غیر اسلامی حکومت میں اس کے نفاذ کی کوئی صورت نہیں پس ولید کا نکاح اس عورت کے ساتھ جس نے ارتداد کے بعد اسلام لے کر ولید سے نکاح کیا تھا صحیح اور اس کی ولادت صحیح النسب ہے اور اس کو یعنی عورت اور اس کے لڑکے کو میراث ملے گی (۱) فقط محمد کفایت اللہ کان اللہ دہ دلی

عورت خاوند سے خلاصی کی غرض سے مردہ ہوئی تو نکاح فتح ہو یا نہیں؟

(سوال) زید نے ہندہ سے نکاح کیا شوہر نے مہر بھی لیا اور ہندہ چودہ سال تک اس کی زوجیت میں رہی اب وہ اپنے شوہر سے الگ ہو کر قطع تعلق کرنا چاہتی ہے مگر زید الگ کرنا نہیں چاہتا اب عورت فتح نکاح کی غرض سے مردہ ہو جاتی ہے اور اپنے ارتداد کو اخبار میں شائع کر دیتی ہے کہ میں

۱، وارتداد احدثهما ای الزوجین فصح عاجل بلا فضاء - (الدر المختار مع هامش رد المحتار) کتاب النکاح باب نکاح الکافر ۱۹۳/۳ ط سعید کراچی

(۲) وافقی مشایخ بمع عدم العرقۃ برد تھا و زحوا و نیسیرا لاسما النی تقع فی المکفر ثم نکحوا قال فی البہر والا فتاویٰ یعدا اولی من الافناء معافی الوافر (الدر المختار مع رد المحتار کتاب النکاح) باب نکاح الکافر ۱۹۳/۳ سعید کراچی، وقل فی قضی حاد مکو حۃ ارتدت والعباد باللہ حکمی عن ابی بصرو امی القاسم الصغار ابھما قالا لا یقع العرقۃ بہم حتی لا یصل الی مقصودھا، ان کان مقصودھا العرقۃ و فی الروایات الطاہرۃ تقع العرقۃ و تحبس المراف حتی تسیم و یحدد النکاح مدۃ لھذا الباب علیھا (الفتاویٰ الحایۃ علی هامش الفتاویٰ الہدیہ) کتاب النکاح فصل فی العرقۃ بین الزوجین بملک احدثهما صاحبه و مالکھ ۱۵۶ ط ماحدہ کوئٹہ

(۳) پوزنہ یہ کہان درست اور صحیح ہے اس کے لئے یہاں نکاح عورت کے مردہ ہونے سے فتح ہو گیا تھا اور پھر زمرے کی عورت کے اسلام لانے کے بعد دوسرے سلطان مر سے اس کا نکاح درست ہوا، یہ عورت اس مرد کی بی بی اور اس کے دست میں جو دلا دتی، وہ بھی اس شخص کی بی بی لہذا اس شخص سے مرے کے بعد بی بی اور لڑکے سب ترکہ میں اپنے حصص شرعیہ کے حقدار ہوں گے اور جن کو من کے شرعی من کے مطابق میراث ملے گی

(نعمو باند) اسلام سے مرتد ہو گئی اس لئے اب تم میرے شوہر کسی طرح سے نہیں ہو سکتے پس سوال یہ ہے کہ کیا صرف اس جیلہ اور مکر کے لئے اسلام ترک کرنے سے حقیقی معنوں میں خارج از اسلام ہو گئی؟ اور زید سے اس کا نکاح فسخ ہو گیا؟

المستفتی نمبر ۲۶۰۶ یوسف سلیمان احمد صاحب - رنگون (برما)

۱۲ ربیع الثانی ۱۳۵۹ھ ۲۱ مئی ۱۹۴۰ء

(جواب ۱۹۸) حنفیہ کا اصل مذہب جو ظاہر روایت پر مبنی ہے یہی ہے کہ زوجین میں سے کسی ایک کے مرتد ہو جانے سے نکاح فسخ ہو جاتا ہے پس صورت مستورہ میں نکاح ٹوٹ گیا (۱) مگر ایک نمبر ۸۔ ۳۹ء میں ارتداد کو جو فسخ قرار نہیں دیا گیا اگر یہ ایک برہان میں نافذ نہ ہو تو وہاں اصل مذہب کے موافق فیصلہ ہو گا ہاں اسلامی حکومت میں ایسی عورت کو شوہر اول سے دوبارہ نکاح کرنے پر مجبور کیا جائے گا (بشرطیکہ زوج اول بھی تجدید نکاح پر راضی ہو) (۱) محمد کفایت اللہ کان اللہ لدہ دہلی

مرزائی بھائی نے اپنی مسلمان تاباغہ بہن کا نکاح ایک تاباغہ مرزائی لڑکے سے کر دیا تو کیا حکم ہے؟

(سوال ۱) ایک لڑکی تاباغہ مسماۃ ہندہ کے والدین فوت ہو چکے تھے اور بھائی زید نے ہندہ مذکورہ کا نکاح ایک تاباغہ لڑکے سے کر دیا تھا نیز واضح رہے کہ زوجین کے متولی مرزائی تھے جب لڑکی باغہ ہوئی تو بھائی مرزائی نے لڑکے تاباغہ مرزائی کی ساتھ شادی کر دی ایک ہفتہ لڑکی آباد رہی بعدہ انکار کر دیا کہ میں مرزائی نہیں ہوں اگرچہ میرے والدین وہابی رشتہ داران مرزائی ہیں مرزائی مرد کے ساتھ آباد ہونے سے انکاری ہوں اب لڑکی بھائی مرزائی کے گھر ہے وہ چاہتی ہے کہ میرا ساتھ نکاح فسخ کیا جائے تاکہ دوسری جگہ نکاح کر لو لڑکا مذکور ابھی تک تاباغہ ہے اور وہ بھی اور اس کے والدین سب مرزائی ہیں اب شرعی فیصلہ کرنا ہے اور لڑکا حکم شرعی کے سامنے پیش بھی نہیں ہوتا فقط لڑکی پیش ہوتی ہے فیصلہ کی کیا صورت ہے مفصلاً مرقوم فرما کر منکور فرمائیں۔ اگر یہ صورت ہو تو پہلے بوجہ مطابقت والدین دونوں کا فرحتے اب لڑکی بعد بلوغت کے مسلمان ہو گئی تو کیا لڑکے کے بالغ ہونے تک انتظار کرنا ضروری

(۱) ورداد، احدهما ای الزوجین فسخ عاجل بلا قضاء (الدر المختار مع هامش رد المختار کتاب النکاح باب نکاح الکافر ۱۹۴/۳ ط سعید کراچی)

(۲) لوارتندت لمعنی الفرقة منها - و صرحوا بتعزیر ہا حمسہ و سبعین و لجر علی الاسلام و علی تعزید النکاح زجرالہا بمعہ یسیر کندیار و علیہ الفتوی ولو العیة (در مختار) و قال فی الرد (قوله علی تجدید النکاح) فمکن فاض ان یحددہ بمعہ یسیر لو مدبر رخصت م لا و لمع من التروح بغیرہ بعد اسلامها ولا یحفی ان محدہ ما اذا طلب الزوج ذلك اما لو سکت و ترکہ صریحاً فانہا لا تحصر و تروح من غیرہ لانه ترک حقہ (ہامش رد المختار مع الدر المختار کتاب النکاح باب نکاح الکافر ۱۹۴/۳ ط سعید کراچی)



دو کیا قبل از بلوغ فیصلہ ہو سکتا ہے فیصلہ کی تمام صورتوں کو بیان فرما کر مشکور فرمائیں۔

(۲) تیسرا جزء میں ارثہ لڑکی جنس صورتوں میں یہ لکھا ہے کہ اگر خاوند مرتد ہو گیا تو دار الحرب میں تفریق کی ضرورت نہیں تین جنس کے بعد جدا ہو جائے گی اور دار الاسلام میں تفریق شرط ہے کیا موافق فتویٰ دار الحرب عمل کیا جائے یا احتیاطاً تفریق کی جائے۔

المستفتی نمبر ۲۶۶۱ محمد اسحاق مہمانی (دہلی)

۳ صفر ۱۳۶۰ھ ۳ مارچ ۱۹۴۱ء

جواب ۱۹۹، حکیم دو فریقین کی رضامندی سے ہوتی ہے جب ایک فریق (شوہر) کی طرف سے ثالث منظور نہیں ہوئی تو ثالث کا فیصلہ بھی منظور نہیں اور بانکاح کا قصہ تو صورت مسئولہ میں قابل تحقیق یہ امر ہے کہ لڑکی کا باپ جس وقت مرزائی ہو اس وقت یہ لڑکی پیدا ہو چکی تھی یا نہیں؟ اگر پیدا ہو چکی تھی اور بعد میں اس کا باپ مرزائی ہو تو یہ لڑکی مسلمہ قرار دی جائے گی کیونکہ باپ کے ارثہ سے لڑکی پہلے سے مسلمہ قرار دی جا چکی تھی ارثہ انہو کا اور اس صورت میں اس کے مرتد بھی نہ اس کا جو نکاح یہ وہ نکاح ہی نہیں ہو آیا نہ کافر کو مسلمان پر ولایت حاصل نہیں (۱) لیکن اگر لڑکی حال ارثہ اور پدر میں پیدا ہوئی اور اس میں ابھی مرزائیہ تھی تو لڑکی بھی کافر ہو کر مرزائی ہو جائے گی (۲) مگر اس حل میں اس سے مرتد بھائی کا یہاں نکاح موقوف رہے گا یہاں تک کہ وہ مسلمان ہو جائے (۳) لیکن جب کہ وہ مسلمان نہ ہو اور لڑکی مسلمان ہو جاتی اور اس نے نکاح موقوف کو رد کر دیا تو نکاح رد ہو گیا کیونکہ نکاح موقوف قبل

۱. بولۃ الخصمین حاکما بحکم مبہم و رکہ لفظ الدال علیہ مع قول الآخر (درمختار) وقال فی الرد (قوله فی الرد الآخر) ۱. لیس حکمہ من یقبل لا یحور حکمہ! لا بتجذید التحکیم (ہامش رد المختار مع رد المختار کتاب الفقد، باب التحکیم ۵ ۲۸ ط سعید کراچی)

۲. بشرط حرۃ و تکلیف و سلام فی حق مسلمۃ ترید التزوج و ولد مسلم لعدم الولاية (درمختار) وقال فی رد (قوله لعدم الولاية) یعنی ان الکافر لا یبی علی المسلمۃ و ولده المسلم لقوله تعالیٰ و لن یجعل اللہ لکافریں علی المؤمنین سیلا (ہامش رد المختار مع الدر المختار کتاب النکاح باب الولی ۳ ۷۷ ط سعید کراچی)

۳. روحان ارثہا و لفظا قولت البریدہ ولد او ولد له ای لذلك المولود ولد قطهر علیہما فالولدان فی حبسہ و الولدان لا یحر بالضرر فی الاسلام وان حلت بہ ثمة تبعته لا یوہ (درمختار) وقال فی الرد (قوله رد) لا یوہ ای فی الاسلام بالرد و ہا یجیران فکذا ہو وان احتلت کعبۃ الحر (ہامش رد المختار مع رد المختار کتاب الجہاد باب الموت ۴ ۲۵ ط سعید کراچی)

۴. و اعلم ان تصرفات البرید علی اربعۃ اقسام فیصد منہ اتفاقا مالا یعتمد تمام ولاية و یبطل منہ اتفاقا ما یعتمد ثمة - و یوقف منہ اتفاقا ما یعتمد استسواء و ہر المعافصۃ او ولاية متعبدۃ (درمختار) وقال فی الرد (قوله و ہر المعافصۃ و ہست) و ہذا قاضی مسلمنا توفقت اتفاقا فان اسلم بذلت وان هلکت بطلت و تصیر عما تامن الاصلی عدھما و یبطل عدھما (قوله او ولاية متعبدۃ) ای الی غیرہ (ہامش رد المختار مع الدر المختار کتاب الجہاد باب المرتد ۴ ۲۴ ط سعید کراچی)

اجازت مجیز، چنانز حکم عدم میں ہوتا ہے، فقط

محمد کفایت الله کان الله له دُوبلی

اللہ کی شان میں گستاخی کرنے والی عورت کا حکم

(سوال) ہندو لورزید کے باہمی تحقیقات ایک عرصہ سے ناخوشگوار ہیں زید اپنی بی بی مسماۃ ہندہ پر طرح طرح کے ظلم کرتا ہے چند آدمیوں کے سامنے ان دونوں میں سخت کلامی ہوئی ہندہ نے طیش میں آکر کہا کہ ”جس خدا نے تم جیسے ظالم انسان پیدا کئے میں ایسے خدا کو خدا نہیں مانتی میں ایسے خدا سے بیزار ہوں“ ان الفاظ کے کہنے کے بعد (۱) ہندہ کا ایمان باقی رہا یا نہیں؟ (۲) اس کا نکاح قائم رہا یا نہیں؟ (۳) کیا مسماۃ ہندہ پر عدت الازم ہے جب کہ وہ تجدید ایمان کرے؟ (۴) کیا تجدید ایمان کے بعد عدت مزارعہ و زید کے علاوہ کسی اور شخص سے نکاح کر لے تو درست ہوگا؟

المستفتى: نمر ٢٨٠٣ والده عبد الغفار وبلي - ٣ شوال ١٣٦٥ هـ

(جواب ۲۰۰) (۱) مساقہ بندہ اس قول کی بناء پر ایمان سے باہر ہو گئی اور مرتد ہو گئی (۲) نکاح بھی باطل ہو گیا (۳) بال تجدید ایمان کے بعد عدت لازم ہے (۴) تجدید ایمان کے بعد وہ جس سے چاہے نکاح کر سکے گی، فقط محمد کفایت الشدکان الشدلی

(١) و بكاح عبد وامه يعبر ان السيد موقوف على الاحارة ككاح الفصولي سبحانه في البوع توقف عقوده كلها ان لها مخير حلة العقد ولا تنطلي ( الدر المحار مع هامش رد المحتار كتاب النكاح باب الكفاءة ٣٥ ٩٦ ط سعيد كراشي )

٢١) يكثر "اد" وصف الله تعالى بها لا يبقى له "و" سحر باسم من اسمائه او بأمر من او امره او اليكبر وعده و عجله او جعل له شريك وولده او روحه - وقال ثن بن بكير نشيد - فهذا كنه كبر (الفاوى الهدية كتاب السير الباب التاسع في احكام المرتدين) مطلب موحيات الكفر ٢/ ٢٥٨ ط ماجدية كونه

(٣) و زائدًا احدهما اى الزوجين مسح عاجل بلا قضاء (درمختار) وقال فى الرد (قوله بلا قضاء) اى بلا توقف على قضاء القاضي وكذا بلا توقف على معنى عدة فى المدخول بها كما فى البحر (وامش رد المحتار مع الدر المختار كتاب النكاح باب نكاح نكاح ٣ ١٩٤٠ طبع سعيد كراتشي)

(٤) وهي في حق حرة ولو كانت بحسب نصيب لطلاق ولو رجعا أو فسخ بجميع أسبابه بعد الدخول حقيقة أو حكماً (درمختار) وقال في الرد: فإنه يجمع أسبابه مثل الانسحاب بحار النكاح والعنف أو عدم الكفاءة وملك أحد الزوجين الآخر والردة في بعض النصوص ولا يفرق عن النكاح القامس والوطي بشبهة فتح (هامش ردالمحتار مع الدرر المختار كتاب الطلاق باب العدة ٣ ٥٠٤ طو سعيد كراشي).

(۵) یہ مضمون صرف شریعی و غیر منجزی کی بناء پر عورت کو تجزیہ بیان اور تجدید کان پر مجبور نہیں کیا جاسکتا لہذا حدت کے بعد عورت کو اس بات کی اجازت ہوئی کہ وہ کسی دوسرے شخص سے نکاح کرے، کما ذکر فی الشامیة و ظہر ان لها التزوج من شاءت (ہامش رد المحتار کتاب الجہاد باب المروءۃ ۲۵۳/۴ ط سعید کراچی) لیکن یہ حکم نہایت بظاہر مشروط ہے کہ نکاح پر غرض نہ ہو بلکہ صاف صاف اس کو چھوڑ دیا تو پھر یہ عورت حدت کے زائر ہے۔ اگرچہ بعض نے ان کو مرتکب نہ کہا ہے بلکہ فی الرد والا یحییٰ ان محلہ ما اذا طلب الروح دلالت مالو سکت او ترکہ صریح فانی لا بحر و تروح من غیرہ لانہ ترک حقہ (ہامش رد المحتار کتاب النکاح باب نکاح الکفار ۱۹۴ ط سعید کراچی)

بیوی مرتد ہو گئی اور حالت ارتداد میں چھپ پیدا ہوا

(سوال) ایک عورت مرتدہ جس کو سال ذیہ سال ارتداد میں گزر گیا اور اسی حالت میں اس کے چھپ پیدا ہو گیا اور اس کے پہلے خاندان نے اس کی کوئی خبر نہ لی ایک سال گزرنے پر وہ اس کو لینے آیا تھا مگر یہ اسکے ساتھ نہ گئی اور باوجود سمجھنے کے اس کے ساتھ جانا بھی نہیں چاہتی معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ وہ اس کو رکھنا بھی نہیں چاہتا بلکہ دھوکہ دینا چاہتا ہے۔ المستفتی ظہیر الدین گورگانی

(جواب ۲۰۱) عورت اگر مرتدہ ہوئی تھی تو اس کا پہلا نکاح ٹوٹ گیا تھا، اگر اب پہلے خاندان سے وراثتی نہیں اور نہ پہلے خاندان کی پروا کرتا ہے تو وہ کسی دوسرے آدمی سے نکاح کر سکتی ہے (۱) پہلے اس کو مسلمان کیا جائے پھر جس سے وراثتی ہو اس سے نکاح پڑھا دیا جائے۔  
محمد کفایت اللہ کان اللہ لدہ دہلی

عورت مذہب تبدیل کر لے 'تو نکاح سے خارج ہو گئی  
مسلمان ہو کر دوسری شادی کر سکتی ہے یا نہیں؟

(سوال) مسماۃ مجید بانو کا عمر ۱۴ سال مسکمی محمد اکرم سے نکاح ہوا محمد اکرم کا اپنی سوتیلی ماں کے ساتھ ناجائز تعلق پہلے سے تھا اور آج تک چلا آتا ہے اس دوران میں مجید بانو نے پنجایت اور علمائے دین کے روبرو ہر چند کوشش کی کہ یا تو مجھ کو آبد کر سے یا طلاق دے اس نے کسی بات کو تسلیم نہ کیا آخر مجبور ہو کر مجید بانو نے عدالت میں تبدیل مذہب کر کے تنفیخ نکاح کی درخواست دی عدالت نے تحقیق کرنے کے بعد نکاح فسخ کر دیا آیا نکاح فسخ ہوا یا نہیں؟

المستفتی نمبر ۱۹۸۵ مولوی عبد المجید خطیب جامع مسجد پٹنم کوٹ

یکم رمضان ۱۴۳۶ھ ۶ نومبر ۱۹۱۳ء

(جواب ۲۰۲) ہاں عورت کے مرتد ہونے سے نکاح فسخ ہو گیا (۱) اور عورت کو مسلمان ہونے کے بعد اختیار ہو گا کہ کسی شخص سے شادی کر لے یا نہ کرے (۲) محمد کفایت اللہ کان اللہ لدہ دہلی

(۱) وارتداد احدهما ای الزوجین فسخ عاجل بلا قضاء (المر المختار مع هامش رد المحتار کتاب النکاح) باب نکاح الکافر ۱۹۳/۳ ط سعید کراتشی

(۲) ولا یخفی ان محله ما اذا طلب الزوج ذلك اما لو سکت او ترکہ صریحا فانها لا تجبر وتزوج من غیره لا نه ترک حقه (هامش رد المحتار) کتاب النکاح باب نکاح الکافر ۱۹۴/۳ ط سعید کراتشی

(۳) وارتداد احدهما ای الزوجین فسخ عاجل بلا قضاء (المر المختار مع هامش رد المحتار کتاب النکاح) باب نکاح الکافر ۱۹۳/۳ ط سعید کراتشی (وقال فی الہندیۃ: ارتد احد الزوجین عن الاسلام وقبعت الفرقۃ بغير طلاق فی الحال قبل الدخول بها وبعده (الفتاوی الہندیۃ) کتاب النکاح) الباب العاشر فی نکاح الکفار ۳۳۹/۱ ط ماحدیہ کوئٹہ (۴) وظاہرہ ان لها التزوج بمن شاء ت (هامش رد المحتار) کتاب الجہاد باب المرتد ۲۵۳/۴ ط سعید کراتشی

شوہر کے مظالم کی وجہ سے عورت مرتد ہوئی تو نکاح فسخ ہوا یا نہیں؟  
(الجمعیہ مورخہ ۹ ستمبر ۱۹۳۱ء)

(سوال) بندہ معمرہ ۳۵ سالہ زید کی بیہوشی تھی جو بائیس سال تک اپنے شوہر زید کے طرح طرح کے آزاد دستی و اسنی سستی رہی آخر مظالم سے تنگ آکر اپنی خالہ کے گھر جا کر رہ گئی مگر اس کے خاوند زید نے قاضی کی عدالت میں طلب زوجہ کا دعویٰ کیا اور قاضی نے بلا سماعت عذرات مسماۃ ہندہ کو اس کے شوہر زید سے نیک چلنی کی ضمانت لیکر بندہ کو زید کے حوالے کر دینا چاہا بالآخر تنگ آکر ہندہ مرتد ہو گئی تاکہ نکاح فسخ ہو جائے ہندہ نے قاضی کو اپنے ارتداد کی اطلاع بھی دیدی اور قاضی نے اپنے ایک معتد طلبہ کو ہندہ کی قیام گاہ پر پہنچ کر تصدیق بھی کرائی اور ہندہ نے کئی آدمیوں کے سامنے اقرار لسانی کیا کہ وہ مرتد ہو گئی ہے مگر قاضی اب بھی ہندہ کو زید کی زوجہ شرعی تصور کرتا ہے اور اسے زید کے گھر بھیجنا چاہتا ہے۔

(جواب ۲۰۳) عورت یہ مرد دونوں میں سے کسی ایک کے مرتد ہو جانے سے نکاح فسخ ہو جاتا ہے (۱) بعض فقہاء نے مرتدہ کو زوج سابق کی طرف جبر الوتائے کافتویٰ بے شک دیا ہے لیکن وہ ارتداد کے سد باب کی غرض سے دیا ہے تاہم اس کے لئے تجدید نکاح کی ضرورت ہے (۲) نیز اس قول پر عمل کرنے والے قاضی کا یہ بھی فرض ہے کہ وہ خاوند کی تعدی اور موجب ارتداد کی بھی تحقیقات کرے اور زوج کو بھی اس کی زیادتیوں اور مظالم کی سزا دے۔  
محمد کفایت اللہ کان اللہ

شوہر کے مظالم کی وجہ سے عورت مرتد ہوئی تو نکاح فسخ ہوا یا نہیں؟  
(الجمعیہ مورخہ یکم مئی ۱۹۳۵ء)

(جواب ۲۰۴) موجودہ حالات میں عورت مرتدہ اسلام قبول کرنے کے بعد کسی دوسرے شخص سے نکاح کر سکتی ہے کیونکہ اس کو دوسرے نکاح سے باز رکھنے اور شوہر اول سے جبراً اس کا نکاح کرانے کی

(۱) وارتداد احدهما فسخ عاجل بلا قضاء بالدر المختار مع هامش رد المختار کتاب النکاح باب نکاح الکافر ۱۹۳/۳ ط سعید کراتی

(۲) مشکوٰۃ اوردت والعباد بالله حکمی عن امی بصروابی القاسم الصغار انهما قال لا نفع العرقۃ بیهما حتی لا تصل الی مقصودھا ان کان مقصودھا العرقۃ وفي الروایات الطاهرۃ بقع العرقۃ وتحسن المرأة حتی تسلم و یحدد النکاح سدا لهذا الباب علیہا (الغناوی الحادیۃ علی هامش الہدیۃ کتاب الطلاق) فصل فی العرقۃ بین الروحین سئل احدهما صاحبه وبالنکح ۵۶۶ ط ماجدیہ کوئٹہ) وقد فی الہدیۃ ولو احرزت کلمۃ الکفر علی لسانہا معبطۃ لروحہا او غرا حال لفسا عن حیالہ او لا متیحات المہر علیہ بکاح و مستأنف تحرم علی روحہا فحصر علی الاسلام ولکل قاض ان یحدد النکاح بأدنی شئی ولو بدیار سحطت او وصیت و لیس لہا ان تروح لا لا بروحہا قال الہد وامی احد یهدا قال ابوالبیث وہ بأخذ فی الثمر ناشی - الغناوی الہدیۃ کتاب النکاح الباب العاشر فی نکاح الکفار ۳۳۹/۱ ط ماجدیہ کوئٹہ)

طاقت عقلی ہے ۱۱

محمد کفایت اللہ کا ان اللہ لہ

شوہر کے آریہ مذہب اختیار کرنے کی غلط خبر مشہور ہونے کی وجہ سے بیوی نے دوسری شادی کر لی، تو کیا حکم ہے؟  
(۱۶ جولائی ۱۹۳۷ء)

(سوال) : زید کی عدم موجودگی میں اس کے متعلق یہ مشہور ہو گیا کہ زید آریہ ہو گیا ہے، زید کی زوجہ نے نکاح ثانی کر لیا، بعد مدت سے عورت کو پتہ چلا کہ زید نے مذہب تبدیل نہیں کیا اسکی صورت میں کیا کیا جائے؟

(جواب ۲۰۵) : اس صورت میں کہ زوجہ نے محض ایک غلط خبر کی وجہ سے نکاح ثانی کر لیا تھا۔ نکاح ثانی صحیح نہیں ہوگا، اور زوج اول کا نکاح باقی ہے۔  
محمد کفایت اللہ کا ان اللہ لہ

(۱) میں نے یہ سمجھا کہ جو بیوی نے نکاح سے عورت کو تجدید اسلام اور تجدید نکاح پر مجبور نہیں کیا جاسکتا ہے۔  
۱۱۔ جس شخص نے نکاح کر لیا، اس کا نکاح صحیح ہے، ظاہرہ ان لها الزوج بمعنا شئت (ہامش رد المحتار مع اندر المختار کتاب الجہاد باب البرد ۴ ۲۵۳ ط سعید کراتشی)  
(۲) احبب ما تولدوا زوجہا، فلنہا الزوج، وحر بعد العدة استحسانا کما فی الاخبار من نفقة بعوتہ او تطلیقہ ثلاثا کذا لولہ یکن نفقة فانہا بکتاب طلاق، واکبر وایہا ام لا بأس بان تعدو تنزوح مسوط (در مختار) وقال فی الرد قولہ لا بأس بان تعدی ای من حیث الطلاق، والموت لا من حیث الاخبار فیما یظهر تأمل ثم لا یخفی انہ اذا ظہر حیاتہ او انکر الطلاق، والردہ ولہ نفقہ علیہ بینہ شرعیۃ یفسخ النکاح الثانی و تعود الیہ (ہامش رد المحتار مع اندر المختار کتاب الجہاد باب البرد ۴ ۲۵۲ ۲۵۳ ط سعید کراتشی)

## بیان حضرت مفتی اعظمؒ

مقدمہ فتح نکاح جوہ ارداد

ہند سوالات بنام گواہ نمبر ۳ مفتی کفایت اللہ صدر مدرس مدرسہ امینیہ دہلی

مقدمہ حسین بی بی بنام خان محمد از ڈیرہ غازی خاں

(سوال ۱) آپ کتنے عرصہ سے حدیث تفسیر وغیرہ علوم عربیہ کا درس دیتے ہیں؟

(جواب) تقریباً اڑتیس برس سے۔

(سوال ۲) افکار کا کام کتنے عرصہ سے کرتے ہیں؟

(جواب) اسی قدر عرصہ سے۔

(سوال ۳) سلسلہ ذیل امور کی بابت بتائیں کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیاں بانی فرقہ احمدیہ کے عقائد وہی ہیں؟ جو قرآن مجید و احادیث صحیحہ مشورہ سے ثابت ہیں اور جو معتقد مشائیر علماء متنبیان اسلام کا عقیدہ اب تک رہا ہے۔ اگر وہ نہیں تو مرزا صاحب موصوف کا کیا عقیدہ تھا؟ اور ایسا عقیدہ رکھنے والا شخص مسلمان ہے یا کافر؟ اپنے بیان میں قرآن مجید و احادیث صحیحہ و کتب عقائد و کتب جماعت احمدیہ کا جن پر آپ کے بیان کا انحصار ہو حوالہ دیں۔

(جواب) مرزا صاحب کے بہت سے عقیدے قرآن مجید و احادیث صحیحہ و جمہور امت محمدیہ کے عقائد کے خلاف ہیں مرزا صاحب نے نبوت کا دعویٰ کیا اور ایسی باتیں کہیں جن سے انبیائے سابقین بلکہ آنحضرت ﷺ پر مرزا صاحب کی فضیلت ثابت ہوتی ہے مرزا صاحب کے کلام سے بعض پیغمبروں کی توہین بھی ثابت ہوتی ہے مرزا صاحب اپنے قبیحین کے سوا باقی تمام مسلمانوں کو کافر قرار دیتے ہیں گویا اس کا مطلب یہ ہے کہ خدا اور اس کے پیغمبروں اور آنحضرت ﷺ اور قرآن پر ایمان لانا بھی مسلمان ہونے کے لئے کافی نہیں رہا جب تک مرزا غلام احمد پر ایمان نہ لایا جائے یہ اور اسی قسم کی وجوہ ہیں جن کی بناء پر مرزا غلام احمد کو جمہور علمائے اسلام خارج از اسلام قرار دیتے ہیں۔

(الف) وجود ذات و صفات باری تعالیٰ

(جواب) مرزا غلام احمد گو خدا کے وجود کے قائل ہیں لیکن خدا کی صفات میں ان کی بہت سی تصریحات شریعت کی تعلیم سے باہر ہیں۔

(ب) وجود ملائکہ

(جواب) ملائکہ کے وجود کے وہ اس طرح قائل نہیں جس طرح کہ سلف صالحین اور جمہور امت محمدیہ کا عقیدہ ہے۔

(ج) آتب سلیہ سابقہ و قرآن مجید  
(جواب) اس کے متعلق میری نظر میں کوئی تصریح نہیں ہے۔

(د) قیامت

(جواب) قیامت کا اظہار اقرار ہے۔

(ه) انبیائے کرام، خصوصاً عیسیٰ علیہ السلام اور محمد ﷺ۔

(جواب) انبیائے کرام کے متعلق ان کے عقائد اور تصریحات جمہور امت محمدیہ کے خلاف موجود ہیں  
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق ان کی تصریحات بہت گراں گن اور موجب توہین ہیں۔

(و) حیات عیسیٰ علیہ السلام

(جواب) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حیات کے قائل نہیں۔ کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام وفات  
پانچے بلحاظ ان کی قبر بھی کشمیر میں ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں۔

(ز) نبوت و رسالت کی تعریف

(جواب) نبی اور رسول کی تعریفیں بھی وہ ایسی کرتے ہیں جس میں ان کی نبوت کی گنجائش نکل سکے۔

(ح) ختم نبوت

(جواب) ختم نبوت کے وہ اس معنی میں قائل نہیں کہ آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی نبی آنے والا نہیں۔

(نوٹ) تمام سوالات میں لفظ مرزا صاحب سے مراد مرزا غلام احمد صاحب بانی فرقہ احمدیہ ہے۔

(سوال ۴) کیا مرزا صاحب نے دعویٰ نبوت مطلقہ و تشریعیہ کیا؟ اور حضور ختم النبیین علیہ السلام کے بعد مدعی  
نبوت کا کیا قلم ہے؟ اور علاوہ ازیں اور بھی مرزا صاحب نے ایسے دعوائے کئے؟ جن سے کفر لازم آئے مثلاً  
دعویٰ الوہیت و دعویٰ وحی جس کو قرآن شریف کے برابر قرار دیا و دعویٰ فضیلت از انبیاء۔ اور ایسے مدعی کے  
لئے شرعاً کیا حکم ہے؟

(جواب) مرزا صاحب نے دعویٰ نبوت کیا ہے۔

(اس موقع پر گواہ نے کہا کہ بہت سے سوالات کے جوابات بہت طول طویل ہوں گے اور کئی روز خرچ ہوں  
گے اس لئے سو روپے ان کی فیس ہونی چاہئے میں نے ان کو کہہ دیا ہے کہ وہ لکھ کر بھیج دیں)

بیان مولوی کفایت اللہ بآقرار صاع :- مرزا صاحب کے دعویٰ میں نبوت مطلقہ اور تشریعیہ دونوں کا  
دعویٰ موجود ہے اور جو شخص کہ آنحضرت ﷺ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرے وہ کافر ہے مرزا صاحب کے  
کا نام میں ایسی باتیں موجود ہیں جن کی بناء پر ان کو خارج از اسلام قرار دیا جاتا ہے مثلاً وحی کا دعویٰ جو قرآن  
کے برابر درجہ رکھتی ہے اور بعض انبیاء علیہم السلام کی توہین آنحضرت ﷺ کی برابر ہی کا دعویٰ اور جو شخص کہ  
کسی نبی کی توہین کرے یا قرآن کے برابر وحی کا دعویٰ کرے یا آنحضرت ﷺ سے برابر ہی کا مدعی ہو وہ کافر ہے

(سوال ۵) کیا مرزا صاحب نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین کی؟

(جواب) ہاں توہین کی ہے۔

(سوال ۶) کیا مرزا صاحب نے آنحضور محمد ﷺ کی توہین کی؟

(جواب) مرزا صاحب کے کلام سے آنحضرت ﷺ کی توہین لازم آتی ہے اور حضور ﷺ کی برابری بلکہ حضور ﷺ سے افضل ہونے کا دعویٰ موجود ہے۔

(سوال ۷) جو شخص انبیائے کرام کی توہین کرے حقیقتہً یا الزام یا امتراء مسلمان ہے یا کافر؟ اس غلطی سے مرزا صاحب مسلمان تھے یا کافر؟

(جواب) جو شخص انبیاء کی توہین کرے یا استہزا کرے وہ کافر ہے۔ اس غلطی سے مرزا صاحب کافر تھے۔

(سوال ۸) کیا مرزا صاحب اپنے منکر کو کافر کہتا تھا؟ جیسا کہ ساری امت کو بجز اپنے متبعین کے کافر کہتا تھا؟

(جواب) مرزا صاحب کے کلام میں اس طرح کی تصریحات موجود ہیں کہ وہ اپنے متبعین کے سوا باقی تمام مسلمانوں کو کافر کہتے تھے۔

(سوال ۹) جو شخص مسلمان کو کافر سے اس کا کیا حکم ہے؟

(جواب) جو شخص مسلمانوں کو اس بے باک کافر کہے کہ وہ اس کے دعوے کی تصدیق نہیں کرتے حالانکہ اس کا دعویٰ ہی غلط و باطل ہے تو یہ شخص کافر ہے۔

(سوال ۱۰) کیا مرزا صاحب کے الہامات اس قسم کے ہیں جس سے مرزا صاحب پر کفر عائد ہوتا ہے؟ اور وہ کیا کیا ہیں؟

(جواب) مرزا صاحب کے بہت سے الہامات اس قسم کے ہیں کہ ان پر کفر عائد ہوتا ہے جو ان کی کتابوں میں دیکھ کر متائے جانتے ہیں آئندہ تاریخ پر حوالے پیش کروں گا۔

(سوال ۱۱) آیا انبیائے کرام صادق اور معصوم ہوتے ہیں؟ اور کیا مرزا صاحب صادق اور معصوم تھے؟ اگر نہیں تو ان کے غیر معصوم ہونے کے وجوہ بیان فرمائیے۔

(جواب) انبیائے کرام یقیناً صادق اور معصوم ہوتے ہیں مرزا صاحب نہ صادق تھے اور نہ معصوم۔ اور ان کے کذب کے ثبوت کے لئے بہت سے شواہد ان کی کتابوں میں موجود ہیں جو آئندہ پیش کروں گا۔

(سوال ۱۲) کیا مرزا صاحب اور ان کے متبعین کے متعلق تمام مشاہیر علمائے اسلام نے بالاتفاق کفر کا فتویٰ دیا ہے یا نہیں؟

(جواب) مرزا صاحب اور ان کے متبعین کے متعلق عام طور پر علمائے اسلام نے کفر کا فتویٰ دیا ہے۔

(سوال ۱۳) کیا مرزا صاحب دعوائے نبوت سے پیشتر ختم نبوت مطلق یا تشریحی کے قائل تھے؟ اور منکر ختم نبوت کے متعلق کیا فتویٰ ہے؟

(جواب) مرزا صاحب دعوائے نبوت سے پہلے ختم نبوت کے قائل تھے اور منکر ختم نبوت باتفاق علماء کافر ہے۔

(سوال ۱۴) مرزا صاحب اور ان کی جماعت معجزات انبیائے کرام کے قائل ہیں یا انکار دہی ہیں؟ اگر انکار دہی ہیں تو شرع میں ان کے متعلق کیا حکم ہے؟ اور کیوں؟



(جواب) مرزا صاحب نے یہ سے معجزات کا انکار کیا ہے اور ان کی صورتیں بدل دی ہیں حالانکہ قرعہ احادیث کی تصریحات ان کی تاویلوں کی صورت میں تردید کرتی ہیں بلکہ بعض معجزات کا انکار اس پیرایہ میں ہے جس سے اصل معجزہ کی تحریر اور اس کا استہزاء لازم آتا ہے جو شخص کہ معجزات انبیاء کرام کا اس طرح کرے کہ اس سے استہزاء پیدا ہو تو وہ اس بناء پر کافر ہے کہ انبیاء علیہم السلام کے متعلق اس کا عقیدہ ثبوت کا مقتضی ہے یا قصد انبیاء کا استہزاء کرتا ہے۔

(سوال ۱۵) مرزا صاحب اجماع امت کے اصول کو تسلیم کرتے تھے؟ یا انکار کرتے تھے؟

(جواب) مرزا صاحب اجماع امت کے اصول کو عملاً تسلیم نہیں کرتے تھے۔

(سوال ۱۶) اجماع امت کے منکر کے متعلق اسلام میں کیا حکم ہے؟

(جواب) اجماع امت اگر حقیقی ہو تو اس کا منکر کافر ہوتا ہے۔

(سوال ۱۷) اگر سوالات مذکورہ کا حکم اثبات میں ہو تو علمائے کرام کے فتوے اگر آپ کے پاس موجود ہو پیش کریں۔

(جواب) اس امر پر فتوے عام ہندوستان میں شائع ہو چکے ہیں میرے پاس کوئی نقل اس وقت موجود ہے آئندہ پیش کروں گا۔

(سوال ۱۸) اخبار الموعودہ دہلی مورخہ یکم جنوری ۱۹۳۹ء کے صفحہ ۴ کالم نمبر ۱ پر آپ کے نام سے جو فہ نسبت نکاح اہل سنت والجماعت و مرزائی درج ہے دیکھ کر متلاکیم کہ یہ فتویٰ آپ نے دیا تھا؟

(جواب) اخبار الموعودہ مورخہ ۳۹-۱-۱ کے صفحہ ۴ کالم نمبر ۱ پر جو فتویٰ تحریر ہے اور جس پر نشان C۱ کشنر ڈالا ہے صحیح ہے اور میرا ہی دیا ہوا ہے۔

فتویٰ مولوی محمد یوسف مدرسہ امینیہ دہلی منسلک ہند حوالات آپ نے پڑھا اور اس پر الجواب صحیح آپ کے تحریر کردہ ہیں اور صدر دارالافتاء مدرسہ اسلامیہ دہلی کی ہے؟

(نوٹ) ایسا کوئی فتویٰ جو مولوی محمد یوسف کا لکھا ہوا ہو اور جس پر ”الجواب صحیح“ مولوی مفتی کفایت صاحب نے لکھا ہو اور دارالافتاء کی سرپرستی میں ہندوستان میں ہے۔

(سوال ۱۹) احمدیہ یعنی مرزائی مرد اور غیر احمدی مسلمان عورت کے مابین نکاح جائز ہے یا نہیں؟

(جواب) احمدی مرد اور غیر احمدی مسلمان عورت کا نکاح جائز نہیں ہے۔

### سوالات جرح

(۱) سوال نمبر تین مندرجہ ہند سوالات منجانب مدعیہ (الف) تا (ح) کے جوابات میں آپ نے اگر حضرت مرزا صاحب کی کسی کتاب کا حوالہ دیا ہے تو آپ متلاکیم کہ آپ نے وہ ساری کتابیں پڑھی ہوئی ہیں جس کا آپ نے حوالہ دیا ہے اور کیا اس کتاب میں اور حضرت مرزا صاحب کی دیگر کتابوں میں جو تصریحات ان (مدعیہ الف تا ح) کے متعلق ہیں ان کو اپنے جوابات میں ملحوظ رکھا ہے؟

اب) سوال نمبر تین کے جواب میں میں نے کسی مخصوص کتاب کا حوالہ نہیں دیا ہے باقی حصہ کا سوال نہیں ہوتا جو جواب دیا جائے۔ حوالیات آئندہ پیش کروں گا۔

ال) (۲) کیا آپ نے بنی سلسلہ احمدیہ مرزا غلام احمد صاحب کی جملہ تصانیف کو پڑھا ہے؟ اور آپ بتا سکتے ہیں جو مطبوعہ فرست کتب سوالات جرح ہذا کے ساتھ شملک کی گئی ہے اس میں حضرت مرزا صاحب کی بغات کے نام درست طور پر درج ہوئے ہیں؟ اگر آپ نے مرزا صاحب کی تمام تصنیفات کو نہیں پڑھا تو تنقیفات حضرت مرزا صاحب کی آپ نے اول سے لیکر آخر تک پڑھی ہیں فرست مطبوعہ کو دیکھ کر ان بغات پر نشان مع ذخفظ خود لگا دیں۔

اب) مرزا صاحب کی جو تصنیفات میں نے پوری پڑھی ہیں فرست مطبوعہ ہیں (جس پر نشان ڈالا گیا) ان کے ناموں پر میں نے ذخفظ کر دیئے ہیں ان کے علاوہ ان کی بہت سی کتابیں میں نے پڑھی ہیں۔

ال) (۳) آپ نے جو عقدہ حضرت مرزا صاحب اور ان کی جماعت کی طرف منسوب کئے ہیں کیا ان عقائد مسائل کو حضرت مرزا غلام احمد صاحب اور ان کی جماعت تسلیم کرتی ہے؟ یا ان عقائد اور مسائل کو وہ اپنی بیرونی اور تحریروں میں رد کرتے ہیں؟

اب) جو مسائل و عقدہ میں نے مرزا صاحب کی طرف منسوب کئے ہیں ان کو مرزا صاحب اور ان کی امت تسلیم کرتی ہے۔

ال) (۴) کیا حضرت مرزا صاحب کی کتابوں میں اللہ تعالیٰ کے وجود اور اس کی ذات اور اس کی صفات پر اور اللہ کے وجود اور صفات پر قرآن مجید اور دوسری پہلی آسمانی کتابوں پر اور قیامت پر اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور نبی کریم ﷺ اور دیگر انبیاء کی نبوت پر اپنا ایمان ظاہر نہیں کیا گیا؟

واب) مرزا صاحب کی تصنیفات میں ان چیزوں کا جن کا سوال میں ذکر ہے بیان ضرور آیا ہے مگر ان کی یقیناً شرعی بہت سے مقامات میں بدل دی گئی ہے۔

ال) (۵) کیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات کا عقیدہ ایسا عقیدہ ہے کہ اس عقیدہ کو نہ ماننے والا مسلمان بن رہ سکتا؟

واب) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات کا عقیدہ جمہور اہل اسلام کے نزدیک مسلمہ عقیدہ ہے اور جو اس ان کی حیات کا عقیدہ نہ رکھے وہ جمہور کے نزدیک اسلام سے خارج ہے۔

ال) (۶) الف) کیا آپ کو معلوم ہے کہ سر سید احمد خاں بانی علیگزہ کالج اور ان کے معتقدین حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کے قائل ہیں؟

واب) سید احمد خاں یا ان کے تبعین کی وہ تصریحات سامنے لائی جائیں جس میں انہوں نے وفات عیسیٰ علیہ السلام کی تصریح کی ہو تو جواب دیا جاسکتا ہے۔

ب) کیا آپ کو علم ہے کہ شیخ محمد عبیدہ مصری مرحوم جو ملک مصر کے مفتی اعظم تھے ان کا اور ان کے تلامذہوں کا بھی عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں۔

(جواب) ایضاً

(ج) کیا آپ کو علم ہے کہ حضرت امام مالک اور امام ابن حزم بھی وفات عیسیٰ کے قتل تھے؟

(جواب) ان دونوں محترم اماموں کی تصریح پیش کرنی چاہیے۔

(د) کیا آپ نے سر سید احمد خاں کی تفسیر القرآن اور شیخ محمد عابدہ مصری مفتی اعظم کی تفسیر جسے محمد رشید رضا ایڈیٹر المنار مصر نے شائع کیا ہے پڑھی ہے؟

(جواب) میں نے یہ دونوں تفسیریں پڑھی ہیں مگر ان کا ایک ایک حرف نہیں پڑھا۔

(و) کیا آپ نے مجمع الحدیث الانوار معتمد شیخ محمد طاہر مگرانی میں حضرت امام مالک کا یہ مذہب پڑھا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام وفات پا گئے ہیں۔

(جواب) مجمع البحار میں امام مالک کا یہ قول مذکور ہونا مجھ کو یاد نہیں "مالک" کا قول مذکور ہے مگر مالک سے خدا جانے کون مراد ہے۔

(و) کیا آپ نے امام ابن حزم کی کتاب المحلی پڑھی ہے؟ جو مصر سے چھپ کر شائع ہوئی ہے کیا اس میں یہ مسند درج ہے یا نہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو گئے ہیں؟

(جواب) میں نے المحلی پوری نہیں پڑھی اور اس میں یہ قول میرے مطالعہ میں نہیں آیا بعد المحلی جلد اول کی ابتداء میں یہ موجود ہے کہ حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام نازل ہوں گے جو آنحضرت ﷺ سے پہلے سے نبی ہیں۔

(ج) آپ کے نزدیک سر سید احمد خاں، حضرت امام مالک، حضرت امام ابن حزم اور مفتی محمد عابدہ اور ان کے معتقدین مسلمان ہیں یا نہیں؟

(جواب) سر سید احمد خاں کے بہت سے عقائد جمہور علمائے اسلام کے خلاف ضرور ہیں مگر ان پر تکفیر کا حکم کرنے میں احتیاط کی جاتی ہے اور حضرت امام مالک اہل سنت و الجماعت کے مسمم امام ہیں اور ابن حزم اور مفتی محمد عابدہ مصری کے متعلق بھی میرے علم میں کوئی وجہ تکفیر نہیں ہے۔

(سوال ۷) کیا حضرت مرزا صاحب نے آنحضرت ﷺ کے بعد کسی شریعت کا آئینا آنحضرت ﷺ کی شریعت کا منسوخ کیا جانا اس کے بعض حصول کا منسوخ کیا جانا کسی ایسے نبی کا آجانا جو آپ کی امت سے باہر ہو اور جس نے آنحضرت ﷺ کی پیروی سے تمام فیض حاصل نہ کیا ہو اپنی کسی کتاب میں جائز لکھا ہے؟

(جواب) مرزا صاحب نے آنحضرت ﷺ کے بعد نبی کا آنا جائز رکھا ہے اور خود تشریفی نبوت کا دعویٰ کر کے ثابت کیا کہ آنحضرت ﷺ کے بعد نبی شریعت آسکتی ہے اور حکم جہاد کے خلاف اپنا حکم دیکر یہ ثابت کر دیا کہ مرزا صاحب شریعت محمدیہ کے احکام کو منسوخ کر سکتے تھے۔

(سوال ۸) (الف) اگر کسی کتاب میں حضرت مرزا صاحب نے یہ لکھا ہے کہ آنحضرت ﷺ خاتم النبیین نہیں ہیں یا آپ پر نبوت ختم نہیں ہے تو اس کا حوالہ دیں؟

(جواب) خاتم النبیین کے معنی مرزا صاحب نے ایسے بیان کر دیئے ہیں کہ آنحضرت ﷺ خاتم النبیین بھی

کتے رہیں اور اپنی نبوت بھی منوالیں حوالہ بات آئندہ دوں گا۔

(ب) حضرت مرزا صاحب نے اپنی کتب میں قرآن مجید کی آیت خاتم النبیین پر اپنا ایمان ظاہر فرمایا ہے یا نہیں؟

(جواب) اس طرح کا ایمان ظاہر کیا ہے جو لوہے لکھایا جا چکا ہے۔

(ن) حضرت مرزا صاحب ہر اس شخص کو جو حضرت نبی کریم ﷺ سے صلح ہو کر اور نبی کریم ﷺ کی پیروی کو چھوڑ کر دعوائے نبوت کرتے اسے ملعون سمجھتے ہیں یا نہیں؟

(جواب) صرف یہی کافی نہیں کہ آنحضرت ﷺ کی نبوت سے باہر ہو کر جو شخص منصب نبوت کا دعویٰ کرے وہی ملعون ہے بلکہ آنحضرت ﷺ کے بعد جو شخص بھی نبوت کا دعویٰ کرے وہ ملعون ہے اور یہ بات مرزا صاحب نے تسلیم کی ہے۔

(سوال ۹) اے۔ نبوت مطلقہ اور نبوت تشریفی سے آپ کی کیا مراد ہے؟

(جواب) نبوت مطلقہ سے یہ مراد ہے کہ کسی شخص کو حضرت حق سبحانہ تعالیٰ کی طرف سے منصب نبوت عطا کیا جائے خواہ اس کو جدید شریعت دی جائے یا نہ دی جائے اور تشریفی نبوت سے یہ مراد ہے کہ منصب نبوت کے ساتھ اس کو جدید شریعت بھی عطا کی جائے۔

(انی) کیا ایسے نبی کا نام آپ بتا سکتے ہیں جس نے آنحضرت ﷺ کے بعد یہ دعویٰ کیا ہو کہ میں آنحضرت ﷺ کا جی و لور آپ کی شریعت کے تابع ہوں اور پھر اس کی نسبت یہ فتویٰ دیا گیا ہو جو آپ نے بیان کیا ہے؟

(جواب) ایسے نبی بھی ہوئے ہیں جنہوں نے حضرت ﷺ کی نبوت کا انکار نہیں کیا مگر آپ کے بعد اپنی نبوت کا دعویٰ کیا ہے اور وہ کافر قرار دیئے گئے جن میں سے ایک شخص اخرس کا واقعہ مشہور ہے۔

(نی) کیا آپ قرآن مجید کی کسی آیت سے دہا سکتے ہیں جس میں یہ بیان کیا گیا ہو کہ آنحضرت ﷺ کے بعد آپ کی پیروی کرتے ہوئے اور آپ کی شریعت کے تابع رہتے ہوئے آپ کی امت میں سے کوئی شخص درجہ نبوت تابع آنحضرت ﷺ نہیں دے سکتا؟

(جواب) قرآن شریف کی آیت فی قرآن النبیین ہی اس معنی کے لئے نص صریح ہے کہ اس میں تمام انبیاء کا خاتم منور ہو کر قرار دیا گیا ہے اور تشریفی و غیر تشریفی نبوت کا فرق نہیں کیا گیا۔

(انی) کیا آپ کو علم ہے کہ شیخ آبی بنی المدینہ ابن العربی نے کتاب فتوحات مکیہ میں یہ تحریر کیا ہے کہ

آنحضرت ﷺ نبوت کے ختم ہونے اور آپ کے بعد کسی نبی کے نہ آنے کے یہ معنی ہیں کہ ایسی نبوت اور ایسا نبی نہ ہوگا جو آنحضرت ﷺ کی شریعت و منہج کرے یا آپ کی شریعت کے خلاف کوئی شریعت لائے اور شیخ آبی بنی کوئی عبارت اس مطلب میں صریح نہیں ہے؟

(جواب) شیخ آبی بنی کوئی عبارت اس مطلب میں صریح نہیں ہے۔

(نی) کیا آپ کو علم ہے کہ علی بن محمد سلطان القاری جو ملاحی قادری کے نام سے مشہور ہیں انہوں نے اپنی کتاب موضحات سیر میں لکھا ہے کہ آیت خاتم النبیین کے یہ معنی ہیں کہ آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی ایسا

نبی نہیں آئے گا جو آپ کے مذہب کو منسوخ کرے اور آپ کی امت سے نہ ہو۔

(جواب) ملام علی قاری کی عبارت کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد کسی نبی کے آنے کو جائز سمجھتے ہوں۔

(ایف) کیا مولوی محمد قاسم مرحوم نانوتوی بانی مدرسہ دیوبند نے اپنی کتاب تحذیر الناس میں یہ لکھا ہے کہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبی ﷺ کوئی نبی پیدا ہوا تو پھر خاتمیت نبوت محمد ﷺ میں کوئی فرق نہیں آئے گا۔

(جواب) مولانا محمد قاسم صاحب کی کتاب تحذیر الناس کی عبارت کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی نبی آپ کی امت میں سے آسکتا ہے۔

(جی) کیا آپ کو علم ہے کہ مولانا ابوالحسنات محمد عبداللہ کھٹونی مرحوم نے اپنے رسالہ موسومہ دافع الوسواس فی اثر لن عباس میں لکھا ہے کہ بعد آنحضرت ﷺ کے یا زمانہ میں آنحضرت ﷺ کے بعد کسی نبی کا ہونا محال نہیں بلکہ صاحب شرع جدید ہونا البتہ ممکن ہے۔

(جواب) مولانا عبداللہ کھٹونی صاحب کا بھی یہ مطلب ہرگز نہیں کہ آنحضرت ﷺ کے بعد کسی کو منصب نبوت عطا ہو سکتا ہے۔

(اچ) کیا آپ نے کلمہ جمع حارۃ لا نورۃ بنصف شیخ محمد طاہر مگرانی پڑھا ہے؟ جس میں حضرت عائشہ کا یہ قول درج ہے کہ آنحضرت ﷺ کو نہ تم انبیاء کو اور یہ نہ کہو کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں۔

(جواب) حضرت عائشہ کا یہ قول میں نے پڑھا ہے مگر اس کا مطلب یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی نبی جو کہ پہلے کا نبی ہو جیسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آنا محال نہیں۔

(آئی) قرآن مجید کی آیت خاتم النبیین کس سن میں آنحضرت ﷺ پر نازل ہوئی تھی اور کیا اس آیت کے نازل ہونے کے بعد حضور اکرم ﷺ کے فرزند ابراہیم نے وفات پائی تھی؟ اس وقت آنحضرت ﷺ نے یہ فرمایا تھا کہ اگر میرا پورا ابراہیم زندہ رہتا تو نبی ہوتا۔

(جواب) اگر آیت خاتم النبیین نازل ہو چکی تھی اور اس کے بعد میں حضور اکرم ﷺ نے یہ فرمایا کہ لو عاش کان نبیا تو اس کا مطلب یہ ہے کہ حضور ﷺ کو یہ بتلانا تھا کہ چونکہ میرے بعد نبوت نہیں ہو سکتی تھی اس لئے تقدیر الہی یہی تھی کہ میرا پورا زندہ نہ رہے۔

(سوال ۱۰) عربی محاورہ خاتم الختمین خاتم الاولیاء خاتم القہماء کیا معنی ہوتے ہیں؟

(جواب) اس لفظ کے تو کیں معنی ہوتے ہیں کہ جس کو خاتم القہماء کہا جائے وہ گویا آخری فقیہ ہو جس کو خاتم المفسرین کہا جائے وہ آخری مفسر ہو مگر اس کا اطلاق مبالغہ یا مجازاً کسی بڑے فقیہ یا مفسر پر کر دیا جاتا ہے گو اس کے بعد اور فقیہ و مفسر پیدا ہوتے رہتے ہیں لیکن خاتم النبیین کا اطلاق آنحضرت ﷺ پر مبالغہ یا مجازاً نہیں کیا گیا ہے آپ حقیقی اور واقعی طور پر خاتم ہیں اور آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا۔

(سوال ۱۱) کیا آپ نے کتاب کنوز الخفائی فی حدیث خیر الخلائق مصنف امام منادیؒ پڑھی ہے؟ اور اس میں یہ حدیث دیکھی ہے کہ لو جکر افضل هذه الامم لان یكون نبی ان الفاظ کا رد ترجمہ کر دیجئے۔

(جواب) اس کتاب کو میں نے دیکھا ہے اس حدیث کا یہ مطلب ہے کہ ابو بکرؓ اس امت میں سب سے افضل ہیں مگر یہ کہ نبی نہیں یہ جب کہ غلط نیا ہو اگر نبی ہو تو پھر حدیث کی صحیح عبارت وہ ہے جو جمع صغریٰ میں ہے یعنی ابو بکر افضل الناس الا ان یکن نبی یعنی نبیوں کے سوا ابو بکر تمام لوگوں سے افضل ہیں۔

(سوال ۱۲) آپ کے نزدیک شیخ محی الدین ابن عربیؒ، علی بن محمد سلطان القاریؒ، مولوی محمد قاسم دیوبندیؒ، مولوی عبدالحی تھنویؒ، شیخ محمد طاہر عجمانیؒ کس درجہ کے مسلمان تھے؟

(جواب) یہ سب عالم اور بزرگ مسلمان تھے۔

(سوال ۱۳) کیا حضرت مرزا صاحب نے کسی جگہ اپنا یہ عقیدہ ظاہر فرمایا ہے کہ میں تمام انبیاء سے افضل ہوں؟

(جواب) ہاں مرزا صاحب نے اس قسم کے الفاظ لکھے ہیں جن سے یہ مطلب سمجھا جاتا ہے مثلاً ان کا اپنا شعر ہے۔

آنچه دادا است ہر نبی را جام  
داد آں جام را مرا بہ تمام  
(در خمین)

اور ان کا دوسرا شعر ہے۔

لہ عسف القمر المنیر وان لی  
عسا القمران المشرقان انکو  
(اعجاز احمدی ص ۷۷)  
یعنی آنحضرت ﷺ کے لئے تو صرف چاندؒ رہا ہو اور میرے لئے چاند اور سورج دونوں پر گر رہا ہوں۔  
یہ ہے کہ حضور ﷺ کی نبوت کی نشانی کے طور پر تو صرف چاندؒ گر رہا ہو اور میری (نبوت کی) نشانی کے لئے چاند اور سورج دونوں کا گر رہا ہوں۔

اور مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ ”ہمارے نبی کریم ﷺ کی روحانیت نے پانچویں ہزار میں اجمالی صفات کے ساتھ حضور فرمایا اور وہ زمانہ اس روحانیت کی ترقیات کا اہتمام تھا بعد اس کے کمالات کے معراج کے لئے پہلا قدم تھا پھر اس روحانیت نے چھ ہزار برس کے آخر میں یعنی اس وقت پوری طرح تجلی فرمائی“  
(خطبہ الدمیہ ص ۷۷)

ایک اور جگہ لکھتے ہیں ”غرض اس زمانہ کا نام جس میں ہم ہیں زمان البرکات ہے لیکن ہمارے نبی اکرم ﷺ کا زمانہ زمان التائیدات اور دفع الآفات تھا۔“

(اشہار مرزا صاحب مورخہ ۲۸ مئی ۱۹۰۰ء مندرجہ تبلیغ رسالت جلد نہم ص ۴۴)

نیز مرزا صاحب فرماتے ہیں ”اسلام بلاں کی طرح شروع ہوا اور مقدر تھا کہ انجام کار آخر زمانہ میں بدرجہ جو جائے خدا تعالیٰ کے حکم سے جس خدا تعالیٰ کی حکومت نے چاہا کہ اسلام اس صدی میں بدرجہ کی شکل اختیار کرے جو شکاریہ سے بدرجہ کی طرح مشابہ ہو پس انہیں معنوں کی طرف اشارہ ہے خدا تعالیٰ کے اس قول میں کہ لَقَدْ بَصُرَ كَمَا اللَّهُ بَصُرَ (خطبہ امامیہ ص ۱۸۴)

ان عبارتوں کا اور ان کے عاہدہ ان کی تفسیروں میں علامہ کا مطلب صاف ہے کہ آنحضرت ﷺ کا زمانہ بھی

روحانی ترقیات کا تعلق نہ تھا بلکہ اللہ کی تعالٰی اور مرزا صاحب کے ذریعہ سے وہ معراج کمال پر پہنچے یعنی مرزا صاحب آنحضرت ﷺ سے بھی اعلیٰ اور افضل و اکمل ہیں اور جب حضور اکرم ﷺ سے بھی افضل ہوئے تو ان کا لازمی نتیجہ یہ ہوا کہ تمام انبیاء سے افضل و اکمل ہوئے۔

(سوال ۱۳) کیا حضرت مرزا صاحب نے اپنی کتابوں میں یہ نہیں لکھا کہ میں آنحضرت ﷺ کا نام اور آپ کا متی اور آپ کی شریعت کا تتبع ہوں؟

(جواب) مرزا صاحب کی کتابوں میں یہ بھی لکھا ہے اور اس کے خلاف یہ بھی لکھا ہے جو نمبر ۱۳ کے جواب میں میں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ روحانی ترقی کے پسے قدم پر تھے اور مرزا صاحب معراجِ قمال پر۔

جب مسلمان مرزا صاحب پر اعتراض کرتے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد تم نبی کیسے ہو گئے تو ان سے جان چھانٹ کے سنے وہ کہہ دیا کرتے تھے کہ میں تو آنحضرت ﷺ کا غلام اور امتی ہوں اور حضور ﷺ کے اتباع کی بدولت مجھ کو نبوت ملی ہے، جب اپنی عقلی میں آتے تو پھر صاحبِ وحی اور صاحبِ شریعت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے مضامین کا طوفان برپا کر دیتے۔

(سوال ۱۵) قرآن شریف کی رو سے کسی نبی و دوسرے نبی پر فضیلت ہو سکتی ہے یا نہیں؟

(جواب) قرآن شریف میں ہے۔ "فَلَمَّا رَأَىٰ أَنفُسَهُمْ يَافِقُونَ"۔

(سوال ۱۶) کیا آپ کے نزدیک ممدی موعود اور مسیح موعود کا درجہ عام القیلول کے برابر ہے؟

(جواب) ممدی موعود اور مسیح موعود کا درجہ بہت بڑا ہے کیونکہ مسلمان تو حضرت مسیح موعود کو وہی نبی عیسیٰ بن مریم مانتے ہیں جو بنی اسرائیل میں مبعوث ہوئے تھے اور ان کی نبوت کا دور ختم ہو گیا اب وہ اس امت میں ہر ایک خلیفہ آنحضرت ﷺ کے مبعوث ہوں گے یہ بعثت بعثت نبوت نہ ہوگی اور نہ وہ نبوت سابقہ سے محذول ہوں گے بلکہ ان کی نبوت کا دور ختم ہو چکا ہے اس لئے وہ حیثیت نبی مبعوث نہ ہوں گے بلکہ اس امت میں خلیفہ خاتم المرسلین ہوں گے جو پہلے اپنی امت میں نبی تھے اور ممدی موعود بھی آنحضرت ﷺ کے خلیفہ اور ولی کامل ہوں گے اور یہ دونوں خلیفہ طحطاہ ہوں گے۔

(سوال ۱۷) کیا آپ کو علم ہے کہ شیعوں کے نزدیک شیعہ مذہب کے بارہ امام آنحضرت ﷺ کے سوا تمام انبیاء سے افضل ہیں؟

(جواب) آئران میں سے عالیٰ فرقوں کا یہ عقیدہ ہو تو ان کی عمر اسی اور ضلالت کا نتیجہ ہوگا۔

(سوال ۱۸) اگر آپ کے پاس کتاب سار الہوار جلد ۷ مصنفہ محمد باقر مجلسی مطبوعہ ایران موجود ہے تو اس کے صفحہ ۳۴۵ "باب تفضیلہ علی الانبیاء و علی جمیع الخلق" لودیکہ کرتھلائیں کہ اس میں یہ عبارت موجود ہے اعلم ما ذکرہ رحمہ اللہ من فضل نبینا و امتنا صلوات اللہ علیہم علی جمیع المخلوقات و

کون استأمن علیہم السلام افضل من سائر الانبیاء هو الذی لا یرتاب فیہ من تنبہ اخبارہ (جواب) یہ کتاب میرے پاس موجود نہیں۔

(سوال ۱۹) کیا سنی مرد کا شیعہ عورت سے اور شیعہ مرد کا سنی عورت سے نکاح ہو سکتا ہے؟





ہوں، نیز اسمعیل ہوں، میں موسیٰ ہوں، میں داؤد ہوں، میں یحییٰ بن مریم ہوں، میں محمد ﷺ ہوں یعنی بروزی طور پر۔“ (تحفہ حقیقۃ النوحی ص ۸۴)

(سوال ۲۱) اگر حضرت مرزا صاحب کی کسی کتاب سے یا کسی عبارت سے آپ کے نزدیک حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توحین تکلفی ہے تو کیا حضرت مرزا صاحب نے اس کے متعلق بار بار یہ نہیں فرمایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توحین ہرگز نہیں کی گئی، بعد ان حملوں کے جواب میں جو عیسائیوں نے حضرت محمد ﷺ پر کئے ہیں عیسائیوں کو ازراہی رنگ میں جواب دیئے گئے ہیں۔

(جواب) مرزا صاحب نے یہ عذر کیا ہے مگر یہ عذر غلط ہے کیونکہ ان کی کتابوں میں اس طرح توحین موجود ہے کہ وہاں — — — عیسائیوں کو ازراہی رنگ میں جواب دینے کا عذر چل ہی نہیں سکتا۔

(سوال ۲۲) کیا آپ مولانا رحمت اللہ کیرانوی صاحب کی مرحوم کو جنہوں نے کتاب ازالۃ الالہام فارسی میں نامی تھی جانتے ہیں؟

(جواب) ہاں مولانا رحمت اللہ صاحب صاحب کی کتاب اور کچھ حالات سنے ہوئے ہیں۔

(سوال ۲۳) کیا آپ مولوی آل حسن صاحب مرحوم کو جانتے ہیں؟ جو مولوی رحمت اللہ کے ہم عصر تھے اور عیسائیوں کے جواب میں انہوں نے کتاب استفسار لکھی تھی؟

(جواب) مولانا آل حسن صاحب مرحوم کے نام سے واقف ہوں۔

(سوال ۲۴) کیا آپ کو علم ہے کہ مولوی رحمت اللہ صاحب مرحوم اور مولوی آل حسن مرحوم نے اپنی کتابوں میں عیسائیوں کی تردید کرتے ہوئے ازراہی رنگ میں اس قسم کی عبارت کا استعمال کیا ہے جیسے حضرت مرزا صاحب نے عیسائیوں کی تردید میں بعض عبارت لکھی ہیں مولوی رحمت اللہ صاحب مرحوم صاحب کی اور مولوی آل حسن صاحب مرحوم کی نسبت آپ کا کیا اعتقاد ہے؟

(جواب) ان کی عبارتیں پیش کرو تا کہ مرزا صاحب کی عبارتوں سے ان کا مقابلہ ہو سکے مولانا رحمت اللہ صاحب ایک بزرگ، لمبے تھے مولوی آل حسن صاحب سے میں زیادہ واقف نہیں ہوں۔

(سوال ۲۵) جس شخص نے مندرجہ ذیل عبارت اپنی کتاب میں لکھی ہیں اس کی نسبت آپ کا کیا فتویٰ ہے؟ (اے) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نبی ہونا تو عقلاً مشتبہ ہے اس لئے کہ حضرت مریم یوسف کے نکاح میں نہیں تھی چنانچہ اس زمانہ کے معاصرین لوگ جینی یسود جو کہتے ہیں وہ ظاہر ہے۔

(بی) تربیت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ازروئے حکمت بہت ناقص ٹھہری۔

(سی) اگرچہ ان گویوں انبیائے بنی اسرائیل اور ان کے حواریوں کی ایسی ہیں جیسے خواب اور مجذوبوں کی، اگر نہیں باتوں کا نام چھوٹی ہے تو ہر ایک آدمی کے خواب اور ہر دیوانہ کی بات کو ہم چٹن گوئی ٹھہرا سکتے ہیں۔

(ڈی) عیسیٰ بن مریم آخر و زمانہ ہو کر دینت انہوں نے وفات پائی۔

(ای) سب عقلاً جانتے ہیں کہ بہت سے قسم سحر کے مشابہ ہیں معجزات سے۔ خصوصاً معجزات موسیٰ و

(ایضاً) اشعیاء اور امیہ اور عیسیٰ کی غیب گوئیاں قواعد نجوم اور رمل سے غلطی نکل سکتی ہیں بلکہ اس سے بہتر۔  
 (جی) حضرت عیسیٰ کا معجزہ احیائے میت کا بعضے بھان متی کرتے پھرتے ہیں کہ ایک آدمی کا سر کاٹ ڈالا بعد اس کے سب کے سامنے دھڑ سے دھڑ مار کر کماٹھ کھڑا ہوا وہ اٹھ کھڑا ہوا۔  
 (انجی) معجزات موسویہ و عیسویہ کے سبب مشہور کارخانہ سحر اور نجوم وغیرہ کے کسی کی نظر میں ان کا اعجاز ثابت نہیں ہو سکتا دوسرے یہ کہ معجزات موسویہ اور عیسویہ کی سی حرکات یہاں بہتوں نے کر دکھائیں۔  
 (آئی) یسوع نے کہا میرے لئے کہیں سر رکھنے کی جگہ نہیں دیکھو یہ شاعرانہ مبالغہ ہے اور صریح دنیا کی تنقید سے شکایت کرنا قبیح ترین ہے۔

(بے) جوان ہو کر اپنے منہ سے عیسیٰ کا مرید ہوا اور آخر کار ملعون ہو کر تین دن دوزخ میں رہا۔  
 (کے) جس طرح اشعیاء اور عیسیٰ علیہ السلام کی بعض بلکہ اکثر چوٹیں گویاں ہیں جو صرف بطور معنی اور خواب کے ہیں جس پر چاہو منطقی کر لو باعتبار ظاہری معنوں کے محض جھوٹ ہیں یا مانند کلام یوحنا کے محض مجذوبوں کی سی ہر ہیں سو یہی چوٹیں گویاں البتہ قرآن میں نہیں ہیں۔  
 (ایل) حضرت عیسیٰ نے یہودیوں کو جو حد سے زیادہ گالیاں دیں تو ظلم کیا۔  
 (ایم) کافروں نے معجزہ مانگا حضرت عیسیٰ نے ان کافروں کو جھڑک دیا اور تمہارے عید الہی کی یا کچھ نہیں بے چکے بیٹھے رہے اور ان کے ہاتھوں ذلتیں اٹھائیں۔

(این) جناب مسیح اقرار می فرماید کہ یحییٰ اور یہیائیل می مانند و ہمراہ جناب مسیح بسیار زباں ہر آدمی تکلم و مال خود را می خورد اند و زنان فاحشہ پانہائے آنجناب را می پسند و آنجناب مرثیہ مریم را دوست می داشتند و خود شراب برائے نوشیدن و دیگر کمال عطای فرمودند۔

(او) کو فتنہ یسود افزہ سعادۃ مندرشاں از وجہ پسر خود زنا کرد و حاملہ گشت و قارض را کہ از آباء اجداد سلیمان و عیسی علیہ السلام بود زانیہ۔ یعقوب علیہ السلام بچ کس را زہنہا سزائے نہادند۔

(جواب) یہ تمام اقتباسات اصل کتابوں اور ان کے سیاق و سباق سے ملا کر پڑھے جائیں جب کچھ خیال قائم کیا جاسکتا ہے۔

(سوال ۲۶) کیا آپ مولانا عبدالرحمن جامی مرحوم کو جانتے ہیں؟ اور کیا آپ کو علم ہے کہ انہوں نے اپنی کتاب سلسلۃ الذہب میں فارسی میں مندرجہ ذیل نظم لکھی ہے؟ اگر آپ کو علم نہ ہو کہ یہ نظم کس نے لکھی ہے تو یہ فرمادیجئے کہ جس شخص نے یہ نظم لکھی ازراہی رنگ میں حضرت علیؑ کی شان میں لکھی ہے وہ مسلمان ہے یا کافر ہو گیا؟

گفت کالے در علوم دیں کامل  
 کہ ترا یا قلم ولی علی  
 از کد میں علی خن خواہی  
 یا ز ازل کش منم ری درین

شیعہ پیش سلی فاضل  
 باز گو رزمے از علی ولی  
 گفت کالے درد لائے من وای  
 زں علی کش توئی ظمیر و معین

فَت مَن گرچہ اند کے دانم  
شرح ایں نکتہ را تمام بخو  
فت آل کو یاد عزیزیدہ تو

در دو عالم علی یکے دانم  
آں کدامت و ایں کددام بخو  
نیت جز نقش تو کشیدہ تو

بیکرے آفریدہ خیال  
پهلوان بروت مانیدہ  
نرنگ پرچہ ہر یک  
اندہ نفس خویش چوں من و تو  
در خمیر ہر دور خود کندہ  
منازعت دلش سے مانگ  
جدایہ بحر خواست دیر پار  
چوں اتریں در طرخت بست عمر  
در تنگ و پائے بہر ایں مطلوب  
باختیں و ہم وطن زما دانی  
ایں ملی در شام کہ وہ  
دل علی کش منہ بہاں اندہ  
بر صف اہل ریح ہا دل صاف  
ہوہ از غایت قوت خویش  
ایں علی و کمال خلق و بند  
نیت در پنج معنی و ہمت  
لہو و ہوم خویش واردو  
حے بہر خود تراشیدہ

گزارانیدہ برو احوال  
بہر کیس دروغا گالیہ  
کینہ خوی و مفتح و سفاک  
فارغ از دین و کیش چوں من و تو  
بروہ تادوش دورش افکندہ  
شدایہ بحر در میاں حائل  
لیکن آل بر عمر گرفت قرار  
شد خلافت نصیب یار و گز  
ہم غالب شد ندو لو مغلوب  
اسد اللہ غالبش خوئی  
خود نبود است ورنہ باشدہ  
سیت نفس شوم را کندہ  
بہر اندائے دیں کشیدہ مصاف  
خالی از حول خویش و قوت خویش  
عین یاجر و یارو عین عمر  
رافضی ربا و مشہکتہ  
زانکہ موبوم اوست در خوردو  
خاطر از مر لو خراشیدہ

(جواب) مجھے معلوم نہیں کہ یہ نظم کس کی ہے اور شیعہ سنی سے اس میں کون اشخاص مراویں نیز اس کا مضمون صاف ہے ایک موبوم "علی" کو کہا گیا ہے جو کچھ کہا گیا ہے اور دونوں پہلو آئے سائے موجود ہیں اس میں غلط فہمی کا کوئی امکان نہیں۔

(سوال ۲۷) کیا حضرت مرزا صاحب نے اپنی کتابوں میں آنحضرت ﷺ کی چند تعریفیں نہیں کیں؟  
(جواب) آنحضرت ﷺ کی تعریف بے شک کی ہے لیکن جب کہ خود بھی آنحضرت ﷺ کے بروز باہم نہیں محمد ہونے کا دعویٰ بھی کر دیا گیا ہے آنحضرت ﷺ سے بھی اپنے آپ کو بڑھا دیا تو حضور ﷺ کی تعریف گویا اپنے آپ کو انتہائی معراج ترقی پر پہنچانے کی تمہید تھی (دیکھو جواب نمبر ۱۳)

(سوال ۲۸) کیا حضرت مرزا صاحب نے انبیاء کی تحقیر کرنا اپنی کتابوں میں ناجائز قرار نہیں دیا؟  
(جواب) یہی تو لطف ہے کہ ایک جگہ جس چیز کو ناجائز قرار دیتے ہیں دوسری جگہ اس ناجائز کار تکاپ اس جرات و دلیری سے کرتے ہیں کہ عقل و دماغ رہ جاتی ہے۔

(سوال ۲۹) یہ درست ہے یا نہیں کہ حضرت مرزا صاحب کے مخالفوں نے انبیاء کی توہین کرنے کا الزام آپ پر لگایا تھا اور آپ نے اپنی کتابوں میں بار بار اس کی تردید کی ہے؟  
(جواب) انہوں نے اس الزام کی تردید کی ہے مگر تردید ناقابل قبول اور ناقابل اعتماد ہے جیسے کہ نمبر ۲۱ کے جواب میں کہہ چکا ہوں۔

(سوال ۳۰) حضرت مرزا صاحب کے دعوے سے پہلے جو لوگ اس امت کے گزرے ہیں ان کے متعلق حضرت مرزا صاحب کا کوئی فتویٰ آپ نے حضرت مرزا صاحب کی کسی کتاب میں پڑھا ہے تو اس کا حوالہ دیجئے۔

(جواب) اس سوال کا مفہوم صاف نہیں۔

(سوال ۳۰.۱) اگر کوئی شخص حضرت مرزا صاحب کو مفتزی قرار نہیں دیتا اور آپ کی تکفیر و تکذیب نہیں کرتا اور جو لوگ آپ پر کفر کا فتویٰ دینے والے ہیں ان کی ہاں میں ہاں نہیں مانتا اور وہ اہل قبلہ میں سے ہے تو ایسے شخص کے متعلق حضرت مرزا صاحب نے وہی فتویٰ دیا ہے جو آپ کی تکفیر و تکذیب کرنے والوں اور آپ کو مفتزی قرار دینے والوں کے متعلق ہے تو اس کا حوالہ دیجئے؟

(جواب) ہاں مرزا صاحب کی عبارتوں میں مرزا صاحب کے نو پر ایمان نہ لانے والوں کو خدا و رسول پر ایمان نہ رکھنے والا قرار دیا گیا ہے دیکھئے مرزا صاحب کا قول ہے۔

”خدا وہ اس کے جو مجھے نہیں مانتا وہ خدا اور رسول ﷺ کو بھی نہیں مانتا“ (حقیقۃ الوحی ص ۱۶۳)  
اور ان کا الہام ہے ”جو شخص تیری پیروی نہیں کرے گا اور تیری بیعت میں داخل نہیں ہو گا اور تیرا مخالف رہے گا وہ خدا اور رسول ﷺ کی نافرمانی کرنے والا اور جنسی ہے“

(اشتہار معیار الاخیار مندرجہ تبلیغ رسالت جلد نہم ص ۷۲ مجموعہ اشتہارات مرزا صاحب)

مرزا صاحب کے خلیفہ مرزا محمود احمد کا فتویٰ یہ ہے۔

”آپ (مرزا صاحب متبع موعود) نے اس شخص کو جو آپ کو سچا جانتا ہو مگر مزید طہیزان کے لئے اس بیعت میں توقف کرتا ہے کافر ٹھہرایا ہے بلکہ اس کو بھی جو آپ کو دل میں سچا قرار دیتا ہے اور زبانی بھی آپ کا انکار نہیں کرتا لیکن ابھی بیعت میں اسے کچھ توقف ہے کافر ٹھہرایا ہے (ارشاد مرزا محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان مندرجہ تحفۃ الایمان جلد نمبر ۶ نمبر مارچ ۱۹۱۱ء) منقول از قادیانی مذہب ص ۶۳۹ طبع پنجم۔

مرزا صاحب کا قول ہے ”پس یاد رکھو کہ جیسا کہ خدا نے مجھے امداد دی ہے تمہارے اوپر حرام ہے اور قطعی حرام ہے کہ کسی مفکر اور مذہب یا مژدہ کے پیچھے نماز پڑھو بلکہ چاہئے کہ تمہارے امام ہو جو تم میں سے ہو“  
(اربعین نمبر ۳ ص ۳۲) (مرزا صاحب سے) سوال: واکہ اگر کسی جگہ امام نماز حضور کے حالات سے واقف

نہیں تو اسکے پیچھے نماز پڑھ لیں یا نہ پڑھیں۔

حضرت مسیح موعود (یعنی مرزا صاحب) نے فرمایا کہ پہلے تمہارا فرض ہے اسے واقف کرو پھر اگر تصدیق نہ کرے نہ تکذیب کرے تو وہ بھی منافق ہے اس کے پیچھے نماز نہ پڑھو (ملفوظات احمدیہ حصہ چہارم ص ۱۳۶) از قادیانی مذہب ص ۶۶۳ طبع پنجم

(سوال ۳۱) کیا یہ درست نہیں کہ حضرت مرزا صاحب کے بعض مخالف مولویوں نے بعض دوسرے مولویوں کے پاس پہنچ کر آپ کے خلاف فتویٰ حاصل کیا اور حضرت مرزا صاحب نے اپنی طرف سے فتویٰ دینے میں امتداء نہیں کی؟

(جواب) علمائے اسلام نے مرزا صاحب کے دعویٰ باطلہ اور توہین انبیاء و تاویلات مردودہ کی بناء پر ان کے خلاف فتوے دیئے مگر مرزا صاحب نے علماء کے خلاف زہر افشائی اور سب و دھم بہت سے شروع کر رکھا تھا۔

(سوال ۳۲) کیا آپ شیخ الاسلام ابوالعباس المعروف ابن تیمیہ کو جانتے ہیں؟ آپ کے نزدیک وہ کیسے عالم تھے؟ کیا آپ نے ان کی کتاب منہاج السنۃ جلد ۳ پڑھی ہے جس میں انہوں نے ص ۶۱ و ۶۲ میں بیان کیا ہے کہ خوارج حضرت علیؑ اور حضرت عثمانؓ اور ان کے رعی جماعت کو کافر کہتے تھے مگر حضرت علیؑ اور ان کی جماعت خارجیوں کو کافر نہیں کہتے تھے اُراس کا علم نہ ہو تو بتلادیتے تھے کہ بطور امر واقعہ یہ درست ہے یا نہیں کہ حضرت علیؑ اور ان کی جماعت خارجیوں کو کافر نہیں کہتے تھے؟

(جواب) منہاج السنۃ میں نے پڑھی ہے مگر اس کا نسخہ اس وقت موجود نہیں ہے تاکہ حوالے کی صحت کی جانچ اور ان کی عبارت کا مطلب بیان کیا جاسکے۔

(سوال ۳۳) حضرت مرزا صاحب کے الہامات کے جو معنی اور تشریح آپ کرتے ہیں کیا حضرت مرزا صاحب بھی ان الہامات کے وہی معنی اور تشریح کرتے ہیں؟ یا ان معنوں اور تشریح کو جو آپ کرتے ہیں حضرت مرزا صاحب نے اپنی کتابوں میں رد کیا ہے؟

(جواب) مرزا صاحب کے الہامات بہت ہیں اور ممکن ہے کہ بعض الہامات کے معنی اور مطلب بیان کرنے میں مرزا صاحب اور دوسرے علماء متفق ہوں اور بعض الہامات ایسے بھی ہیں کہ خود مرزا صاحب بھی اس کے معنی سمجھنے سے قاصر رہے اور بعض الہامات کے معنی خود بدولت غلط سمجھے اور بعض الہامات کے معنی میں مرزا صاحب اور دوسرے علماء آپس میں مختلف ہیں۔

(سوال ۳۴) حضرت مرزا صاحب سے پہلے جو ولیہ اللہ اس امت میں ہوئے ہیں کیا ان پر بھی اس وقت کے علماء کی طرف سے اعتراضات ہوتے رہے ہیں یا نہیں؟

(جواب) بعض بزرگوں پر ان کے زمانے کے مخالفین نے اعتراضات کئے ہیں۔

(سوال ۳۵) کیا آپ کوئی حوالہ پیش کر سکتے ہیں جس میں حضرت مرزا صاحب نے اپنا یہ عقیدہ لکھا ہو کہ انبیاء علیہم السلام صادق اور معصوم نہیں ہوتے۔

(جواب) حضرت مسیح علیہ السلام کے متعلق مرزا صاحب نے صاف لکھا ہے کہ ان کو کسی قدر جھوٹ بولنے کی بھی عادت تھی (دیکھو جواب ۱۹/۱)

(سوال ۳۶) حضرت مرزا صاحب سے پہلے جو مقبولان الہی اس امت میں گزرے ہیں کیا ان میں سے اکثر پر مائے وقت کی طرف سے کفر کے فتوے نہیں لگائے جاتے رہے؟

(جواب) محض بزرگوں کے متعلق تو ایسا ہوا ہے مگر یہ کلیہ نہیں کہ ہر بزرگ پر کفر کا فتویٰ لگا ہے نیز کیا یہ قاعدہ الٹا نہیں ہو سکتا کہ کاذب اور جھوٹے مدعیان نبوت اور چالوں کی تصدیق کرنے والے بھی ہوتے رہے ہیں اور آج بھی صریح کفر کے مرتکبین کی جماعتیں موجود ہیں۔

(سوال ۳۷) جن علماء نے حضرت مرزا صاحب کے خلاف فتویٰ دیا ہے کیا وہ علماء آپس میں ایک دوسرے کے خلاف کفر کے فتوے نہیں دیتے۔

(جواب) اگر ایسا ہے تو اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ مرزا صاحب کے کفر پر مختلف عقائد علماء بھی متفق ہیں۔

(سوال ۳۸) حضرت مرزا صاحب کے مخالف علماء نے جو غلط عقائد مرزا صاحب کی طرف منسوب کئے ہیں ان کی تردید حضرت مرزا صاحب کی تصانیف میں موجود ہے یا نہیں؟

(جواب) غلط عقائد کو نئے منسوب ہیں؟ ان کی تفصیل بیان کر کے دریافت کیا جاسکتا ہے کہ ان کا رد مرزا صاحب کی کتابوں میں ہے یا نہیں؟

(سوال ۳۹) واضح کیجئے کہ نبوت مطلقہ اور نبوت تشریعیہ سے آپ کی کیا مراد ہے؟

(جواب) نبوت اور رسالت کے اندر اصطلاحی فرق کیا گیا ہے وہ یہ کہ نبی وہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ منصب نبوت عطا فرمائے وحی والہام سے نوازے مگر کتاب عطا نہ ہو اور رسول وہ ہے کہ اس کو نبوت عطا ہو وحی والہام سے نوازا جائے اور اس کو کتاب بھی عطا کی جائے اگر نبوت تشریعیہ سے مراد رسالت ہو تو اس کی تعریف یہ ہوگی جو لو پر مذکور ہوئی اور اس کے مقابل محض نبوت کو نبوت مطلقہ کہہ دیا جائے تو یہ ایک اصطلاحی بات ہوگی ورنہ نبوت حقیقیہ جو اللہ کی طرف سے ایک منصب عظیم ہے اس میں حقیقت نبوت تشریعیہ اور نبوت مطلقہ یا غیر تشریعیہ کا کوئی فرق نہیں ہے۔

(سوال ۴۰) نبوت مطلقہ اور نبوت تشریعی کا دعویٰ جس کتاب میں حضرت مرزا صاحب نے کیا ہے اس کا حوالہ دیجئے؟

(جواب) مرزا صاحب کا دعویٰ نبوت ان کی کئی کتابوں میں صراحتاً موجود ہے "تہ حقیقۃ الوحی" "اربعین" "دافع البلاء وغیرہ۔" اور میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اسی نے مجھے بھیجا ہے اور اس نے میرا نام نبی رکھا ہے اور اسی نے مجھے مسیح موعود کے نام سے پکارا ہے اور اس نے میری تصدیق کے لئے بڑے بڑے نشان ظاہر کئے ہیں جو تین لاکھ تک پہنچتے ہیں۔

(تہ حقیقۃ الوحی ص ۶۸)

"سچا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا" (دافع البلاء ص ۱۱)

مرزا صاحب کا الہام قل یا ایہا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعاً (ای مرسل من اللہ) (البشری جلد دوم ص ۵۶)

”بلاک ہو گئے وہ لوگ جنہوں نے ایک برگزیدہ رسول کو قبول نہ کیا مبارک وہ جس نے مجھے پہچانیں خدا کی سب رہوں میں آخری راہ ہوں۔ اور میں اس کے سب نوروں میں سے آخری نور ہوں“ (کشتی نوح ص ۵۶)

مرزا صاحب کا الہام ہے۔ ”انا ارسلنا احمد الی قومہ فاعرضوا و قالوا کذاب اشہر“ (اربعین نمبر ص ۴۰)

(سوال ۴۱) کوئی ایسا حوالہ دیجئے کہ جس میں حضرت مرزا صاحب نے ختم نبوت کے منکر پر اس فتوے کے خلاف فتویٰ دیا ہو جو آپ کے خیال میں دعویٰ سے پہلے دیتے تھے؟

(جواب) ختم نبوت کے منکرین کے بارے میں مرزا صاحب کی پہلی تحریریں یہ ہیں۔

”کیا ایسا بد خلت مفتری جو خود رسالت و نبوت کا دعویٰ کرتا ہے قرآن شریف پر ایمان رکھ سکتا ہے اور کیا ایسا وہ شخص جو قرآن شریف پر ایمان رکھتا ہے اور آیت ولکن رسول اللہ وحاتم السبین کو خدا کا کام یقین رکھتا ہے وہ کہہ سکتا ہے کہ میں بھی آنحضرت ﷺ کے بعد رسول اور نبی ہوں“ (انجام آفتخام ص ۲۷)

”میں جناب خاتم الانبیاء ﷺ کی ختم نبوت کا قائل ہوں اور جو شخص ختم نبوت کا منکر ہو اس کو بے دین اور دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں“

(اقرار مرزا صاحب تبلیغ رسالت جلد دوم ص ۴۴)

”ہم بھی نبوت کے مدعی پر لعنت بھیجتے ہیں اور لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے قائل ہیں اور آنحضرت ﷺ کے ختم نبوت پر ایمان رکھتے ہیں۔“

(اشہار مرزا صاحب مندرجہ تبلیغ رسالت جلد ششم ص ۴)

میں ان تمام امور کا قائل ہوں جو اسلامی عقائد میں داخل ہیں اور جیسا کہ سنت جماعت کا عقیدہ ہے ان سب باتوں کو ماننا ہوں جو قرآن و حدیث کی رو سے مسلم الثبوت ہیں اور میدنا و مولانا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ ختم المرسلین کے بعد کسی دوسرے مدعی نبوت اور رسالت کو کاذب اور کافر جانتا ہوں میرا یقین ہے وحی رسالت حضرت آدم صلی اللہ سے شروع ہوئی اور جناب رسول اللہ ﷺ پر ختم ہو گئی۔

(اشہار مرزا تبلیغ رسالت جلد دوم ص ۲۰)

اس کے بعد جب خود نبی نے تو ختم نبوت کے معنی بدلنے لگے اور اپنی نبوت کا اعلان ہونے لگا مثلاً ”سچ خدا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بنا کر بھیجا“ (دفع البلاء ص ۱۱) ”یہ کس قدر لغو اور باطل عقیدہ ہے کہ ایسا خیال کیا جائے کہ بعد آنحضرت ﷺ کے وحی الہی کا دروازہ ہمیشہ کے لئے بند ہو گیا ہے اور آئندہ قیامت تک اس کی کوئی امید بھی نہیں“ (ضمیمہ ۱۱۰ جلد پنجم ص ۱۸۳)

”اور آل حضرت ﷺ کو جو خاتم الانبیاء فرمایا گیا ہے اس کے یہ معنی نہیں ہیں کہ آپ کے بعد دروازہ مکالمات و مخاطبات الہیہ کا بند ہے اگر یہ معنی ہوتے تو یہ امت ایک لعنتی امت ہوتی جو شیطان کی طرح ہمیشہ

سے خدا تعالیٰ سے دور و مجبور ہوتی۔“ (ضمیمہ ابن احمد یہ پنجم ص ۱۸۳)

یعنی منکرین ختم نبوت کو یا تو پہلے کافروں کا ذب اور ملعون اور دائرہ اسلام سے خارج کئے تھے یہ اب خود ہی نبی اور رسول بن گئے اور ختم نبوت کے عقیدہ کو لعنتی قرار دے دیا۔

(سوال ۳۲) کوئی ایسا حوالہ دیجئے جس میں حضرت مرزا صاحب نے لکھا ہو کہ میں معجزات انبیاء کا قائل نہیں ہوں۔؟

(جواب) مرزا صاحب نے حضرت عیسیٰؑ کے معجزات کا انکار ان الفاظ میں کیا ہے ”حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہیں ہوا اور اس دن سے کہ آپ نے معجزہ مانگنے والوں کو گندی گالیاں دیں اور ان کو حرام کار اور حرام کی اواہد و خیر لایا اسی روز سے شریعوں نے آپ سے کنارہ کیا“ (ضمیمہ انجمہ آختم ص ۶)

”یہ یہ اعتقاد کل غلط اور فاسد اور مشرکانہ خیال ہے کہ مسیح مسمیٰ کے پرندے بنا کر اور ان میں پھونک مار کر انہیں جج جج کے جانور بنا دیتا تھا نہیں بلکہ صرف عمل الترب (یعنی مسکریزم) تھا جو روح کی قوت سے ترقی پذیر ہو گیا تھا“ (ازالہ لوہام ص ۳۲۲)

اسی طرح معجزہ شق القمر وغیرہ کا انکار بھی مرزا صاحب کی کتابوں میں موجود ہے۔

(سوال ۳۳) کیا یہ درست ہے یا نہیں کہ جن لوگوں نے حضرت مرزا صاحب پر الزام لگایا کہ آپ انبیاء کے معجزات کا انکار کرتے ہیں آپ نے اپنی کتابوں میں ان کی تردید کی؟

(جواب) ہاں تردید بھی کرتے گئے اور خود انکار بھی کرتے رہے۔

(سوال ۳۴) بلوجود اس اقرار کے کہ انبیاء سے معجزات ظاہر ہوتے ہیں کسی شخص کا ایک خاص امر کی نسبت یہ کہنا کہ میرے نزدیک یہ معجزہ نہیں اور دوسرے کا اس خاص امر کے متعلق یہ کہنا کہ میرے نزدیک یہ معجزہ ہے کیا ایسا بیان کفر ہے؟

(جواب) اگر کوئی معجزہ متفق علیہا ہو تو اس کو معجزہ تسلیم نہ کرنا انکار ہی قرار دیا جائے گا۔

(سوال ۳۵) کیا یہ درست ہے کہ بعض علماء نے یہ بیان کیا ہے کہ قرآن مجید کی کلاں آیت میں فلاں معجزے کا ذکر ہے اور دوسرے علماء نے بیان کیا ہے کہ ان آیات میں معجزے کا ذکر نہیں گو اس بات میں ان کا اختلاف نہیں ہے کہ انبیاء سے معجزات ظاہر ہوتے ہیں؟

(جواب) خاص حوالہ دیکر اتفاق یا اختلاف کا سوال کرنا چاہئے۔

(سوال ۳۶) کیا یہ درست ہے کہ سر سید احمد خان بانی علی گڑھ کالج معجزات کے قائل نہ تھے؟

(جواب) سر سید احمد خان بہت سے معجزات کا انکار کرتے تھے۔

(سوال ۳۷) کیا یہ صحیح ہے کہ اجماع کی تعریف میں خود علمائے اسلام کا خت اختلاف ہے؟

(جواب) اجماع کی تعریف میں اس کے شرائط میں اسکے احکام میں گو کچھ اختلاف ہے مگر وہ ایسا اختلاف

نہیں ہے کہ اس کی وجہ سے اجماع غیر معتبر ہو جائے قول صحیح اور راجح کی عین دلائل سے ہو سکتی ہے اور جو

قول صحیح اور راجح ہے اس کے موافق اجماع کو حجت اور دلیل قرار دیا جاسکتا ہے۔



(سوال ۴۸) کیا حضرت امام احمد بن حنبلؒ نے یہ فرمایا ہے کہ ومن ادعی الاجماع هو کاذب جو شخص اجماع کا دعویٰ کرے وہ جھوٹا ہے؟

(جواب) امام احمد بن حنبلؒ کے اس قول کا حوالہ دیا جائے تو اس کے متعلق کچھ کہا جاسکتا ہے۔

(سوال ۴۹) اجماع امت کے جتنے شریعہ ہونے میں علمائے اسلام کا اختلاف ہے یا نہیں؟

(جواب) اجماع کی کئی قسمیں ہیں بعض قسموں کے تحت ہونے میں بیشک اختلاف ہے مگر اجماعی قطعی کے تحت ہونے میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔

(سوال ۵۰) کیا آپ تسلیم کرتے ہیں کہ حضرت ابو بکرؓ کی خلافت پر اجماع ہے؟ اگر یہ درست ہے تو فرمائیے وہ وہو جو شیعہ مذہب رکھتے ہیں اور حضرت ابو بکرؓ کی خلافت کے منکر ہیں وہ مسلمان ہیں یا کافر؟

(جواب) ہاں خلافت صدیق پر اجماع ہے اور جو لوگ کہ خلافت صدیق کے منکر ہیں یعنی یہ بھی تسلیم نہیں کرتے کہ ابو بکر صدیقؓ پہلے خلیفہ ہوئے وہ نہ صرف دائرہ اسلام سے خارج بلکہ جاہل اور قطعیت کے منکر ہیں۔

(سوال ۵۱) جو حکم اجماع امت کے منکر کا آپ بیان کرتے ہیں کیا اس حکم پر سب علمائے امت کا اتفاق ہے؟ (جواب) اجماع قطعی کے منکر کا حکم متفق علیہ ہے۔

(سوال ۵۲) آپ حضرت مرزا صاحب کا کوئی ایسا حوالہ پیش کریں جس میں انہوں نے لکھا ہو کہ میں اجماع امت کا کلی منکر ہوں؟

(جواب) بعینہ اس عبارت کا کوئی حوالہ تو مجھے یاد نہیں مگر مرزا صاحب نے اجماعیات کا انکار کیا ہے۔

(سوال ۵۳) ایک فرقہ کے علماء جو دوسرے فرقہ کے لوگوں کو کافر کہتے ہیں کیا وجود ان کے دعویٰ اسلام کے ان کی عورتوں اور مردوں کا آپس میں نکاح ہو سکتا ہے؟ نہیں؟

(جواب) تکفیر کی مختلف وجوہ ہیں بعض صورتوں میں ارتداد کا حکم یقینی ہوتا ہے اور بعض میں ظنی اس لئے اس کے احکام بھی مختلف ہیں۔

(سوال ۵۴) حضرت مرزا صاحب اور آپ کے متبعین اپنی کتابوں میں اللہ تعالیٰ پر فرشتوں پر اور خدا تعالیٰ کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر اور نبیوں پر اور قیامت پر اور تقدیر پر اور حشر و نشر اور جنت و دوزخ پر اور قرآن شریف اور آنحضرت ﷺ کی نبوت پر اور کلمہ شریفہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پر اپنا ایمان ظاہر کرتے ہیں یا نہیں؟ اور اسی طرح نماز روزہ حج زکوٰۃ اور شریعت اسلامیہ کی پابندی کے متعلق حضرت مرزا صاحب کی اور آپ کے متبعین کی کتابوں میں بدایات اور تاکیدات درج ہیں یا نہیں؟

(جواب) ان چیزوں پر ایمان کا دعویٰ ان کی کتابوں میں ہے مگر بعض ایمانیات کی صورتیں انہوں نے بدل دی ہیں اور بعض میں تحریف کر کے ان کو مسح کر دیا ہے۔

(سوال ۵۵) بابائی سلسلہ احمدیہ اور آپ کی جماعت اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں یا نہیں؟

(جواب) یہ لوگ اپنے مسلمان ہونے کے مدعی ہیں۔

(سوال ۵۶) آپ نے کسی سرکاری یونیورسٹی سے کوئی سند تحصیل علوم عربی کی حاصل کی ہے؟ اگر حاصل کی ہے تو کونسی؟ اور اس کی سند پیش کیجئے؟

(جواب) میں نے کسی سرکاری یونیورسٹی سے کوئی سند حاصل نہیں کی۔

(سوال ۵۷) آپ کس فرقہ اسلام کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں؟

(جواب) میں اہل السنۃ والجماعت حنفی مسلمان ہوں۔

(سوال ۵۸) جس مدرسہ میں آپ مدرس ہیں وہ سرکاری ہے یا ریویٹ؟

(جواب) یہ مدرسہ سرکاری نہیں قومی ہے۔

(سوال ۵۹) آپ ماہوار تنخواہ کیا لیتے ہیں؟

(جواب) میں (پچھتر روپے) ماہوار پاتا ہوں۔

(سوال ۶۰) کیا آپ کا تعلق دیوبندی جماعت سے نہیں ہے؟

(جواب) ہاں میری تعلیم دارالعلوم دیوبند کی ہے۔

(سوال ۶۱) کیا دیوبندی خیالات کے لوگوں پر علماء کی کسی جماعت نے کفر کا فتویٰ نہیں لگایا؟

(جواب) اس جماعت کے بعض افراد کے خلاف بعض لوگوں نے کفر کا فتویٰ دیا ہے مگر جن عقائد ان کی طرف نسبت کر کے کفر کا فتویٰ دیا ہے وہ درحقیقت ان کے عقائد نہیں ہیں غلط طور پر ان کی طرف منسوب کر دیئے ہیں۔

(سوال ۶۲) مولوی احمد رضا خان بریلوی اور ان کے ہم خیال علماء دیوبندی خیالات کے علماء اور لوگوں کو کافر اور مرتد سمجھتے ہیں یا نہیں؟

(جواب) بعض علماء نے ایسا کیا ہے۔

(سوال ۶۳) کیا دیوبندی خیال کے علماء نے مولوی احمد رضا خان بریلوی اور ان کے ہم خیال لوگوں پر کفر کا فتویٰ لگایا ہو اسے یا نہیں؟

(جواب) تمام دیوبندی علماء مولوی احمد رضا خان اور ان کی جماعت کی تکفیر نہیں کرتے۔

(سوال ۶۴) کیا یہ درست نہیں ہے کہ مولے مولے فرقہ ہائے اسلام مثلاً سنی، شیعہ، اہل حدیث وغیرہ کے علماء نے ایک دوسرے پر کفر کا فتویٰ لگایا ہو اسے یا نہیں؟

(جواب) کسی فرقہ کے بعض افراد نے دوسرے فرقہ کے بعض افراد پر مخصوص عقیدہ کی بنا پر کفر کا فتویٰ دیا ہے۔

### مکرر سوالات متعلقہ جرح

(سوال ۱) متعلقہ جرح نمبر ۴۔ اگر سوال نمبر ۴ کا جواب اثبات میں ہو تو یہ بتلائیں کہ

الف۔ یہود و نصاریٰ اور مشرکین اللہ تعالیٰ اور ملائکہ اور آسمانی کتابوں اور انبیاء نے کرام کے وجود کے قائل تھے یا

نہیں؟ اور اگر توکل تھے تو آپس میں بدوہ ازروئے قرآن مجید مسلمان ہیں یا کافر؟ اور اگر کافر ہیں تو کیوں؟  
(جواب) یہود و نصاریٰ اور مشرکین ان سب پر ایمان رکھتے ہوئے بھی اس لئے کافر ہیں کہ وہ آنحضرت ﷺ پر ایمان نہیں لائے اور انہوں نے مسیح کو خدا یا خدا کا بیٹا یا حضرت عزیر کو خدا کا بیٹا قرار دیا یا غیر اللہ کی عبادت کی۔

(ب) مرزا صاحب کی کتب ہائے اہل دیکھ کر بتائیں کہ ان میں عقیدہ ہائے ذیل درج ہیں یا نہیں؟  
(۱) توضیح المرام طبع اول ص ۵۷ میں ہم فرض کر سکتے ہیں کہ قیوم العالمین ایک وجود اعظم ہے جس کے پیشمر ہاتھ و ریشمر ہیز اور ہر ایک مضمون اس کثرت سے ہیں کہ تعداد سے خارج اور انتہا عرض اور طول رکھتے ہیں اور تیندوے کی طرح اس وجود عظیم کی تاریخ بھی ہیں۔  
(جواب) یہ مضمون توضیح المرام میں موجود ہے۔

(۲) حقیقتہ الوحی باب ۴ ص ۱۰۳ میں (خدا تعالیٰ) خدا بھی کروں گا اور صواب بھی یعنی جو میں چاہوں گا کبھی کروں گا اور کبھی نہیں۔ میرا ارادہ پورا ہو گا اور کبھی نہیں۔

(جواب) مرزا صاحب کا یہ الہام ان کی کتاب "استفسار کے ص ۸۶ میں موجود ہے اس کی عبارت یہ ہے۔  
انی مع الرسول اجیب اخطی واصیب یعنی خدا فرماتا ہے میں رسول کے ساتھ ہوں قبول کرتا ہوں  
خدا بھی کرتا ہوں اور صواب بھی۔ اور حقیقتہ الوحی ص ۱۰۳ میں ہے۔ انی مع الرسول اجیب اخطی واصیب اور اس کا ترجمہ بین السطور میں اس طرح لکھا ہوا ہے "میں رسول کے ساتھ ہو کر جواب دوں گا اپنے ارادے کو کبھی چھوڑ بھی دوں گا اور کبھی پورا کروں گا۔"

(۳) حقیقتہ الوحی ص ۷۴ انت می وانما منک "تو مجھ سے ظاہر ہو اور میں تجھ سے"

(جواب) یہ الہام ۱۱ استفسار کے ص ۸۰ میں موجود ہے اس کی عبارت یہ ہے۔ یا قمر یا شمس انت منی وانما منک نیز واقع ابلا کے صفحہ ۶ میں یہ بھی الہام موجود ہے مگر یا قمر یا شمس کے الفاظ نہیں ہیں اور حقیقتہ الوحی کے صفحہ ۴ میں الاستفتاء کی عبارت کے موافق موجود ہے۔

(۴) واقع ابلا ص ۴ انت منی بمنزلہ اولادی ترجمہ اے مرزا تو میری اولاد کے ممتاز نہ ہے۔

(جواب) واقع ابلا ص ۶ میں یہ الہام موجود ہے۔ انت منی بمنزلہ اولادی اور یہ بھی ہے انت می وانما منک۔

(۵) توضیح المرام ص ۲ طبع لوں فرشتے روح کی گرمی کا نام ہے۔

(جواب) توضیح المرام کے ص ۲۴ میں یہ عبارت ہے "جب خدا تعالیٰ کی محبت کا شعلہ واقع ہو تو اس شعلہ سے جس قدر روں میں گرمی پیدا ہوتی ہے اس کو سینت و اطمینان اور کبھی فرشتہ و ملک کے عقلا سے بھی تعبیر کرتے ہیں۔"

(۶) توضیح المرام ص ۸ جبرائیل فرشتہ خدا کا عضو ہے۔

(جواب) توضیح المرام کے ص ۸ میں یہ عبارت ہے "سودہ وہی عضو ہے جس کو دوسرے لفظوں میں

جبرئیل کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔

(۷) حقیقۃ الوحی ص ۸۴ ”قرآن مجید خدا کی کاہم اور میرے منہ کی باتیں ہیں“

(جواب) الاستخا ص ۸۲ پر موجود ہے۔ ان القرآن کتاب اللہ و کلمات خوجت من فوہی اور حقیقۃ الوحی کے ۸۳ میں یہ عبارت ہے ”اس نشان کا مدعا یہ ہے کہ قرآن شریف خدا کی کتاب اور میرے منہ کی باتیں ہیں۔“

(۸) ازالہ اوہام طبع قدیم ص ۲۶ طبع جدید ص ۱۱ ”قرآن شریف سخت زبانی کے طریق کو استعمال کر رہا ہے“ (جواب) ازالہ اوہام میں یہ عبارت اس طرح ہے۔ ”قرآن شریف جس آواز بند سے سخت زبانی کے طریق کو استعمال کر رہا ہے ایک نہایت درجہ کا نجی و درجہ کا نادان بھی اس سے بے خبر نہیں رہ سکتا“ نیز اسی میں ”اسا یہی ولید مغیرہ کی نسبت (قرآن نے) نہایت درجہ کے سخت اغاظ جو صورت ظاہر گندی گالیال معلوم ہوتی ہیں استعمال کئے ہیں“

(۹) ازالہ اوہام طبع سوم ص ۱۲۶ او ۱۲۷ حضرت مسیح ملیہ السلام عمل اترت میں کمال رکھتے تھے یعنی مسمرینی طریق سے بطور لہو و لعب کے“

(جواب) ہاں یہ مضمون ازالہ اوہام کے صفحہ ۱۲۶ او ۱۲۷ میں موجود ہے اس کے آخر میں مرزا صاحب نے کہا ہے کہ ”اگر یہ عاجز اس عمل کو کمرہ اور قابل نفرت نہ سمجھتا تو خدا تعالیٰ کے فضل و توفیق سے امید قوی رکھتا تھا کہ ان انہوہ نما نیوں میں حضرت مسیح اکبر مریم سے کم نہ رہتا“

(۱۰) ازالہ نوام ص ۱۲ ”مجزرات مسیح مکروہ اور قابل نفرت ہیں“

(جواب) یہ اسی حوالہ کا خلاصہ ہے جو لوپر نمبر ۹ میں بیان ہوا۔

(۱۱) دافع البلاء ص ۱۵ ”جس (مسیح) کے قتل نے دنیا کو تباہ کر دیا“

(جواب) ہاں دافع البلاء کے ص ۱۵ میں یہ عبارت موجود ہے ”لیکن ایسے شخص (یعنی مسیح) کو کسی طرح دوبارہ دنیا میں نہیں آ سکتا جس کے پہلے قتل نے ہی دنیا کو تباہ کر دیا ہے“

(۱۲) دافع البلاء صفحہ آخر ”عیسیٰ حبیب اسلام نے یحییٰ کے ہاتھ پر اپنے گناہوں سے توبہ کی تھی“

(جواب) دافع البلاء میں یہ مضمون موجود ہے ”اور پھر یہ کہ حضرت عیسیٰ نے یحییٰ کے ہاتھ پر جس کو عیسائی یہ کہتے ہیں جو پیچھے ایلہ یا بنایا گیا اپنے گناہوں سے توبہ کی تھی“

(۱۳) دافع البلاء ص ۲۰ ”میں اس (یحییٰ) سے بڑھ کر ہوں“

(جواب) دافع البلاء ص ۲۰ میں یہ مضمون موجود ہے عبارت یہ ہے ”اب خدا اتلا تا ہے کہ دیکھو میں اس کا (یعنی مسیح) ثانی پیدا کروں گا جو اس سے بھی بہتر ہے جو غلام احمد ہے یعنی احمد کا غلام“

(۱۴) ازالہ اوہام ص ۳ ”مسیح کی دشمن گونیاں لوروں سے زیادہ غلط نکلیں“

(جواب) ازالہ اوہام ص ۴ میں یہ عبارت موجود ہے ”حضرت مسیح کی دشمن گونیاں لوروں سے زیادہ غلط نکلیں“ اور ص ۳ میں ہے ”اس سے زیادہ قابض افسوس امر یہ ہے کہ جس قدر حضرت مسیح کی دشمن گونیاں غلط نکلیں“

اس قدر صحیح نہیں نکل سکیں۔“

(۱۵) حقیقۃ الوحی ص ۸۹ ”تیرا یعنی مرزا اہام احمد کا تخت سب سے اوپر بٹھایا گیا“

(جواب) یہ الہام عربی عبارت میں الٰہی تخت کے ص ۸۳ پر موجود ہے۔ عبارت یہ ہے ”ولکن سرورک وضع فوق کل سرور“ ترجمہ ”لیکن تیرا تخت ہر تخت سے اوپر رکھا گیا“ اور حقیقۃ الوحی کے ص ۸۹ میں بھی یہ لفظ ہیں ”آسمان سے کئی تخت اترے پر تیرا تخت سب سے اوپر بٹھایا گیا“

(۱۶) حاشیہ تحفہ گولڑویہ ص ۱۱۲ ”خدا نے آنحضرت ﷺ کے چھپانے کے لئے ایک ذلیل جگہ تجویز کی، جو متعفن اور حشرات الارض کی نجاست کی جگہ تھی۔“

(جواب) ہاں یہ عبارت تحفہ گولڑویہ سائر کلاں طبع ۱۹۰۲ء کے صفحہ ۶۹ کے حاشیہ پر موجود ہے ”اور خدا تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کے چھپانے کے لئے ایک ایسی ذلیل جگہ تجویز کی جو نہایت متعفن اور ننگ و تاریک اور حشرات الارض کی نجاست کی جگہ تھی“

(۱۷) ازالہ ابہام طبع سوم صفحہ ۵۸ خدا کے تائید یافتہ سے قیامت کا روپ بن کر آتے ہیں اور انہیں کا وجود قیامت کے نام سے موسوم ہو سکتا ہے“

(جواب) ازالہ ابہام ص ۵۸ میں یہ عبارت موجود ہے۔ اگر عقیدہ ہائے مذکورہ بالا کتب ہائے مذکورہ بالا میں درج ہیں تو ایسے عقیدے رکھنے والا شخص مسلمان کہلا سکتا ہے یا نہیں؟ اگر نہیں کہلا سکتا تو کیوں؟ حالانکہ وہ خدا کے وجود اور فرشتوں کے اور قیامت کے وجود کا بھی قائل ہے سب قرآن مجید کی آیات اور احادیث صحیحہ کے حوالہ سے دیویں۔ مرزا صاحب ان عبارتوں اور عقیدوں اور ان کے علاوہ اور بھی ایسے عقائد ہیں جن کی وجہ سے خارج از اسلام ہیں اور کوئی شخص جو ان جیسے عقائد رکھتا ہو مسلمان نہیں رہ سکتا۔

## (۲) متعلقہ جرح نمبر ۵، ۶

(الف) مرزا صاحب نے ازالہ ابہام ص ۵۵۶ پر تو اتر کو حجت تسلیم کیا ہے یا نہیں؟ اور کیا رسالہ عقائد احمدیت ص ۱۲ پر مرزا صاحب کا یہ عقیدہ درج ہے کہ ”سنت ایک عملی طریق ہے جو اپنے ساتھ تو اتر رکھتا ہے جو آنحضرت نے جاری کیا اور یقینی مراتب میں قرآن شریف سے دوسرے درج پر ہے۔“

(جواب) ہاں ازالہ ابہام ص ۲۳۰ طبع سوم پر مرزا صاحب نے تو اتر کو حجت تسلیم کیا ہے رسالہ عقائد احمدیت اس وقت موجود نہیں ہے۔

(ب) حضرت عیسیٰ کی حیات کا عقیدہ آنحضور ﷺ کے عہد مبارک سے لیکر آج تک مروج ہے اور معمول خاص و عام چلا آتا ہے یا نہیں؟ اور کتب عقائد مذکور تو اتر کی حد تک پہنچتا ہے یا نہیں؟

(جواب) حیات و نزول عیسیٰ کا عقیدہ امت میں آنحضرت ﷺ کے عہد مبارک سے آج تک چلا آتا ہے کتب عقائد میں بھی اس کو بیان کرتے ہوئے چلے آئے ہیں۔

(ج) عیسیٰ علیہ السلام کی حیات کے تو اتر کے منکر کے لئے کیا حکم ہے؟

(جواب) ایسا شخص جاہل اور معاند ہے اور اس کے لئے وہی فتویٰ ہو سکتا ہے جو مرزا صاحب نے خود ازالہ وہام کے ص ۲۳۱ میں دیا ہے وہ یہ ہے

”لب اس قدر ثبوت پر پانی پھیرنا اور یہ کہن کہ یہ تمام حدیثیں موضوع ہیں درحقیقت ان لوگوں کا کام ہے جن کو خدا تعالیٰ نے بصیرت دی اور حق شناسی سے کچھ بھی غرہ اور حصہ نہیں دیا“

(د) کیا وفات عین کا عقیدہ بھی کتب عقائد میں درج ہو کر اس کی تعلیم دی جاتی ہے یا نہیں؟

(جواب) وفات عین عینہ علیہ السلام کا عقیدہ کتب عقائد میں مذکور نہیں اور نہ اس کی تعلیم دی جاتی ہے کہ حضرت عیسیٰ وفات پا گئے۔

(و) سر سید اور لنن حزم و سید رضا اور محمد طاہر گجراتی کے ذاتی خیالات و عقائد اجماع امت کے مقابلہ میں اسلام کے لئے جست ہو سکتی ہے یا نہیں؟ اور مفسرین مذکورین مسلمانوں کے پیشوا معتدلیہ ہیں یا نہیں؟

(جواب) سر سید احمد خان اور لنن حزم اور سید (رشید) رضا اور محمد طاہر گجراتی کے ذاتی خیالات جست شرمیہ نہیں۔

(و) شیخ محمد عابدہ کی تفسیر اور کتب محلی مسلمانوں میں مروج اور مدارس اسلامیہ میں زیر تعلیم ہے یا نہیں؟

(جواب) شیخ محمد عابدہ کی تفسیر اور کتب محلی مسلمانوں میں مروج نہیں نہ مدارس اسلامیہ میں داخل نصاب ہے۔

(ز) مجمع الباری عقائد کی کتاب ہے یا لغت کی؟ کتاب ہذا میں لام، لک کے قول (مات عینی) کے کیا معنی کئے گئے ہیں۔

(جواب) مجمع الباری لغات کی کتاب ہے عقائد یا حدیث کی کتاب نہیں احادیث کا ذکر لغات کے ضمن میں مرقعاً آجائے لام مالک سے یہ قول ثابت نہیں اور یہ بھی ثابت نہیں کہ مالک سے لام، لک مراد ہیں یا اور کوئی

(ح) کتاب مذکور ص ۲۸۶ ج ۲ میں تحریر ہے کہ ”یعنی علیہ السلام کا نزول حد تواتر کو پہنچتا ہے“

(جواب) ہاں مجمع الباری ص ۲۸۶ ج ۲ میں یہ عبارت موجود ہے لکن خبر النزول یعنی عیسیٰ علیہ السلام کے نازل ہونے کی خبر متواتر ہونے کی جہت سے نیز اسی کتاب کے کھلم کے صفحہ ۸۵ میں ہے بان یزوج

ویولد له وکان لم یزوج قبل دفعه الی السماء (اسی مختصراً) یعنی حضرت عیسیٰ نازل ہو کر نکاح کریں گے اور لولہ بھی ہوگی کیونکہ آسمان پر جانے سے پہلے انہوں نے نکاح نہیں کیا تھا۔

(ط) قرآن مجید اور احادیث صحیحہ اور تواتر کے مقابلہ میں چند اشخاص کے خیالات درست عقیدہ قائم کرنے کے لئے جست ہو سکتے ہیں؟

(جواب) نہیں ہو سکتے۔

(۳) متعلقہ جرح نمبر ۷

(الف) مرزا صاحب کا فتویٰ فتویٰ احمدیہ ص ۲۸۱ میں تحریر ہے ”(جنگ) جہد کا فتویٰ فصوص ہے ب

آسمان سے نوازا۔ امانزول ہے "نیز رسالہ کور سنٹ انگریزی لور جہاد میں مرزا صاحب نے جہاد کو غیر ضروری قرار دیا ہے یہ کہ یہ عقیدہ قرآن شریف کے عقیدے کے موافق ہے یا خلاف؟  
(جواب) جہاد کے فصول ہونے کا عقیدہ جو مرزا صاحب نے اپنی کتابوں میں لکھا ہے قرآن وحدیث اور اہل بیت امت کے خلاف ہے اس سے لازم آتا ہے کہ مرزا صاحب نے شریعت محمدیہ کے ایک قطعی حکم کو منسوخ کر دیا جو صریح کلمہ ہے۔

### (۴) متعلقہ جرح نمبر ۸ اے - بی

(الف) ازالہ لبوم ص ۳۲۲ اور حماۃ البشری ص ۹۶ کی عبارت پڑھ کر کیا آپ کہہ سکتے ہیں کہ مرزا صاحب نے ختم نبوت کو تصحیم کیا یا نہیں؟ اور اپنی نبوت کی نفی کی یا نہیں؟  
(جواب) ازالہ لبوم ص ۳۱۰ طبع سوم میں ہے "قرآن کریم بعد خاتم النبیین کسی رسول کا آنا جائز نہیں دلت خلو وہ نیاز رسول ہو یا پرانا کیونکہ رسول کو علم دین جو وسط جبرئیل ملتا ہے اور باب نزول جبرئیل پہ چنانچہ وحی رسالت محدود ہے اور یہ بات خود ممتنع ہے کہ دنیا میں رسول تو کوئے عمر سلسلہ وحی رسالت نہ ہو۔  
اور حماۃ البشری ص ۶۸ پر لکھتے ہیں "وکیف یحییٰ فی بعد رسولنا صلی اللہ علیہ وسلم وقد انقطع الوحی بعد وفاته وختم اللہ بہ النبیین" یعنی ہمارے نبی ﷺ کے بعد کوئی نبی کس طرح آسکتا ہے نہ ائمہ حضور ﷺ کی وفات کے بعد وحی منقطع ہوئی اور حضور آرام ﷺ پر اللہ نے انبیاء کا سلسلہ نہ کر دیا۔

(ب) نزول مسیح ص ۲۰۲ و تہ حقیقہ وحی ص ۶۵ دیکھ کر بتلائیں کہ مرزا صاحب نے دعویٰ نبوت کیا یا نہیں؟ اور کیا دعویٰ یہ دعویٰ ختم نبوت کا ملل و تعدد انکار کیا یا نہیں؟  
(جواب) نمبر ۲۱ کے جواب میں مرزا صاحب کی وہ عبارتیں نقل کر چکا ہوں جن سے ان کا دعویٰ نبوت ثابت ہوتا ہے اور یہ ثابت یقینی ہے کہ پہلے وہ ان حضرات ﷺ کو خاتم النبیین مانتے تھے و بعد میں رسول نے تم نبوت کا انکار کر دیا یہ تم نبوت کے عقیدے پر اعتراض جزے اور اس کی نفی اڑائی۔

### (۵) متعلقہ جرح نمبر ۹

(الف) کیا چراغ دین ساکن جموں نے جو متبع شریعت محمدیہ ہونے کے علاوہ مرزا صاحب کا مرید بھی تھا دعویٰ نبوت کا مرزا صاحب کے دائرہ اراوت میں کیا مرزا صاحب نے اس سے متعلق واقعہ بابا ص ۲۱ پر لعنۃ اللہ علی الکافرین کا تمغہ عطائے کفر کا فتویٰ دیا یا نہیں؟ اس کے علاوہ مجدد ثقفی اور ابوالہیب حنسی وغیرہ نے دعویٰ نبوت عہد اسلام میں آپ حضور کی پیروی کرتے ہوئے کیا ان کی بدعت شرع سے یہ قسم دیا اور ان کا کیا حشہ ہوا؟

(جواب) باب واقعہ ابلاء میں چراغ دین و مدعی رسالت ہونے کی بناء پر لعنۃ اللہ علی الکافرین کا تمغہ عطا





تو حدیث بارئ تعالیٰ والفاظ سارہ و اختصار لم یجد کے منافی نہیں اسی طرح حدیث مندرجہ سوال بمرض صحت تحت رسالت کے منافی نہیں یا ہے؟

(جواب) کتاب عقائد احمدیت تو موجود نہیں مگر یہ اصول مرزا صاحب نے کئی کتابوں میں کھائے مثلاً: امامت البشر فی مترجم ص ۳۰ میں لکھتے ہیں ”ولا اظن احدا من العالمین العاملين المتقین ان يقدم غیر القرآن علی القرآن او یضع القرآن تحت حدیث مع وجود التعارض بینهما و یرضی له ان یتبع حاد الا ثار و یتروک بینات القرآن“

یعنی میں تو کسی عالم یا عمل پر بد مافی نہیں کر سکتا کہ وہ غیر قرآن کو قرآن پر مقدم کرے اور باوجود تعارض کے قرآن و حدیث کے قدموں کے نیچے ڈال دے اور اپنے لئے پسند کرے کہ ان آثار کا متبع ہو کر جو آحاد ہیں قرآن سے بیانات کو ترک کرے ”پس اس قاعدہ کے ماتحت حدیث لو قضی ان یکون بعد محمد نبی لعاش ابہ صحیح اور درست ہے اور لو عاش کمان نبیا والی روایت ناقابل اعتدال ہے۔“

کتاب تمیز الطیب من الخریث میں حدیث لو عاش ابراہیم لکان نبیا کے متعلق لکھا ہے قال النووی فی تہذیبہ هذا الحدیث باطل یعنی امام نووی نے اپنی کتاب ”تہذیب“ میں لکھا ہے کہ یہ حدیث باطل ہے۔

الغرض حدیث لو عاش ابراہیم لکان صدیقاً نبیا اول تو صحیح نہیں اور بمرض صحت اس سے یہ ثابت نہیں ہو سکتا کہ حضور اکرم ﷺ کے بعد کوئی نبی ہو سکتا ہے آیت خاتم النبیین قطعی ہے اور ختم نبوت کا مسئلہ انتہائی مسئلہ ہے مرزا صاحب نے خود اسی مضمون کو اپنی پہلی کتابوں میں تسلیم کیا ہے کہ ”تمام اہل سنت و اجماعت کا مسلم الثبوت عقیدہ یہی ہے“ وہ حماۃ البشری مترجم ص ۲۸ میں لکھتے ہیں۔

و حیف یجی نبی بعد رسولنا صلی اللہ علیہ وسلم وقد انقطعت الوحی بعد وفاته و ختم اللہ بہ النبیین یعنی اور آنحضرت کے بعد کوئی نبی کیونکر آوے حالانکہ آپ کی وفات کے بعد وحی نبوت منقطع ہو گئی ہے اور آپ کے ساتھ نبیوں و ختم کر دیا ہے۔“

اس۔۔۔ پلے لکھ چکے ہیں (ص ۲۶ تمام البشری مترجم) الا تعلم ان الرب الرحیم المتفضل سنی نبیا صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء بغیر استثناء و فسرہ نبینا فی قوله لا نبی بعدی بیان واضح للطالبین ولو جوزنا ظهور نبی بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم لجوزنا انفتاح باب وحی النبوۃ بعد تغلبها وهذا خلف کما لا یخفی علی المسلمین۔

یعنی کیا تو نہیں جانتا کہ اس محسن رب نے ہمارے نبی کا نام خاتم الانبیاء رکھا ہے اور کسی کو مستثنیٰ نہیں کیا اور آنحضرت نے طالبوں کے لئے بیان واضح ہے اس کی تفسیر یہ کی ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے اور اگر ہم آنحضرت کے بعد کسی نبی کا ظہور جائز رکھیں تو ازم آتا ہے کہ وہ نبوت کے دروازے کا افتتاح بھی نہ ہونے کے بعد جائز خیال کریں اور یہ باطل ہے جیسا کہ مسلمانوں پر پوشیدہ نہیں۔

ان عبرتوں سے مرزا صاحب یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ حضور ﷺ کے بعد کوئی نبی حتیٰ کہ جیسی بن مریم

بھی نہیں آسکتے کیونکہ یہ خاتم النبیین اور الانبیاء بعدی کے خلاف ہے اور اس میں صاف اقرار ہے کہ حضور کی وفات کے بعد وحی نبوت بند ہو چکی اور اب اس کا دروازہ کھلتا محال اور باطل ہے۔

### (۵) متعلقہ جرح نمبر ۱۰

اگر کوئی شخص کسی علم یا محدث کو دنیا کا آخری علم یا آخری محدث بنائے اس کا یہ کتنا اپنی دانست کے مطابق اور اپنی معلومات کی بناء پر ہو گا یا خدا کے علم کے مطابق کہا ہو گا اور کیا قرآن مجید میں مبالغہ سے کام لیا گیا ہے اور لوگوں کے ایسے الفاظ و لے سے قرآن مجید اور احادیث صحیح کے قانون مقرر کردہ میں کچھ فرق آجائے گا یا نہیں؟

(جواب) میں جواب ۱۰ میں بیان کر چکا ہوں کہ ہمارا کسی کو خاتم الہدیین یا خاتم الفقہاء کہنا مبالغہ کی جست سے ہوتا ہے نہ کہ حقیقت کے لحاظ سے مگر حضور ﷺ کا لقب خاتم الانبیاء خاتم النبیین حقیقت پر مبنی ہے اس کو مبالغہ پر حمل نہیں کر سکتے۔

### (۶) متعلقہ جرح نمبر ۱۳

حقیقۃ الہوت ص ۸۹ دیکھ کر بتلائیں کہ مرزا صاحب نے اس میں لکھا ہے یا نہیں؟ کہ ”آسمان سے کئی تخت اترے پر تیرا تخت (یعنی مرزا صاحب کا) سب سے اوپر بچھایا گیا ہے۔“  
نیز تتر حقیقۃ الوحی ص ۱۳۶ میں لکھا ہے یا نہیں کہ ”میرے معجزات اس قدر ہیں کہ بہت کم نبی ایسے آئے جنہوں نے اس قدر معجزات دکھائے ہوں۔“  
اور نزول مسیح ص ۹۹ میں لکھا ہے یا نہیں :-

آدم نیز احمد محمد

در برم جامہ ہمہ ابرار

کم نام زال ہمہ بروے بہین

ہر کہ گوید دروغ بہت لعین

اور تھ گولڑویہ خورد ص ۶۳ پر مرزا صاحب نے یہ تحریر کیا ہے کہ ”آخضور کے تین ہزار معجزات تھے“  
اور ابن احمد یہ جلد پنجم ص ۵۶ پر یہ تحریر ہے کہ ”مرزا صاحب کی نشانیاں اور معجزات دس لاکھ سے زیادہ ہیں۔“

کیا عبارات مندرجہ بالا سے یہ نتیجہ اخذ نہیں ہوتا کہ مرزا صاحب تمام انبیاء سے افضل ہیں؟

(جواب) مرزا صاحب کے یہ اقوال میں اوپر بھی بتا چکا ہوں اور مزید حوالے بھی اب بتا رہا ہوں۔

”آسمان سے کئی تخت اترے پر تیرا تخت سب سے اوپر بچھایا گیا“ (حقیقۃ الہوت ص ۸۹) نزول سرور من السماء ولكن سريرك وضع فوق كل سرير (اشفاق نمبر ۸۳) یعنی آسمان سے کئی تخت اترے لیکن تیرا

تحت سب سے اوپر پھیلایا گیا ”خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے میرا جواب یہ ہے کہ اس نے میرا دعویٰ ثابت کرنے کے لئے اس قدر معجزات دکھائے ہیں کہ بہت ہی کم ہی ایسے آئے ہیں جنہوں نے اس قدر معجزات دکھائے ہوں۔“ (تحریر حقیقۃ الوحی ص ۱۳۶)

نزول ص ۹۹ میں یہ شعر موجود ہیں اور تحفہ گولڑویہ سائز کاٹا کے ص ۳۰ میں یہ مضمون ہے کہ آنحضرت ﷺ سے تین ہزار معجزات ظہور میں آئے ”مورید امین احمد یہ بیچم ص ۵۶ پر یہ مضمون ہے۔“ ”من چند سطروں میں جو پیش گوئیاں ہیں وہ اس قدر نشانوں پر مشتمل ہیں جو دس لاکھ سے زیادہ سو گئے در نشان بھی ایسے ایسے کھسے کھلے ہیں جو اول درجہ پر خارق عادت ہیں“ ”لور حقیقۃ الوحی ص ۷۷ پر لکھتے ہیں کہ“ ”میری تائید میں اس نے (خدا اس) وہ نشان ظاہر فرمائے ہیں کہ آج کی تاریخ سے جو ۱۶ جولائی ۱۹۰۶ء ہے ان میں ان کو فردا فردا شہد کروں تو میں خدا تعالیٰ کی قسم کہ کر کہہ سکتا ہوں کہ وہ تین لاکھ سے بھی زیادہ ہیں“ ”ان عباراتوں سے اور نیز ان عباراتوں سے جو ہم نے سوال نمبر ۱۳ کے جواب میں لکھوائی ہیں یہ بات قریب کی حرج روشن ہو جاتی ہے کہ مرزا صاحب تمام انبیاء اور آنحضرت ﷺ سے بھی افضل ہونے کا دعویٰ رکھتے تھے حضور ﷺ کی روح نیت کو بلاں اور اپنی روح نیت کو چودھویں رات کے چاندتہ تشبیہ دیتے تھے۔“

#### (۷) متعلقہ جرح نمبر ۱۸۱

یہ جرح متعلق مقدمہ ہذا نہیں ہے اور نہ گواہت تعلق رکھتا ہے

#### (۸) متعلقہ جرح نمبر ۱۹

یہ جرح بھی غیر متعلق ہے فریق مقدمہ میں سے کوئی شیعہ نہیں ہے

#### (۹) متعلقہ جرح نمبر ۱۹/۱

کیا ایک شخص بلا ہود کسی کے دعویٰ محبت کرنے کے اس کی توہین کر سکتا ہے یہ نہیں؟ مرزا صاحب نے آپ کے مہم میں جیسی حیہ السلام کی توہین کی ہے یا نہیں؟ کیا مرزا صاحب نے دافع البلاء ص ۳۰ میں یہ تحریر کیا ہے کہ:- ”لن مریم کے ذکر کو چھوڑ دو۔ اس سے بہتر غلام احمد ہے“ اور کیا منافق لوگ دعویٰ ایمان کے ہر وجود آں حضور ﷺ کی شان میں توہین کے الفاظ استعمال کرتے تھے یا نہیں؟ اور کیا مرزا صاحب نے کشتی نوح کے ص ۳۶ و ۳۷ پر حضرت عیسیٰ کی عزت کا دم بھر کے ان کے والدہ ماجدہ پر ناپاک تمام لگایا ہے کہ انہوں نے حمل کی حالت میں نکاح کیا تھا اس کی خصوصیت کے متعلق قرآن میں کیا ذکر ہے۔

(جواب بہت سے دعویٰ محبت کرنے والے بھی توہین کرتے ہیں خصوصاً جب کہ یہ دعویٰ صدق و اخلاق پر مبنی نہ ہو مرزا صاحب نے حضرت عیسیٰ حیہ السلام کی توہین کی ہے جیسا کہ ہم سوال نمبر ۱۹ کے جواب میں لکھوا چکے ہیں دافع البلاء ص ۲۰ میں یہ شعر موجود ہے لن مریم کے ذکر کو چھوڑ دو۔ اس سے بہتر غلام احمد ہے نیز اسی دافع البلاء ص ۲۰ پر ہے ”اور اگر تجربہ کی رو سے خدا کی تائید مسیح بن مریم سے بڑھ کر میرے ساتھ نہ ہو تو میں جھوٹا ہوں۔“

اور ازالہ الاہام ص ۱۵۸ پر ہے۔

ایک منہم کہ حسب بھارات آدم  
بھیس کھاست چاندہ پاپہ مہرم

### (۱۰) متعلقہ جرح نمبر ۲۰

اُمّ زید یہ دعویٰ کرے کہ میں انگلستان کے بادشاہ کا شیل ہوں یا اور حقیقت شاہ انگلستان ہوں کیا یہ شاہ انگلستان کی توہین نہیں کیا مرزا صاحب شیل مسیح کا دعویٰ ترک کر کے خود مسیح موعود بنے یا نہیں؟ اس سے متعلق ازالہ اوہام ص ۱۹۰ طبع اور نور نزول مسیح ص ۴۸ اور دافع البلاء ص ۳۰ کا ملاحظہ کر کے جواب دیں شیل مسیح موعود اور خود مسیح موعود میں فرق متلاویں۔

(جواب) ہم سوال نمبر ۲۰ کے جواب میں لکھواچکے ہیں کہ مرزا صاحب نہ صرف شیل مسیح بنے بلکہ وہ تمام انبیاء کے شیل بنے پھر آنحضرت ﷺ کے بروز بن گئے یہاں تک کہ پکار اٹھے من طرف بیسی و بین المصطفیٰ فما عرفنی و ما دانی (خطبہ الہامیہ ص ۱۷۱) یعنی جو شخص مجھ میں اور مصطفیٰ میں تفریق کرتا ہے اس نے مجھ کو نہ دیکھا اور نہ پہچانا اور ایک جگہ لکھتے ہیں ”میں محمد ﷺ ہوں یعنی بروزی طور پر“ (تحریر حقیقتہ اوحی ص ۸۵) غرض کہ شیل مسیح موعود سے ترقی کر کے مسیح موعود بلکہ آنحضرت ﷺ کے بروز بن گئے بلکہ حضور ﷺ سے افضلیت کا دعویٰ کر دیا اور اس سے بڑھ کر انبیاء اور آنحضرت ﷺ کی توہین اور کین ہوئی۔

### (۱۱) متعلقہ جرح نمبر ۲۱

کیا کسی مخالفت کی وجہ سے کسی معزز کی توہین کرنا درست ہے یا نہیں؟ کیا قرآن مجید کی سورتا مائدہ میں ہے کہ ”کسی قوم کی دشمنی تمہیں مجرم نہ بنادے“ کیا مرزا صاحب نے ضمیمہ انجام آتھم ص ۷ میں لکھا ہے کہ ”آپ یعنی عیسیٰ کا خاندان بھی نہایت ناپاک ہے تین دلیاں، نائیاں، زنا کار، کسبیاں تھیں جن کے خون سے آپ کا جو دھوسور پڑا ہوا“ نیز صفحہ ۵ میں لکھا ہے کہ ”آپ کو جی عیسیٰ کو جھوٹ بنانے کی بھی کسی قدر عادت تھی اور بد زبانی کی اکثر عادت تھی۔“

(جواب) انہی رنگ میں بھی ایسا جواب نہیں دیا جاسکتا جس سے کسی معزز نبی یا ولی کی توہین ہوتی ہو خود مرزا صاحب نے لکھا ہے کہ ”ایسا کرنا عقابت اور جہت ہے کچھ تعجب نہیں کہ کسی نادان بے تمیز نے سفیہانہ بات کے جواب میں سفیہانہ بات کہہ دی ہو جیسا کہ بعض جاہل مسلمان کسی بیسائی کی بد زبانی کے مقابل پر جو آنحضرت ﷺ کی شان میں کرتا ہے حضرت عیسیٰ کی نسبت کچھ سخت الفاظ کہہ دیتے ہیں“ (تبلیغ رسالت

## (۱۲) متعلق جرح نمبر ۲۶۵۲۲

کیا مسوی رحمت اللہ یا مسوی آل حسن اور مولوی جہی معصوم تھے؟ ان کے اقوال کسی مذہب کے لئے حجت ہو سکتے ہیں؟ اور کیا مرزا صاحب نے دعویٰ نبوت کیا؟ اور نزول مسیح ص ۴ میں لکھا ہے کہ جو میرے مخالف تھے ان کا نام چائے سودی مشرک رکھا گیا ہے اور اگر مولوی رحمت اللہ یا مولوی نعل حسن یا کوئی مولوی کسی جہی کی توہین کرے تو مسلمان رہ سکتا ہے یا نہیں؟

(جواب) مولوی رحمت اللہ، مولوی آل حسن اور مولانا جامی معصوم نہیں تھے اور نہ ان کے اقوال حجت و دست ہیں مرزا صاحب نے یقیناً دعویٰ نبوت کیا اور نزول مسیح ص ۴ میں یہ عبارت موجود ہے۔  
”اگر خدا نخواستہ یہ لوگ بھی کسی جہی کی توہین کرتے تو یہ بھی مسلمان نہیں رہ سکتے تھے۔“

## (۱۳) متعلق جرح نمبر ۳۰۵۲۲

کیا مرزا صاحب نے دیباچہ برائین امدیہ ص ۱۵ میں تحریر کیا ہے جس کا مفہوم یہ ہے کہ جو شخص آل حضور کو کثیف کہے وہ بہ کار ہے اور پھر ازالہ وہام ص ۴ ص ۵ میں تحریر کیا ہے کہ ”معراج اس جسم کثیف کے ساتھ نہیں ہوا“ اور ازالہ وہام ص ۶۹۱ ص ۶۹۲ میں لکھا ہے کہ ”آنحضور ﷺ کو حقیقت و حال و غیرہ دونوں پوری معلوم نہ ہوئی تھی“ نیز اسی صفحہ ۳۴۶ میں لکھا ہے کہ ”لن مسعود ایک معمولی آدمی تھا“ و ازالہ وہام ص ۶۲۹ پر لکھا ہے کہ ”چار سو نبی کی پیش گوئی غلط نکلی“ کیا یہ اندراجات جہی کریم اور دیگر انبیائے کرام کی توہین کے جھٹکل ہیں؟

(جواب) ہاں دیباچہ برائین کے صفحہ ۱۵ میں یہ شعر ہے۔

لعل تاباں را اگر کوئی کثیف زیں چہ کاہد قدر روشن جوہرے

طعنہ بر پاکال نہ بر پاکال خود کئی ثلث کہ ہستی قاجرے

اور ازالہ وہام ص ۴ کے حاشیہ میں یہ عبارت موجود ہے ”سیر معراج اس جسم کثیف کے ساتھ نہیں تھا“ اور ازالہ وہام ص ۶۹۱ میں یہ عبارت موجود ہے ”اگر آں حضرت ﷺ پر لن مریم اور دجال کی حقیقت کاملہ و چہ نہ موجود ہونے کسی نمونے سے مومو مشکف نہ ہوئی ہو (لی قولہ) تو کچھ تعجب کی بات نہیں“ اور ازالہ وہام ص ۶۲۹ میں لکھا ہے کہ ”ایک بادشاہ کے وقت میں چار سو نبی نے اس کی فتح کے بارے میں پیش گوئی کی اور وہ جھوٹے نکلے اور بادشاہ کو شکست آئی“ یہ عبارتیں یقیناً توہین معنی یا توہین صریح میں داخل ہیں۔“

## (۱۴) متعلق جرح نمبر ۳۰

کیا مرزا صاحب نے آئینہ کدالات ص ۵۴ میں لکھا ہے کہ ”بر مسلم مجھے قبول کرتا ہے مگر کنبڑوں کی اولاد نہیں قبول کرتی“ انجام آختم ص ۲۶۸ میں لکھا ہے کہ ”منکر کتے اور کتے کے بچے ہیں“ اور کیا حقیقتہً الوحی ص

۱۶۳ میں لکھا ہے کہ ہر ایک شخص جس کو میری دعوت پہنچی اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا وہ مسلمان نہیں ہے۔

(جواب) ہاں آئینہ کمالات اسلام کے ص ۴۳۵ میں یہ عبارت ہے ”تلك كتب ينظر اليها كل مسلم بعين المحبة والمودة و ينفع من معارفها و يقبلنى و يصدق دعوتى الا درية البغايا الذين ختم الله على قلوبهم فهم لا يقبلون“ ترجمہ یہ کتابیں ہیں جن کو ہر مسلمان محبت اور دوستی کی نظر سے دیکھتا اور ان کے معارف سے فائدہ اٹھاتا ہے اور مجھے قبول کرتا ہے اور میری دعوت کی تصدیق کرتا ہے، مگر کجخیوں کی اولاد جن کے دلوں پر خدا نے مہر لگا دی ہے وہ قبول نہیں کرتے۔

نیز ۱۱، مشتکا کے ص ۹۰ میں ہے۔ ”من انكر الحق المبين فانه كلب و عقب الكلب سرب ضراء“ جتنی جو کھلے ہوئے حق کا انکار کرے وہ کتا اور کتے کی اولاد ہے، ”لح“ نیز اسی قصیدہ میں ص ۷۰ پر ہے۔

اذ ينسى عيبا فلست بصادق ان لم تمت بالخرى يا ابن بغاء

یعنی اپنے ایک منکر کے بارے میں لکھتے ہیں کہ تو نے مجھے ستایا ہے اپنی خباثت سے تو میں سچانہ ہوں گا اگر تو ذات سے نہ مرالے کجخی کے چے یا اے حرام زاولے نیز حقیقۃ الوحی کے ص ۱۶۳ میں مرزا صاحب کا یہ قول موجود ہے ”ہر ایک شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا وہ مسلمان نہیں ہے۔“

(۱۵) متعلقہ جرح نمبر ۳۲، ۳۱

(سوال ۳۱ و ۳۲) غیر متعلق مقدمہ ہے۔

(۱۶) متعلقہ جرح نمبر ۳۳

کیا مرزا صاحب کے الہامات بھی ہیں جن کی تشریح مرزا صاحب نے خود کی اور بعد میں اس تشریح سے منحرف ہو گئے کیا مرزا صاحب نے ازالہ اوہام ص ۳۲ طبع اول میں احمد بیگ کی لڑکی کا نکاح اپنے ساتھ ہونے کی بہت پیش گوئی کی اور الہام مفصل و مشرح درج کیا اور پھر اس تشریح کے پابند رہے کیا مرزا صاحب نے حقیقۃ الوحی ص ۳۳۹ میں صاف الفاظ لکھے ہیں کہ ”پہلے میرا نام مریم رکھا گیا اور ایک مدت تک میرا نام خدا کے نزدیک یہی رہا۔“ اور ص ۷۶ پر یہ الہام درج ہے کہ ”یا مریم اسکن است و زو جلت الجنة“ اے مریم تو فوراً تیرے دوست جنت میں داخل ہوں، ”مور کشی“ نوح طبع جدید ص ۹۵ میں لکھا ہے کہ ”وضع حمل روحانی ہوا“

کیا مرزا صاحب بعد میں ایسے الہامات پر قائم رہے اور کیا حقیقۃ الوحی ص ۱۰۵ میں یہ الہام درج ہے کہ ”انما امرک اذا اردت شیئا ان تقول له کن فیکون“ ”تو جس بات کا ارادہ کرتا ہے وہ تیرے حکم سے فوراً ہو جاتا ہے“ اور ص ۲۵۵ پر لکھا ہے کہ ”خدا تعالیٰ نے سرخی سے دستخط کر دیئے اور ہمیشہ بھی پڑیں“ اور کتاب الریہ و آئینہ کمالات میں مفصل لکھا ہے کہ میں خود خدا ہوں۔ ”کیا ایسے الہامات کے متعلق مرزا صاحب

کا اعتقاد پختہ ہے؟

(جواب) ہاں ایسے امام ہیں ازالہ ادباء ص ۳۹۶ میں یہ امام درج ہے۔

”خدا تعالیٰ نے مومن کوئی کے طور پر اس عاجز پر ظاہر فرمایا کہ مرزا احمد یک دہ مرزا گاماں بیگ، شید پوری کی دختر کا انہام کار تہارے نکاح میں آئے گی اور وہ لوگ بہت عدوت کریں گے اور بہت مانع آئیں گے اور کوشش کریں گے کہ ایسا نہ ہو لیکن آخر کار ایسا ہی ہو گا اور فرمایا کہ خدا تعالیٰ ہر طرح سے اسکو تہداری طرف لائے گا، بارہ ہونے کی حالت میں نہ کر کے، اور ہر ایک روک کو درمیان سے اٹھا دے گا اور اس کام کو ضرور پورا کرے گا کوئی نہیں جو اس کو روک سکے۔“

پھر دوسرا امام تبلیغ رسالت جلد دوم ص ۸۵ پر یہ ہے ویسئلونک احق ہو قل ای و ربی انہ لحق وما انتم بمعجزین زوجنا کما لا مبدل لکلماتہ۔ ترجمہ اور تجھ سے پوچھتے ہیں کہ کیا یہ بات سچ ہے کہ ہاں مجھے اپنے رب کی قسم یہ سچ ہے اور تم اس بات کو وقوع میں آنے سے روک نہیں سکتے ہم نے خود اس سے (محمدی دگم) سے تیرا عقد نکاح باندھ دیا ہے میری باتوں کو کوئی بدل نہیں سکتا۔“

پھر جب محمدی دگم کا نکاح دوسری جگہ ہو گیا تو مرزا صاحب کو دوسری طرح امام ہونے لگے انجام آتھم ص ۲۱۶ میں ان کا یہ امام ہے۔ فسبکفیکھم اللہ و یردھا الیک لا تبدیل لکلمات اللہ ترجمہ بین اسطورہ و برائے تو اس ہمہ را کفایت خوانم شد و آن زن را کہ زن احمد یک رو دختر است باز سوائے تو خواہم آورد۔“

اسی طرح ایک اور امام انجام آتھم ص ۲۲۳ میں درج ہے۔ بل الامور قائم علی حالہ ولا یوہ احد با حنیالہ والقدور قدر مہرم من عند الرب العظیم ترجمہ بین اسطورہ۔ بلکہ اصل امر بر حال خود قائم است و بیچ کس با حیلہ خود و اور ارد نتواند کرد و اس تقدیر از خدا ہے بزرگ تقدیر مہرم است۔“  
ان اماموں کے باوجود مرزا صاحب مر گئے اور محمدی دگم اپنے شوہر کے پاس رہی یہ سارے امام غلط اور جھوٹے لکھے۔

حقیقۃ الوحی ص ۳۳۹ میں یہ درج ہے کہ (خدا نے) ”پہلے میرا نام مریم رکھا اور ایک مدت تک میرا نام خدا کے نزدیک بکری رہا“ اور ص ۶ پر یہ امام بھی درج ہے ”یا مہرم اسکن انت و زوجک الحہ“ اور پھر مرزا صاحب نے کشتی نوح ص ۴۹ میں وضع حمل روحانی کا ذکر کیا ہے اور ص ۷۴ پر یہ عبارت درج ہے ”مریم کی طرح عیسیٰ کی روح مجھ میں تلخ کی گئی اور استفادہ کے رنگ مجھے حاملہ ٹھہرایا گیا اور آخر کئی مہینے کے بعد جو دس مہینے سے زیادہ نہیں بذر بیج اس امام کے جو سب سے آخر برابن احمدیہ کے حصہ چہارم ص ۵۵۶ میں درج ہے مجھے مریم سے عیسیٰ بنا یا گیا پس اس طور سے میں ابن مریم ٹھہرا۔“

حقیقۃ الوحی کے ص ۱۰۵ اور ۱۱۱ شتہ کے ص ۸۶ پر یہ امام درج ہے

”انما امرک اذا اردت شینا ان تقول لہ کن فیکون“ اور حقیقۃ الوحی ص ۲۵۵ پر درج ہے ”اور اللہ تعالیٰ نے بغیر کسی تاہل کے سرخی کے قلم سے اس پر دستخط کئے اور دستخط کرنے کے وقت قلم کو چھڑکا جیسا کہ جب قلم پر زیادہ سیاتی آتی ہے تو اس طرح پر جھاز دیتے ہیں اور پھر دستخط کر دیتے اور میرے پر اس وقت

نہایت رقت کا عالم تھا (اولی قولہ) سرفی کے قطرے میرے کرتے اور اس کی ٹوپی پر بھی گرے۔  
مرزا صاحب اپنی وحی اور الہام پر ایسا ہی ایمان رکھتے تھے جیسا کہ قرآن پر۔ ان کا قول ہے ”میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں ان الہامات پر اسی طرح ایمان رکھتا ہوں جیسا کہ قرآن شریف پر اور خدا کی دوسری کتابوں پر۔ اور جس طرح میں قرآن شریف کو یقینی اور قطعی طور پر خدا کا کلام جانتا ہوں اسی طرح اس کلام کو بھی جو میرے پر نازل ہوتا ہے خدا کا کلام یقین کرتا ہوں۔“

(حقیقۃ الوحی ص ۲۱۱)

دوسری جگہ کہتے ہیں ”میں خدا تعالیٰ کے ان الہامات پر جو مجھے ہو رہے ہیں ایسا ہی ایمان رکھتا ہوں جیسا کہ توریت اور انجیل اور قرآن مقدس پر ایمان رکھتا ہوں۔“

(تبلیغ رسالت جلد ہفتم ص ۶۳)

ایک اور جگہ لکھا ہے ”مجھے اپنی وحی پر ایسا ہی ایمان ہے جیسا کہ توریت اور انجیل اور قرآن کریم پر۔“

(اربعین چہارم ص ۲۵)

ان حوالہ جات سے صاف ثابت ہے کہ مرزا صاحب اپنے الہاموں کو یقینی اور قطعی سمجھتے تھے اور قرآن کی طرح ان پر ایمان رکھتے تھے۔

### (۱۷) متعلق جرح نمبر ۳۵

یہ مرزا صاحب نے ازالہ اوہام ص ۳۰۰ پر لکھا ہے کہ آنحضور نے بھی دشمن گویوں کے سمجھنے میں غلطی کھائی ص ۶۲۹ میں لکھا ہے کہ چار مونیوں نے دشمن گویاں کیں اور جمونے ننگے اور ص ۸ میں تحریر ہے کہ مسیح کی دشمن گویاں اوروں سے بھی زیادہ غلط نکلیں۔

کیا مرزا صاحب نے کشتی نوح ص ۵ میں لکھا ہے کہ قرآن شریف بلکہ توریت کے بعض صحیفوں میں یہ چیز موجود ہے کہ مسیح موعود کے وقت طاعون پڑے گی کیا مرزا صاحب نے یہ حوالہ نہیں دیا ہے؟  
کیا مرزا صاحب نے ازالہ اوہام ص ۷۷ میں یہ خواب درج کیا ہے کہ تین شہروں کا نام قرآن شریف میں احراز کے ساتھ درج ہے۔ مکہ مدینہ قدیان کیا یہ حوالہ و خواب سچا ہے یا جھوٹا؟

کیا مرزا صاحب نے البشری وغیرہ میں یہ الہام درج کیا ہے کہ ہم مکہ میں مریم گے یا مدینہ میں۔ کیا یہ الہام سچا ہے؟

کیا مرزا صاحب نے برائین احمدیہ ص ۵۷۵ میں لکھا ہے کہ ”بھئی حالت زندگی آسمان سے نازل ہوں گے اور پھر ازالہ اوہام ص ۱۹۷ پر لکھا ہے کہ ”بھئی علیہ السلام فوت ہو کر وطن گھٹیل میں دفن ہوئے“ اور ست چن ص ۲ میں لکھا ہے کہ بھئی علیہ السلام کی قبر ملک شام میں ہے اور کشتی نوح ص ۳۵ میں تحریر کیا ہے کہ ”ان کی قبر ملک کشمیر میں ہے“ ان میں سے کون سی بات سچی ہے؟

(جواب) ہاں ازالہ اوہام ص ۱۶۵ میں لکھا ہے ”بعض دشمن گویوں کی نسبت آنحضرت ﷺ نے خود اقرار کیا



ہے کہ میں نے ان کی اصل حقیقت سمجھنے میں غلطی کھائی ہے“ نیز یہ بھی لکھا ہے ”ایک بادشاہ کے وقت میں چار سونیوں نے اس کی فتح کے بارے میں پیش گوئی کی اور وہ جھوٹے نکلے“ (ازالہ اوہام ص: ۲۵۷)

اور لکھا ہے کہ حضرت مسیح کی پیش گوئیاں لوگوں سے زیادہ غلط نکلیں“ (ازالہ اوہام ص ۴) یہ تمام مرزا صاحب کا افتراء اور اتہام ہے جو نبیوں پر باندھا گیا ہے۔

مرزا صاحب نے کشتی نوح کے ص ۵ پر لکھا ہے ”قرآن شریف میں بلکہ تورات کے بعض صحیفوں میں بھی یہ خبر موجود ہے کہ مسیح موعود کے وقت طعون پڑے گی“ حالانکہ یہ قرآن پر بہتان ہے اور زنا جھوٹ ہے۔

مرزا صاحب نے ازالہ اوہام ص ۳۲ پر اپنا یہ کشف لکھا ہے کہ ”اور میں نے کہا کہ تین شہروں کا نام حراز کے ساتھ قرآن شریف میں درج کیا گیا ہے مکہ اور مدینہ اور قدیان“ اور ظاہر ہے کہ یہ کشف جھوٹا ہے قرآن شریف میں حقیقتہً قدیان کا نام نہیں کتاب البشری ص ۱۰۵ میں مرزا صاحب کا یہ الہام درج ہے ”ہم مکہ میں مرے گئے یا مدینہ میں“ حالانکہ یہ الہام بالکل جھوٹ ثابت ہوا مرزا صاحب لاہور میں مرے اور قدیان میں دفن ہوئے۔

مرزا صاحب نے حقیقتہً الوحی ص ۱۴۹ پر خود لکھا ہے۔

اگرچہ خدا تعالیٰ نے براہین احمدیہ میں میرا نام عیسٰی رکھا اور یہ بھی مجھے فرمایا کہ تیرے آنے کی خبر خدا اور رسول ﷺ نے دی تھی مگرچہ تکہ ایک گروہ مسلمانوں کا اس اعتقاد پر جما ہوا تھا اور میرا بھی یہی اعتقاد تھا کہ حضرت عیسیٰ آسمان پر سے نازل ہوں گے“ پھر ازالہ اوہام ص ۱۹ میں ہے ”یہ تو ج ہے کہ مسیح اپنے وطن گھیل میں جا کر فوت ہو گیا لیکن یہ ہر گز سچ نہیں کہ وہی جسم جو دفن ہو چکا تھا پھر زندہ ہو گیا“

پھر تھو گورڈو یہ ساز نکالاں ص ۱۰۲ کے حاشیہ پر لکھتے ہیں

”یہ ثبوت بھی نہایت روشن دلائل سے مل گیا کہ آپ کی قبر سرینگر علاقہ کشمیر خان یار کے محلہ میں ہے“ اور کشتی نوح ص ۱۵ میں ہے ”اور تم یقیناً سمجھو کہ عیسیٰ بن مریم فوت ہو گیا ہے اور کشمیر سری نگر محلہ خان یار میں اسکی قبر ہے“

ان مختلف تحریرات اور بیانات کا تاقض ظاہر ہے اور پہلے اعتقاد کے سوا وہ تمام مسلمانوں کے عقیدہ کے موافق ہے پچھلے بیان غلط اور باطل ہیں۔

(۱۸) متعلقہ جرح نمبر ۳۶۳۸

کیا نبی اور بزرگ اور ولی کا درجہ ایک ہے؟ مرزا صاحب پر یہ فتویٰ کفر جو علمائے اسلام نے دیئے ہیں وہ ضد کی بناء پر ہیں یا ان کے عقائد فاسدہ کی بناء پر؟ کیا فتوے مذکور سچ ہیں یا غلط؟ کیا مرزا صاحب نے مسلمانوں سے علیحدگی اختیار کی اور اپنی جماعت الگ بنائی ہے یا نہیں؟ کیا مرزا صاحب اور ان کی جماعت باقی مسلمانوں کے برخلاف اجرائے نبوت اور وفات مسیح اور نبوت مرزا صاحب کے علی الاعلان قائل ہیں یا نہیں؟ اور کیا مرزا

صاحب پر فتویٰ کفر سمائے اسلام نے بالافتاق دیا ہے یہاں ختاف؟  
(جواب) نبی اور ولی کا درجہ ایک نہیں ہو سکتا کوئی ولی کسی نبی سے افضل ہو سکتا ہے مرزا صاحب پر کفر سے  
فتوے علماء نے ان کے عقائد فاسدہ کی وجہ سے دیئے ہیں اور وہ فتوے صحیح ہیں مرزا صاحب خود اپنے اقرار  
کے بموجب کاذب اور جھوٹے ٹھیرے کہ محمدی تنگم کا نکاح ان کے ساتھ نہیں ہوا اور وہ وفات پگئے اقرار یہ  
ہے کہ ”وانی اجعل هذا النبأ معیار الصدقی او کذبی“ (انجام آتھم ص ۲۲۳) یعنی اس خبر کو کہ محمدی  
تنگم ضرور میرے نکاح میں آئے گی یہ خدا کا طے کردہ فیصلہ ہے نقدیر مبرم ہے کوئی اس کو بدل نہیں سکتا میں  
اپنے صادق یا کاذب ہونے کا معیار قرار دیتا ہوں“

مرزا صاحب نے نبوت کا دعویٰ کیا ان کی جماعت اس دعوے کی تصدیق کرتی ہے اور مرزا صاحب کو نبی اور  
رسول کہتی ہے تمام مسلمانوں سے علیحدہ رہتی اور ان کو کافر سمجھتی ہے اور علمائے اسلام نے بالافتاق مرزا  
صاحب اور ان کی جماعت کو خارج از اسلام قرار دیا ہے میں ایک مطبوعہ فتویٰ جس میں بہت سے علماء کے  
دستخط منقول ہیں پیش کرتا ہوں۔

### (۱۹) متعلق جرح نمبر ۴۳۹۷۰

کیا مرزا صاحب نے حقیقتہً الٰہی ص ۱۰۵ میں یہ الہام لکھا ہے کہ ”تیرا حکم چاہے ہو جاتا ہے“ اس الہام سے  
مرزا صاحب کا درجہ نبوت تشریف و غیر تشریف سے کہیں بڑھ کر ثابت ہوتا ہے یا نہیں کیا مرزا صاحب نے ان  
انبیاء سے جو نئی شریعت لائے مثلاً عیسیٰ علیہ السلام بہتر ہونے کا دعویٰ کیا ہے یا نہیں؟ کیا مرزا صاحب ہوگوں  
کے اعتراضات سے چپنے کے لئے قسم قسم کی تاویلات کیا کرتے تھے یا نہیں؟ کیا مرزا صاحب نے نزولِ وحی  
ص ۹۹ میں اپنی وحی کو قرآن کی طرح منزه لکھا ہے یا نہیں؟ اور اربعین نمبر ۳ ص ۶۷ میں دعویٰ کیا ہے یا  
نہیں؟ کہ میں صاحب شریعت ہوں اور حقیقتہً الٰہی ص ۳۱۱ میں لکھا ہے یا نہیں کہ اپنے الہامات پر اسی طرح  
ایمان لاتا ہوں جس طرح قرآن پر؟ کیا مرزا صاحب کے نزدیک اصول دین وہی رہے جو اس وقت تک تمام  
مسلمانوں کے رہے؟

(جواب) حقیقتہً الٰہی ص ۱۰۵ پر یہ الہام درج ہے۔ انما امرک اذا اردت شیناً ان تقول له کن فیکون  
ترجمہ بین السطور۔ تو جس بات کا ارادہ کرتا ہے وہ تیرے حکم سے فی الفور ہو جاتی ہے“ اس الہام سے تو مرزا  
صاحب کا درجہ نبوت کی درجہ الوہیت کا ادعا ثابت ہوتا ہے مرزا صاحب نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام بلکہ  
آنحضرت ﷺ اور تمام انبیاء سے افضل ہونے کا دعویٰ کیا ہے جیسا کہ سوال نمبر ۱۳ اور سوال ۱۵۱ کے  
جواب میں بیان ہو چکا ہے اور مرزا صاحب کے اقوال کے حوالے دیئے جا چکے ہیں مرزا صاحب نے اعتراضات  
میں سے چپنے کے لئے ایسی دودر دوزکار تاویلیں کی ہیں جن کو دیکھ کر حیرت ہوتی ہے اسی وجہ سے ان کے کام  
میں تا قضا اور اختلاف ہے انہوں نے بیحد دعویٰ کیا کہ ان کی وحی اور الہام قرآن کی طرح یقینی ہے ان کا قول  
ہے۔

انچہ من بشوم زوجی خدا  
چکر قرآن منزہش دانم  
خدا پاک دامنش زخدا  
از خطا ہائیں است ایمان  
(نزل السج ص ۹۹)

لوران کا قول ہے ”مجھے اپنی وحی پر ایسا ہی ایمان ہے جیسا کہ توریت اور انجیل اور قرآن کریم پر“ (اربعین چہارم ص ۲۵) مرزا صاحب اس اصول کی رو سے جماعت مسلمین سے خارج ہو گئے۔

### (۲۰) متعلق جرح نمبر ۷۳ تا ۵۳

نور الانوار قمر ال�در وغیرہ کتب اصول دین دیکھ کر بتادیں کہ ائمہ اربعہ جن میں امام احمد بھی شامل ہیں اجماع امت کے قائل ہیں یا نہیں؟ کیا کتب اصول میں منکر اجماع کو کفر کا حکم دیا گیا ہے؟ ائمہ اربعہ کا اس پر اتفاق ہے یا نہیں؟

عقائد احمدیت ص ۲۳ دیکھ کر بتادیں کہ مرزا صاحب نے ائمہ اربعہ کی شان کو تسلیم کیا ہے یا نہیں؟ (جواب) اجماع حجت شرعیہ ہے اس کے حجت ہونے میں ائمہ اربعہ کا اختلاف نہیں ہے نالی شرح حسامی میں ہے فاتفق جمهور المسلمین علی حجیثہ خلافا للنظام والشیعہ و بعض الخوارج نالی ص ۲۲ یعنی اجماع کے حجت ہونے پر جمهور مسلمین کا اتفاق ہے ابنتہ نظام اور شیعہ اور بعض خوارج کا اختلاف ہے اور منکر اجماع قطعی کے کافر ہونے میں بھی اختلاف نہیں ہے۔

### (۲۱) متعلق جرح نمبر ۵۳ تا آخر

کیا ایک شخص کلمہ گوئی اور دعویٰ اسلام کے باوجود قرآن مجید اور احادیث صحیحہ متواترہ کے برخلاف اعتقاد رکھے وہ مسلمان ہو سکتا ہے یا نہیں؟ اور کیا جو شخص اپنا اعتقاد قرآن مجید اور احادیث صحیحہ کے مطابق رکھے کافر ہے۔ اور کیا فریق اول کے مرد کا فریق ثانی کی عورت سے نکاح جائز ہے یا نہیں اور جماعت احمدیہ مرزا صاحب نجفی غیر احمدی مرد مسلمان سے احمدیہ عورت کا نکاح جائز سمجھتے ہیں یا نہیں؟

(جواب) جو شخص کلمہ گوئی کے باوجود نماز کی فرضیت کا انکار کر دے، زکوٰۃ کی فرضیت کا انکار کر دے، روزے کی فرضیت کا انکار کر دے یا نبوت کا دعویٰ کر دے یا کسی نبی کی توہین کرے یعنی کسی ایسی چیز کا انکار کرے جس کا دین میں سے ہونا بائقین ثابت ہو وہ یقیناً کافر اور اسلام سے خارج ہے۔ دیکھو! خود مرزا صاحب نے لوران کی جماعت نے تمام دنیا کے کلمہ گویوں کو اسلام سے اس بنا پر خارج کر دیا کہ وہ مرزا صاحب پر ایمان نہیں لائے۔ حالانکہ وہ قرآن پر ایمان رکھتے ہیں کلمہ گو ہیں۔ نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج اور دیگر فرائض و واجبات کو مانتے ہیں۔ آنحضرت ﷺ کو رسول، نبی اور خاتم الانبیاء والمرسلین اعتقاد کرتے ہیں۔ اس کے باوجود مرزا صاحب لوران کے خلیفہ لوران کی جماعت ان تمام مسلمانوں کو کافر مانتے ہیں۔

مرزا صاحب کا قول یہ ہے۔ ”ہر ایک شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا“

مسلمان نہیں ہے۔“ (حقیقۃ الوحی ص ۱۶۳)

مرزا صاحب خود فرماتے ہیں۔ ”کفر دو قسم پر ہے۔ اول ایک یہ کفر کہ ایک شخص اسلام سے ہی انکار کرتا ہے اور آنحضرت ﷺ کو خدا کا رسول نہیں مانتا۔ دوم یہ کفر کہ مشاۃً مسیح موعود کو نہیں مانتا۔“

(حقیقۃ الوحی ص ۱۷۹)

اس کا مطلب صاف ہے کہ دوسری قسم کا کفر مرزا صاحب نے ان تمام مسلمانوں اور کلمہ گو یوں کے لئے ثابت کیا ہے جو اسلام پر اور آل حضرت ﷺ پر ایمان رکھنے کے باوجود مسیح موعود (یعنی مرزا صاحب) پر ایمان نہ لائیں۔

اسی عبارت سے آگے یہ بھی لکھا ہے کہ ”اگر غور سے دیکھ جائے تو یہ دونوں قسم کے کفر ایک ہی قسم میں داخل ہیں۔“ اور وہ یہ کہ مرزا صاحب کا انکار یا تکذیب خدا اور رسول کے انکار و تکذیب کی طرح کفر ہے۔

اور مرزا صاحب کا الہام ہے۔ ”جو شخص تیری پیروی نہیں کرے گا اور تیری بیعت میں داخل نہیں ہوگا اور تیرے مخالف رہے گا وہ خدا اور رسول کی نافرمانی کرنے والا اور جہنمی ہے۔“ (تبلیغ رسالت جلد نہم ص ۲۷)

اور ہم پہلے لکھے چکے ہیں کہ مرزا صاحب اپنے الہام کو قطعی اور یقینی اور قرآن کی طرح منزہ عن الخطا سمجھتے تھے۔ پس ان کے اس الہام کے بموجب ہر وہ مسلمان جو تمام ایمانیات پر ایمان رکھتا ہو حتیٰ کہ آنحضرت ﷺ پر بھی ایمان رکھتا ہو ان کے نزدیک بلاشبہ قطعی جہنمی ہے پس مرزا صاحب اور ان کی جماعت کے نزدیک تمام غیر قادیانی مسلمان کافر اور جہنمی ہیں اور اسی بنا پر مرزا صاحب اور ان کی جماعت نے فتویٰ دیا ہے کہ قادیانیوں اور غیر قادیانیوں میں باہم رشتہ نامائے شادی منکحت جائز نہیں ہے۔

”حضرت مسیح موعود کا حکم اور زیر دست حکم ہے کہ کوئی احمدی غیر احمدی کو اپنی لڑکی نہ دے اس کی تعمیل نہ کرنا بھی ہر ایک احمدی کا فرض ہے“ (برکات خلافت ص ۷۵ منقول از قادیانی مہرب)

بہر اثنیٰ مسلمانوں کا مختلفہ مسئلہ ہے کہ جو مسلمان کافر ہو جائے وہ مرتد ہے اور مرتد کے ساتھ مسلمان لڑکی کا نکاح نہیں ہو سکتا اور اگر غیر قادیانی ہونے کی حالت میں نکاح ہوا تھا بعد میں قادیانی بن گیا تو فی الفور نکاح ٹوٹ جاتا ہے خوند کے ارتداد پر نکاح فسخ ہو جانا متفق علیہ مسئلہ ہے۔ وارتداد احد ہما فسخ عامل (در مختار ص ۱۰۸)

## پانچواں باب مفقود الخبر

شوہر تین سال سے لاپتہ ہو، تو دوسری شادی کا کیا حکم ہے؟

(سوال) ہندہ کا زوج بلا اطلاع اپنی منکوحہ کے کہیں چلا گیا اور دو تین برس سے اس کا کوئی پتہ نہیں چلا ہندہ نے دوسرے سے اپنا نکاح پڑھا لیا تو یہ نکاح ہوا نہیں؟

(جواب ۲۰۶) اگر ہندہ نے جب کہ اس کا شوہر دو تین برس سے مفقود ہے کسی اور سے نکاح کر لیا تو اس کا یہ نکاح جائز نہیں کیونکہ احتیاط کے نزدیک تو نوے سال تک زوجہ مفقود کو انتہا کرنا چاہیے۔ (۱) اور یہ وقت ضرورت لام مالک کے قول پر جو فتویٰ ہے اس میں بھی چار برس تک حلوٰۃ مفقود ہے اور پھر عدت و وفات چار ماہ دس یوم پوری کرنے کے بعد نکاح ہو سکتا ہے۔ فان عنده تعدد زوجة المفقود عدة الوفاة بعد مضي اربع سنين (رد المحتار ص ۳۶۰ ج ۳) ۱، اور ایک روایت میں قضائے قاضی بھی شرط ہے، ۲، پس یہ نکاح کسی طرح بھی درست نہیں ہوا۔ (۲)

گمشدہ شوہر کی بیوی کو دوسری شادی کرنے  
کے لئے قضائے قاضی ضروری ہے یا نہیں؟

(سوال) زوجہ مفقود اگر مذہب لام مالک چار سال کے بعد دوسرا نکاح کرنا چاہے تو اس کو تفریق کی ضرورت ہے یا نہیں اگر تفریق کی ضرورت ہے تو اس کی دلیل کیا ہے اور اگر تفریق کی ضرورت نہیں ہے تو عبارات ذیل کا کیا مطلب ہے؟ جن سے تفریق ضروری معلوم ہوتی ہے۔ ولا یفرق بینہ و بین امرأته (ہدایہ) ۱، ولا یفرق بینہا و بینہا ولو مضی اربع سنين (در مختار) ۲، قال مالک اذا مضی اربع

(۱) (قوله علی المذهب) و قبل بقدر سبعین سنة بتقدیم الناء من حين ولادته واختاره فی الکفر وهو الاوّلیٰ هدامة و علی الصوی دحیرة (هامش رد المحتار مع الدر المختار: کتاب المفقود ۲۹۵/۴ ط سعید کراتشی)

(۲) فان عنده تعدد زوجة المفقود عدة الوفاة بعد مضي اربع سنين (هامش رد المحتار: کتاب المفقود ۲۹۵/۴ ط سعید کراتشی)

(۳) ولا یفرق بینہ و بین امرأته وقال مالک اذا مضی اربع سنين یفرق القاضی بینہ و بین امرأته و تعدد عدة الوفاة ثم تروح من شاءت (الهدایة) کتاب المفقود ۲۹۲/۲ ط شرکة علمہ ملتان) و کذا فی الحیة الناجزة لمحیلة العاقرة بحث حکم زوجہ مفقود ص ۶۲ ص ۶۴ ط دار الاشاعت کراچی "زوجہ مفقود کسی صورت میں اس کے نکاح سے حرج نہ ہو جس میں نہیں پھر ہر اس میں قضائے قاضی شرط ہے" کما هو مصرح فی الروایة العشرین من الامام مالک۔

(۴) اما نکاح مکتوحہ الغیر و معتدہ فلم یقل احد بخوازه فلم یعقد اصلا (هامش رد المحتار: کتاب الطلاق) باب لعدة مطلب فی الکاح الفاسد والباطل ۵۹۶/۳ ط سعید کراتشی)

(۵) (الهدایة) کتاب المفقود ۲۹۲/۲ ط مکتبہ شرکة علمہ ملتان)

(۶) الدر المختار مع هامش رد المحتار: کتاب المفقود ۲۹۵/۴ ط سعید کراتشی)

سنین یفرق القاضی بینہ و بین امرأته و تعدد عدة الوفاة ثم تزوجت من شاءت لان عمرًا هكذا قضی الخ (ہدایہ) ۱۱، لا یفرق بینه و بین امرأته و حکم بموته بمضى تسعين سنة و علیہ الفتوی (عالمگیری) ۱۲، انه انما یحکم بموته بقضاء لانه امر محتمل فما لم ینقم الیہ القضاء لا یکون حجة (درمختار) ۱۳، ان هذا ای ماروی عن ابی حنیفة من تفویض موته الی رای القاضی نص علی انه انما یحکم بموته بقضاء (شامی) ۱۱،

ترتیب ضروری ہے تو اس ملک میں کون تفریق کر سکتا ہے کیونکہ حاکم وقت نصاریٰ کی طرف سے کوئی قاضی مقرر نہیں ہے اور مسلمانوں کی تراضی اور اتفاق سے بھی کسی کو منصب قضا نہیں ملتا ہے۔ پھر تفریق کی کیا صورت ہے؟

مفسر علماء حدیث ندیہ شرح طریقہ محمدیہ کی عبارت و اذا خلا الزمان من سلطان ذی کفایۃ فالامور مؤکدة الی العلماء و یجب علی الامة الرجوع الیہم و یصرون و لاة فاذا عسر جمعہم علی واحد استقل کل قطر باتباع علمائہ فان کثرا فالمتبع اعلمہم فان استوا اقرع بیہم سے ہر عالم کو قاضی تصور کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہر ذی علم اس وقت اس ملک میں تفریق کر سکتا ہے۔ حاکم وقت نصاریٰ کی طرف سے جو بیچ یا مجسٹریٹ یا کسٹرنٹ ہیں اگر یہ ذی علم عموم شریعہ ہوں اور مسلمان ہوں تو قاضی شرعی کے حکم میں ہیں یا نہیں؟ پیہ تو جروا؟

(جواب ۲۰۷) حنفیہ کا اصل مذہب تو وہی ہے کہ جب تک مفقود کی موت کا گمان غالب نہ ہو جائے اس کی زوجہ انتظار کرے اور اس مدت کی مقدار جس میں موت کا گمان غالب حاصل ہو موت اقران یدرائے قاضی یا نوے برس کے ساتھ علی اختلاف احوال مقدار ہے ۱۰ لیکن متاخرین حنفیہ نے ضرورت شدیدہ کے وقت حضرت امام مالک کے مذہب کے موافق فتویٰ دیدیا ہے تو اب دیکھنا یہ ہے کہ حضرت امام مالک کا قول اور مذہب کیا ہے ۱۶، تو ظاہر کتب فقہیہ اور شروح حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر امام مالک کے نزدیک چار

(۱) الہدایۃ کتاب المفقود ۶۲۲/۲ ط مکتبہ شریکۃ علمیہ ملتان

(۲) التناوی الہدایۃ کتاب المفقود ۳۰۰/۲ ط مکتبہ ماجدہ کوئٹہ

(۳) ادب المحتار مع ہامش رد المحتار کتاب المفقود ۲۹۷/۴ ط سعید کراچی

(۴) ہامش رد المحتار کتاب المفقود ۲۹۷/۴ ط سعید کراچی

(۵) لا یفرق بینه و بین امرأته و حکم بموته بمضى تسعين سنة و علیہ الفتوی وفي ظاہر الروایۃ بقدر موت اقرانہ فاذلہ بین احد من اقرانہ حیاً حکم بموته و بعض موت اقرانہ فی ہل بلدہ کما فی الکافی والمحتار انه یعوض الی رای الامام کمالی السین (التناوی الہدایۃ کتاب المفقود ۳۰۰/۲ ط ماجدہ کوئٹہ)

(۶) کما فی الحیلة الساجرة "زوج مفقود کسی صورت میں اس کے نکاح سے خارج نہ ہوئے میں خود مختار نہیں بلکہ میں تشدد قاضی شرط ہے" کہ "هو مصرح فی الروایۃ العشرین من الامام مالک، بحث حکم روحہ مفقود ص ۶۴ مطبوعہ د الاشاعت کراچی، وفي الروایۃ العشرین قنت ازلت امرأة المفقود تعدد الاربع سنین فی قول مالک بعیر امر سلطان فان قل مالک. لا فان ینس مہ ضرب لہا من ثلث الساعۃ اربع سنن فقیل لمالک هل تعد بعد (حاری ہے)

مال سے بعد زوجہ مفقود نکاح ٹائی کر سکتی ہے لیکن جواز نکاح کے لئے حکم موت زوج دل حاکم سے حاصل کرنا اور پھر عدت وقات پوری کرے شرط ہے۔ ہدایہ میں ہے۔ وقال مالک اذا مضى اربع سنين يفرق القاضي بينه وبين امراته وتعتد عدة الوفاة ثم تنزوج من شاءت لان عمره هكذا قضى في الذي استهواه الحب بالمدينة وكفى به اماما ولا نه منع حقها بالغيبه يفرق القاضي بينهما بعد مضى مدة اعتبار ابالا يلاء والعدة ۱۰۱، انتهى۔ زرقانی شرح مؤطا مالک میں ہے۔ وضعف الاول بقول مالک لو اقامت عشرين سنة ثم رفعت يستأنف لها الاجل ۱۰۲، نیز اسی زرقانی میں ہے۔ قال مالک وان تزوجت بعد انقضاء عدتها ودخل بها زوجها اولم يدخل بها فلا سبيل لزوجها الاول اليها اذا جاء او ثبت انه حي لان الحاكم اباح للمرأة الزواج مع امكان حياته فلم يكشف الغيب اكثر مما كان يظن ۱۰۳، فتح الباری شرح صحیح بخاری میں ہے۔ اخرج سعيد بن منصور بسند صحيح عن ابن عمر و ابن عباس قالا يستظر امرأة المفقود اربع سنين و ثبت ايضا عن عثمان و ابن مسعود في رواية و عن جمع من التابعين كالنخعي و عطاء و الزهري و مكحول و الشعبي و اتفق اكثرهم على ان التاجيل من يوم ترفع امرها للحاكم و على انها تعتد عدة الوفاة بعد مضى الاربع سنين ۱۰۴، الخ۔ ان عبارتوں سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ مقدار عدت میں اگرچہ اختلاف ہے لیکن اکثر علماء و رواہ مالک کے نزدیک بھی حکم حاکم شرط ہے جیسے کہ اس قوس سے ثابت ہے۔

لو اقامت عشرين سنة الخ پس حنفیہ کا فتویٰ جواز جو امام مالک کے مذہب پر دیا گیا ہو وہ بھی بالقضاء ہوگا۔ ۱۰۵،

باب ضرورت انگریزی عدالتوں کے مسموع یا منصف قائم مقام قاضی شرعی کے ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ ان کو حکومت کی طرف سے معاہدت مخصوصہ اہل اسلام میں مذاق، نکاح، میراث وغیرہ میں احکام شریعہ کے موافق فیصلہ کرنے کا اختیار دیا گیا ہے۔ ۱۰۶،

حدیثہ ندیہ کی جو عبارت وال میں مذکور ہے وہ یا تو دیانات پر محمول ہے کہ دیانات میں آج کل بضرورت عامہ قائم مقام قاضی کے سمجھے جاسکتے ہیں لیکن فصل خصوصیات میں چونکہ گورنمنٹ کی طرف سے

۱۔ (بہ صفحہ گزشتہ) الاربع سنين عدة الوفاة اربعة شهر و عشرين عرا بالمرأه السلطان بذلك قال نعم مالها و ما بمسئطان في الارعة لاشهر و عشر التي هي عدة (مجموعۃ الفتاوى المالکية الملحقۃ بالحلیۃ الحاجرة ص ۱۳۰ مطبوعہ دار الاشاعت کراچی)

(۱) لہدایۃ کتاب المفقود ۲-۶۲۲ ط شریکۃ علمیہ ملتان

(۲) شرح الررقانی علی مؤطا الامام مالک کتاب الطلاق بحث عدة التي تفقد زوجها ۱۹۹/۳ ط دار الفکر بیروت

(۳) شرح الررقانی علی مؤطا الامام مالک کتاب الطلاق بحث عدة التي تفقد زوجها ۱۹۹/۳ ط دار الفکر بیروت

(۴) فتح الباری بشرح صحیح الامام البخاری کتاب الطلاق باب حکم المفقود فی اہله و مالہ ۳۸۰/۹ ط مصر

(۵) الحلیۃ الناحرة للحلیۃ العاجرة بحث حکم روحہ مفقود جواب سوال سوم ص ۶۴ مطبوعہ دار الاشاعت کراچی

(۶) الحلیۃ الناحرة للحلیۃ العاجرة بحث حکم روحہ مفقود جواب سوال پنجم ص ۶۴ و مقدمہ در بیان تفاسیر قاضی در

ہندستان و دیگر ملک غیر اسلامیہ ص ۳۳ مطبوعہ دار الاشاعت کراچی۔

ماء کو کوئی اختیار نہیں دیا گیا ہے اس لئے خصوصیات میں ان کا کوئی فیصلہ معتبر نہیں۔ یا اس عبارت کا مفہوم یہ ہوگا کہ جہاں مسلمان حکام نہ ہوں وہاں کے مسلمانوں پر واجب ہے کہ اپنے ماء کو اپنے فضل خصوصیات کے لئے والی بنالیں، اور اگر مسلمان ایسا کریں تو یہ تک ان ماء کا فیصلہ معتبر ہوگا لیکن جب تک مسلمان ایسا نہ کریں اس وقت تک ماء قائم مدت مدوا کا حکم نہیں ہو سکتا۔ واللہ اعلم۔

(۱) جس کا شوہر عرصہ چھ سال تک بیوی کو نان و نفقہ نہ دے

اور اس کی خبر گیری بھی نہ کرے تو وہ عورت کیا کرے؟

(۲) گمشدہ شوہر کی بیوی کتنے دنوں کے بعد دوسرا نکاح کرے گی؟

(سوال) (۱) ایک مرد اپنی منکوحہ بیوی کو چھوڑ کر الگ ہو گیا اور چھ سال تک اس کے نان و نفقہ وغیرہ نہ دیا۔ خبر نہیں لیتا یہی عورت نے کوشش کی کہ نہ وہ اس کو اپنے کھر لے جائے لیکن نہ کھر لے جاتا ہے نہ طلاق دیتا ہے۔

(۲) ایک شخص اپنی منکوحہ کو چھوڑ کر اپنا بیویاں اب منکوحہ نہ کورہ اپنا نکاح ثانی کتنی مدت میں رستہ

ہے؟ المستفتی نمبر ۳۵ میں اللہ عز و جل (۱۲ جمادی الاولیٰ ۱۳۵۲ھ ۳ ستمبر ۱۹۳۳ء)

(جواب ۲۰۸) (۱) ایسی حالت میں عورت اگر مجبور ہو جائے اور گزرنے نہ کر سکے تو وہ کسی حاکم مسلم کی

عدالت سے نفقہ وصول نہ کر سکتی نہ نکاح کا حکم حاصل کرے اور پھر بعد مدت دوسرا نکاح کرے

خاوند خواہ اسی شہر میں ہو یا باہر ہو۔ (۲)

(۲) مفقود ہونے کی بنا پر اگر تفریق مطلوب ہے تو مفقود ہونے کے وقت سے چار سال گزرنے کے بعد

نکاح کا حکم دیا جاسکتا ہے کیونکہ امام مالک کے نزدیک مدت انتظار مفقود چار سال ہے اور حنیفہ نے

۱، م. بلاد علیہا ولاہ کذا فی حور للمسلم اقامة الجمع والا عباد و بصر القاصی فیما مرأی المسلمین وحب علیہ ان یتصور اولاً مستأسیہ (ہامش رد المحتار) کتاب القضاء ۳۶۹/۵ ط سعید، وقال ایضا و فی الفتح وادالہ بکی سلطان ولا من یحور القلید مہ کما ہو فی بعض بلاد المسلمین علی علیہم الکفار کفر طہ الان بحب علی المسلمین ان یفقروا علی واحد علیہم یحرمونہ والیا فیولی قاصیا و بکون ہو الذی یقضی بیہم و کذا یصور اماما یصلی بہم الجمعة (ہامش رد المحتار) کتاب القضاء مطلب فی حکم تولیة القضاء فی بلاد نعل علیہ الکفار ۳۶۹/۵ ط سعید کراچی)

۲، قال فی عز الادکار ثم اعلم ان مناصبہ استحسنوا ان یصب القاصی الحنفی دانا من مدعہ التعزیز سہمہ اذا کان الروح حصر وانی عن الطلاق لان دفع لِحاجة الدائمة لا یتصور ولا سنداً وقال بعد صفحہ و علیہ یحمل ما فی فتاویٰ فزی الہدایہ، حیث سأل عن عاب روحیہا ولم یرک لها مقلد فاجاب اذا اقامت بیۃ علی ذلك و طلست فسخ الکاح من فیہ برہا ففسخ بعد و هو قص، علی العتد و فی بعد القضاء علی العتد و امان عتدا فعلى القول بعدہ بسوغ للحنفی ان یروحہا مع العتد بعد العتد (ہامش رد المحتار) کتاب الطلاق باب البیعة مطلب فی فسخ الکاح بالعتد عن البیعة و بالبیۃ ۵۹۱/۳ ط سعید کراچی)



مدت کے بارے میں امام مالک نے مذہب کو اختیار کر کے فتویٰ دیا ہے۔ محمد کفایت اللہ کا انند لہ

جوان انعر عورت جس کا شوہر کافی دنوں سے لاپتہ ہے کیا کرے؟

(سوال) اگر کسی جوان عورت کا شوہر بلا کے سنے چلا جاوے اور اس کی کچھ خبر نہ ملے کہ آیا مرد وہ ہے یا زندہ تو وہ عورت کتنی مدت تک اسی شوہر کے نام سے بیٹھی رہے۔ اس شوہر کی ہابٹ کو ادا بھی موجود ہو اور عورت کے مزاج بھی کفایت نہ کریں تو وہ عورت عقد ثانی کر سکتی ہے یا نہیں؟ المستفتی نمبر ۲۸۷ کفایت حسین محمد صدیقی۔ رسالہ امتیث ۶ صفر ۱۳۵۳ھ م ۳۱ مئی ۱۹۳۳ء

(جواب ۲۰۹) مفقود کی بیوی امام مالک کے مذہب سے موافق چار سال کے بعد تفریق کا حکم حاصل کر سکتی ہے، اور اگر اس سے پہلے وہ نان نفقہ سے تنگ ہو اور کوئی صورت نزارے کی نہ ہو سکے تو امام حمد کے مذہب کے موافق عدم تیسرے نفقہ کی بنا پر حکم فسخ حاصل کر سکتی ہے، جنہی بوقت ضرورت شدیدہ امام مالک یا امام احمد کے مذہب پر عمل کر سکتے ہیں۔ محمد کفایت اللہ کا انند لہ دہلی

(۱) گمشدہ شوہر کی بیوی کو کتنے دن کی مہلت دی جائے گی اور اس کی ابتدا کب ہوگی؟

(۲) پہلے شوہر کے آنے کے بعد بیوی اسی کو ملے گی یا نہیں؟

(سوال) زوجہ مفقود الخمر کتنی مدت نزارے کے بعد نکاح کر سکتی ہے اور وہ مدت روز فقدان سے شمار ہوگی یا مراحہ الی اتفاق کے وقت سے؟ صورت مسئلہ میں اتفاق ثانی ہو جانے کے بعد اگر شوہر مفقود الخمر کا کہیں

۱۔ (قولہ خلافاً لمالك) فان عمده بعد روحه المفقود عدة الوفاة بعد مضي اربع سنين (هامش رد المحتار مع الدر المختار) كتاب المفقود مطلب في الاثبات مذهب مالك في زوجة المفقود ۴-۲۹۵) وقول في الهديا ولا يفرق سه و بين امراته وقول مالك اذا مضى اربع سنين يفرق لها من بيه و بين امراته وتعد عدة الوفاة ثم تزوج من شاءت لان عمر هكذا قصي في الذي استهووا الحن بالمدسة و كفي به اماما (لهديا كتاب المفقود ۴-۲۹۲ مع شركة عمسه ملنا)

۲۔ (قولہ خلافاً لمالك) فان عدده تعدد روحه المفقود عدة الوفاة بعد مضي اربع سنين .. وقد قال في المراجعة الفتوى في زمان علي قول مالك وقال الرازي كان بعض اصحابنا ممنون به لنصروا (هامش رد المحتار مع الدر المختار) كتاب المفقود ۴-۲۹۶ ط سعيد كرنسي

۳۔ (قال في عز الادكار) ثم اعلم ان مشيحا استحسنوا ان يحبس القضي الحلفي نائمين مذهب التفریق بينهما اد كان الروح حاصر (وأي من الطلاق) و عليه يحمل ما في فتاوى قارئ الهديا حيث حال عمن غاب روحها ولم يترك لها بقية فاحاط اذا اتم بيه عني ذلك و حلت فسخ الكاح من قاضي يراه فسخ بحد وهو قص، عني العائب و في شاذ القضاء على العائب و بيان عدم فعلى القول بمعادة يسوع للحلفي ان يزوجها مع الغير بعد العدة فتول من قاضي يراه لا يصح ان يراه به التداعي فصلا عن الحلفي بل يراه به الحلفي فانهم (هامش رد المحتار مع الدر المختار) كتاب الطلاق ص ۳-۵۹۱ ۵۹۰ ط سعيد

۴۔ (وفي حاشية الفتاوى) وذكر اعلم ابو لثيث في تاسيس النظائر انه اذا لم يوجد في مذهب الامام قول في مسانة يرجع الى مذهب مالك لانه اقرب المذاهب (هامش رد المحتار) كتاب الطلاق باب المراجعة مطلب مال اصحابنا الى بعض احوال مالك ضرورة ۳-۴۹۱ ط سعيد كرنسي

پت میں جاوے یا وہ خود آجائے تو یہ عورت شوہر اول کی رہے گی یا ثانی کی؟ جواب بالکتاب تو جروا بالکتاب۔  
 المستفتی نمبر ۳۸۳ رحمۃ اللہ (مطلع میرٹھ) ۲ جمادی الاول ۱۳۵۳ھ ۱۱ اگست ۱۹۳۴ء  
 (جواب ۲۱۰) کتب احناف میں تو امام مالک کے قول کی زیادہ تفصیل مذکور نہیں۔ مدونہ میں امام مالک کا  
 یہی قول مذکور ہے کہ مرافعہ کے روز سے قاضی چار سال مقرر کرے گا، مگر بظاہر مناسب یہ معلوم ہوتا  
 ہے کہ یہ بات حاکم کی رائے پر چھوڑ دی جائے اگر نثری ہوئی مدت کو کافی سمجھے تو فوراً فتح نکالنا مضموم دیدے  
 ورنہ چار سال کی مدت مقرر کر دے اس طرح حنفیہ کی بعض روایات پر بھی عمل ہو سکے گا اور یہ بات اسول کے  
 بھی خلاف نہیں ہے، باقی اگر نکاح ثانی سے پہلے زوج اول آجائے تو زوجہ اسی کی رہے گی لیکن اگر نکاح کے  
 بعد آئے تو پھر اس کو زوجہ نہ ملے گی۔ واللہ اعلم۔ محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ

(۱) کما فی الروایۃ العشرین من فتاویٰ لعلامہ سعید بن صدیق المالکی ثبت روایت امرأۃ المفقود عند الاربع مس فی  
 قول مالک بعیر امر السلطان قال قال مالک الاول اقامت عشرین سنة ثم وقعت امرها السلطان بغير فيها وکعب الی  
 موضعہ الذي حرق الیه فان پیش منه صرف لها من ثلث الساعة أربع سنن (مجموعۃ الفتاویٰ المالکیہ المسحقة بالحمہ  
 الحرة للحلیۃ العاخرة ص ۱۳۰ مطبوعہ دار الاشاعت کراچی)

(۲) کما فی الحلیۃ المسحوقۃ للحلیۃ العاخرة بحث حکم زوجہ مفقودہ ص ۷۱ مطبوعہ دار الاشاعت کراچی  
 (۳) حضرت مفتی محمد تقی فرماتے ہیں کہ "نکاح کے بعد اگر شوہر نہ ملے تو زوجہ نہ ملے گی لیکن اگر شوہر نہ ملے تو  
 میں "ابن مقلوب" کے حکم سے متون سے روایت دیتے ہیں کہ وہ مفقودہ جس پر مرقعہ نکاح کے بعد چار سال تک شوہر نہ ملے تو قاضی  
 نے موت کا حکم کر دے اگر حکم موت کے بعد چار سال تک شوہر نہ ملے تو موت کے بعد چار سال تک شوہر نہ ملے تو موت کے بعد چار سال  
 موت ہے۔ لیکن وقت اچانک آئے جب کہ مدت قات کر لے۔ بعد عورت ۱۰۰ سال سے عورت ۱۰۰ سال سے عورت ۱۰۰ سال سے عورت ۱۰۰ سال  
 اوچلے ہیں میں سے پہلی صورت کا حکم حقیقی ہے نہ زوج شوہر ملے لیکن شوہر نہ ملے تو شوہر نہ ملے تو شوہر نہ ملے تو شوہر نہ ملے  
 شوہر نہ ملے تو شوہر نہ ملے تو شوہر نہ ملے تو شوہر نہ ملے تو شوہر نہ ملے تو شوہر نہ ملے تو شوہر نہ ملے تو شوہر نہ ملے  
 تحقیق نہیں رہا لیکن ہم مفقودہ عورت کا حکم یہ ہے کہ اگر مفقودہ شوہر نہ ملے تو شوہر نہ ملے تو شوہر نہ ملے تو شوہر نہ ملے  
 میں اس کی موت کی خود مدت وفات کے بعد چار سال تک شوہر نہ ملے تو شوہر نہ ملے تو شوہر نہ ملے تو شوہر نہ ملے تو شوہر نہ ملے  
 بعد ثانی کے لئے غیر حبس کے مذہب پر فتویٰ دینا سخت ضرورت کے وقت تو چار سال تک تامل زوجہ مفقودہ وغیرہ صورتیں ہیں لیکن  
 بعض مفقودہ صورت میں ۱۰۰ سال سے مذہب پر عمل کرنے کی ضرورت آتی نہیں بعد اس صورت میں میں بھی ثانی یہ کہ بعض  
 مفقودہ سے عمل شدہ جتنی عورت تک بھی رہ جائے تب بھی شوہر نہ ملے تو شوہر نہ ملے تو شوہر نہ ملے تو شوہر نہ ملے تو شوہر نہ ملے  
 میں یہ عہد شوہر ملے یا نہیں اسے جاننا نہیں ہے تو یہاں پر ثانی کے کما فی الشافعیہ لکن لو عاذا بعد الحکمہ موت الفرہ قال  
 المفقودہ الطھرۃ کالمیت اذا حی والمترکہ اذا سمی فلما فی مدور شہ لا یطعن بذهب وہ لا یعد وقصر رامت  
 امر حرمہ المفقودہ بقہ علی الشہ شہیدی وغل ان روحہ لہ والا ولاد للثانی۔ ہمیش رد المحتار کتاب المفقود  
 ۴ ۲۹۷ ط سعید کراچی) ان مذکورہ تفصیل سے معلوم ہوا کہ شوہر نہ ملے تو شوہر نہ ملے تو شوہر نہ ملے تو شوہر نہ ملے تو شوہر نہ ملے  
 میں سے پہلے نکاح کے بعد عورت نہ ملے لیکن شوہر نہ ملے تو شوہر نہ ملے تو شوہر نہ ملے تو شوہر نہ ملے تو شوہر نہ ملے  
 عذر ووجہا بعد مصلی المدۃ فہو احق بها وان مروحت فلا سبیل لہ عیدہ الفتاویٰ الہندیۃ کتاب المفقود ۲ ۳۰۰ ط  
 ماحدیہ کوسہ) ہذا جید مذکور ہے حاشیہ میں یہ صورت مذکور ہے وہ فی العالمگیریہ ص ۳۰۰ ط ۲ علی التاتر حاشیہ فان  
 عذر ووجہا بعد مصلی المدۃ فہو احق بها وان مروحت فلا سبیل لہ عیدہہ فلا یعمل علیہ فی مناسبتہ بصریح المصوطہ  
 "وذاک عہدہ جس میں مذکور ہے کہ "وذاک صحیح ووجہہ یعنی عہدہ" اسی قول علی ہے۔ علیا کذا بقول مرد الی  
 وجہا الاول ویفرق بیہما ویس الآخر ولہا المہر بعد استحل من فرجہ ولا یفرق بآلہ حتی یفتی عیدہ من الآخر  
 و بعدا کذا یا حرمہہ فقول قول علی احق الی من قول عمر وبنہ۔ حاشیہ ۱۰۰ ط ۱۱۱ حاشیہ ۱۰۰ ط ۱۱۱ حاشیہ ۱۰۰ ط ۱۱۱  
 ۱۱-۳۷ ط دار المعرفہ بیروت، ثانی شوہر نہ ملے تو شوہر نہ ملے تو شوہر نہ ملے تو شوہر نہ ملے تو شوہر نہ ملے  
 ہے کہ "زوج ثانی کے ساتھ شادی کے بعد خلوت سمجھنا ہو جائے تو زوج شوہر اول کو پس نہیں دے گا۔" فقط

جو نو سال سے گمشدہ ہے اس کی بیوی دوسرا نکاح کر سکتی ہے یا نہیں؟

(سوال) - ذیل سے اپنی لڑکی کا نکاح حالت نابالگی میں کر دیا تھا اور اب اس کے شوہر کو گئے ہوئے ۹ سال کا عرصہ گزر چکا ہے۔ پتہ نہیں چلتا۔ بہت کوشش اور جستجو کی گئی باپ غریب ہے لڑکی جوان ہو گئی ہے اسکا نکاح ثانی کیا جاسکتا ہے یا نہیں؟ المستفتی نمبر ۳۴۰ محمد عمر چڑای (میرٹھ) یکم محرم ۱۳۵۵ھ ۱۲ اپریل ۱۹۳۵ء (جواب ۲۱۶) اس صورت میں متاخرین حنفیہ کے فتوے کے بموجب عورت کو حق ہے کہ کسی مسلمان حاکم کی عدالت سے اپنے شوہر کے مفقود ہونے یا نان نفقہ وصول نہ ہو سکنے کی بنا پر اپنا نکاح فسخ کرالے۔ ۱۔ فسخ نکاح کا حکم حاصل ہونے سے بعد وہ دوسرا نکاح کر سکے گی، اور اگر وہی و غلویت کی نوبت نہ آئی تھی تو عدت بھی لازم نہ ہوگی، ۲۔ فقط محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

جس عورت کا شوہر پانچ سال سے لاپتہ ہو وہ امام مالکؒ کے فتویٰ پر عمل کرے

(سوال) - سماء ہندہ کا خونہ حالت دیوانگی عرصہ پانچ سال سے مفقود ہے جس کا کچھ پتہ نہیں اور حالات حاضرہ کی بناء پر آئندہ بھی اس کی خبر ملنے کی توقع نہیں اور ہندہ کے واسطے نان نفقہ وغیرہ مشکلات کا سامنا ہے لہذا ہندہ اپنا نکاح امام احمدؒ کے قول پر عمل کر کے فسخ کر سکتی ہے یا نہیں؟ اگر نکاح فسخ کرانے کے واسطے قاضی کی ضرورت ہے تو کیہ کرے۔ شرعی قاضی تو ہے نہیں یا جماعت مسلمین سے فسخ کر سکتی ہے؟ پوچھا تو جروا

المستفتی نمبر ۹۳۶ سنچاؤی (افریقہ) ۲۷ صفر ۱۳۵۵ھ ۱۹ مئی ۱۹۳۶ء

(جواب) - (زنا ب مفتی صاحب) سماء ہندہ جو مفقود النہر ہونے زوج کے موافق قول حضرت امام، مالک کے نکاح فسخ کر سکتی ہے کیونکہ فقہائے متاخرین حنفیہ نے موافق قول حضرت امام مالکؒ کے فتویٰ دیدیا ہے، ۱۔ کہ بعد انتصار چار سال کے مفقود النہر کی زوجہ کسی مسلمان حاکم کی عدالت میں درخواست دیکر نکاح اول کے فسخ کر دینے کا حکم و فیصلہ حاصل کر لے اس کے بعد وفات کی عدت پوری گزار کر نکاح ثانی کر سکے گی، ۲۔ غیر مسلم حکومت کی عدالت کے حاکم کا بھی یہ فیصلہ کافی ہوگا بشرطیکہ حاکم مسلمان ہو۔ ۳۔ فقط

حبیب الرحمن عفی اللہ عنہ، نائب مفتی۔

(۱) النہیۃ الناجزۃ للحیلۃ العاجزۃ بحث حکم زوجہ مفقودہ ص ۶۲ مطبوعہ دار الاشاعت کراچی

(۲) (خلافا لمالك) فان عدته تعد روحه المفقودہ عدة الوفاة بعد مضي اربع سنين.... وقد قال في البرازية الفتوى في زماننا على قول مالك وقال الزاهدی كان بعض اصحابنا يفتون به للضرورة هاشم ودالمختار مع الدر المختار كتاب المفقود ۲۹۵ ط سعید کوئٹہ

(۳) وقال الله تعالى يا ايها الذين آمنوا اذا مكثتم المؤامات ثم طلقتموهن من قبل ان تمسوهن فما لكم عليهن من عدة تعتدونها (الاحزاب ۴۹)

(۴) (بجانبہ) والارشاد نمبر ۲

(۵) كذا في النہیۃ الناجزۃ للحیلۃ العاجزۃ بحث حکم زوجہ مفقودہ ص ۶۲ مطبوعہ دار الاشاعت کراچی

(۶) (بجانبہ) النہیۃ الناجزۃ بحث حکم زوجہ مفقودہ جواب سوال پنجم ص ۹۵ مقدمہ در بیان حکم تنصاف قاضی در ہندوستان نوکر ملک اسلام ص ۳۳ مطبوعہ دار الاشاعت کراچی

(جواب ۲۱۲) (از حضرت مفتی اعظم) ہاں امام مالک کے مسلک کے موافق جماعت مسلمین جس کے افراد مسئلہ شرعیہ سے واقف اور متدین ہوں ایسے معاملے میں فتح نکاح کا حکم کر سکتی ہے، اور با قانونی نفاذ تو اس کی کوئی کسبیل کر لینی قانون و اس اصحاب کا کام ہے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

جس عورت کا شوہر سات سال سے گم ہے تو وہ نان و نفقہ نہ پانے کی وجہ سے تفریق کر سکتی ہے یا نہیں؟

(سوال) مسماۃ فیدلہ کا شوہر تقریباً سات سال ہوئے فرار ہو گیا ہے آج تک لاپتہ ہے نہ معلوم کہ زندہ ہے یا مر گیا ہے متعدد جگہ تلاش کیا مگر پتہ نہیں چلا مسماۃ مذکور کے لئے اندیشہ ہے کہ چال چمن خراب نہ ہو جائے مسماۃ مذکور کی عمر ۲۰ سال ہے سائل تشدد سے ہے صورت مذکور عقد ثانی ہو سکتا ہے یا نہیں؟ المستفتی نمبر ۷۰۱ اشش ولدہ گلاب (آئروہ) ۲۲ جمادی الثانی ۱۳۵۶ھ ۳۰ اگست ۱۹۳۷ء

(جواب ۲۱۳) اس صورت میں مسماۃ کو یہ نفقہ نہ ملے اور عصمت خراب ہونے کے خوف کے یہ حق ہے کہ کسی مسلمان حاکم کی عدالت سے اپنا پہلا نکاح فسخ کرالے، اور پھر عدت گزار کے دوسرا نکاح کر لے۔ فقط محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

جس کا شوہر پانچ سال سے گم ہو وہ عورت کیا کرے؟

(سوال) ایک شخص نے اپنی دختر کا نکاح کیا اور اس کا شوہر کچھ مدت اس کے پاس رہا اور پھر کہیں چلا گیا اور کسی نے ذکر نہ کیا جس کو عرصہ پورا پانچ برس کا گزر گیا خوند نہ نہ خط لکھا اور نہ کہیں اس کا پتہ ہے بہت تلاش بھی کیا مگر کچھ پتہ و نشان نہیں معلوم ہوا دختر مذکور جوان ہے اب اس کے واسطے علمائے دین کیا فرماتے ہیں اس کا نکاح دوسرے سے کر دینا جائز ہے یا نہیں؟ المستفتی نمبر ۱۸۵۵ قاضی عبدالحق صاحب (میسور) ۲۹ رجب ۱۳۵۶ھ ۵ اکتوبر ۱۹۳۷ء

۱) صرح بذلك العلامة المصالح النوبسي ممي المالكية في المسجد النوي الشريف بالمدينة المنورة في فتاواه الذي عيه الجمهور وبه العمل وهو المشهور ان ذلك التزويج ووسامه وما يتعلق به للمحاكم فان عدم حيا او اعتناء الجماعة المسلمين الثلاثة فما فوقه تقوم مقدمه ولا يكتفي الواحد في مثل هذا، مجموعة الفتاوى المالكية المدخلة بالحجة الحرة، الرواية السابعة عشر ص ۱۲۸ مطبوعه دار الاشاعت كراچی

۲) وقال في عرر الاذكار ثم اعدم ان مشابهما استحسنوا ان يصيب القاضي الحفي بانما من مذهب التزويج بينهما اذا كان الروح حاضرا او ابي عن الطلاق ثم قل بعد صفحه و عليه بحمل ممي فتوى قارى الهداية حيث سأل عن غاب زوجها ولم يترك لها نفقة فاجاب اذا امت بية عن ذلك وطبت فصح النكاح من قص براد فصح بعد وهو قضاء عني العيب وفي تعدد القضاء على العالب وروايات عديدة فعلى القول بعباده يسوع لمحمي لدر باب من العير بعد العدة (دمش و دلسبحار) كتاب الطلاق باب الفقه ۳ ۵۹۱۰۵۹۰ مضب في ۱ - نكاح بالبحر عن الفقه و بالعبه ط سعيه كراتشي) وكذا في الحيلة الناجزة بحث حكم زوجه مفقود ص ۷۳

(جواب ۲۱۴) کسی مسلمان حاکم سے اس عورت کا نکاح فسخ کر لیا جائے، اس کے بعد یہ عورت عدت پوری کر لے اس کے بعد دوسرا نکاح ہو سکے گا، محمد کفایت اللہ کان اللہ لدہ دہلی

جوان العمر عورت جس کا شوہر دس سال سے لاپتہ ہے اس کی خبر گیری نہ کرے اور مان و نفقہ کا بند و بست نہیں تو کیا کرے؟

(سوال) ایک عورت کا خاندان عرصہ دس سال تین ماہ سے مفقود الثمر ہے اس کی کچھ خبر نہیں ہے اس عرصہ میں اس نے نہ کبھی خط لکھا ہے اور نہ ہی خرقہ بھجوا ہے خدا جانتا ہے کہ زندہ ہے یا مر گیا ہے، خبر سے روٹ گئی ہے وقت گزر گیا تھا کہ میں شکستہ جا رہی ہوں۔ اس دن سے آج تک اس کی کچھ خبر نہیں ہے بہت سی تلاش کی اور شکستہ سے آنے جانے والوں سے پوچھا۔ عورت خفی الذہب ہے عورت مذکورہ دوسرا عقد کرنا چاہتی ہے چونکہ جو ان عمر ہے۔ عورت کا ذریعہ معاش کچھ نہیں ہے اور نہ کوئی امداد کرنے والا ہے اس کے متعلق شریعت کا کیا حکم ہے؟ المستفتی نمبر ۱۹۳۹ (۱۱ ہجری) ۲۱ شعبان ۱۳۵۶ھ ۲۷ اکتوبر ۱۹۳۷ء

(جواب ۲۱۵) یہ عورت کسی مسلمان حاکم کی عدالت سے اپنا نکاح برائے عدم وصول نفقہ و خطرہ صحت فسخ کر سکتی ہے اور فسخ نکاح کا حکم حاصل کرے۔ عدت گزار کر دوسرا نکاح کر سکتی ہے، محمد کفایت اللہ کان اللہ لدہ دہلی

گمشدہ شوہر کی بیوی کے سلسلہ میں امام مالک کا فتویٰ مور خفیہ کا اس پر عمل

(سوال) ایک شخص عرصہ چھ سال سے مفقود الثمر ہے اس کی زوجہ نو عمر ہے جذبات انسانی و خواہشات نفسانی کے باعث انتظار و صبر کی تحمل نہیں ہو سکتی موجب مذہب اہل سنت و الجماعت نکاح عانی کی مجاز ہے؟ یا نہیں؟ المستفتی نمبر ۱۹۸۰ شریف احمد صاحب نئی چھائی دہلی ۲۸ شعبان ۱۳۵۶ھ ۳ نومبر ۱۹۳۷ء

(۱) اس نے کہ وہ مفقود کسی صورت میں اس کے کائنات خازن ہونے میں خود شک نہیں بلکہ ہر مال میں تقاضے کا شرعی شرط ہے کما ہو مصرح فی الروایۃ العشرین من الامداد مالک (حلیہ نازہ) بحث حکم زوجہ مفقود جواب سوال سوم ص ۶۴ مطبوعہ دار الاشاعت کراچی

(۲) اس نے کہ عدت میں مقدمہ عورت سے نمایاں رہا ہے کہ نہیں کما فی الشامیہ اما نکاح مکتوحہ الغیر ومعدتہ فلم یقل احد بحوازیہ فہم یعقدوا صلا (ہامش رد المحتار مع الدر المختار کتاب الطلاق باب العدة مطلب فی النکاح الفاسد والباطل ۵۱۶ ط سعید کراچی) ہر کدھی الہندیہ لا یجوز للرجل ان یتزوج زوجہ غیرہ وکذا المعدۃ کذا فی السراج الوہاح (الصارى الہندیہ کتاب النکاح الباب الثالث فی بیان المحرمات القسم السادس المحرمات التي یعلق من الغیر ۲۸۰ ط ماجدیہ کوئٹہ)

(۳) وعلیہ یحمل ما فی فتاویٰ قاری الہدایۃ حیث سأل عن غای زوجہا ولم یتروک لہا نفقۃ: فاجاب اذا قامت بینۃ علی دلالت و ثبت فسخ النکاح من فاض برہہ ففسخ بقدر وهو قضاء علی الغائب و فی نفاذ القضاء علی الغائب و اہتمام عندنا ففی القول بحدہ یسوغ للحلیۃ ان یروحہا من العیر بعد العدة (ہامش رد المحتار کتاب الطلاق باب النفقة مطلب فی فسخ النکاح بالعجز عن النفقة و الفیۃ ۵۹۱/۳ ط سعید کراچی)

(جواب ۲۱۶) حنفیہ نے امامانک کے مذہب کے موافق چار سال انتظار کرنے کے بعد اس امر کی ہرگز دیدی ہے کہ عورت کسی مسلمان حاکم کی عدالت سے اپنا نکاح فسخ کرا لے اور پھر عدت گزار کر دوسرا نکاح کرے، محمد کفایت اللہ کان اللہ اعلم علی

مفقود الخیر کی بیوی موجودہ زمانہ میں کتنے دنوں کے بعد نکاح کرے گی؟

(سوال) اگر کسی عورت کا شوہر کم ہویا ہے اور اس کا کوئی پتہ نہ چلے تو وہ عورت تفتی مدت کے بعد دوسرا نکاح کر سکتی ہے۔ المستفتی نمبر ۲۱۰۰ عبد المجید خاں صاحب (روپنٹ) ۷ شوال ۱۳۵۶ھ

۱۰ بہر ۱۹۳۷ھ

(جواب ۲۱۷) چار سال انتظار کرنے کے کسی مسلمان حاکم سے اپنا نکاح فسخ کرائے اور پھر عدت گزار کر دوسرا نکاح کرے، محمد کفایت اللہ کان اللہ اعلم علی

شوہر کے تقریباً پانچ سال کشمکش کے بعد بیوی نے دوسری شادی غیر قضائے قاضی کے کر لی تو جائز ہے یا نہیں؟

(سوال) ایک عورت کا خوند اپنے سرال کے رشتہ داروں سے کسی بات پر تنازعہ ہونے سے بڑ بھڑ کر اور ناراضی ظاہر کر کے کسی دور دراز جگہ چلا گیا اور عرصہ تک اس عورت کے والدین نے ہر چند اس کو تلاش کیا مبینہ نہیں سرانجام ملا اس کے بعد چار سال چار ماہ و س دن کی مدت سے زائد عرصہ قریباً پانچ سال گزار جانے پر عورت مذکور کا نکاح غائب کسی دیگر شخص سے کر دیا گیا جس کو اب تقریباً تین سال کا عرصہ ہو گیا ہے اور عورت کا خوند از بول تا بنوز مفقود الخیر ہے کیا اس عورت کا نکاح ثانی درست ہے اور عقد پڑھانے والے پر کوئی ذمہ داری تو نہ نہیں ہونی اگر ہوتی ہے تو اس کے لئے اب کیا حکم ہے جب کہ وہ ایک قریہ کی مسجد کا امام ہے۔

المستفتی نمبر ۲۱۷۳ جناب مفتی حنفیہ رحمہ اللہ صاحب (حصہ ۷) ذیقعدہ ۱۳۵۶ھ ۱۰ جنوری ۱۹۳۸ھ (جواب ۲۱۸) جب کہ خاوند آٹھ سال سے مفقود الخیر ہے تو اس کی زوجہ کو یہ حق ہے کہ کسی مسلمان حاکم کی عدالت سے اپنا نکاح فسخ کرائے اور پھر عدت گزار کر دوسرا نکاح کر لے، پہلا نکاح فسخ کرانے سے پہلے

۱، (قولہ خلافاً لمالک) فان عدہ بعد روحۃ المفقود عدۃ الوفاۃ بعد مضي اربع سنین . وقد قال فی البرزخیۃ: القوی فی زمانہ علی قول مالک وقال الراعی کذلک بعض اصحابنا یفتون بہ للضرورة (ہامش رد المحتار مع الدر المنثور) کتاب المفقود مطلب فی الافناء بحدیث مالک فی روحۃ المفقود ۴، ۵ ط سعید کرائشی

۲، ولا یفرق بیہ و بین امرائہ وقال مالک اذا مضی اربع سنین یفرق القاضی بیہ و بین امرائہ و بعد عدۃ الوفاۃ ثم یتزوج من شاء ت لان عمر ھکذا قصی فی الذی استہواء الجن بالمدينة و کفی بہ اماما (الہدایۃ) کتاب المفقود ۲، ۶۲۲ ط شریکۃ علمہ ملتان (۳) ولا یفرق بیہ و بین امرائہ وقال مالک اذا مضی اربع سنین یفرق القاضی بیہ و بین امرائہ و بعد عدۃ الوفاۃ ثم یتزوج من شاء ت لان عمر ھکذا قصی فی الذی استہواء الجن بالمدينة و کفی بہ اماما (الہدایۃ) کتاب المفقود ۲، ۶۲۲ ط شریکۃ علمہ ملتان

جو نکاح کر دیا گیا وہ جائز نہیں ہوا، نکاح پر چاہنے والے نے اگر یہ جانتے ہوئے کہ عورت منکوحہ ہے اور اس کا نکاح فسخ نہیں کر لیا گیا نکاح پر چاہا تو وہ گناہ گار ہوا اس کو تو بہ کرنی لازم ہے تو بہ کے بعد وہ اہمیت پر قائم رکھ جائے تو جائز ہے۔ (۱)

مسلمان حاکم میسر نہ ہو تو جماعت مسلمین جس میں علماء و علماء شریک ہوں فسخ کی کارروائی کر سکتے ہیں ان کی کارروائی شرعی جواز کے لئے کافی ہوگی، قانونی مواخذہ قائم رہے گا۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ۔

گمشدہ شوہر کی بیوی کی دوسری شادی کے لئے قضائے قاضی ضروری ہے اور اگر قاضی نہ ہو تو جماعت مسلمین یہ کام کر سکتی ہے

(سوال) میری لڑکی جو ان ہے اور شوہر اسکا پانچ سال سے مفقود ہے بہت تلاش کیا گیا مگر پتہ نہیں چلا کوئی ذریعہ اس کے گمزارہ کا نہیں اور ہندوستان میں قاضی شرعی بھی موجود نہیں کیا یہ ممکن ہے کہ جماعت مسلمین کے سامنے یہ قضیہ پیش کر کے مذہب مانگی پر فتویٰ لیا جائے جس میں چار سال کے بعد حکم موت مفقود کا کر دیا ہے۔ میں غریب آدمی ہوں کسی اسلامی ریاست تک بھی نہیں پہنچ سکتا۔ اس واسطے کوئی آسان تدبیر لڑکی کی رہائی کی اور شاد فرمائی جائے اور جماعت مسلمین کے فیصلے کے لئے کیا شرط ہے؟ المستفتی نمبر ۲۳۳۹ شیخ سلیم الدین صاحب میرٹھ ۲۵ ربیع الثانی ۱۴۳۵ھ ۲۵ جون ۱۹۳۸ء

(جواب ۲۱۹) جماعت مسلمین بھی یہ کام کر سکتی ہے جب کہ شرعی قاضی نہ ہو اور کوئی دوسری صورت ممکن نہ ہو، موجودہ حالت میں مسلمان حج بھی شرعی قاضی کے قائم مقام ہو سکتا ہے، اور اب فقہ عبد اللہ کا شریعت بل جو پاس ہو ر ایکٹ بن چکا ہے اس کے ماتحت مقدمہ چل سکتا ہے اور رہائی ہو سکتی ہے جماعت مسلمین کی کارروائی قانوناً قابل اعتبار نہ ہوگی اور جب اس کے ہاتھ میں قوت تنزیہ یہ نہیں تو وہ غیر مفید ہے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ۔ دہلی

(۱) اما نکاح منکوحۃ الغیر ومعتنتہ . فلم یقل احد بحوازل فلم یعتقد اصلا و ہامش رد المحتار: کتاب الطلاق: باب العدة مظاہر فی النکاح الفاسد والباطل ۵۶۶۳ ط سعید کراچی) و کذا فی الہدندۃ لا یحوز للرجل ان ینزح روحہ غیرہ و کذا المعتمدۃ کذا فی السراج الوہاح ( الفارسی الہدیۃ ' کتاب النکاح' الباب الثالث فی بقاء المحرمات النفس السادس المحرمات التي یطلق بها حق الغیر ۲۸۰/۱ ط ماجدہ کوئٹہ )

(۲) حدیث شریف میں ہے: عن ابی عبد بن عبد اللہ عن ابیہ قال قال رسول اللہ ﷺ الثالث من الذم کمین لا ذنب لہ (رواہ مساح فی سننہ باب ذکر التوبۃ ص ۳۲۳ ط میر محمد کراچی)

(۳) الحیلۃ الباجرة بحث حکم روحہ مفقود: جواب سوال پنجم ص ۶۵ مطبوعہ دار الاشاعت کراچی

(۴) الحیلۃ الباجرة للحیلۃ العاجرة بحث مقدمہ در بیان حکم قتلے قاضی در ہندوستان دیگر ممالک غیر اسلامیہ ص ۳۳ ط ۱۰ الاشاعت کراچی

(۵) الحیلۃ الباجرة للحیلۃ العاجرة بحث مقدمہ در بیان حکم قتلے قاضی در ہندوستان دیگر ممالک غیر اسلامیہ ص ۳۳ ط ۱۰

دار اشاعت کراچی

جس عورت کا شوہر وفات پا چکا ہے وہ عدت وفات کے بعد دوسری شادی کر سکتی ہے  
(سوال) بندہ کا شوہر بکرتھ جو حصہ پانچ سال سے مفقود الخیر ہے زائد حصہ تحقیقات کا نتیجہ یہ ہے کہ وہ  
بلاک سرۃ! گیاب بندہ زید کے ساتھ عقد کر سکتی ہے جب کہ زید کا ناجائز تعلق بندہ کے ساتھ بکرتھ زندگی  
میں بھی تھا۔ فقط المستفتی نمبر ۲۳۶۵ قاضی منظور احمد صاحب (ہردوئی) ۱۱ جمادی الاول ۱۴۳۵ھ  
۱۰ جولائی ۱۹۳۸ء

(جواب ۲۲۰) جب کہ بندہ کا شوہر بکرتھ بلاک ہو چکا ہے تو بندہ زید کے ساتھ عقد کر سکتی ہے اگرچہ اس کا  
زید سے ناجائز تعلق تھا۔ محمد کنیت اللہ کان اللہ لہ دلی

دس سال بعد جماعت مسلمین نے گمشدہ کی بیوی کی دوسری  
شادی کر دی بعد میں پہلا شوہر آگیا تو کیا حکم ہے؟

(سوال) ایک مسأۃ کا شوہر جو اس کے بیان سے معلوم ہوا کہ دس برس سے مفقود الخیر تھا اس مسأۃ نے اپنے  
کادوں کے پٹوں کی اجازت اور مشورے سے زید کے ساتھ عقد پر حالیا عقد کے چند روز بعد اس کا اصلی شوہر  
جو مفقود الخیر تھا آگیا تو اب وہ عورت کو واپس لے سکتا ہے یا نہیں اور اصلی شوہر کے آجانے سے دوسرے شوہر  
کا عقد باقی رہا نوٹ گیا؟ المستفتی نمبر ۲۳۷۳ شہادت صاحب برہانپور (سی پی) ۱۳ صفر ۱۳۵۸ھ  
۳ اپریل ۱۹۳۹ء

(جواب ۲۲۱) اگر عورت نے اپنے شوہر کا مفقود الخیر ہونا جماعت مسلمین پر واضح کر دیا تھا اور جماعت  
نے تحقیق کر کے عدم نفقہ یا خوف زنا کی وجہ سے عورت کا پہلا نکاح فتح کر کے دوسرے نکاح کی اجازت  
دیدی تھی تو اب شوہر اول عورت کو واپس نہیں لے سکتا نکاح ثانی قائم ہے اور قائم رہے گا بشرطیکہ عورت  
نے عدت گزار کر باقاعدہ دوسرا نکاح کیا ہو۔ محمد کنیت اللہ کان اللہ لہ دلی

(جواب دیگر ۲۲۲) مفقود کی زوجہ کے لئے ۹۰ سال انتظار کرنے کے بارے میں فقہائے متاخرین  
نے سخت دشواری محسوس کی اس لئے انہوں نے اس قول پر فتویٰ دینا ترک کر دیا اور چار سال انتظار کرنے کے  
بعد نکاح فتح مردینے کا حکم دے دیا اور آج کل اسی پر عمل ہے۔ حاکم سے نکاح فتح کرایا جائے اور عورت عدت

(۱) وضح الموطوءة بملک او الموطوءة برمی ای حار نکاح من رآها نری وله وظلها ولا استبراء واما قوله تعالى  
"والرأبة لا یسکحها الاذان" فمسوحة بأمة فانکحوا ما طاب لکم من النساء" (الدر المختار مع هامش رد المختار) کتاب  
النکاح الفصل فی المحرمات ۵۰/۳ ط سعید گرائشی

(۲) فان عاد روحها بعد مضي المدة فهو احق بها وان تروحت فلا سبل له عليها (الفتاویٰ الہدیۃ کتاب المفقود  
۳۰۰ ط محدبہ کوئٹہ) بشرط منقح حکم کے ایسے ہی ایک جواب کی پوری تفصیل جواب نمبر ۲۱۰ کے حاشیہ نمبر ۳ میں مزرع  
ہے وہاں دیکھ لی جائے۔

(۳) (قرہ حلاق لمانک) فان عده تعدد روحه المفقود عدة الزفاة بعد مضي اربع سنن - وقد قال فی البرایۃ الفتویٰ فی  
رمایا عنی قول مالک وقال الزاہدی کان بعض اصحابنا یقولون بہ للضرورة (ہامش رد المختار مع الدر المختار) کتاب  
المفقود مطلب فی الافتاء بذهب مالک فی روحۃ المفقود ۲۹۵، ۴ ط سعید گرائشی



نزار مردوسہ افکار کر سکتی ہے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لدلی

تاباغ کی بیوی کو زمانہ میں جتنا بونے کا ڈر ہو تو وہ کیا کرے؟

(سوال) ایک بڑی جس کی عمر اٹھارہ انیس سال ہے اس کا نکاح ایک بڑے سے جس کی عمر آٹھ نو سال و ہے کر دیا گیا۔ چونکہ فتنہ کا سخت خطرہ ہے یا کوئی صورت تفریق کی ہو سکتی ہے؟ المسئعی نمبر ۲۶۶۴

مولوی نسیم بخش بیہار پور مورخ ۲۳ صفر ۱۳۶۰ھ ۲۲ مارچ ۱۹۴۱ء

(جواب ۲۶۳) اگر لڑکی کے جتانے معصیت ہونے کا قوی خطرہ ہو تو کوئی مسلمان حرام اس نکاح کو فسخ کر سکتا ہے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لدلی

نزارش ہے کہ حضرت علامہ مولانا غلام محمد صاحب شجاع پور نے اس جواب کا حوالہ طلب فرمایا ہے۔ براہ کرم حوالہ تحریر فرمائیں۔

(جواب) خاص اس صورت میں کہ لڑکا تاباغ ہو اور لڑکی باغ ہو جائے اور اس کے زمانہ میں جتنا بونے کا قوی خطرہ ہو مخصوص جزئی نظر سے نہیں گزری مگر جواب میں جو حکم لکھا گیا ہے وہ اس پر مبنی ہے کہ ابتداء زمانہ کا خطرہ اور جس شہوت کا ضرر ضرر عدم نفقہ سے قوی ہے اور مفقود میں تنہا رہ عدم نفقہ و تنہا رہ جس اشہوچہ دونوں کو عذر قرار دیا گیا اور تنہا رہ جس اشہوچہ کو قوی قرار دیکر اس کے لئے چار سنی مدت بھی ضروری نہیں سمجھی بلکہ فوراً فسخ نکاح کی اجازت دینے سے یہی اور صورت مسئول میں تنہا رہ جس اشہوچہ، یہ جہ تا باقی و عدم صداقت شوہر کے یقینی ہے جس کے لئے کسی انتظار کی ضرورت نہیں جیسے کہ نفقہ میں اس خاص صورت (خوف زنا) میں نہیں رکھی گئی یہ بات کہ زوجہ المفقود میں خوف زنا کی صورت میں تا نہیں ضروری نہیں سمجھی گئی حیلہ ناجزہ کے صلہ ۱۰۰ و ۱۱۲ میں موجود ہے مگر امر القہر مفقود کے بارے میں یہ روایت ہیں۔ نیز اس صورت میں ضرورت کی وجہ سے امام احمد بن حنبل کے مذہب کے موافق تاباغ مینہ سے نکاح دوا کر اس کے نفاذ کا حکم بھی دیا جاسکتا ہے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لدلی

۱) قال مالك اذا مضى اربع سنين بغير القاصي به و بين امرائه و بعد عدة الوفاة ثم تروح من شاء من اهل عمر هكذا قضى في الذي استشهد به الحق بالمدينة (المدينة) كتاب المفقود ۶۲۲ ط شركة علميه لبنان، وكذا في لجنه الاحرار بحث حكم زوجه مفقود ص ۵۹ مطبوعه دار الاشاعت كراچی

۲) اللجنة الاحرار لتحليله الاحرار بحث حكم زوجه مفقود ص ۷۳ مطبوعه دار الاشاعت كراچی

۳) اللجنة الاحرار لتحليله الاحرار بحث حكم زوجه مفقود ص ۷۱ مطبوعه دار الاشاعت كراچی

۴) قوله و حوزة الامام احمد اي اذا كان مسير عقله بان تنعم ال و حوزة تبين منه كما هو مقرر في ميون مذهبه فالجواب هامش رد المحتار مع الدر المختار كتاب الطلاق ۲۴۳ ط معبد كراچی

جس عورت کے شوہر کے بارے میں معلوم نہ ہو کہ وہ مر گیا ہے یا زندہ ہے تو وہ عورت کیا کرے؟

(جمعیت مورخہ ۱۳ نومبر ۱۹۲۶ء)

سوال (۱) بیان مسہد کلاب بانو ختمہ بعد از مدت بلوغ عمر تیس سال سکنہ حال ہوگا ضلع فیروز پور بابر قریب قریب  
موری ۲۰ اگست ۱۹۲۶ء بیان کیا کہ میرے نکاح ہمہ اہخان ایک ولد شیر خاں ذات بلوچ سکنہ چایا ضلع میانوالی  
حال آباد کا ایک ضلع میانوالی میں ہوا۔ اس سال کا ہوا ہے۔ ہوا تھا اور حق مر مجمل وغیرہ موجب مجسمہ روپیہ  
مقرر ہوا۔ اس کے لئے تقریباً پانچ سات ماہ آہ رہی اس کے غلط اور میرے بطن سے ایک لڑکی مہر تین  
ماہ موہو ہوئے تین سال کا عمر ہو گیا۔ اس نے مجھے خبر سے نکال دیا ہے اور آج تک میرے ہاں فقہ کا کوئی  
تجربہ نہیں کیا میں صحت کرتے اپنا گزارہ کرتی ہوں معلوم نہیں وہ مر گیا یا زندہ ہے مجھے آنکھوں سے کم نظر  
آتا ہے میں چاہتی ہوں اگر مرثیہ اجازت دے تو کسی دیگر شخص سے نکاح کر لوں اس وقت اسپتال کو بغرض  
حاج آتی ہوں عمر حد درست نہیں ہوا ہے اس لئے صحت کرنے سے بھی معذور ہوں۔

جواب (۲۲۴) اگر شوہر کی زندگی معصومہ مظلومہ ہو تو اس سے طلاق لینے اور فیصلہ کرنے سے بغیر دوسرا  
نکاح نہیں ہو سکتا، ہاں اگر اس کا مر جانا یقینی ہو تو مدت وفات گزار کر دوسرا نکاح کیا جاسکتا ہے، اور  
موت اور حیات دونوں میں سے کسی کا یقین نہ ہو تو اس صورت میں وہ مفقود الخبر کہلائے گا اور اس کی زوجہ کو  
خاوند کے مفقود الخبر ہونے کے وقت سے کم از کم چار سال کا انتظار کرنا پڑے گا، ۱۲، محمد کفایت اللہ خفر لہ

متن آخرین حنفیہ نے گمشدہ شوہر کی بیوی کے بارے میں امام مالک کے فتویٰ پر عمل کیا ہے  
(جمعیت مورخہ ۱۰ جنوری ۱۹۲۷ء)

سوال (۱) اخیر جمعیت مورخہ ۱۳ نومبر ۱۹۲۶ء میں آپ نے تحریر فرمایا ہے کہ زوجہ کو خاوند کے مفقود الخبر  
ہونے کے وقت سے کم از کم چار سال انتظار کرنا پڑے گا اس مسئلہ کے متعلق یہاں کے بعض علماء اعتراض  
کر رہے ہیں کہ رہنمائی کے یہ مسئلہ ہمارے مذہب میں نہیں بلکہ امام مالک کا مذہب ہے۔

جواب (۲۲۵) ہاں ان پر زور کیا یہ کہ زوجہ مفقود کے لئے چار سال انتظار کرنے کے بعد نکاح  
کی اجازت دینا امام مالک کا مذہب ہے نہ یہ کہ حنفیہ کا اصل مذہب اس کے خلاف ہے، ۱۲، محمد کفایت اللہ خفر لہ

(۱) قال اللہ تعالیٰ حرمت علیکم ایہا النکح وانحصرت من سوا الامم ملکتم بحدکم کتب اللہ علیکم واحل  
لکم ما وراء ذلكم ان تنکحوا باموالکم و لیس (۲۳-۲۴)

۲۔ لیس یقول حکم و یقول انکح و لیس (۲۳-۲۴) و لیس یقول انکح و لیس (۲۳-۲۴) و لیس یقول انکح و لیس (۲۳-۲۴)  
۳۔ لیس یقول انکح و لیس (۲۳-۲۴) و لیس یقول انکح و لیس (۲۳-۲۴) و لیس یقول انکح و لیس (۲۳-۲۴)  
فی حدیث علی بن ابی طالب و فی حدیث علی بن ابی طالب و فی حدیث علی بن ابی طالب و فی حدیث علی بن ابی طالب  
کتاب سفوف مطلب فی الافہ سہد مالک فی زوجہ السفوف ۴ ۲۹۵ ط سعید کراچی (۱) ولا یفرق بینہ و بین  
مر بہ و حکم بیوتہ بعضی تسلسل و غیب الثبوت و فی ظاہر الروایۃ بقدر بیوت اقراہ فاذا لم یبق احد من اقراہ حی  
حکم بیوتہ و بعد موت اقراہ فی اہل سہد کتب فی الکافی والاحتجاج الیہ یعوض الی رای الامام کدانی النہی (الفتاویٰ  
نہدہ کتب السفوف ۲ ۳۰۰ ط محمد کربہ)

ساتھ ان بزرگوں نے یہ بھی معلوم ہونا چاہیے کہ متاخرین حنفیہ نے زمانہ موجودہ کی ضرورت پر نظر کرتے ہوئے حضرت امام مالکؒ کے قول پر فتویٰ دیدیا ہے شامی میں اس کی تصریح موجود ہے ۱۱۔ اسی بنا پر میں نے پہلا فتویٰ لکھا ہے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لدہ دہلی

### سوال متعلقہ استفتاء سابق

(المجمیعہ مورخہ ۲ مارچ ۱۹۲۷ء)

(جواب ۲۲۶) جب کہ خاوند چھ سال سے مفقودالخبر ہے تو اس کی عورت حاکم مجاز سے اجازت حاصل کر کے عدت و قات پوری کر کے دوسرا نکاح کر سکتی ہے۔ ۱۰۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لدہ دہلی

کیا عورت پانچ چھ سال گمشدہ شوہر کا انتظار کرنے کے بعد دوسری شادی کر سکتی ہے؟

(المجمیعہ مورخہ ۲۶ جولائی ۱۹۲۷ء)

(سوال) بندہ کے چچا نے بندہ کی شادی زید سے حالت نکاحی کر دی تھی آج عرصہ پانچ چھ سال کا ہوتا ہے کہ زید مفقودالخبر ہے اور بندہ چار سال سے بائخ ہے کیا ایسی صورت میں بندہ نکاح ثانی کر سکتی ہے؟

(جواب ۲۲۷) اس صورت میں بندہ حاکم مجاز سے اپنا نکاح فسخ کر کے اور عدت گزار کے دوسرا نکاح کر سکتی ہے ۲۔ بغیر حکم فسخ دوسرا نکاح جائز نہیں ہے ۱۰۔ فقط محمد کفایت اللہ شفر لدہ

عورت کو اگر شوہر کی موت کا یقین یا ظن غالب ہو تو وہ

عدت و قات پوری کر کے دوسری شادی کر سکتی ہے

(المجمیعہ مورخہ ۱۳ فروری ۱۹۲۸ء)

(سوال) زید مزدوری کی غرض سے دوسرے شہر (مثلاً لاہور) گیا ہوا تھا وہاں بیمار ہو گیا۔ دوستوں کے شور سے وطن روانہ ہونے کے ارادے سے اکیلا موٹر میں بیٹھ کر لاہور کے اسٹیشن پہنچا اور اسٹیشن پر ہی نکال کر گیا قارب واعزہ کو اس کی موت کی خبر نہ تھی جب اس کے رفقاء گھر آئے تو معلوم ہوا کہ وہ گھر نہیں

(۱) (قوله خلافا لما لک) فان عنده تعدد زوجة المفقود عدة الوفاة بعد مضي اربع سنين ... وقد قال في الزيادة الفتوى في زماننا على قول مالك وقال الزاهدی كان بعض اصحابنا يقولون به للضرورة (هامش رد المحتار مع الدر المختار) كتاب المفقود مطلب في الانتفاء بمذهب مالك في روجه المفقود ۴ ۲۹۵ ط سعید كراتشي

(۲) وقال مالك اذا مضي اربع سنين يعرف الغاضی بینه وبين امراته وتعدد عدة الوفاة لم تزوج من شاءت (الهداية) كتاب المفقود ۲/۶۲۲ وكذا في الحيلة الناجرة بحث حكم زوجة مفقود ص ۶۳ ۶۴ مطبوعه دار الاشاعت

(۳) الحيلة الناجرة للحيلة العاجرة بحث حكم زوجة مفقود ص ۶۳ ۶۴ مطبوعه دار الاشاعت كراتشي

(۴) اما نکاح متکوحه الغير ومعتدته ... فلم يقل احد بحرازه فلم يعقد اصلا (هامش رد المحتار) كتاب الطلاق باب العدة مطلب في الکاح الفاسد والباطل ۱۳ ۵۶ ط سعید كراتشي

پہنچا اس اثنا میں اس کی موت کی خبر قتلے میں پہنچی اور فوٹو آیا یہ فوٹو جو پولیس کے ذریعے سے آیا ہے، عینہ اسی مرنے والے کا ہے مگر کوئی شاہد نہیں ہے اب ذیہ کو مفقود سمجھا جائے یا متوفی اور اس کی عورت کے نکاح عانی کا طریقہ کیا ہوگا؟

جواب (۲۲۸) اگرچہ پولیس کی خبر اور فوٹو کا اس صورت معومہ کے ساتھ مشابہ ہونا حجت شرعیہ نہیں ہے تاہم اس کی عورت کو اگر اس خبر سے موت زوج کا یقین یا ظن غالب حاصل ہو جائے تو وہ عدت وفات پوری کر کے دوسرا نکاح کر سکتی ہے۔ ۱۰ محمد کفایت اللہ کان ائندلہ دہلی

خانہ پانچ سال سے لاپتہ ہے تو عورت دوسری شادی کر سکتی ہے یا نہیں؟  
(المعینہ مورخہ ۱۶ دسمبر ۱۹۳۱ء)

(سوال) ایک عورت کا خوند عرصہ پانچ سال سے مفقود ہے عورت سخت تنگ دست اور پریشان ہے اندر میں ات کسی دوسرے فرقہ کے عالم سے فتویٰ لیکر اس کی مخلصی کی صورت پیدا کی جاسکتی ہے؟  
(جواب ۲۲۹) مفقود الخیر کی زوجہ کے بارے میں تو متاخرین فقہائے حنفیہ نے بھی یہ فتویٰ دیدیا ہے کہ زوجہ مفقود سخت ضرورت کے وقت مسلمان حاکم کی عدالت میں رجوع کرے اور حاکم چار سال کے بعد اس کو پسے خاوند کی موت کا حکم دیکر نکاح عانی کی اجازت دیدے اور وہ عدت گزار کر دوسرا نکاح کر لے۔ ۱۰ انگریزی عدالتوں کے مسلمان حکام اور جماعتی شیخ بھی یہ کام کر سکتے ہیں۔ ۱۱ محمد کفایت اللہ کان ائندلہ دہلی

جس عورت کا شوہر عرصہ دو سال سے تان و نفقہ اور حقوق زوجیت لوانہ کرے تو وہ عورت کیا کرے؟

(سوال) میرا شوہر ایک برس سے زائد عرصہ سے مفقود ہے سننے میں آتا ہے کہ وہ اپنے خویش واقارب سے خط و کتابت جاری رکھتا ہے مگر اس مظلومہ و بے سروسامان عاجزہ پر کوئی قسم مہربانی نہیں دو سال سے مجھ کو تان و نفقہ سے بھی محروم رکھا ہے اب ایک معتبر انجمن کے ماتحت اپنی زندگی بسر کر رہی ہوں ایسا ظالم اور بد

(۱) وفيه عن الحويزة: احبر هانقة ن زوجها العاتب مات او طلقها ثلاثا او اتعاها كتاب علي يدققة بالطلاق ان اكر رايها انه حق فلا باس ان تعد و تروح (درمختار) وقال في الرد: وفي جامع الفصولي: احبرها واحد يموت زوجها او برده او بتطليها حل لها التزوج اهاش رد المختار مع الدر المختار كتاب الطلاق باب العدة ۵۲۹/۳ ط سعيده كرتشي)

(۲) (قوله خلافا لمالك) فان عدته تعد روحه المفلقة عدة الوفاة بعد مضي اربع سنين .. وقد قال في البرازية الفتوى في زماننا علي قول مالك وقال الزاهدی كان بعض اصحابنا يفتون به للضرورة (هاش رد المختار مع الدر المختار كتاب المفقود مطلب في الاضاء بمذهب مالك في زوجة المفقود ۲۹۵/۴ ط سعيده كرتشي)

(۳) الحيلة العاجزة للحليلة العاجزة بحث حكم زوجة مفقود جواب سوال پنجم ص ۶۵ مقدمہ بیان حکم تقاضے کا ضرور بندہ متان، دیگر ممالک نیز اسلام آباد ص ۳۳ مطبوعہ دارالاشاعت کراچی)

خلاق شوہر مجھے ۱۰۰

(جواب ۲۳۰) اُمر شوہر کسی طرح راہِ راست پر نہیں آتا اور اپنی بیوی کے حقوق اور نہیں برتا تو وہ نہ  
 \* دینِ حاکم اس کے نکاح کو صحیح نہ کہتا ہے۔ حضراتِ امام ہمدانی اور امام مالک کے مذہب کے موافق مسلمانین  
 نہ بتا دے سکتی ہے ۱۰ محمدؐ کثایت اللہ کا نالہ اولیٰ

۱۰۱۔ و عقبہ بحمل ما فی ہادی قاری التہذیبہ حیث سأل عن غاب زوجہا ولم یبرک لہا بفقہ فاجاب: اذا اقامت بنبہ حس  
 دلت و طلعت فصیح النکاح من قاض مراد فصیح بعد وهو قضاء علی الغائب و فی معاد القضاء علی الغائب زوجہا غدا  
 فعلى القول بمعاده سوغ لمحمی ان زوجہا من الغیر بعد العدة      فقوله من قاض مراد لا یصح ان مراده من الغیر یعنی فیما  
 عن الحمی بل یزاد بہ الحیلی و ھیم ۱۰ خامش رد المحتار مع الدر المختار کتاب الطلاق باب العدة ۳ ۵۹۶ د  
 سعد کراتنی

## چھٹا باب

عنین

نامہ دہائی کی ایک سال کی مصلحت کے بعد تفریق برآستی ہے

میراث ( ایک شخص نے کچھ کیا بعد کچھ معلوم ہو کہ وہ حلال یعنی ہمارے اس سے کہا گیا۔ تو ذی وقار  
نہی کہ یہ تو وہ کہتے کہ میرا کچھ جو ہو ہے وہ وہ کچھ بھی چھوڑ دے۔ تو حق و بیجا ہوں ورنہ نہیں اس  
میں شرارت کا شعلہ ہے۔ ”

۲۳۱۔ جب کہ خاتمہ نہیں ملتا تو صورت کو یہ حق ہے کہ وہ تمام مجازی حرکات میں پیش و عقب و خواست کرے یا نہ کرے۔ بعض اوقات ایک سال کی مسرت و یک کایہ سال میں گزرنا ممکن ہے۔ اس وقت جو بھی توجہ دے گا وہ اس پر عمل کرے گا۔ خدا اس پر کرم کا حق ہے کہ وہ اس کا نالہ کرے اور اسے نصیب نہ دے۔ اور اگر وہ ایک سال کے بعد اس کے عروج میں سے صورت کے بعد چلتا رہے گا۔

إذا رفعت المرأة زوجها إلى القاضي وأدعت أنه عس وطلبت الفراق فإن القاضي يسأله هل وصل إليها أو لم يصل فإن أجابه لم يصل حلها سنة (عهدية) ١٠. وجاءت المرأة إلى القاضي بعد مضي الأجل وأدعت أنه لم يصل إليها أو أقر الزوج أنه لم يصل إليها خيرها القاضي في الفراق أن احتاربت المرأة مع القاضي أن يطبقها طلقة ناسية فإن أبي فرق بينهما ولها المهر كاملاً وعليها العدة مالا حياض إن كان الزوج قد خلا بها وإن لم يدخل بها فلا عدة عليها ولها نصف المهر إن كان ميسرًا وتسعة إن لم يكن ميسرًا (عهدية ملغية) ١١.

جس عورت کا شوہ بیمار ہو تو وہ کھان پینے کی سہولتیں دے دے۔  
(صدیق) سات سال کا عرصہ ہوا کہ عورت نے ایک شخص سے نکاح کیا اور شہادت ہوئے پر عورت کو  
معلوم ہوا کہ میں بیمار ہو چکی ہوں۔ شوہر نے کہا: چلی گئی تھی پاپ کے لئے۔ عورت نے کہا: میں نے دیکھا ہے کہ تو  
بڑے مالوں سے اس کو بالائی لڑکا ہے۔ اب تمہارے شوہر کی عورت ٹھیک ہے چنانچہ عورت نے اپنی تمام  
شےیں اس شخص کو دے دیں۔ عورت جو ان سے شادی کر کے قریب تھی۔ اس کے مال باپ شخص ہیں یہ یہ  
میں ہیں۔ عورت نے ان سے کہا: تمہارے لئے تفریق فی یہ صورت ہو سکتی ہے۔ المستفی ۱۶۳  
میرزا حسین علی خان۔ اندر پر ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴،

(جواب ۲۳۲) شہ: نہیں جو تو عورت کو اپنا مکان سمجھ کر اس کا حق ہوتا ہے حق امتداد عدالت سے ملتا

١. السادة في المصنفه كعبه الشافعي في كتاب الميراث في المجلد ١ ٥٢٢ في المجلد ٢

٣. المصنف في المجلد كتاب الصلاة في كتاب الحسب في المجلد ١ ص ٥٧٤ في الحديث المذكور

نہیں ہو، چنانچہ اگر بیوی نے شادی کے بعد کئی سال تک نہ موشی اختیار کی تو اس کا حق ساقط نہ ہوگا، اگر شوہر خود طلاق دینے پر آمادہ نہ ہو تو عورت کسی مسلمان مجسٹریٹ کی عدالت میں درخواست دے کہ میرا خاندان نامرد بنے اس لئے میرا نکاح فسخ کر دیا جائے، کم شوہر کو ایک سال کی مہلت دیگا کہ وہ علاج کر لے ایک سال میں اگر وہ درست ہو گیا تو خیر ورنہ عورت مکرر درخواست کرے کہ خاندان کی حالت درست نہیں ہوئی ہذا میرا نکاح توڑ دیا جائے اب حاکم خاندان سے دریافت کرے اگر وہ اس کا اقرار کرے کہ وہ عورت سے صحبت کرنے پر قادر نہیں ہو تو حاکم نکاح فسخ کر دے گا اور اگر خاندان کے کسی میں صحبت کر چکا ہو اور عورت کہے کہ نہیں کی تو قاضی عورت کا کسی معتبر اور ہر عورت سے معاف کرے اگر عورت کاہنہ ہو تو اس کی شہادت سے ثابت ہو جائے تو قاضی عورت کی خواہش پر تقریب کر دے گا، اگر بیوی عدالت کے مسلمان حاکم کا فیصلہ بھی شرعاً کافی ہے، واللہ اعلم۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لا ذلی۔

نابالغی میں نامرد سے نکاح ہو گیا اب بلفح ہونے کے بعد کیا کرے؟

(سوال) کسی لڑکی کی شادی سفر سنی میں ہو گئی جب وہ لڑکی سن ہو چکی تو شوہر اس کا نامرد ثابت ہو پھر اس کے شوہر کو علاج کرانے کا موقع دیا گیا مگر وہ درست نہیں ہوا ایسی حالت میں بھی جب کہ وہ ناقص ہے طلاق نہیں دیتا اور اب وہ لڑکی بالغ ہے کیا وہ لڑکی عقد ثانی کر سکتی ہے اس کا شوہر بغرض عین پانچ سال تک مختلف مقامات پر گیا اور حاج کر یا مکرر درست نہیں ہوا ایسی حالت میں کیا کرنا چاہیے۔ المستفتی نمبر ۱۵۳۲ حافظ شیر احمد صاحب مدرستہ مدرسہ اسلامیہ (ضلع جھلسی) ۱۳ ربیع الثانی ۱۳۵۶ھ ۲۳ جون ۱۹۳۷ء

(جواب) (از مولوی عبدالحق صاحب) اگر شوہر واقعی ناقص علاج سے تو ایسی صورت میں عورت کسی مسلمان حاکم کے ہاں درخواست دیکر نکاح کا حکم حاصل کر سکتی ہے اور پھر عدت گزار کر عقد ثانی کر سکتی ہے۔ وانداعلم، انصواب۔ خادم اعلیٰ محمد عبد الاول راجح دفتر جمعیت علماء ہند دہلی ۱۸-۵-۵۲ (جواب ۲۳۳) (از حضرت مفتی اعظم) فسخ کا دعویٰ شوہر کے عین ہونے کی بنا پر ہوگا تو قاضی یا حاکم ایک سال کی مہلت بغرض علاج دے گا اور ایک سال کے بعد عورت کی دوبارہ درخواست پر نکاح فسخ کر دے گا۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لا ذلی

۱. وهو ای هذا الخیار علی النواصی لا الفور فلو وجده عیسا او محبوا ولم یحصر زمانا لم یطل حقیقا وكذا لو حاصره ثم تركت مدة فلیك المطالبة، الفروع المختار مع حامی رد المحتار: كتاب الطلاق باب العین وغیرہ ۴/۹۹ ط سعید

(۲) تمام تفصیل کے لئے دیکھئے الفروع المختار مع حامی رد المحتار: كتاب الطلاق باب العین وغیرہ ۴/۹۹ ط ۵۰۰ ط سعید مکرانشی

(۳) الحلیۃ الناحیۃ للتحلیۃ العاجزۃ ست مقدمہ در بیان حکم قنصل قسطنطنیہ ۱۲۸۰ بکر مکتبہ خیر السامیہ ص ۳۳ مطبوعہ دار شریعت لاریق

(۴) تفصیل کے لئے دیکھئے الفروع المختار مع حامی رد المحتار: كتاب الطلاق باب العین ۴/۵۲۴ ط ۵۲۴ ط محدثہ مکتوبہ

جب نامرد شوہر بیوی کو طلاق نہ دے تو وہ کیا کرے ؟

(سوال) ایک لڑکی کا شوہر نامرد ہے جب یہ بات ظاہر ہوئی تو علاج متواتر تین سال کر لیا گیا مگر وہ کامیاب نہیں ہوا والدین لڑکی کا طلاق چاہتے ہیں وہ نہیں دیتا اور وہ اپنی مرضی سے لڑکی کو دوسری جگہ ٹھکانا چاہتا ہے جس کو وہ لڑکی اور وارثان پسند نہیں کرتے ایسی صورت میں کیا حکم ہے۔ المستفتی نمبر ۱۸۹۱ ار حمان بخش صاحب (گورکھنہ) ۷ شعبان ۱۳۵۶ھ ۱۳ اکتوبر ۱۹۳۷ء

(جواب ۲۳۴) اگر شوہر نامرد ہے تو زوجہ کو حق ہے کہ کسی مسلمان حاکم کی عدالت میں درخواست دیکر نکاح فسخ کر دینے کی استدعا کرے مگر شوہر کو بقاعدہ شرعیہ ایک سال کی مہلت دے گا اور ایک سال میں بھی شوہر تندرست نہ ہوا تو عورت کی دوبارہ درخواست پر نکاح فسخ کر دے گا۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لدہ دہلی

نامرد کی بیوی دوسرا نکاح کیسے کرے ؟

(سوال) زید اور زیدہ کی شادی صفر سنی میں اس کے والدین نے کی زید اور زیدہ بالغ ہوئے باہم جمعیت نہیں ہوئی زیدہ عرصہ دراز تک شرم و حجاب میں خاموش رہی اب مجبور ہو کر اظہار کیا ہے کہ میرا شوہر قطعی نامرد ہے مجھ سے کبھی قصد بھی نہیں کیا میرا نکاح فسخ کر اگر شادی دوسرے مرد سے کی جائے زید کی ظاہر احالت زانیہ ہے زیدہ عرصہ آٹھ ماہ سے ناامید ہو کر اپنے پیارے منہ سے لڑکے کے وارثوں نے لڑکے سے پرہیزگی کا دعویٰ عدالت میں کر لیا عدالت سے زید کو ڈگری مل گئی ہے جس سے اس کا فتنہ زیدہ کو روک کر تکلیف پہنچانا ہے زید پیدا ہوا ہے نامرد ہے اور اس کے وارث چھوٹا نہیں رہے دیتے۔ ایسی حالت میں زیدہ کیا کرے اپنی جان پر کب تک ظلم برداشت کرے۔ المستفتی نمبر ۱۹۲۳ کریم بخش صاحب ضلع پیوڑہ ۲۰ شعبان ۱۳۵۶ھ ۲۶ اکتوبر ۱۹۳۷ء

(جواب ۲۳۵) زیدہ کو حق ہے کہ وہ عدالت میں اپنے شوہر کے نامرد ہونے کی بنا پر فسخ نکاح کا دعویٰ کرے اور عدالت اس کے شوہر کو باآمر ایک سال کی مہلت دے گی اور اگر اس عرصہ میں بھی وہ تندرست نہ ہو تو عورت کی دوبارہ درخواست پر عدالت نکاح فسخ کر دے گی۔ (۱) فقط محمد کفایت اللہ کان اللہ لدہ دہلی

موجودہ زمانہ میں نامرد کی بیوی کی تفریق کس طرح کرائی جائے ؟ جب کہ قاضی شرعی موجود نہیں

(سوال) زیدہ کے ساتھ ہندہ کا نکاح ہوا جس کو آج پندرہ سال کا زمانہ گزر چکا لیکن زیدہ شوہر کے مخصوص تعاقبات نہ قائم ہو سکے لہذا اس کے کہ زید نامرد ہے جس کی شہادت ہندہ دیتی ہے اب ہندہ طلاق چاہتی ہے لیکن زید

(۱) دیکھئے قولہ سابقہ ص ۲۵۰

(۲) دیکھئے الفتاویٰ الہدیۃ کتاب الطلاق - باب الثانی عشر فی العسر ۱، ۲، ۳، ۴، ۵، ۶، ۷، ۸، ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳









اور وقت ضرورت کام آوے۔

مورخہ ۲۰ جولائی ۱۹۳۵ء۔ قلم راج بہادر وشیکہ نویس۔ العبد نشان انگوٹھاؤں ستھیا امتیاز محمد خاں گواہ شد محمد عظیم عیش قلم خود۔ گواہ شد عبدالمنان قلم خود۔

(جوب ۲۳۹) اس روداد پر جو کاغذ نمبر ایک میں درج ہے اور جس کا حاصل یہ ہے کہ بندہ اور زید نے صرف کاغذوں پر دستخط کئے ہیں زبان سے کچھ نہیں کہا یعنی طلاق زبان سے نہیں دی ہے جواب یہ ہے کہ یہ طلاق بائن بوض معنی مکر کے ہوئی ہے، بائ بوض معنی نہیں ہوئی ہے آری زید اور بندہ ہم راضی ہوں تو بدین طلاق کا تہدید کر سکتے ہیں، فقط محمد کفایت اللہ کان اللہ لا ۱۰

غصہ کی حالت میں یکدم قین طلاق نکلنے سے کتنی طلاقیں واقع ہوئیں؟

(سوال) زید اور اس کی زوجہ بندہ کان کی امور میں زنا رہتا تھا فوت یہاں تک پہنچی کہ زید غصہ آیا، غصہ اور بے بسی کی حالت میں عورت کے روز و غلط تحریر کر کے بندہ کو دیدیا کہ بندہ، دست بھر کو تینوں طلاق ساتھ دیتا ہوں اور اپنے دستخط کر کے بندہ کو دے دیا اور خویش واقرب سے مذاکرہ کیا کہ میں نے بندہ ۲ طلاق دے دی تو دریافت طبع یہ امر ہے کہ صورت مسودہ میں غصہ اور بے بسی کی حالت میں جو بندہ کو طلاق دی گئی ہے اس سے طلاق واقع ہوگی یا نہیں؟ اگر واقع ہوگی تو کتنی واقع ہوگی رجعی یا مطلق؟ یا تینوں طلاق کے ساتھ دینے میں اور عیدہ عیدہ دینے میں کچھ فرق ہے یا دونوں کا ایک حکم ہے اور عورت کے روز و فوت ہوئے تحریر طلاق معتبر یا نہیں؟ جواب التوجروا المستعفی نمبر ۸۷۳ محمد اسماعیل عیدات

(جواب نمبر ۲۵ محرم ۱۳۵۵ھ ۸ اپریل ۱۹۳۶ء)

(جواب ۲۴۰) تینوں طلاقیں یکدم دینا ناجائز اور مکروہ ہے لیکن اگر کوئی اس مکروہ فعل کو عمل میں لے آئے تو تینوں طلاقیں پڑ جاتی ہیں اور شخص مذکور خلاف ہدایت عمل کرتے کا مواخذہ دار ہوتا ہے (۲) تینوں طلاقیں جائز ہیں اور خالق معظوب و بے لایمہ، نینہ امام مابک، امام شافعی و امام احمد بن حنبل یعنی چاروں اماموں اور ہمسور

۱، وحکمہ اب اواقعہ و ثورہ من و الطلاق الصریح علی ما خلاقی دان، تلویح الاصر و شرحہ مع ہمیش رد المحتار کتاب الطلاق، باب الرابع ۳ ۴۴ ط سعید کراتشی، و فی رد المحتار ان الصریح یوجب صریح رجعی و صریح من فلاول نہ یكون بحروف الطلاق بعد التلویح حلیۃ غیر مفردہ و بعض ولا بعد التلاوت و ما لیس فی خلافہ، ہمیش رد المحتار کتاب الطلاق باب الرابع ۳ ۴۴ ط سعید کراتشی، ۲، اذاک الطلاق ناسا دون ثلاث فله ان مروجه فی العده و بعد غضاها، الفسوی ہدیۃ کتاب الطلاق کتاب السادس فی الرجعة فصل فیما یحل بہ المطلقة و ما یصل بہ ۱/۷۲ ط ماجدہ کوئٹہ

۳، اما البدعی ان یطلقها ثلاثا فی ظہر واحد مکمۃ واحدہ او مکلمات مفرقة او یجمع بین الطلیقین فی ظہر واحد مکمۃ واحدہ او یتکلم فی مفرق فاد، فعل ثلاث وقع لطلاق و کان عاص، الفسوی ہدیۃ کتاب الطلاق الباب الاول فی تفسیرہ ۱/۳۴۸ ط ماجدہ کوئٹہ



صورت میں طابق ہوئی یا نہیں؟ المستفتی نمبر ۱۸۰۷ حاجی معین الدین صاحب (زید) ۱۹ رجب  
۱۳۵۶ھ ۲۵ نومبر ۱۹۳۷ء

(جواب ۲۴۱) چونکہ طالق دینے والوں نے طلاق شروط تکمیل کا حکم دیا تھا لیکن قاضی صاحب نے طالق غیر شروط لکھ دی اور دستخط کرنے والوں نے طلاق شروط سمجھ کر دستخط کر دیئے تو یہ طلاق نہیں ہوئی، اور نہ باغی کی طرف سے اس کے ولی کو طلاق دینے کا حق نہیں ہے، ۱۰ محمد کفایت اللہ کان اللہ لدہ دہلی

طلاق نامہ خود لکھنے یا کسی دوسرے سے لکھوانے سے طلاق واقع ہو جاتی ہے  
(سوال) زید نے اپنی منکوحہ زوجہ کو ایک شہر سے دوسرے شہر میں طلاق لکھ کر بھیج دی جس کو عرصہ تیس  
روز کا ہوا بعد ازاں وہ اپنی زوجہ کو اپنی طرف رجوع کرنا چاہتا ہے نیز یہ بھی کہتا ہے کہ میرا طلاق دینے کا قطع  
ارادہ نہ تھا ایک دشمن نے میرے اوپر سفلی عم کرایا جس کا اثر یہ ہوا کہ میرا ایک ہفتہ میں طلاق دینے کا ارادہ  
ہو گیا اور اسی وقت طلاق لکھ کر بھیج دی گویا مجھے اس بات کا ہوش نہ رہا کہ میں کیا کر رہا ہوں اور کیا نہیں کر رہا اور  
یہ بھی اچھی طرح معلوم ہے کہ ایک دشمن نے میرے اوپر سفلی کرانی ہے ہذا لب زوجہ کو رجوع کرنے سے  
نے شرع المقدس کیا اجازت دیتی ہے اور کس طرح؟ المستفتی نمبر ۱۸۳۲ عبد الغفور محلہ نیاریان دہلی  
۲۶ رجب ۱۳۵۶ھ ۲ اکتوبر ۱۹۳۷ء

(جواب ۲۴۲) اگر خاوند اس امر کا اقرار کرے کہ لکھی ہوئی تحریر اسی نے لکھ کر یا لکھوا کر بھیجی ہے تو مطابق پڑھنی اور جو جائز نہیں اس پر عذر کہ شوہر کے ہوش و حواس قائم نہ تھے اس کی تحقیقات بذریعہ قاضی یا جرنل کے ہو سکتی ہے اگر قاضی یا جرنل بعد تحقیقات کے یہ فیصلہ کر دے کہ فی الحقیقت شوہر تحریر طلاق کے وقت ہوش و حواس بجا نہ رکھتا تھا اور زوال ہوش و حواس اس کے اعتباری یا جائز فعل سے نہ تھا تو قاضی یا حکم

١١) لو استكتب من احر كتاب بطلاقها وفرا على الزوج فاحده الزوج وحمته وعورته وبعت اليها فانا ها وقع ان افرا لروح انه كتابه وان لم يقروانه كتابه و لم تقم ببيع لكنه وصف الامر على وجهه لا تطلق قصدا ولا ذباية وكذا كل كتاب لم يكس بحظه ولم يصد بمسح لا يقع الطلاق مالم يقروانه كتابه ( هامش رد المحتار كتاب الطلاق مطلب في الطلاق بالكتابة ١/٣ ٢٤٤ ط سعيد كراشي )

٢١. لا يقع طلاق المولى على امرأة عبده لحديث أبي ماجة الطلاق لمن احدى الساق والمجروح والضمي ولو مرافقا المير المباحر مع هاشم رذ المباحر كتاب الطلاق ٢٤٤٣ ط سعيد كراشي =

(٣) كتب الطلاق ان منسباً على نحو لوح وقع ان نوى و قيل مطلقاً (درمختار) وقل في الرد ولو استكتب من آخر كتاباً بطلاقها وقرأه على الروح لاحد الروح وحنمته وعبوديه وبعث اليها وقع ان الروح ان كانه (هامش دالمختار مع اليد المختار: كتاب الطلاق: مطب في الطلاق بالكتابة ٣٤٦٣ ط سجد كرامشي)

(٤) والد كان الطلاق ثلاثاً في الحرة وثنتين في الأمة لم تحل له حتى تنكح زوجاً غيره نكاحاً صحيحاً ويدخل بها ثم تطهرها أو يموت عنها كذا في الهداية (الفاوى الهدية) كتاب الطلاق الباب السادس في الرجعة فصل فيما تحل به المطلقة وما ينص به ٤٧٣/١ ط ماحبه كونه

یہ فیصلہ دے سکتا ہے کہ طلاق واقع نہیں ہوئی۔ محمد کفایت اللہ کا ان اللہ نہ دہلی

شوہر نے طلاق نامہ خود نہیں لکھا اور نہ کسی دوسرے سے لکھوایا تو کیا حکم ہے؟

(سوال) ایک مسلمان کی شادی بلا غیث کی حالت میں ایک نابالغ مسلمان لڑکی سے ہوئی اب لڑکی باغ ہو گئی ہے مگر آجکے رخصتی نہ ہوئی ہے بہت سی تھی کہ محرم کے ماہ میں رخصتی ہوگی اسکا شوہر ٹکٹہ میں ملازم تھا اس نے کسی کی شکایت یا بدھنی کی بنا پر حلاق نامہ لکھ کر ڈاک کے ذریعہ سے لڑکی کے وارث کے پاس بھیج دیا جسکا خلاصہ یہ ہے۔

علی جان سبحان و علی بخش کو معلوم ہو کہ ہماری شادی جو تمہاری بہن زمین سے ہوا تھا ہم اس کو آج مجبوری سے طلاق دیتے ہیں خدا رسول اور سب فرشتوں کو گواہ رکھ کر تین طلاق۔ تمہارے خاندان کا حال پہلے سے ایسا معصوم نہ تھا اب لوگ کہتے بھی تھے ہو تو تمہاری بہن تھانہ کے داروغہ سے پختی ہے۔ روشن میاں سے بھی پختی ہے وغیرہ ہم نے آنکھ سے دیکھا جو مولوی صاحب کو بھی ہم کو لے تھے علی خاں اپنی ماں اور خالہ سے بھی کہہ دیں کہ ہم تمہاری بیٹی زب النساء کو تین طلاق دیا طلاق دیا ہم نے محبوب میاں عبدال میاں کو بھی لکھ کر بھیج دیا ہے تم سب کو گواہ کرو اور اب گھر میں رکھ کر مائی کھاؤ خدا تم کو سوں کو غارت کرے گا ہم کو بہت لڑکی ہیں مگر تمہارے جیسے رنڈی نہیں۔ شیخ محی الدین علی پور ٹکٹہ

مندرجہ بالا طلاق نامہ آنے کے بعد محی الدین کہتا ہے کہ رخصتی کرو وہم نے طلاق نہیں دی ہے بالکل جھوٹ بات ہے یہ طلاق نامہ ہم نے نہیں لکھا ہے خدا کی قسم اور بھاری بھاری قسم کھاتا ہے کہ ہم کو طلاق تک کی خبر نہیں ہے کسی دشمن یا دوسرے شخص نے میری طرف سے طلاق نامہ لکھ کر بھیج دیا ہوگا ہم نے نہ تو طلاق دیا ہے نہ برا بھلا کہا ہے ہم کو لڑکی رخصت کرو۔ یہ طلاق نامہ جعلی ہے طلاق نامہ لڑکی کے یہاں موجود ہے اور وہ انکار کرتا ہے کہ ہم نے نہیں لکھا ہے اور ذاکخانہ کا مہر بھی صاف ٹکٹہ کا ہے جہاں وہ۔ دم ہے اس کے علاوہ ایک خط اور بھی ہے جو شوہر کی ماں نے لڑکی کے پاس آئی تھی یہ طلاق نامہ کے پیسے اس میں لکھے ہیں۔ جتنی انہوں نے اپنی ماں کو لکھا ہے کہ تم میرے لیے خط لیکر کر پور رخصتی کے لئے جاؤ رخصتی ہو گواہ کرو کہ وہ یہاں کا چال چن اچھا نہیں ہے لڑکی ابھی نہیں ہے اور کہہ دو کہ اگر رخصتی نہ کرو گے تو ہم پھر طلاق دیدیں گے تو پھر پچھتو گے لڑکی والے نے رخصتی نہ کی اور عہد بھی لڑکی وے نے نہ کر لیا شوہر کہتا ہے کہ یہ خط بھی ہم نے نہیں لکھا ہے سب جھمی ہے۔ ہاں کو کوئی بھیجا ہوگا اب بتائیے کہ لڑکی کو طلاق پڑی یا نہیں کیا اس

(۱) وسئل منہما ایمن طلق زوجته ثلاثا فی مجلس القاضی وهو معط ط مدهوش فلاحاب نظاما فان الدہش من اقسام الجنون فلا یقع اذا کان بعداۃ فان عرف منہ الدہش مرة بمصدق بلا ہواہ (دہش و المہتار کتاب الطلاق) مطلب فی طلاق المدہوش ۲۴۶۳ ط معبد کرانی ) وقال ابن عابدین فی العقود الدریہ (فمنی هذا حیث وصل للرجل دہش وان بہ عقله وصار لا شعور له لا یقع طلاقه والقول هو لم یصح ان عرف منہ الدہش وان لم یعرف منہ لا یقبل قوله قضاء الا نسبة کما صرح بذلك علماء الحنفیة (العقود الدریہ فی تنقیح الفتاوی الحامدیة کتاب الطلاق ۳۸۹ ط حاجی عبدالعزیز قندھار افغانستان)

کیا اس کے انکار ہی ہونے سے طلاق صحیح نہ ہوگی۔ المستفتی نمبر ۲۰۳۷ محمد رمضان خاں (ضلع موٹگیر)  
(حواب ۲۴۳) تحریری طلاق نامہ کے معتبر ہونے کے لئے ضروری ہے کہ یا تو شوہر خود اقرار کرے کہ  
اس نے طلاق نامہ لکھا ہے، یا اس امر کے شاہد موجود ہوں جو شہادت دیں کہ یہ طلاق نامہ ان کے سامنے  
شوہر نے لکھا ہے یا کھولیا ہے، یا یہ دونوں صورتیں نہ ہوں تو پھر شوہر کا یہ حافیہ بیان کہ اس نے یہ طلاق  
نامہ نہیں لکھا نہ کھولیا نہ لکھا نہ کھولا ہو کالور طلاق کا حکم نہ دیا جائے گا۔ (۲۰) محمد کفایت اللہ کان اللہ دہلی

صرف تحریری طلاق سے بھی طلاق ہو جاتی ہے

(سوال) تحریری طلاق دیکر انظارِ مرتہ تحریر کا پائی ہونے کا اقرار لیکن طلاق دینے سے انکار ہے اور واقعی  
زبان سے طلاق نہیں دی ہے و لو کی کہتے ہیں کہ زبان سے طلاق نہیں دی صرف دیا ہے طلاق واقع ہوئی  
یا نہیں؟ المستفتی نمبر ۲۳۴۱ حافظ محمد اسماعیل صاحب (آکرہ) ۲۶ ربیع الثانی ۱۳۵۷ھ ۲۶ جون  
۱۹۳۸ء

(حواب ۲۴۴) تحریری طلاق بھی واقع ہو جاتی ہے جب کہ شوہر اپنے ہاتھ سے طلاق تحریر کرے یا  
دوسرے کی طرف کو پڑھ کر یا سکر خوشی سے دستخط کر دے۔ (۱۰) محمد کفایت اللہ کان اللہ دہلی

شوہر سے جبراً طلاق نامہ لکھوایا گیا مگر اس نے زبان سے نہیں کہا تو طلاق واقع نہیں ہوئی  
(سوال) ہندو بنت ابو بکر زوجہ عمر کاج کے دو سال بعد اپنی والدہ کے ہاں تھی جب عمر لینے کے واسطے گیا  
تو ابو بکر وغیرہ نے اپنے چند مسایلوں کو جمع کر کے عمر کو دھمکی کھل اور مار پیٹنے کی دیکر طلاق نامہ مندرجہ ذیل  
لکھوایا۔

مکہ محمد ولد عبد اللہ ساکن قلاں جہد کا ہوں جو کہ عقد نکاح میرے ساتھ مسماۃ ہندو بنت ابو بکر کے

۱۔ لو اسکت من آخر کتاب طلاقہا وفراء علی الروح فاحده الروح و حتمه وعوبه وبعث الیہا فاناھا وقع ان اقرا  
لروحہ

کتابہ وان لم یقرہا کتابہ ولم یقرہ یصلکک وصف الامر علی وجهه لا تطلق قضاء ولادینہ وکذا کل کتاب لم یکتبه  
محطہ او لم یملہ نہ لا یقع الطلاق مالم یقرہا کتابہ (ہامش ردالمحتار: کتاب الطلاق: مطلب فی الطلاق بالکتابۃ  
۳/۴۶۷ ط سعید کراتشی)

(۲) و مصاہبا لمرہا من الحقوی سواء کان الحق مالا او غیرہ کسکاح و طلاق ورحلان او رجل وامر الان  
(الدر المختار مع ہامش ردالمحتار: کتاب الشہادات ۵/۴۶۵ ط سعید کراتشی)

(۳) وسان الذی المدعی علیہ عن الدعوی یقول انہ ادعی علیہ کذا فاما دایقول فان اقر فیہا او انکر فیہا المدعی  
قضی علیہ بلا طلب المدعی والا یرہا حلفہ الحاکم بعد ظنہ (الدر المختار مع ہامش ردالمحتار: کتاب الدعوی  
۵/۵۴۷ ط سعید کراتشی)

(۴) لو اسکت من آخر کتاب طلاقہا وفراء علی الروح فاحده الروح و حتمه وعوبه وبعث الیہا فاناھا وقع ان اقرا الروح  
انہ کتابہ وان لم یقرہ کتابہ ولم یقرہ یصلکک وصف الامر علی وجهه لا تطلق قضاء ولادینہ وکذا کل کتاب لم یکتبه  
محطہ ولم یملہ یصلکک لا یقع الطلاق مالم یقرہا کتابہ (ہامش ردالمحتار مع الدر المختار: کتاب الطلاق: مطلب فی  
الطلاق بالکتابۃ ۳/۴۶۷ ط سعید کراتشی)



ہوا تھا اب وہ مجھ سے ناراض ہے اور میرے ساتھ جانا نہیں چاہتی اور خواہش مند طلاق کی ہے لہذا میں نے اس کو عند اللہ حلاق دیکر آزاد کر دیا اب میرا اس کے ساتھ کوئی واسطہ نہ رہا۔

بعد تحریر کما کہ یہ تحریر میں نے تم لوگوں کے کہنے سے لکھ دی ہے اگر میں ہزار سال بھی زندہ رہوں گا تو بھی طلاق نہیں دوں گا ایسی صورت میں طلاق ہوئی یا نہیں؟<sup>۱</sup> السنن ص ۸۲ نمبر ۱۷۸۰ اب زوہ محمد مرشد خاں مولانا ۵۰۵ ار جب ۵۶-۱۳۵۶: ۱۰ ستمبر ۱۹۳۷ء

(جواب ۲۴۵) اگر یہ تحریر خیر و اکراہ سے لکھوائی گئی ہے اور زبان سے طلاق کا تلفظ نہیں ہوا تو طلاق واقع نہیں ہوئی۔ کذا فی کتب الفقہ<sup>۲</sup> محمد کفایت اللہ کان اللہ ذمہ

زیر دستی شوہر سے طلاق نامہ پر کوئی انگوٹھا لگوا لے 'تو اس سے طلاق واقع نہ ہوئی

(اجمعیۃ مورخہ ۱۳ جون ۱۹۳۷ء)

(سوال) ایک شخص نے اپنی زبان سے اپنی مقنوعہ عورت کو طلاق کا کوئی لفظ صراحتہً اور کنایتہً نہیں کہا بال ایک فرضی طلاق نامہ لکھ کر تین چار آدمیوں نے زیر دستی اسکا ہاتھ پکڑ کر اس جعلی اور فرضی طلاق نامہ پر اس کا انگوٹھا ضرور لگوا لیا ہے اس صورت میں اس کی مشکوہ پر حلاق واقع ہو جائے گی یا نہیں؟

سائل مذکور ان کے مجبور کرنے پر طلاق کا کاغذ خریدنے تو ان کے ساتھ گیا مگر ہر چند انکار کرتا رہا کہ میں اپنی بیوی کو طلاق نہیں دوں گا اور کاتب نوہر چند طلاق نامہ لکھنے سے روکا گیا مگر کہیں نے اپنے حور پر ایک فرضی طلاق نامہ تیار کر لیا اور سائل نے زیر دستی صرف انگوٹھا لگوا لیا اور سائل نے طلاق کا لفظ زبان سے نہیں کہا۔ چند آدمی ایک پاس کے شہر میں سائل کو دھوکے سے لے گئے انہوں نے اپنی مردہ دستہ دیکر طلاق کا کاغذ خرید لیا اور وہ شیعہ نوٹس سے حلاق کا کاغذ لکھوانا شروع کیا میں نے وہ شیعہ نوٹس دیکر چند لکھنے سے روکا اور جس روپے کا وعدہ بھی کیا مگر وہ نہ مانا یہ جعلی کاغذ لکھوا کر تین چار آدمیوں نے پکڑ کر میرا انگوٹھا لگوا لیا۔

(جواب ۲۴۶) اس طرح زیر دستی انگوٹھا لگوائینے سے اس کی بیوی پر طلاق نہیں ہوئی۔ (۱) محمد کفایت اللہ کان اللہ

(۱) وفي البحر ان المواد الاكره على التلصق بالطلاق: فلو اكره على ان يكتب طلاق امراته فكتب لا يطلق لان الكتابة اقيمت مقام العارة باعتبار الحاجة ولا حاجة هنا كذا في الحاشية هامش رد المحتار مع العوا لمختار: كذب الطلاق ۲۳۶/۳ ط سید کر اشقی

(۲) وحل اكره بالصبر والحبس على ان يكتب طلاق امراته فلا بد من فلا فكتب امراته فلا بد من فلا من فلا من طلق لا تطلق امراته لان الكتابة اقيمت مقام العارة باعتبار الحاجة ولا حاجة ههنا (الفتاوى الحاشية على هامش الفتاوى الهندية: كتاب الطلاق: فصل في الطلاق بالكتابة ۱۷۲ ط محدثه كونه)

شوہر طلاق خود لکھنے یا دوسرے سے لکھوانے کا انکار کرتا ہے مگر گواہ نہیں ہے، تو کیا حکم ہے؟

(المجمیعہ مورخہ ۵ نومبر ۱۹۳۳ء)

(سوال) سلیمان صاحب کا بیان ہے کہ ستمبر ۱۹۳۳ء میں میرا لڑکا اپنی بہن خدیجہ بی بی کو مولین سے رٹوں لینے کو آیا اور اپنی بہن کو تیس رٹوں انٹیشن پر پہنچا انٹیشن پر خدیجہ بی بی کا شوہر احمد آیا اور خدیجہ بی بی کو قرآن شریف دیا اور کہا کہ تم اپنا قرآن شریف بھی لیتی جاؤ مولین پہنچ کر تقریباً ایک ماہ بعد خدیجہ بی بی کو قرآن شریف پڑھتے پڑھتے ایک خط اس میں رکھا ہوا ملا جس کا مضمون یہ تھا سر قومہ ۲۱ دسمبر ۱۹۳۲ء میں نے اپنی بی بی خدیجہ بہت سیمان کو اپنی خوشی سے تین طلاقیں دیں۔ فہم احمد

احمد شوہر خدیجہ بی بی کا حلفیہ بیان ہے کہ میں نے کبھی بھی اس قسم کا نہ خط لکھا اور نہ دوسرے سے لکھوایا نہ میں نے قرآن شریف میں رکھنا رکھوایا ایسی صورت میں شرعاً کیا حکم ہے؟

(جواب ۲۴۷) اگر خدیجہ بی بی اس امر کا ثبوت پیش کر سکتی ہے کہ یہ خط اس کے شوہر نے لکھا یا لکھوایا ہے تو البتہ وقوع طلاق کا حکم دیا جاسکتا ہے لیکن اگر اس کے پاس کوئی شہادت نہیں، صرف قرآن مجید میں یہ پرچہ نکلے بیان کرتی ہے تو شوہر کا حلفیہ بیان قبول کیا جائے گا اور طلاق واقع ہونے کا حکم نہ دیا جائے گا۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ کہ دہلی

اشناپ پیپر خرید کر طلاق نامہ اودھور لکھا مگر دستخط نہیں کیے، تو طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟

(المجمیعہ مورخہ ۱۹ اپریل ۱۹۳۶ء)

(سوال) میری ہمشیرہ عرصہ سے میرے مکان پر رہتی تھی اسی ایام میں میرے بہو کی بھارت علی نے ہمیشہ جھڑا فساد کیا اور نومت تفریق تک پہنچی اشناپ کاغذ خود بھارت علی لایا اور لکھا جس وقت کاغذ لکھا جاوے گا تھا اس وقت میں چچیں آدمی وہاں موجود تھے کاغذ لکھتے لکھتے گود کی لڑکی کا ذکر آیا جس پر بھارت علی نے جھڑا کیا اور اشناپ کاغذ اودھور ارہ گیا وہ نامکمل کاغذ تیسرا پنے گھر چلا گیا کچھ روز کے بعد دو چار آدمی اور بھارت کے والد اور احباب میرے گھر جمع ہوئے اور مصالحت ہوئی ہم نے ہمشیرہ کو بھارت کے والد کے ساتھ مع گود کی چچی کے گھر دیا ایک ماہ بعد پھر جھڑا فساد روایت کی گئی اب ہمشیرہ مع چچی کے میرے گھر آگئی ہے اور وہ اشناپ کاغذ بھی میرے پاس ہے جس پر نہ بھارت کے دستخط ہیں نہ کسی گواہ کے۔

(۱) ثبوت کے لئے دوسرے عادل یا ایک مرد اور دو عورتوں کی گواہی ضروری ہے، لکھا فی المر المختار، و نصابہا لغیرہا من الحقوق سواء كان الحق مالا او غیرہ، نکاح و طلاق، رجلاں او رجل وامرأتان (المر المختار مع هامش رد المختار، کتاب الشہادات ۵ ۶۵ ط سعید کراتشی)

(۲) وبسأل القاضی المدعی علیہ عن الدعوی فیقول انه ادعی علیک کذا فمذا تقول۔ فان اقر بها او انکر فیرهن المدعی قضی علیہ بلا طلب المدعی والا یرهن حلفہ الحاکم بعد طلبہ (المر المختار مع هامش رد المختار، کتاب الدعوی ۵ ۴۷ ط سعید کراتشی)

(جواب ۲۴۸) اگر بھرت نے زہنی طلاق دے دی ہو تو طلاق ہوئی (ازہبی طلاق کی شہادت پیش کرنا عورت کے ذمہ ہے) اور زہنی طلاق نہیں دی تھی صرف اسٹامپ لکھا تھا تو یہ اسٹامپ جس پر دستخط نہیں ہیں بیکار ہے اس سے طلاق کا حکم نہیں دیا جاسکتا۔ محمد کفایت اللہ کان ائذہ لا ولی

## آٹھواں باب طلاق بالا کراہ

جبر اطلاق دلوانے سے طلاق پڑتی ہے یا نہیں؟

(سوال) زید نے اپنی بی بندہ کو اپنے باپ کے جبر و اکراہ سے مجبور ہو کر طلاق دی زید طلاق دینے پر راضی نہ تھا اور نہ اس کو یہ مسئلہ معلوم تھا کہ تین طلاق دینے کے بعد حلالہ کی ضرورت ہوتی ہے صرف یہ معلوم تھا کہ عدت کے بعد تجدید نکاح کی ضرورت ہوگی لہذا زید اپنے اس فعل پر سخت مضطرب ہے عورت بھی کسی دوسرے شخص سے نکاح کرنا نہیں چاہتی بلکہ زید کے پاس واپس آنا چاہتی ہے حلالہ کرنا بھی نہیں چاہتی وہ اپنی محبت کو دوسرے مرد کے ہاتھ پہننا نہیں چاہتی ہے قوی احتمال ہے کہ بلا حلالہ وہ نکاح کر لیں اور حد ۱۱ ش ۱۱ سے تیار نہ کریں عورت حقت مآب ہے دونوں کی محبت درجہ عشق تک پہنچی ہوئی ہے۔ المستفتی نمبر ۶۳۶ مولیٰ عبد الوہاب (شعبہ دہلی) ۳ رجب ۱۳۵۴ھ ۲ اکتوبر ۱۹۳۵ء

(جواب ۲۴۹) اگر معاملہ فی الحقیقت اس حد تک پہنچ گیا ہو تو زوج کسی ایسے عالم سے جو طلاق کمرہ کے وقت کا قائل نہ ہو فتویٰ حاصل کر کے احتیاطاً تجدید نکاح کر کے عمل کر لے (۱) حنفیہ کے مذہب میں وطایق

(۱) ورنہ لفظ مخصوص (درمختار) وقل فی الرد (قولہ لفظ مخصوص) ہو ماحمل دلالة علی معنی الطلاق و من صریح ابو کبایہ و اراد اللفظ ولو حکماً و بہ ظہور ان من تناسل جرم مع روحہ فاعطاه حالاتہ احجار یوی الطلاق و بہ مذکر لفظاً لا صریحاً ولا کلاماً لا یفید علیہ و ہامش رد المحتار مع الدر المختار کتاب الطلاق ۳ ۲۳۰ ط سعید کرائشی

(۲) اس لئے کہ عورت نے طلاق دے دی کہ نہ نکاح کرنا ہے جیساً۔ حدیث شریف میں مذکور ہے عن عمرو بن سعید عن ابیہ عن حدیث ابی السنیح قال فی حصة البیۃ علی المدعی والیمین علی المدعی عنہ وقال الترمذی بعد اسطر و لعن علی هذا عدلہن العلم من اصحاب السنیح و غیر ہم ان البیۃ علی المدعی والیمین علی المدعی علیہ و رد الترمذی ابواب الاحکام باب ما جاء فی نكاح علی المدعی والیمین علی المدعی علیہ ۲۱۹ ط سعید کرائشی

(۳) نو سنکت من احقر کتاب بطلانہ و ہوا علی الروح فاحدہ الزوج و حتمہ و عنونہ و بعد بہ لیہ فانہا وقع ان فی الروح ام کتابہ و کما کل کتاب لم یکنہ مخطیہ ولم یمسہ سعید لا یقع الطلاق مالہ بقرہ کہانہ و ہامش رد المحتار مع الدر المختار کتاب الطلاق مطلب فی الطلاق کتابتہ ۳ ۲۶۶ ط سعید کرائشی

(۴) فی المجتبى عن محمد فی المصداقة لا یقع و بہ الفتی التمه حوازم تنبیہ و هو قول التلمی و للحنفی مقلدہ یفسح فاص بل محکمہ بل افتاء عدل و الدر المختار مع ہامش رد المحتار کتاب الطلاق باب التعلیق ۳ ۳۴۶ ط سعید کرائشی و قل فی الدر المختار بعد صحة المحکم فی کل المجتہدات کما حکمہ سکوت (جاری ہے)

مربع ہو جاتی ہے، نیز تین ط قوں کے بعد غیر حلالہ تجدید نکاح بھی نہیں ہو سکتی، اور بدو ن وطی حلالہ بھی معتبر نہیں ہوتا، فقط محمد کفایت اللہ کان اللہ ولی

سورت مسنونہ میں نکاح صحیح ہے اور حاشیہ واقع ہوتی ہے یا نہیں؟

(سوال) بیوہ عورت سے جو نکاح کرنا چاہتے ہیں وہ بیوہ اس سے نکاح کرنے پر آمادہ نہیں ہے پھر وظیفہ کے ذریعہ سے یا تعویذ کے ذریعہ اس کا رخصت ہو جاتا ہے اور وہ نکاح کرنے پر آمادہ ہو جاتی ہے، بعد ازاں نکاح ہو جاتا ہے، چھ عرصہ کے بعد عمل کا اثر جاتا رہتا ہے یا کہنے والے کہتے ہیں کہ تو تو انکاری تھی اور نکاح یوں کیا ہوا، جواب دیتی ہے کہ خود میں حیران ہوں کہ پہلے تو مجھ کو انکار تھا ایک دم میں نے دل سے اقرار کرتے ہوئے نکاح کر لیا اب اسے معلوم ہوتا ہے کہ میرے اوپر کسی قسم کا عمل تعویذ وغیرہ کیا گیا اور اب بھی اقراری ہوتا ہے کہ ہاں میں نے ایسا کیا یہ عورت فوراً بد ظن ہو جاتی ہے آیا یہ نکاح جائز رہا یا نہیں اسی طریقہ سے بالغہ بکرہ کے ساتھ مندرجہ بالا عمل ہوتا ہے پھر وہ بھی اس سے بد ظن ہو جاتی ہے ایسے ہی دین کیا کہ خاوند طلاق دینے کو آمادہ نہیں ہے اور اس کو تعویذ وغیرہ کے ذریعہ آمادہ طلاق کیا گیا اور اس نے طلاق دیدی ایسے حالات میں طلاق صحیح پڑی یا نہیں؟ المستفتی نمبر ۵۱۱۳۰ جمادی الثانی ۱۳۵۵ھ

۲۳ اگست ۱۹۳۶ء

(جواب ۲۵۰) نکاح اور طلاق سب صحیح اور واقع ہو جاتی ہے جب کہ اختیار اور خوشی سے واقع ہوں، یہ وہ عمل یا تعویذ کے ذریعہ سے ایسا ہوا معتبر نہیں ہے۔ فقط محمد کفایت اللہ کان اللہ ولی

(۱) (فی زینہ) الکتابت رواج و فسخ البیعت المصافاة الی المیت و غیر ذلك لکن هذا مما یعلم و یکتم (در مختار) وقال فی الرد: قل فی الفتح: و فی الضاری الصغری حکم المحکم فی الطلاق المصاف بعد لکن لا یعنی نہ و فیہا روی عن اصحابنا ما هو اوسع من هذا و هو ان صاحب الحادثة لو استنصر فقیہا عدلا فافاء بطلاق البیعت و سعه اتاع فواء و ممانہ لمرأة المحلوف بطلاقها و روی عنہ ما هو اوسع و هو ان تروح اخرى و کان حلف بطلاق کل امرأة ینرو حیا فاستنصر فقیہا آخر فافاء بفسخ البیعت فانه ینارق الاخری و یسک الاولی عملا بمقتضاهما (ہامش رد المحتار مع ندر المختار کتاب القضاء باب النکح) مطلب حکم بفسخ قبل نکیہ نہ احارہ جاز ۳۰۵ ط سعید کراتشی

(۲) وان کان الطلاق ثلاثا فی الحرۃ او نس فی الامۃ لم یحل له حتی ینکح و حایا غیرہ و کما صححنا یدخل بہا ثم یطلقها و ینکح عیالہ والا صل فیہ قولہ تعالیٰ فان طلقها فلا تحل له من بعد حتی ینکح روحا غیرہ و المراد الطلقة الثالثة (الہدایۃ) کتاب الطلاق باب الرجعة فصل فیما تحل بہ المطلقۃ ۳۹۹ ط شرکۃ علمیہ ملتان

(۳) لا یسک مطلقۃ من نکاح ما قبلہ ای ثلاثا لو حرۃ حتی یطها غیرہ ولو العبر مرافقا الدر المختار مع ہامش رد المختار کتاب الطلاق باب الرجعة ۴۰۹ ط سعید کراتشی

(۴) و سعید ما یحتاج من احمد و قیو من الآخر الدر المختار مع ہامش رد المختار کتاب النکاح ۹۳ ط سعید کراتشی

اوقاف انما و یقع طلاق کل روح بالغ عاقل ولو تقدر ما منع لدخل السکران ولو عدل مکرھا فان طلاقہ صحیح و ہذا لا یسقطہا سکران و النور المختار مع ہامش رد المختار کتاب الطلاق ۲۳۵ ط سعید کراتشی

(۵) سے کہ عویذ سے عمل اور اختیار سب نہیں ہو جاتا عویذ کے بھی ہوں تو بھی نکاح طلاق ہو جاتا ہیں۔

جبر الطلاق نامہ لکھوانے سے طلاق نہیں ہوتی

(سوال) ایک شخص پر اس کا بڑا بھائی مند کرتا ہے اور جس پر وہ حملہ آور ہے اس کو اپنی جان کا خطرہ ہے حملہ آور کا مطالبہ ہے کہ اگر تجھ کو اپنی جان چھانی ہے تو اپنی بیوی کو تین طلاق دیدے۔ وہ شخص ہر طرح انکار کرتا ہے مگر طلاق سے اس کا انکار دعوہ معذرت کوئی کارگر نہیں اپنے خوف سے جس میں جان کا خوف ہے وہ شخص قلم دولت لیکر ایک کاغذ پر طلاق مکرر لکھ دیتا ہے اور جب طلاق کا لفظ لکھنے لگا ہے تو بار بار رو رو کر یہ کہتا ہے کہ تیرے ذمے سے میں یہ لفظ لکھ رہا ہوں میرے دل سے طلاق کا انکار ہے میں طلاق ہرگز نہیں دیتا ویسے لکھ دیتا ہوں اور یہ شرعاً طلاق ہی نہیں سکتی صورت مذکورہ میں مکرر شخص کی بیوی کو کیا شرعاً طلاق ہوگئی یا نہیں طلاق کا لفظ لکھتے وقت وہ طلاق سے صاف منکر ہے جو حکم شرعی ہو اس سے اطلاق منطقی ہوے تاکہ اس پر عمل ہو کیونکہ مولوی ثناء اللہ امرتسری نے عدم وقوع طلاق کا فتویٰ دیا ہے اگر ایسا ہی ہو تو زبہ قسمت ورنہ جو حکم شرعی ہو اس پر عمل کیا جائے۔ المستفتی نمبر ۱۳۴۷ سیکریٹری انجمن رحمانیہ (جہانیا منڈی، ضلع ملتان) ۷ مئی ۱۹۵۵ء ۱۰ فروری ۱۹۵۳ء

(جواب ۲۵۱) اگر اس شخص نے حالت انظرار صرف طلاق لکھ دی ہے زبان سے اطلاق کے الفاظ اور انہیں کہے تو اس کی بیوی پر طلاق نہیں پڑی فلو اکوہ علی ان یکتب طلاق امراتہ و کتب لا تطلق الخ (شامی) ۱) محمد کفایت اللہ کا لفظ اللہ نہ دہلی

زبردستی طلاق دلوانے سے طلاق واقع نہیں ہوتی جب

تک کہ زبان سے الفاظ طلاق نہ ادا کئے ہوں

(سوال) بحر کے رشتہ دار نے اگر بحر سے کہا کہ تم اپنی بیوی کلثوم کو طلاق دے دینا ورنہ ہم تم سے تعلق قطع کر لیں گے اور تمہاری بدنامی و خواری کریں گے تو بحر نے اپنی عزت شکنی کے خوف سے ان لوگوں کے سامنے اپنی عزت بچانے کے لئے ایک پرچہ پر لکھ دیا کہ میری بیوی فلانہ بنت فلان میری طرف سے تجھ کو طلاق ہے صرف تحریر کر دیا مگر زبان سے کچھ نہیں کہا ورنہ دل میں ارادہ طلاق دینے کا تھا تو حکم شرعی کلثوم کے حق میں کیا ہے اگر یہ چاروں وقوعات ایک ہی عورت کے ساتھ واقع ہو جائیں تو اس کے حق میں کیا حکم شرعی صادر ہوتا ہے۔ المستفتی نمبر ۱۶۰۶ مولوی محمد وسیم صاحب مدرس مولد مدرسہ ریاض العلوم

(کا پیور) ۵ جمادی الاول ۱۳۵۶ھ ۱۶ جولائی ۱۹۳۷ء

(جواب ۲۵۲) اگر زید کو اس سہلت پر مجبور کیا گیا ہو تو اس لکھ دینے سے طلاق نہ ہوگی بشرطیکہ زبان سے

تلفظ نہ کیا گیا (۱)۔ مجبوری سے مراد یہ ہے کہ اس کو جان کا یا کسی عضو کے تلف ہونے یا ضرب شدید کا خوف اور ظن غالب ہو گیا ہو۔ (۲) محمد کفایت اللہ کا لفظ لہ نہ دہلی

جبراً شوہر سے طلاق نکھوانے سے اس کی بیوی پر طلاق واقع نہیں ہوتی

(سوال) میری ساس صبح چھ بجے آئیں اور مجھ سے کہا کہ میرے ساتھ چل میں نے کہا چلتا ہوں کیا کام ہے ابھی سو کر اٹھا ہوں منہ ہاتھ دھو لوں اس کے بعد چلوں گا آپ ڈرائیو جاؤں ابھی چلتا ہوں اس پر ساس صاحبہ نے جواب دیا منہ ہاتھ بعد میں آکر دھو بیٹو میں یہاں نہیں بیٹھتی۔ ابھی میرے ساتھ چل میں مجبوراً ساس صاحبہ کے کہنے پر چلا گیا اور وہ مجھے اپنے مومن کے یوں لے گئیں وہاں میں نے دیکھ کہ کئی مرد اور عورتیں جمع ہیں میں خاموش جا کر بیٹھ گیا اور حیران تھا کہ کیا ہجر ہے کچھ دیر کے بعد مجھ سے سب نے کہا ہماری رُکی کو طلاق دے میں نے طلاق دینے سے انکار کیا اور سب نے مجھے گھیر لیا تب میں نے مجبوراً یہ کہہ اچھی مجھے دو دن کی مہلت دو اس کے بعد حلاق دے دوں گا اس پر سب نے کہا ابھی طلاق دے مہلت نہیں دیتے میں نے کہا اچھا ایک دن کی ہی مہلت دے وہ اس پر بھی انکار کیا گیا اس کے بعد پھر میں نے کہا۔ گھنٹہ دو گھنٹہ کی مہلت دو برابر مہلت مانتی لیکن کسی صورت مجھے مہلت نہ دی اور حلاق دینے پر مجبور کیا اور چاروں طرف سے سب نے مجھے گھیر لیا اور ہر طرف باتیں کیں اور میرے ہزرگوں کو گالیاں دیں میں سب کچھ برداشت کرتا رہا کیوں کہ میں تنہا تھا اور میرا وہاں کوئی نہ تھا اور مجھے دھوکہ سے بلایا تھا کہ ضروری کام ہے اسی جبر کی صورت میں پیدل اور پیسی کی حالت میں مجھ سے جو میرے ساڑھو نے کہ وہ لکھ دیا میرا ساڑھو جو کچھ نکھواتا رہا میں نے کھتا رہا خوف کی وجہ سے سمجھنے سے انکار نہیں کیا تھا کیونکہ میرا ساڑھو مجھ سے حاکم اور رقی ہے اس کے نہ وہ اور ابھی کئی مرد تھے میں اپنی ذات سے اکیلا تھا مجھ سے جو طلاق کے طور پر کاغذ نکھواتا تھا وہ میری ساس صاحبہ میرے ہاتھ سے چھین کر لے گئیں تب میں نے پڑوسیوں کی طرف مخاطب ہو کر زور سے کہا کہ مجھ سے زبردستی طلاق نکھوائی ہے میں نے دل سے طلاق نہیں لکھی اور نہ اپنی زبان سے طلاق دی اس کے بعد مجھے ہوش نہ رہا جب مجھے ہوش آیا تو میں غامضی کی حالت میں گھبراہٹ اور کسی سے کچھ نہ کہا اس کے بعد اپنی ملازمت پر چلا گیا کیونکہ میری ملازمت کا وقت ہو چکا تھا اور دیر بھی ہو گئی تھی دوسرے روز میں نے وہاں کے پڑوسیوں سے پوچھا کہ تم کو کچھ پتہ ہے میں نے کیا لکھا ہے اور مجھ

(۱) وفي البحر ان المراد الاكراه عني النسخ بالطلاق فهو اكراه على ان يكتب طلاق امراته فكذب لا يطلق لان الكسبه اقيمت مقدم العبارة باعتبار الحاجة ولا حجة في كذا في الحديث (امام شافعي رد المحتار كتاب الطلاق) مطلب في الاكراه عني التبريل بالطلاق والكناح والعناق ۳ ۲۳۶ ط سعيدي كراتشي

(۲) وشروطه اربعة امور قدرة المكره عني اياها ما عدا به سلطاناً وانما حروف المكره اربعة في الحب والذلت كقول المكره له متلفاً غماً او عضواً او موحاً عدا بعد الرضا والبراع كون المكره مستعاضاً عدا او عليه قلة ما له (الدر المختار مع هامش رد المحتار كتاب الاكراه ۶ ۱۲۹ ط سعيدي كراتشي)







دینا۔ مگر اس قابل ہوتا ہے کہ اپنی بیوی سے دوبارہ نکاح کرے کیونکہ مخالف فتویٰ گروہ کہتا ہے کہ ماہِ مسجد نے حرام فعل کا ارتکاب کیا ہے اور مرتکب حرام کا مرتبہ۔

المستفتی صاحب حق ایم فضل الدین پنجاب کو آپریٹو مین لاہور

نقل سوال و جواب انجمن اسلامیہ لاہور۔ کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرح تین اس مسئلے میں کہ میرے شوہر نے مجھے متبہ بن کر کہ بائیان نفقہ چھوڑا ہوا تھا میں نے عدالت میں اس امر کی پھرہ جوئی تھی اور وہاں سے مجھے تین نکاح کا حکم ملا اب میں دوسرے شخص کے ساتھ نکاح کرنا چاہتی ہوں آیا شرعاً میرا نکاح صحیح ہو یا نہیں؟

(الجواب) صورت مذکورہ میں حکم لعلان کے حکم حاکم سے طلاق واقع ہوگئی اور نکاح فسخ ہو گیا۔ یہ نکاح لعلان میں حاکم و قضی کے تفریق واقع ہوتی ہے جیسا کہ کتب فقہ میں مذکور ہے۔ فتاویٰ عالمگیری میں ہے۔ سبب ذلزال الرجل امراته قد فایوجب الحد فی الاحجاب فیجب به اللعان بین الزوجین کذا فی السہایة اذا قال لہا یا رابیة او انت ربیة او رأیتک ترین فانہ یجب اللعان کذا فی السراج الوہاج ۱۰ اذا لعلنا فریق الحاکم بیہما ولا تقع الفرقة حتی یقضی بالفرقة علی الزوجین فیما رقیہا بالطلاق فان امتنع فریق القاضی بیہما و قبل ان یفرق القاضی لا تقع الفرقة الخ۔ فتاویٰ عالمگیری ۱۰ جلد ثانی صفحہ ۱۸۶ و ۱۸۷ مذکورہ بالا عبارات سے معلوم ہوا کہ لعلان کی صورت میں حاکم و قضی کے حکم سے طلاق و تفریق واقع ہوتی ہے اور نکاح فسخ ہو جاتا ہے پھر ایام عدت گزار جانے کے بعد عورت جس شخص کے ساتھ چاہے نکاح کر سکتی ہے اس لئے مذکورہ بالا صورت میں ماہنامہ نیشنل کانکاح حکم حاکم سے فسخ ہو گیا اور اب اسے شریعتاً اختیار ہے کہ جس شخص کے ساتھ چاہے عقد عائی کر لے۔ نکاح سابق فسخ ہو گیا۔ کتبہ العبد الضعیف محمد عبدالرشید عثمانی عنہ مفتی شامی مسجد لاہور

نقل سوال و جواب مفتی عبدالقدور صاحب مدرس مدرسہ نعوشیہ عالیہ لاہور کیا عورت کے اتنا دعویٰ کرنے سے کہ شوہر نے مجھ پر زانیہ تمت لگائی ہے اس الزام سے میں شوہر سے علیحدہ ہونا چاہتی ہوں اس قسم کا دعویٰ صحیح وقت کے پاس دائر کیا اور دوسری جگہ نکاح کرنے کی اجازت حاصل کر لی اس اجازت کو مولوی مہدالستار صاحب نے لعلان مآکر جواز نکاح پر زور دیا اس کے بعد ایک امام مسجد نے مطابق اجازت کے نکاح پڑھا دیاب شریعتاً نکاح اور نکاح خوال کا کیا حکم ہے؟ بیوقوف توجروا۔

(الجواب) صورت مسئلہ میں عورت اپنے شوہر سے علیحدہ نہیں ہو سکتی جب تک کہ وہ طلاق نہ دے۔ شخص الزام لگانے سے تفریق کسی وجہ سے نہیں ہو سکتی لعلان قاضی شرعی کے روبرو ہوا کرتا ہے یہاں وہ صورت اصلاً نہیں پائی جاتی ہذا نکاح کی اجازت بلا محل ثابت ہونی اسی وجہ سے اس کا کوئی اعتبار نہیں ہے۔

مسجد نے جو نکاح پڑھایا ہے یہ ان کا فعل حرام ہے لقولہ تعالیٰ والمحصنات من النساء، شوہر والی عورت کا نکاح پڑھنا حرام ہے اور حرام کا محسن کافر ہے کافر کا اپنا نکاح ٹوٹ جاتا ہے اس کے پیچھے نماز، نیہ، قبل از توبہ ناجائز ہے مجمع عام میں توبہ کرے اور تجدید نکاح، تجدید ایمان کرے وہ انہوں کا بھی یہی حکم ہے اور عورت شوہر ثانی سے نکاح کر شوہر اول کے حوالے کرے بذالما عندی۔ کتبہ مفتی عبدالقادر بدیس مدظلہ۔  
غوثیہ عالیہ مسجد سادھوان لاہور خطیب شاہی ستمبر ۱۹۳۹ء

(جواب ۲۵۵) (از حضرت مفتی اعظم مولانا کفایت اللہ صدر جمعیت علماء ہند) دونوں فتوے درست نہیں ہیں پہلا تو اس لئے کہ لعان جاری نہیں ہوا اور جب تک لعان جاری نہ ہو جائے لعان کا حکم یعنی تفریق بھی نہیں ہو سکتی اور لعان ہو جانے کے بعد بھی قاضی کے حکم تفریق سے تفریق واقع ہوتی ہے۔ نہ کہ خود بنو۔ اور قاضی کا مسلمان ہونا بھی شرط ہے غیر مسلم کا حکم کا فیصلہ کافی نہیں۔ ۱۲۱

دوسرا فتویٰ اس لئے کہ اگر کتاب حرام موجب کفر نہیں البتہ حرام قطعی کا احتمال موجب کفر ہوتا ہے اور کسی حرام کا اگر کتاب مستزاد احتمال نہیں، پس امام جس نے نکاح پڑھایا ہے اس کے کفر کا حکم کرتا اور اس کے نکاح ٹوٹ جاتا ہے حکم کر دینا درست نہیں ہے البتہ اس نے نکاح پڑھانے میں غلطی ضرور کی ہے لیکن یہ غلطی اسے کافر نہیں بناتی یہی طرح نکاح کے گواہ اور شرکاء بھی کافر نہیں ہوتے نیز نکاح خوال نے اس فتوے کی بناء پر نکاح پڑھایا جس میں نکاح کو جائز بتایا تھا تو اس نے منکوحہ الغیر کا نکاح نہیں پڑھایا بلکہ اپنے خیال میں ایسی عورت کا نکاح پڑھایا جس کو وہ ایک عالم کے فتوے کے بموجب نکاح پڑھانے کا محل سمجھتا تھا اور اس صورت میں وہ مستحرام قرار نہیں دیا جا سکتا اگرچہ فی الحقیقت اس کا یہ خیال مطبق واقع نہ ہو مگر اس کو تکفیر سے بچانے کے لئے کافی ہے۔ فقط محمد کفایت اللہ غفرلہ مدظلہ السعیدہ دہلی

شوہر نے بیوی پر تہمت لگائی ہے اب بیوی تفریق کرے اور دوسرا نکاح کرنا چاہتی ہے تو کیا حکم ہے؟

(سوال ۱) اگر نہ خود اپنی زوجہ منکوحہ کا مکمل حرام قرار دے اور مشہور کرے تو نکاح قائم رہتا ہے یا

(۱) النساء ۲۴

(۲) وحصنہ ما یصل الیہ الشرعیہ من کتاب و منہ و ان العا و لو اکوہ و یب سفیر الحکم فینا و ان قل بقرعہ الذی وقع للعاد عہ و یفرق (در مختار) و ان فی الرد و هو انہ لا ینفع الفرقة نفس المدان قبل تفریق الحاکم (ہامش رد المحتار مع الدر المختار کتاب الطلاق باب اللعان ۳/ ۴۸۸ ط سعید)

(۳) و اقلہ ان الشہادۃ ای انہا علی المسلسل (در مختار) و ان فی الرد و حصنہ ان شروط الشہادۃ من الاسلام والعق و السلوک الحریۃ و مقصد ان سلبہ لکفر لا یصح و ان فی البحر و نہ علم ان سلبہ لکفر صحیح و نہ لم یصح قضاء علی المسلم حال کفر (ہامش رد المختار مع الدر المختار کتاب النکاح ۵/ ۳۵۹ ط سعید کراچی)

(۴) انما اعقد الحرام حلالا فان کانت حرمة لعنہ و نہ ثبت بدلیل قطعی بکفر و لا ینہی ان ینکح حرمة لعنہ او ثبت بدلیل قطعی و یعصمہ لم یفرق من الحرام لعنہ و لعنہ و ان من امکن حرما فکافر و فعل هذه الاشياء و بدون الاستحلال فسق (شرح العقد النسیفی ص ۱۸۵)

نہیں؟ (۲) ناک حمل حرم نہایت آسان ہے بعد اسے بالور زوجہ منکوحہ اپنے گھر رکھ سکتی ہے یا نہیں؟ (۳) جہد رت سواں نمبر انفساخ نکاح پر مسماؤ دوسری جگہ اپنا نکاح کرنے کی مستحق ہے یا نہیں؟ مان لکھا کہ تحریری بیان ہے کہ میں ۹ ماہ سے اب تک اپنی منکوحہ کے پاس نہیں گیا اور نہ ہی اس سے ہم منسر ہوا اور منکوحہ کا سات ماہ کا حمل اس وقت ہو چکا ہے مقدمہ منسوب منکوحہ واسطے متعین نکاح عدالت کے سپرد ہے۔ المستفتی نمبر ۲۲ پانچورانی شملہ ۱۴ ربیع الثانی ۱۳۵۲ھ ۷ اگست ۱۹۳۳ء۔

(جواب ۲۵۶) اس قسم کے بیان سے جیسا کہ مان گئے ہیں اور سوال میں مذکور ہے نکاح فسخ نہیں ہوا، اگر وہ عدالت میں بھی جکی بیان دے اور اس پر قائم رہے تو بقاعدہ شرعیہ اس کو اجازت کرنا پڑے گا، بالور اگر اعلان کر لیا جائے گا تو پھر حاکمہ زوجین میں تفریق کرا سکے گا، مان لکھا یہ خیال کہ میں ۹ ماہ سے زوجہ سے بھستہ نہیں ہوا اور اس کو سات ماہ کا حمل ہے تو یہ حمل کسی بد فعلی کا ہی نتیجہ ہے غلط ہے اس لئے کہ جس حمل کو سات ماہ کا سمجھا جاتا ہے ممکن ہے کہ وہ زیادہ مدت کا ہو کیونکہ حمل کی زیادہ سے زیادہ مدت دو سال تک ہے، ضروری نہیں ہے کہ نو ماہ میں ہی بچہ پیدا ہو جائے تو اس کو اس خیال سے باز آنا چاہیے جب تک باقاعدہ لعن نہ ہو جائے اس وقت تک اس کی منکوحہ اس کی بیوی ہے اور وہ اس کو محض زوجہ رکھ سکتی ہے ہاں اگر وہ اس قسم کا جھوٹا الزام لگائے گا تو اس پر حد قذف لازم آئے گی یا اعلان کرنا ہو گا۔ (د) محمد کفایت اللہ کان اندلہ دہلی

(جواب صحیح حبیب امر علیین مفتی عنہ نائب مفتی۔ الجواب صحیح محمد عظمت اللہ نائب مفتی جمعیتہ علمائے ہند۔ زوجہ کے لئے بکتر ہے کہ شوہر توجہ و محبت سے تہفہ کر لے ورنہ لعن آخری شرعی فیصلہ ہے۔

کتبہ ہند محمد یوسف عفی عنہ مدرسہ امینیہ دہلی

بیوی کو شوہر نے زنا کی تہمت لگائی تو دونوں کے درمیان اعلان ہو گا

(سوال) اگر کسی شخص کی بیوی اپنے خوند کے گھر سے کسی رشتہ دار کے گھر آوے اور وہاں آکر دو ماہ بعد

۱۔ وھو امہ لانفع لفرقة نفس اللعان قبل بطریق الحاکم (ہامش رد المحتار مع الدر المختار) کتاب الطلاق باب اللعان ۴۸۸ ط سعید کراچی

۲۔ وسه فدف الرجل زوجته فدف فایرجع الحد فی الاجبیہ فص قدف بصریح لڑنا فی دار الاسلام ووجہ او من یعی بس الولد مہ و طالبتہ مہ لا عن فان ابی حبس حتی یتلا عن او یکذب بنفسه فحد فان لا عن لا عدت والا حبس فیدفع مہ النعان ولا تحد (تویر الاہصر و شرحہ مع ہامش رد المحتار کتاب الطلاق باب اللعان ۴۸۳/۴ ۸۵ ط سعید کراچی)

۳۔ و حصتہ ما یطوق البس الشرعی مہ من کتاب وسه فان النعان ولو اکثرہ نانت بطریق الحاکم الذی یرویغ اللعان عدہ و یروی و ان لم یرویا بالتفرقة (تویر الاہصار و شرحہ مع ہامش رد المحتار کتاب الطلاق باب اللعان ۴۸۸ ط سعید کراچی)

۴۔ اکثر مدہ الحمل سنتان (الدر المختار مع ہامش رد المحتار کتاب الطلاق فصل فی ثبوت النسب ۵۴۰ ط سعید کراچی)

۵۔ یحد النحر واللعید قاذف المسلم لحر الثابتة حرمة البائع العاقل المعیف عن فعل الزنا بصریح الزنا (الدر المختار مع ہامش رد المحتار کتاب الحدود باب حد القذف ۴۵۰ ط سعید کراچی)

حمل قرار پا جائے اور خوند اپنے تئیں اس رشتہ دار کے گھر آثار غرض الزام زنا کاری ظاہر نہ کرے اور اس رشتہ دار سے اپنی بیوی کا ناجائز تعلق بیان کرے اور بیوی پر تمت زنا کاری لگائے اور حمل قرار دے تو بروئے اعلان مندرجہ منکو ح تنسیخ نکاح کی مستحق ہے یا نہیں اور علمائے دین تفریق زوجین بقاعدہ شرعیہ کس طرح فرماتے ہیں (۲) مسأله مذکورہ کا حمل اس وقت سات ماہ کا ہے صورت تنسیخ نکاح دوسری جگہ اپنا نکاح کس وقت کر سکتی ہے؟ المستفتی نمبر ۲۳ بابہ نورانی شمد ۱۴۰۴ ربيع الثانی ۱۳۵۲ھ ۷ اگست ۱۹۳۳ء

(جواب ۲۵۷) خوند کی طرف سے بیوی پر زنا کی تمت لگائی جائے تو اعلان واجب ہوتا ہے۔ اعلان کی صورت یہ ہے کہ مرد پانچ قسمیں کھاتا ہے کہ میں نے عورت کی طرف جو زنا کاری کی نسبت کی ہے اس میں میں سچا ہوں اور اگر میں جھوٹا ہوں تو مجھ پر خدا کی لعنت ہو پھر عورت بھی پانچ قسمیں کھائے کہ میرا خوند اس الزام لگانے میں جھوٹا ہے اگر وہ سچا ہو تو میرے اوپر خدا کا غضب نازل ہو۔ فریقین یہ قسمیں کھالیں تو اعلان پورا ہوا۔ اور اس کے بعد حاکم دونوں میں تفریق کر دیتے ہیں اور نکاح فسخ ہو جاتا ہے (۱) زوجہ کو مہر وادایا جاتا ہے اور بعد انقضائے عدت وہ دوسرے سے نکاح کر سکتی ہے۔ (۲) واللہ اعلم محمد کفایت اللہ کان اللہ بہ دولی

اعلان کے لئے دار الاسلام اور قاضی شرعی کا ہونا شرط ہے

(سوال) زید تین سال کے بعد پردیس سے واپس آیا اس نے زوجہ ہندہ نے اس کی غیبت کے نہانے کا نفقہ طلب کیا زید نے خرچہ دینے سے انکار کیا اور بہتان زنا کا دیا ہندہ نے اپنا تعلق زن و شو قطع کر کے بہتان زنا کا دعویٰ حاکم وقت کے سامنے پیش کیا حاکم نے فریقین کے دعوے اور جواب اور شہادت سننے کے بعد فسخ نکاح کا حکم صادر فرمایا اس وجہ سے کہ زید نے خرچہ طلب کرنے پر جھوٹا بہتان تمت زنا کی لگائی ہے اس لئے

(۱) فمن قذف بصریح الزام فی ذلک الاسلام زوجہ العقیقة عن فعل الربا وتهمته .. وصلح لاداء الشهادة علی المسلم ومن بغی نسب لولد وطلبت له لا عن فان سی حس حتی یلا عن او یکذب نفسه فیحد فان لا عن لا عت (الدر المختار مع هامش رد المحتار کتاب الطلاق باب اللعان ۳ ۴۸۴ ۴۸۵ ط سعید)

(۲) و شرعا شہادات ربعة کشفود الرنا مو کدات بالا یسان مقروہ شہادته بالعلن و شہادتها بالعصب قائمہ شہادہ مقاد حد لصف فی حقہ و شہادتها مقدم حد الرنا فی حمها (رد المحتار مع هامش رد المحتار کتاب الطلاق باب اللعان ۳ ۴۸۲ ط سعید کراتشی) وقال فی الہدایة و صفۃ اللعان ان یدى القاضی بالزوج فی شہدہ أربع مرات یقول فی کل مرة شہد بالله انی لمن الہدایة فیما رمی بہ و یقول فی الحامسة لعة الله علیہ ان کان من الکاذبین فیما رما ہامہ من الرب بشیر البیہا فی جمیع ذلک ثم شہد المرءہ أربع مرات نقول فی کل مرة شہد بالله انی لمن الہدایة فیما رمی بہ من الرب و نقول فی الحامسة عصب الله علیہا ان کان من الہدایة فیما رمی بہ من الرب (الہدایة کتاب الطلاق باب اللعان ۲ ۱۸ ط شركة علمہ مبان)

(۳) فان التبعنا بنت بتطریق الحاکم الہی وقع اللعان عندہ (رد المحتار) و فی الرد (قولہ دست بتطریق الحاکم) ان تكون الفرقة تطبیقة مانع عنہما وقال ابو یوسف هو تحريم مؤبد ہدایة .. وهو لا ینفع الفرقة منس اللعان قبل تطریق الحاکم (ہامش رد المحتار مع الدر المختار کتاب الطلاق باب اللعان ۳ ۴۸۸ ط سعید کراتشی)

(۴) اس لئے کہ عدت میں نکاح نہیں کر سکتی مگر نکاح منکوحہ تغیر و معدت نہ قلم بدل احد بجزوہ قلم ینقصد صلا (رد المحتار کتاب الطلاق باب العدة مطلب فی السکاح لغامد و اساطل ۳ ۵۶ ط سعید کراتشی)

قانون محمدی کی رو سے ہندو فتحنگان کی مستحق ہے زید نے عدالت عالیہ میں اپیل داخل کر کے پر ویش دوسری سلطنت میں چلا گیا تین سال کے بعد حاکم نے اپیل خارج کر کے پہلا فیصلہ حل رکھ کر دوسرا فیہ مسمم تھے فتحنگان کی نسبت چند لمبوں سے دریافت کیا گیا تو یہی جواب ملا کہ فتحنگان کے لئے شرعی قاضی شرط ہے یہاں کے حاکم کا فیصلہ کوئی چیز نہیں ہے ایک شخص نے یہ بھی رائے دی کہ اس ملک میں تبدیلی مذہب سے نکاح کیا جاتا ہے اور فیصلہ کو نو سو سال ہو گیا اور چودہ سال سے زید نے جان و نفقہ نہیں دینے کا پراپت معنوم بن نہ اس کے آنے کی کوئی امید پائی جاتی ہے اور ہندو نکاح کی خواہش رکھتی ہے اب دریافت طبع یہ امر ہے کہ علاوہ تبدیلی مذہب کوئی صورت نکاح اور اجازت عقد نکاح کی نکل سکتی ہو تو اقرار نامہ فرمائی جاوے۔ المستطبی نمبر ۲۲۶۲، باری ہینا (بارش شعی) ۲۲ ربیع الاول ۱۳۵۷ھ م ۲۵ مئی ۱۹۳۹ء

(جواب) (از مولانا سید سلیمان ندوی) یہ صورت لعان کی ہے لعان میں صرف لعان سے تفریق واقع نہیں ہوتی حنفیہ کے نزدیک قاضی کا فیصلہ شرط ہے نیز یہ کہ وہ قاضی مسلمان ہو اور دارالاسلام میں ہو البتہ شوافع کے نزدیک نفس لعان سے تفریق ہو جاتی ہے اور قضاء قاضی کی ضرورت نہیں (دیکھئے شامی (۱) ص ۹۱۰ مسنی) ہندوستان کی جو صورت ہے اس میں اس وقت تک جب تک نظام شریعت قائم نہیں ہو کر وقت کا فیصلہ مجبوری مان لیا جائے گا اس لئے صورت مسئلہ میں اگر حاکم نے تفریق کا فیصلہ کر دیا ہے تو عورت نکاح کر سکتی ہے۔ (سید سلیمان ندوی)

(جواب ۲۵۸) (از حضرت مفتی اعظم) عورت کو زمرہ ہے کہ کسی مسلمان مجسٹریٹ کے سامنے اپنا معاملہ پیش کرے خواہ جدید فیصلہ حاصل کرے۔ یہ فیصلہ سابق کی اس سے مستثنیٰ کرالے ۱۹۲۱ء کے بعد نکاح نکاتی کر سکتی۔ محمد کفایت اللہ خان اللہ دہلوی۔

(۱) فمن قذف بصریح الرما فی دار الاسلام ورجته العقیقة عن فعل الرما ونهتہ او علی نسب الولد و طالبتہ به لا عن۔ و صمدہ ما یطقی النص الشرعی بہ من کتاب و سہ قاب النعا ولو اکثرہ ہانت بتفریق الحاکم الدی و قع للعب عدہ (در مختار) وقال فی الرد (قوله فی دار الاسلام) اخرج دار الحرب (قوله ہانت بتفریق الحاکم) وهو لا نفع الفریقہ بعس اللعان قبل یبریل الحاکم (قال بعد سطر) وعد الشافعی نفع الفرقة بعس اللعان) هامش رد المحتار مع الدر المختار کتاب الطلاق باب اللعان ۳ ۴۸۴ ۴۸۵ ۴۸۶ ط سعید کراچی

(۲) شرط طہر لعان کرانے والا قاضی مسلمان ہو اور شرعی قاعدہ کے مطابق حاکم کر کے نکاح کرانے۔

(۳) کہنے کو اگرچہ میں حال نہیں ہو سکتا اس کے لئے ولہا سلام نہا کر طے کیا صرح بہ فی الدر المختار فمن قذف بصریح الرما فی دار الاسلام ورجته العقیقة عن فعل الرما ونهتہ (در مختار) وقال فی الرد (قوله فی دار الاسلام) اخرج دار الحرب لا یطاق الولایۃ حامش رد المحتار مع الدر المختار کتاب الطلاق باب اللعان ۳ ۴۸۴ ط سعید کراچی

(۴) کہتے کہ اگرچہ میں حال نہیں ہو سکتا اس کے لئے ولہا سلام نہا کر طے کیا صرح بہ فی الدر المختار فمن قذف بصریح الرما فی دار الاسلام ورجته العقیقة عن فعل الرما ونهتہ (در مختار) وقال فی الرد (قوله فی دار الاسلام) اخرج دار الحرب لا یطاق الولایۃ حامش رد المحتار مع الدر المختار کتاب الطلاق باب اللعان ۳ ۴۸۴ ط سعید کراچی

(۵) کہتے کہ اگرچہ میں حال نہیں ہو سکتا اس کے لئے ولہا سلام نہا کر طے کیا صرح بہ فی الدر المختار فمن قذف بصریح الرما فی دار الاسلام ورجته العقیقة عن فعل الرما ونهتہ (در مختار) وقال فی الرد (قوله فی دار الاسلام) اخرج دار الحرب لا یطاق الولایۃ حامش رد المحتار مع الدر المختار کتاب الطلاق باب اللعان ۳ ۴۸۴ ط سعید کراچی

(۶) کہتے کہ اگرچہ میں حال نہیں ہو سکتا اس کے لئے ولہا سلام نہا کر طے کیا صرح بہ فی الدر المختار فمن قذف بصریح الرما فی دار الاسلام ورجته العقیقة عن فعل الرما ونهتہ (در مختار) وقال فی الرد (قوله فی دار الاسلام) اخرج دار الحرب لا یطاق الولایۃ حامش رد المحتار مع الدر المختار کتاب الطلاق باب اللعان ۳ ۴۸۴ ط سعید کراچی

(۷) کہتے کہ اگرچہ میں حال نہیں ہو سکتا اس کے لئے ولہا سلام نہا کر طے کیا صرح بہ فی الدر المختار فمن قذف بصریح الرما فی دار الاسلام ورجته العقیقة عن فعل الرما ونهتہ (در مختار) وقال فی الرد (قوله فی دار الاسلام) اخرج دار الحرب لا یطاق الولایۃ حامش رد المحتار مع الدر المختار کتاب الطلاق باب اللعان ۳ ۴۸۴ ط سعید کراچی

(۸) کہتے کہ اگرچہ میں حال نہیں ہو سکتا اس کے لئے ولہا سلام نہا کر طے کیا صرح بہ فی الدر المختار فمن قذف بصریح الرما فی دار الاسلام ورجته العقیقة عن فعل الرما ونهتہ (در مختار) وقال فی الرد (قوله فی دار الاسلام) اخرج دار الحرب لا یطاق الولایۃ حامش رد المحتار مع الدر المختار کتاب الطلاق باب اللعان ۳ ۴۸۴ ط سعید کراچی

(۹) کہتے کہ اگرچہ میں حال نہیں ہو سکتا اس کے لئے ولہا سلام نہا کر طے کیا صرح بہ فی الدر المختار فمن قذف بصریح الرما فی دار الاسلام ورجته العقیقة عن فعل الرما ونهتہ (در مختار) وقال فی الرد (قوله فی دار الاسلام) اخرج دار الحرب لا یطاق الولایۃ حامش رد المحتار مع الدر المختار کتاب الطلاق باب اللعان ۳ ۴۸۴ ط سعید کراچی

(۱۰) کہتے کہ اگرچہ میں حال نہیں ہو سکتا اس کے لئے ولہا سلام نہا کر طے کیا صرح بہ فی الدر المختار فمن قذف بصریح الرما فی دار الاسلام ورجته العقیقة عن فعل الرما ونهتہ (در مختار) وقال فی الرد (قوله فی دار الاسلام) اخرج دار الحرب لا یطاق الولایۃ حامش رد المحتار مع الدر المختار کتاب الطلاق باب اللعان ۳ ۴۸۴ ط سعید کراچی

## دسواں باب تعلیق

طلاق کو بھائیوں سے روپیہ نہ ملنے پر معلق کیا، تو روپیہ نہ ملنے پر طلاق واقع ہو جائے گی۔

(سوال) زید نے اپنے بھائیوں سے کہا کہ مجھ کو کچھ روپیہ کاروبار کے واسطے دو بھائیوں نے اس خیال سے کہ زید روپیہ مفت میں براد کر دے گا کہا کہ ہم نہیں دیں گے زید نے اس غصہ میں کہا کہ اگر تم مجھ کو روپیہ نہیں دو گے تو میری زوجہ پر تین طلاق یعنی ایک دو تین۔ پس اس صورت میں زید کی زوجہ پر طلاق بالفعل واقع ہوئی یا نہیں؟ یا معلق رہی کیونکہ الفاظ تعلیق اس میں مصرع موجود ہیں۔

(جواب ۲۵۹) صورت مسئلہ میں طلاق معلق رہے گی اگر اس کے بھائیوں نے روپیہ نہیں دیا تو طلاق واقع ہو جائے گی اور اگر دیدیا تو کچھ نہیں واذا اضافہ الی الشرط وقع عقیب الشرط اتفاقا (عالمگیری) (۱) لیکن اگر زید کے کام یا قرنیہ مقام سے روپیہ دینے کا کوئی وقت معین ہوتا ہو تو اس وقت تک نہ دینے سے طلاق پڑ جائے گی اور اگر وقت کا مطلق ذکر نہ ہو تو زید یا اس کے بھائیوں میں سے لول مرنے والے کے اخیر جزء حیات میں طلاق پڑے گی۔ (۱) واللہ اعلم

معافی مہر کی شرط پر طلاق دی اب بعد طلاق عورت کہتی ہے کہ میں نے مہر معاف نہیں کیا۔ (سوال) کسی زن و شو میں اتفاق ہو گئی اور زوجہ نے زید اپنے شوہر کو طلاق دینے کے لئے مجبور کیا مگر زید نے طلاق نہ دی ہندہ زوجہ زید نے اس کو بار بار تنگ کرنا شروع کیا تو زید نے کہا کہ اگر تم مہر بخش دو تو میں طلاق دے دوں ہندہ نے نا منظور کیا لیکن لوگوں کی فمائش سے اس نے کہا کہ اچھا ہم مہر بخش دیتے ہیں تم طلاق دیدو اور پھر تنگ کرنا شروع کیا زید نے مجبوراً غصہ کے وقت طلاق بائن کہہ کر ایک طلاق دی ہندہ نے دوسرے ہی دن یہ اعلان کیا کہ میں نے مہر نہیں بخشا زید طلاق دینے کے بعد سفر کو جا چکا تھا جب وہ واپس آیا تو اس کو بھی معلوم ہوا تو اس نے کہا کہ اگر تم نے مہر لوگوں کے سمجھانے سے بخشا تھا اور اب کہتی ہو کہ نہیں بخشا ہے تو میں نے بھی تمہیں طلاق مہر بخشے پر دی تھی اور میرے طلاق دینے میں شرط تھی یعنی بشرط

(۱) الفتاویٰ الہندیہ کتاب الطلاق الباب الرابع فی الطلاق بالشرط الفصل الثالث فی تعلیق الطلاق بکلمۃ ان واذا وغیرہما ۱/۲۰ ط ماحدبہ (کوئٹہ)

(۲) بخلاف ما اذا کان شرط الحث امر اعد میا مثل ان لم اکلم ریدا وان لم ادخل فانہا لا تنطل نفوت المحل بل یتحقق بہ الحث فلیأس من شرط البر وهذا اذا لم یکن شرط البر مستحیلا (ہاشم ردالمحتار کتاب الطلاق باب التعلیق مطلب فی مسئلۃ الکوز ۳/۳۹۹ ط سعید کرائشی)

یہ مہر میں نے تجھ کو طلاق دی تھی اب بندہ رہنے پر راضی ہے اور زید رکھنے پر راضی ہے ایسی صورت میں طلاق ہوئی یا نہیں؟ بیوا تو جرو

(جواب ۲۶۰) اگر زید نے طلاق کو معافی مہر پر معلق کر کے طلاق دی تھی اور بندہ نے مہر معاف نہیں کیا تو طلاق واقع نہیں ہوئی (۱) اور اگر زید نے بندہ کے وعدہ پر اعتبار کر کے بلا تعلیق کے طلاق دیدی تو طلاق واقع ہوئی ہے (۲) لیکن چونکہ ایک طلاق بائن ہے اس لئے زید دوبارہ نکاح کر کے اس کو رکھ سکتا ہے حالانکہ ضرورت نہیں (۳) محمد کفایت اللہ کان اللہ لدی

شوہر نے کہا کہ ”اگر تم میرے ہمراہ نہ چلیں تو اب میرا تم سے تمام عمر کوئی تعلق نہیں رہا“ تو کیا حکم ہے؟

(سوال) زید عرصہ دو سال بعد موجب تم حکم بندہ یعنی اپنی زوجہ منکوحہ کو لینے کے واسطے آیا بندہ نے جانے سے انکار کیا بندہ کے انکار کی وجہ سے بات بڑھ گئی اور زید نے حالت خسر بندہ سے یہ کہا کہ اگر تم اس وقت میرے ہمراہ نہ چلیں تو اس تم ہمیشہ کے لئے مجھ سے چھوٹ گئیں اور اب میرا تم سے تمام عمر کے لئے کوئی تعلق نہیں رہا بندہ خاموش ہو گئی اور زید کے ہمراہ نہیں گئی کیا مذہب حنفیہ میں زید کے مذکورہ بالا الفاظ سے بندہ پر طلاق شرعی قائم ہو گئی یا نہیں؟ فقط

(جواب ۲۶۱) یہ الفاظ چونکہ خسر و غضب کی حالت میں کہے گئے ہیں اور متخص للاباب ہیں (۱) اس لئے اگر عورت اس وقت خاوند کے ساتھ نہیں گئی تو اس پر طلاق بائن واقع ہوئی (۲) نکاح جدید کے ساتھ اس خاوند کے پاس بھی رہ سکتی ہے (۳) واللہ اعلم

(۱) قوله لها انت بالف او على الف و قبلت في مجلسها لوم الالف لانه تعويص او تعليق (در مختار) وفل في الرد (قوله لاه تعويص) قال الزينعي. ولانسد قولها لانه عقد معاوضة او تعليق بشرط فلا تنفذ المعاوضة بدون القبول ولا ينزل للمعلق بدون الشرط اذ لا ولاية لاحد هما في الراء صاحبه بدون رضاه (هامش رد المحتار مع الدر المختار) كتاب الطلاق باب الخلع ۴/۴۹۹ ط سعيد كراتشي

(۲) يقع طلاق كل زوج بالغ عاقل ولو عدا او مكرها (الدر المختار مع هامش رد المحتار) كتاب الطلاق ۳/۲۳۵ ط سعيد كراتشي

(۳) اذا كان الطلاق باننا دون الثلاث فله ان يزوجها في العدة وبعد انقضاءها (القنای الهنديه) كتاب الطلاق الباب السادس في الرجعة فصل فيما تحل به المطلقة وما يتصل به ۱/۴۷۲ ط ماجديه كونه

(۴) یہ الفاظ اگر تم اس وقت میرے ہمراہ نہ چلیں تو اس تم ہمیشہ کے لئے مجھ سے چھوٹ گئیں (متخص للاباب جواب کے لئے ہیں۔

(۵) اس لئے کہ یہ الفاظ الفاظ نکاحات میں سے ہیں کما فی الہدیۃ۔ او قال لم یبق بی و بیٹ نکاح يقع الطلاق ان نوى و نوى القنای لم یبق بی و بی و بیٹ عمل و نوى يقع (القنای الهنديه) كتاب الطلاق الباب الثاني في انعاق الطلاق الفصل الخامس في الكتابات ۱/۳۷۵ ۳۷۶ ط ماجديه كونه

(۶) اذا كان الطلاق باننا دون الثلاث فله ان يزوجها في العدة وبعد انقضاءها (القنای الهنديه) كتاب الطلاق الباب السادس في الرجعة فصل فيما تحل به المطلقة وما يتصل به ۱/۴۷۲ ط ماجديه كونه

اس شرط پر نکاح کیا کہ اگر چھ ماہ تک نفقہ نہ دوں تو تجھ کو طلاق کا اختیار ہے، پھر نفقہ نہ دیا!  
(سوال) ایک شخص نے ایک عورت سے اس شرط پر نکاح کیا کہ اگر میں چھ ماہ تک نان نفقہ لباس نہ دوں تو چھ ماہ بعد تجھ کو طلاق ہے اور دوسرے مرد کے ساتھ تجھ کو نکاح کرنے کا اختیار ہے، آٹھ آنے کے سرکاری دستوویزی کاغذ پر یہ تحریر لکھی گئی نکاح کے بعد زوج کے پاس یہ عورت دو سال برابر رہی بعد دوسرے کے یہ شخص نکاح کرنے والا اپنے وطن کو چلا گیا اور وطن گئے ہوئے اس کو چار سال ہو گئے اس مدت میں نہ اس شخص نے زوجہ کے لئے کچھ خرچ کیجئے نہ کوئی خط روانہ کیا عورت نے زوج کے پاس گئی خط روانہ کئے اس مضمون کے کہ یا تو مجھے نفقہ دے یا طلاق دے مگر وہ شخص اس کا کچھ جواب نہیں دیتا نہ وطن سے آتا ہے وہ شخص زندہ موجود ہے صورت مسئلہ میں اس دستوویز کے مطابق عورت کو طلاق ہو چکی یا الگ طلاق دینے کی ضرورت ہے۔ بیو تو جروا

(جواب ۲۶۲) یہ تعلیق اُتر قبل الزکاح واقع ہوئی جب تو اغو ہے کیونکہ اس وقت تک منکوحہ پر اسے حب استماع حاصل تھی اور اس تعلیق میں ان فتن الی الملک نہیں ہے، ہاں اگر اس طرح تعلیق کی گئی ہو کہ اُتر میں تجھ سے نکاح کروں اور پھر چھ ماہ تک نفقہ نہ دوں تو تجھ پر طلاق ہے تو تعلیق صحیح ہو جائے گی اسی طرح آری بعد الزکاح یہ تعلیق واقع کی گئی ہو تو بعد وجود شرط عورت پر طلاق پڑ گئی اور بعد انقضائے عدت اسے دوسرے نکاح کا اختیار ہے۔ قال لا جبیۃ مادمت فی نکاحی فکل امرأة اتزوجها فہی طالق ثم بزوجها فزوج علیہا امرأة لا یقع ولو قال ان تزوجت کما دمت فی نکاحی فکل امرأة اتزوجها والمسنلة بحالہا یقع۔ کذا فی الوجیز للکوردی (عالمگیری) محمد کفایت اللہ کان اللہ لدی

مشروط طلاق میں شرط پائے جانے سے طلاق ہو جاتی ہے۔

(سوال) شخصے در کار بن نامہ زن خود نوشتہ دلو کہ تا حین حیات تو زن دیگر نکاح حکم اگر کتم ہر ان زن یک دوسرہ طبق واقع است۔ انکوں شخص مذکور زوجہ کوئی راضی دادرہ نکاح دیگر کردہ است بموجب شرط نہ کو رہا بزوجہ ثانیہ طلاق واقع شدیانہ؟ بیو تو جروا

(ترجمہ) ایک شخص نے اپنی منکوحہ کے کاتبن نامہ میں یہ تحریر دی کہ تیری زندگی بھر کسی دوسری عورت سے نکاح نہ کروں گا اگر کروں تو اس عورت پر ایک دو تین طلاق ہے۔ اب اس شخص نے پہلی بیوی کو طلاق دیکر نکاح ثانی کر لیا ہے تو شرط نہ کو رہا کے مطابق زوجہ ثانیہ پر طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟ بیو تو جروا۔

(۱) واذا اصابہ الی الشرط وقع عقیب الشرط اتفاقاً ولا تصح اضافة الطلاق الا ان یکون الحالف مالکاً و یضیفہ الی ملک و العناوی الہدیۃ کتاب الطلاق الباب الرابع فی الطلاق بالشرط الفصل الثالث فی تعلیق الطلاق بکلمۃ ان و اذا وغیرہما ۴۲۰/۱ ط ماجدیہ کوئٹہ

(۲) العناوی الہدیۃ کتاب الطلاق الباب الرابع فی الطلاق بالشرط الفصل الثالث فی تعلیق الطلاق بکلمۃ ان و اذا وغیرہما ۴۲۶/۱ ط ماجدیہ کوئٹہ



(جواب ۲۶۳) طلاق معلق بشرط بوقت وقوع شرط واقع ہی شود، بودر صورت سوال شرط طلاق زوج ثانیہ ایں قرار دوادہ کہ نکاح حیات زوجہ لولی واقع شود پس تا وقتیکہ زوجہ لولی بتقید حیات است بہ بیچ زندہ گیر نکاح حیات روا باشد اگر کند زن ثانیہ مطلقہ گردد۔ زیرا کہ در الفاظ تعلیق حیات زوجہ اولی را مطلق ذکر کردہ است تنقید زمانہ حیات ممنوعہ بودن زن لولی نہ کردہ پس نظر بہ منطوق کلام زمانہ حیات بر اطلاق خود باشد خواہ منکوحہ باشد یا نہ باشد۔

و علیٰ ہذا لوقال کل امرأة التزوجها بغیر اذنک فطالق - فطلق امرآتہ طلاقا باننا او نالانہ ثم تزوج بغیر اذنہا طلقت لانہ لم یتقید یمینہ ببقاء النکاح لا نہا انما تنقید بہ لو کانت المرأة تستفید ولاية الاذن والمنع بعقد النکاح انتهى فتح (رد المحتار) (۱۰)

قلت یؤخذ من ہذا ان التقید بالنکاح انما یعتبر اذا کان للنکاح مدخل فی افادۃ الشرط ولذا الغوا تقید الیمین المذکور بزمان النکاح لانہ لیس لعقد النکاح مدخل فی افادۃ ولاية الاذن بالتزوج للزوجة فان الزوج مستقل فی تزوج الثانیة بغیر استیذان ولا استشارة من الزوجة الاولی۔ وظهر بهذا حکم السؤال الذی نحن بصدد جوابہ انہ لما علق طلاق الثانیة بوجود الزوج فی حیاة الزوجة الاولی - و بان الزوج الاولی وتزوج الثانیة فی حیاتہا تطلق الثانیة ولا تنقید الیمین بزمان النکاح فان عقد النکاح لا یفید المنع من الزوج بالثانیة فلا دلالة علی التقید بزمان النکاح فی کلامہ فیجری علی اطلاقہ۔

لیکن اگر زوج در کلام خود نیت کردہ باشد کہ یمین متقید زمانہ نکاح زوجہ لولی بہست و بریں تنقید عمل کردہ بعد تطلق دہان زوجہ لولی نکاح دیگر کردہ پس ایں نیت دہان معتبر باشد و اورا فیمین بینہ و بین اللہ میرسد کہ زوجہ ثانیہ معاشرۃ قائم دارد۔

نية تخصیص العام تصح دیانة اجماعاً - لا یصدق قضاء (در مختار) (۱۲)

کتبہ محمد کفایت اللہ غفرلہ سنہ ۱۲۸۱ مسجد دہلی

(ترجمہ) مشروط طلاق شرط کے پائے جانے پر واقع ہو جاتی ہے صورت مسئلہ میں زوجہ ثانیہ پر طلاق پڑنے کی یہ شرط قرار دی گئی ہے کہ اس کا نکاح زوجہ اولی کی زندگی میں منعقد ہو تا جب تک کہ زوجہ لولی زندہ ہے اس شخص کا کسی دوسری عورت سے نکاح صحیح نہیں ہو گا اگر کرے گا تو زوجہ ثانیہ پر طلاق پڑ جائے گی

(۱) واذا اضافہ الی الشرط وقع عقب الشرط اتفاقا مثل ان یقول لا امرأۃ ان دخلت الدار فانت طالق (العناوی الہدیۃ کتاب الطلاق) الباب الرابع فی الطلاق بالشرط الفصل الثالث فی تعلیق الطلاق بکلمۃ ان واذا وغیرہما ۱ ۲۰ ط ماجلہ کوئٹہ

(۲) ہاشم رد المحتار کتاب الایمان باب الیمین فی الضرب والقتل وغیر ذلک مطلب حلقہ وان لعلمنہ بکل داعر ۸۴۵ ط مسجد کراچی

(۳) الدر المختار مع ہاشم رد المحتار کتاب الایمان باب الیمین فی الأکل والشرب واللبس والکلام ۷۸۴ ط مسجد کراچی

کیونکہ تعلیق کے الفاظ میں زوجہ اولیٰ کی زندگی کو مطلقاً ذکر کیا ہے اور زندگی کے ساتھ اس کے نکاح میں رہنے نہ رہنے کی قید نہیں لگائی ہے پس ظاہر کلام کے لحاظ سے زمانہ حیات کو اپنے احلاق پر ہی رکھا جائے گا خواہ وہ اس کے نکاح میں رہے یا نہ رہے۔

حلی ہذا اگر کسی شخص نے کہا کہ بروہ عورت جس کے ساتھ تیری اجازت کے بغیر نکاح کروں اس پر طلاق ہے اور پھر اس نے اس ہی کو طلاق بائن یا مغلطہ دیدی اور بغیر اسکی اجازت کے دوسری عورت سے نکاح کر لیا تو اس پر طلاق پڑ جائے گی کیونکہ اس کی یحیٰن بتائے نکاح زوجہ اولیٰ کے ساتھ مقید نہیں ہے یہ تنقید اس وقت ہو سکتی تھی جب کہ عورت کو مرد کے عقد نکاح کے لئے منع و اجازت کا حق اور وایت حاصل ہوئی (رد المحتار)

میں (میب) کہتا ہوں کہ مذکورہ اقتباس سے یہ معلوم کیا جاسکتا ہے کہ بتائے نکاح زوجہ اولیٰ کی قید اس وقت معتبر ہو سکتی تھی جب کہ بتائے نکاح شرط کے لئے مقید ہوتا اور اسی وجہ سے فقہاء نے زمانہ نکاح کی قید کو لغو قرار دیا ہے کیونکہ مرد کے نکاح ثانی کے لئے زوجہ اولیٰ کو ولایت اذن حاصل نہیں ہے مرد کو زوجہ اولیٰ کے مشورہ و اجازت کے بغیر نکاح ثانی کا پورا اختیار حاصل ہوتا ہے اس سے مسئلہ مذکورہ سوال کا حکم معلوم ہو گیا کہ مرد نے جبکہ طلاق زوجہ ثانیہ کو حیات زوجہ اولیٰ کے اندر تزویج کے ساتھ مشروط کیا اور پہلی زوجہ کو طلاق دیکر اس کی زندگی میں دوسری عورت سے نکاح کر لیا تو دوسری پر طلاق پڑ جائے گی اور اس یحیٰن کو زمانہ منکوحیت زوجہ اولیٰ کے ساتھ مقید نہیں کیا جائے گا کیونکہ زوجہ اولیٰ کا زمانہ منکوحیت عقد ثانی کے لئے مانع نہ تھا لہذا یحیٰن کو اس کے ساتھ مقید کرنے کے لئے کوئی دلیل نہیں جس اس کا کام اپنے الطلاق پر ہی رکھا جائے گا لیکن اگر شوہر نے اپنے کلام میں یہ نیت کر لی ہو کہ یہ یحیٰن زمانہ منکوحیت زوجہ اولیٰ کے ساتھ مقید ہے اور اس تنقید کو پیش نظر رکھتے ہوئے زوجہ اولیٰ کو طلاق دینے اور علیحدہ کرنے کے بعد نکاح ثانی کیا تو یہ نیت دیکھتے ہوئے اس صورت میں اگر وہ زوجہ ثانیہ کے ساتھ تعلقات رکھے تو آخرت میں باز پرس نہ ہوگی کسی عامی شخصیت کی نیت دیکھنا معتبر ہوتی ہے یہ متفق علیہ مسئلہ ہے مگر قضاء قابل اعتبار نہیں ہے۔ (در مختار) کتبہ محمد کفایت اللہ غفرلہ دہلی

جب شرط نہیں پائی گئی تو طلاق بھی نہیں ہوئی۔

(سوال) زید نے اپنی زوجہ سے کہا کہ اگر آج میں مغرب کی نماز نہ ادا کروں تو تجھ پر تین طلاق پھر اس نے مغرب کی نماز پڑھی لیکن قرأت میں غلطی کی کہ چائے عصی ادم ربہ کے میسر پڑا اور ربہ کی بارپوش پڑھ لی۔ اس کی زوجہ نے یہ غلطی سن لی تھی زوجہ نے قاضی کے پاس دعویٰ کیا کہ میرے خاوند نے میری طلاق و مغرب کی نماز ادا نہ کرنے پر معلق کیا تھا اور اس نے نماز ادا نہیں کی کیونکہ مذکورہ بالا غلطی اس نے کی جس سے اس کی نماز فاسد ہو گئی اس لئے وجود شرط کی وجہ سے میں مطلقہ ہو گئی ہوں قاضی نے زید سے دریافت کیا اس نے غلطی کرنے کا اقرار کیا مگر کہا کہ چونکہ یہ غلطی مجھ سے خطا ہوئی قصداً میں نے غلط نہیں پڑھا

اس لئے میری نماز صحیح ہوئی اور وجود شرط نہیں ہوا قاضی نے زوج کے اقرار بالخطا کو تسلیم کر کے اس کی صحت نماز کا حکم کر دیا اور زوجہ کا دعویٰ طلاق خارج کر دیا اس کے بعد عورت نے یہ دعویٰ کیا کہ چونکہ کلمہ مذکورہ ایک کلمہ کفریہ ہو گیا تھا زیہ نے کلمہ کفریہ کا تقکم کیا ہے اس لئے وہ مرتد ہو گیا اور ارتداد کی وجہ سے عیونی فسخ نکاح کا حق مجھے حاصل ہو گیا ہے میرا نکاح فسخ کر دیا جائے یعنی فسخ نکاح کا حکم کر دیا جائے سوال یہ ہے کہ قاضی کا پسلا حکم دوبارہ صحت نماز صحیح واقع ہو یا نہیں اور کیا اب قاضی زید پر ارتداد کا حکم کر کے فسخ نکاح کا حکم دے سکتا ہے؟ یہ تو جروا

(جواب ۲۶۴) زید کا دعویٰ دوبارہ صدور غلطی عن الخطا عدم قصد و اختیار مقبول ہے کیونکہ نماز اور اس کے ارکان و شرائط حقوق اللہ خاصہ میں سے ہے اور حقوق اللہ خاصہ میں دعویٰ خطا و یتہ و قضاء مقبول ہے والخطا وهو عذر صالح لسقوط حق اللہ تعالیٰ و بصیر شہۃ فی دفع العقوبۃ حتی لا یاتہ المخاطی ولا یؤاخذ بعد او قصاص (کذا فی نور الانوار) ۸۰ فان زفت الیہ غیر امراتہ فظنہا انہا امراتہ فوطئہا لا یحد ولا یبصر الثما (نور الانوار) ۱۰، جیسے کہ خطا غیر عورت سے وحی کر لی یا خیال سمجھ کر کسی انسان کو مار ڈالا تو ان صورتوں میں دعویٰ خطا قضاء بھی مقبول ہے اور حد و قصاص واجب نہیں ہوتا کیونکہ حدود حقوق اللہ خالصہ میں سے ہیں اور ان میں دعویٰ خطا مقبول ہے پس جب کہ دعویٰ خطا مقبول ہو تو اب یہ دیکھنا ہے کہ قرأت میں خطا اعراب غلط پڑھنے کا کیا حکم ہے تو محققین اگرچہ ایسی غلطی میں جس سے معنی میں تغیر فاحش ہو جائے فساد صلوٰۃ کے قائل ہیں لیکن متاخرین میں سے بہت سے مجلس الفقہ فقہاء فرماتے ہیں کہ نماز صحیح ہو جائے گی قاسد نہ ہوگی اور یہی قول مفتی بہ ہے۔ واما المتأخرون کابن مقاتل وابن سلام و اسمعیل الزہد و امی بکر البلخی والہند و امی وابن الفضل والحلوانی فاتفقوا علی ان الخطا فی الاعراب لا یفسد مطلقا ولو اعتقاده کفر (رد المحتار) ۸۰، وکذا وعصی ادم رہہ بنصب الاول و رفع الثانی یفسد عند العامة۔ وکذا فساد مطر المذنبین یکسر الذال و یمکسر النون و یمکسر الکاف والمصور بفتح الواو۔ و فی الواو لا تفسد فی الكل و بہ یفتی۔ ہذا زیہ و خلاصہ (رد المحتار) ۱۰، وهو الاشبه کذا فی المحیط و بہ یفتی کذا فی العتایہ و ہکذا فی الظہیریہ (عالمگیری) ۱۰۔ پس اس قول مفتی بہ کے موافق قضاء اول یعنی صحت

۱) نور الانوار: شرح المآثر باب القیاس: فصل فی بیان الاہلیۃ ص ۳۱۰ ط سعید کراچی۔

۲) ایضاً حوالہ سابقہ

۳) جامع رد المحتار: کتاب الصلاۃ: باب ما یفسد الصلاۃ وما یکفر فیہا: مطلب مسائل رلة الفارۃ ۱ ۶۳۱ ط سعید کراچی۔

۴) ایضاً حوالہ سابقہ

۵) الفتاویٰ الہندیۃ: کتاب الصلاۃ: الباب الرابع فی صفة الصلاۃ: الفصل الخمس فی رلة الفارۃ ۱ ۸۱ ط ماحدیہ کوئٹہ۔

نماز کا حکم صحیح ہو گیا اور جب نماز صحیح ہو گئی تو وہ جو شرط نہ ہو اور طلاق معلق واقع نہ ہوئی، اس کے بعد عورت کا ارتداد زوج کی وجہ سے دعویٰ فسخ نکاح کرنا غیر مسموع ہے کیونکہ قاضی اس صورت میں ارتداد زوج کا حکم نہیں کر سکتا جس کے وجوہ حسب ذیل ہیں :-

(۱) اب اگر حکم بانارتداد کیا جائے تو دو حال سے خالی نہیں اول یہ کہ قضاے لول حال باقی رہے اور قضاہ ارتداد بھی سردی جائے اس میں تو صورتی طور پر اجتماع ضدین بعدہ تینین ہے۔ کیونکہ قضاے لول کا مقتضی سخت نماز ہے اور قضاے ثانی کا بطلان نماز قضاے لول کا مقتضایا تکاح ہے اور قضاے ثانی کا بطلان نکاح قضاے لول کا مقتضی اسلام زید ہے (کیونکہ صحت مصلوۃ کے حکم سے لئے اسلام مفصلی شرط ہے) اور قضاے ثانی کا مقتضی سفر زید اور مبنی ان دونوں متناقض حکموں کا وہی کلام واحد ہے۔ دوم یہ کہ قضاے لول کو باطل کر دیا جائے اور قضاے ثانی کو صحیح واجب و نماز سمجھا جائے مگر یہ دونوں صورتیں باطل ہیں پہلی تو جو کہ تزوم اجتماع تینین کے اور دوسری اس وجہ سے کہ قضاے لول جب کہ مسئلہ مجتہد فیہ میں واقع ہو جائے تو پھر وہ واجب العمل والتبذیر ہو جاتی ہے اور خود اس قاضی کو یا کسی دوسرے قاضی کو اس کے ابطال کا اختیار نہیں رہتا۔ واذا رفع الیہ حکم قاص اخر - قید اتفاقی اذ حکم نفسه قبل ذلك (ای الرفع) كذلك نفده . ای الرام الحکم بمقتضاء لو مجتہد ا فیہ (در مختار) قوله نفده ای یجب علیہ تنفیذہ (رد المحتار) اعلم انہم قسموا الحکم ثلاثۃ اقسام قسم یرد بكل حال وهو ما خالف النص او الا جماع وقسم یمضی بكل حال وهو الحکم فی محل الاجتہاد الخ (رد المحتار) ۱۰.

(۲) حکم باردة حقوق اللہ خاصہ میں سے ہے اور حقوق اللہ خاصہ میں دعوائے خطا قضاء مقبول ہے ورنہ دینی بالشرعہ میں دعوائے خطا مقبول نہ ہو گا اور حد زنا، زمر آتی رمی انسان بالخطا میں دعوائے خطا مقبول نہ ہوتا اور قصاص قضاء زمر آتا انکہ زمر باطل ہے یعنی قضاء و جواب حد یا قصاص کا حکم نہیں دیا جاتا کیونکہ حدود و حقوق اللہ میں سے ہیں اور قصاص میں اگرچہ حق عہد بھی ہے لیکن اس کا بدل ویت کی صورت میں ادا کر دیا گیا اور اس کی ششگی خاطر کا جبر ہو گیا اور اخلائے عالم عن الضاد جو موجب قصاص تھا وہ چھوٹے خطا اس کا حکم مرتفع ہو گیا یہ بات کہ حکم باردة حقوق اللہ میں سے ہے اس عبارت سے ثابت ہے۔ بخلاف الارتداد لانہ معنی یتفرد بہ المرتد لاحق فیہ لغیرہ من الادمیین (منازیہ) ۳۰، پس جب کہ صورت مسئلہ میں زید حکم بانارتداد کی ہے تو کوئی وجہ نہیں ہے۔ اس کا قول قضاء مقبول نہ ہو۔

۱. تحلی ای نطل الیہم سلطان العلیق ۱۵۰ حد الشرط مرة (در المختار مع هامش رد المحتار) کتاب الطلاق باب العلیق ۳۵۲/۳ ط سعید کراتشی

۲. هامش رد المحتار مع الدر المختار کتاب القضاء فصل فی الحس مطلب ما بعد من القضاء وما لا بعد ۳۹۳ ط سعید کراتشی

۳. الفتاویٰ البرزویۃ علی هامش الفتاویٰ الہندیۃ کتاب العاط نکون اسلاما او کفرا او خطا الفصل الثانی فیما یکون کفرا من المسلم وما لا یکون ۳۲۶/۶ ط ماجدہ کونہ

(۳) ردة کی حقیقت فقہانے اس طرح بیان کی ہے احراء کلمۃ الکفر علی اللسان<sup>۱</sup>، یعنی کلمہ کفر قصد ازبان پر جاری کرنا قصد کی قید لفظ اجراء سے مفہوم ہوتی ہے ورنہ جریان کلمۃ الکفر کا مجازاً پھر جہاں شرائط صحت ردة بیان کئے ہیں وہاں طوع یعنی اختیار کو شرائط صحت میں بھی ذکر کیا ہے۔ پس جب تک کہ قصد اختیار متحقق نہ ہو ردة کا تحقق ہی نہیں ہو سکتا<sup>۲</sup>، اور کسی چیز کے تحقق سے قبل اس کا حکم کر دینا بطلانِ بطلان ہے مثلاً وہ شرط شرائط نماز میں سے ہے تو جو نماز بے وضو پڑھی جائے وہ صحیح نماز نہ ہوگی تو قبل تحقق وضو کے صحت نماز کا حکم کر دینا یقیناً غلط اور باطل ہے<sup>۳</sup>، اور یہ ظاہر ہے کہ قصد اختیار امور قلبیہ میں سے ہے اس پر سوا صاحب معاملہ کے کسی دوسرے انسان کو اطلاع نہیں ہو سکتی جب تک کہ صاحب معاملہ خود اقرار نہ کرے پس تحقق شرط ردة کے لئے صاحب معاملہ کا یہ اقرار کہ اس نے قصد الفاظ کفریہ کا تلفظ کیا ہے ضروری ہے اور چونکہ اس کے اقرار کے سوا اور کوئی سبیل اس کے حکم کی نہیں اس لئے اس کے انکار و اقرار کی تصدیق ضروری ہوگی پس کبھی اس کے عدم انکار قصد کو قائم مقام اقرار قصد کے حکم تقاضا کر لیا جائے تو ممکن ہے لیکن اس کے انکار صریح کی کہ تمہد سے صراحۃً منکر ہو تصدیق نہ کرنے کی کوئی وجہ نہیں نیز اقرار صرف تلفظ بالا اختیار کا ثبوت ردة کے لئے کافی ہے اس کے معنی کا قصد کرنا اور مراد لینا شرط نہیں کیونکہ بازل ولاعب کے اردو کا حکم فتح القدیر وغیرہما کتب معتبرہ میں مصرح ہے اور ان دونوں کے کفر کی وجہ ان کا یہ کلمہ کفریہ غیر مقصود المعنی نہیں بلکہ استخفاف بالدين ہے پس یہ قول کہ ادعائے خطا کی صورت میں اردو کا حکم نہ کرنا چاہیے یقیناً راجح بلکہ صواب ہے قال فی البحر<sup>۴</sup> والحاصل ان من تکلم بکلمۃ الکفر ہا زلا اولاً عبا کفر عند الکمل ولا اعتبار باعتقاده کما صرح بہ فی الخانیۃ<sup>۵</sup> ومن تکلم بها مخطئاً او مکرها لا یکفر عند الکمل الی اخرہ (رد المحتار)<sup>۶</sup>، اس عبارت کا ظاہر مفہوم یہی ہے کہ خطا اور اگر ادوی صورت میں دینا ہے قضاء ہا یا اتفاق کا فہم نہ ہوگا کیونکہ خطا اور اگر ادویہ میں شامل کیا ہے اور اگر ادویہ میں قضاء کا فہم نہ ہو نامسم ہے فتح فی النظار۔ اگر شبہ کیا جائے کہ ردة زوج کے ساتھ زوجہ کا حق فسخ و خروج عن الملک متعلق ہے تو ممکن ہے کہ خطا کے ادعا سے اس پر فیما بینہ و بین اللہ کفر کا حکم عائد نہ ہو لیکن اگر قاضی ادعائے خطا کی تصدیق کرے تو زوجہ کا حق باطل ہوتا ہے اور اسی وجہ سے بزاز نے اور شامی میں ہے کہ ”خطا

(۱) ذکر کیا احراء کلمۃ الکفر علی اللسان بعد الإیمان (الدر المختار مع هامش رد المحتار، کتاب الجہاد، باب المرتد ۲۲۱/۴ ط سعید کراچی)

(۲) و شرائط صحتی العقل والصحو والطوع (در مختار) وقال فی الرد ومن تکلم بها مخطئاً او مکرها لا یکفر عند الکمل ومن تکلم بها معاً عالم کفر عند الکمل (ہامش رد المحتار مع الدر المختار، کتاب الجہاد، باب المرتد ۲۲۴/۴ ط سعید کراچی)

(۳) ثم الشرط لعدۃ العلامة و شرعاً ما يتوقف علیه الشئ ولا يدخل فيه (در مختار) وقال فی الرد اما ان يتوقف الشئ علیه كالوضوء للصلاة فیسعی شرطاً (ہامش رد المحتار مع الدر المختار، کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة ۲۱۰-۲۰۹ ط سعید کراچی)

(۴) ہامش رد المحتار، کتاب الجہاد، باب المرتد ۲۲۴/۴ ط سعید کراچی

(۵) ہامش رد المحتار، کتاب الجہاد، باب المرتد ۲۲۴/۴ ط سعید کراچی

میں اگرچہ کافر نہیں ہو تا مگر قاضی تصدیق نہ کرے تو اس کا جواب یہ ہے کہ ہم خود بزاز یہ سے نمبر ۲ میں نقل کر چکے ہیں کہ ردت کا حکم کرنے میں کسی آدمی کا حق متعلق نہیں پس اس کی یہ عبارت خود اس حکم عدم تصدیق قاضی کے منافی ہے اور شامی نے اس قول کو صرف بلفظ بدلیل صرحاً بیان کیا ہے اور تصریح کرنے والوں کا نام نہیں بتایا اس سے یہ نقل چنداں قابل اعتدال نہیں پھر ہم کہتے ہیں کہ زوج کا حق نفس تکم لکھتے انکفر کے ساتھ متعلق نہیں بلکہ ردت کے آثار مترتبہ علیہ میں سے ہے اور ترتب آثار بعد وجود حقیقت ہوتا ہے اور جب تک کہ طوع و اختیار ثابت نہ ہو جائے حقیقت ردت تو تحقیق ہوئی نہیں اس پر آثار کا ترتیب کیسے پھر خود شامی نے جامع المصولین و نور العین وغیرہ سے نقل کیا کہ ایسے الفاظ کفریہ جن میں کوئی تعید تاویل بھی ہو سکتی ہے؛ نہ پر بھی حکم بکفر نہ کیا جائے اور امامہ شامی فرماتے ہیں و مفہومہ انہ لا یحکم بفسخ النکاح - یعنی جامع المصولین و نور العین کی عبارتوں کا مفہوم یہ ہے کہ فسخ نکاح کا حکم نہ کیا جائے پس جامع المصولین و نور العین وغیرہ کی نقول شامی کی بحث سے بدرجہ اولیٰ بالعلم والقبول ہیں۔ پھر یہ اس صورت کا حکم ہے کہ قائل نے کلمہ کفریہ کا یقیناً تکم کیا اور خود کوئی صورت چاؤ کی پیش نہیں کی۔ حالانکہ صورت مسئلہ میں قائل خود ہی اپنی معذوری اور بے اختیارگی بیان کرتا ہے پس یہاں بدرجہ اولیٰ حکم ردت نہیں ہو سکتا۔

(۳) تعلیقات طلاق (ان دخلت الدار فانت طالق) جس میں عورت کا حق بالذات متعلق ہوتا ہے ان کا حکم یہ ہے کہ اگر زوج قیقین وجود شرط کا انکار کر دے اور زوج قیقین باوجود شرط کی مدعی ہو تو پھر زوج کے ذمہ ہے اور قول زوج کا معتبر ہوتا ہے۔ وان اختلفا فی وجود الشرط فالقول له الا ادا برہنت وما لا یعلم الا منها فالقول لہا فی حقہا (عالمگیری)۔ فان اختلفا فی وجود الشرط فالقول له مع الیمین لا نکار الطلاق (در مختار) قوله فی وجود الشرط ای اصلاً او تحققاً کما فی شرح المجمع اختلفا فی وجود اصل التعلیق بالشرط او فی الشرط بعد التعلیق۔ و فی

۱) بدلیل ماضی حوالہ من انہم اذا اراد ان یکسم مکلمۃ ماحۃ لجرى علی لسانہ کلمۃ الکفر خطاً بلا قصد لا یصدق القاضی وان کان لا یکفر فیہ نہ و یہ رد تعالیٰ (ہامش رد المحتار کتاب الجہاد باب المرتد ۴ ۲۲۹ ط سعید کوششی)

۲) نہ ان مقصی کلامہم ایضا نہ لا کفر شتم دین مسلمہ ای لا یحکم بکفر و لا مکان الذویل لہ وایتہ فی جامع الفصولین حیث قال بعد کلام القول و علی حد یبعی ان یکفر من شتم دین مسلمہ ولکن یمکن لماویل بان مرادہ احلافہ الردیۃ و معاملہ الفیضۃ لا حقیقۃ دین الاسلام فیسی ان لا یکفر حیثنہ و مللہ تعالیٰ اعلیہ و اقرہ فی نور العین و مفہومہ انہ لا یحکم بفسخ النکاح و فیہ بحث الذی قلناہ و امامہ متحدہ النکاح فیہ لا شک فیہ احتیاط خصوصاً فی حق التیمح الار دال الذین یشتمون بحدۃ الکلمۃ فانہم لا یحظر علی بالہم حد المعنی اصلاً و قد سنل فی الحیریۃ عس قال نہ الحاکمہ رض بالشرع فقال لا قبل فاتی مقت بانہ کفر و بانہ و وجہ فہن بنہ کفرہ بدلت فاجاب بانہ لا ینبغی للعالم ان یمادر تنکیر اہل الاسلام الی آخر ما حردہ فی البحر (ہامش رد المحتار کتاب الجہاد باب المرتد مطلب فی حکم من شتم دین مسلمہ ۴ ۲۳۰ ط سعید کوششی)

۳) الفتاویٰ الہندیۃ کتاب الطلاق اسات الرابع فی الشرط التصل الثالث فی التعلیق مکلمۃ ان واد و غیرہ مطلب احیالاف الروحین فی وجود الشرط ۱ ۲۲۹ ط محدثہ کوسہ

الرازیۃ ادعی الاستثناء او الشرط فالقول له الخ (رد المحتار) ۱، پس دعوائے فسخ نکاح میں گویا زوجہ جو شوہر کی مدعی بن رہی ہو، وہ انکم بکھتہ اسطر طوعاً و اختیاراً ہے اور زوج اس کا منکر ہے لہذا حسب قاعدہ مذکورہ قس زوج قضاء بھی معتبر ہونا چاہیے۔ یہاں بدرجہ اولیٰ قول زوج کا اعتبار ہوگا کیونکہ عورت کا حق بالذات ثبوت روت کے ساتھ متعلق نہیں بلکہ احکام روت میں سے ہے وحکم النسی ثمرتہ واثروہ المترتب علیہ (رد المحتار) ۱، الحاصل جس شخص کی زبان سے کوئی کلمہ کفر یہ نکل جائے اور وہ خطاء نکلنے کا مدعی ہے جیسے کہ اکثر نماز میں خطاء ایسے ایسے الفاظ جن کا تعد کفر ہے نکل جاتے ہیں دیانتہ ضم ارتداد کا مانند ہونا تو متفق علیہ ہے قضاء بھی اس کے قول کی مع یحییٰ تعدیق کی جائے گی اور قاضی کو کوئی حق نہیں کہ اس پر ارتداد کا حکم لگائے اور اس کی قسم کا اعتبار نہ کرے یا اس کی زوجہ کا نکاح فسخ کرے نیز خطاء کسی کلمہ کے زبان سے نکلنے کے لئے یہ ضروری نہیں کہ متکلم بے ہوش ہو یا مجنون ہو یا بے ہوش و حواس صحیح ہوں۔ اور اک وشعور قائم ہونے کی حالت میں بھی بلا قصد الفاظ زبان سے نکل جاتے ہیں انت طالق کہنے کے بعد یہ تاویل کہ میری مراد طالق عن وثاق تخی قضاء اس لئے معتبر نہیں کہ الفاظ طلاق خود موجب حکم ہیں اور ان کے صدور کے ساتھ بالذات حق عورت متعلق ہو جاتا ہے خلاف کلمہ کفر کے کہ یہ بالذات موجب ردۃ نہیں بلکہ طوعاً و اختیاراً شرط کثرت روت سے ہے اور اس کے ساتھ کسی انسان کا حق بالذات متعلق نہیں پس انکار اختیار اور حقیقت انکار سبب ہے پس انکار حکم مع انکار باسب۔ ہذا واللہ اعلم بالصواب۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ در رس در رس امینیہ دہلی ۱۷۳۶ھ

شوہر نے کہا کہ ”اگر کبھی جو انکیوں تو میری بیوی پر ”طلاق“ ہے“ تو کیا حکم ہے؟  
(سوال) ایک شخص نے ایک جبرعت شیعہ سے جو ہمیشہ جو انکیتی ہے ہر شخص سے یہ قسم لی کہ خدا کی قسم میں کبھی جو انیس لکیوں کا اگر کبھی جو انکیوں تو میری بیوی پر طلاق ہے اب اگر اس جماعت میں سے کوئی شخص جو اکیلے تو سنی بیوی پر حاق پڑے گی یا نہیں درپڑے گی تو کون سی طلاق؟  
(جواب ۲۶۵) ان قسم کھانے والوں میں سے جس جس کی شادی ہو چکی تھی اور قسم کے وقت اس کے نکاح میں کوئی عورت تھی وہ اس قسم کے بعد جو اکیلے کا تو سنی بیوی پر ایک طلاق رجعی پڑا ہے۔  
- کیونکہ متعلق طلاق واحد صریح ہے اور رجعی ہوتی ہے واللہ اعلم۔ کتبہ محمد کفایت اللہ غفر لہ در رس در رس امینیہ سنہری مسجد دہلی۔

۱) دہمش رد المحتار مع الدر المحبر کتاب الطلاق باب التعلیق مطلب اختلاف الروحانی فی وجود الشرط ۳۵۶ ط سعید کراتسی

۲) دہمش رد المحتار کتاب الوفاء ۳۴۰ ط سعید کراتسی

۳) ونحو ایہی بعد الشرط مطلقاً لیکن ان وحد فی المثلث طفیف و غنّت والا لا (الدر المحتار) مع دہمش رد المحتار کتاب الطلاق باب التعلیق ۳۵۵ ط سعید کراتسی (۴) الطلاق عن صریح صریح و کتابۃ الصریح قولہ انت طالق و مطلقہ و طلقت فہی یقع بہ لطلاق لرجعی لان هذه الالفاظ تستعمل فی الطلاق ولا تستعمل فی غیرہ فکتاب صریحاً و ما عتبر الرجوع بالنسب ائید بہ کتاب الطلاق باب ابقاء الطلاق ۳۵۹ ط شریکۃ علمہ ملتان

اجواب صواب بندہ ضیاء الحق غنی عنہ مدرسہ امینیہ ۔ س۔ الجواب صواب بندہ محمد قاسم غنی عنہ مدرسہ مدرسہ امینیہ دہلی۔ مردار الفتا۔

نکاح نامے میں لکھوائی گئی شرطوں کی خلاف ورزی۔

(سوال) بڑی والے نکاح نامہ میں نکتے یہ شرطیں لکھواتی ہیں کہ اتہ خفقہ ماہوار دیا جائے اور مرد عورت پر ظلم نہ کرے اور اس کا خلاف ہو تو عورت کو اختیار ہے کہ وہ مرد کو چھوڑ دے یا اس طرح کہ امر اس کا خلاف ہو تو عورت کو حلاق ہے دریاقت حسب یہ امر ہے کہ آیا طلاق نامہ کی یہ شرطیں صحیح ہیں اور کیا ان کی رو سے ضابطہ شرط ہونے پر عورت خاوند کو چھڑ سکتی ہے یا اس پر حلاق واقع ہو سکتی ہے؟  
بیوا تو جروا۔

(جواب ۲۶۶) طلاق کو کسی شرط پر معقوت کرنا عورت کو کسی شرط پر طلاق اپنے اوپر مال لینے کا اختیار دینا یہ دونوں باتیں جائز اور صحیح ہیں لیکن دونوں میں یہ شرط ہے کہ جس عورت کو طلاق دینے کا ذکر ہے وہ اس عقیق یا تقویض کے وقت منکوحہ ہو یا طلاق کی اضافت نکاح کی جانب ہو مثلاً یوں ہے کہ اگر میں فزون عورت سے نکاح کروں تو اسے طلاق ہے پس یہ نکاح نامہ جن میں شرط منکوحہ اور فی اسوال لکھی جاتی ہیں امر معتد نکاح سے یعنی ایجاب و قبول سے پہلے لکھے گئے تو بالکل بیکار ہیں ان کی رو سے نہ عورت کو طلاق ڈالنے کا اختیار حاصل ہو تا ہے اور نہ خلاف شرط ہونے کی صورت میں اس پر طلاق واقع ہو سکتی ہے کیونکہ یہ وقت تحریر نکاح نامہ نہ وہ منکوحہ تھی نہ اضافت ان نکاح پائی تھی ولا تصح اضافة الطلاق الا ان یکون الحالف مالکاً او یضیفه الی ملک۔ الی قوله فان قال لا حسیۃ ان دخلت الدار فاطلق ثم تزوجها فدخلت الدار لم تطلق لان الحالف لیس بما للک وما اضافه الی المملک و سبہ ولا یدم واحد مہما (ہدایہ) واللہ اعلم کتبہ محمد خلیفۃ المسیح رحمہ اللہ مدرسہ امینیہ دہلی مردار الفتا

شوہر نے بیوی سے کہا "اگر تو نے اس رات کے اندر روپیہ نہ کور نہیں دیا تو تجھ پر تین طلاق ہے کیا حکم ہے؟

(سوال) زید کے مقتول سوت میں کے اندر سے چند روپے کھوئے تھے زید نے اپنی بی بی کی پر شہ کیا کہ بندہ نے میرا روپیہ چر لیا ہے اس کی کوئی دلیل نہیں تھی نہ کسی نے دیکھا تھا بندہ نے بھی انکار کیا زید نے بندہ سے کہا کہ اگر تو نے اس رات کے اندر روپیہ نہ کور نہیں دیا تو تجھ پر تین طلاق ہے ورنہ تیرا زنی بندہ نے روپیہ نہیں چرایا تھا۔ بیوا تو جروا المستفتی نمبر ۱۱۰ خف الزممن جو نے مدرسہ مالہ ۲۴ رجب ۱۳۵۲ھ ۱۴ نومبر ۱۹۳۳ء



(جواب ۲۶۷) اس صورت میں ہندہ پر طلاق واقع نہیں ہوئی کیونکہ تعلیق میں الفاظ یہ تھے ”اگر تو نے اس رات میں روپیہ مذکور نہیں دیا“ اور روپیہ مذکور کے معنی یہ ہیں کہ جو روپیہ تو نے چرایا ہے اور جب کہ ہندہ نے وہ روپیہ نہیں چرایا تھا تو تعلیق لغو ہو گئی۔ ۱۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ ولی

جس شرط پر طلاق کو معلق کیا وہ شرط پائے جانے سے طلاق واقع ہو جاتی ہے ورنہ نہیں۔  
(سوال) ایک شخص نے ان خط کشیدہ الفاظ میں تعلیق کی کہ آج سے اگر میں اس گھر کے اندر (اس سے مراد ایک مکان معین ہے) عورتوں کے پاس جاؤں (یعنی اس گھر کے اندر داخل ہوں یہاں تک کہ ان عورتوں تک چلا جاؤں جو اس گھر میں رہتی ہیں) ملاوہ دبیز کے (دبیز مکان کے ابتدائی حصہ کو کہتے ہیں جو ہر خاص و عام کے ٹٹھنے کے لئے ہوتا ہے یعنی اس مکان کی دبیز میں جاسکتا ہوں) اور زید کے گھر اور عمرو کے گھر اور بحر کی جانب احاطہ میں (ایک احاطہ ہے جس کے پچاس میں دیوار ہے اور دونوں جانب مکان بنے ہیں ایک طرف بحر رہتا ہے اور دوسری طرف سلیمان) اور خالد کے گھر (خالد کے دو مکان جدا جدا ہیں ایک زمانہ دوسرا مردانہ اس نے زمانہ مکان مراد یا) اگر میں قدم رکھوں تو میری عورت کو طلاق۔ متفادہ صورت بالا حسب ذیل سوالات ہیں۔

- (۱) کسی ضرورت سے مکان اول میں جاسکتا ہے یا نہیں بشرطیکہ عورتوں تک نہ جائے۔
- (۲) دبیز کی استثناء درست ہوئی یا نہیں؟ (۳) ایک مدت ہوئی کہ زید کی وفات ہو چکی بعد ازاں اس کا لڑکا اس مکان میں رہنے لگا چنانچہ وقت تعلیق اس کا لڑکا ہی اس مکان میں رہتا تھا اور اب بھی ہے تو کیا اس مکان میں داخل ہو سکتا ہے یا نہیں؟ (۴) عمرو کی وفات کے بعد اس کے گھر میں داخل ہو سکتا ہے یا نہیں؟ (۵) سلیمان کی طرف کے مکان میں داخل ہو سکتا ہے یا نہیں؟ (۶) بحر و سیمان نے اپنے مکانوں کا تبادلہ کر لیا تو اب کس جانب جاسکتا ہے اور کس جانب نہیں؟ (۷) خالد کا باپ یونس ابھی زندہ ہے اور وہی مکان کا مالک بھی ہے تو کیا ان دو مکان زمانہ و مردانہ میں داخل ہو سکتا ہے اگر نہیں تو کس میں؟ (۸) یونس کی وفات کے بعد اس کے دونوں لڑکے خالد اور احمد و دیگر ورثہ مکانوں کے مالک ہوں گے تو اب خالد کے مکان میں جاسکتا ہے یا نہیں؟ (۹) اشخاص مذکورین یا اگر اب کوئی جدید مکان حاصل کریں یا بنوائیں تو اس میں داخل ہو سکتا ہے یا نہیں؟ (۱۰) سو مکان میں داخل ہو لوریہ آنے کے بعد فوراً نکل آیا تو کیا طلاق واقع

(۱) لما فی الہندیۃ: اذا اصابہ الی الشرط وقع عقیب الشرط اذا ما قبل ان یقول لا مراۃ ان دحلت الدار دعت طلاق (الفتاویٰ الہندیۃ: کتاب الطلاق: ادب الرابع فی الطلاق الشرط: الفصل الثانی فی تعلیق الطلاق بکلمۃ لا واداء وعرہما) ۲۰۹ ط م جدیدہ: کومہ

ہوئی یا نہیں؟ (۱۱) اگر جبران مکانوں میں داخل کیا گیا تو کیا حکم ہے؟ (۱۲) جملہ اشخاص مذکورین ہا کے مکانوں میں داخل ہونے کے بعد وقوع طلاق ہوگا یا نہیں؟ یا کسی ایک مکان میں داخل ہونے سے وقوع طلاق ہو جائے گی (۱۳) مکانات مذکورہ ہا میں ترتیب وار داخل ہونے اور غیر ترتیب کے داخل ہونے میں کوئی فرق ہو تو بیان فرمایا جائے (۱۴) طلاق رجعی ہوئی یا نہیں؟ (۱۵) اگر بن ہے تو کیوں اور کیا عدت نزلنے سے پہلے نکاح کر لینا کافی ہے؟ (۱۶) ان سب صورتوں سے بچنے کے لئے اگر کوئی حیلہ شرعی ہو تو بیان فرمادیں (۱۷) فقہاء کے مشہور قول التصحیح بطلان التعلیق کا کیا مطلب ہے اور کیا صورت مذکورہ ہا میں یہ حیلہ چل سکتا ہے؟ المستفتی نمبر ۲۱۱ مولوی محمد یحییٰ عثمینی مبارکپوری رحمہ اللہ ذیقعدہ ۱۳۵۲ھ میں یہ حیلہ چل سکتا ہے؟ المستفتی نمبر ۲۱۱ مولوی محمد یحییٰ عثمینی مبارکپوری رحمہ اللہ ذیقعدہ ۱۳۵۲ھ

۱۷ فروری ۱۹۳۳ء

(جواب ۲۶۸) (۱) اگر اس سے اندر عورتیں موجود ہیں تو ضرورت اور عدم ضرورت دونوں صورتوں میں نہیں جاسکتا، اور عورتیں نہ ہوں تو دونوں صورتوں میں جاسکتا ہے (۲) درست ہے (۳) نہیں داخل ہو سکتا کیونکہ اگرچہ زید کا لڑکا اس میں سکونت رکھتا تھا مگر مکان زید کے نام سے مشہور ہوگا اسی بنا پر حالف نے زید کی طرف مکان کی نسبت کر کے وہی مکان مراد لیا (۴) نہیں جب تک کہ وہ مکان مکرہ کے نام سے معروف رہے (۵) داخل ہو سکتا ہے (۶) تبادلہ کر لینے کی صورت میں جس جانب بکر ہوگا اس جانب نہیں جاسکتا (۷) اگر خالد بھی ان مکانوں میں سکونت پذیر ہے تو مکانوں میں نہیں جاسکتا۔ (۸) خالد کے مکان میں نہیں جاسکتا۔

(۱) جس کام پر حرافہ کے استحضار سے نہ رہے بھی ضرورت پڑتی ہے: لما فی الہدایہ والقاصد فی البیہ والمکرہ والناسی سواء حتی تحب الکفارة (الہدایہ) کتاب الايمان ۲ ۷۹ ط شریکة علمية ملتان (۲) وقال فی الدرر الخائف مکرھا او محظا او دھلا او ساهیا او ناسیا بان حلف ال لا یحلف ثم یسی وحلف فیکفر مرتین مرة لحثه واخری اذا فعل المحلوف علیہ عسی لحدیث ثلاث هرلین حدیثا البیہ فی البیہ او الحث فیحث فعل المحلوف علیہ مکرھا (نہر المختار مع ہامش رد المحتار) کتاب الايمان ۳ ۷۰۸ ۷۰۹ ط سعید کراچی

(۲) والاصل ان الاستثناء تکلم بالحاصل بعد النیة وهو الصحیح ومعناه انه تکلم بالمستی منه فیصح استثناء البعض من الجملة لانه یبقی التکلم بالبعض بعده (الہدایہ) کتاب الطلاق باب الايمان فی الطلاق فصل فی الاستثناء ۲ ۳۹۰ ط شریکة علمية ملتان

(۳) و فی حقه لا یکلم عدہ ای عد فلان او عرسہ او صدقہ ولا یدخل دارہ ولا یلس نوبہ او لا یاکل طعامہ او لا یرک دابہ ان زالت اصابہ بیع او طلاق او عداوة و کلمہ لم یحث فی العداۃ اشار الیہ بہذا والا علی المذهب و فی عروہ ان اشار بہذا او عین حث والا بشر ولم یحث لا یحث (توہد الانصار و شرحہ مع ہامش رد المحتار) کتاب الايمان باب البیہ فی الاکل والشرب واللس والکلام ۳ ۷۹۷ ۷۹۸ ط سعید کراچی

(۴) و فی حقه لا یکلم عدہ ای عد فلان او عرسہ او صدقہ او لا یدخل دارہ او لا یلس نوبہ او لا یاکل طعامہ او لا یرک دابہ ان زالت اصابہ بیع او طلاق او عداوة و کلمہ لم یحث فی العداۃ اشار الیہ بہذا والا و فی غیرہ ان اشار بہذا و عین حث والا یشر و لم یحث لا یحث (توہد الانصار مع ہامش رد المحتار) کتاب الايمان باب البیہ فی الاکل والشرب ۳ ۷۹۷ ط سعید کراچی

(۵) اس سے کہ شرطیں سلیمان کے گھر میں داخل ہونے کا کوئی کر نہیں ہے۔

(۶) فی الحانیہ ایضا حلف لا یدخل دار زید لم یحلف لا یدخل دار عمرو فاعھا رید من عمرو و سلمھا الیہ فححنھا الخائف حث فی البیہ الثانية عدہ لان عدہ المستحدث بعد البیہ یدخل فیھا لومات مالک الدار لیدخل لا یحث لاسفلھا للورثۃ (ہامش رد المحتار) کتاب الايمان باب البیہ فی الدحول والخروج والسکی والاتیان والوکوب وغیر

ذلك ۷۶۱/۳

اور جب تک مکان تقسیم نہ ہو اس وقت تک کسی مکان میں نہیں جاسکتا، (۹) اگر کوئی جدید مکان جو انیس اور اس میں خود سونت پذیر ہو جائے تو نہیں جاسکتا (۱۰) طلاق واقع ہو جائے تو، (۱۱) جبر کا یہ مطلب کہ کوئی اس کو زبردستی اٹھا کر مکان میں لے گیا تو طلاق نہیں ہوئی مگر جب بچے ہی بلا توقف فوراً وہاں سے اٹھنا لازم ہو گا اور ابھی خود فسخ طلاق ہو جائے گی + (۱۲) ہر ایک مکان میں داخل ہونے سے طلاق ہوئی (۱۳) کوئی فرق نہیں (۱۴) حلاق رجعی ہوئی (۱۵) بائن نہیں، (۱۶) کوئی حیلہ نہیں (۱۷) اس صورت میں اس کا کوئی اثر نہیں۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ نہ ندر سر امینہ دلی

شوہر نے بیوی سے کہا ”بابائی کو اٹھنے دو“ تو خدا کی قسم تم کو طلاق دوں گا تو طلاق واقع ہو گئی یا نہیں؟

(سوال) زید نے اپنی بیوی سے کسی بات پر تجھ جھگڑا کیا غصہ میں اس نے اپنی بیوی سے کہا کہ بابائی کو اٹھنے دو تو خدا کی قسم تم کو طلاق دوں گا اس سے بعد ان دونوں میں بحث ہوئی بیوی کہتی تھی کہ بابائی کے اٹھنے پر طلاق ہوئی کیونکہ مندرجہ بالا الفاظ اس کی بیوی نے سنے تھے زید کہتا ہے کہ طلاق نہیں ہوئی میرے یہ الفاظ تھے کہ بابائی کے اٹھنے پر میں اس بات کا تصدیق نہ ہوں گا اگر انہوں نے تصدیق نہ کی تو تم کو طلاق دوں گا بیوی کہتی ہے کہ خدا میں نے یہ سنا ہے کہ بابائی کے اٹھنے پر تم کو خدا کی قسم طلاق دوں گا زید کہتا ہے کہ اس میں میں نے لفظ دوں کا شامل کیا تھا یہ غلط طریقہ ہے میں نے تصدیق کرنے کی شرط رکھی تھی بیوی کہتی ہے کہ پہلے صرف یہ کہا تھا کہ بابائی کو اٹھنے دو خدا کی قسم تم کو طلاق دوں گا اگر انہوں نے تصدیق نہ کیا یعنی تصدیق کا لفظ آخر میں کہا ہے۔

المستفتی نمبر ۲۳۳ سید ابوالود حسن اصنافی ۱۹ ذی قعدہ ۱۴۵۲ھ ۶ مارچ ۱۹۳۴ء

(جواب ۲۶۹) جو الفاظ عورت بھی تسلیم کرتی ہے وہ یہ ہیں ”بابائی کو اٹھنے دو خدا کی قسم تم کو طلاق دوں گا“ ان الفاظ سے طلاق نہیں پڑ سکتی نہ بالفضل نہ بابائی کے اٹھنے پر نہ بعد بابائی کے اٹھنے پر زید پھر طلاق دے تو

(۱) ابن دینار، صحیحہ فی الترمذی

(۲) اس کے لئے کہ حضرت نے میں سمجھتا ہوں کہ یہاں تک کہ کسی نے حلف فی الدنر : ولو الحالف مکرھا او محطنا او زاحلا او سہیا او ناسیا فان حلف ان لا یحلف ثم یسی و حلف فیکفر مرتین مرة لحینہ واخری اذا فعل المحلف عیبی لحینہ ثلاث ہز لہن جد“ منها العین فی البین او الحث لیبحث بفعل المحلف علیہ مکرھا ( الدنر المختار مع هامش رد المختار کتاب الایمان ۷/۸۳ ۷۰۹ ط سعید کرمانی )

(۳) اذا حلف الرجل لا یدخل دار فلان فدخل مکرھا لا یبحث هذا اذا حلفه انسان واد حلفه مکرھا ( الفسوی الہدیۃ کتاب الحلف الفصل التاسع فی الایمان ۶۰۹ ط ماجدہ کوثر )

(۴) اس کے لئے کہ یہ صحیح حدیث کو مستحق کیا ہے بعد تحقیق شرط رجعی طلاق، اس کو بھی معافی الہدیۃ الطلاق علی ضربین صریح و کتابہ بالصریح قولہ ان طلاق و مطلقہ و طلقنک لہذا یقع بہ الرجعی (الہدیۃ کتاب الطلاق باب ایقان الطلاق ۳/۳۵۹ ط شریعہ مہینہ مکان)

(۵) اس لئے کہ ”تم کو طلاق دوں گا“ و ”خود طلاق یا لرؤہ طلاق کا اقرار ہے“ اور ”خود لرؤہ طلاق سے طلاق واقع نہیں ہوتی“ کما فی الدنر المختار بحالات قولہ طلعی بنفسی فذا ان طلاق او انا اطلق نفسی لم یقع لانه وعد جو حرۃ مالم یعترف اولو الانشاء فصح و الدنر المختار مع هامش رد المختار کتاب الطلاق باب تنویض الطلاق ۳/۳۱۹ ط سعید کرمانی )

پڑے گی ورنہ نہیں عورت کا یہ خیال کہ لباہی کے اٹھنے پر خود خود طلاق پڑ گئی صحیح نہیں ہے ہاں اگر الفاظ یہی تھے اور لباہی کے اٹھنے پر زید نے طلاق نہیں دی تو زید پر قسم کا کفارہ ہو کر واجب ہو گا کہ اس نے قسم پوری نہیں کی ۱۰ لیکن اگر یہ قسم بھی تصدیق نہ ہونے کی صورت میں طلاق دینے کی تھی اور لباہی کے اٹھنے پر تصدیق ہو گیا تو نہ طلاق پڑی اور نہ قسم کا کفارہ واجب ہوا۔ محمد کفایت اللہ کا ان اللہ نہ دہلی

نکاح سے پہلے کہا ”اگر میں نے جھوٹ بولا تو جب میں نکاح کروں وہ عورت مجھ پر طلاق ہے (سوال) زید نے قبل ملک نکاح کے کہا کہ اگر میں نے کبھی بھی جھوٹ بولا تو جب میں نکاح کروں وہ عورت مجھ پر طلاق ہے اب اس شرط ٹھہرانے کے بعد زید نے جھوٹ بھی تصدیق یا عذر دیا اب زید نے نکاح بعد وقوع شرط کے کیا کیا کرتا ہے تو کیا اس وقوع شرط سے جو قبل ملک نکاح سے ہے وقوع مشروط بھی لازم ہوتا ہے یا نہیں اور اگر بالفرض نکاح بھی کر لیا تو کیا ہم ہمسز ہونا زنا میں شمار ہوگا؟ المستفتی نمبر ۲۹۸ گل محمد (ضلع سورت) ۱۶ صفر ۱۳۵۲ھ ۳۱ مئی ۱۹۳۳ء

(جواب ۲۷۰) ہاں نکاح کرنے کے بعد عورت پر طلاق ہو جائے گی طلاق نہ ہونے کا حید یہ ہے کہ زید خود نکاح نہ کرے نہ کسی کو وکیل بنائے نہ امر کرے بلکہ کوئی دوسرا شخص بطور فضولی کے زید کا نکاح کسی عورت سے کر دے اور زید اس نکاح کی منظوری قول کے ساتھ نہ دے بلکہ اس منکوحہ عورت سے وحی کر لے تو یہ دہلی نکاح کی اجازت بھی ہو جائے گی اور زید کا نکاح بھی ہو جائے گا اور طلاق بھی نہیں پڑے گی ۱۰ محمد کفایت اللہ کا ان اللہ نہ دہلی

مر نفقہ عدت وغیرہ کی معافی کی شرط پر طلاق۔

(سوال) زید کی لڑکی بلالغہ جس کی عمر وقت نکاح سات سال رہی اور اس عرصہ میں وہ اپنے خاوند کے ہاں نہیں گئی عقد ہوا یہ لڑکی بچہ کے لڑکے کے نکاح میں سات سال رہی اور اس عرصہ میں وہ اپنے خاوند کے ہاں نہیں گئی بعد گزرنے سات سال کے بچہ کے لڑکے نے اس وجہ سے کہ لڑکی نابالغ بنائی جاتی ہے اور مجھے دکھائی نہیں گئی اس لئے وقت بالغ ہونے کے ایسا نہ ہو کہ مر و نفقہ طلب کرے اس شرط پر طلاق بائن دی کہ آئندہ کوئی جھگڑا امر وغیرہ کا مناجاب لڑکی نہ ہو زید نے کل ذمہ داری یہ جسے عدالت کے اور طلاق قبول کی زید کی لڑکی کو نہ تو وقت طلاق بلایا گیا اور نہ اس نے مر و نفقہ وغیرہ کی معافی دی اور نہ طلاق قبول کی تو کیا طلاق ہو گئی؟

(۱) وهذا القسم فيه الكفاية فقط ان حدث (المر المختار هامش ودالمختار: كتاب الايمان ۳/ ۷۰۸ ط سعید کراتی) قسم توڑنے کی صورت میں کفارہ قسم یہ ہے (۱) تمام آزاد کرنا (۲) یا اس مسکینوں کا روزہ وقت کفایت لکھا: (۳) یا اس مسکینوں کو اس روزے پڑے کا روزہ اور اگر یہ نہیں ہو سکتا تو تین دن کے روزے پورے کن کما فی الدر المختار و کفایہ تحریر و فیہ او اطعام عشرة مساکین او کسوتهم بما یستمر عامۃ البدن او ان عجز عنها کلها وقت الاداء عدلت... صاۃ ثلاثة ايام ولاء (المر المختار مع هامش ودالمختار: كتاب الايمان ۳/ ۷۲۵ ط سعید کراتی) (۲) حلف لا یزوج فزوج فصولی فاجاز بالقول حدث وبالفعل و حث بالکتابۃ خلافاً لا من سماعة لا بحت به یعنی خانیۃ (مر مختار) وفاء فی الرد (قوله بالفعل) کثرت المهر اوصیه بشرط ان یصل الیها و قبل الیها و یصل الیها و یقبل و الجماع لحصول الاجازۃ قبلہ هامش لکن یکره تحریمها بقرب تعدد العقد من المهر بحر قلت فلو بعث البهر لولا لم یکره القبول والجماع لحصول الاجازۃ قبلہ هامش ردالمختار مع الدر المختار: كتاب الايمان ۱/ ۸۴ بسم فی الصرب والقتل و غیر ذلك ۸۴/۲ ط سعید کراتی)

وقت طلاق کے بحر کے لڑکے کو بتا دیا گیا کہ لڑکی باجائے ہے اس لئے میں یعنی زید مرد وغیرہ کی معافی اور طلاق قبول کر سکتا ہے اور آئندہ کوئی جھگڑا نہیں ہوگا طلاق بائن حاصل کی حالانکہ لڑکی اس وقت باج تھی اس لئے کہ وقت نکاح سات سال تھی اور وقت طلاق ۱۳ سالہ ہو گئی تو کیا ایسی صورت میں زید کا مرد وغیرہ معاف کرنا اور طلاق قبول کرنا جائز ہوگا؟ اور طلاق صحیح ہو گئی؟ طلاق کے بعد جب پانچ ماہ گزر گئے تو نکاح ثانی ہو اور باج ثابت ہوئی اور صحیح معلوم ہوگا کہ لڑکی ایک سال سے باج ہے۔

لڑکے نے یہ الفاظ بوقت طلاق اپنی زبان سے کہے تھے میں معوضہ معافی مرد و نفقہ عدت جیز و چیز حوالہ وغیرہ طلاق بائن دیتا ہوں زید نے طلاق قبول کی اور چڑھا دیا وغیرہ اپنی لڑکی کی طرف سے معاف کیا اب جو مسئلہ شرعی ہو اس سے آگاہ کیا جائے؟ المستفتی نمبر ۴۰۷ سیف اللہ (کوئٹہ راجپوتانہ) ۲۲ جمادی الثانی۔ (جواب ۲۷۱) یہ طلاق مرد کی معافی اور نفقہ عدت و جیز و چیز حوالہ کے بدلے میں دی گئی ہے۔ باپ کو ان چیزوں کا اختیار نہیں تھا۔ البتہ اگر لڑکی نے مرد معاف کر دیا ہو اور نفقہ عدت و جیز و چیز حوالہ اچھوڑ کر طلاق لینا قبول کیا ہو تو طلاق صحیح ہو گئی ورنہ نہیں۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ۔

شوہر نے کہا ”اگر یہ لڑکی اس مرض میں مر گئی تو اس کے مرنے کے ساتھ مجھ پر تین طلاق پڑ جائیں گی“ تو کیا حکم ہے؟

(سوال) زید کی ایک لڑکی مرض شدید میں مبتلا تھی۔ زید کی زوجہ یعنی لڑکی کی والدہ نے اس لڑکی کو حالت مرض میں سخت تکلیفیں دیں۔ اس پر زید کو بہت صدمہ ہوا اور اس نے غصہ میں آکر کہہ دیا کہ اگر یہ لڑکی اس مرض میں مر گئی تو اس کے مرنے کے ساتھ مجھ پر تین حاقیں پڑ جائیں گی اور تو مطلقہ ٹلاہ ہو جائے گی۔ بعد چند دنوں کے وہ لڑکی اسی مرض سے مر گئی۔ اب زید کی زوجہ کا شرعاً کیا حکم ہے؟ ہیرو توجروا۔

المستفتی نمبر ۳۱۹ محمد یونس (چانگام) ۱۷ رجب ۱۳۵۵ھ ۱۲ اکتوبر ۱۹۳۴ء

(جواب ۲۷۲/۱۵۶۷) (ازدارالافتاء دیوبند) یہ تعین بالشرط ہے اور جب کہ دختر مذکورہ اسی مرض میں مر گئی ہے جس میں مر جانے پر طلاق ثلاث کو معلق کیا تھا تو تین طلاقیں واقع ہونے میں تردد نہیں کیا جاسکتا ہے، رہا یہ کہ جزا میں لفظ اشتہال کا ہے قابض الثقات نہیں ہے عموماً جزا مستقبل ہی ہوتی ہے اس بخلاف کی صورتیں ہم ہوتی ہیں علاوہ (۲) لڑکی جزائے مستقبل کی صحت نصوص میں موجود ہے مستجلنی ان شاء اللہ صابرا ولا اعصی لک امرأ۔ مستجلنی ان شاء اللہ من الصابرين۔ (۱) ان کے بعد دونوں جگہ

(۱) (قوله وكذا الكبيرة الخ) ای ادا خبعها ابوها بلا اذنہا فانہ لا یزومہا المال بالا ولی لانہ کالآ جسی فی حقہ و فی الفصولین ادا صمہ الاب او الی جسی وقع الخلع ثم ان احازت بعد علیہا و برئ الزوج من المهر وان لم یضمن نوقص الخلع علی احازتہ فان احازت حاز و برئ الزوج عن المهر والا لم یجز (ہامش) والمختار مع الدر المختار کتاب الطلاق باب الخلع مطلب فی حلق الصغیرۃ ۴۵۷ ط سعید کمرشی

(۲) وذا اضافہ الی الشرط وقع عقب الشرط المتعاقب ان یقول لا مراۃ ان دخلت البارکات طالق (الفتاویٰ الہندیۃ کتاب الطلاق الباب الرابع فی الطلاق بالشرط الفصل الثالث فی تعلیق الطلاق ۱/۴۲۰ ط ماجدیہ کوئٹہ)

(۳) الکھف ۶۹ (۴) الصفحات ۱۰۲

مضارع کے لول میں سین داخل ہے جو استقبال کے لئے ہے اس کے بلجود یہ تعلیق صحیح ہوگی بناء علیہ زید کی زوجہ پر تمین طلاق واقع ہوگئی ہیں فقط محمد اعزاز علی امرہ ہوئی (مقیم دارالعلوم دیوبند) نفس جواب صحیح ہے۔  
 بندہ اصغر حسین عفا اللہ عنہ۔ الجواب صحیح بندہ محمد شفیع غفرلہ (خادم دارالافتاء دارالعلوم دیوبند) الجواب صحیح۔  
 ننگ اسلاف حسین احمد غفرلہ۔ صحیح ہے ریاض الدین عفی عنہ۔ الجواب صحیح اشرف علی کیم رجب ۱۳۵۳ھ طلاق واقع ہوگئی شیر احمد عثمانی دیوبندی۔ الجواب صحیح خاکسار سراج احمد رشیدی عفی عنہ (مدرس مدرسہ عربیہ ڈابھیل) الجواب صواب بندہ محمد بدر عالم مدرس مدرسہ عربیہ ڈابھیل۔ الجواب صحیح عبدالرحمن کان اشلہ۔  
 ولوالدیہ وجمع المسلمین۔ الجواب صحیح احمد غفرلہ مہتمم مدرسہ جامعہ اسلامیہ ڈابھیل ضلع سورت۔ تمین طلاقیں ہو گئیں محمد کفایت اللہ کان اشلہ لہ 'مردارالافتاء مدرسہ امینیہ مردارالافتاء دیوبند مردارالافتاء ڈابھیل۔

اگر اپنی بیوی کو ماہانہ خرچ نہ دیا تو ایک ماہ انتظار کے بعد تینوں طلاقیں واقع ہو جائیں گی تو کیا حکم ہے؟

(سوال) محمد یوسف کی شادی شیخ بھو علی کی لڑکی سے ہوئی کچھ عرصہ زن و شوہر کے درمیان محبت رہی اور محمد یوسف سرال ہی میں مع بیوی رہنے لگے اور اپنا گھر بار بلا مرمت چھوڑ دیا زناں بعد محمد یوسف سفر میں چلے گئے اور جب کچھ عرصہ بعد سفر سے واپس آئے تو بھو علی نے پنچایت بٹھلایا کہ یوسف علی میری لڑکی کو کھانا خرچ نہیں دیتے اس لئے میری صفائی کر لوں بیچ نے محمد یوسف کو تنبیہ کی اور بھو علی نے اپنی رضامندی اس بات پر ظاہر کی کہ محمد یوسف برابر ماہ ماہ خرچ دینے کا ایک شرائط نامہ لکھ دے۔ چنانچہ محمد یوسف نے شرائط نامہ لکھ دیا جس کی نقل منسلکہ استفتائے ہذا ہے محمد یوسف پھر سرال میں ہی رہنے لگے اس کے ہفتہ دو ہفتہ بعد محمد یوسف لورن کی سرال والوں کے درمیان التفاق ہوگئی اور محمد یوسف نے وادعی مانگی۔ اس پر بھو علی نے کہا کہ محمد یوسف اپنا مکان ہوائے تو وادعی میں مجھ کو کچھ عذر نہ ہوگا  
 محمد یوسف نے مکان ہوا لیا اس کے بعد رخصتی ہوئی اور محمد یوسف اپنی بیوی کو گھر لایا اور بارام رکھنا شروع کیا لیکن لڑکی کے میکے والے محمد یوسف کے خلاف رہے آخر کار ۲۹ مئی ۱۹۳۱ء کو جب محمد یوسف محرم کا تماشہ دیکھنے گیا ہوا تھا تو اس کے غائبانہ اس کی خوشدامن صاحبہ بغیر اجازت محمد یوسف کے اس کی بیوی کو اپنے گھر لے گئیں جب محمد یوسف واپس آیا اور بیوی کو لاپتہ پایا تو سرال گئے وہاں ٹکرا ہوئی اور لڑکی کے میکے والوں نے رخصتی سے انکار کر دیا اور لڑکی ہنوز میکے میں روکی ہوئی ہے اس کے بعد محمد یوسف نے پنچایت میں ایک عرضی دی اس پر بیچ نے رخصتی دلانے کی کوشش کی اور بہت اصرار کیا لڑکی والوں نے صاف انکار کر دیا اور کہا کہ لڑکی محمد یوسف کی بیوی نہیں رہی حالانکہ لڑکی کو گئے ہوئے ایک ماہ بھی نہ گزرا تھا آخر کار مجبور ہو کر بیچ نے محمد یوسف کی عرضی و شرائط نامہ مع مناسب سوالات کے دارالعلوم دیوبند بھیج دیا جس کی نقل مع جواب مشمولہ استفتائے ہذا ہے اس ہیر پھیر میں شرائط نامہ کے مطابق مہینہ پورا ہو رہا تھا اس لئے محمد یوسف نے مبلغ پانچ روپے خرچہ کے لئے اپنی بیوی کو بھیج دیا لیکن اس نے لینے سے انکار کیا اور نہیں لیا اسکے بعد استفتا کا جواب آیا کہ میکے میں خرچ دینا واجب نہیں محمد یوسف نے میکے میں خرچ دینا موقوف کر دیا البتہ رخصتی کے لئے کئی مرتبہ تقاضا کیا اور ہنوز کر رہا ہے

لیکن اس کے خسر صاحب رخصتی نہیں دیتے اور کہتے ہیں کہ اس کی بیوی مطلقہ ہو گئی۔

محل اقرار نامہ۔ میں شیخ یوسف علی پسر شیخ کنی خیفہ ساکن کھر پور آگے ہم پچان کے سامنے اقرار کرتے ہیں اور لکھ دیتے ہیں کہ ہم اپنی بیوی کو ہر ماہ ساہ خرق خندہ داری دیں گے اگر دینے میں کسی طرح کی کوتاہی کریں تو ایک ماہ انتظار دیکھ کر آخری دو ماہ تک نہیں دیں تو ہمارا تینوں طلاق واقع ہو جائے گی اس لئے اقرار نامہ پر انگشت نشان دیا کہ وقت پر کام آنے کا تب شیخ امیر علی۔ تاریخ ۳-۱۰-۳۱ المستفی نہر ۱۳۳۴ قمری شمس خواجہ (مصلح موہمیر) ۳ ذی الحجہ ۱۳۵۳ھ ۹ فروری ۱۹۳۵ء

(جواب ۲۷۳) اقرار نامہ میں اس کی نفقہ تک نہیں کہ محمد یوسف اپنی بیوی کو نفقہ اس صورت میں دے گا کہ بیوی اس کے گھر میں رہے اس لئے محمد یوسف کو دونوں صورتوں میں نفقہ دینا لازم ہے خواہ بیوی محمد یوسف کے گھر رہے خواہ محمد یوسف کی رضامندی یا کسی عذر صحیح شرعی کی وجہ سے میکے میں رہے البتہ اگر بیوی محمد یوسف کی اجازت کے بغیر اور بغیر کسی حق شرعی کے میکے میں رہے گی تو نفقہ کی مستحق نہ ہوگی (۱) پس اگر صورت واقعہ میں اس کی بیوی نا حق سینہ میں چلی گئی اور بغیر کسی عذر صحیح شرعی کے وہاں رہی تو نفقہ کی مستحق نہیں (۲) لیکن اگر وہ محمد یوسف کی کسی ایسی حرکت کی وجہ سے چلی گئی ہے جس پر اسے جانا اور سینہ میں رہنا جائز تھا تو وہ نفقہ کی مستحق ہے پہلے سینے کا نفقہ محمد یوسف نے مدت کے اندر بھیج کر زوجہ نے نہیں لیا تو اس عورت کا مطالبہ ساقط اور اقرار نامہ اس مدت کے لئے غیر مؤثر ہو گیا کیونکہ محمد یوسف نے نفقہ بھیج دیا نہ لیا عورت کا قصور ہے۔ محمد یوسف کی جانب سے خلاف ورزی نہیں ہوئی۔ نفقہ کم ہونے کا عذر عورت کی جانب سے صحیح نہیں کیونکہ اقرار نامہ میں کوئی مقدمہ نہ کر رہا تھا اس کے بعد محمد یوسف نے نفقہ نہیں دیا تو اگر عورت میکے میں کسی عذر صحیح شرعی کی بناء پر مقیم ہے تو محمد یوسف کے نفقہ نہ دینے سے طلاق ہو گئی اور پہلی مرتبہ واپس کر دینے کو محمد یوسف اپنے نہ دینے کے عذر میں بیان نہیں کر سکتا اگر عورت نا حق میکے میں مقیم ہے تو وجہ اس کے کہ وہ نفقہ کی مستحق ہی نہیں۔ محمد یوسف کے نفقہ نہ دینے سے اس پر طلاق نہیں ہوئی (۳) کیونکہ اقرار نامہ استحقاق نفقہ کی صورت سے ہی متعلق ہو سکتا ہے۔

طلاق کو کسی کام کرنے پر معلق کیا اب اس کام کو کرنے

سے بیوی پر طلاق واقع ہو جائے گی یا نہیں؟

(سوال) زید (دلی میں) بحر کے ہاں ملازمت کرتا تھا درمیان ملازمت میں زید نے بحر کے کچھ روپے نہیں کئے

(۱) لا نفقة لا حدی عشر مرتبة۔ و حارحة من بینه بغیر حق و ہی المشرقة حتى تعود ولو بعد سفره حالاً للنفقة و للقول لها بعدم المشور بيمينها (المو المحار مع هامش رد المحتار كتاب الطلاق باب النفقة ۵۷۶/۳ ط سعید کراچی)

(۲) اس لئے کہ وہ عورت تائزہ ہے اور تائزہ عورت کو شوہر کی طرف سے نفقہ نہیں ملتا کما صرح به فی المو المحتار کتاب الطلاق باب النفقة ۵۷۶/۳ ط سعید کراچی)

(۳) اس لئے کہ اس میں شرط نہیں پائی گئی کہ جب شرط نہیں پائی گئی تو طلاق بھی واقع نہیں ہوئی کما فی الہدایہ واذا اضلہ الی

الشرط وقع عقب الشرط اتفاقاً (الفاوی الہدایہ کتاب الطلاق الباب الرابع فی الطلاق بالشرط الفصل الثالث فی تعلیق

الطلاق ۵۲۰/۱ ط ماجدہ کونہ)

اور جب بحر کو اس کا علم ہوا تو زید بحر کے ہاں سے چلا آیا اور دہلی میں بی روپوش ہو گیا بحر نے اس غبن کی پولیس میں رپورٹ کرائی اور زید کے خلاف وارنٹ جاری ہو گیا جب زید کو اس کا علم ہوا تو وہ اپنے ایک عزیز کے پاس گیا اور ان سے مدد کا طالب ہوا مگر عزیز نے یہ کہہ کر مدد دینے سے انکار کر دیا کہ بغیر تمہارے والد کی اجازت کے کچھ نہیں کر سکتا اور جب زید کو نہیں سے مدد نہ ملی تو وہ اپنی زوجہ کے پاس گیا اس کی زوجہ نے اس کی مدد کا وعدہ کیا لیکن اس شرط پر کہ وہ اپنی زوجہ کو مندرجہ ذیل تحریر لکھ دے۔ "اگر اس قسم کی کارروائی جو میں نے بحر کے ساتھ کی ہے آئندہ کروں یا تم کو چھوڑ کر کبھی چلا جاؤں تو تم پر حین طلاق ہیں" زید کو چونکہ اس وقت تک کہیں سے مدد نہ ملی تھی اس نے گرفتاری کے اندیشے سے اپنی زوجہ کو یہ تحریر دیدی اور اس کی زوجہ نے کچھ روپے بحر کے دینے کے لئے زید کے رشتہ دار کے پاس رکھوا دیئے اور دو تین روز بعد زید کے رشتہ دار نے زید کے باپ کی اجازت مل جانے پر ان روپوں میں جو کئی تھی اس کو پورا کر کے بحر کو لو کر دینے چونکہ اس سے قبل بھی زید اس قسم کے فعل کر چکا تھا اور جب کبھی اس سے اس قسم کے فعل سرزد ہوئے وہ اپنی عادت کے موافق روپوش ہو جایا کرتا تھا اس لئے تحریر لیتے وقت زوجہ کی اور تحریر دیتے وقت شوہر کی یہ نیت نہ تھی کہ تحریر دینے کے بعد بغیر اجازت زوجہ کے باہر بھی نہ جا سکے بلکہ منشا یہ تھی کہ اس قسم کی حرکات کرنے کے بعد جو زید روپوش ہو جایا کرتا تھا وہ آئندہ ایسا نہ کر سکے۔ اس واقعہ کے ایک ہفتہ کے بعد زید اور اس کی زوجہ میں کچھ ٹکرا ہو گئی جس کی وجہ سے زوجہ نے اس کو کچھ ہسمانی تکلیف پہنچائی چونکہ زید کو ہسمانی تکلیف پہنچی تھی اس لئے وہ اپنی زوجہ سے یہ کہہ کر چلا آیا کہ "اچھا میں جاتا ہوں خدا حافظ" اس ٹکرا کے درمیان زید کے ایک عزیز کو جو وہیں قریب رہتا تھا بلایا گیا انہوں نے اس معاملہ کو رفع دفع کرنے کے لئے زید سے کہا کہ آج رات کو تم میرے گھر سو رہو کل صبح آجانا اور اس کی اجازت تحریر کی رو سے زید کی زوجہ سے مانگی زوجہ نے کہا کہ میرے والد سے پوچھو۔ اس کے والد سے پوچھا تو انہوں نے کہا زوجہ سے پوچھو۔ غرض کہ دونوں میں سے کسی نے صاف جواب نہیں دیا اس لئے زید اپنے عزیز کے ہاں چلا گیا تو زید نے پھر اپنے عزیز کو زوجہ کے والد کے پاس بھیجا اور زید کے عزیز نے زوجہ کے والد سے جا کر کہا کہ اس وقت معاملہ کو رفع دفع کرو اور زید کو میرے ہاں رہنے کی اجازت اس کی زوجہ سے دلو اور مگر زوجہ اور اس کے والد نے اس وقت زید کے عزیز سے یہ کہا کہ زید تو جاتے وقت اپنی زوجہ سے تین دفعہ یہ کہہ گیا ہے کہ میرا تیرا آخری فیصلہ ہے مگر زید قسم کھا کر ان لفظوں کے کہنے سے انکار کرتا ہے بلکہ کہتا ہے کہ میں نے صرف یہ کہا تھا کہ "اچھا میں جاتا ہوں خدا حافظ" مگر زوجہ اور اس کے والد یہی کہتے رہے کہ وہ کہہ گیا ہے کہ "میرا تیرا آخری فیصلہ ہے" اب وہ کیسے گھر آسکتا ہے اس وجہ سے مجبوراً زید پھر زوجہ کے گھر اب تک نہیں گیا اور کچھ اپنے پیڑے بھی ساتھ لے آئے۔ یہ تو جروا۔ المستفتی حاجی متین احمد خلیفہ حاجی رشید احمد دہلی۔

(جواب ۲۷۴) اس واقعہ کے متعلق دو فتوے میں پہلے لکھ چکا ہوں یہ تیسرا ہے اور افسوس کہ پہلے فتوؤں کی نقل بھی نہیں رکھی گئی اگر جو ابوں میں کچھ اختلاف نظر آئے تو وہ بیان مسائل کے اختلاف پر مبنی ہوگا کیونکہ مفتی کے پاس اس بات کے معلوم کر۔ نہ کہ کوئی ذریعہ نہیں ہے کہ کون سلیمان سچا اور واقعہ کے مطابق



ہے اور کون سا مجموعہ اور واقعہ کے خلاف ہے اس سوال میں زید کی تحریر کے جو الفاظ نقل کئے گئے ہیں ان کا مطلب یہ ہے کہ آئندہ دوباروں میں سے کوئی ایک بات پیش آئے گی تو یہی پر تین طلاقیں پڑ جائیں گی۔ اول یہ کہ زید کوئی ایسی حرکت کرے جو چوری یا خیانت کی حد تک پہنچی ہو (کیونکہ پہلی حرکت جو بحر کے ساتھ کی گئی تھی اسی قسم کی تھی) دوم یہ کہ زید اپنی بیوی کی اجازت کے بغیر اس کو چھوڑ کر کہیں چلا جائے یہ دونوں شرطیں مستقل ہیں ان میں سے کوئی ایک بھی ایسا حال ہو جائے تو اطلاق ہو جائے گی دوسری پائی جائے یا نہ پائی جائے۔ پس صورت مسئلہ میں جب کہ زید اپنی بیوی سے لڑ بھڑ کر اس کی اجازت کے بغیر اپنا سامان کپڑے وغیرہ لیکر اس کے گھر سے چلا آیا اور اس پر کئی دن گزر گئے دوسری شرط کا وجود متحقق ہو گیا اور طلاق معلق واقع ہو گئی۔ زید کا اور اس کے عزیز کا زوجہ سے اجازت مانگنا اس امر کی دلیل ہے کہ وہ خود بھی اپنے اس فعل کو شرط کی خلاف ورزی تصور کرتا تھا اس لئے اجازت حاصل کرنے کی کوشش کرتا تھا لیکن اجازت نہ ملنے پر وہ یوں ہی بلا اجازت عزیز کے گھر رہنے لگا یعنی قصداً شرط کی خلاف ورزی کی اور کوئی پروا نہ کی اور یہ عذر کہ زوجہ اور اس کے والد نے یہ کہا کہ وہ تو جاتے وقت یہ کہہ گیا ہے ”میرا تیرا آخری فیصلہ ہے“ زید کے لئے مفید نہیں ہے اس لئے کہ جب اس کے صفیہ بیان کے بموجب اس نے یہ الفاظ نہیں کئے تھے تو اس کو لازم تھا کہ وہ زوجہ کے گھر میں ہی رہتا تاکہ شرط ساقی کی خلاف ورزی نہ ہوتی۔ ہذا واللہ اعلم بالصواب۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لا

اگر میں نے اس قسم کی کارروائی کی یا تم کو چھوڑ کر چلا جاؤں تو تم پر تین طلاقیں ہیں تو کیا حکم ہے؟

(سوال) زید نے ایک تحریر اپنی زوجہ کے نام لکھی تھی جس کے الفاظ حسب ذیل ہیں۔ ہام بلہیس بعم۔ اگر اس قسم کی کارروائی جو میں نے ضمیر الحق کے ساتھ کی ہے آئندہ کروں یا تم کو چھوڑ کر چلا جاؤں تو تم پر تین طلاق ہیں۔ دستخط محمد عثمان قلم خود۔ ۱۶ جون ۱۹۳۵ء

اس تحریر کے تقریباً ایک ماہ بعد زید اور اس کی زوجہ میں خرج وغیرہ پر بھی کچھ جھگڑا ہوا اور کچھ مار پیٹ کی بھی نوٹ آئی اور اس جھگڑے کے بعد ۱۶ جولائی ۱۹۳۵ء سے ۲۳ جولائی ۱۹۳۵ء تک جس کو ایک ہفتہ سے زیادہ ہو گیا شوہر اپنی زوجہ کو چھوڑ کر اور اپنا کل سامان لیکر چلا گیا اور اس کے بعد اب تک نہیں آیا اور نہ کچھ خبر گیری کی نہ کوئی اطلاع کی۔ دریافت طلب یہ ہے کہ صورت مسئلہ میں زید کی زوجہ پر حسب تحریر یا طلاق واقع ہو گئی یا نہیں؟ المستفتی نمبر ۵۷۳ حافظ حنیف الدین دہلی ۱۲ جمادی الاول ۱۳۵۴ھ ۱۳ اگست ۱۹۳۵ء

(جواب ۲۷۵) اپنا سامان لیکر گھر سے بغیر اجازت زوجہ کے نکل جانا اور پھر متعدد دنوں تک غائب رہنا

(۱) وإذا اضطر الى الشرط وقع عقب الشرط المتعاقب ان يقول لامرأته ان دخلت العارفات طالق (الفتاویٰ الهندیة کتب الطلاق الباب الرابع فی الطلاق بالشرط الفصل الثالث فی تعليق الطلاق ۱/ ۲۰ ط مذجیہ کونہ)

چھوڑ کر چلے جانے میں داخل ہے اس لئے طلاق معلق واقع ہو گئی۔ (۱) فقط محمد کنایت اللہ کان اللہ لہ' (جواب) (از نائب مفتی صاحب) اگر محمد عثمان ۱۶ جولائی ۱۹۳۵ء سے ۲۳ جولائی ۱۹۳۵ء تک اپنی زوجہ جلیس کو چھوڑ کر چلا گیا ہے تو اس کی زوجہ بموجب اس کی تحریر کے مطلقہ مغلطہ ہو گئی ہے بغیر حلالہ کے رجوع کرنا محمد عثمان کا ہرگز صحیح نہ ہوگا۔ (۲) فقط حبیب الرحمن سلین نائب مفتی مدرسہ امینیہ دہلی

اگر تم کو چھوڑ کر کہیں چلا جاؤں تو تم پر تین طلاقیں ہیں چھوڑ کر چلا گیا (سوال) زید بحر کے ہاں ملازمت کرتا تھا اور میان ملازمت میں زید نے بحر کے کچھ روپے غبن کئے بحر کو سم ہو اتو زید روپوش ہو گیا اسی حالت میں زید اپنی زوجہ کے پاس گیا اور مدد چاہی اس کی زوجہ نے بحر کا تمام روپیہ ادا کرنے کا وعدہ کیا لیکن اس شرط پر کہ زید اپنی زوجہ کو اس قسم کی تحریر دیوے کہ "آئندہ اگر میں اس قسم کی کوئی کارروائی کروں جو میں نے بحر کے ساتھ کی ہے یا تم کو چھوڑ کر کہیں چلا جاؤں تو تم پر تین طلاق ہیں" زید چونکہ اس سے قبل بھی کئی دفعہ اس قسم کی حرکت کر چکا تھا اور جب کبھی ایسی حرکت اس سے ہو جاتی تھی تو وہ شرم و خجالت کی وجہ سے روپوش ہو جاتا تھا تحریر دینے والے اور تحریر لینے والے کی مثال اور نیت یہ نہ تھی کہ وہ اس تحریر دینے کے بعد بغیر اجازت زوجہ کے گھر سے باہر قدم بھی نہ نکال سکے بلکہ نیت یہ تھی کہ ایسی کارروائی کرنے کے بعد زید جو روپوش ہو چلا جائے گا وہ آئندہ ایسا نہ کر سکے زید چونکہ دہلی میں اس قسم کی حرکت کر چکا ہے اور دہلی میں ملازمت کرنے کے قابل نہیں ہے اس لئے وہ اپنی فلاں دیہودی کے لئے اپنے والد کے پاس کلکتہ جانا چاہتا ہے یا اور کسی شہر میں ملازمت کی تلاش میں جانا چاہتا ہے لیکن اس کی زوجہ اس کو دہلی سے باہر جانے کی اجازت نہیں دیتی اب زید بغیر اجازت اپنی زوجہ کے دہلی سے باہر جاسکتا ہے یا نہیں؟ المستفتی نمبر ۵۷۷۴ محمد عثمان دہلی ۱۲ جمادی الاول ۱۳۵۳ھ ۱۳ اگست ۱۹۳۵ء

(جواب ۲۷۲) خوند کے اغاظ یہ ہیں "یا تم کو چھوڑ کر چلا جاؤں" اس کا مقصود یہ ہے کہ یہی کی اجازت کے بغیر دہلی (یعنی وطن) سے باہر چلا جائے یا اپنے گھر سے ایسی طرح غائب ہو جائے جس کو یہ کہہ سکیں کہ یہی کو چھوڑ کر صاحبہ کو طلاق ہو گئی (۳) گھر میں سے باہر جانا مطلقاً مبراؤ نہیں ہو سکتا مثلاً نماز کے لئے باہر جانا یا سودا سلف لینے کے لئے گھر سے نکلنے یا گھنٹہ دو گھنٹے کے لئے گھر سے باہر رہنے یا کاروبار کے لئے دن میں

۱. وادھا صافہ الی الشرط وقع عقب الشرط التعاقب ان يقول لامرأته ان دخلت الدار فانت طالق (الفتاویٰ ہندیہ) کتاب الطلاق باب الرابع فی الطلاق بالشرط الفصل الثالث فی تعلیق الطلاق ۱ ۲۰ ط ماجدیہ (کوئٹہ)

(۲) وان كان الطلاق ثلاثا في الحرة وثنتين في الامه لم تحل له حتى تنكح زوجا غيره نكاحا صحيحا و يدخل بها لم يضمنه و يموت عنها والا صل فيه لقوله تعالى فان طلقها فلا تحل له من بعد حتى تنكح زوجا غيره" والمراد الطلقة الباتة الهداية كتاب الطلاق باب الرجعة فصل فيما تحل به المطلقة ۲ ۳۹۹ شركة علمية ملتان

۳. وادھا صافہ الی الشرط وقع عقب الشرط مثل ان يقول لامرأته ان دخلت الدار فانت طالق وهذا لا اتفاق لان الملك فيه في الحال والظاهر بقاءه الى وجود الشرط فيصح يمين او ابقاعا (الهداية) كتاب الطلاق باب الايمان في الطلاق ۲ ۳۸۵ شركة علمية ملتان

حصر سے باہر رہنے پر طلاق نہیں ہوگی کیونکہ ان صورتوں میں عرفاً یہ صادق نہیں آتا کہ وہ بیوی کو چھوڑ کر باہر چلا گیا اور یحییٰ کا دار و مدار عرف پر ہوتا ہے۔ (۱) محمد کفایت اللہ کان اللہ لدہ ذیل

اگر میری اجازت کے بغیر میرے گھر آئے تو میرے حق میں تین طلاق ہوگی (سوال) ایک شخص اس طرح زبان بندی دیتا ہے کہ اپنی زوجہ کے ساتھ جھگڑے کے بعد زوجہ میری لڑکی کو مارنے سے میں خفا ہو کر اس کو اپنے دار مسکونہ سے نکال کر کہا کہ یہ میرے گھر آئے سے تین طلاق ساتھ ہی دوسری دفعہ کہا کہ یہ اگر میری اجازت کے بغیر میرے گھر آئے تو میرے حق میں تین طلاق ہوگی میری یہ بات کہنے کی وجہ یہ ہے کہ میری زوجہ جھگڑے میں ہمیشہ مشغول رہتی ہے کسی طرح سے اس سے روکی نہیں جاتی اور کسی سے ڈرتی بھی نہیں اور مانتی بھی نہیں ایسی حالت میں لڑکی کو مارنے سے میں خفا ہو کر اور اس کے برعکس سے وق ہو کر کہا یہ میرے گھر جانے سے تین طلاق اور یہ بات کہنے کے بعد دل آیا کہ ان کو ڈرانے کے لئے کتا ہوں لیکن جس طرح زبان سے بات نکل گئی وہ ارادہ دل کے خلاف ہو اساتھ ہی یہ کچھ دل کی باتیں کھول کر کہا ہے کہ یہ اگر میری اجازت کے بغیر میرے گھر جائے تو میرے حق میں تین طلاق ہوگی اب گزارش یہ ہے کہ صورت مذکورہ میں تہیز ہوگی یا تعلیق؟ تہیز کی صورت میں ترک انشائت کی وجہ سے عدم وقوع طلاق کا حکم دیا جاسکتا ہے یا نہیں؟ اور ہمارے اس دیار کے عرف و عادات کے لحاظ سے شق اول کو تعلیق کہا جاتا ہے پس بہار تعلیق عدم حدث کی کوئی صورت ہو سکتی ہے یا نہیں؟ دار مسکونہ میں حالف کی سُنوت ہے بر تقدیر تعلیق حالف دار مسکونہ کو ہوض مہر زوجہ مذکورہ سے بچ کر اس میں سُنوت کر سکتا ہے یا نہیں۔ یا یحییٰ فی الفور کے ذریعہ اس کی ربائی کی کوئی صورت ہو سکتی ہے یا نہیں؟ یا اگر کوئی شخص زوجہ مذکورہ کو جبراً انحصار دار مسکونہ میں داخل کر دے تو عدم حدث کی کوئی صورت ہو سکتی ہے یا نہیں؟ دوسری گزارش یہ ہے کہ حالف مذکور اپنی زبان بندی کے کئی روز بعد کہتا ہے کہ میں نے اپنی زبان بندی میں غلطی کی ہے جینی میں نے یہ کہا اگر یہ میرے گھر آئے تو تین طلاق اب حالف کی یہ بات مانی جائے گی یا نہیں؟ المستعنی نمبر ۲۳۵ مولوی فضل الرحمن (ضلع نوابشاہ) ۳ رجب ۱۳۵۴ھ ۲۲ اکتوبر ۱۹۳۵ء۔

(جواب ۲۷۷) (از نائب مفتی) اس واقعہ مرقومہ میں یہ عورت اگر اپنے شوہر کے یہاں آئے گی تو اس عورت پر تین طلاقیں پڑ جائیں گی (۱) آسانی کے ساتھ وقوع طلاق سے خلاصی اس طرح ہو سکتی ہے کہ

۱ والا صلی الان ایمان مبیۃ عبد الشافی علی الحقیقۃ اللغویۃ و عدما علی العرف مالم یو ما یحتملہ اللفظ در مختار و قال فی الرد (قوله و عدما علی العرف) لان المتکلم لما یتکلم بالکلام العرفی اعمی الاقلاط الی براد بها معنیها الی وصعت لہا فی العرف (ہاشم رد المختار مع الدر المختار کتاب الایمان باب الیمین فی الدخول و الحروح و السکی والا نیان والکوب وغیر ذلک ۷۴۳ ط سعید کراچی)

(۲) واداء صافہ الی الشروط وقع عقب الشرط اتفاقا مثل ان یقول لا امراتہ ان دخلت الدار فت طالق (نوری الہدیۃ کتاب الطلاق) الباب الرابع فی الطلاق بالشرط الفصل الثالث فی تعلیق الطلاق بکلمۃ ان واداء غیر ہما ۱۹۲۶ ط ماحدیہ کوئٹہ

بغیر اس عورت نے کہنے کے کہ اس کو ڈولی میں سوار کر میں کسی اور شخص کے کہنے سے یہ عورت ڈولی میں سوار ہو جائے تو کھار ڈولی کو اس کے شوہر کے مکان کے دروازے میں سے اندر لے جا کر مکان میں اتار دیں یعنی کہہ دیں کہ ڈولی میں سے اتر جا تو طلاق کے واقع ہونے سے یہ عورت بچ جائے گی، (فقہاء و حضرات مفتی صاحب قبلہ کی رائے ٹیکر جواب کتبیات) حبیب الرحمن عظمیٰ علیہ رحمۃ

آر فداں کام فلاں وقت معین میں نہ کیا تو میری بیوی کو طلاق واقع ہو جائے گی تو کیا حکم ہے؟

(سوال) زید نے ایک طلاق معق خط معین زبانی دیس مضمون کہ اگر میں زید فلاں کام فلاں وقت معین میں نہ کیا تو میری زوجہ فداں بندہ کو طلاق واقع ہو جائے گی کاتب سے حکم مروجہ سرکاری پر لکھوا کر زوجہ اپنی منہ مذکورہ کے حوالے کیا پھر حائف نے کام معین وقت معین میں نہ کیا بعد عرصہ پانچ چھ مہینے کے یقین وقوع طلاق مفتی حائف کے پاس دعوائے رجوع کیا۔ مگر مفتی صاحب نے سبب عدم ثبوت رجوع فی البدیہہ عموماً اس کا رد کیا پس چند ایام کے بعد حائف نے از سر نو دعوائے ثانی کیا کہ میری ایک شرط تعلیق کی تھی کہ وہ شرط محررہ فی النکاح تھی مثلاً سکونت جو وہ موجود نہیں ہوئی لہذا میری زوجہ بندہ مذکورہ طلاق نہیں ہوئی حالانکہ یہ نسبت ظاہر صک شرط زائد مغیر میں محررہ ہے اور بوقت دعوائے رجوع کوئی شرط زائد کا ذکر نہ تھا اور تو یہ صک میں بھی نہیں اور لحاظ ظاہر صک برادران بندہ شرط زائد کے منکر ہیں اور مناسب شدت مندر اظہار نہیں آیا دعوائے رجوع جو معنی وقوع طلاق تھا مسنون ہے یا نہ؟ اگر مسنون ہے تو صرف کس قرین پر ہوگی تنقیح یعنی دعوائے حائف لولایت رجوع جو اقتضاء اقراء وقوع طلاق اور عدم شرائط زائد ہے اور دعوائے حائف ثانیاً شرط زائد و عدم طلاق بندہ کے درمیان تناقض ہے یا نہ؟ (ذوق و جوال المستفتی نمبر ۸۰۲ محمد موسیٰ پرواضل۔ ذریعہ اسماعیل خاں ۷ اذی الحجہ ۱۳۵۳ھ ۱۲ مارچ ۱۹۳۶ء)

(جواب ۲۷۸) اگر اس شخص نے تعلیق باللفظ کی تھی اور اس کے الفاظ کے شاہد موجود ہیں اور ان الفاظ میں شرط زائد نہ کر نہیں تو اب دعوائے زیادت شرط درست نہیں لیکن اگر تعلیق باللفظ نہ تھی بلکہ بامتنانہ تھی تو اگر زوج خواندہ شخص ہے اور اس نے خود کاغذ پڑھا لیا اور اس پر دستخط کئے یا اسکو حرفا حرفا سنایا گیا اور اس کی شہادت موجود ہو تو اس صورت میں بھی دعوائے زیادت شرط درست نہیں، لیکن اگر وہ ناخواندہ ہے اور سبب استہراف حرفاتی نہیں آتی اور اسے انوکھی لٹوالیہ یا دستخط کرائے (بعض ناخواندہ لوگ بھی دستخط کرنا سیکھ

۱۔ حنفی الرجل لا بدخل ذو فلان فادخل مکرھا لا یحیث هذا اذا حملہ اسان و ادخلہ مکرھا (الفتاویٰ الہدیہ)

کتاب الحنفی الفصل التاسع فی الاہل ۶ ۴۰۰ ط ماحدیہ کنونہ

۲۔ سبب نسب شدت میں یہ موجود ہو تو اس کے مقابلے میں کوئی شہادت معتبر نہیں۔

لیتے ہیں اور دستخطوں کے علاوہ کچھ لکھنا پڑھنا نہیں جانتے) تو اس کا دعویٰ قابل سماعت ہوگا (۱) رہا یہ دعویٰ کہ رجعت کر دینا ہے یہ ایسا معارض نہیں ہے کہ اس سے دعوائے شرط زائد غیر مسوع ہو جائے کیونکہ ان دو باتوں میں اس صورت میں تطبیق ممکن ہے۔ فقط محمد کفایت اللہ کا ان اللہ دہلی

فلان کی ولادہ میں سے جب جب میرا نکاح کسی لڑکی سے ہوگا  
تو میری طرف سے اس پر فوراً تین طلاقیں پڑ جائیں گی!

(سوال) مسأۃ نور بھری ولد عالم خاں ایک ادیزہ عورت کا نکاح میرے ایک کسین عزیز مسکمی محمد خاں سے کر دیا گیا نکاح کرنے والوں کی ناپاک اغراض کچھ بھی ہوں مگر محمد خاں نے ہوش سنبھالتے ہی مذکورہ عورت سے نہایت نفرت کے ساتھ بیزاری کا اظہار کیا اور نہ یہ کہ تین طلاقیں دیدیں بلکہ اپنے لرد گرد و مکروہ فریب کا تہمتا ہوا چال محسوس کر کے اس نے صاف صاف کہہ دیا کہ عالم خاں کی ولادہ میں سے جب جب میرا نکاح کسی لڑکی سے ہوگا میری طرف سے فوراً اس پر تب تب تین پڑتی جائیں گی سائل کو تین سوالوں کا جواب درکار ہے (۱) حنفیہ کے نزدیک حد بلوغ کیا ہے؟ شہی نے پندرہ سال تکھی ہے کیا یہ صحیح ہے؟ (۲) محمد خاں کی عمر طلاق دیتے وقت پندرہ سال تین ماہ تھی اور بلوغ بھی تھا کیا طلاق واقع ہونے میں کوئی شبہ ہے؟ (۳) اگر کسی فریب میں لا کر محمد خاں سے حلالہ کر لیا جائے یا اس کا نکاح عالم خاں کی ولادہ میں سے کسی لڑکی سے کیا جائے تو کیا یہ ممکن ہے؟ المستفتی نمبر ۹۰۲ دوست محمد (کوہاٹ) ۷ صفر ۱۳۵۵ھ ۲۹ اپریل ۱۹۳۶ء

(جواب ۲۷۹) بلوغ احتلام سے یا جب کہ لڑکے کی عمر پندرہ سال کی ہو جائے ثابت ہو جاتا ہے (۱) یعنی پندرہ سال عمر کے لڑکے کی طلاق معتبر ہے (۲) پندرہ سال تین ماہ کے لڑکے کی طلاق پڑ جانے میں شبہ نہیں عالم خاں کی ولادہ میں کسی لڑکی سے محمد خاں کا نکاح درست نہ ہوگا یعنی جب نکاح ہوگا طلاق پڑ جائے گی حلالہ کے بعد بھی طلاق کا سلسلہ جاری رہے گا۔ (۳) محمد کفایت اللہ کا ان اللہ۔

(۱) کیونکہ نہ تو خود لکھا اور نہ دوسرے کے سے ہوئے پر قرار کیا بلکہ لکھے ہوئے میں شرط زائد کا دعویٰ کر رہا ہے حالانکہ کتب فقہ میں تصریح ہے لو استکتب من آخر کتابہ بطلاقہا وقراءۃ علی الزوج لاحذہ الزوج وختمہ وعونہ وبعت بہ الیہا فانہا وقع ان فی الزوج الہ کتابہ وان لم یقرانہ کتابہ ولم یقرانہ ینہ لکنہ وصف الامر علی وجہہ لا یتعلق قضاء ولا دیانۃ وکذا کل کتاب لم یکتبہ بحلقہ ولم یملہ بفسہ لا یقع الطلاق مالم یقرانہ کتابہ (ہامش رد المحتار) کتاب الطلاق مطلب فی الطلاق بالکتابہ ۲/۴۶ ط سعید کراچی

(۲) بلوغ العلام بالاحتلام والا حال والا برال فان لم یوجد فہیما شی فحی ینم لکل منہما خمس عشرۃ سۃ بہ یعنی لتقصیر عمارا ھن زمانا الدر المختار مع ہامش رد المحتار کتاب المأدون الفصل فی بلوغ الغلام ۱۵۳/۶ ط سعید کراچی (۳) ویقع طلاق کل زوج اذا کان عادلا بالغ ولا یقع طلاق الصبی والمحمون والمائم (الہدایۃ کتاب الطلاق فصل ۳۵۸/۲ ط شرکتہ علمیہ ملتان)

(۴) تنحل ای تبطل البینین بطلان التعلیق اذا وحده الشرط مرة الا فی کلماتہ ینحل بعد الدلائل لا قضاۃ عموم الاصل (درمختار) وقال فی الرد (قوله الا فی کلمات) فان البینین لا تنہی بوجود الشرط مرة وافاد حصہ ان منی لاتنہی التکرار و قبل تنہی والعق انہما تنہی عموم الا وفات ففی منی خرجت فوات طاق المعاد ان ای وقت تحقق فیہ الحروج یقع الطلاق لہ لا یقع بحروج آخر (ہامش رد المحتار مع الدر المختار کتاب الطلاق باب التعلیق ۳۵۳/۳ ط سعید کراچی)

شوہر نے کہا ”اگر تیرے سوا کوئی اور پانی لانے والا نہیں ہے، تو تجھے ایک دو تین طلاق دیدیں“ یہ تعلیق طلاق ہے یا تجیز؟

(سوال) زینب کو اس کے شوہر اور اس نے طالب میں سے پانی لانے کی ممانعت کی کیوں کہ وہاں پردے کا کوئی انتظام نہ تھا مگر اس نے اس کی کوئی پروا نہیں کی اور پانی لینے کو چلی گئی جب واپس آئی تو شوہر نے کہا کہ اتنی سخت ممانعت کے باوجود تو پانی لینے کیوں گئی؟ زینب نے کہا کہ اگر میں پانی لینے نہیں جاؤں گی تو کون، نے گا؟ اس کے شوہر نے فحاشی کر کہا کہ اگر تیرے سوا کوئی اور پانی لانے والا نہیں ہے تو تجھے ایک دو تین طلاق دیدیں کہاں جائے گی چلی جا اس مسئلہ میں دو عالم مختلف الزام ہیں ایک صاحب کہتے ہیں کہ یہ تعلیق ہے لہذا اگر زینب کے والد کوئی دوسرا پانی لانے والا ہو تو طلاق نہیں پڑی گی دوسرے صاحب کہتے ہیں کہ یہ تجیز ہے کیونکہ دی ہوئی طلاق کی تجیز کے کیا معنی جب اس نے ایثار کی خبر بلا نظر ماضی دیدی ہے نیز بعد کو کہاں جائے گی چلی جا کہہ کر تجیز کی تاکید کر دی ہے تو تعلیق کیونکر ہوگی۔ گو شرط کا ذکر ہے مگر وہ غرضی ہے۔ المستفتی نمبر ۹۷۳ مولوی کبیر صاحب (ضلع نواکھالی)

(جواب ۲۸۰) اس صورت میں شوہر کے بیان صافی پر فیصلہ ہوگا اس سے دریافت کیا جائے کہ اس کا مطلب کیا تھا اگر وہ ایسا مطلب بیان کرے جس سے تعلیق کے معنی پیدا ہوتے ہوں تو تعلیق ہوگی اور اگر ایسا مطلب ظاہر کرے جس سے تجیز نکلی ہو تو تجیز ہوگی اس کے الفاظ دونوں معنی کے محتمل ہیں اس لئے اس کے صافی بیان سے ایک صورت متعین کی جاسکتی ہے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لدہ دہلی

اگر میں اس مدرسہ کو تمہاری اجازت کے بغیر چھوڑ کر چلا جاؤں تو میری بیوی کو تین طلاق ہو جائیگی

(سوال) بحر نے اپنے بچے زید کو افریقہ اپنے قائم کردہ مدرسے میں پڑھانے کے لئے بلایا زید کے افریقہ آنے کے بعد تقریباً ایک سال تک بحر نے بلا تنخواہ صرف خورد و نوش پر مدرسہ کرائی دہا بحر نے اپنی لڑکی ہندہ کے ساتھ زید کا نکاح کر دیا اور زید اب والدی حیثیت سے رہنے اور مدرسہ کا کام انجام دینے لگا ایسے میں سس جو کہ ہندو کی سوتیلی ماں ہے والدہ کے ساتھ بحر افساد کرنے لگی جس سے زید آرزید نکل گیا اور مدرسہ بھی بحر نے انحصاراً بحر نے تقریباً تین چار ماہ قائم رہا پھر چند دوسروں کی فہمائش پر زید اور بحر سس میں صلہ ہو گئی اور زید ساتھ رہنے لگا پھر ایک روز زید کے کھانے میں کوئی دست آور چیز ملا کر کھادی جس سے خون تک جاری ہو گیا تھا۔ سس نے دست بند ہوئے لیکن کمزوری حد سے بڑھ گئی اس کمزوری کی حالت میں سس اور خسر نے ڈر اور حیم کا کر بالا کرنا حسب ذیل تحریر لکھوائی :-

(۱) نابیر عمی بہ للاحتمال والحق نہ سمعہ فی عدہ الیہ (درمحرر) وفل فی الرد قوله للاحتمال، لمدکوما من الکن واحد من الالاط یحتمل الطلاق وعرد والحق لا مدل علی احد ہما فیصل عن بینہ ویصدق فی ذلک قصہ، مدافع ہمیش رد المحتار مع الدر المختار کتاب الطلاق ص ۳۰۰ ط سعید گرائشی

”تم ثویذ میں اپنی عقل ہوشیاری اور راضی خوشی سے نہ کسی کی عقل ہوشیاری سے نیچے کی شرط اپنی عقل ہوشیاری سے نکال دیتے ہو“ (میں بحر کے مدرسے میں جو نمبر ۱۱ ٹوٹی اسٹریٹ پر ہے اس میں پڑھا سکتا ہوں اور دوسرے مدرسے میں جیسا کہ ماہڈل اور نیوکلر اور تھنوں یا نیو لینڈ کے پڑھانے کا اور دوسرا کوئی کام کرنے کا مجھ کو حق نہیں ہے اگر میں ایسا کروں تو بحر کو حق ہے پولیس کی معرفت سے یا کسی دوسرے کی معرفت سے مجھ کو بلوا سکتا ہے ۱۲) دوسرا اگر میں اس مدرسے کو چھوڑ کر چلا جاؤں تو میری عورت بندہ کو تمین طلاق ہو جائے گی پھر اس پر میرا یہ حق نہیں اور اگر ان کی خوشی اور اجازت سے جاؤں تو جا سکتا ہوں (۳) یہ کہ اس مدرسے میں جتنے بچے پڑھتے ہیں ان کو پھر انے کا مجھ کو حق ہے اور اگر سرکار مجھ کو یہاں سے نکال دے تو یہ کاغذ سے طلاق ہو جائے گی۔“

اس تحریر کے بعد زید تندرست ہوا لیکن مدرسہ بحر کا قاعدہ رہا تو زید نے دوسرے مدرسے میں ملازمت برضائے بحر اختیار کی چند ماہ بعد اس مدرسے سے علیحدہ ہوا تو ایک رئیس نے بحر سے کہا کہ تم اپنے بچے کو داماد نہ لےنا اگر تمہارا مدرسہ پھر جاری کرو اور تنخواہ تمہارے داماد کو میں دوں گا بہت فمائش کے بلوجود بحر راضی نہ ہو اور زید کے متعلق ناشائستہ کام منہ سے نکالنے لگا بدآخیز نے بنا برضا و اجازت بحر شہر سے دوسرے شہر میں ملازمت تلاش کر لی اور وہاں چلا آیا اس عرصہ میں بندہ کو ایک لڑکا بھی ہوا ہے زید وہاں سے وقتاً فوقتاً خط و کتابت کرنے لگا تو بحر واپس کر دیں کہ تاتھ اور کتنا تھا کہ مجھے اس سے کچھ واسطہ نہیں اب سوال یہ ہے کہ یہ برتھری و شرط و حالات مذکور دیا، کے زید کی اس تحریر سے در پھر بلا اجازت دوسرے شہر میں ملازمت اختیار کرنے سے بندہ کو طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟ المستفتی نمبر ۶۷۹۷ فقہ محمود جو ہا سمرگ ۱۳ رجب الاول ۱۳۵۵ھ ۲۳ جون ۱۹۳۶ء

(جواب ۲۸۱) اگر یہ تحریر جبر الکتہ والی گئی ہے تو بالکل غیر معتبر اور غیر مؤثر ہے اس کی کوئی شرط بھی قابل اعتبار نہیں بلکہ اگر جبر واکر لوت ہو تو معتبر ہے اور اس صورت میں شرط نمبر (۱) اس وقت مؤثر ہو سکتی ہے کہ بحر کا مدرسہ نمبر ۱۱ ٹوٹی اسٹریٹ پر ہونے کے باوجود زید اسے چھوڑ کر دوسرے مدرسے میں جاتا اور غیر اجازت جاتا تو طلاق واقع ہوتی لیکن اگر دوسرے شہر میں جانے کے وقت بحر کا مدرسہ نہیں تھا یا تھا مگر اجازت سے گیا تو ان دونوں صورتوں میں طلاق واقع نہیں ہوئی۔ ۱۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لدہ دہلی۔

۱) وفي البحر ان المراد الاكراه على انقطع الصفاق فلما اكراه على ان يكت صفاق امراته فكتب لا تطلق لان الكتابة حيث مقام العادة باعتبار لحد ولا حاجة هنا كذا في الحمية (دمش رد المحتار) كتاب الطلاق ۳ ۲۳۶ ط ۲ سعد کر بنی

۲) واد اصابه الى الشرح وقع غيب الشرط التعاقب ان يقول لا امراته ان دخلت الدار فارت طابق القوي القمينه كتاب الطلاق الباب الرابع في الطلاق بالشرط الفصل الثالث في تعين الطلاق بكلمة ان واد وعبره ۶ ۲۰ ط صاحبہ کوئٹہ

شوہر نے کہا کہ ”اگر میں بیٹوں کا فیصلہ نامنظور کروں تو

یہی تحریر میری طلاق سمجھی جائے تو کیا حکم ہے؟

(سوال) مسماۃ منگو (دختر عید و گھوسی سکنہ ٹونڈل ضلع آگرہ) کا عقد بمرہ ذہن و عقل (ولدہ لیا گھوسی لدھیانہ) سال ۱۹۷۱ء میں بزمانہ بانی مسماۃ ہوا تھا بعد نکاح رخصتی نہیں ہوئی بلکہ جو بات خانگی زوجین میں مقدمہ صبازی ہو گئی چنانچہ اسی دوران میں زوجین نے بذریعہ تحریر اقرار نامہ ثالثین مقرر کر دیئے شوہر مذکور نے علاوہ تحریر اقرار ثالثی کے یہ الفاظ بھی لکھے کہ صورت نامنظور کرنے کے بیچان کو یہ تحریر میری قطع شرعاً قانوناً طلاق صحیح و معتبر سمجھی جائے پس ثالثین نے بعد تحقیقات و لئے جانے بیانات کے یہ طے کیا کہ مسماۃ مذکورہ شوہر موصوف کو مبلغ تین سو روپے دے کر خلع کر لے شوہر مذکور نے فیصلہ بیچان کو نامنظور کیا اور روپیہ لینے سے انکار کیا مسماۃ مذکورہ نے ایک دعویٰ استقراریہ منہ بشی نکاح عدالت دیوانی میں مقدمہ شوہر مذکورہ و ان کی بیویوں اور سی کے استقرار منسوخ ہونے نکاح عدت کا مدعا علیہ مستبدست برداری مہر کیا جانے چنانچہ عدالت مجاز نے بعد تحقیقات و ثبوت یہ تجویز فرمایا کہ دعویٰ استقرار متعلق دلاوری (اسے) مع خرچہ کیطرف ڈگری کیا گیا جب کہ عدالت منصفی گروہ موصوف نے دعویٰ استقرار منسوخ نکاح حق مسماۃ منگو مذکورہ نے جو اپنا عقد ثانی بعد فیصلہ عدالت مدوحہ چار ماہ بعد کیا ہے یہ جائز ہے یا ناجائز؟ المستفتی نمبر ۱۰۹۷ مسماۃ منگو معرفت قاضی ضمیر الدین صاحب (میرٹھ) ۱۴ جنوری الاول ۱۳۵۵ھ ۳ اگست ۱۹۳۶ء

(جواب ۲۸۲) اگر زوج نے یہ تحریر دیدی تھی کہ اگر میں بیٹوں کا فیصلہ نامنظور کروں تو یہی تحریر میری قطعاً شرعاً قانوناً طلاق صحیح و معتبر سمجھی جائے تو بیٹوں کا فیصلہ نامنظور کرنے پر اس کی طرف سے طلاق ہو گئی، اور بعد اقتضائے عدت دوسرا نکاح عورت کا جائز ہو گیا۔ محمد کفایت اللہ کلاں امدلہ ڈبلی

جو کوئی معاہدہ کی خلاف ورزی کرے گویا اس نے اپنی عورت

کو طلاق دے دی تو خلاف ورزی پر طلاق ہوگی یا نہیں؟

(سوال) دو گروہ میں جھگڑا ہوا اور جھگڑا اس قدر طویل ہو گیا کہ ہر ایک گروہ کے آدمیوں نے آپس میں یہ طے کیا اور بقاعدہ کھد دیا کہ ایک گروہ دوسرے سے یہاں نہ تو کھانا وغیرہ کھاوے اور آپس میں کسی کے یہاں نہ رُکی اور نہ اپنی دے اس معاہدے کے جو خلاف کرے تو گویا اس نے اپنی عورت کو طلاق دے دیا یہی معاہدہ دونوں گروہوں کا ہوا کچھ دنوں کے بعد جھگڑا ختم ہوا اور جھگڑا کا معاہدہ جو تھا اس کو ترک کر کے آپس

(۱) وادھا صلیحہ الی الشرط وقع عقب الشرط اتفاق مثل ان يقول لامرأته ان دخلت الدار فالت طالق (المنهاوی الهندیۃ کتب الطلاق) الباب الرابع فی لطلاق بالشرط الفصل الثالث فی تعليق الطلاق مکلمۃ ان وادھا وغیرہ ۱ ۴۲۰ ط ماحدہ کونہ) وقال فی الدرر رحل لیس بعد وجود لشرط مطلقاً لكن وجه فی الملك طلفت وعق والا لا الدرر المحار مع هامی ردالمحار کتاب الطلاق باب التعليق ۳/۳۵۵ ط معبد کمر الشی

(۲) قول الله تعالى: "ولا تعزوا عقدة النكاح حتى يبلغ الكذب أجله" (الفرہ ۲۳۵)



میں کھانہ وغیرہ کما۔ نہ لہذا اب اس صورت میں ان کی عورتوں کو طلاق ہوگی یا کہ نہیں اب اگر طلاق واقع ہو تو اب کی کرنا چاہیے۔ المستفتی نمبر ۳۷۱۱ مبدارزاق صاحب (شلع میدنی پور) ۲۰ جمادی الثانی ۱۳۵۵ھ ۹ ستمبر ۱۹۳۶ء

(جواب ۲۸۳) اگر معاہدہ کے اخلاقیہ تھے کہ جو کوئی معاہدہ کے خلاف کرے گویا اس نے اپنی عورت کو طلاق دے دی تو خلاف کرنے والوں کی بیویوں پر طلاق نہیں ہوگی بلکہ ان پر یمنین کا کفارہ لازم ہوگا، یعنی دس مسکینوں کو پونے دو سیر فی ستمین کے حساب سے گیہوں دینے ہوں گے۔ (۱) فقط محمد کفایت اللہ

اگر میں عمر سے ملوں یا اس کے پاس جاؤں تو میری بیوی پر طلاق ہے تو عمر سے ملنے سے بیوی پر طلاق پڑ جائے گی

(سوال) زید نے حلف اٹھایا کہ میں عمر سے نہ ملوں گا ورنہ اس کے پاس جاؤں گا خالد نے کہا کہ مجھے تمہاری اس قسم کا اعتبار نہیں بلکہ یوں کہو کہ اگر میں عمر سے ملوں یا اس کے پاس جاؤں تو میری بیوی پر طلاق ہے، عینہ ان الفاظ کو زید نے تین بار گماہر چندہ جس دن کے بعد زید عمر کے پاس گیا اور اس سے ملا خالد نے کہا کہ تو نے تو نہ ملنے پر طلاق دی تھی ایسا کیوں کیا زید نے کہا کہ میں بھول گیا تھا لہذا الزور سے شرع فرمایا جاوے کہ صورت مذکورہ میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں اگر واقع ہوئی تو کونسی؟ المستفتی نمبر ۱۳۰۶ مستجاب الدین ریاض الدین صاحبان سوداگران ظروف بازار شری مسجد مولود۔ ارجب ۱۳۵۵ھ ۲۸ ستمبر ۱۹۳۶ء (جواب) (از مولانا خلیل احمد صاحب) بوالموصوب صورت مسئلہ میں تین طلاق واقع ہوئیں لہذا اب بدون حالہ نکاح نہیں ہو سکتا جیسا کہ در مختار میں ہے۔ فی ایمان الفتح ما لفظہ وقد عرف فی الطلاق انه لو قال ان دخلت الدار فانت طالق ان دخلت الدار فانت طالق ان دخلت الدار فانت طالق وقع الثلث وافرہ المصنف (ہامش شامی ص ۵۲۹) (۲) فقط واللہ تعالیٰ اعم بالصواب حررہ الملتحقی رپ الخلیل الصمد المدعو خلیل احمد وقتہ اللہ اترو ولقد مورخہ ۷ ستمبر ۱۹۳۶ء۔

ابواب صوب محمد جب نور شفرل۔ قد اصحاب من اجاب احقر محمد نعیم غفرل مدرس مدرسہ امدادیہ۔

۱۔ یہ محمد غفرلؒ نے اب تیز طلاق میں بوجہ تین طلاق نہیں ہوتی ای طرح یہ دو تعلق طلاق میں اشتباہ نہ جائے تب بھی تعلق نہیں پڑتا کہ تین میں اس قسم کا معنی تحقیق ہوتا ہے اور جب اس کے خلاف کیا تو قسم ٹوٹ گئی لہذا قسم کا کفارہ نہ ہوگا کما فی الدر المختار البین لغة القوة وشرعا عدا عن عقد قوی بہ عرفہ الحالف علی الفعل او التردد لدخل التعليق لانه یبیین شرعا (۱) لدر المختار مع ہامش ردالمحتار کتاب الايمان ۷۰۲ ط سعید کرمانی

(۲) و کفارہ تحریر رقة او اطعام عشرة مسکین کما مر فی الظہار او کسوتہم بما یستر عامۃ البدن وان عحر عنہا کتبنا وقت الافا صاۃ ثلاثۃ ايام ولا، (توبیر الاضرار و شرحہ) وقال فی الرد (فوله عشرة مساکین) ای تحقیقا او تقدیرا حتی لو اعطی مسکینا واحدا فی عشرة ايام کل يوم نصف صاع یحور (ہامش ردالمحتار مع الدر المختار کتاب الايمان مطلب کفارة الیمن ۷۲۵ ط سعید کرمانی)

(۳) الدر المختار مع ہامش رد المحتار کتاب الايمان باب التعليق ۳۷۹ ط سعید کرمانی

الجواب صحیح بندہ عبداللہ غفرلہ مدرسہ اداویہ عربیہ مروا تباو ۲۳ جمادی الثانی ۱۹۵۵ء۔ الجواب صحیح فخر الدین احمد (مدرس لول مدرسہ شاہی مسجد مروا تباو)

(جواب ۲۸۴) (از حضرت مفتی اعظمؒ) بھول جانے کا عذر مفید نہیں اور قضاء تین طلاق پڑنے کا ہی حکم دیا جائے گا۔ (۱) فقط محمد کفایت اللہ کان اللہ نہ دلی

اگر میں شرع کے خلاف کوئی کام کروں تو مجھ پر طلاق اضافی ہوگی، ان الفاظ سے طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟

(سوال) برائے زید پدیر یا مادر پیر اور ان زید مثلاً نکاح کردہ۔ و در وقت نکاح کردن زن صغیرہ و زید کامل عاقل بالغ و دو زن در خانہ پدیر و دو خدمتہ شوہر نیاوردہ شد زیر کہ صغیرہ و دو پس ازیں قسم نکاح کہ ذکر شد از زبان زید الفاظ ذیل جائے حلف یعنی در موضع استعمال حلف صادر شد کہ ”اگر من پس از ایں زمانہ از شریعت مخالفت کردم مرا طلاق اضافی باشد“ این معلوم نیست کہ ایں الفاظ مذکورہ یکبار گفتہ یا دو سہ بار گفتہ۔ و حالف در حالت حلف نمی داند کہ طلاق اضافی چه طور است و کدام الفاظ الطلاق اضافی است پس از چنین حلف از حلف تجاوز از حد شرعی صادر شد پس از حادث شدن زید بن لوبان بلغ شدہ و دو زن و پدیر زن از زید طلب کرد کہ زن خود را بخانہ خود بیاورد زید از علماء فتویٰ طلب کرد کہ برائے زید ایں زن منکوحہ جائز است یا نہ۔ دریں مسئلہ اختلافات کثیرہ از علماء صاحبان واقع شدہ بیان اختلاف ایں است کہ بعض علماء حکم کردہ کہ برائے زید بالکل نکاح کردن جائز نیست۔ خواہ آن زن سابقہ باشد کہ پدیر یا مادر پیر اور ان زید برائے زید نکاح کردہ یا دیگر زن نوباشد زیر کہ ایں الفاظ کہ از زبان زید صادر شدہ کنایہ ہست از طلاق اضافی و حکم طلاق اضافی ایں است کہ بالکل انسان از نکاح کردن محروم می شود و بعض علماء حکم کردہ کہ ایں الفاظ یعنی لفظ اضافی طلاق مہمل است بر ایں چنین لفظ طلاق واقع نمی شود و اضافی واقع می شود۔

و دیگر علماء جواب می دہند کہ قول اول بالکل غلط است زیر کہ عمل بیہین در نکاح کہ قبل از بیہین شدہ بود ہرگز جاری نمی شود نہ غیر اضافی واقع می شود بلکہ برائے زید نکاح کردن جائز است خواہ آن سابقہ بود یا دیگر زن نوباشد خواہ بزبان خود بگوید یا زبان دیگر شخص بود بطور اجازت خواہ اجازت قولاً خواہ کتباً یعنی بہر طور کہ ہست برائے زید حالف نکاح کردن جائز است۔ و از حد خود فدیہ بیہین بر زید واجب شدہ و بعضی علماء حکم کردہ کہ اگر دیگر شخص خواہ ولی زید یا دیگر ولی بود برائے زید نکاح می کند بغیر زن سابقہ یعنی و دیگر زن نو برائے زید نکاح می کنند بغیر اجازت زید قولاً یا کتباً بر ایں تقدیر مذکورہ برائے زید نکاح کردن جائز است و اگر از طرف زید اجازت قولاً یا کتباً واقع شود پس بر تقدیر اجازت زید نکاح کردن و دیگر شخص برائے زید ہم جائز نیست۔ و بر ایں

(۱) لو الحالف مکرهاً او محظناً او داهلاً او ساهياً او ناسياً بان حلف ان لا یحلف ثم نسی و حلف فیکفر مرتین مرة لحنه و احرق ادا فعل المحلوف علیہ عینی لحنیت ”ثلاث مرالیں ج۔“ منها الیمین فی الیمین والحنث فیحنث یعمل المحلوف علیہ مکرهاً (الدر المختار مع هامش رد المحتار کتاب الایمان ۳/۷۰۸، ۷۰۹ ط سعید کراتشی)

اختلاف مذکورہ دوازدہ سال گزشتہ تاہم الوقت وچ مفصل مطلق مذہب خود عمل نہ شدہ آخر الامر ہمہ اختلاف کشندہ صاحبان حلف مذکورہ کہ زید است عمل باتفاق بر فتوی مولانا مولوی مفتی کفایت اللہ صاحب مقرر کردہ کہ بہر طور حکم از طرف کفایت اللہ صاحب خوابہ آمدور جواز نکاح کردن برائے زید مذکورہ یادور عدم ہونا نکاح کردن برائے زید بر آں حکم عمل می نگہم انشاء اللہ تعالیٰ۔

المستفتی نمبر ۱۲۹۲ عزیزانہ صاحب حق شیر درودہ معرفت نور شیر محمد صاحب پشاور ری نووارد دہلی ۲۵ شوال ۱۳۵۵ھ ۹ جنوری ۱۹۳۷ء

(ترجمہ) زید کے واسطے مثلاً اس کے باپ یا ماں یا بھائیوں نے نکاح کیا اور نکاح کے وقت منکوحہ کم سن تھی اور زید جو ان ماقبل بالغ تھا اور کم سنی کی وجہ سے منکوحہ کو شوہر کے گھر رخصت نہیں کیا یا اس طرح کے نکاح سے بعد زید کی زبان سے مندرجہ ذیل الفاظ بطور حلف سے صادر ہوئے کہ ”اگر میں اس وقت کے بعد سے شریعت کے خلاف کروں تو مجھ پر طلاق اضافی ہوگی“ یہ معلوم نہیں ہے کہ یہ الفاظ اس نے ایک دفعہ کہے یا دو تین بار کہے۔

اور زید حالف نہیں جانتا ہے کہ طلاق اضافی کیا چیز ہے اور اس کے الفاظ کس طرح پر ہیں۔ اس حلف کے بعد زید کی طرف سے حدود شرع سے تجاوز سرزد ہوا زید کے حادث ہونے کے بعد اس کی منکوحہ باغ ہو چکی تھی اس کے والدین نے زید سے مطالبہ کیا کہ وہ اپنی منکوحہ کو رخصت کرالائے۔

زید نے علماء سے فتویٰ طلب کیا کہ یہ اس کی منکوحہ اس کے لئے جائز و حلال ہے یا نہیں؟ اس مسئلہ میں علماء نے مختلف فتوے صادر فرمائے بعض علماء نے حکم دیا کہ زید کے لئے بالکل نکاح کرنا جائز نہیں خواہ وہ پہلی ہی عورت ہو جس کا زید کے لئے اس کے باپ یا ماں یا بھائیوں نے نکاح کیا تھا خود کو کوئی دوسری عورت ہو کیونکہ زید کی زبان سے جو الفاظ نکلے ہیں وہ طلاق اضافی سے کن یہ ہیں اور طلاق اضافی کا حکم یہ ہے کہ انسان نکاح کرنے سے بالکل محروم ہو جاتا ہے۔

بعض علماء نے حکم دیا کہ یہ الفاظ جنی لفظ اضافی طلاق مسمیٰ ہے اور ان الفاظ سے طلاق واقع نہیں ہوتی اور اضافی واقع ہو جاتی ہے۔ دیگر علماء جواب میں فرماتے ہیں کہ قول اوں بالکل غلط ہے کیونکہ یحییٰ کا عمل اس نکاح پر جو یحییٰ سے پہلے منعقد ہوا تھا ہرگز جاری نہ ہو گا اور حلاق غیر اضافی بھی واقع نہیں ہوگی بلکہ زید کے لئے نکاح کرنا جائز ہے خواہ پہلی عورت ہو یا دوسری نئی عورت ہو۔ خواہ نکاح اپنی زبان سے ہو یا دوسرے شخص کی زبان سے باجائز زید قول یا کہتہ۔ یعنی جس طرح بھی ہو زید کو نکاح کرنا جائز ہے اور قسم توڑنے کا کفارہ زید پر واجب ہے۔ پھر بعض علماء یہ کہتے ہیں کہ اگر دوسرا شخص ولی زید ہو یا غیر ولی زید کے لئے کسی نئی عورت کا نکاح کرے اور زید کی اجازت قول یا کہتہ نہ حاصل نہ کرے اس تقدیر پر نکاح کرنا جائز ہے۔ اور اگر زید کی طرف سے اجازت قول یا کہتہ واقع ہو جائے تو اس اجازت کے بعد شخص دیگر کا کیا ہوا نکاح بھی جائز نہ ہوگا۔

اس اختلاف پر بارہ سال گزر چکے ہیں اور اب تک اپنے مذہب کے مطابق یہ مسئلہ حل نہیں ہوا آخر

الامر تمام اختلاف کرنے والے علماء نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ صاحب کے فیصلہ کو تسلیم کریں گے اور زید کے لئے حضرت مفتی صاحب موصوف جو حکم صادر فرمائیں گے اسی پر عمل کیا جائے گا۔

(جواب ۲۸۵) قول زید یعنی این افاظ (کہ اگر من خلاف شرع کارے بکتم مر اطلاق اضافی باشد) قوس مہمل است اگر شخص مذکور بعد از ایس حادثہ شود مرد و طلاق لازم نہ گردد و نکاح ادا کہ قبل از حلف شدہ و دایرہ حنف باطل نہ شود، ہو اگر اوجہ از حنف نکاح جدید ہم کند آں نکاح جدید ہم چر بہا شد۔ (۱)

اگر فرضائیں یحییٰ را موثر بہم قرار دادہ شود اثر لوہر نکاح کہ بعد از یحییٰ منعقد کردہ شود خواہد و اہلہ نکاح کے وقت یحییٰ موجود و اثر یحییٰ ہرگز خواہد و۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لدہ دہلی (ترجمہ) زید کا یہ قول کہ ”اگر میں شرع کے خلاف کوئی کام کروں تو مجھ پر طلاق اضافی ہوگی“ بالکل غواور مہمل ہے اگر زید حادثہ ہو جائے تو طلاق لازم نہیں ہوگی اور اس کا وہ نکاح جو پہلے ہو چکا تھا اس حادثہ ہونے سے باطل نہیں ہوگا اور حادثہ ہونے کے بعد وہ جو جدید نکاح کرے گا وہ بھی جائز ہوگا۔

اگر بالفرض اس یحییٰ کو نکاح پر اثر انداز نہ کیا جائے تو وہ اس نکاح پر اثر انداز ہو سکتی ہے جو یحییٰ کے بعد منعقد کیا جائے لیکن جو نکاح کہ یحییٰ کے وقت موجود تھا اس پر ہرگز اثر انداز نہیں ہو سکتی۔

محمد کفایت اللہ کان اللہ لدہ دہلی

اُس میں اسے رکھوں تو اس پر تین طلاق، نکاح کرنے سے تین طلاق واقع ہو جائیں گی (سوال) ایک شخص کے لئے اس کے والد نے ایک عورت کا خطبہ کیا ابتداً گفت و شنید سے وہ شخص اس عورت پر ناراض تھا نکاح کے قبل وہ اپنے ہمسایوں کے ساتھ نکاح کے متعلق گفتگو کر رہا تھا اثناء گفتگو میں ہمسایوں میں سے ایک نے کہا کہ تمہیں اس عورت سے ضرور نکاح کرنا ہوگا۔ اس وقت اس شخص نے کہا کہ اگر میں اسے رکھوں تو اس پر تین طلاق۔ صورت مسئولہ میں بعد نکاح تین طلاق واقع ہوگی یا نہیں یہ تقدیر لوں تحلیل کی ضرورت ہوگی یا زوج کے لئے نکاح ثانی کافی ہوگا۔ نوٹ :- ہمارے یہاں کے محدورہ میں

(۱) اس سے کہ طلاق اضافی کا مصعب یہ ہے کہ ”اگر میں شرع کے خلاف کوئی کام کروں“ تو جب نکاح کروں تو میرے پردہ عورت طلاق سے نہ ہو۔ صورت مسئولہ میں یہ عورت پہلے سے اس کی بیوی ہے اس سے دوبارہ نکاح نہیں کر سکتا پس یہ کام لغو ہو۔ ”لما فی الدر المختار“ و شرط صحۃ کون الشرط معدو ماعلیٰ حظر الوجود (در مختار) و قال فی الرد (قوله لغو) فلا یقع اصلا لان غرضہ منہ تحقیق المعنی حیث علقہ ہامہ محال ہذا یرجع الی قولہما مکان البر شرط انعقاد الیمین خلافاً لابی یوسف (ہامش رد المختار مع الدر المختار) کتاب الطلاق باب التعلیق ۳/۳۴ ط سعید کراچی) پس موجودہ حالت میں جب کہ وہ عورت اس کے نکاح میں پہلے سے ہے اس پر مصعب تعلیق مذکور کے طلاق واقع نہیں ہوگی

(۲) اور جب شرع کے خلاف کوئی کام کرنے سے قسم ٹوٹ گئی تو اب کسی دوسری عورت سے نکاح کرنے سے دوبارہ حادثہ نہ ہوگا کیونکہ قسم ٹوٹ ہو چکی ہے ”لما فی الدر المختار“ و ہذا کلیاً تنحل الیمین ای تبطل الیمین بطلاق التعلیق ان وحد الشرط مرة (الدر المختار مع ہامش رد المختار) کتاب الطلاق باب التعلیق ۳/۳۵ ط سعید کراچی)

رکھوں سے عرفاً نکاح کروں مراد لیا جاتا ہے۔ المستفتی نمبر ۱۳۷۷ مسٹر محمد اظہار صاحب (ضلع اکیاب) ۲۶ ذی الحجہ ۱۳۵۵ھ ۱۰ مارچ ۱۹۳۷ء  
(جواب ۲۸۶) اگر وہ اقرار کرے کہ لفظ رکھوں سے اس کی مراد نکاح کروں تھی تو تین طلاقیں نکاح کرنے پر پڑ جائیں گی، اور بدون تحصیل وہ عورت اس شخص کے لئے حلال نہ ہوگی (۱) اور اقرار نہ کرے تو رکھوں کا لفظ نکاح کروں کے معنی پر محسوس نہ ہوگا اور وقوع طلاق کا حکم نہ ہوگا۔ فقط محمد کفایت اللہ کان اللہ، دہلی

- (۱) شوہر نے بیوی سے کہا "اگر تو گھر میں داخل ہوئی، تو تجھ پر طلاق ہے"
- (۲) شوہر نے بیوی سے کہا "اگر تم خالہ کے گھر جاؤ گی، تو تمہارا الور ہمارا تعلق قطع ہو جائے گا"
- (سوال ۱) (۱) زید نے اپنی زوجہ سے کہا کہ اگر تو گھر میں داخل ہوئی تو تجھ پر طلاق ہے لیکن طلاق کی نیت نہ تھی پھر وہ گھر میں داخل ہوئی تو طلاق مغلط ہوگی یا رجبی؟ (۲) زید نے اپنی زوجہ ہندہ سے ڈرانے کی غرض سے کہا کہ اگر تم خالہ کے گھر جاؤ گی تو تمہارا الور ہمارا تعلق قطع ہو جائے گا لیکن نیت طلاق کی نہ تھی اور نہ جدائی کی نیت تھی نہ بیعت کی نیت تھی محض ڈرانے کے لئے کہا تھا پھر ہندہ زید سے پوشیدہ خالہ کے گھر گئی تو جو حکم ہندہ کے حق میں صادر ہوتا ہے تحریر فرمایا جائے؟ المستفتی نمبر ۱۶۰۶ مولوی محمود خاں صاحب مدرس لول مدرسہ ریاض العلوم (کانپور) ۵ جمادی الاول ۱۳۵۶ھ ۱۶ جولائی ۱۹۳۷ء  
(جواب ۲۸۷) (۱) اس صورت میں اگر عورت گھر میں داخل ہوئی تو طلاق پڑ جائے گی (۲) مگر طلاق رجبی ہوگی (۳) البتہ اگر عورت غیر مدخلہ ہوگی تو طلاق بائن ہوگی مغلط نہ ہوگی (۴) اس صورت میں چونکہ نیت طلاق کی نہیں تھی اور طلاق کا صریح لفظ بھی نہ تھا اس لئے طلاق نہ ہوگی۔ (۵) محمد کفایت اللہ کان اللہ، دہلی

- (۱) اذا اصاب الطلاق الى النكاح وقع عقب النكاح نحو ان يقول لامرأة ان تزوجت فاست طالق او كل امرأة تزوجها فهي طالق ( الفتاوى الہدیة: كتاب الطلاق، الباب الرابع في الطلاق بالشرط الفصل الثالث في تعليق الطلاق بكلمة ان واذا وغيرهما) ۲۰/۱ ط ماحدیه کوئٹہ
- (۲) وان كان الطلاق ثلاثا في الحرة، وثنتين في الامه لم تحل له حتى تنكح زوجا غيره نكاحا صحيحا و يدخل بها لم يملئها او يموت عنها والا صل فيه قوله تعالى ' فان طلقها فلا تحل له من بعد حتى تنكح زوجا غيره والميراث للطلقة الثالثة الہدیة: كتاب الطلاق، باب الرجعة فصل فيما تحل به المطلقة ۳۹۹/۲ ط شركة علمیه ملتان
- (۳) واذا اضاف الى الشرط وقع عقب الشرط اتفاقا مثل ان يقول لامرأته ان دخلت الدار فانت طالق ( الفتاوى الہدیة: كتاب الطلاق، الباب الرابع في الطلاق بالشرط الفصل الثالث في تعليق الطلاق بكلمة ان واذا وغيرهما ۲۰/۱ ط ماحدیه کوئٹہ)
- (۴) و صریحہ مالم یستعمل الا فیہ کتلتک و انت طالق و مطلقة و يقع بها ای بہدہ الالفاظ وما بمعناه من الصریح واحدة رجعية ( الدر المختار مع هامش رد المحتار: كتاب الطلاق باب الصریح ۲۷۳/۳ ط سعید کراچی)
- (۵) فان فرق الطلاق بابت بالاولی ولم تقع الثانية والثالثة وكذا اذا قل لها انت طالق وقعت واحدة ما ذكر نالها بابت بالا ولی ( الہدیة: كتاب الطلاق، فصل في الطلاق قبل الدخول ۳۷۱/۲ ط شركة علمیه ملتان)
- (۶) فالکتابات لا تنطبق بها قضاء الابنية او دلالة الحال وهي حالة مذاكرة الطلاق او العقب ( الدر المختار مع هامش رد المحتار: كتاب الطلاق، باب الكتابات ۲۹۶/۳ ط سعید کراچی)

اُتر آج سے تو نے میرے سامنے رنگین کپڑے پہنے تو میری طرف سے تین طلاق ہے۔  
 (سوال) ایک شخص سے اس کی بیوی کی لڑائی ہوتی ہے لڑائی کا سبب یہ ہوتا ہے کہ مرد رنگین کپڑوں سے خوش ہوتا ہے اور عورت کو رنگین کپڑوں سے رغبت کم ہوتی ہے یہاں رنگین کپڑوں سے مراد گھر کے رکتے ہوئے کپڑے ہیں جو اپنے ہاتھ سے رک کر پہنے جاتے ہیں ایک روز عورت کو کسی محفل میں شریک ہونا تھا اور وہ چاہتی تھی کہ سفید کپڑے پہن کر محفل میں شریک ہو مگر اس وقت سفید کپڑے موجود نہیں تھے اس لیے سبب اصل لڑائی کا ہوتا ہے دن بھر مرد غصہ کی حالت میں رہا تھا کتہ رہا ہے شام کو تیسہ طول پکڑ جاتا ہے مرد غصہ کی حالت میں عورت سے کہتا ہے کہ اُتر آج سے تو نے میرے سامنے رنگین کپڑے پہنے تو میری طرف سے تین طلاق ہے بعد تو میری شہنی بہن کے برابر ہو گئی اب عورت کے پاس گھر کے رکتے ہوئے کپڑوں کے علاوہ بقیہ رکتے ہوئے کپڑے پہنے بہت ہیں جن کو وہ پہننا چاہتی ہے اور اس میں مرد بھی راضی ہے کیا عورت اب رکتے ہوئے ولایتی کپڑے پہن سکتی ہے یا نہیں؟ المستفتی نمبر ۱۶۵۵ فضل حق شارہ اندپانی والے (دہلی) ۲۶، ہمدانی الاول ۱۳۵۶ھ ۱۴ اکتوبر ۱۹۳۷ء

(جواب ۲۸۸) حقیق معقوت سے وہ صورت خارج ہے کہ عورت مرد کے سامنے نہ ہو اور رنگین کپڑے پہن لے یعنی اس صورت میں طلاق نہیں پڑے گی لیکن اگر رنگین کپڑوں میں مرد کے سامنے آجائے تو طلاق پڑ جائے گی۔ (۱)

مرد کے الفاظ میں تو رنگین کپڑوں کا ذکر ہے اور وہ گھر کے رکتے ہوئے اور ولایتی رکتے ہوئے دونوں کو شامل ہے اس کے کلام میں کوئی تفصیل نہیں ہے لیکن اگر جھڑا نہیں کپڑوں کے متعلق تھا جو گھر میں رکتے جاتے ہیں اور ولایتی رنگین کپڑوں کے متعلق نہیں تھا اور مرد بھی اقرار کرتا ہے کہ اس کی نیت بھی ولایتی رنگین کپڑوں سے متعلق نہ تھی تو ولایتی رنگین کپڑوں کے ساتھ طلاق متعلق نہ ہوگی۔ (۲) محمد کفایت اللہ کان اللہ لدہ دہلی

گاؤں کے باشندوں نے متفق ہو کر کہا کہ اگر کوئی شخص پنچایت سے الگ ہو جائے اور مسجد میں نماز نہ پڑھے تو اس کی بیوی کو تین طلاق (سوال) ایک گاؤں میں ایک ہی مسجد ہے کوئی دوسری مسجد نہیں ہے اور وہاں کے باشندوں نے متفق ہو کر

۱) ابوداؤد اصنافہ الی الشرط وقع عقب الشرط اتفاقاً مثل ان يقول لا مراہ ان دخلت الدار فانت طالق الفناوی الہدیۃ کتاب الطلاق الباب الرابع فی الطلاق بالشرط الفصل الثالث فی تعلیق الطلاق مکملہ ان واد وغیرہما ۱/ ۲۰ طحا حادیہ کونہ ۲) حلفہ وال لیعلمہ بکل داعر بمہملیس ای مقصد دخل البلدۃ نقید حلفہ بقیام ولایتہ بیان لکون الیمین المطبوعۃ نصیر مقیدۃ بدلالة الحال ویسعی نقیدہ بقیہ بقدر علمہ (درمختار) وقال فی الرد (قوله نقید حلفہ بقیام ولایتہ) ہذا الحقیص بالمرحان ثبت بدلالة الحال وهو العلم بان المقصود من هذا الاستحلاف رجوعہ بما یدفع شرہ او شر غیرہ بالمرحہ و ہامش رد المحتار مع الدر المختار کتاب الایمان باب الیمین فی الصرب والقتل وغیرہ مطلب حلفہ وال لیعلمہ بکل داعر ۳/ ۸۴۴ ط سعید کراچی

یہ کہ اگر آپس میں کوئی جھگڑا افسوس ہو جائے تو سب مل کر آپس ہی میں فیصلہ کر لیا کریں گے اور پچھتائیت بھی قائم کر لی اور یہ بھی وعدہ کیا کہ سب مل کر مسجد میں بیٹھ کر نماز پڑھا کریں گے اگر کوئی شخص پچھتائیت سے علیحدہ ہو جائے اور مسجد میں نماز نہ پڑھے تو اس کی بیوی کو تین طلاق اور اس بات کو ہر شخص نے منظور کر لیا اتفاق وقت کہ کسی بات پر آپس میں جھگڑا ہو گیا اور چند آدمی پچھتائیت سے فیصلہ ہونے سے پہلے پچھتائیت سے علیحدہ ہو گئے اور مسجد میں نماز بھی پڑھنا چھوڑ دی اور عید اور بقر عید کی نماز بھی علیحدہ پڑھی آیا وہ لوگ جو جماعت سے علیحدہ ہو گئے ہیں ان لوگوں کی بیویوں کو ان لوگوں کے قول کے مطابق تین طلاق ہوئی یا نہیں؟ المسفتی نمبر ۱۸۵۷ محمد امین پیش امام مسجد (آگرہ) ۳۰ رجب ۱۳۵۶ھ ۶ اکتوبر ۱۹۳۷ء

(جواب ۲۸۹) جو لوگ پچھتائیت سے علیحدہ ہوئے اور مسجد میں نماز پڑھنی چھوڑ دی اگر انہوں نے خود یہ تعلیق کی تھی کہ اگر ہم پچھتائیت سے علیحدہ ہوں اور مسجد میں نماز نہ پڑھیں تو ہماری بیوی پر تین طلاق تو سب شک ان کی بیویوں پر طلاق مغلطہ پڑ گئی (اور اگر انہوں نے یہ تعلیق اپنی زبان سے نہیں کی تھی تو ان کی بیویوں پر طلاق نہیں پڑی۔ محمد کذیت اللہ کان اللہ لا ۱۰)

اگر میں ان شرائط کی خلاف ورزی کروں یا زود کو بکروں تو میری زوجہ کو طلاق مغلطہ ہوگی  
”نقل اقرار نامہ“

(سوال) معہ شہراتی ولد علی قوم بڑ قصاب ساکن بازار ہر پت تنج مزرع موضع بھیرا گوند پور پرگنہ تحصیل ضلع رائے بریلی کا ہوں عرصہ قریب بارہ سال کا ہوا کہ منقر کا عقد ہمراہ مسافر مضامی و خیر بخر عیدی بڑ قصاب ساکن تیلیا کوٹ شہر رائے بریلی سے حسب شرع شریف محمدی حدیث حنفیہ کے ہوا اور مسافر کا زور رخصت ہو کر آتی جاتی رہی منقر کی جانب سے اکثر تسامی نان و نفقہ ہوتی رہی چنانچہ منقر نے رائے بریلی آکر رہو پچھان دلو خواہ ہوا کہ منقر کی غفلتوں کا اعتراف کرتے ہوئے زوجہ منقر ہمراہ منقر رخصت کر دی جائے اب منقر مذکور تکلیف روحانی و جسمانی نہ پہنچائے گا قبل اس کے بھی ایک اقرار نامہ منقر نے نسبت بان و نفقہ زوجہ اپنی کو تحریر کر دیا تھا جس کی پابندی منقر سے نہیں ہو سکی پچھان منقر رحم خروانہ ہمراہ منقر زوجہ منقر کو رخصت کر دینے پر آمادہ و تیار ہوئے کہ منقر ایک اقرار نامہ تحریر کر دیوے کہ اب کسی قسم کی تکلیف روحانی و جسمانی زوجہ منقر کو نہ پہنچائے گا اور بآرام نان و نفقہ حسب استطاعت خود کرے گا چنانچہ منقر حسب ذیل کا پابند ہوتا ہے اول یہ کہ منقر زوجہ منقر کو اپنے مکان میں بآرام رکھوں گا کسی طرح کی تکلیف روحانی و جسمانی نہ پہنچاؤں گا ورنہ کوئی کمی نان و نفقہ میں کروں گا اور بموجب روانہ رخصت بھی دیا کروں

(۱) واذا اصاح الى الشريط وقع عقيب الشرط اتفاقا مثل ان يقول لا مراثة ان دخلت الدار فانت طالق (الفتاوى الهيدية) كتاب الطلاق الباب الرابع في الطلاق بالشرط الفصل الثالث في تعليق الطلاق بكلمة ان واذا وغيرهما ۱/ ۴۲ ط حاحدہ کو نہ

گا اور بعد میں آمدورفت رہے گی اگر منقرض نہ ہوگا کے خلاف کرے گا اور تکلیف روحانی و جسمانی پہنچائے گا اور نان و نفقہ میں کمی کرے گا یا زود کو ب کرے تو منقرض اقرار شرعی کرتا ہے اور تحریر کئے دیتا ہے کہ میری زوجہ کو طلاق مغلط ہوگی اور زوجہ منقرض کو اختیار ہوگا کہ وہ جس شخص کے ساتھ چاہے عقد ثانی کر لے جو مجھ کو دعویٰ و حق نہ ہوگا اور منقرض ادا ہے۔ میں مہر کا ذمہ دار ہوگا۔ المستفتی نمبر ۱۹۳۳ عبدالحی صاحب رائے بریلی ۲۰ شعبان ۱۳۵۶ھ ۲۶ اکتوبر ۱۹۳۳ء

(جواب ۲۹۰) چونکہ زوج نے اپنے اقرار میں لکھا ہے کہ اعلان شرائط کی خلاف ورزی کروں یا زود کو ب کروں تو منکوحہ کو طلاق مغلط ہو جائے گی تو اگر زوج نے اس اقرار نامہ کی تحریر کے بعد منکوحہ کو زود کو ب کیا ہے یا غیر شرائط کی خلاف ورزی کی ہے تو منکوحہ پر طلاق مغلط اس کی تحریر کے موجب واقع ہو گئی اور وہ دوسرا نکاح بعد عدت کرنے کی حق دار ہے۔ (۱) محمد کفایت اندکان اللہ لا ذلی

اُردو سے روپے ماہوار نہ دوں یا علیحدہ رہنا اختیار کروں تو اس دن سے میری منکوحہ سے میرا کوئی تعلق نہ رہے گا  
نقل کا تین نامہ

مورخہ ۱۳ مارچ ۱۹۳۶ء ۸ ذی الحجہ ۱۳۵۳ھ

(سوال) اقرار کردہ صحیح و معتبر اسم و نسب خود مظفر حسین خٹک مظفر حسین خاں ساکن قدیمی اندور سے عوض مہر ۵۰۰ روپے کلدار نصف مغلط و نصف موجب رسم شریعت کے ہوا ہے لہذا اس جملہ نکاح میں روزہ و قاضی صاحب بھت قتل و حواس و درستی دماغ کے میں اپنے کو خاص اس تحریر کے ذریعہ پابند کر کے لکھ دیتا ہوں میں اپنی منکوحہ کو نان و نفقہ اور کسی بات کی تکلیف نہ دوں گا اور ہمیشہ اسے ضائع زوجہ خود مسطورہ کو شش سڑوں کا کوئی بات خلاف شرافت کے نہ ہوگی یعنی سخت کلامی و شتام دہی و زود کو ب نہ کروں گا اور اپنے قوت بازو سے کمزوں گا اور اپنی بی بی کے ہاتھ میں دوں گا پورے نہیں لے جاؤں گا اور آمدورفت گھر و عزیز و اقارب سے مانع نہ ہوں گا اور اس بی بی کے ہوتے ہوئے دوسری بی بی نہ کروں گا مزید برآں میں اپنے کو پابند کر کے اقرار کرتا ہوں اور لکھ دیتا ہوں کہ یوم عقد سے میں اور میری منکوحہ خسر خاں و خیر خاں صاحب اور خوشداسن کٹھنوں کی خدمت میں رہوں گا جہاں رہیں گی ہرگز علیحدہ نہ رہوں گا اور خود اپنی کمائی سے ہم میاں بی بی اپنا کھانسیں گے اور جملہ اخراجات و انجمنی انسان کریں گے اور خدا نخواستہ

(۱) واد اصفاء الی الشرط ولف عقب الشرط مثل ان يقول لا مراة ان دخلت الدار فانت طالق وهذا لا اتفاق لان الملك قنہ فی الحال والطاهر بقاء الی وقت وجود الشرط فیصح یسما وابقاء الہدایۃ کتاب الطلاق باب الایمان فی الطلاق ۲ ۳۸۵ ط شرکۃ علمہ ملتان و قال فی الدرر و لحن الیمین بعد وجود الشرط مطلقا لکن ان وجد فی الملك طلاق و عن والا لدر المحتار مع هامش رد المحتار کتاب الطلاق باب التعلیق ۲ ۳۵۵ ط سعید کراتشی (۲) قل اللہ تعالیٰ ولا تعلموا عقدہ النکاح حتی یبلغ الکتاب احملہ الفقرة ۲۳۵



نااتحاق واقع ہو تو نان و نفقہ کو دس روپے ماہوہر اپنی منکوحہ کو بلا کسی عذر و حیلہ ادا کرتا رہوں گا اگر دس روپے ماہوہر نہ دوں یا علیحدہ رہنا اختیار کروں تو اس وقت اور اس دن سے میری منکوحہ سے میرا کوئی تعلق نہ رہے گا حسب شرع میری طرف سے مثل طلاق خلاۃ کے رہیگا یہ چند کلمات بطور اقرار نامہ کے لکھ دیئے ہیں کہ مند ہوں اور وقت ضرورت کام آویں۔ مظفر حسین گواہ نور محمد، نظیر محمد قاضی صاحب وغیرہ

اس صورت میں کہ جس شخص نے یہ کائن نامہ مع گواہ مندرجہ بالا کے تحریر کر کے اپنے کو پابند کائن نامہ کیا ہے مگر وہ اس کائن نامہ کے شرائط کا پابند نہیں ہے تو ایسی صورت میں طلاق مقصور ہوگی یا نہیں۔ جواب مرحمت ہو؟ المستفتی نمبر ۲۰۸۲ ایم کے 'مہمبی' وال (سورت) ۲۵ رمضان ۱۳۵۶ھ م ۳۰ نومبر ۱۹۳۷ء

(جواب ۲۹۱) کائن نامہ کی تمام شرائط کی خلاف ورزی پر طلاق معلق نہیں کی گئی ہے بلکہ طلاق صرف دو شرطوں پر معلق ہے جو لفظ اگر سے شروع ہوتی ہے وہ یہ ہیں کہ جمہورت نااتحاق کے دس روپے ماہوہر نہ دے اور دوسری شرط یہ ہے کہ نفی کو چھوڑ کر عینہدہ رہنا اختیار کرے ان دو شرطوں میں سے کسی ایک کے واقع ہونے پر طلاق ہوگی۔ (۱) محمد کفایت اللہ کان اللہ لدہ دہلی

اگر بموجب اقرار نامہ کے بیوی کے لئے نان و نفقہ کا انتظام نہیں کریں گے تو اپنی بیوی سے لاد عوی ہو جائیں گے کیا حکم ہے؟

(سوال) مسکینی نبی رسول ولد میرا بخش نے ایک اقرار نامہ لکھا اس پر قائم نہیں رہے اور بیوی سے بالکل بے تعلق ہیں جس کو آج چار سال کے قریب ہوتا ہے تو آیا اس اقرار نامہ سے طلاق واقع ہو جائے گی یا نہیں شرط طلاق نامہ یہ ہے کہ مسماۃ فیمہ بی بی دختر میاں جی نور محمد ساکن موضع کب مانوں عرف درگاہ تحصیل گھوسی ضلع اعظم گڑھ کو خرچ خاگی مبلغ صد روپے ماہوہر اور سال میں دو جوڑہ کپڑا ہر ماہ دیا کریں گے اور اردو میان میں کسی طور کا نقص و فتور ہو گا یا ہم فتور پیدا کریں گے تو ہماری ذات و جائیداد سے ساتھ دعوے کے میاں جی نور محمد صاحب وصول کر لیں گے اور علاوہ اس کے یہ بھی اقرار کرتے ہیں کہ بموجب اقرار نامہ کے نہیں انتظام کریں گے تو اپنی بیوی سے لاد عوی ہو جائیں گے۔ المستفتی نمبر ۲۱۰۹ شیخ نور محمد صاحب (اعظم گڑھ) ۹ شوال ۱۳۵۶ھ م ۱۳ دسمبر ۱۹۳۷ء

(جواب ۲۹۲) اگر نبی رسول اقرار کرے کہ اس کا مطلب ان الفاظ سے یہ تھا کہ بیوی کو طلاق ہو جائے گی تو اس کی خلاف ورزی کرنے پر طلاق ہوگئی اور اگر وہ اقرار نہ کرے تو اس اقرار سے تو طلاق نہیں

ہوئی، مگر عورت کو وجہ نان و نفقہ وصول نہ ہونے کے مسلمان حاکم کی عدالت سے اپنا نکاح فسخ کرانے کا حق ہے (۱) محمد کفایت اللہ کا ان اللہ لہ دہلی

شوہر نے بیوی سے کہا "اگر تم اپنے بھائی کے سامنے ہوگی تو تو حرام ہو جائے گی" تو کیا حکم ہے؟

(سوال) زید نے اپنی بیوی سے کسی رنجش کی بنا پر غصہ کی حالت میں کہا کہ اگر تو اپنے بھائی کے سامنے ہوئی تو تو حرام ہو جائے گی اور اسی وقت لوگوں نے زید سے کہا کہ تم ایسا لفظ زبان پر کیوں لاتے ہو تو زید نے فوراً اپنی نشست میں کہا میں طلاق کی نیت سے یہ غلط زبان پر نہیں لایا آپ لوگ خلوہ مخواہ نیا مطلب لگاتے ہیں مگر سامعین اس کی باتوں پر یقین نہ کرتے ہوئے شبہ کرتے ہیں کہ زید نے ضرور نیت طلاق سے کہا ہوگا لیکن لفظ کی گرفت کی وجہ سے نیت طلاق سے انکار کرتا ہے پھر ایسی صورت میں زید کے قول سے طلاق معقوب ہوئی کہ نہیں اگر زید کی بیوی اپنے بھائی کے سامنے ہوئی تو طلاق واقع ہو جائے گی یا نہیں اور لوگوں کا شبہ کہ کمال تک صحیح ہے؟

(۲) زید سے جب لوگوں نے پوچھا اور اس نے کہا کہ میری نیت طلاق کی نہیں ہے بلکہ میں نے دھکی دینے اور اس سے میل جول کرنے سے روکنے کے لئے ایسا کہا ہے اب میں سامنے ہونے کے لئے اجازت دیتا ہوں مگر اس کی بیوی احتیاج اب تک اپنے بھائی کے سامنے نہیں ہوتی ہے اب جب کہ زید نے سامنے ہونے کی اجازت دیدی ہے تو اگر زید کی بیوی اپنے بھائی کے سامنے ہو تو کیا حکم ہے؟ المستفسی نمبر ۲۱۳۳ اور ضوآن محمد غازی (پٹنہ) ۷ اشوال ۱۳۵۶ھ ۲۱ دسمبر ۱۹۳۷ء

(جواب ۲۹۳) منکوحہ کے لئے حرام کا لفظ بغیر نیت طلاق کے بھی طلاق کے معنی ہی پر محمول ہوتا ہے اس لئے پہلا عذر غلط ہے (۲) اب جب اس نے اجازت دیدی تو اب اس کی بیوی کے اپنے بھائی کے سامنے ہونے سے طلاق نہیں پڑے گی کیونکہ پہلی تحقیق بشہادت عرف بغیر اجازت زوج سامنے ہونے پر محمول

(۱) ابن کثیر "اعوانی زوج نہیں ہے" غلط فہمی میں سے ہے صریح طلاق کا لفظ نہیں ہے لہذا اس میں اگر طلاق کی نیت ہو تو طلاق بائیم واقع ہوئی نہ نہیں "مرئیت کا حال" شبہ سے معلوم ہو سکتا ہے، کما فی الدر المختار: فالنکاحات لا تطلق بها قضاء الایہ او دلالة الحال وهي حالة مذاكرة الطلاق او العصب والقول له بسببه في عدم البينة تصوير الايضار و شرح مع هامش رد المحتار: کتاب الطلاق: باب الکلیات ۳۶۶ ۲۹۷ ۳۰۰ ط سعید کراچی

(۲) بیعت من کتاب کتب، نقیض، نفس، مومرہ من غفر مسدود ۱۰۳۳ شہ ۱۰۳۳

(۳) قال لا مراثة است علی حرام ابلاء ان بوی المحرم اولہ بو شینا و طہار ان بواہ و ہفرا ان بوی الکذب و تطلیقہ بائینہ ان بوی الطلاق و ثلاث ان بواہا و یعنی بائینہ طلاق بائینہ ان لم یوہ لعلیہ العرف ( الدر المختار ) مع هامش رد المحتار کتاب الطلاق باب الایلاء ۳۳۳ ط سعید کراچی، و قال فی رد المحتار: والاحاصل ان المتأخرین حالفوا المتقدمین فی وقوع النکاح بالحرام بلائینہ حتی لا یصدق اذا قال لم ام ولا حل العرف الحادث فی زمان المتأخرین ( هامش رد المحتار ) کتاب الطلاق باب الکلیات ۳۹۹/۳ ط سعید کراچی

ہوگی اور اجازت کے ساتھ سامنے ہونا شرط کے وجود کا باعث نہ ہوگا۔ (۱) محمد کفایت اللہ کا لائق اولیٰ

جب تک تم اس شہر میں ہو اگر میں نے یہ امامت کی تو میری عورت کو تین طلاق ہے (سوال) زید و عمرو دو بھائیوں کے درمیان لڑائی ہوئی زید نے عمرو کو ایک کام کرنے پر مجبور کرنا چاہا اور عمرو نے انکار کیا پھر زید نے بہت تنگ کیا اور غصہ ہو کر عمرو کو کہا کہ تو کافر ہے عمرو نے اپنی جان چھڑانے کے لئے بہت غصہ میں کہا کہ ہاں بھائی میں کافر ہوں اور دو خدا ہیں (نعوذ باللہ) اور عمرو کا دل بالکل مطمئن تھا وحدانیت الہی پر عمر غصہ کی حالت تھی کیا عمرو اس کلمہ کے کہنے سے مرتد ہو گیا نہیں؟ پھر کلمہ توحید پڑھ کر عمرو وہاں سے روانہ ہو زید اس کے پیچھے چلا تھوڑی دور جا کر زید نے کہا اچھا بھائی تو میری جگہ پر امامت کرنا میں کسی دوسری جگہ گزارہ کروں گا عمرو نے کہا کہ جب تک تو اسی شہر میں ہو اگر میں نے یہ امامت کی تو میری عورت کو تین طلاق اور دونوں بہت غصہ کی حالت میں تھے زید نے کہا بہت اچھا امامت نہ کرو اور دو تین گھنٹے بعد غصہ فرو ہوا تو دونوں راضی ہو گئے اور اس بات پر اتفاق ہوا کہ دوسرے دن میں اس شہر سے چھا جائوں گا اور تم یہ امامت کرو عمرو نے کہا بہت اچھا! چنانچہ زید سامان لے کر روانہ ہوا اور شہر سے نکل گیا عمرو نے امامت کی تین چار نماز پڑھائی دوسرے دن زید مع سامان کے اسی شہر میں پھر داخل ہوا اور عمرو نے ظہر کی امامت کر لی زید کہتا ہے کہ میرا اس شہر سے واپس جانے کا ارادہ تھا کیا عمرو کی عورت کو طلاق ہو جائے گی یا نہیں؟ اور کیا عمرو کے لئے لول اوپر کے گلے کہنے سے امامت کرنا جائز ہے یا نہیں؟ المستفتی نمبر ۱۸۱۵

مؤید الشیخ علی صاحب صدر مدرس مدرسہ قاسمیہ بلند شہر ۲۳ رجب ۱۳۵۶ھ ۲۸ ستمبر ۱۹۳۷ء

(جواب ۲۹۴) اگر یہ الفاظ کہ ”ہاں بھائی میں کافر ہوں اور دو خدا ہیں“ عمرو نے ہوش و حواس قائم ہونے کی حالت میں کہے ہیں تو وہ اسلام سے خارج ہو گیا، (۲) مگر دوسری بار تعلیق طلاق سے تعلیق صحیح ہوئی اور خلاف ورزی شرط پر طلاق معلق واقع ہو جائے گی اور اگر وہ ہوش و حواس قائم نہ رکھتا تھا یعنی شدت

۱. حلقہ والی لعلہ بکل داعر بمہملی ای مفسد دخل اللدة نقید حلقہ بقیام ولایتہ بیان لکون البین المطلقہ تنصر مفسدہ بدلالة الحق و یسعی تقید بعینہ بوز علمہ (در مختار) وقال فی الرد (قوله نقید حلقہ بقیام ولایتہ) هذا التحصیص بدلمرات ثبت بدلالة الحال وهو العلم بان المقصود من هذا الاستحلاف زجره بما یبلغ شره او شره بمرجه (ہامش رد المحتار مع البز المختار) کتاب الایمان باب البین فی الصرب والقتل وغیرہ مطلب حلقہ والی لعلہ بکل داعر ۳ ۸۴۴ ط سعید کوئٹہ

(۲) اطلاق الرد حل کلمۃ الکفر عمداً لکنہ لم یعتقد الکفر قال بعض اصحابنا لا یکفر لان الکفر یعلق بالصبر ولم یعتقد الصبر علی الکفر وقال بعضہ بکفر وهو الصحیح عدی لامہ استخف بدینہ (ہامش رد المحتار) کتاب الجہاد باب المرتد ۴ ۲۲۴ ط سعید کوئٹہ

(۳) اگر علیہ تجدید ایمان کر لیا ہو اس لئے کہ مرتد ہونے سے کان فرار ہے تو جہاں تک اس کا تعلق ہے تو عورت پر طلاق نہیں ہوگی کیونکہ وقوع طلاق کے لئے عورت کا شہرہ نہ ہونا ضروری ہے، کما فی الرد (قوله و محله المسکوخہ) ای ولو معتدہ عن طلاق رجعی او بان غیر ثلاث فی حرۃ و تنبہ فی امارہامش رد المحتار کتاب الطلاق ۳ ۲۳۰ ط سعید کوئٹہ

نفس میں مسلوب الحواس ہو گیا تھا تو اردو نہیں ہوا، اور تعلیق طلاق صحیح ہوئی اور پھر زید کے شر میں داخل ہونے کی حالت میں جو نماز ظہر عمرو نے پڑھائی اس سے شرط کی خلاف ورزی ہو کر طلاق مغلطہ واقع ہو گئی۔ (۲) محمد کفایت اللہ کا ان اللہ کہ دہلی

## سوال متعلقہ استفتاء سابق

### متعلقہ استفتاء سابق

(سوال) (۱) بصورت فتح نکاح جب یہ الفاظ ”اگر میں نے یہ امامت کی تو میری عورت کو تین طلاق ہیں“ صادر ہوئے تو عورت منکوحہ نہ تھی کیونکہ نکاح جاری نہ ہوا فتح ہو گیا لہذا یہ تعلیق کیونکر صحیح ہوگی۔ اور ازیں حروف شرط میں سے کوئی ایسا لفظ نہیں ہے جو اس امر کو ظاہر کر رہا ہو کہ جب کبھی یہ نکاح کرے گا تو وجود شرط کی وجہ سے طلاق واقع ہو جائے گی۔

(۲) کیا یہ صورت یقین فوری نہیں ہو سکتی کہ اگر زید شر میں رہتا ہو تا اور عمر و اسی وقت امامت کرتا تو ضرور طلاق واقع ہو جاتی نہ کہ واقعہ ایسا نہیں ہوا۔ اور ازیں اگر اس نے زید کے آنے کے بعد اور غصہ کے فرو ہونے کے بعد ظہر کی نماز پڑھائی تو طرف اور کلام متواتر حصین میں امامت سے مراد تو مستقلاً امامت ہے کیونکہ زید نے یہ کہا تھا کہ میری جد پر امامت کرنا نہ یہ کہ ایک وقت کی نماز پڑھانا کیونکہ زید مستقلاً امام ہے ہاں اگر عمر یہ کہہ دیتا کہ اگر کسی وقت بھی میں نے یہ امامت کی تو میری عورت پر تین طلاق ہیں تو اور بات تھی۔ المستفتی نمبر ۲۱۳۵ مورخہ شریعت علی صاحب مدرس اول مدرسہ قاسمیہ بلخ شریعت ۱۷ شوال ۱۳۵۶ھ ۲۱ دسمبر ۱۹۳۷ء

(جواب ۲۹۵) (۱) قال فی الفتح و يقع طلاق روح المرتدة علیها مادامت فی العدة لان الحرمة بالردة غیر متبادلة فانها ترتفع بالا سلام فبقی طلاقہ علیها فی العدة مستبعافانته من حرمتها علیہ بعد الثلاث حرمة مغیة بوطء روح اخر بحلاف حرمة المحرمية فانها متبادلة لا عادة لہا فلا یفید لحوق الطلاق فندة الح (شامی ص ۴۲۵ ج ۲) (۲) اور جب تجزیر طلاق مرتد سے صحیح ہے تو تعلیق بدرجہ اولیٰ صحیح ہوگی۔

۱. وشرائط صحیح العلق والصحو والظوح فلا تصح ردة محرم و معتوه و موسوس و صبی لا یعقل (درمختار) وقال فی الرد، قوله معتوه، عرہ فی البہر الی السراج وهو الناقص العلق و قبل المدہوش من غیر جنون کذا فی المعبر (دعوت رد المحتار مع الدر المختار) کتاب المہر باب المرتد ۴ ۲۲۴ ط سعید کرائشی) وقال فی الہدیه و کذا لو کان معتوہاً موسوساً و معلوماً عنی غنہ بوحہ من الوحوش فهو علی هذا الفای الہدیه کتاب البیہ الباب التاسع فی احکام المرتدین ۲ ۲۵۳ ط ماحدہ کوفہ

۲. سجل البیہ بعد وجود الشرط مطلقاً لکن ان وحده فی الملک طلیق و عنق والا لا (در المختار) مع هامش رد المحتار کتاب الطلاق باب التعلیق ۳ ۳۵۵ ط سعید کرائشی

۳. هامش رد المحتار کتاب النکاح باب نکاح الکافر ۳ ۱۹۳ ط سعید کرائشی

(۲) یمین فور کے احکام اس وجہ سے جاری نہیں ہو سکتے کہ فور کا وجود نہیں پہلے غصہ کی حالت رفع ہو چکی ہے اور عمر و توپہ واستغفار کر کے چاچکا ہے زید نے اس کو جا کر ایک امر پیش کیا اس پر اس نے یمین کی یمین کے الفاظ میں لامت مسئلہ یا عارضہ کا کوئی فرق نہیں کیا گیا اس لئے وہ مطلق لامت پر محمول ہوگی اور شرط کے وجود پر طلاق ضرور ہوگی۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لدلی

مشروط طلاق میں شرط پوری نہ ہونے کی وجہ سے طلاق واقع نہیں ہوگی۔

(سوال) زید نے اپنی شادی کے وقت لہجہ کے اسٹمپ پر اقرار کیا ہے کہ بصورت اتفاق و اتفاق زوجہ کو مبلغ ۱۰ روپے ماہوار گزارہ اس کے والدین کے یہاں بیٹھی کو دوں گا اگر کسی وجہ سے دو ماہ تک رقم گزارہ نہ دے سکوں تو پھر میری زوجہ میری زوجیت سے آزاد ہو جائے گی اور نکاح بعد نکاح متصور ہو گا زید نو ماہ تک تو بے خودی خود کے پاس رہ کر اس کا گزارہ حسب خواہش کرے تاہم اس کے بعد دوسری جگہ ملازم ہو کر چلا گیا جہاں سے دس روپے ماہوار بند ریج مئی آرڈر بھیجتا رہا سید مئی آرڈر دو ماہ کی زید کے پاس موجود ہیں عمر زہ زید نے مئی آرڈر نہیں لئے وہاں سے مئی آرڈر اب نوٹس دے دیا ہے کہ گیارہ ماہ سے تم نے مجھے گزارہ نہیں دیا اس لئے میں تمہاری زوجیت سے بموجب تمہاری تحریر کے آزاد ہوں ہذا رقم مری ۱۰ روپے عند الطلب لہر رقم گزارہ ۱۱ ماہ اور دو روپہ بند ریج عدالت بموجب تمہاری تحریر کے وصول کر دی اس لئے یہ رقم بانی تحریر فائز کے ایسی صورت و حالت میں طلاق واجب ہے یا نہیں؟ المستفتی نمبر ۲۳۳۳ شہر ۱۴

(کوہ شملہ) ۲۳ ربیع الثانی ۱۳۵۸ھ ۲۳ جون ۱۹۳۸ء

(جواب ۲۹۶) اگر زید نو ماہ تک مئی کے ساتھ رہا اور دونوں گزارہ کرتے رہے پھر سنہ میں آیا تو وہاں سے بھی دس روپے ماہوار بچے زوجہ نے مئی آرڈر وصول نہیں کیا تو زید کی طرف سے شرط کی خلاف ورزی نہیں ہوئی اور طلاق واقع نہیں ہوئی۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لدلی

اگر سوا مینہ کے اندر اندر تمہارے مان و نفقہ کی جملہ واجب الادا رقم

پہنچ کر تمہیں اپنے ساتھ نہ لے جاؤں تو میری اس تحریر کو طلاق سمجھو

(سوال) (۱) عبدالرحمن ناکر ایک شخص نے مساقہ طمہ سے نکاح کیا اور سال و نصف سال کے بعد اپنی زوجہ فاطمہ کو اپنے خسر کے مکان پر پہنچا دیا اور خود زوج گدا کر بن کر چلے کشیوں کے بہانہ سے آستانوں مزاروں پر

(۱) بل المطلق بحری علی اطلاع والمقید علی تقييد و اصول الشاشي: البحث الاول في كتاب الله تعالى فصل في المطلق والمقيد ص ۱۱ ط لمبسي كراتسي وقال في التوضيح: حكم المطلق ان يحرى على اطلاع كما ان المقيد على تقييد فاذا ورد اي المطلق والمقيد فان اختلف الحكم لم يحل الحكم المطلق على المقيد (التوضيح والمقيد: فصل حكم المطلق ۱ ۱۹۹ ط مير محمد كراتسي)

(۲) واذا اصابه الي الشرط وقع غيب الشرط انما (الفتاوى الالهية: كتاب الطلاق الباب الرابع في الطلاق دلسرط: الفصل الثالث في تعليق الطلاق بكلمة ان واداو غيرهما ۱/ ۲۰ ط محدثه: كونه)

ہندہ کر مفت کی روئیاں کھانے لگا اور ملازمت وغیرہ سب چھوڑ کر اپنے نوپر کسب حلال کا سدباب ہی کر لیا اسی طرح ڈھائی تین سال تک آوارہ گردی میں اپنا رہا اور فاطمہؓ کے غریب والدین اپنی لڑکی کے نان و نفقہ کا خرچ برداشت کرتے رہے۔

(۲) آخر الامر عبدالرحمن خاں اپنی زوجہ کے شر میں گھومتے گھماتے آنکھ اپنی زوجہ کے پاس آنے کی نیت سے نہیں پہنچا اس ارادہ سے آگیا تھا کہ کسی آستانہ پر چند روز مفت کی روئیاں کھا کر چلتا ہوں مگر اتفاق سے رام میں عبدالرحمن خاں کو اس کے سارے نہ دیکھ لیا اور اسے سمجھا جھکا کر اس کی زوجہ کے پاس لے آیا زوجہ نے اپنے زوج سے نان و نفقہ واجبہ کا مطالبہ کیا اور خود کو ساتھ لے جانے کو مگر سردست عبدالرحمن خاں میں یہ وسعت کہاں تھی کہ مذکورہ مدت کا نان و نفقہ ادا کر کے زوجہ کو سنبھال لے جب کہ اپنا پیٹ پالنا مشکل ہو باآخر زوجہ مذکور نے ایک تحریر منضمہ ذیل کچھ کر زوجہ کے حوالے کی۔

”من محمد عبدالرحمن خاں ولد یحییٰ خاں وچہ تحریر یتیمہ چونکہ میں تمہارے نان و نفقہ کا متحمل نہیں ہو سکا اس لئے میں نے تم کو تمہارے والدین نے مکان پر بھجوا دیا ورنہ انہوں نے ڈھائی تین سال تک تمہارے نان و نفقہ کا خرچ برداشت کیا جب کہ انہوں نے تم کو اتنی مدت سنبھال لے تو میں مزید اس قسم سے مینہ سوا مینہ کی مصلحت اور چاہتا ہوں اگر مینہ سوا مینہ کے اندر اندر تمہارے نان و نفقہ کی جملہ واجبہ اداوار رقم پہنچا کر تمہیں اپنے ساتھ نہ لے جاؤں تو میری اس تحریر کو طاق نہ کیجئے۔ اراقہ عبدالرحمن خاں ولد یحییٰ خاں۔“

عبدالرحمن خاں کی یہی سی و شوق کے ساتھ معلوم ہوا ہے کہ میں جب تک اپنے زوجہ کے ساتھ رہی وہاں تک بھی میرا زوج جیسا چاہیے ویسا صحبت پر قادر نہ تھا اور جس وقت زوجہ نے مذکورہ تحریر میرے حوالے کی اور جانے لگا اس وقت یہ کہہ گیا ہے کہ میں اب دینی کی بات میں نہیں ہوں یہ بات بھی جناب کی خاص توجہ کی محتاج ہے تحریر تحقیق طاق عبدالرحمن خاں زوجہ کے حوالے کر کے چلتا، حتیٰ کہ مدت مطلوبہ ختم ہو چکی اور اس پر بھی آٹھ نو مینے گزار چکے ہیں اور مدت مطلوبہ ختم ہونے کے قبل، جد بذریعہ رجسٹری متحدہ نو سو سے زوجہ کو مدت تحقیق طاق کی یہ دہائی بھی کی گئی مگر جملہ تہا میرے سود ہو میں زوجہ عبدالرحمن خاں فاطمہؓ صورت مسئلہ میں مطلقہ سمجھی جانے کی یا نہیں۔ آپ کی جانب سے شرعی جواب آجانے کے بعد دوسرے نکاح کے لئے عدت کی مدت گزارنے کی ضرورت ہے یا نہیں“

۱۹۳۸ء

(جواب ۲۹۷) یہ تحریر جو عبدالرحمن خاں نے خود اپنے ہاتھ سے لکھ کر زوجہ کو دی معتبر اور تحقیق صحیح ہے اس تحریر کی تاریخ سے سو مینے یعنی ۳۸ دن گزرنے کے بعد زوجہ پر طلاق پڑنی چاہیے کہ اس کو اس مدت میں کل رقم نفقہ وادپ نہ لے لے لی ہو اور اس کے بعد اگر تین مینے آچکے تو مدت بھی ختم

سہمی محمد بن عبد اللہ کان احمدی

شرائط نکاح کے بعد عمل نہ کرنے تو اس کی بیوی مطلقہ ہوگی یا نہیں؟

(سوال) ایک شخص شیخ محمد نامی نے جس کا نکاح خاتون سعیدہ سے ۵ برس قبل ہوا تھا اور جو گزشتہ سہ ماہ میں خاتون سعیدہ کے نان نفقہ کا کوئی منسوبہ نہ کر سکا مورخہ ۱۵ جون ۱۹۳۷ء کو جب موصوفہ سلسلہ روزگار ترک و عین کر رہا تھا تحریر بذاتہ کر دی۔

یہ شیخ محمد ولد غریبی قوم مسلمان سائنس دانیت دار ہیں کہ بوں جو کہ میری شادی و نکاح مسماۃ سعیدہ بنت خنیس خان قوم مسلمان سائنس دان و در چارہ و ازادہ شہر جھانسی سے حرمہ چار سال جب ہوا تھا مگر میں مقرب تک مسماۃ کور کے نان و نفقہ و فیہ و کامنا سب انتظام نہیں کر سکا اس لئے بغرض اطمینان مسماۃ کور کو حسب شرائط طلاق اقرار نامہ کر رہا ہوں۔

(۱) یہ کہ میں مقرب نہیں سے سلسلہ ملازم ہو کر باہر چاہا ہے اور مسماۃ کور جو کہ اپنے والدین کے ہاں حرمہ سے موجود ہے اس کے واسطے آٹھ روپے ماہوار نفقہ وغیرہ روانہ کرتا رہے گا۔

(۲) یہ کہ مقرب اب کبھی مسماۃ کور کو کسی قسم کی کوئی تکلیف روحانی و جسمانی وغیرہ نہ دے گا۔

(۳) یہ کہ مقرب اگرچہ ماہ تک مسماۃ کور کو مہینہ آٹھ روپے ماہوار کے حساب سے نان و نفقہ وغیرہ نہ دے گا اور نہ کسی قسم کی روحانی و جسمانی خیر نہ اور نہ عہد و کلمت رکھے تو یہ اقرار نامہ بطور طلاق نامہ منظور ہوگا اور مسماۃ کور کو بعد از اس سے بعد مدت اختیار ہوگا کہ مسماۃ کور اپنا دوسرا عقد کرے تو مقرب کو عقد ثانی کی نسبت کوئی کارروائی یا چاق و خنجر لاتی کرنے کا کوئی حق و اختیار نہ ہوگا اور یہ طلاق ساتھ رضامندی کے ہوئے اور نہ کوئی میرے رشتہ داروں کو حق اعتراض ہوگا۔

(۴) یہ کہ اگر مقرب نان و نفقہ میسر نہ کرے یا تنہا لوان کرے اور طلاق ہو جائے تو اس صورت میں مسماۃ کور کو اختیار ہوگا کہ تین ماہ بعد از اس سے بعد مدت کے نان و نفقہ رقم مرقدہ لوی مبلغ پانچ سو روپے کا دسویں کرنے اور مجھ کو اور ارٹان میرے کو کسی طرح کا عذر و حیلہ نہ ہوگا۔

(۵) اور یہ کہ مقرب مسماۃ کور کو اپنے ہم نوعی وقت لے جاوے اور وہاں پر کسی طرح کی تکلیف روحانی و جسمانی وغیرہ نہ کرے تو مسماۃ کور کو اختیار ہوگا کہ وہاں اپنا رت میرے اپنے والدین خواہ اپنے کسی رشتہ دار کے یہاں جاسکتی ہے اور کسی وقت مسماۃ کور کو خواہ کوئی حقیقی رشتہ دار باہر رخصت نہ کرے تو اپنے بچے تو مقرب کا عذر و حیلہ نہ کے ساتھ فوراً رخصت کر دے گا اور یہ اقرار نامہ بدست ہوش و حواس اور نہ کسی زور کے ساتھ تحریر کر دیا کہ سند ہو اور وقت ضرورت کام آوے۔ دستخط ظلم خود سید اشتیاق

احمد محمد روکیل کلکٹری جھانسی ۱۵ جون ۱۹۳۷ء

لکھ کر لڑکی مذکور کے ورثاء کے حوالہ کر کے تاہنوز موصوف نے اپنا اقرار پورا نہیں کیا لہذا ان وقت نہ خط و کتابت جس کو عرصہ ایک سال کا ہوا اب دریافت طلب امر یہ ہے۔

(۱) طلاق واقع ہوئی یا نہیں اگر ہونی تو آپ نیز لڑکی کو از روئے شرع عقد ثانی کا اختیار ہے یا نہیں اور عدت ختم ہو چکی یا نہیں؟

(۲) لڑکی شخص مذکور سے زور مرے سکتی ہے یا نہیں؟

(۳) شخص موصوف کو طلاق واقع ہونے کی صورت میں کافی حق باقی رہتا ہے یا نہیں؟

المستفتی نمبر ۲۳۷۰ نمٹنے کی صاحب (جہاں) ۱۳ اپریل ۱۹۳۷ء ۱۲ جون ۱۹۳۷ء

(حوالہ ۲۹۸) اگر شوہر نے قرار نامہ مہیا نہ کیا تو یہاں پر احتیاطاً نشان آگونی لکھا گیا تھا اور پھر چھ ماہ تک فقط مقررہ داخ نہیں کیا اور کوئی خبر گیری نہ کی وہ خط و کتابت رخصتی تو چھ ماہ گزرتے ہی عورت پر طلاق ہوئی اور اس کے بعد تین مرتبہ جنس چکا ہو تو عدت بھی پوری ہوئی وہ اب دو شوہر سے مرے سکتی ہے اور اپنی مرضی سے جہاں چاہے دوسرا نکاح کر سکتی ہے۔ فقط محمد کفایت اللہ کان اہلہ و بی

شوہر نے یہی سے کہا "اگر تو نے زمانہ کیا تو تو میری یہی سے اور اگر تو نے زنا کیا ہے تو میری طرف سے تین دفعہ طلاق ہے تو کیا ختم ہے؟

(سوال) (۱) زید کا نکاح بندہ ہے جو اس کو عرصہ تیس سال کا ہوا ہونا زید سے بندہ کے ایک لڑکے جو کہ اب شادی شدہ ہے اب زید بندہ پر چند شہادت کی وجہ سے زنا کا شک کرتا ہے کہ بندہ نے محمود سے زنا کیا ہونا کہ زید کا دعویٰ ہے محمود کی عمر ۵۰ سال کی ہے زید نے محمود کو بندہ سے زنا کرتے نہیں دیکھا نہ سنی اور گواہ زنا کرتے ہوئے دیکھنے کا ہے۔

(۲) زید نے زہرا داری کے دو آدمیوں سے کہا کہ مجھ کو محمود پر شک ہے کہ اس نے بندہ سے زنا کیا ہوا اس نے محمود اپنے بیٹے پر ہاتھ رکھ کر قسم کھا کر میرا شک دور کر سکتا ہے ان دو آدمیوں نے محمود سے زنا پر ہاتھ رکھ کر قسم کھانے کو کہا محمود نے یہ کہا کہ میں لڑکے پر ہاتھ رکھ کر قسم کھانے کو تیار ہوں اور

۱۔ زاد المعاد فی السیرۃ وقع عقب السیرۃ اتفاقاً علی ان یقول لا مرأه ان دخلت فداہ فانت حلالہ القدوی لہندہ کتاب الطلاق الباب الرابع فی الطلاق بشرط الفیصل الثالث فی علق الطلاق تکلمہ ن واداء وعبرہ ۱ ۴۲۰ ط ماحدہ کرتے

۲۔ وہی فی حل حرہ تجب فی الطلاق بعد الدخول حلقہ او حکمہ ثلاث حبس کما فی بعدہ بحری الحبس الدر المنہج مع ہاضمہ رد المحتار کتاب الطلاق باب العدة ۳ ۵۰ ط سعید کرتی

۳۔ وجب ان سہا او ذہبا وجب لا کرمہ ن سبی الا کرمہ کد عدوی او حوۃ صاحب من بروج و موب جدید الدر المنہج مع ہاضمہ رد المحتار کتاب نکاح باب النہر ۳ ۱۰ ط سعید کرتی



قرآن شریف ہاتھ میں لے کر قسم مانتے کو تیار ہوں کہ میں نے ہندہ سے نہ زنا کیا نہ کبھی بدبختی سے دینا  
بعد ہندہ کو میں اپنی بیٹی کے برابر سمجھتا رہا ہوں ان دو آدمیوں نے زید سے اگر کما کہ محمود ہر قسم کی قسم  
کھائے کو تیار ہے مزید بدگمانی سے باز نہیں آیا۔

(۳) ہندہ قرآن شریف کی قسم کھانے کو تیار ہے اور ہندہ کے ایک بیٹی ہے بیٹی کی قسم کھانے کو تیار  
ہے مگر مزید بدگمانی کرنا ہے۔

(۴) اب یہ معاملہ درپیش ہے کہ زید ہندہ کو شرعی طلاق اس طرح پر دیتا ہے کہ ہندہ کو زید طلاق دیتا ہے  
تین اس شرط پر کہ اگر تو نے زنا نہ کیا تو میری بیوی ہے اور جو تو نے محمود سے زنا کیا ہے تو میری طرف سے  
تین دفعہ طلاق۔

(۵) اب ایسی صورت میں جب کہ ہندہ اور محمود قسم کھا کر زنا سے انکار کرتے ہیں شرعی حاق دینی چاہئے یا  
نہیں اور شرعی طلاق دینے سے طلاق ہوئی یا نہیں اور ہندہ اپنا مزید سے لے سکتی ہے یا نہیں ہر حالت میں  
شرط کے ساتھ طلاق دے یا صاف طلاق دے۔ المستغنی نمبر ۲۳۸۹ محمد مر محمد ظفر (گوزگانوہ) ۱  
ہجری الثانی ۱۳۵ھ ۲ اگست ۱۹۳۸ء

(جواب ۲۹۹) اس صورت میں زنا کا شبہ کرنا اور اس کی وجہ سے عورت کو طلاق دینا درست نہیں اور  
خاندان طلاق دے دے گا تو مرد اور کرنا ہوگا اور طلاق یا شرط دی جائے گی اور فی الواقع زنا نہیں ہوا تھا تو طلاق  
واقع نہیں ہوئی۔ لیکن خاندان کو جب زنا کا شبہ ہے تو عورت سے احتراز کرے گا اور عورت باوجود غیر مطلقہ  
ہونے سے مطلقہ سمجھتی ہو جائے گی لہذا یہ طلاق یا شرط فسخول ہے یا تو خاندان اپنے دل کو عورت کی طرف سے  
صاف کرے اور دونوں میاں بیوی کی طرف سے پھر فسخی طور پر طلاق دے کر علیحدہ کر دے اور اس کا  
مدد کر دے۔ فقط محمد کفایت اللہ کان اللہ لاہ دہلی

### شرائط نامہ کی خلاف ورزی کا حکم

(سوال) ایک شخص مسکین خاقت حسین نے ایک عورت سے نکاح کیا اور نکاح کے پچھ دنوں کے بعد سے  
بیوی کی خبر گیری بالکل چھوڑ دی آمد و رفت بائن و فقت سب بند کر دیا جب عرصہ تک یہ حال رہا تو عورت کے  
والد نے چت پیت بھائی اور اس میں خاقت حسین کو بھائی یا اس پنجائیت میں اس نے ایک اقرار نامہ لکھا جس کی

۱. لا خلاف لا حد ان تاحل نسبه الى عدة معلومة مشہور او سنة صحيح وان كان لا الى عدة معلومة فقد ضعف  
لشراح فہ قال بعضهم صح وهو صحيح وهذا لان العدة معلومة في نفسها وهو الطلاق والتموت الا ترى ان تاحل  
نفس صحيح وان لم يثبت على عدة معلومة كذا في الصحيح الفتاوى الهندية كتاب النكاح الباب السابع في المهر  
نفس احدى عشر في مع المرأة نفسها سہر ہا والتاحل في المهر وما يتعلق بہا ۱ ۳۱۸ ط ماحدہ کوہہ
۲. وان احاله الى الشرط وقع عقب الشرط اتفاقا الفتاوى الهندية كتاب الطلاق الباب الرابع في الطلاق بالشرط  
نفس الثالث في معنى الطلاق بكلمة او ادا وعبر بہا ۱ ۴۲۰ ط ماحدہ کوہہ
۳. قال اللہ تعالیٰ فاما انك سعوف او تسرع باحد الشرف ۲۲۹

نقل اس استحضار کے ساتھ ہے اس پختائیت اور اقرار کے بعد خلافت حسین اپنی بیوی کو لے گیا اور تقریباً ڈیڑھ پونے دو ماہ تک اس کو اپنے ساتھ رکھا اور نان نفقہ بھی دیا اس کے بعد یکایک بغیر ایک روز کا بھی خرچ دینے اور بغیر کوئی انتظام کئے ہوئے گلگت چلا گیا چند روز تک خلافت حسین کے چھوٹے بھائی نے خلافت حسین کی بیوی کو کھانا وغیرہ دیا لیکن عورت کی تکلیف بڑھ چلی اور خلافت حسین کے گھر والوں نے اس کو پریشان کرنا شروع کیا تو عورت اپنے باپ کے گھر چلی آئی۔ س واقعہ کے بعد تقریباً پونے دو برس تک خلافت حسین نے اپنی بیوی کی کوئی خبر نہیں لی نہ نان و نفقہ دیا نہ کبھی لے گیا اور نہ خود کبھی آیا یا جو دیکھ خلافت حسین کے چھوٹے بھائی نے خلافت حسین کو اس کے بارے میں بار بار خط لکھا لیکن کوئی جواب بھی نہیں دیا یا جو دیکھ وہ گلگت میں کھاتا ہے۔

اب سوال یہ ہے کہ مذکورہ بالا صورت حال کو سامنے رکھتے ہوئے اور مسئلہ اقرار نامہ کے بعد خلافت حسین کی بیوی کو طلاق ہوئی یا نہیں اب وہ خلافت حسین کے پاس جاسکتی ہے یا نہیں اور اگر اب وہ عورت دوسرا نکاح کرنا چاہے تو عدت گزارنی پڑے گی یا عدت پوری ہو چکی براہ کرم جواب سے جلد سرفراز فرمایا جاوے۔

نقل اقرار نامہ

میں خلافت حسین ولد رجب علی حمی القائم سکن محمد سبحان کبج تھانہ وضع موگلیر بمقابلہ پنجان محمد حاجی سبحان و صندل پور کے صفیہ آج تاریخ ۱۳ مارچ ۱۹۳۷ء کو حسب ذیل اقرار کرتا ہوں۔

(۱) یہ کہ آج کی تاریخ سے ہم اپنی بی بی کو کھانا کپڑا اچھی طرح سے رکھیں گے اور کھانا کپڑا اپنی اوقات کے موافق دیا کریں گے اور اپنے باپ کے گھر میں محلہ حاجی سبحان پر گنہ موگلیر میں اپنی بیوی کے ساتھ رہا کریں گے۔

(۲) یہ کہ اگر ہم قصد البلاوہ اپنی بی بی کو کھانا کپڑا نہیں دیں اور خبر گیری چھ ماہ نہیں لیں تو ہم کو اپنی بی بی سے کوئی سروکار نہیں ہوگا اور طلاق بائن سمجھی جائے گی اور ہماری بی بی کو اختیار کامل ہوگا کہ وہ اپنا عقد کسی دوسرے مرد سے کر لے اس میں ہم کو کوئی عذر نہ ہوگا۔

(۳) یہ کہ اگر ہم کو یہ ہماری بی بی کو ایک دوسرے سے کسی قسم کی شکایت ہو تو ہم دونوں کو یہ فرض عین ہوگا کہ اپنے گھر والوں کو اپنے محلہ والوں کو آگاہ کریں گے اور ان کے ذریعہ اس شکایت کو رفع کریں گے۔

(۴) یہ کہ اگر کسی قسم کی بد عنوانی ہم سے یا ہمارے والدین سے یا ہمارے ساس سر وغیرہ سے بہ نسبت ہماری بی بی کے ہو جائے تو اس کو فوراً ہر شخص اپنے اپنے محلہ کے چٹوں کو رجوع کریں گے اور تصفیہ کرائیں گے۔

(۵) یہ کہ اقرار نامہ ہم نے خوب سمجھ بوجھ کر لکھوایا ہے کبھی کسی مضمون سے انحراف نہیں کریں گے اور اگر انحراف کریں تو رد باطل و نامسوع ہوگا اس لئے یہ اقرار نامہ لکھ دیا جو وقت ضرورت کام آئے۔ فقط المستفتی نمبر ۲۴۳۸ محبوب علی صاحب محلہ صندل پور (موگلیر) ۲۵ ذیقعدہ ۱۳۵۷ھ ۷ مئی ۱۹۳۷ء



شوہر نے کہا "اگر ہمارے پاس رہنا نہیں چاہتی ہو تو ہم تم کو طلاق دیتے ہیں" تو طلاق واقع ہو گئی یا نہیں؟

(سوال) زید اپنی بی بی منکوحہ کو کسی ناخوشی پر بی بی کے باپ کے گھر پر آ کر جہاں کچھ عرصہ سے بی بی منیم تھی، موجودگی اپنے سرور ساس اور حقیق بھائی کے اور غصہ کی حالت میں اپنی بی بی کو بلاتا ہے بی بی اس وقت جس قدم کے فاصلہ پر ایک کمرہ کے اندر تھی اس کی بی بی اس وقت اس کے پاس نہیں پہنچتی ہے بھائی کی مزید تاکید پر یہ میان کرتا ہے کہ میں اپنے والدین کی تعمیل حکم کرنے آیا ہوں اگر تم ہمارے پاس رہنا نہیں چاہتی ہو تو ہم تم کو طلاق دیتے ہیں۔ طلاق کا لفظ تین مرتبہ کہا اور انھہ کر اپنے مکان پر چلا گیا بی بی کا بیان ہے کہ میں نے کچھ نہیں سنا۔ لوگوں سے بعد میں معلوم ہوا پس ایسی حالت میں واقعہ مذکورہ کے متعلق کیا حکم ہے؟ المستفتی نمبر ۲۵۰۴ نصیب احمد (غازی پور) ۱۸ ربیع الثانی ۱۳۵۸ھ جون ۱۹۳۹ء

(حواص ۳۰۲) یہ طلاق مطلق ہے "اگر تم ہمارے پاس رہنا نہیں چاہتی ہو تو ہم تم کو طلاق دیتے ہیں" اُس فی لی یہ کہے کہ میں رہنا نہیں چاہتی تو طلاق پڑی ورنہ نہیں، محمد کفایت اللہ کا اللہ نہ دہلی

اقرار نامہ کے خلاف کرنے سے طلاق واقع ہوگی یا نہیں؟

(سوال) زید نے نسیمہ جان و خیر اکبر دین کے ساتھ حسب ذیل شرائط و پابندی کے ساتھ نکاح کیا اور نکاح کرتے وقت زید نے خود اپنی طرف سے بطور اقرار نامہ شرائط تحریر کر دی ہیں اور وہ شرائط یہ ہیں۔

(۱) کہ میں اپنی منکوحہ بیوی مسعودہ نسیمہ جان کو تمام زندگی اپنی سسرال کے ساتھ رکھوں گا۔ (۲) اگر مسعودہ نسیمہ جان کو اپنی والدین کے ساتھ کراچی سے علاوہ کسی اور جگہ یا اپنے عزیز وطن کو چلی جائے تو مجھے اسے روکنے کا کوئی حق نہیں ہوگا (۳) جب تک میں اور میری بیوی زندہ ہے میں اپنی بیوی کے ساتھ اس کے والدین کے ساتھ رہوں گا (۴) اگر میں مسعودہ نسیمہ جان سے یا اپنی سسرال کی رضامندی کے بغیر اپنی بیوی کو کسی دوسری جگہ بٹھاؤں یا صرف اپنی بیوی کو سسرال چھوڑ کر کہیں بھی چلا جاؤں تو پھر مجھے اپنی منکوحہ بیوی کے ساتھ کسی قسم کا کوئی تعلق اور حق نہیں ہوگا دریافت طلب امر یہ ہے کہ زید مسعودہ نسیمہ جان کی منکوحہ بیوی کر کے اپنی بیوی کو اپنی سسرال چھوڑ کر علیحدہ ہو گیا ہے کیا ایسی صورت میں زید کی منکوحہ بیوی کو شریعت حقہ کی رو سے طلاق ہوگئی یا نہیں؟ المستفتی نمبر ۲۵۳۶ کرم خاں صاحب (کراچی)

۲۹ جمادی الثانی ۱۴۳۵ھ ۷ اگست ۱۹۳۹ء

(جواب ۳۰۳) نمبر ۴ میں طلاق ہونے کا ذکر نہیں کیا گیا صرف یہ لکھا ہے کہ مجھے اپنی منکوحہ عیسیٰ کے ساتھ کسی قسم کا کوئی تعق اور حق نہیں ہوگا اس سے اس وقت تک طلاق ہونے کا حکم نہیں دیا جاسکتا جب

(١٦) وإذا اضطره إلى الشرط وقع عقب الشرط التعاقب مثل أن يقول لأمرته إن دخلت الدار فانت طالق (القنوازي الهندية كتاب الطلاق) الباب الرابع في الطلاق بالشرط الفصل الثالث في تعليق الطلاق بكلمة إن وإذا وغيرهما ١/ ٤٤ ط م ح حقه كونه

تک کہ زوج اس امر کا اقرار نہ کرے کہ ان الفاظ سے اس نے طلاق کی نیت کی تھی۔ (محمد کفایت اللہ  
کان اللہ ذوہی

شوہر نے کہا ”اگر میرے گھر میں سے شادی میں شریک ہوئی  
ہوگی تو میں نے اس کو طلاق دی“ تو کیا حکم ہے؟

(سوال) زید کا اور زید کے بھانجے کا مکان ایک ہے صرف کوٹھریاں الگ الگ ہیں زید کا اور اس کے  
امدین وغیرہ کا شبیر سے تنازعہ تھا اب بھانجے کی شادی میں زید کی بیوی کو اور والد کو ناسیت مجبور کیا گیا  
مجبوراً زید کی بیوی کو بھی معمولی شہرت برقی پڑی کیونکہ اس درمیان میں زید کی لڑکی سخت دردِ قوت  
میں مبتلا ہو گئی تھی کامل شہرت نہیں ہوئی یعنی بارات میں نہیں گئی ولیمہ کا کھانا کھایا اگرچہ کھانا بھی  
اپنے ہی گھر میں کھایا تھا کیونکہ جملہ شادی کی عورتوں کو زید ہی کے مکان میں کھانا کھلایا گیا تھا۔ یہ ہے  
کہ زید کی بیوی بارات و نکاح میں شریک نہیں ہوئی البتہ زید کے بھانجے کے گھر آئی اگرچہ تھوڑی سی دیر کے  
اسطے بعد شادی کے مکان سے زید کے بڑے بھائی نے زید کو تحریر کیا کہ وہ مجبوری شریک ہونا پڑا تو کیا بہت  
اصرہ کر کے بعد زید نے یہ مضمون سنتے ہی اپنے جسم کو توڑنا شروع کر دیا حالت جنون و غصہ کے اس کی  
زبان سے یہ کلمات ادا ہوئے۔

(۱) میں نے حلاق دیدی اگر گھر میں سے شادی میں شریک ہوئی ہوگی۔ صرف ایک بار پھر دوسرے جلسہ  
میں زید نے حالت جنون ہی کے اپنے زور و خور و غیرہ سے یہ کہا۔

(۲) بس میرے سامنے سے ہٹ جاؤ مکان کو خط بھیج دو اس کو طلاق ہو گئی اس کلمہ میں شادی کا ذکر نہیں  
ہے۔ (۳) پھر حالت جنون ہی کے ایک لفظ زید نے مکانِ عام ہوئے بھائی کو ارسال کیا جس کی نقل یہ ہے اور  
اصل شامل فتویٰ ہے۔

مکرم جناب بھائی قاری صاحب گزارش خدمت ہے کہ عین انتظار کے بعد آپ کا خوشی نامہ ملا کل حال  
سے آگاہی ہوئی بہت خوشی ہوئی۔ اگرچہ والدہ صاحبہ نے شہرت کر لی لیکن اگر میرے گھر میں سے بھی  
شہرت کی ہے تو میں نے اس کو طلاق دی اب بعد عدت پوری کرنے کے اس کو اختیار ہے کہ کہیں جائے اور  
میرے کل حقوق خاگی سامان و مکان اور انگی مر اس کو دے دیا جائے خواہ فروخت کر کے قیمت لے جائے یا اس  
ملکیت کا کچھ بھی کرے اس کو اختیار ہے جب میرا دنیا میں کوئی نہیں ہے تو میں بھی کسی کا نہیں ہوں۔ یہ ضرور  
ہے کہ وہ مہرہ خا تھی لیکن غلہ کے ہزار گن بھی پس چایا کرتے ہیں میں اپنی پستانی دل سے مجبور تھا امید ہے کہ  
خبر آپ کو پہلے ہی مل گئی ہوگی کیونکہ میں نے معین الدین کو پرچہ کے پڑھنے کے بعد ہی جو اپنی کارڈ دے

(۱) الذلک بات لا یطعن بہا قضاء الایۃ اودلالۃ الحال وہی حالۃ مذاکرۃ الطلاق او الغضب تنوقف الالزام الثلاثۃ ناظر  
عسی بہ للاحتمال والقول لہ بیمیہ فی عدم البیۃ (تویر الابصار و شرحہ مع ہامش و المحتار کتاب الطلاق باب  
الکلمات ۳، ۲۹۹، ۲۹۷، ۳۰۰ ط سعید کرانی)

دیا تھا کہ تم یہ مضمون لکھ کر ابھی ڈال دو کیونکہ میری حالت اس قابل نہیں رہی تھی کہ جو میں لکھتا اور نہ اب تک ہے لیکن اس نے میرے کہنے پر شاید عمل نہ کیا ہو گا یہ مفصل اور صاف حال نہ لکھا ہو گا اس وجہ سے پیچہ رہی جس طرح لکھا گیا لکھ کر اس سال خدمت ہے۔ فقط رشید الدین۔

از روئے شرع شریف فرمائیں کہ زید کی بیوی مطلقہ ہوئی یا نہیں اگر ہوئی تو کون سی طلاق ہوئی۔ المستفتی نمبر ۲۵۷۰ جناب مبین الدین صاحب (نئی دہلی) ۲۶ محرم ۱۳۵۹ھ ۶ مارچ ۱۹۳۵ء

(جواب ۳۰۴) اگر یہ تمام واقعات مذکورہ سوال صحیح ہیں تو زید سے دریافت کیا جائے کہ شادی کی شرکت سے اس کی مراد کیا تھی اگر کامل شرکت یعنی بارات و نکاح کی شرکت مراد تھی اور اس پر طلاق مطلق کی تھی تو اس کی بیوی پر کوئی طلاق نہیں پڑی لیکن اگر فی الجملہ شرکت کو بھی ناپسند کرتا تھا اور اس پر طلاق مطلق کی تھی تو اس کی بیوی پر دو طلاقیں پڑ گئیں (۱) مگر دونوں مل کر بھی رجعی طلاق ہوئی (۲) عدت کے اندر رجعت ہو سکتی ہے (۳) سوال میں نمبر ۲ کے الفاظ اس کو خط بھیج دو اس کو طلاق ہو گئی پکار ہیں (۴) ان سے کوئی طلاق نہیں پڑی صرف نمبر ایک اور نمبر ۳ (د) کے الفاظ سے دو طلاقیں ہوتی ہیں نمبر ۳ میں جو الفاظ مذکور ہیں وہ رجعی کو بائن بنانے کے لئے یقینی طور پر حجت نہیں ہیں احتیاط برتی جائے تو تجدید نکاح عدت کے اندر یا بعد عدت کر لی جائے بھر صورت طلاق مطلق نہیں ہے اور حلالہ کی ضرورت نہیں ہے۔ محمد کفایت اللہ، دہلی

میں تمہاری اجازت کے بغیر دوسری شادی نہیں کروں گا  
اگر کروں تو اس بیوی پر ایک دو تین طلاق واقع ہوں گی

(سوال) ایک شخص منشی منصور علی نے اپنی زوجہ ارخول کے کائین نامہ میں لکھا کہ ”میں تمہاری اجازت دوسری شادی نہیں کروں گا اگر سخت ضرورت ہو تو تمہارے والد اور امیر اور اکر کے اور تم سے تحریری اجازت حاصل کر کے کروں گا“ اجازت کرنے سے اس فی فی پر ایک دو تین طلاق واقع ہوں گی ”منصور علی نے ایک دوسری شادی کی ارخول نے طلاق تفویض کی بناء پر ایک طلاق نامہ رجسٹری کر لیا جس میں لکھا کہ میرے شوہر نے مجھ سے اجازت لئے بغیر دوسری شادی کی ہے حکم کے پاس یہ مقدمہ پیش ہوا تو منصور علی نے تحصیل

(۱) پہلی بیانی اور دوسری تحریری پہلی طلاق شدید خسر کی حالت میں تھی لیکن بوش و خواس قائم تھے لہذا وہ بھی واقع ہے۔ وادۃ اصفاء الی الشریط وقع عقب الشرط اتفاقاً مثل ان بقول لا مراۃ ان دخلت الدار فانت طالق (الفتاویٰ الہدیۃ کتاب الطلاق الباب الرابع فی الطلاق بالشرط الفصل الثالث فی تعلیق الطلاق بکلمۃ ان وادۃ وغیرہما ۱/۴۲۰)

(۲) صریحہ مالم يستعمل الا فیہ ولو بالفارسیۃ کطلفک وانت طالق و مطلقۃ بقع بها ای ہذہ الالفاظ وما بمعناھا من الصریح واحدۃ رجعیۃ (المر المختار مع هامش رد المحتار کتاب الطلاق باب الصریح ۳/۴۹ ط سعید کراچی)

(۳) اذا كان الطلاق ثانیاً دون الثلاث فله ان یروحها فی العدة و بعد انقضاءها (الفتاویٰ الہدیۃ کتاب الطلاق الباب السادس فی الرجعة الفصل فیما نحل بہ المطلقة وما یصل بہ ۱/۴۷۲ ط ماحدنیہ کوئٹہ)

(۴) کیونکہ یہ پہلی طلاق کی جڑ ہے نئی طلاق نہیں۔

(۵) نمبر ۱ میں نے طلاق دے دی اگر مگر میں سے شادی میں شریک ہوئی ہو گی البتہ نمبر ۳ کے والد صاحب نے شرکت کر لی لیکن اگر میرے مگر میں سے بھی شرکت کی ہے تو میں نے اس کو طلاق دی

اجازت زبانی کا دعویٰ کیا اور اپنے دعوے پر دو شاہد پیش کئے نیز دخول نے بھی کائن نامہ کی تحریر سے رجوع کیا اور اقرار کیا کہ منصور علی نے مجھ سے اجازت حاصل کر کے دوسری شادی کی ہے اس صورت میں منصور علی کی دوسری بی بی مطلقہ ہوگی یا نہیں اور کیا اس کی زبانی اجازت لے لینی کافی ہوگی؟ ایک موہی صاحب نے اس کے جواب میں لکھا کہ :-

دخول کا پہلا قول غیر معتبر ہے اور منصور علی کی اس سے اجازت زبانی حاصل کرنی اس کے قول ثانی اور شہادت سے ثابت ہے منصور علی نے دوسری بی بی پر طلاق واقع ہونے کو نکاح بلا اجازت کے ساتھ مطلق کیا تھا چونکہ اس نے اجازت حاصل کرنے کے بعد دوسری شادی کی لہذا اس کی دوسری بی بی پر طلاق واقع نہیں ہوگی فتاویٰ عائلیہ میں ہے (۱) فاذا اضافه الى الشرط وقع عقيب الشرط اتفاقاً کائن نامہ مذکور میں "بلا اجازت کرنے سے انہی عبارت تعین طلاق کی ہے اس سے اوپر والی عبارت میں محض وعدہ ہے کہ اگر دوسری شادی کرنی ہو تو قبل شادی پورا امر لو کرے گا اور تحریری اجازت حاصل کرے گا مگر جملہ تعلیق میں اجازت کو مطلق رکھا گیا فتماء انف کے نزدیک جب تک مطلق کو اطلاق پر باقی رہنے کی گنجائش ہو اسکو مقید پر حمل نہیں کیا جاتا البتہ اگر حادثہ ایک ہونے کے ساتھ حکم بھی ایک ہو تو ناچار مقید پر حمل کیا جاتا ہے۔ فی المنار (۲) عندنا لا يحمل المطلق على المقيد واسكانا في حادثة واحدة لا مكان العمل بهما الا ان يكون في حكم واحد وفي التوضيح (۳) حکم المطلق ان يجرى على اطلاقه كما ان المقيد على تقيده فاذا ورد اى المطلق والمقيد فان اختلاف الحكم لم يحمل الحكم المطلق على المقيد ايضاً فيه اذا حمل المطلق على المقيد يلزم ابطال المطلق لانه بدل على اطلاقه والمقيد على تقيده عند الامكان. صورت مذکورہ میں وعدہ کے اندر اجازت مقید ہو تحریری کے ساتھ اور تعلیق میں مطلق ہو تو کوئی تباہی نہیں قرینہ سیاق سے بھی شبہ نہ ہونا چاہیے کیونکہ عبارت ما سبق میں اوائے مر کا بھی ذکر ہے مگر ظاہر ہے کہ اس کے ساتھ طلاق مطلق نہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جملہ تعلیق ما سبق سے مستقل ہے ہذا منصور علی کی زبانی اجازت لے لینی کافی ہوگی جو کہ مطلق اجازت کا ایک فرد ہے۔

دوسرے ایک مولوی صاحب نے اس کا جواب لکھا جس کا ماحصل یہ ہے کہ منصور علی تحریری اجازت حاصل نہ کرنے کی وجہ سے حاث ہو گیا اس لئے کہ قولہ بلا اجازت کرنے سے الخ قولہ تعدی معی فقال ان تعدیت فکذا (۴) کا مشابہ ہے جیسا سوال میں تعدی مقید ہے اور جواب میں مطلق ہے تاہم مقید پر محمول

(۱) الفتاویٰ الہدیۃ کتاب الطلاق الباب الرابع فی الطلاق بالشرط الفصل الثالث فی تعلیق الطلاق بکلمۃ ان واداعبر ہما ۱/۲۰ ط ماجنیہ کوئلہ

(۲) بورالانوار شرح المنار بحث الوجہ الفاسدہ ص ۱۵۹ ط سعید کراچی

(۳) التوضیح والنبوٰی فصل حکم المطلق ۱/۱۶۹ ط میر محمد کراچی

(۴) الدر المختار مع ہامش رد المحتار کتاب الايمان باب اليمين فی الدخول والخروج والسکى والا نیاں والمکوب وغیر ذلک ۳/۷۶۲ ط سعید کراچی

ہے اسی طرح حادثہ مذکورہ میں اجازت مطلقہ کو تحریری اجازت پر محمول کیا جائے گا مجیب ثانی نے توضیح کی ان عبارتوں سے استدلال کیا۔ اللفظ الذی ورد بعد سوال او حادثۃ امان لا یکون مستقلاً (۱)

الخ ص ۱۰۱

جناب والا کے نزدیک مسئلہ کا جو جواب صحیح ہو تحریر فرمائیں دلائل کی بھی تصریح فرمادیں مذکورہ بالا دونوں جواب کی تصریح سوال میں کر دینا اس لئے مناسب معلوم ہوا تاکہ حضرت والا مخالف کے جواب کی وجہ تغلیط ظاہر فرمادیں۔ المستفتی نمبر ۲۶۵۹ مولوی عبدالحلیل صاحب فاضل دیوبند (ڈھاکہ نکال) ۲ صفر ۱۳۶۰ م یکم مارچ ۱۹۴۱ء

(جواب ۳۰۵) مجیب اول کا جواب صحیح ہے پہلی جگہ کا تین نامہ میں لفظ بلا اجازت مطلق ہے دوسری جگہ متعین تیسری جگہ مطلق پہلے دونوں مقام وعدہ کے منفی اور مثبت پہلو ہیں تیسرا مقام تعلیق کا ہے اسے اگر مطلق رکھا جائے تو پہلے مقام کے ساتھ اس کی مطابقت ظاہر ہے اس کرنے کو پہلے مقام کے نہ کرنے کے مقابلہ ہی پر رکھنا لائق ہے۔ یعنی وعدہ یہ تھا بلا اجازت دوسری شادی نہ کروں گا اور تعلیق یہ ہے کہ بلا اجازت کرنے سے الخ و دینی عبارت وعدہ کے متعلق اثباتی پہلو کو بتاتی ہے جس میں تبرعاً اجازت کو تحریری اجازت تک بڑھا دیا گیا ہے لہذا تعلیق پر اس کا اثر نہ ہونا چاہیے اسی طرح اس اثباتی جملہ میں اوئے مگر کا بھی ذکر ہے مگر تعلیق میں نہیں ہے اس لئے اس کا تعلیق پر کوئی اثر نہ ہوگا۔ فقط محمد کفایت اللہ کان اللہ لدہ ولی

نکاح کی طرف اضافت کر کے تعلیق کی 'تو شرط پائے جانے سے طلاق واقع ہو جائے گی یا نہیں؟

(سوال) ایک غیر شادی شدہ خفی شخص نے جو مذہب اربعہ کو حق مانتا ہے یہ کہا کہ اگر وہ یہ کام کرے تو اگر نکاح کرے تو اس کی بیوی پر تین طلاق ایسی صورت میں اگر وہ شخص امام شافعی کے مذہب پر عمل کرے تو کیا شرعاً اس کو اجازت ہے اگر نہیں ہے تو امام اعظمؒ کے مذہب کی بنا پر نکاح کی صورت کیا ہے نیز اگر چائے لفظ اگر کے وہ لفظ یہ کہے کہ جب کبھی وہ نکاح کرے یعنی لفظ (کل) تو اس کی بیوی پر تین طلاق تو کیا ایسی مجبوری کی صورت میں امام شافعی کے مذہب پر عمل کر سکتا ہے اگر کر سکتا ہے تو کیا فتویٰ مفتی شرط ہے اگر وہ شخص خود بھی عالم ہو تو کیا اپنے رائے کے مطابق امام شافعی کے قول پر عمل کر سکتا ہے اگر کسی نے مجبوری کے ماتحت کر لیا تو گناہ ہوگا یا نہیں اگر ہوگا تو کس قسم کا گناہ؟ المستفتی نمبر ۲۶۵۹ محمد صالح و عبدالرحمن

جامع مسجد امروہہ (مراد آباد) ۲ رجب ۱۳۶۰ھ ۲۸ جولائی ۱۹۴۱ء

(جواب ۳۰۶) "اگر" "جب کبھی" دونوں صورتوں میں یحیٰی کے بعد نکاح کرنے سے منکوحہ پر تین



طلاقیں پڑ جائیں گی اور یحییٰ منحل ہو جائے گی (۱) دوسرے نکاح میں طلاقیں نہیں پڑیں گی (۲) کلہا کا مطلب یا تو تکرار لفظ ”جب“ سے پیدا ہوگا مثلاً یوں کہ ”جب میں نکاح کروں“ یا لفظ بھی لانے سے مثلاً یوں کہ ”جب بھی نکاح کروں“ (۲) اور ان دونوں صورتوں میں شخصی کی صورت یہ ہے کہ خود نکاح نہ کرے بلکہ کوئی فضولی اس کے امر اور اجازت کے بغیر اس کا نکاح کر دے اور یہ اجازت بالقول نہ دے بلکہ اجازت بالفعل دے مثلاً امر ادا کر دے یا منکوحہ سے وطی کر لے تو طلاق نہیں پڑے گی۔ (۲) محمد کفایت اللہ کا انشاء اللہ دلی

شوہر نے بیوی سے کہا ”اگر ایک ہفتہ کے اندر نہ آؤ گی تو طلاق ہو جاوے گی“ تم کو طلاق ہے تم کو طلاق ہے زوجی کیا حکم ہے؟

(سوال) مسکمی سعید احمد نے ایک تحریر اپنی بی بی صفائی کو دی جو بعینہ درج ذیل ہے:-

”اپنی بی بی صفائی کا کہا کرتا ہوں میں۔ اگر ایک ہفتہ کے اندر نہ آؤ گی سیکے میں سے تو طلاق ہو جاوے گی تم کو طلاق ہے تم کو طلاق ہے زوجی“

میان حلقی سعید احمد کا۔ ”میان کیا کہ طلاق نامہ لکھے ہوئے قریب ایک ماہ کے ہو لکھنے کے بعد میں نے رکھ دیا پھر اس نے لے لیا یعنی صفائی نے اور اس نے کہا تھا کہ طلاق نامہ لکھ دو اور اس میں یہ شرط لکھ دو کہ اگر ایک ہفتہ کے اندر نہ آؤ گی تو طلاق ہو جائے گی اگر نہ لکھو گے تو بھی سستی نہ کرنے دوں گی طلاق نامہ لکھنے کے بعد دو مرتبہ یہاں سیکے آئی ہے اس مرتبہ کو لے کر پہلی مرتبہ طلاق نامہ لکھنے کے بعد جو آئی تھی سات آٹھ دن کے بعد آئی تھی اور صرف چار روزہ کر سیکے میں پھر میرے گھر گئی اس کے بعد ہمارے یہاں دس روزہ کر جب دوبارہ سیکے میں آئی پھر نہیں گئی“

میان حلقی صفائی کا۔ ”طلاق نامہ جو ملا ہے مجھ کو پندرہ سولہ روزہ ہو گا جب میں یہاں سیکے سے گئی اس کے دو تین روزہ ملا ہے جب یہ طلاق نامہ ملا ہے اس کے دس پندرہ روز قبل کا لکھا ہوا ہے۔“

(۱) ادا صاف الطلاق الی الکاح وقع عقب الکاح نحو ان یقول لا مراۃ ان ترو جئت فانت طالق او کل امرءة الترو جھا فھي طالق (الفتاویٰ الہدیۃ کتاب الطلاق الباب الرابع فی الطلاق بالشرط الفصل الثالث فی تعلیق الطلاق بکلمۃ ان واذ وغیر ہما ۱/۲۷۰ ط ماجدہ کونہ)

(۲) و فیہا کلھا تحل ای تبطل البیمین بطلان التعلیق اذا وحده بشرط مرة (المیر المختار مع ہامش رد المحتار کتاب الطلاق باب التعلیق ۳/۳۵۲ ط سعید کرتشی)

(۳) الا فی کلمۃ فانت یحل بعد الثلاث لا تنقضہا لھا عموم الافعال کانتضاء کل عموم الاسماء فلا یقع ان نکحہا بعد زوج آخر الا اذا دخلت کلمۃ علی الزوج نحو کلمۃ تروحت فانت کذا (المیر المختار مع ہامش رد المحتار کتاب الطلاق باب التعلیق ۳/۳۵۲ ط سعید کرتشی)

(۴) حلف لا ینزوج فزوجہ فضولی فاجاز بالقول حث و بالفعل و منہ الکتابة خلافا لام سماعا لا یحت بہ یفتی خانبة (در مختار) وقال فی الرد (قرئہ بالفعل) کعبۃ المہر او بعضہ بشرط ان یصل الیہا ... و کتبیلہا بشہوة و سماعہا لکن یکرہ تحریمہا لقرب بقاء العقد من المحرم بحر (ہامش رد المحتار مع المیر المختار کتاب الایمان باب البیمین فی الصرب والقتل وغیر ذلک مطلب حلف لا ینزوج فزوجہ فضولی ۳/۸۶۶ ط سعید کرتشی)

یہ خیال ہے کہ مریہ بعد ہوئی تھی اس وقت کا لکھا ہوا ہے مریہ بند ہونے کے بعد جب میکے آئی اور چار روز رہ کر وہاں یعنی سسرال گئی اور وہاں دس روز رہی پھر اس کے بعد جب دوبارہ میکے آئی ہوں آج بارہ روز ہوئے طلاق نامے کا سبب مجھ کو معلوم نہیں طلاق نامہ لکھنے کو میں نے اس بات پر کما تھا کہ جب انہوں نے کہا کہ میکے میں ملی ہو اس پر میں نے کہا کہ اگر ایسا سمجھتے ہو تو طلاق نامہ لکھ دو یہ ہیں بیانات زوجین کے۔

اب سوال یہ ہے کہ طلاق نامہ لکھنے اور اس سے مطلع ہونے کے بعد میکے گئی اور صرف چار روز رہ کر شوہر کے یہاں واپس آگئی اب اس کے بعد دس روزہ کر دوبارہ میکے گئی اور ایک ہفتہ سے زیادہ رہ گئی اس صورت میں طلاق واقع ہوگی یا نہیں؟ اگر واقع ہوئی تو کیسی؟ ایک طلاق رجعی یا تین طلاق مغلطہ؟ اور پہلی بار جب کہ ایک ہفتہ کے اندر واپس آگئی تو شرط ختم ہو گئی یا باقی رہی؟ یا دوبارہ میکے جا کر ایک ہفتہ سے زیادہ رہنے پر شرط پائی جائے گی اور طلاق واقع ہوگی۔ شرط کا وجود کب سے شروع ہوگا؟

(جواب) (از قسیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی) جب ہفتہ کے اندر ایک بار واپس آئی تو تعلیق ختم ہو گئی اور ہر بار جانے کے بعد کی واپسی مراد نہیں ہو سکتی کیونکہ لفظ ”اگر“ عموم کے لئے نہیں۔ اشرف علی عفی عنہ (جواب) (از مولانا مفتی ریاض الدین صاحب دارالعلوم دیوبند) جب ایک ہفتہ سے کم میں واپس آئی کسی قسم کی طلاق نہیں پڑی کیونکہ شوہر نے دو طلاق کو ایک ہفتہ نہ آنے پر معلق کیا ہے شرط نہیں پائی گئی طلاق نہیں پڑی وتسلیم الیمین بعد وجود الشروط (درمختار) (۲) صورت مذکورہ میں وجود شرط نہیں ہوا اگر شرط کا وجود ہو تا تو طلاق پڑتی شرط کا وجود نہیں ہوا طلاق بھی نہیں پڑی صورت مذکور میں چونکہ شرط نہیں پائی گئی طلاق کسی قسم کی نہیں پڑی۔ ریاض الدین عفی عنہ مفتی دیوبند۔

(جواب) (از مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب امرتسری) قرینے سے معلوم ہوتا ہے کہ قضیہ وکتبہ ہے مستقرہ نہیں۔ پس پہلی دفعہ آجانے کے بعد اس شرط کا اثر نہیں رہتا و طلاق واقع نہ ہوگی کیونکہ یہ شرط کے ساتھ ہی واستقرہ۔ واللہ اعلم (ابوالوفاء ثناء اللہ عفی عنہ امرتسری)

(جواب) (از مولانا سید سلیمان صاحب ندوی دارالمصنفین اعظم گڑھ) جب پہلی دفعہ چار روز کے بعد واپس آئی شرط ختم ہو گئی دو طلاق جو بعد میں ہے وہ الگ نہیں ہے بلکہ اس پہلی شرط کا بیان ہے اس لئے کسی قسم کی کوئی طلاق نہیں پڑی۔ سید سلیمان ندوی

(جواب) (از مولانا حبیب الرحمن صاحب مدرس اول مدرسہ مفتاح العلوم مؤ) صورت مسئلہ میں طلاق واقع ہو گئی لفظ ”اگر“ عربی کے لفظ ان کا ترجمہ ہے اور ان تراشی کے لئے ہوتا ہے (اشباہ)۔ ہاشم طیکہ فور کا

(۱) مریہ ہونے کے دن سے بیانات قلم بند ہونے تک ایک ماہ ہوتا ہے۔

(۲) الدر المختار مع ہامش رد المحتار کتاب الطلاق باب التعلیق ۳۵۵، ۳ ط سعید کراچی

(۳) ان علی النراخی الا فربۃ القور، الانشاء والطلاق کتاب الطلاق ۱۳۲، ۲ ط مکہ ادارۃ القرآن و العلوم الاسلامیہ کراچی

کوئی قرینہ نہ ہو (شامی) ۱) اور صورت مسئلہ میں فوراً کوئی قرینہ نہیں ہے بلکہ بیانات میں تراشی کا قرینہ موجود ہے مثلاً صغریٰ کا طلاق نامہ لکھنے کے سات آنھ دن بعد میکے جانا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اسی دن یا اسی وقت وہ میکے نہیں جا رہی تھی اور جب فوراً کوئی قرینہ موجود نہیں ہوتا تو جس وقت بھی شرط کا تحقق ہوتا ہے طلاق واقع ہو جاتی ہے شامی و عالمگیری دونوں میں یہ جزیئہ مذکور ہے۔ ان بعثت الیک فلم تاتنی فعبدی حر فبعث الیہ فاتاہ ثم بعث الیہ ثانیاً فلم یاتہ حنث ولا یبطل الیمین بالبر حتی یحنث مرة فیبطل الیمین (عالمگیری ۲) ص ۷۱ ج ۳ شامی ص ۸۷ ج ۳) ۲) اور طلاق بھی مغلط واقع ہوگی اس لئے کہ بظاہر سعید احمد نے تینوں طلاقیں اسی شرط پر معلق کی تھیں پس وجود شرط کے بعد تینوں واقع ہوں گی اور اگر کچھسے دونوں مجز ہیں جیسا کہ ظاہر صیغہ سے مستفاد ہوتا ہے تو وہ اسی وقت واقع ہوں گی اور تیسری وجود شرط کے بعد۔

(جواب الجواب) (از مولانا سید سلیمان صاحب ندوی) مجھے اس تحقیق سے اتفاق نہیں شرطیت نہ ہونے کی صورت میں بھی طلاق واحد رجعی سے معاملہ آگے نہیں بڑھ سکتا جو صاحب اس کے خلاف پر اسرار کرتے ہیں مجھے ان سے شدید اختلاف ہے اشیاء و شامی کے حوالے ہے سود ہیں اردو زبان ہر شخص جانتا اور سمجھتا ہے واللہ اعلم بالصواب۔ سید سلیمان ندوی

(جواب الجواب) (از مفتی ریاض الدین صاحب دارالعلوم دیوبند) مولوی صاحب کا افتاء اور مسئلہ جزیئہ پر قیاس کرنا کسی طرح درست نہیں کیونکہ اول تو ان تاخیر کے لئے آتا ہے غلط ہے کما فی الہدایۃ ۱۰۱ والفاظ الشرط ان واذا واذا ما وغیرہا۔ ثم کلمته ان حرف الشرط لانه لیس فیہا معنی الوقت وما ورائہا ملحق بہا۔ ففی ہذہ الالفاظ اذا وجد الشرط انحلت وانتہت الیمین لانہا غیر مقتضیۃ للعموم والتکرار لغۃ فیو جود الفعل مرة یتیم الشرط ولا بقاء للیمین بدونہ خواہ "ان" حرف شرط ہو یا دوسرا کوئی حرف شرط ہو بشرط ان فعل ہوتے ہیں جس فعل پر معلق کیا ہے وہ شرط ہے جب اس فعل کا وجود تحقیق ہوگا جزا مر جب ہوگی خواہ ابھی احد ہمارا کی موت سے پہلے جب تک زوجیت قائم ہے شرط کا تحقق ہو جزا مر جب ہوگی جب زوج نے ایک ہفتہ کی تید رکھ دی اور ہفتہ سے پہلے واپس آگئی شرط تحقیق نہ ہوئی یمین ختم ہوگئی طلاق نہیں پڑی ہاں اگر ایسے فعل پر معلق کرنا کہ مقید باثر مان نہ ہوتا تو جب اس فعل کا تحقق ہوتا طلاق پڑ جاتی اور یہاں مقید باثر مان ہے اور جو ہفتہ طلاق کے بعد آئے گا وہی شمار ہوگا اس ہفتہ کے گزرنے سے پہلے اگر

(۱) ولی طلاق الاشہ ان للراضی الی بقریۃ النور (در مختار) وقال فی الرد ومعنی کون ان للراضی امہا تکتون للراضی وغیرہ عدم قریۃ النور (۱) ہاشم رد المحتار مع الدر المختار کتاب الایمان باب الیمین فی الدخول والحروج والسکنی والانیان والרכوب وغیر ذلک ۳/۲۶۳ ط سعید کواشی

(۲) الفقاوی الہندیۃ کتاب الایمان الباب السابع فی الیمین فی الطلاق والعاق ۲/۱۱۲ ط مکتبہ ماحدیہ کونہ (۳) ہاشم رد المحتار مع الدر المختار کتاب الایمان باب الیمین فی الدخول والحروج والسکنی والانیان والרכوب وغیر ذلک ۳/۲۶۳ ط سعید کواشی

(۴) الہدایۃ کتاب الطلاق باب الایمان فی الطلاق ۲/۳۸۵ ط مکتبہ شریکۃ علمیہ ملتان

آئی طلاق نہ ہوئی مثال نہ کور سے استدلال کرنا درست نہیں مثال نہ کور میں جزا و شرطوں پر موقوف ہے ایک ارسال دوم عدم اتیان۔ دونوں کے تحقق کے بعد خدام آزاد ہوگا اسی واسطے اگر بھیجا اور آگیا شرط نہ پائی گئی خاتم آزاد نہ ہوا۔ لہذا دوسری بار اگر بھیجا اور نہ آیا لب شرط کا وجود ہوا جزا مرتب ہوگی اور خدام آزاد ہوگا۔ نہ اس وجہ سے کہ ان میں تاخیر ہے یا تکرار کا متقاضی ہے اور یہاں فور سے کچھ واسطہ نہیں بلکہ طلاق کو ایک زمانہ معینہ پر معلق کیا ہے جب زمانہ معینہ کا وجود بلا شرط پایا گیا اس وقت طلاق ہوگی اور اس سے پہلے اگر وجود شرط ہو گیا طلاق نہ ہوگی اور وہ مطلق اسبوع نہیں بلکہ جو طلاق کے بعد ہفتہ آئے گا وہی معتبر ہے چنانچہ اگر زوج نے یوں کہا انت طالق غداً أو فی عبد یقع عند طلوع الصبح۔ باوجودیکہ غدا کا لفظ نکرہ ہے غدا معین نہیں کہ کل ہی معین غدا ہے اگر یہی عموم ہے تو چاہئے کہ غدا سے کوئی غدا موت تک لے سکے۔ یا غدا بمعنی قیامت بھی آیا ہے وہ لے لے۔ ولا یقول بہ جاہل فضلاً ان یقول بہ عالم۔ الغرض جب ایک ہفتہ کے اندر واپسی پر طلاق کو معلق کیا ہے اگر ایک ہفتہ میں واپس آئی وہ یمن ختم ہوگئی اور اس کا حکم باقی نہیں رہا اور طلاق نہیں ہوئی۔ کما حردتہ اولاً و اثنی بہ العلماء الکبار۔ ریاض الدین عفی عنہ مفتی دارالعلوم دہلہ۔

حضرت مفتی صاحب۔ یہ تمام جوابات موافق و مخالف اور اصل طلاق نامہ ارسال خدمت کر رہا ہوں ملاحظہ فرما کر اپنی رائے عالی سے مطلع فرمائیں۔

(الجواب ۳۰۷) واللہ الہادی الی الحق والصواب (از حضرت مفتی اعظم) سعید احمد نے جو تحریر لکھی ہے اس میں اپنی بی بی کو خطاب کیا ہے اس لئے اس تحریر کا عمل لکھنے کے وقت سے شروع نہیں ہوگا بلکہ عورت کو اس کا علم ہونے کے بعد سے شروع ہوگا اس تحریر میں ایک طلاق رجعی معلق کی گئی ہے ایک سے زیادہ طلاق معقوبہ نہ جزا اگرچہ عبارت میں غلط طلاق تین مرتبہ آگیا ہے لیکن عبارت ایک ہی سیاق میں منتظم ہے اور اس کا منہ ایک رجعی طلاق کی تعلیق سے زیادہ نہیں ہے سعید احمد کی اس عبارت اور اس کے بیان کی دوسری عبارت منقولہ فی السوال سے وضاحت اس کا طرز تکلام اور محاورہ ظاہر ہوتا ہے اس کے لحاظ سے عبارت تعلیق کا تجزیہ اس طرح ہوتا ہے۔

(۱) اگر ایک ہفتہ کے اندر نہ آؤ گی میکے میں سے تو طلاق ہو جائے گی تم کو۔

(۲) طلاق ہے تم کو۔

(۳) طلاق ہے رجعی۔

پہلے فقرے میں پوری تعلیق شرط و جزا کے ساتھ موجود ہے مگر چونکہ جزا کے الفاظ بوجہ صیغہ مستقبل ہونے کے اشتباہ طلاق کے معنی ظاہر کرنے میں مشتبہ تھے اس لئے اس کو صاف کرنے کے لئے اس نے اسی کی توضیح اور تعین ارادہ انشاء کے لئے دوسرا فقرہ استعمال کیا جس کا مطلب اس سے زیادہ کچھ نہیں کہ دوسرا فقرہ کہہ دینے کے بعد اب عبارت یہ ہوگئی۔ اگر ایک ہفتہ کے اندر نہ آؤ گی میکے میں سے تو طلاق ہے تم کو۔ اس سے بعد اس نے اسی طلاق معلق کو نعت متعین کرنے کے لئے تیسرا فقرہ استعمال کیا کہ ”طلاق ہے رجعی“

تواب تینوں فقروں کے ملنے سے یہ عبارت حاصل ہوئی :-

”اگر ایک ہفتہ کے اندر نہ آؤ گی میکے میں سے تو طلاق ہے تم کو طلاق رجعی“

اور اس عبارت کا مفاد صرف ایک رجعی طلاق کی تعلیق ہے فقرہ نمبر ۳۷۲ کو نمبر ایک سے علیحدہ کرنا اور تجزیہ قرار دینا اس وقت تک صحیح نہیں جب تک سعید احمد خود اس کا اقرار نہ کرے کہ میں نے یہ دونوں فقرے پہلی معلق طلاق سے جدا کرنا نہ دینی طلاقیں فوراً دینے کے ارادے سے لکھے تھے۔

اس کے بعد یہ امر غور طلب ہے کہ تعلیق میں جو شرط مذکور ہے اس کا مفاد کیا ہے آیا ہفتہ سے کوئی معین ہفتہ مراد ہے یا مطلقاً ہر ہفتہ جس میں عورت اپنے میکے جائے اور وہ جانے کے دن سے شمار کیا جائے یا تعلیق کا علم عورت کو ہونے کے وقت سے؟ یہ ظاہر ہے کہ معین ہفتہ مراد ہونے کی کوئی دلیل عبارت مذکورہ میں نہیں ہے ہاں کسی قرینہ حالیہ سے قیاس ممکن ہے اور یہ صرف دو صورتوں میں منحصر ہے اول یہ کہ عورت اپنے میکے میں موجود ہو تو اور خاوند ہاں خود جا کر اس کو خطاب کر کے زبانی کہتا کہ ”اگر ایک ہفتہ کے اندر نہ آؤ گی میکے میں سے تو“ یا اسی مضمون کی تحریر اس کو میکے میں ہونے کی حالت میں بھیج دیتا تو عورت کا میکے میں ہونا اور اس کی جلدی واپسی کے ارادے سے ہفتہ یا زیادہ قیام کرنے پر طلاق کو معلق کرنا اس کا قرینہ ہو سکتا ہے کہ ہفتہ سے یہی خاص ہفتہ مراد لے لیا جائے جو اس کے مخاطب کرنے یا تحریر بھیجنے کے وقت موجود ہے اور اس صورت میں اس ہفتہ کی ابتدا وقت خطاب یا علم یا تعلیق کے وقت سے ہوگی اور اگر وہ اس ہفتہ کے اندر واپس آگئی تو طلاق نہ ہوگی اور تعلیق بھی باطل ہو جائے گی دوسری صورت یہ ہے کہ عورت خاوند کے گھر میں ہو مگر میکے جا رہی ہو یا میکے جانے کا خاوند سے تذکرہ ہو رہا ہو وہ ہفتہ کے اندر واپس آنے کا مطالبہ کر رہا ہو اور عورت زیادہ قیام کرنا چاہتی ہو اور یہ سب گفتگو اسی مرتبہ جانے آنے کے متعلق ہو اور خاوند اس کو تعلیق مذکور کے الفاظ کہہ دے یا لکھ کر دے تو یہاں اس امر کا قرینہ موجود ہے کہ ہفتہ مراد یہی ہفتہ ہو جو اس تعلیق کے بعد ہو گا مگر اس صورت میں اس کی ابتدا اس وقت سے ہوگی جس وقت وہ میکے کو جائے گی اور اگر جانے سے ایک ہفتہ کے اندر واپس آگئی تو طلاق نہ پڑے گی اور تعلیق باطل ہو جائے گی تعلیق کے ساتھ مخاطب کرنے یا لکھ کر دینے کے بعد خواہ کتنے ہی دن خاوند کے یہاں رہے تعلیق پر اس کا کوئی اثر نہ ہو گا اور جب میکے جائے گی اس وقت سے ہفتہ تعلیق کی ابتدا ہوگی۔ (۱)

مذکورہ بالا دونوں صورتیں نہ ہوں تو پھر معین مراد لینا صحیح نہ ہو گا اور تعلیق مذکور کا مطلب یہ لینا پڑے گا کہ عورت جب بھی میکے میں جائے یا اپنے سے ایک ہفتہ کے اندر واپس آنا لازماً ہو گا تاکہ طلاق نہ پڑے اور جب کبھی جا کر ایک ہفتہ کے اندر واپس نہ آئے گی تو طلاق پڑ جائے گی ہاں ایک مرتبہ طلاق

(۱) اس لئے کہ یہ تحقیق غیر معین کی صورت ہے تحریر تک اظہار کیا جائے گا کہ عورت میکے گئی اور ایک ہفتہ کے اندر واپس نہیں آئی تو عورت پر حلاق پڑ جائے گی ”کما فی الرد بحلاف ماذا کان شرط الحث امرأ علیما علی ان لم اکلم زندا وان لم ادخل فہالما تطل بقوت المحلل بل یحقق نہ الحث للباس من شرط الروضہ اذالم یکن شرط الرمسحبلا (۱) حامش رد المحتار کتاب الطلاق باب التعلیق مطلب فی مسئلۃ الکور ۳۴۹/۳ ط سعید کر اتشی)

پڑ جانے کے بعد یحییٰ منحل یعنی ختم ہو جائے گی۔ (۱)

پس واقعہ سوال میں اگر معین بختہ مراد لینے کی مذکورہ بالا صورتوں میں سے قرآنِ حالیہ کے ذریعہ سے کوئی صورت معین ہو جائے اور اس معین بختہ میں عورت چاروں ٹیکے میں رہ کر واپس آئی تھی تو طلاق نہیں پڑی اور یحییٰ باطل ہو جانے کی وجہ سے دوسری مرتبہ زیادہ رہنے سے بھی طلاق نہیں پڑے گی۔ (۲)

اور اگر یحییٰ بختہ کی کوئی صورت نہ ہو تو مطلقاً ہر وہ بختہ مراد ہوگا جس میں عورت ٹیکے میں جائے پہلی مرتبہ جا کر چونکہ بختہ کے اندر واپس آئی تو شرط طبق نہیں پائی گئی اس لئے طلاق نہیں پڑی لیکن یحییٰ منحل نہیں ہوئی بلکہ حالہ قائم ہے جب دوسری بار گئی اور بختہ کے اندر واپس نہ آئی تو اب شرط طلاق متحقق ہوئی اور طلاق رجعی معلق واقع ہو گئی۔ (۳)

اگر بختہ معینہ مراد نہ لی جاسکے (جس کے لئے مذکورہ بالا قرآنِ حالیہ کی ضرورت ہے) تو ایک مرتبہ ٹیکے جا کر بختہ کے اندر واپس آ جانے سے یحییٰ منحل نہیں ہو سکتی کیونکہ یحییٰ کا الحلال وجود شرط کے بعد ہوتا ہے اور صورت مذکورہ میں وجود شرط (بختہ کے اندر واپس نہ ہونا) نہیں ہو اسی لحاظ یحییٰ کی کوئی وجہ نہیں ہاں ایک مرتبہ وجود شرط ہو کر طلاق پڑ جانے کے بعد یحییٰ منحل ہو جانے کی کیونکہ حرف شرط یعنی لفظ ”اگر“ موصوم و محکوم کو متضمنی نہیں پہلی مرتبہ بختہ کے اندر واپس آ جانے میں چونکہ شرط کا تحقق ہی نہیں ہوا تھا اس لئے دوسری مرتبہ میں تحقق شرط کی بنا پر طلاق یہ نہ کہ اس بنا پر کہ (لفظ ان یا اگر) حرف شرط کو متضمنی محکوم قرار دیا گیا۔ وھذا طاهر جلد ۱۔ عمدۃ الخیر ص ۱۸۸۔ اس بات سے اجازت

شوہر نے بیوی کے عزیز سے کہا کہ آپ ہمارے ذاتی مال میں بائیں دخل مت دیجئے اس پر آپ نہیں مانتے تو ہم اپنی عورت کو طلاق دیتے ہیں کیا ختم ہے؟

(سوال) زید ہندوستان کا رہنے والا رنگون میں ملازم ہے وطن میں بیوی ہے ہیں جن کے ہاں نفقہ کا فرض اور نہیں کرتا تقریباً چھ مہینے گزرے کہ اس نے اپنی دوسری شادی کے لئے کوشش کی اور مشہور یہ کیا کہ وطن میں میرے گھر میں چھ پیدہ ابو اتھو وہ پیدہ اور میری بیوی دونوں انتقال کر گئے رنگون میں ہی جب اس کی اطاعت زید کے خاص عزیز خلد کو ہوئی تو اس نے اس غرض سے دو روز سوچ کر شادی کر دی کہ زید کا نکاح نہ ہونے پائے چونکہ یہ کوشش اور دو روز سوچ زید کے جذبات کے خلاف تھی اس نے ایک تحریر نامہ خلد کو بھیجی جس کا مضمون یہ ہے ”آپ ہمارے ذاتی مال میں بائیں دخل مت دیجئے ہم نے جو چاہے کیا ہے سوچ سمجھ کر جتنی

۱. وھذا کتبہ منحل ای نسل بس سلطان لعلی واد واحد الشراط مرة، الدر المنثور مع خمس رد سحر کتاب الطلاق باب التعلیق ۳/ ۳۵۲ طبعہ مکتبہ

(۲) ایضا سابقہ حوالہ

۳. واد اصابہ فی الشراط وقع غصب لشرط واد من ان غول لشرط نہ دخلت الدار وقت طلاق القوی لہدہ کتاب طلاق باب لزوم فی الطلاق بالشرط فصل ان فی بعض طلاق حکمہ ان واد وعرہما ۱/ ۲۲۰ ط ماحدہ کوئٹہ

فیصل کیا ہے۔ دینی موت حیات کا سوال ہے اس پر آپ نہیں مانتے تو ہم اپنی عورت کو طلاق دیتے ہیں ہم کو اس پر اللہ کی جائیداد کوئی چیز نہیں چاہیے ہم کو اپنے وطن سے کوئی تعلق نہیں" الخ اس تحریر کے پختے کے بعد جی خالد نے مجوزہ نکاح میں رکاوٹ ڈالنے کے لئے اپنی کوشش کا سلسلہ جاری رکھا لیکن کامیابی نہ ہوئی اور زید کا نکاح ہو گیا پس سوال یہ ہے کہ آیا صورت مسئلہ میں شرعاً زید کی وطنی بیوی پر حاق واقع ہو گئی یا نہیں؟ المستفتی محمد یحیٰ یحیٰ شامی نے اپنی ۲۱ نومبر ۱۹۴۰ء

(جواب ۳۰۸) اگر خالد نے اس کے بعد بھی مخالفانہ کارروائی اور زید کے نکاح میں دھن اندازی جاری رکھی تو زید کی بیوی پر طلاق پڑ گئی، لیکن یہ طلاق ایک رسمی طلاق ہے (۱) عدت کے اندر رجعت اور عدت کے بعد تجدید نکاح ہو سکتا ہے (۲) محمد کفایت اللہ کان اللہ ذلی

دنیا کے پردہ پر جتنی عورتیں ہیں ان سے میرا نکاح ہو  
تو ان سبہوں پر طلاق طلاق طلاق تو کیا حکم ہے؟

(اجمعیۃ مورخہ ۱۴ جنوری ۱۹۲۶ء)

(سوال) ایک شخص حنفی مذہب کا قلم و باغ جس کا نکاح ابھی تک کسی عورت سے نہیں ہوا ہے اس نے کہا کہ پردہ و نیاز پر جتنی عورتیں ہیں ان سے میرا نکاح ہو تو ان سبہوں پر طلاق طلاق طلاق اب اس کا نکاح ہو سکتا ہے یا نہیں؟ دیگر ناموں کے مذہب میں کوئی گنجائش ہے یا نہیں؟

(جواب ۳۰۹) حنفیہ کے نزدیک یہ حقیق صحیح ہو جاتی ہے اور جس عورت سے اس کے بعد اس شخص کا نکاح ہوگا اس پر حاق ہو جائے گی۔ ہاں سخت مجبوری اور اضطرار کی حالت میں یہ جائز ہو جاتا ہے کہ صاحب قدر حضرت امام شافعی کے مذہب سے استفادہ کرے اور اس کی صورت یہ ہے کہ کسی عورت سے نکاح

۱) "وإذا اصابه إلى الشرط وقع عقب النكاح مثل أن يقول لا امرأة إن دخلت الدار فانت طالق" (القواعد الهندية) كتاب الطلاق الباب الرابع في الطلاق بالشرط الفصل الثالث في تعليق الطلاق بكلمة إن وإذا وغيرهما ۱ ۲۰ ۴ ط مکتبہ ماحدیہ

۲) صریحہ مالمہ يستعمل إلا فيه كطعنات وانت طالق يقع بها أي بهذه الالفاظ وما معها من لشریح و حدة رجعية، الدر المختار مع دمشق رد المحتار كتاب الطلاق باب الصریح ۴ ۲۴ ط سعید کراتنی  
۳) "ود طلق الرحمن امراته بظيفة رجعية" قلہ ان يراجعها في عدتها (الهداية) كتاب الطلاق باب الرجعة ۲ ۲۷ ط مکتبہ شرکہ عمیہ ملتان

۴) "وإذا اصاب الطلاق إلى النكاح وقع عقب النكاح مثل أن يقول لا امرأة إن فوجئت فانت طالق" و كل امرأة تزوجها فهي طالق (الهداية) كتاب الطلاق باب الإیمان في الطلاق ۲ ۳۸ ط مکتبہ شرکة علمیه ملتان

۵) في المحتسب عن محمد في المصافاة لا يقع به حتى اتمه حوازمه منهي وهو قول الشافعي وللحنفي بقائه بفسخ قاصر من محكوم من شاء عدل (رد المحتار) وفي الرد وفي البحر عن الزاوية و عن اصحاب ما هو اوسع من ذلك وهو انه لو استثنى فيها عدلا فانه بطلان البیسی حل له العمل بعمه و امسكها (ها مش رد المحتار مع الدر المختار كتاب الطلاق باب التعليق ۳ ۴۷ ط سعید کراتنی) وفي رد أيضا هذا وقد صرح من مجد ان في تأسيس الظن وغيره انه اذا لم يوجد نص في حكمه من كتب اصحابا يرجع إلى مذهب مالك (ها مش رد المحتار كتاب النكاح باب القسم ۳ ۲۰ ط سعید کراتنی)





کہ میں اس حلاق سے باز آیا میں اپنی زوجہ کو اپنے پاس ہی رکھوں گا اور کئی بار رجعت کی مگر زوجہ کی غیر موجودگی کی وجہ سے وہ اس سے مل نہ سکا۔

(جواب ۳۱۱) جب تک وہ خط زوجہ کو نہ پہنچے اور وہ اسے نہ دیکھے بے اثر ہے یعنی اس خط میں لکھی ہوئی طلاق کا کوئی اثر نہیں نہ طلاق پر لکھی ہوئی اور اگر وہ خط زوجہ کے پاس پہنچے اور اس کے دیکھنے سے پہلے ضائع کر دیا جائے تو تعین باطل ہو جائے گی (۱) مگر وہ خط زوجہ کے پاس پہنچ جاتا اور وہ دیکھ لیتی اور دونوں باتوں میں سے کوئی بات نہ کرتی جب بھی اس پر ایک طلاق پڑتی (۲) اور عدت کے اندر رجعت کر لینے سے رجعت صحیح ہو جاتی۔ (۳) محمد کفایت اللہ غفرلہ۔

اگر میں تمہاری لڑکی کے سوا کسی اور سے شادی کروں تو وہ حرام ہے۔  
(الہدیۃ سورہ ۵ نومبر ۱۹۲۹ء)

(سوال) میں نے یہ مسئلہ پوچھا تھا کہ زید نے اپنے چچا بکر سے کہا کہ ”اگر میں تمہاری لڑکی کے سوا کسی اور سے نکاح کروں تو وہ حرام ہے“ بعد ازاں اس نے اپنے ماموں عمر کی لڑکی سے نکاح کر لیا تو وہ نکاح شرعاً جائز تھا؟ آپ نے جواب دیا ہے کہ ”نکاح ناجائز ہے لیکن زید کو حق ہے کہ تجدید نکاح کر لے“ میری سمجھ میں نہیں آئی اگر وضاحت فرمائیں تو مرہانی ہوگی فرض کیجئے کہ زید نے لفظ حرام کہا لیکن بعد میں اس کی صبریت چچا کی لڑکی سے نکاح کرنے کو نہ چاہی تو کیا زید پر ضروری ہے کہ وہ اسی جگہ نکاح کرے دوسری کسی لڑکی کے ساتھ نکاح ناجائز ہے؟ جب کہ از روئے شریعت ایک آدمی چار نکاح کر سکتا ہے آپ نے فرمایا کہ تجدید نکاح کرے تو اس کا مطلب یہ نکلا کہ ایک عورت سے دوبار نکاح کرنے سے نکاح ناجائز ہو سکتا ہے۔

ایک اور بات ہے جب ایک عورت سے نکاح ہی نہیں کیا تو اس پر طلاق ہی کیسے پڑے گی؟ تجدید

(۱) ن سے تہ تحقیق میں شہ نے خط دیکھنے کا ذکر کیا تھا ”نہی خط دیکھنے کی بات“ تو ان باتوں میں سے ایک بات بھی تو ان کی تو تم کو بہتری طرف سے یہ طلاق سے بعد اس بات تک عورت سے نہیں پہنچے ان وقت تک تعلیق پر عمل ممکن نہیں لکھا فی الذکر المختار“ نو کتب علی وحد الرسلۃ والحجاب کذب بکب یا فانیۃ اد الالہ کتب حد فانت طالق“ طلقت بوصول الکتاب حوہرة (در مختار) وفانی فی الرد“ قوله طلعت بوصول الکتاب ای البیہ ولا یحتاج الی البیہ فی المستسین المرسوم۔ ولو وصل الی البیہ لفرقہ ولم بدفعہ البیہ فان کاد منصرف فی جمع امور ہا فوصل الیہ فی بلدہا وقع وان لم یکن کذلک فلا مالہ وصل الیہا وان اخر ہا بوصولہ الیہ و دفعہ الیہا مضرۃ ان امکن فہمہ وقراءتہ وقع والا فلا طحطاوی عن الہسیۃ (ہمش رد المحتار مع لدر المختار) کتب الطلاق مطلب فی طلاق بالکتابہ ۲۴۶/۳ ط سعید کرائشی (

(۲) و صرحہ مالم یستعمل الا فیہ ولو بالدرۃ کطلقت وانت طالق و مطلقہ وقع بہا ای ہذہ الالفاظ و ما سمعنا من الصریح واحدا رجعة (لدر المختار مع ہمش رد المحتار) کتب الطلاق باب لصریح ۲۴۷/۳ ط سعید کرائشی (

(۳) اد طلق الرجل امراته تطبیقہ رجعة او تطبیق فی اللہ ان یراجعہا فی عدتہا (الہدیۃ کتب الطلاق) باب الرجعة ۲۴۹/۲ ط مکتبہ شریکۃ علیہ ملتان (

نکاح کی توجہ ضرورت پڑتی جب کہ زید نے ماموں کی لڑکی سے نکاح کیا ہو تا اور بعد ازاں چچا سے کہا ہو تاکہ اگر تمہاری لڑکی کے سوا کسی اور جگہ نکاح کروں تو وہ حرام ہے جب پہلی عورت پر طلاق پڑتی۔ اب اگر زید کسی اور عورت سے نکاح کرنا چاہتا ہے تو کیا اس کو ایک دفعہ ہی نکاح کر لینا ٹھیک نہ ہو گا؟ اس کا مطلب یہ ہو گا کہ پہلے نکاح کرنے سے عورت پر طلاق پڑی پھر تجدید کرنے پر نکاح جائز ہو گا۔

(جواب ۳۱۲) جب زید نے اپنے چچا سے کہا کہ ”اگر میں تمہاری لڑکی کے سوا کسی اور سے شادی کروں تو وہ حرام ہے“ یہ صورت تعلیق طلاق کی ہوئی اور چونکہ نکاح کرنے پر طلاق کا وقوع معلق ہے اس لئے اس کے بعد زید نے چچائی لڑکی کے سوا جس لڑکی سے نکاح کیا اس پر نکاح ہوتے ہی طلاق پڑتی ہوگی اور نکاح جاتا رہا کیونکہ طلاق بائن ہوئی جس میں نکاح جاتا رہتا ہے اب اس کی قسم یعنی طلاق معصق کا اثر ختم ہو گیا ہوگا (۱) اس کے بعد زید خواہ اسی عورت سے یا کسی اور عورت سے نکاح کرے تو طلاق نہ پڑے گی کیونکہ تعلیق میں عموم کا کوئی غلط نہیں ہے صرف ایک دفعہ کے نکاح پر اس کا اثر ہو گا اس کے بعد نہ ہو گا۔ (۲) محمد کفایت اللہ غفرلہ

شرائط نامہ کی خلاف ورزی سے بیوی کو طلاق کا حق حاصل ہو گیا نہیں؟

(المجلیہ مورخہ ۵ اگست ۱۹۳۱ء)

(سوال) مسماۃ علی بی زینہ کی شادی شیخ میاں جان سے ہوئی جس کو تقریباً نو سال کا عرصہ ہوتا ہے شیخ میاں جان شوہر زینہ ساڑھے تین برس سے آوارگی اور بد چلتی میں مبتلا ہے اور بزاری عورت سے اس کا تعلق بھی ہے زینہ سے بالکل قطع تعلق کئے ہوئے ہے کسی قسم کا سلوک اور مدد نہیں کرتا ہے کئی مرتبہ محلہ اور برادری کی چنپائیت نے اس کو تنبیہ کی مگر کوئی اثر نہیں ہوا تاہن ۳۰ اکتوبر ۱۹۳۰ء کو پھر محلہ اور برادری کی چنپائیت ہوئی اس میں شیخ میاں جان موصوف نے ایک باقاعدہ اقرار نامہ اپنے انگوٹھے کا نشان اور چنپائیت کے چھ معزز اشخاص کی گواہی کے ساتھ تحریر کر دیا ہے اس میں یہ شرائط خوشی تحریر کی ہے کہ اگر تین ماہ کے اندر اپنے چال چمن کی اصلاح نہ کی اور ماہانہ پانچ روپے اپنی بیوی زینہ کو نفقہ کے لئے نہ دیئے تو ایسی حالت میں بی بی زینہ کو اختیار و مجاز ہے کہ وہ دوسرے سے عقد شادی کر لے جائے تین ماہ کے نو ماہ گزر رہے ہیں اب تک اس نے نہ اپنے چال چمن کی اصلاح کی اور نہ ایک خر مرہ خورد و نوش کے واسطے دی زینہ کی عمر اب ساڑھے سترہ سال کی ہے۔

(۱) ادا اصاب الطلاق الی الکاح وقع عقبہ الکاح نحو ان یقول لامراتہ ان تروحک فان طاق او کل امرأة تروحہا فہی طاق ، الفتاویٰ الہدیۃ کتاب الطلاق الباب الرابع فی الطلاق بالشرط الفصل الثالث فی تعلیق الطلاق بکلمۃ ان واداء وغیرہما ۱/ ۲۲۰ ط ماحدہ کوئٹہ

(۲) ولہذا کنہا تحل ای نطل البین سلطان العلیق ادا وحده الشرط مرۃ الف مرۃ المختار مع ہامش ۱۰ مختار کتاب الطلاق الباب العلیق ۳/ ۳۵۲ ط سعید کراچی

(۳) (قولہ ای نطل البین) کی تفسیر و تم واداء تمت حدث فلا تصور ان لا یبین احری لایہا غیر مقتضیہ لعموم و التکرار لعلہ نہی (ہامش رد المختار مع الدر المختار کتاب الطلاق باب العلیق ۳/ ۳۵۲ ط سعید کراچی)

(جواب ۳۱۳) ہاں تین تین میں سے طلاق ہو گئی، اور عدت کے بعد وہ دوسرا نکاح کرنے کی مجاز ہے۔ (۲) محمد کفایت اللہ غفرلہ

ہم پر ہماری عورتیں تین تین طلاق سے طلاق ہوں گی اگر ہم ہندو کی زمین کاشت کریں گے تو خلاف ورزی کرنے پر طلاق واقع ہوگی؟  
(المجمعیۃ مورخہ ۲۸ نومبر ۱۹۳۳ء)

(سوال) موضع منصو تحصیل ٹانک ضلع ڈیرہ اسماعیل خاں کے مسلمان باشندوں نے وعدہ کیا اور قسم کھائی کہ ہم پر ہماری عورتیں تین تین طلاق سے طلاق ہوں گی اگر ہم ہندو کی زمین کاشت کریں گے کیونکہ ۵/۸ حصہ خلع زمیندار خود لیتا ہے اور ۳/۸ حصہ ہم کو دیتا ہے اور ہم پر سخت ظلم کرتا ہے اگر ہندو نصف حصہ عدہ ہم کو دے گا اور باقی نصف خود رکھے گا تو ہم کاشت کریں گے اور جو اقرار توڑے گا اور اس سے اقرار توڑنے والا کوئی آدمی احسان کرے گا اس پر بھی عورت تین طلاق سے طلاق ہوگی اب عدہ خلافی کر کے چند آدمی کاشت کرنے لگے ہیں لوگوں نے ان سے کہا کہ تمہاری عورتیں تم پر طلاق ہو گئی ہیں لیکن ایک مولوی ٹانک کا محمد حسن خطیب جامع مسجد ان سے کہتا ہے کہ مرزائی دین کے اصول سے تم پر عورتیں طلاق نہیں ہیں وہ بھی مسلمانوں کا ایک دین ہے لہذا تم ہندو کی زمین کاشت کرو۔

(جواب ۳۱۴) جن لوگوں نے حلف کے خلاف کیا ہے ان کی بیویوں پر طلاق پڑ گئی ہے (۲) مولوی محمد حسن کافٹوئی قلعہ سے اور مرزائی جماعت ہندوستان کے تمام علماء کے متفقہ فتوے کے بموجب گمراہ اور کافر ہے اور یہ بھی صحیح نہیں کہ مرزائی دین میں ان حائضین کے حلف سے طلاق نہیں پڑتی کیونکہ مرزائیوں کی کتابوں میں یہ بات کہیں نہیں لکھی۔ محمد کفایت اللہ کا ان اللہ۔

کہا اگر تم اس خط کو دیکھتے ہی جواب لے کر فوراً اپنے گھر واپس نہ گئیں تو تم پر طلاق یعنی میرے نکاح سے خارج ہو جاؤ گی تو کیا حکم ہے؟  
(متعلقہ طلاق مشروط)

(جواب ۳۱۵) اگر زوج نے اپنے خط میں مندرجہ ذیل الفاظ لکھے تھے :-

(۱) واذا صعدہ الی الشرط وقع غیب الشرط اتفاق مثل ان يقول لا مراۃ ان دخلت الدار فانت طالق (الفتاویٰ الہندیۃ کتاب الطلاق الباب الرابع فی الطلاق بالشرط الفصل الثالث فی تعلیق الطلاق بکلمۃ ان واذا وغیرہما ۲۰/۱ ط ماجدیہ کوئٹہ)

(۲) فانی اللہ تعالیٰ ولا نعرعوا عقدہ انکح حتی یبلغ الکتاب اجلہ (البقرة: ۲۳۵)

(۳) واذا صعدہ الی الشرط وقع غیب الشرط اتفاق مثل ان يقول لا مراۃ ان دخلت الدار فانت طالق (الفتاویٰ الہندیۃ کتاب الطلاق الباب الرابع فی الطلاق بالشرط الفصل الثالث فی تعلیق الطلاق بکلمۃ ان واذا وغیرہما ۲۰/۱ ط ماجدیہ کوئٹہ)

”اگر تم اس خط کو دیکھتے ہی جواب لے کر فوراً اپنے گھر واپس نہ گئیں تو تم پر طلاق یعنی تم میرے نکاح سے خارج ہو جاؤ گی خدا اور اس کے رسول کے درمیان۔“

اور اس کی زوجہ اس خط کو دیکھ کر اپنے والدین سے کوئی جواب لے کر فوراً خدا کے گھر نہیں گئی تو اس پر ایک طلاق بائن پڑ گئی کیونکہ طلاق کی یہ تشریح ”یعنی تم میرے نکاح سے خارج ہو جاؤ گی“ اس کو بائن بنا دیتی ہے طلاق رجعی میں عورت نکاح سے خارج نہیں ہوتی جبکہ نکاح قائم رہتا ہے اور عدت قائم ہونے پر نکاح کے احکام ختم ہوتے ہیں ویویدہ قوله فی الفتح عند الکلام علی قول الشافعی بحرمۃ الوطی انه عندنا یحل لقیام ملک النکاح من کل وجه وانما یزول عند انقضاء العدة فیکون الحل (اے حل الوطی فی عده الطلاق الرجعی) قائما قبل انقضاء ہا ہا (رد المحتار، مصری ص ۱۵۴۴) بائن میں البتہ عورت فی الجملہ نکاح سے نکل جاتی ہے اسی وجہ سے دوبارہ تعلقات زوجیت قائم کرنے کے لئے تجدید نکاح کی ضرورت ہے۔ واللہ اعلم محمد کنیت اللہ کان اللہ اولی

## گیارہواں باب تقویض

اقرار نامہ کے مطابق عورت خود کو طلاق دے سکتی ہے یا نہیں؟

(سوال) بندہ کا شوہر عرصہ چھ سات سال سے مفقود الہ ہے اور اس نے نکاح کے وقت بندہ کو اس مضمون کا ایک کاغذ نامہ لکھ دیا تھا کہ ”اگر میں نامزد ہو جاؤں یا سرکاری حکومت سے سزایافتہ یا مفقود الہ ہو جاؤں یا کہ پردیس میں رہ کر تمہارے پاس آنا جانا وغیرہ خبر نہ لوں وغیرہ جو بات سے مدت دو سال تک ہمارا انتظار دیکھ کر مجھے طلاق دینے کا جو حق و اختیار ہے وہ تمہیں سپرد کرتا ہوں تم اس سے مختار ہو کر مجھے تین طلاق دے کر وہ سرے خانہ سے نکاح کر کے زندگی سر کر سکتی ہو“ اب سوال یہ ہے کہ یہ عورت بچہ تک دستی کے بہت تکلیف سے زندگی سر کر رہی ہے اور وہ خوب جوان ہے شوہر کی سخت ضرورت ہے قریب ہے کہ زمانیں بیتا ہو چوے ایسی حالت میں دیگر ائمہ کے مذہب یہ کہ کاغذ نامہ کی شرط کی روت اپنے خاوند پر تین طلاق دے کر دوسری جگہ نکاح کر سکتی ہے یا نہیں؟

(جواب ۳۱۶) صورت مسئلہ میں اگر عورت طلاق لینا چاہے تو اس کو طلاق ہو سکتی ہے ولو جعل امرها بیدھا علی انه ان غاب عنها ثلثة اشهر ولم تصل نفقته البہا فہی تطلق متی شاء

(۱) هامش رد المحتار، کتاب الطلاق، باب الرجعة ۳/۳۹۸ طبع سعید کوثری

(۲) اذا كان الطلاق مانا دون الثلاث فہ ان ینزل جہا فی العدة، بعد العدة، یا، مساوی الہدیۃ، کتاب الطلاق، الباب السادس فی الرجعة، فصل فیما یحل بہ المصططف، وینزل بہ ۱/۴۷۲ طبع حیدرآباد، کونہ

فبعث اليها درهما قال ان لم يكن هذا قدر نفقتها هذه المدة صار امرها بيدها الخ (ہندیہ ص ۴۲۵)

بیس دن تک تمہیں اکیلے چھوڑ کر غیر حاضر ہوں تو تم کو طلاق کا اختیار ہے، تو کیا حکم ہے؟  
(سوال) عورت کو جو خاوند نے اختیار دیا ہے بیس یوم کے بعد دوسرا عقد بعد عدت کے کر سکتی ہے یا نہیں  
معد عبد الغنی ولد خدا بخش قوم راجپوت پیشہ سدا سن ساکن ساڈھوہ تحصیل نرائن گڈھ ضلع انبالہ کا ہوں جو کہ  
منقر کا نکاح ہمراہ مسماۃ مجیدہ اختر مولا بخش ولد خبا قوم راجپوت پیشہ سدا سن ساکن قصبہ سر بندہ روئے اقرار نامہ  
۱۷ مئی ۱۹۸۷ء ہو چکا ہے جس میں مفصل شرائط درج ہیں منقر اپنے معاہدہ سابقہ کے خلاف اکیلا ہی  
ساڈھوہ کو چا گیا اور یہاں سے غیر حاضر ایک سال تک رہا مسماۃ مجیدہ زوجہ ام میری غیر حاضری میں اپنے  
والد کے گھر ہے اب منقر مسماۃ مجیدہ کو اپنے ساتھ رخصت کر کے لے جانا چاہتا ہے اور شرط مقرر کرتا ہے  
کہ متواتر بیس یوم مسماۃ مجیدہ کو اکیسے چھوڑ کر غیر حاضر نہیں ہو گا اگر منقر بیس یوم غیر حاضر رہے تو مسماۃ مجیدہ  
زوجہ ام کو اختیار ہو گا کہ اپنا نکاح ثانی کسی دوسرے شخص سے کر لے جو کہ مجھ کو عذر نہیں ہو گا اور نیز منقر جس  
قدر عرصہ مجیدہ کو اپنے گھر رکھوں گا خوش و خرم رکھوں گا اور مجیدہ اگر چاہے میرے سے گزارہ قدر دس  
روپے ماہوار مندرجہ اقرار نامہ لیوے یا نکاح ثانی میری غیر حاضری کی وجہ سے کر لے جو کہ مجھ کو عذر نہیں ہو گا  
اور نیز ایک سال کی غیر حاضری منقر کا خرچ ہاں و نفقہ زوجہ ام کا مولا بخش والد مجیدہ نے خود برداشت کیا ہے  
اس وجہ سے دوسرے اقرار نامہ کی ضرورت پیش آئی اور مسماۃ مجیدہ ابھی منقر کے پاس رہے گی چنانچہ منقر یہ  
چند کلمے جھٹکے و ثبات عقل بلا آکراہ و اجبار بغرض اطمینان مولا بخش خسر خود مسماۃ مجیدہ زوجہ خود کو لکھ  
کر بطور اقرار نامہ ثانی دیتا ہے کہ سند ہوس اور وقت ضرورت کام آویں۔ المستفتی نمبر ۳۶۶ مولا بخش  
پنیلہ ۲۳ ربیع الاول ۱۳۵۳ھ ۷ جولائی ۱۹۳۳ء

(جواب ۳۱۷) اگر مسماۃ مجیدہ نے بیس یوم کی غیر حاضری شوہر کے بعد فوراً اسی مجلس میں اپنی عیحدگی کا  
اعلان کر دیا ہو تو وہ عدت کے بعد دوسرا نکاح کر سکتی ہے لیکن غیر حاضری کے وقت سے بیس یوم گزرنے پر  
اگر اس نے ذرا بھی توقف کیا کہ مجلس میں عیحدگی اختیار نہیں کی تو وہ اختیار باطل ہو گیا۔ محمد کفایت اللہ کان  
الہد

(۱) الفتاویٰ الہندیہ کتاب الطلاق الباب الثالث فی تبویض الطلاق الفصل الثانی فی الامر بالید ۳۹۸/۱ ط ما جلدہ  
کوئٹہ

(۲) قال لها احتاری او امرک ینک یوی تبویض الطلاق... او طلقی فست فلها ان تطلق فی مجلس علمها به مشافہة  
او احضارا وان طلق ما لم یقم لنبیل مجلس حقیقة او حکما بان تعمل ما یقطعه .... لا تطلق بعده ای المجلس  
(المر المختار مع هامش رد المحتار کتاب الطلاق باب تبویض الطلاق ۳۱۵/۳ ط سعید کراتشی)

آخر شوہر نے کسی غیر کو طلاق دینے کا اختیار دیا، تو اس اختیار کے بعد اس کی طلاق واقع ہوگی یا نہیں؟

(سوال) (۱) کیا زید بندہ کو اس شرط پر نکاح کر سکتا ہے کہ بندہ کو طلاق دینے کا اختیار عمرو کے ہاتھ میں رہے یا زید کی کوئی دوسری بیوی (خالدہ) کے ہاتھ میں رہے اب بعد نکاح عمرو یا خالدہ نے بندہ کو طلاق دے دیا اس سے بندہ پر طلاق پڑے گی یا نہیں؟ (۲) یہاں بعض کا تین نامہ میں شوہر لکھ دیتے ہیں کہ میں نکاح ثانی نہیں کروں گا اگر ثانی نکاح کروں تو اس کو طلاق دینے کا اختیار تجھے (زوجہ کو) دیتا ہوں یا دے دیا ہوں۔ اب اگر نکاح ثانی کرے اور زوجہ کوئی ممانہ اختیار نہ کرے تو زوجہ ثانیہ کو طلاق بھی دیدے اس سے زوجہ ثانیہ پر طلاق واقع ہوگی یا نہیں؟ المستفتی نمبر ۱۸۷۱ پر و فیس محمد حامد صاحب ایم اے (شعل مین سکھ) ۲۷ جمادی الثانی ۱۳۵۵ھ ۱۵ ستمبر ۱۹۳۶ء

(جواب ۳۱۸) (۱) ایسی تعلیق درست اور جائز ہوتی ہے اور جس کے ہاتھ میں اختیار دیا گیا ہے وہ طلاق دیدے تو طلاق ہو جائے گی، (۲) اس کا جواب بھی وہی ہے جو نمبر اکابر۔ محمد غایت اللہ کال اللہ لدہ دہلی

اقرار نامہ کے مطابق عورت طلاق لے سکتی ہے یا نہیں؟

(سوال) ایک شخص نے مسماۃ فدا کے ساتھ نکاح کیا اور وقت نکاح ایک اقرار نامہ منسلک درخواست بذاتِ تحریر کر دیا اور عرصہ سے مسماۃ فدا کو اس کے ساتھ بد سلوکی کرتا رہا اس اثنا میں دونوں میں ناچاقی ہوئی اور مسماۃ فدا کو اپنے آپ کے گھر چلی گئی اب شوہر نہ کرنے لیک دوسرا نکاح کیا ہے خلاف مرضی و بغرض تکلیف ابی مسماۃ فدا کو اس کے کر لیا ہے ایسی صورت میں عورت اقرار نامہ حسب دفعہ ۶۵ مسماۃ فدا کو طلاق ہوئی یا نہیں؟ المستفتی نمبر ۱۶۹۶ چودھری عید و چوڑی فروش (الہ آباد) ۲۰ جمادی الثانی ۱۳۵۶ھ ۲۸ اگست ۱۹۳۶ء

(جواب ۳۱۹) اقرار نامہ کی شرط نمبر ۶ کی رو سے مسماۃ کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ کسی جھڑپ کے وقت اپنے اوپر طلاق ڈال لے، جب وہ دو گواہوں کے سامنے ایسا کرے گی تو اس پر طلاق پڑ جائے

(۱) کما ذکر ما یوقعہ بفسہ بوعہ ذکر ما یوقعہ غیرہ مادہ و انواعہ ثلاثہ تنویص و توکیل و رسالۃ۔ و اما فی طلقی صریح او قولہ لا حسی طلق امراتی فیصح رجوعہ مہ و لہ بقید التمسک لانه توکیل محض و فی طلقی بفسک و صریح کان تملیکا فی حلفا توکیل فی حق صریحا جوہرۃ الدر المختار مع ہامش رد المحتار کتاب الطلاق باب تنویص الطلاق ۳/۱۷۳ ط سعید کراتشی، و قال فی الہندیۃ و فی الفتاوی الصغری لو قال لا حسی امر امراتی یدک یقتصر علی المجلس ولا یملک الرجوع قال فی المحیط و هو الاصح کذا فی الخلاصۃ المفوض الیہ ان کان یسمع فلا مریدہ ما دام فی ذلک المجلس وان لم یسمع او کان غائبا فانما یبصر الامر بیدہ اذا علم او بلغہ الحر و یكون الامر فی بیدہ مادام فی مجلس العزم (الفتاوی الہندیۃ) کتاب الطلاق الباب الثالث فی تنویص الطلاق الفصل الثالث فی الامر بالید ۳۹۳ ط ماحدیحہ کوئٹہ

(۲) قال لہا احتیاری او امرک یدک بوی تنویص الطلاق او طلقی بفسک فلہا ان تطلق فی مجلس علمنا ہہ مشافہۃ او احتیار و الدر المختار مع ہامش رد المحتار کتاب الطلاق باب تنویص الطلاق ۳/۱۷۵ ط سعید کراتشی

گی۔ ۱۰ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

### اقرار نامہ ۳

#### نقل مطابق اصل۔ اسامیہ قیمتی ۸

ہاں کہ نکو ولد عید و ساکن محلہ میر تنج و تیر عیدی ولد مدر ساکن محلہ دار تنج و جن ولد بدل ساکن محلہ کین پنج شہر الہ آباد اقوام چوڑھا بن۔

جو کہ مقرر نمبر ۳ مقرر نمبر ۱۲ کا بھتیجا ہے اور مقرر نمبر ۳ کی شادی ہو نا ضروری ہے چنانچہ مقرر نمبر ۳ کی شادی ہر لود دختر عید و چودھری کے حسب رائے بر لوری ہو نا قرار پایا ہے مگر دختر کے باپ کا اس بات کا اصرار ہے کہ قبل ہونے شادی کے مجھ کو اس بات کا اطمینان دیدیا جائے کہ بعد ہو جانے شادی کے میری لڑکی مسماۃ نیکی کو کسی قسم کی تکلیف خورد و نوش وغیرہ کی نہ ہونے پائے گی لہذا ہم مقرر ان حالات صحت نفس و ثبات عقل بدرستی ہوش و حواس صحیح بلا جبر و اکراہ و ترغیب و تخریس کسی دوسرے کے خوشی و رضامندی حسب ذیل اقرار تحریر کر کے اس کے پابند ہوتے ہیں اور یہ کہ بعد ہو جانے شادی مسماۃ نیکی و دختر حیدر کے ہمراہ مقرر نمبر ۳ کے ہم مقرر ان کا فرض ہو گا کہ اس کے آسائش و خورد و نوش کا انتظام حسب حیثیت کرتے رہیں گے کسی قسم کی تکلیف کی نوبت نہ آوے گی۔

نمبر ۲ یہ کہ بعد ہو جانے شادی کے جس وقت مسمی عید و پسر و دختر یا ان کے رشتہ دار ان بغرض کرانے رخصتی مسماۃ نیکی آویں گے تو ہم مقرر ان بلا کسی عذر و حیلہ کے رخصت کر دیا کریں گے اس میں کسی قسم کا عذر نہ کریں گے اور نوبت شکایت کی نہ آنے دیں گے۔

نمبر ۳ یہ کہ ہم مقرر ان رخصت کرنے سے انکار کریں یا کوئی عذر یا حیلہ کریں تو اس وقت مسمی عید و پسر و دختر کو اختیار ہو گا کہ اپنی اہل برادری میں جو کہ معزز و دیانت دار اور کسی سے بھی ان سے اس شکایت کی اطلاع کر کے مسماۃ نیکی کو ہم مقرر ان کے یہاں سے رخصت کر کے لے آویں یا اگر ہم مقرر ان سے قاصر رہیں تو مسمی عید و پسر و دختر کو اختیار ہے وہو گا کہ بذریعہ چارہ جوئی عدالت مسمی نیکی اپنی لڑکی کو رخصت کر لیں اس میں ہم مقرر ان کو کسی قسم کا عذر نہیں ہے (۴) یہ کہ اگر ہم مقرر ان مسماۃ نیکی نہ کور کو کسی قسم کی تکلیف خورد و نوش یا کپڑے وغیرہ کی دیویں تو مسماۃ نیکی کو اختیار ہے وہو گا کہ اپنے باپ کے یہاں چلے آوے اور ان کے ہمراہ رہے اور مبلغ ۱۵ روپے ماہوار بطور خرچ خانہ نفقہ کے ہم مقرر ان کی ذات و جائیداد منقولہ وغیرہ منقولہ ہر قسم سے بذریعہ عدالت وصول کر لیں اس میں ہم مقرر ان کو کسی قسم کا عذر نہیں ہے اور نہ آئندہ ہو گا۔

(۱) ذکر فی اجناس الناطقی شہدہ و حلال علی و قالا شہد ان فلانا امرنا ان نبلغ امراته انہ حمل امرها و یسما و یلعناھا وقد طلقت یسما بعد ذلک حازت شہادتهما (العنای الہندیہ) کتاب الطلاق الباب الثالث فی تعویض الطلاق الفصل الثانی فی الامر بالید ۱/ ۳۹۸ ط ماجدینہ کوئٹہ

نمبر ۵ یہ کہ اگر خدا انخواست مقرر نمبر ۳ بعد ہو جائے شادی کے کوئی دوسری شادی کرے یا کوئی عورت مدخولہ کرلیوں تو اس حالت میں مسماۃ نیکی دختر عید کو اختیار ہے وہ ہوگا کہ مبلغ پانچ سو روپے (حصار) جو کہ دین مر مقرر ہوا ہے اس میں مناسب ہم مقرر ان کی ذات و جائیداد منقولہ و غیر منقولہ ہر قسم سے وصول کرلیوں علاوہ اس کے ہر ایک حالت میں ہر وقت مسماۃ نیکی کو اختیار حاصل رہے گا جب اور جس وقت چاہے دین مر مقررہ مبلغ پانچ سو روپے کے وصول کرلیوں اس میں ہم مقرر ان خود وارثان قائم مقامان کو کوئی عذر نہیں ہے اور نہ آئندہ ہوگا اور نان و نفقہ مقرر ان سے وصول کرلیں۔

نمبر ۶ اگر بائین مقرر نمبر ۳ و مسماۃ نیکی کسی قسم کا جھگڑا و فساد پیدا ہووے تو مسماۃ نیکی کو اختیار ہے وہ ہوگا کہ طلاق دے کر علیحدہ ہو جائے لہذا یہ چند کلمے بطریق اقرار نامہ کے لکھ دیئے کہ سند رہے اور وقت پر کام آوے۔ فقط  
الر قومی ۱۶ مئی ۱۹۳۱ء

شوہر بیوی کو طلاق کا اختیار دیدے تو عورت کو طلاق کا حق حاصل ہوتا ہے

(سوال) زید ہندہ کو ایک ہزار روپیہ جس میں سے دو سو روپیہ زیورات بہت نقد وصول باقی آتھ سو روپے میں سے چار سو مہجلی یعنی عند الطلب اور ضروری اور چار سو مؤجل یعنی تنقیاء نکاح رفتہ رفتہ لواء ضروری اور کائن نامہ حیثیت کائن نامہ خوش واقف قرار کر کے شادی پر راضی ہو اور عقد بست کے روزوچہ قلت فرصت سادہ کاغذ میں فقط دو مزید و دیگر شاہدوں کے دستخط بدون تفصیل و تحریر شرائط کائن نامہ ایجاب قبول ہو گئے اور چند روز بعد حیثیت مذکورہ کائن نامہ گیارہ شرط اور جزا کے ساتھ تھکوا کر دو لمنازیدہ کو سنایا گیا اور وہ بھی حال طبعیت سمجھ کر کائن نامہ مطالعہ کر کے رجسٹری کر دیا اور زوج زید دو تین ماہ تک سرال میں اپنی بی بی ہندہ کے پاس آمد و رفت کیا مگر تاہنوز اپنی بی بی ہندہ کو اپنے مکان میں نہیں لے گیا کائن نامہ میں لکھی ہوئی شرطوں میں سے آخری شرط یہ ہے کہ خدا نہ کرے اگر میں مفتو دیا مجنون یا مجوس یا بوجہ مرض و دیگر معاملہ زوجیت پر قادر نہ ہوں یا دیگر مرض ہالک مثل جذام وغیرہ میں مبتلا ہوں یا وطن میں چھ مہینے اور سفر میں دو برس سے زائد زمانہ آپ کی مواصلت سے باز رہوں یا مر مہجلی عند الطلب لوانہ کروں یا آپ کے مان و نفقہ سے عاجز ہو جاؤں یا شروط مذکورہ میں سے بعض یا کل کے خلاف کروں تو مر موجل مہجلی ہو جائے گا اور مجھ کو شریعت کی رو سے آپ کو طلاق دینے کا جو حق اور اختیار ہے وہ اس کائن نامہ کے ذریعہ سے نیز زبانی بھی آپ کے سپرد کرتا ہوں۔ آپ جب چاہیں بلا قید زمان و مکان اپنے نفس پر تین طلاق واقع کر کے میری زوجیت سے الگ ہو کر دوسرا زوج اختیار کر سکتی ہیں میرا کوئی عذر اس میں مسوع نہ ہوگا بعد از اس زید کائن نامہ کی شرائط میں سے چھ شرطوں کا مخالف ہونا زوج ہندہ دوسرے سات ماہ تک انتظار کر کے بذریعہ وکیل کورٹ مر مہجلی و خورد و نوش طلبی نوش کرائی جواب و مرد و خورد و نوش نہ پانے کے بعد شروط کی مخالفت کے سبب کائن نامہ میں زوج نے زوجہ کو جو قوت و اختیار بذریعہ تحریر و اللفظ عطا کیا اسی مسئلہ قوت و اختیار سے زوجہ حال طبعیت شاہدوں کے سامنے اپنے نفس پر ایک دو تین طلاق واقع کر کے مطلقہ ہو گئی اور طلاق نامہ رجسٹری کر دیا بعد ازاں زوج نے



زوجیت کا مقدمہ کیا اور نج صاحب سے زوج کو ڈگری دیاب دریافت طلب یہ ہے کہ زوجہ مذکورہ کو اپنے نفس پر تین طلاق واقع کرنی صحیح ہے یا نہیں؟ ہر تقدیر لول نج صاحب کی ڈگری کے موافق زید بندہ کو بلا تحلیل لے سکتا ہے یا نہیں بندہ کو بھی حسب ڈگری نج صاحب بلا تحلیل زید کی زوجیت میں داخل ہو کر جماع و لوازمات جماع کرنی جائز ہے یا نہیں؟<sup>۱۰</sup> المستفتی نمبر ۲۱۷۶ محمد عبدالرشید صاحب (بکال) ۷ ذیقعدہ ۱۳۵۶ھ ۱۰ جنوری ۱۹۳۸ء

(جواب ۳۲۰) اگر فی الحقیقت زوج نے یہ اقرار نامہ لکھا تھا تو زوجہ کا اپنے نفس پر طلاق و التامع تھا ۱۱ اور غیر مسلم نج کا فیصلہ درست نہیں ہوا ۱۲ اور زوجہ کو بلا تحلیل زوج کے ساتھ تعلقات زوجیت قائم کرنا جائز نہیں ۱۳ ہاں اگر واقعت مذکورہ سوال ثابت نہ ہوں تو حکم بدل جائے گا زوجہ کو اجیل کرنا چاہیے۔  
محمد کفایت اللہ کان اللہ لدہ دہلی

اگر میں بد فعل ہو جاؤں یا تمہاری اجازت کے بغیر نکاح کروں تو تم کو اختیار ہے اس کے بعد عورت خود کو طلاق دے سکتی ہے؟  
(سوال) ایک عورت اپنے خاوند سے ایک تحریری معاہدہ لیتی ہے جس میں وہ لکھواتی ہے کہ اگر تم بد فعل ہو جاؤ یا عقد ٹائی کرو تو مجھے بعد از فراموشی ثبوت تمہاری طرف سے دوشرعی طلاق ہو جائیں اور اس کے بعد مجھے یہ حق بھی حاصل رہے کہ اگر میں چاہوں تو پھر نکاح کر کے تمہارے ساتھ زندگی بسر کروں اس کا خاوند بھی بطیب خاطر اس چیز کو منظور کر کے تحریری معاہدہ لکھ دیتا ہے اس بارے میں جناب کوئی واضح اور صاف امر شرعی تحریر فرمائیں اور اس چیز کی بھی وضاحت فرمائیں کہ کیا ایسا معاہدہ ہو سکتا ہے اگر ہو سکتا ہے تو اس کی کیا صورت ہے اس کے علاوہ یہ بھی تحریر فرمائیں کہ شرعی گواہی کتنے اشخاص پر ملتی ہوتی ہے؟  
المستفتی نمبر ۲۲۲۱ مالک زناہ میڈیکل ہال (لاہور) ۲۳ ربیع الاول ۱۳۵۷ھ ۲۵ مئی ۱۹۳۸ء  
(جواب ۳۲۱) اقرار نامہ کی عبارت شوہر کے الفاظ میں اس طرح سے ہو کہ ”اگر میں بد فعل ہو جاؤں یا تمہاری اجازت اٹھی اہلیہ فلاں بنت فلاں سے عقد ٹائی کروں تو میری اہلیہ فلاں بنت فلاں کو میری طرف سے یہ حق

(۱) قال لها اختارى او امرك بيدك بوى تعويض الطلاق لا بها كناية فلا يعملان بلانية او حلقى نفسك فلها ان تطلق في مجلس علمها به مشافهة او احياء ( الدر المختار مع هامش رد المحتار كتاب الطلاق باب تعويض الطلاق ۳ ۳۱۵ ط سعيد كراتشى ) وقال ايضا قال لها طلقى نفسك ولم يوافقوا نوى واحدة فطلقت وقت رجعة وان طلقت ثلاثا وبواه ( الدر المختار مع هامش رد المحتار كتاب الطلاق فصل في المشنة ۳ ۳۳۱ ط سعيد كراتشى )  
(۲) واهله اهل الشهادة اى ادانها على المسلمين ( رد مختار ) وقال في الرد قال في البحر وبه علم ان نفي الكفر صحيح وان لم يصح قضاءه على المسلم حاش كرهه ( هامش رد المختار مع الدر المختار كتاب القضاء ۵ ۳۵۴ ط سعيد كراتشى )

(۳) وان كان الطلاق ثلاثا في الحرة ونسب في الامة لم تحل له حتى تنكح زوجا غيره نكاحا صحيحا و بد حل بها لم يطلقها او يموت عنها والا صل فيه فر له تعالى فان طلقها فلا تحل له من بعد حتى تنكح زوجا غيره والمراد الطلقة الثالثة والهادية كتاب الطلاق باب الرجعة فصل فيما تحل به المطلقة ۲ ۳۹۹ ط مكتبة شرعية علمية ملتان

اور اختیار حاصل ہے کہ وہ اپنے اوپر طلاق بائن جب چاہے ڈال لے۔“  
اس کے بعد اگر دونوں شرطوں میں سے کسی ایک کی خلاف ورزی پر عورت اپنے نفس پر طلاق ڈال لے تو طلاق بائن پڑ جائے گی ۱۰ اور پھر اگر وہ راضی ہو تو اسی شوہر کے ساتھ تجدید نکاح بھی کر سکے گی کیونکہ طلاق بائن کے بعد زوجین تجدید نکاح کر سکتے ہیں۔ ۱۱ محمد کفایت اللہ کان ائندہ دُلی

## بارہواں باب طلاق مغلطہ اور حلالہ

ایک مجلس میں تین طلاق دینے کے بعد دوسرے مسلک پر عمل کر سکتا ہے یا نہیں؟  
(سوال) زید نے اپنی بیوی کو حالت غضب میں تین طلاقیں ایک وقت میں دیں اور بلا حلالہ کے نکاح جدید کے ساتھ رجوع کیا آیا زید کی رجعت کسی امام نے ائمہ اربعہ میں سے جائز رکھی ہے یا نہیں؟ پھر اتوجروا (جواب ۳۲۲) ایک وقت میں اگر تین طلاقیں دیں چاکیں تو تینوں واقع ہوں گی یہی مذہب ہے جمہور صحابہ و تابعین اور ائمہ مسلمین کا۔ البتہ فرق امامیہ کے نزدیک ایک طلاق شمار کی جاتی ہے لیکن یہ مذہب باطلاق مردو ہے جیسا کہ حضرت عمر کا فیصد محضر صحابہ میں خود اس پر شاہد ہے۔ فقال عمران الناس قد استعجلوا فی امر کان لهم فيه افادة فلو مضیاه علیهم فامضاه علیهم و ذهب جمہور الصحابة و التابعین ومن بعدهم من ائمة المسلمين الى انه يقع ثلاث. ۱۲ پس مذہب اہل سنت والجماعت کے موافق اس شخص کو قبل اٹھیل رجوع حرام ہے۔

تین طلاق دینے کے بعد شوہر انکار کرتا ہے حالانکہ دو گواہ موجود ہیں تو کیا حکم ہے؟  
(سوال) ایک شخص نبی امین نے غم میں اپنی زوجہ کو طلاق دی اور دو تین گواہوں سے یہ بات ثابت ہے کہ اس نے اپنی زوجہ کو تین طلاق دی ہیں اور وہ شخص اب انکار کرتا ہے کہ تین طلاق نہیں دی ہیں بلکہ دو طلاق دی ہیں اب اس صورت میں شرعاً کتنی طلاق واقع ہوں گی اور اگر کوئی یہ کہے کہ نبی کریم ﷺ کے

۱۰ فان لها احباری او امر له بیدك بوی نفویس الطلاق لانها كمة فلا یعلان بلایة او ینفی فسلك فله ان ینطق فی محسن علمها به مشافهة او اخباراً و المر المختار مع هامش رد المحتار كتاب الطلاق باب نفویس الطلاق ۳ ۳۱۵ ط سعد كراتشي

۱۱ دواكل لطلاق ما ما دون الثلاث فله ان یتزوجها فی العدة و بعد انقضائها و الفتاوى المہدية كتاب الطلاق الباب لبدس فی الزوجة فصل فيما یحل به للمطقة و ما یصل به ۱ ۴۷۲ ط ما جدیدہ كونه  
۱۲ هامش رد المحتار كتاب الطلاق ۳ ۲۳۳ ط سعید كراتشي

زمانے میں تین طلاقیں دیتے تھے تو ایک طلاق ہوتی تھی لہذا ایساں بھی ایک ہی طلاق ہوگی معتبر ہے یا نہیں؟ یہ تو جروا

(جواب ۳۲۳) ائمہ اربعہ یعنی امام ابو حنیفہ و امام مالک و امام شافعی و امام احمد بن حنبلؒ اور جماہیر اہل سنت و اجماع اس امر کے قائل ہیں کہ تین طلاق دینے سے تینوں پڑ جاتی ہیں خواہ ایک لفظ سے دی جائیں یا ایک جملہ میں یا ایک طہر میں۔ ۱۰۱۔ پس صورت مسئلہ میں چونکہ وہاہوں سے (بہر طریقہ گواہ عادل بھی ہوں) یہ بات ثابت ہے کہ زوج نے تین طلاقیں دی ہیں اس لئے اس کی منکوحہ مطلقہ مغضلہ ہو گئی اور اب بدون حلالہ اس کے سنے حلال نہیں ہو سکتی ۱۰۲۔ آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں یہ نیت انشاء طلاق تین طلاقیں دینے پر ایک کا حکم نہیں دیا جاتا تھا بلکہ نیت تاکید کا اشیاء کر لیا جاتا تھا اور یہ اعتبار حضرت ﷺ کے حکم اور صحابہؓ کے اتفاق سے ساقط ہو گیا۔ ۱۰۳۔ واللہ اعلم۔

شوہر نے خوشی طلاق نامہ لکھوا کر دستخط بھی کیا مگر گواہ موجود نہیں تو کیا حکم ہے؟  
(سوال) زید نے عمرو سے کہا کہ میں اپنی منکوحہ سماء خدیجہ کو طلاق دینا چاہتا ہوں تم مجھے طلاق نامہ لکھ دو عمرو نے جواب دیا کہ طلاق کے معاملے میں اس قدر غفلت مناسب نہیں سوچ سمجھ کر کام کرنا چاہیے زید نے کہا کہ میں مجھے طلاق ہی دینا منظور ہے لہذا تم جلد لکھو میں اس پر دستخط کر دیتا ہوں عمرو نے ہر چند ۱۱۔ لیکن زید اسرار کرنا راہب عمر و نے دیکھا کہ زید باوجود نماز کس کے بھی اپنے ارادے سے باز نہیں آتا تو عمرو نے مجبور ہو کر طلاق نامہ لکھ دیا جس میں زید کی طرف سے سماء خدیجہ البیہ زید کو تین طلاق انت طالق انت طالق

۱) والدی ثلاث متفرقة او ثلثا بمرة او مرتین فی طہر واحد لا رجعة فیہ (در مختار) وقال فی الرد (بقوله ثلاث متفرقة) وكذا بكلمة واحدة بالاولی و ذهب جمهور الصحابة والتابعین ومن بعدهم من ائمة المسلمين الى انه يقع ثلاث (ہامش رد المختار) کتاب الطلاق ۳/۴۳۳ ط سعید کراتشی

۲) اطر البقرة ۲۳۰ قال الله تعالیٰ فان طلقها فلا تحل له من بعد حتى تنكح زوجا غیرہ والصحيح للحاجی کتاب الطلاق باب من احاز طلاق الثلاث ۲/۷۹۶ ط قنیمي كراتشي عن عائشة ؓ ان رجلا طلق امراته ثلاثا فزوجت فطلق فسنن السی تریة التحل لثلاث قال لا حی بدوی عسیلها كما ذاق الاول والهداية کتاب الطلاق باب الرجعة فصل فیما نحل به المطلقة ۲/۳۹۹ ط مكنه شركة علمیه والفتاوی الهدية کتاب الطلاق الباب السادس فی الرجعة فصل فیما نحل به المطلقة وما یصل به ۱/۷۳۶ ط مجدیه كونه

۳) وقد اختلف العلماء فیمن قال لامرأته ست طالق ثلاثا فقال الشافعی ومالك و ابو حنیفة واحمد و جماہیر العلماء من السلف والخلف يقع الثلاث... اما حدیث ابن عباس ؓ فاحلف العلماء فی جوابہ و تاویلہ فلا صح ان معاذ ابہ كان فی زول الامر اذا قال لہا انت طالق انت طالق ولم یبوتا کید ولا استیثانا حکمہ بوقوع طلقة تعلقة ارادتهم لاستيف بذلك فحمل على الغالب الذی هو ارادة التأكيد فلما كان فی زمن عمر ؓ و كثرا استعمال الناس بهذه الصیغة و غلب مہم ارادة الاستیفاف مہا حسب عدل اصلاقی عی الثلاث عملا بالغالب السابق الی الفہم مہا و فی ذلك العصر و قبل المراد ان المعاد فی الزمن الاول كان طلقة واحدة و صار الناس فی زمن عمر یقولون الثلاث دفعة فلهذا عمر فعلى هذا یكون اخبار اعر اختلاف عادة الناس لا عن تغير حکم فی مسئلة واحدة (شرح الصحيح لمسلم للعلامة البوری کتاب الطلاق) باب طلاق الثلاث ۶/۷۸۸ ط قنیمي كراتشي

انت طالق صریح الفاظ میں نکاحی اور یہ طلاق نامہ دو دفعہ زید کو پڑھ کر سنایا اس کے بعد زید نے اس طلاق نامہ پر دستخط کئے پھر یہ طلاق نامہ اور بعض مہر مبلغ پندرہ سو روپے کا چیک ایک شخص کے ہاتھ متعلقین مطلقہ کے پاس بھیج دیا اور زید ایک دوسرے مقام پر جہاں اس کا مستقل قیام ہے چلا گیا جب طلاق نامہ مطلقہ کے متعلقین کے پاس پہنچا اور دیکھا تو اس پر گواہوں کے دستخط نہ تھے اس لئے اس طلاق نامہ کو اپنے خیال میں غیر معتبر سمجھ کر واپس دے دیا اور کہا کہ اس پر گواہوں کے دستخط نہیں ہیں اور مہر کے ساتھ زمانہ عدت کے مصارف بھی نہیں ہیں اس واسطے تم زید کو واپس کر دو اس مبلغ نے وہ طلاق نامہ بذریعہ ڈاک واپس روکنہ کر دیا اور نہ لینے کی وجہ بھی لکھ دی اس کے واپس پہنچنے کے بعد زید نے ایک طلاق نامہ دوسرا لکھوایا اور اس پر اپنے دستخط کے ساتھ گواہوں کے دستخط بھی کرانے اور ایک خط لکھا جس میں مہر اور زمانہ عدت کے مصارف کا ذکر ہے یہ ہر دو پرچے ایک رجسٹری خط میں مطلقہ کے بھائی کے نام بذریعہ ڈاک روکنے اور اسی وقت تین خط اپنے دوستوں کو لکھے اور اطلاع کی کہ میں اپنی اہلیہ خدیجہ کو طلاق دے چکا ہوں اور مہر اور دیگر مصارف بھی دے چکا ہوں اس رجسٹری کے روانہ ہو جانے کے بعد زید کو اپنی اس عاجزانہ کارروائی پر ندامت ہوئی اور اس نے فوراً مرسل الیہ کو تار دیا کہ میں نے تمہارے نام ایک رجسٹری غلطی سے روانہ کی ہے اسے تم وصول نہ کرو اور واپس لے دو مرسل الیہ کو اگلے واقعہ کی خبر تھی ہی اس لئے اس نے رجسٹری وصول کر لی دیکھا تو اس میں ایک طلاق نامہ اور ایک خط جس میں مہر وغیرہ مصارف کے حوالہ کا ذکر تھا نکلے دوسرے روز زید یہاں آیا اور اس کے کہنے اور دہانے سے ایک دوسری جگہ سے پندرہ سو روپے ہاتھ مہر و مصارف عدت متعلقین مطلقہ نے وصول کئے اب زید لوگوں سے کہتا ہے اور متعلقین مطلقہ کو کہتا ہے کہ میں نے یہ طلاق نامے ہوش کی حالت میں نہیں لکھوائے اور مجھے طلاق دینی منظور نہیں اب میں اس طلاق سے رجوع کرنا چاہتا ہوں مطلقہ کے متعلقین نے جواب دیا کہ علماء سے دریافت کرنے کے بعد معلوم ہو کہ تین طلاق دینے کے بعد رجوع کرنا صحیح ہے تو ہم مطلقہ کو تمہارے ہاں رخصت کر دیں گے ورنہ نہیں۔ زوجین ہر دو حنفی لفظ میں چنانچہ علماء احناف سے دریافت کیا گیا تو سب نے یہی جواب دیا کہ یہ طلاق مغلطہ ہے اس میں رجوع صحیح نہیں زید نے اس واقعہ میں علماء اہل حدیث کی طرف رجوع کیا تو مولوی ثناء اللہ صاحب امر تسری نے یہ جواب دیا کہ ایک مجلس کی تین طلاق ایک ہی رجعی شمار ہوں رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابو بکرؓ کے زمانے میں تین طلاق ایک ہی شمار ہوتی تھی اس لئے مسلم کی روایت کے مطابق اس شخص کو رجوع کرنا صحیح ہو گا اور اس میں خلاف حنفیہ کا ہے اتنی اب سوال یہ ہے کہ (۱) تین طلاق لفظاً کتابت میں ایک ہی طلاق واقع ہوئی اور دو طلاق تاکید کبھی جائیں گی یا نہیں؟ اور ایک کی نیت کرنی ہر دو حاکمیت میں جائز اور صحیح ہے یا نہیں (۲) اگر ایک کی نیت صحیح ہے تو دار قطنی کی روایت کے موافق حضرت عبداللہ بن عمرؓ کا حضور اکرم ﷺ سے یہ سوال کرنا کہ ارادت لو

طلقہا ثلاثا ایحل لی ان اراحعہا تو جواب میں آپ ﷺ کا یہ فرمانا کہ لا کانت تبین منک و کانت معصیۃ کا کیا مطلب ہوگا؟ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک کی نیت صحیح نہیں ورنہ رجوع صحیح ہوتا لیکن آپ نے انکار فرمادیا (۳) اگر ایک کی نیت صحیح نہیں تو حدیث کا نہ طلقہا ثلاثا فی مجلس واحد میں آپ کا یہ فرمانا انما تلک طلقۃ واحده کا صحیح عمل کیا ہوگا؟ (۴) حضرت ابن عباسؓ کی روایت سے جو مسلم میں مروی ہے معلوم ہوتا ہے کہ حضور اکرم ﷺ و حضرت ابو بکر صدیقؓ اور شروع زمانہ خلافت میں تین طلاق ایک ہی شمار ہوتی تھیں اور اب نہیں ہو سکتی اس کی کیا وجہ ہے؟ (۵) طلاق نامہ کی یہ مہارت و وضاحت لا تحل لہ من بعد حتی تنکح زوجا غیرہ ایک کی نیت کرنے کی نفی اور مغلطہ بانٹ کی تصریح کرتی ہے یا نہیں؟ اگر تصحیح کرتی ہے تو ایقان ٹمٹ کی نیت ہوتے ہوئے بھی ایک کی نیت ترقی صحیح ہے یا نہیں اور اگر ایک کی نیت صحیح نہیں تو طلاق نامہ کی اس عبارت کی رو سے اہل حدیث کے نزدیک بھی تین طلاقیں واقع ہوں گی یا ایک؟ (۶) حنفی الذہب کو ایسے وقت میں اہل حدیث کے مسلک کے موافق مطابق حدیث مسموم رجوع کرنا صحیح ہے یا نہیں؟ ثانی طلاق نامہ اور خط بہت مرہ و مصارف عدت ذیل میں مندرج ہے۔

نقل طلاق نامہ۔ - افرواعترف واشہد علی نفسہ اسمعیل بن احمد نیمول المقیم فی بایسن (برما) و هو فی حال السلامة المعبرۃ شرعا انہ طلق زوجته المدخول بها خدیجۃ بنت غلام محمد کتر ادا المقیمۃ فی رنگون ثلاثا امام الشہود المرقومۃ اسماء ہم ادناہ و قد سلمہا المہر و قدرہ الف و خمس مائۃ و رویہ و نفقۃ العدة و قدرہا ثمانون رویہ فصارت خدیجۃ المذكورۃ لا تستحق طرف اسمعیل المذكور شیئا و صارت لا تحل لہ من بعد حتی تنکح زوجاً غیرہ وقد حررت هذه الوثيقة للعمل بمقتضاها عند اللزوم تحریر ۱۹ جمادی الاخری ۱۳۳۵ھ مطابق ۱۲ اپریل ۱۹۱۷ء المطلق۔ اسمعیل احمد جی نیمول شہد علی ذلک نور احمد پیش امام بنگالی مسجد شہد علی ذلک عبدالکرم ابن شہر اتی مقیم بایسن برما بقلم نور احمد پیش امام بنگالی مسجد بایسن برما۔

نقل خط۔ - ٹیک نام میاں محمد یوسف غلام محمد کھٹہ لوان صاحب۔ مقام رنگون۔ بعد تحریر عرض آنکہ مبلغ پندرہ سو روپے مر کے اور اسی روپے مصارف عدت کے یہ دونوں ملا کر پندرہ سو اسی روپے میاں اسمعیل و یہ صاحب کو بھیج کر میاں عبدالعزیز اینڈ سنز کے پاس سے منگائیں اگر آپ میاں اسمعیل و سید صاحب کی معرفت نہیں منگوائیں گے تو کسی دوسرے شخص کو وہ نہیں دیں گے۔ راقم اسمعیل احمد جی نیول۔ بایسن بتاریخ ۱۲ اپریل ۱۹۱۷ء۔ امید ہے کہ احادیث کو مد نظر رکھتے ہوئے جواب کا وہ پسوا اختیار کیا جائے جو اختلاف اہل حدیث ہر دو کے لئے موجب طمانیت ہو۔

(جواب ۳۲۴) صورت مسئلہ میں اسمعیل احمد جی نیول کی بیوی پر طلاق مغلطہ واقع ہوئی اور اس کی وجہ سے

خبر سچ اس کے نکاح سے خارج اور اس کے اوپر حرام ہو گئی اب بغیر حلالہ اس کے لئے حلال نہیں ہو سکتی، ۱۰ اور طلاق اس وقت سے واقع ہوئی جس وقت پہلا طلاق نامہ کھا گیا اور زوج نے اس پر دستخط کئے، ۱۱ کیونکہ نقص وقوع طلاق کے لئے گواہوں کی ضرورت نہیں ہاں ثبوت کے لئے گواہوں کی ضرورت ہے عمر زوج طلاق نامہ لکھنے اور بھیجے کا مقصد ہو تو پھر شہادت کی ضرورت نہیں، ۱۲ اور ایک مجلس کی تین طلاقیں یا ایک غلط سے تین طلاقیں تمام صحابہ و تابعین و ائمہ مجتہدین و جمہور علما نے اہل سنت و اہل عدل کے نزدیک واقع ہو جاتی ہیں اور تین ہی سمجھی جاتی ہیں ائمہ اربعہ امام ابو حنیفہ امام مالک امام شافعی امام احمد بن حنبل کا یہی مذہب ہے اور اسی پر سلفاء خلفاء تمام مسلمانوں کا عمل ہے اور یہی قرآن مجید و احادیث نبویہ و قولی اکابر صحابہ سے ثابت ہے ہاں جو اس کا خلاف کرے وہ اہل سنت و انجساعت کا مخالف ہے اور اگر وہ مجتہد عین میں داخل ہے اب بقدر ضرورت و انکس بیان کئے دیتا ہوں۔ قال الله تعالى: 'الطلاق مرتان' الی قوله فان طلقها فلا تحل له من بعد حتی تنکح زوجا غیره، اس آیت کریمہ میں حق تعالیٰ نے یہ بیان فرمایا کہ وہ طلاق جس کے بعد رجعت جائز ہے دو طلاقیں ہیں اور جب خاوند تیسری طلاق دے دے تو پھر عورت اس کے لئے بغیر حالہ طلاق نہیں (انتہی) آیت اپنے عموم سے ان تمام صورتوں کو شامل ہے کہ تیسری طلاق یک ہی مجلس میں ہو یا دوسری مجلس میں۔ ایک طہر میں ہو یا احرام متعددہ میں یا حست حیض میں۔ طلاق اول و ثانی و ثالث کے درمیان رجعت منکح ہوئی ہو یا نہیں آیت کے عموم سے ان تمام صورتوں کا حکم یہی ثابت ہوتا ہے کہ تینوں طلاق واقع ہو کر حرمت مغلطہ پیدا کر دیں اور زوجہ بغیر حالہ زوج کے لئے حلال نہ ہوں اگرچہ حضرات صورتوں میں زوج گناہ گار بھی ہو گا مشابہت حیض میں مطلقا طلاق دینے یا طہر واحد میں تینوں طلاق دینے کی صورت میں لیکن وقوع طلاقیں چھ شبہ نہیں وعن عبادة بن الصامت ان اباه طلق امرأة الف تطليقة فانطلق عبادة الى رسول الله ﷺ فساله فقال بانت بثلاث في معصية الله رواه عبد الرزاق (کذا فی فتح القدیر) یعنی عبادة بن صامت سے روایت ہے کہ ان کے والد صامت نے اپنی بیوی کو تین بار طلاق دے دیں تو عبادة آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اس کا حکم دریافت کیا تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ عورت تین طلاقوں کے ساتھ بابت نہ رہی اور خدا کی نافرمانی بھی ہوئی مطلب یہ کہ

- ۱۰۔ ۱۱۔ ۱۲۔ ۱۳۔ ۱۴۔ ۱۵۔ ۱۶۔ ۱۷۔ ۱۸۔ ۱۹۔ ۲۰۔ ۲۱۔ ۲۲۔ ۲۳۔ ۲۴۔ ۲۵۔ ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸۔ ۲۹۔ ۳۰۔ ۳۱۔ ۳۲۔ ۳۳۔ ۳۴۔ ۳۵۔ ۳۶۔ ۳۷۔ ۳۸۔ ۳۹۔ ۴۰۔ ۴۱۔ ۴۲۔ ۴۳۔ ۴۴۔ ۴۵۔ ۴۶۔ ۴۷۔ ۴۸۔ ۴۹۔ ۵۰۔ ۵۱۔ ۵۲۔ ۵۳۔ ۵۴۔ ۵۵۔ ۵۶۔ ۵۷۔ ۵۸۔ ۵۹۔ ۶۰۔ ۶۱۔ ۶۲۔ ۶۳۔ ۶۴۔ ۶۵۔ ۶۶۔ ۶۷۔ ۶۸۔ ۶۹۔ ۷۰۔ ۷۱۔ ۷۲۔ ۷۳۔ ۷۴۔ ۷۵۔ ۷۶۔ ۷۷۔ ۷۸۔ ۷۹۔ ۸۰۔ ۸۱۔ ۸۲۔ ۸۳۔ ۸۴۔ ۸۵۔ ۸۶۔ ۸۷۔ ۸۸۔ ۸۹۔ ۹۰۔ ۹۱۔ ۹۲۔ ۹۳۔ ۹۴۔ ۹۵۔ ۹۶۔ ۹۷۔ ۹۸۔ ۹۹۔ ۱۰۰۔ ۱۰۱۔ ۱۰۲۔ ۱۰۳۔ ۱۰۴۔ ۱۰۵۔ ۱۰۶۔ ۱۰۷۔ ۱۰۸۔ ۱۰۹۔ ۱۱۰۔ ۱۱۱۔ ۱۱۲۔ ۱۱۳۔ ۱۱۴۔ ۱۱۵۔ ۱۱۶۔ ۱۱۷۔ ۱۱۸۔ ۱۱۹۔ ۱۲۰۔ ۱۲۱۔ ۱۲۲۔ ۱۲۳۔ ۱۲۴۔ ۱۲۵۔ ۱۲۶۔ ۱۲۷۔ ۱۲۸۔ ۱۲۹۔ ۱۳۰۔ ۱۳۱۔ ۱۳۲۔ ۱۳۳۔ ۱۳۴۔ ۱۳۵۔ ۱۳۶۔ ۱۳۷۔ ۱۳۸۔ ۱۳۹۔ ۱۴۰۔ ۱۴۱۔ ۱۴۲۔ ۱۴۳۔ ۱۴۴۔ ۱۴۵۔ ۱۴۶۔ ۱۴۷۔ ۱۴۸۔ ۱۴۹۔ ۱۵۰۔ ۱۵۱۔ ۱۵۲۔ ۱۵۳۔ ۱۵۴۔ ۱۵۵۔ ۱۵۶۔ ۱۵۷۔ ۱۵۸۔ ۱۵۹۔ ۱۶۰۔ ۱۶۱۔ ۱۶۲۔ ۱۶۳۔ ۱۶۴۔ ۱۶۵۔ ۱۶۶۔ ۱۶۷۔ ۱۶۸۔ ۱۶۹۔ ۱۷۰۔ ۱۷۱۔ ۱۷۲۔ ۱۷۳۔ ۱۷۴۔ ۱۷۵۔ ۱۷۶۔ ۱۷۷۔ ۱۷۸۔ ۱۷۹۔ ۱۸۰۔ ۱۸۱۔ ۱۸۲۔ ۱۸۳۔ ۱۸۴۔ ۱۸۵۔ ۱۸۶۔ ۱۸۷۔ ۱۸۸۔ ۱۸۹۔ ۱۹۰۔ ۱۹۱۔ ۱۹۲۔ ۱۹۳۔ ۱۹۴۔ ۱۹۵۔ ۱۹۶۔ ۱۹۷۔ ۱۹۸۔ ۱۹۹۔ ۲۰۰۔ ۲۰۱۔ ۲۰۲۔ ۲۰۳۔ ۲۰۴۔ ۲۰۵۔ ۲۰۶۔ ۲۰۷۔ ۲۰۸۔ ۲۰۹۔ ۲۱۰۔ ۲۱۱۔ ۲۱۲۔ ۲۱۳۔ ۲۱۴۔ ۲۱۵۔ ۲۱۶۔ ۲۱۷۔ ۲۱۸۔ ۲۱۹۔ ۲۲۰۔ ۲۲۱۔ ۲۲۲۔ ۲۲۳۔ ۲۲۴۔ ۲۲۵۔ ۲۲۶۔ ۲۲۷۔ ۲۲۸۔ ۲۲۹۔ ۲۳۰۔ ۲۳۱۔ ۲۳۲۔ ۲۳۳۔ ۲۳۴۔ ۲۳۵۔ ۲۳۶۔ ۲۳۷۔ ۲۳۸۔ ۲۳۹۔ ۲۴۰۔ ۲۴۱۔ ۲۴۲۔ ۲۴۳۔ ۲۴۴۔ ۲۴۵۔ ۲۴۶۔ ۲۴۷۔ ۲۴۸۔ ۲۴۹۔ ۲۵۰۔ ۲۵۱۔ ۲۵۲۔ ۲۵۳۔ ۲۵۴۔ ۲۵۵۔ ۲۵۶۔ ۲۵۷۔ ۲۵۸۔ ۲۵۹۔ ۲۶۰۔ ۲۶۱۔ ۲۶۲۔ ۲۶۳۔ ۲۶۴۔ ۲۶۵۔ ۲۶۶۔ ۲۶۷۔ ۲۶۸۔ ۲۶۹۔ ۲۷۰۔ ۲۷۱۔ ۲۷۲۔ ۲۷۳۔ ۲۷۴۔ ۲۷۵۔ ۲۷۶۔ ۲۷۷۔ ۲۷۸۔ ۲۷۹۔ ۲۸۰۔ ۲۸۱۔ ۲۸۲۔ ۲۸۳۔ ۲۸۴۔ ۲۸۵۔ ۲۸۶۔ ۲۸۷۔ ۲۸۸۔ ۲۸۹۔ ۲۹۰۔ ۲۹۱۔ ۲۹۲۔ ۲۹۳۔ ۲۹۴۔ ۲۹۵۔ ۲۹۶۔ ۲۹۷۔ ۲۹۸۔ ۲۹۹۔ ۳۰۰۔ ۳۰۱۔ ۳۰۲۔ ۳۰۳۔ ۳۰۴۔ ۳۰۵۔ ۳۰۶۔ ۳۰۷۔ ۳۰۸۔ ۳۰۹۔ ۳۱۰۔ ۳۱۱۔ ۳۱۲۔ ۳۱۳۔ ۳۱۴۔ ۳۱۵۔ ۳۱۶۔ ۳۱۷۔ ۳۱۸۔ ۳۱۹۔ ۳۲۰۔ ۳۲۱۔ ۳۲۲۔ ۳۲۳۔ ۳۲۴۔ ۳۲۵۔ ۳۲۶۔ ۳۲۷۔ ۳۲۸۔ ۳۲۹۔ ۳۳۰۔ ۳۳۱۔ ۳۳۲۔ ۳۳۳۔ ۳۳۴۔ ۳۳۵۔ ۳۳۶۔ ۳۳۷۔ ۳۳۸۔ ۳۳۹۔ ۳۴۰۔ ۳۴۱۔ ۳۴۲۔ ۳۴۳۔ ۳۴۴۔ ۳۴۵۔ ۳۴۶۔ ۳۴۷۔ ۳۴۸۔ ۳۴۹۔ ۳۵۰۔ ۳۵۱۔ ۳۵۲۔ ۳۵۳۔ ۳۵۴۔ ۳۵۵۔ ۳۵۶۔ ۳۵۷۔ ۳۵۸۔ ۳۵۹۔ ۳۶۰۔ ۳۶۱۔ ۳۶۲۔ ۳۶۳۔ ۳۶۴۔ ۳۶۵۔ ۳۶۶۔ ۳۶۷۔ ۳۶۸۔ ۳۶۹۔ ۳۷۰۔ ۳۷۱۔ ۳۷۲۔ ۳۷۳۔ ۳۷۴۔ ۳۷۵۔ ۳۷۶۔ ۳۷۷۔ ۳۷۸۔ ۳۷۹۔ ۳۸۰۔ ۳۸۱۔ ۳۸۲۔ ۳۸۳۔ ۳۸۴۔ ۳۸۵۔ ۳۸۶۔ ۳۸۷۔ ۳۸۸۔ ۳۸۹۔ ۳۹۰۔ ۳۹۱۔ ۳۹۲۔ ۳۹۳۔ ۳۹۴۔ ۳۹۵۔ ۳۹۶۔ ۳۹۷۔ ۳۹۸۔ ۳۹۹۔ ۴۰۰۔ ۴۰۱۔ ۴۰۲۔ ۴۰۳۔ ۴۰۴۔ ۴۰۵۔ ۴۰۶۔ ۴۰۷۔ ۴۰۸۔ ۴۰۹۔ ۴۱۰۔ ۴۱۱۔ ۴۱۲۔ ۴۱۳۔ ۴۱۴۔ ۴۱۵۔ ۴۱۶۔ ۴۱۷۔ ۴۱۸۔ ۴۱۹۔ ۴۲۰۔ ۴۲۱۔ ۴۲۲۔ ۴۲۳۔ ۴۲۴۔ ۴۲۵۔ ۴۲۶۔ ۴۲۷۔ ۴۲۸۔ ۴۲۹۔ ۴۳۰۔ ۴۳۱۔ ۴۳۲۔ ۴۳۳۔ ۴۳۴۔ ۴۳۵۔ ۴۳۶۔ ۴۳۷۔ ۴۳۸۔ ۴۳۹۔ ۴۴۰۔ ۴۴۱۔ ۴۴۲۔ ۴۴۳۔ ۴۴۴۔ ۴۴۵۔ ۴۴۶۔ ۴۴۷۔ ۴۴۸۔ ۴۴۹۔ ۴۵۰۔ ۴۵۱۔ ۴۵۲۔ ۴۵۳۔ ۴۵۴۔ ۴۵۵۔ ۴۵۶۔ ۴۵۷۔ ۴۵۸۔ ۴۵۹۔ ۴۶۰۔ ۴۶۱۔ ۴۶۲۔ ۴۶۳۔ ۴۶۴۔ ۴۶۵۔ ۴۶۶۔ ۴۶۷۔ ۴۶۸۔ ۴۶۹۔ ۴۷۰۔ ۴۷۱۔ ۴۷۲۔ ۴۷۳۔ ۴۷۴۔ ۴۷۵۔ ۴۷۶۔ ۴۷۷۔ ۴۷۸۔ ۴۷۹۔ ۴۸۰۔ ۴۸۱۔ ۴۸۲۔ ۴۸۳۔ ۴۸۴۔ ۴۸۵۔ ۴۸۶۔ ۴۸۷۔ ۴۸۸۔ ۴۸۹۔ ۴۹۰۔ ۴۹۱۔ ۴۹۲۔ ۴۹۳۔ ۴۹۴۔ ۴۹۵۔ ۴۹۶۔ ۴۹۷۔ ۴۹۸۔ ۴۹۹۔ ۵۰۰۔ ۵۰۱۔ ۵۰۲۔ ۵۰۳۔ ۵۰۴۔ ۵۰۵۔ ۵۰۶۔ ۵۰۷۔ ۵۰۸۔ ۵۰۹۔ ۵۱۰۔ ۵۱۱۔ ۵۱۲۔ ۵۱۳۔ ۵۱۴۔ ۵۱۵۔ ۵۱۶۔ ۵۱۷۔ ۵۱۸۔ ۵۱۹۔ ۵۲۰۔ ۵۲۱۔ ۵۲۲۔ ۵۲۳۔ ۵۲۴۔ ۵۲۵۔ ۵۲۶۔ ۵۲۷۔ ۵۲۸۔ ۵۲۹۔ ۵۳۰۔ ۵۳۱۔ ۵۳۲۔ ۵۳۳۔ ۵۳۴۔ ۵۳۵۔ ۵۳۶۔ ۵۳۷۔ ۵۳۸۔ ۵۳۹۔ ۵۴۰۔ ۵۴۱۔ ۵۴۲۔ ۵۴۳۔ ۵۴۴۔ ۵۴۵۔ ۵۴۶۔ ۵۴۷۔ ۵۴۸۔ ۵۴۹۔ ۵۵۰۔ ۵۵۱۔ ۵۵۲۔ ۵۵۳۔ ۵۵۴۔ ۵۵۵۔ ۵۵۶۔ ۵۵۷۔ ۵۵۸۔ ۵۵۹۔ ۵۶۰۔ ۵۶۱۔ ۵۶۲۔ ۵۶۳۔ ۵۶۴۔ ۵۶۵۔ ۵۶۶۔ ۵۶۷۔ ۵۶۸۔ ۵۶۹۔ ۵۷۰۔ ۵۷۱۔ ۵۷۲۔ ۵۷۳۔ ۵۷۴۔ ۵۷۵۔ ۵۷۶۔ ۵۷۷۔ ۵۷۸۔ ۵۷۹۔ ۵۸۰۔ ۵۸۱۔ ۵۸۲۔ ۵۸۳۔ ۵۸۴۔ ۵۸۵۔ ۵۸۶۔ ۵۸۷۔ ۵۸۸۔ ۵۸۹۔ ۵۹۰۔ ۵۹۱۔ ۵۹۲۔ ۵۹۳۔ ۵۹۴۔ ۵۹۵۔ ۵۹۶۔ ۵۹۷۔ ۵۹۸۔ ۵۹۹۔ ۶۰۰۔ ۶۰۱۔ ۶۰۲۔ ۶۰۳۔ ۶۰۴۔ ۶۰۵۔ ۶۰۶۔ ۶۰۷۔ ۶۰۸۔ ۶۰۹۔ ۶۱۰۔ ۶۱۱۔ ۶۱۲۔ ۶۱۳۔ ۶۱۴۔ ۶۱۵۔ ۶۱۶۔ ۶۱۷۔ ۶۱۸۔ ۶۱۹۔ ۶۲۰۔ ۶۲۱۔ ۶۲۲۔ ۶۲۳۔ ۶۲۴۔ ۶۲۵۔ ۶۲۶۔ ۶۲۷۔ ۶۲۸۔ ۶۲۹۔ ۶۳۰۔ ۶۳۱۔ ۶۳۲۔ ۶۳۳۔ ۶۳۴۔ ۶۳۵۔ ۶۳۶۔ ۶۳۷۔ ۶۳۸۔ ۶۳۹۔ ۶۴۰۔ ۶۴۱۔ ۶۴۲۔ ۶۴۳۔ ۶۴۴۔ ۶۴۵۔ ۶۴۶۔ ۶۴۷۔ ۶۴۸۔ ۶۴۹۔ ۶۵۰۔ ۶۵۱۔ ۶۵۲۔ ۶۵۳۔ ۶۵۴۔ ۶۵۵۔ ۶۵۶۔ ۶۵۷۔ ۶۵۸۔ ۶۵۹۔ ۶۶۰۔ ۶۶۱۔ ۶۶۲۔ ۶۶۳۔ ۶۶۴۔ ۶۶۵۔ ۶۶۶۔ ۶۶۷۔ ۶۶۸۔ ۶۶۹۔ ۶۷۰۔ ۶۷۱۔ ۶۷۲۔ ۶۷۳۔ ۶۷۴۔ ۶۷۵۔ ۶۷۶۔ ۶۷۷۔ ۶۷۸۔ ۶۷۹۔ ۶۸۰۔ ۶۸۱۔ ۶۸۲۔ ۶۸۳۔ ۶۸۴۔ ۶۸۵۔ ۶۸۶۔ ۶۸۷۔ ۶۸۸۔ ۶۸۹۔ ۶۹۰۔ ۶۹۱۔ ۶۹۲۔ ۶۹۳۔ ۶۹۴۔ ۶۹۵۔ ۶۹۶۔ ۶۹۷۔ ۶۹۸۔ ۶۹۹۔ ۷۰۰۔ ۷۰۱۔ ۷۰۲۔ ۷۰۳۔ ۷۰۴۔ ۷۰۵۔ ۷۰۶۔ ۷۰۷۔ ۷۰۸۔ ۷۰۹۔ ۷۱۰۔ ۷۱۱۔ ۷۱۲۔ ۷۱۳۔ ۷۱۴۔ ۷۱۵۔ ۷۱۶۔ ۷۱۷۔ ۷۱۸۔ ۷۱۹۔ ۷۲۰۔ ۷۲۱۔ ۷۲۲۔ ۷۲۳۔ ۷۲۴۔ ۷۲۵۔ ۷۲۶۔ ۷۲۷۔ ۷۲۸۔ ۷۲۹۔ ۷۳۰۔ ۷۳۱۔ ۷۳۲۔ ۷۳۳۔ ۷۳۴۔ ۷۳۵۔ ۷۳۶۔ ۷۳۷۔ ۷۳۸۔ ۷۳۹۔ ۷۴۰۔ ۷۴۱۔ ۷۴۲۔ ۷۴۳۔ ۷۴۴۔ ۷۴۵۔ ۷۴۶۔ ۷۴۷۔ ۷۴۸۔ ۷۴۹۔ ۷۵۰۔ ۷۵۱۔ ۷۵۲۔ ۷۵۳۔ ۷۵۴۔ ۷۵۵۔ ۷۵۶۔ ۷۵۷۔ ۷۵۸۔ ۷۵۹۔ ۷۶۰۔ ۷۶۱۔ ۷۶۲۔ ۷۶۳۔ ۷۶۴۔ ۷۶۵۔ ۷۶۶۔ ۷۶۷۔ ۷۶۸۔ ۷۶۹۔ ۷۷۰۔ ۷۷۱۔ ۷۷۲۔ ۷۷۳۔ ۷۷۴۔ ۷۷۵۔ ۷۷۶۔ ۷۷۷۔ ۷۷۸۔ ۷۷۹۔ ۷۸۰۔ ۷۸۱۔ ۷۸۲۔ ۷۸۳۔ ۷۸۴۔ ۷۸۵۔ ۷۸۶۔ ۷۸۷۔ ۷۸۸۔ ۷۸۹۔ ۷۹۰۔ ۷۹۱۔ ۷۹۲۔ ۷۹۳۔ ۷۹۴۔ ۷۹۵۔ ۷۹۶۔ ۷۹۷۔ ۷۹۸۔ ۷۹۹۔ ۸۰۰۔ ۸۰۱۔ ۸۰۲۔ ۸۰۳۔ ۸۰۴۔ ۸۰۵۔ ۸۰۶۔ ۸۰۷۔ ۸۰۸۔ ۸۰۹۔ ۸۱۰۔ ۸۱۱۔ ۸۱۲۔ ۸۱۳۔ ۸۱۴۔ ۸۱۵۔ ۸۱۶۔ ۸۱۷۔ ۸۱۸۔ ۸۱۹۔ ۸۲۰۔ ۸۲۱۔ ۸۲۲۔ ۸۲۳۔ ۸۲۴۔ ۸۲۵۔ ۸۲۶۔ ۸۲۷۔ ۸۲۸۔ ۸۲۹۔ ۸۳۰۔ ۸۳۱۔ ۸۳۲۔ ۸۳۳۔ ۸۳۴۔ ۸۳۵۔ ۸۳۶۔ ۸۳۷۔ ۸۳۸۔ ۸۳۹۔ ۸۴۰۔ ۸۴۱۔ ۸۴۲۔ ۸۴۳۔ ۸۴۴۔ ۸۴۵۔ ۸۴۶۔ ۸۴۷۔ ۸۴۸۔ ۸۴۹۔ ۸۵۰۔ ۸۵۱۔ ۸۵۲۔ ۸۵۳۔ ۸۵۴۔ ۸۵۵۔ ۸۵۶۔ ۸۵۷۔ ۸۵۸۔ ۸۵۹۔ ۸۶۰۔ ۸۶۱۔ ۸۶۲۔ ۸۶۳۔ ۸۶۴۔ ۸۶۵۔ ۸۶۶۔ ۸۶۷۔ ۸۶۸۔ ۸۶۹۔ ۸۷۰۔ ۸۷۱۔ ۸۷۲۔ ۸۷۳۔ ۸۷۴۔ ۸۷۵۔ ۸۷۶۔ ۸۷۷۔ ۸۷۸۔ ۸۷۹۔ ۸۸۰۔ ۸۸۱۔ ۸۸۲۔ ۸۸۳۔ ۸۸۴۔ ۸۸۵۔ ۸۸۶۔ ۸۸۷۔ ۸۸۸۔ ۸۸۹۔ ۸۹۰۔ ۸۹۱۔ ۸۹۲۔ ۸۹۳۔ ۸۹۴۔ ۸۹۵۔ ۸۹۶۔ ۸۹۷۔ ۸۹۸۔ ۸۹۹۔ ۹۰۰۔ ۹۰۱۔ ۹۰۲۔ ۹۰۳۔ ۹۰۴۔ ۹۰۵۔ ۹۰۶۔ ۹۰۷۔ ۹۰۸۔ ۹۰۹۔ ۹۱۰۔ ۹۱۱۔ ۹۱۲۔ ۹۱۳۔ ۹۱۴۔ ۹۱۵۔ ۹۱۶۔ ۹۱۷۔ ۹۱۸۔ ۹۱۹۔ ۹۲۰۔ ۹۲۱۔ ۹۲۲۔ ۹۲۳۔ ۹۲۴۔ ۹۲۵۔ ۹۲۶۔ ۹۲۷۔ ۹۲۸۔ ۹۲۹۔ ۹۳۰۔ ۹۳۱۔ ۹۳۲۔ ۹۳۳۔ ۹۳۴۔ ۹۳۵۔ ۹۳۶۔ ۹۳۷۔ ۹۳۸۔ ۹۳۹۔ ۹۴۰۔ ۹۴۱۔ ۹۴۲۔ ۹۴۳۔ ۹۴۴۔ ۹۴۵۔ ۹۴۶۔ ۹۴۷۔ ۹۴۸۔ ۹۴۹۔ ۹۵۰۔ ۹۵۱۔ ۹۵۲۔ ۹۵۳۔ ۹۵۴۔ ۹۵۵۔ ۹۵۶۔ ۹۵۷۔ ۹۵۸۔ ۹۵۹۔ ۹۶۰۔ ۹۶۱۔ ۹۶۲۔ ۹۶۳۔ ۹۶۴۔ ۹۶۵۔ ۹۶۶۔ ۹۶۷۔ ۹۶۸۔ ۹۶۹۔ ۹۷۰۔ ۹۷۱۔ ۹۷۲۔ ۹۷۳۔ ۹۷۴۔ ۹۷۵۔ ۹۷۶۔ ۹۷۷۔ ۹۷۸۔ ۹۷۹۔ ۹۸۰۔ ۹۸۱۔ ۹۸۲۔ ۹۸۳۔ ۹۸۴۔ ۹۸۵۔ ۹۸۶۔ ۹۸۷۔ ۹۸۸۔ ۹۸۹۔ ۹۹۰۔ ۹۹۱۔ ۹۹۲۔ ۹۹۳۔ ۹۹۴۔ ۹۹۵۔ ۹۹۶۔ ۹۹۷۔ ۹۹۸۔ ۹۹۹۔ ۱۰۰۰۔ ۱۰۰۱۔ ۱۰۰۲۔ ۱۰۰۳۔ ۱۰۰۴۔ ۱۰۰۵۔ ۱۰۰۶۔ ۱۰۰۷۔ ۱۰۰۸۔ ۱۰۰۹۔ ۱۰۱۰۔ ۱۰۱۱۔ ۱۰۱۲۔ ۱۰۱۳۔ ۱۰۱۴۔ ۱۰۱۵۔ ۱۰۱۶۔ ۱۰۱۷۔ ۱۰۱۸۔ ۱۰۱۹۔ ۱۰۲۰۔ ۱۰۲۱۔ ۱۰۲۲۔ ۱۰۲۳۔ ۱۰۲۴۔ ۱۰۲۵۔ ۱۰۲۶۔ ۱۰۲۷۔ ۱۰۲۸۔ ۱۰۲۹۔ ۱۰۳۰۔ ۱۰۳۱۔ ۱۰۳۲۔ ۱۰۳۳۔ ۱۰۳۴۔ ۱۰۳۵۔ ۱۰۳۶۔ ۱۰۳۷۔ ۱۰۳۸۔ ۱۰۳۹۔ ۱۰۴۰۔ ۱۰۴۱۔ ۱۰۴۲۔ ۱۰۴۳۔ ۱۰۴۴۔ ۱۰۴۵۔ ۱۰۴۶۔ ۱۰۴۷۔ ۱۰۴۸۔ ۱۰۴۹۔ ۱۰۵۰۔ ۱۰۵۱۔ ۱۰۵۲۔ ۱۰۵۳۔ ۱۰۵۴۔ ۱۰۵۵۔ ۱۰۵۶۔ ۱۰۵۷۔ ۱۰۵۸۔ ۱۰۵۹۔ ۱۰۶۰۔ ۱۰۶۱۔ ۱۰۶۲۔ ۱۰۶۳۔ ۱۰۶۴۔ ۱۰۶۵۔ ۱۰۶۶۔ ۱۰۶۷۔ ۱۰۶۸۔ ۱۰۶۹۔ ۱۰۷۰۔ ۱۰۷۱۔ ۱۰۷۲۔ ۱۰۷۳۔ ۱۰۷۴۔ ۱۰۷۵۔ ۱۰۷۶۔ ۱۰۷۷۔ ۱۰۷۸۔ ۱۰۷۹۔ ۱۰۸۰۔ ۱۰۸۱۔ ۱۰۸۲۔ ۱۰۸۳۔ ۱۰۸۴۔ ۱۰۸۵۔ ۱۰۸۶۔ ۱۰۸۷۔ ۱۰۸۸۔ ۱۰۸۹۔ ۱۰۹۰۔ ۱۰۹۱۔ ۱۰۹۲۔ ۱۰۹۳۔ ۱۰۹۴۔ ۱۰۹۵۔ ۱۰۹۶۔ ۱۰۹۷۔ ۱۰۹۸۔ ۱۰۹۹۔ ۱۱۰۰۔ ۱۱۰۱۔ ۱۱۰۲۔ ۱۱۰۳۔ ۱۱۰۴۔ ۱۱۰۵۔ ۱۱۰۶۔ ۱۱۰۷۔ ۱۱۰۸۔ ۱۱۰۹۔ ۱۱۱۰۔ ۱۱۱۱۔ ۱۱۱۲۔ ۱۱۱۳۔ ۱۱۱۴۔ ۱۱۱۵۔ ۱۱۱۶۔ ۱۱۱۷۔ ۱۱۱۸۔ ۱۱۱۹۔ ۱۱۲۰۔ ۱۱۲۱۔ ۱۱۲۲۔ ۱۱۲۳۔ ۱۱۲۴۔ ۱۱۲۵۔ ۱۱۲۶۔ ۱۱۲۷۔ ۱۱۲۸۔ ۱۱۲۹۔ ۱۱۳۰۔ ۱۱۳۱۔ ۱۱۳۲۔ ۱۱۳۳۔ ۱۱۳۴۔ ۱۱۳۵۔ ۱۱۳۶۔ ۱۱۳۷۔ ۱۱۳۸۔ ۱۱۳۹۔ ۱۱۴۰۔ ۱۱۴۱۔ ۱۱۴۲۔ ۱۱۴۳۔ ۱۱۴۴۔ ۱۱۴۵۔ ۱۱۴۶۔ ۱۱۴۷۔ ۱۱۴۸۔ ۱۱۴۹۔ ۱۱۵۰۔ ۱۱۵۱۔ ۱۱۵۲۔ ۱۱۵۳۔ ۱۱۵۴۔ ۱۱۵۵۔ ۱۱۵۶۔ ۱۱۵۷۔ ۱۱۵۸۔ ۱۱۵۹۔ ۱۱۶۰۔ ۱۱۶۱۔ ۱۱۶۲۔ ۱۱۶۳۔ ۱۱۶۴۔ ۱۱۶۵۔ ۱۱۶۶۔ ۱۱۶۷۔ ۱۱۶۸۔ ۱۱۶۹۔ ۱۱۷۰۔ ۱۱۷۱۔ ۱۱۷۲۔ ۱۱۷۳۔ ۱۱۷۴۔ ۱۱۷۵۔ ۱۱۷۶۔ ۱۱۷۷۔ ۱۱۷۸۔ ۱۱۷۹۔ ۱۱۸۰۔ ۱۱۸۱۔ ۱۱۸۲۔ ۱۱۸۳۔ ۱۱۸۴۔ ۱۱۸۵۔ ۱۱۸۶۔ ۱۱۸۷۔ ۱۱۸۸۔ ۱۱۸۹۔ ۱۱۹۰۔ ۱۱۹۱۔ ۱۱۹۲۔ ۱۱۹۳۔ ۱۱۹۴۔ ۱۱۹۵۔ ۱۱۹۶۔ ۱۱۹۷۔ ۱۱۹۸۔ ۱۱۹۹۔ ۱۲۰۰۔ ۱۲۰۱۔ ۱۲۰۲۔ ۱۲۰۳۔ ۱۲۰۴۔ ۱۲۰۵۔ ۱۲۰۶۔ ۱۲۰۷۔ ۱۲۰۸۔ ۱۲۰۹۔ ۱۲۱۰۔ ۱۲۱۱۔ ۱۲۱۲۔ ۱۲۱۳۔ ۱۲۱۴۔ ۱۲۱۵۔ ۱۲۱۶۔ ۱۲۱۷۔ ۱۲۱۸۔ ۱۲۱۹۔ ۱۲۲۰۔ ۱۲۲۱۔ ۱۲۲۲۔ ۱۲۲۳۔ ۱۲۲۴۔ ۱۲۲۵۔ ۱۲۲۶۔ ۱۲۲۷۔ ۱۲۲۸۔ ۱۲۲۹۔ ۱۲۳۰۔ ۱۲۳۱۔ ۱۲۳۲۔ ۱۲۳۳۔ ۱۲۳۴۔ ۱۲۳۵۔ ۱۲۳۶۔ ۱۲۳۷۔ ۱۲۳۸۔ ۱۲۳۹۔ ۱۲۴۰۔ ۱۲۴۱۔ ۱۲۴۲۔ ۱۲۴۳۔ ۱۲۴۴۔ ۱۲۴۵۔ ۱۲۴۶۔ ۱۲۴۷۔ ۱۲۴۸۔ ۱۲۴۹۔ ۱۲۵۰۔ ۱۲۵۱۔ ۱۲۵۲۔ ۱۲۵۳۔ ۱۲۵۴۔ ۱۲۵۵۔ ۱۲۵۶۔ ۱۲۵۷۔ ۱۲۵۸۔ ۱۲۵۹۔ ۱۲۶۰۔ ۱۲۶۱۔ ۱۲۶۲۔ ۱۲۶۳۔ ۱۲۶۴۔ ۱۲۶۵۔ ۱۲۶۶۔ ۱۲۶۷۔ ۱۲۶۸۔ ۱۲۶۹۔ ۱۲۷۰۔ ۱۲۷۱۔ ۱۲۷۲۔ ۱۲۷۳۔ ۱۲۷۴۔ ۱۲۷۵۔ ۱۲۷۶۔ ۱۲۷۷۔ ۱۲۷۸۔ ۱۲۷۹۔ ۱۲۸۰۔ ۱۲۸۱۔ ۱۲۸۲۔ ۱۲۸۳۔ ۱۲۸۴۔ ۱۲۸۵۔ ۱۲۸۶۔ ۱۲۸۷۔ ۱۲۸۸۔ ۱۲۸۹۔ ۱۲۹۰۔ ۱۲۹۱۔ ۱۲۹۲۔ ۱۲۹۳۔ ۱۲۹۴۔ ۱۲۹۵۔ ۱۲۹۶۔ ۱۲۹۷۔ ۱۲۹۸۔ ۱۲۹۹۔ ۱۳۰۰۔ ۱۳۰۱۔ ۱۳۰۲۔ ۱۳۰۳۔ ۱۳۰۴۔ ۱۳۰۵۔ ۱۳۰۶۔ ۱۳۰۷۔ ۱۳۰۸۔ ۱۳۰۹۔ ۱۳۱۰۔ ۱۳۱۱۔ ۱۳۱۲۔ ۱۳۱۳۔ ۱۳۱۴۔ ۱۳۱۵۔ ۱۳۱۶۔ ۱۳۱۷۔ ۱۳۱۸۔ ۱۳۱۹۔ ۱۳۲۰۔ ۱۳۲۱۔ ۱۳۲۲۔ ۱۳۲۳۔ ۱۳۲۴۔ ۱۳۲۵۔ ۱۳۲۶۔ ۱۳۲۷۔ ۱۳۲۸۔ ۱۳۲۹۔ ۱۳۳۰۔ ۱۳۳۱۔ ۱۳۳۲۔ ۱۳۳۳۔ ۱۳۳۴۔ ۱۳۳۵۔ ۱۳۳۶۔ ۱۳۳۷۔ ۱۳۳۸۔ ۱۳۳۹۔ ۱۳۴۰۔ ۱۳۴۱۔ ۱۳۴۲۔ ۱۳۴۳۔ ۱۳۴۴۔ ۱۳۴۵۔ ۱۳۴۶۔ ۱۳۴۷۔ ۱۳۴۸۔ ۱۳۴۹۔ ۱۳۵۰۔ ۱۳۵۱۔ ۱۳۵۲۔ ۱۳۵۳۔ ۱۳۵۴۔ ۱۳۵۵۔ ۱۳۵۶۔ ۱۳۵۷۔ ۱۳۵۸۔ ۱۳۵۹۔ ۱۳۶۰۔ ۱۳۶۱۔ ۱۳۶۲۔ ۱۳۶۳۔ ۱۳۶۴۔ ۱۳۶۵۔ ۱۳۶۶۔ ۱۳۶۷۔ ۱۳۶۸۔ ۱۳

مرا اس سے تین طلاق پڑیں اور باقی ۹۹ لغو ہو گئیں اور چونکہ تین طلاقیں ایک دفعہ دی گئیں اس لئے زوج گناہگار بھی ہوا اس حدیث سے دو باتیں صراحتہ ثابت ہوتی ہیں اول یہ کہ تین طلاقیں ایک دفعہ دینے سے تینوں پڑ جاتی ہیں اور یہ کہ خود آنحضرت ﷺ نے تینوں طلاق پڑ جانے کا حکم دیا ہے دوم یہ کہ آنحضرت ﷺ کے ارشاد سے یہ بھی ثابت ہو گیا کہ ایک دفعہ سے تین طلاق دینا اگرچہ گناہ ہے لیکن اس کا منہی عنہ ورمعصیت ہونا بعد وقوع کو مستلزم نہیں طلاق مغالطہ تو پڑ کر ہی رہے گی زوج گناہگار ہو گا یہ بات علیحدہ ہے اور اس بات کی نظیر شریعت مقدسہ میں دوسری بھی موجود ہے وہ یہ کہ حالت حیض میں طلاق دینا بھی منع ہے لیکن اگر کوئی مرد اپنی حاکمہ زوجہ کو طلاق دیدے تو طلاق پڑ جائے گی۔ عن نافع عن عبد اللہ انہ طلق امراتہ وھی حائض تطليقة واحدة فأمره رسول الله ﷺ ان يراجعها (متفق علیہ) ۱، وعن سالم ابن عبد الله قال قال ابن عمر فراجعها وحسب لها التطليقة التي طلقها (رواه مسلم) ۲، وعن سعيد بن جبیر ابن عمر قال حسب علي بتطليقة (رواه البخاری) ۳، یعنی حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے اپنی زوجہ کی کو حالت حیض میں طلاق دیدے دی (یعنی ایک طلاق) تو آنحضرت ﷺ نے ان کو رجعت کرینے کا حکم فرمایا اور انہوں نے رجعت کر لی پھر وہ خود فرماتے ہیں کہ میرے لو پر یہ ایک طرق شمار کر لی گئی اس سے ساقی ثابت ہو گیا کہ حالت حیض میں طلاق دینا اگرچہ گناہ ہے لیکن طلاق پھر بھی پڑ جاتی ہے ورنہ اس کا ایک طلاق شمار کیا جاتا ہے معنی ہو گا۔ وعن سهل بن سعد الساعدي ان عويمر العجلاني قال يا رسول الله ﷺ ارايت رجلا وجد مع امراته رجلا ابقتله فقتلوه ام كيف يفعل فقال رسول الله ﷺ قد انزل الله فيك وفي صاحبك فاذهب فانك بها قال سهل فتلا عن في المسجد وانا مع الناس عند رسول الله ﷺ فلما فرغا قال عويمر كذبت عليها يا رسول الله ﷺ ان امسكتها وطلقها ملأنا (رواه الشيخان) ۴، اس حدیث سے ثابت ہو کہ عویمر نے اپنی زوجہ کو لعان کے بعد تین طلاقیں دیں اور آنحضرت ﷺ نے سکوت فرمایا جی ہاں کو یہ نہ فرمایا کہ تین طلاق دینے سے کیا فائدہ جب کہ تین سے بھی ایک ہی ہوتی ہے تو ایک ہی دینی چاہیے تھی و عن نافع قال كان ابن عمر اذا سئل عن من طلق ثلاثا قال لو طلقت مرة او مرتين فان النسي ﷺ امرني بهذا فان طلقها ثلاثا فقد حرمت عليك حتى تنكح زوجا غيره و عصيت الله تعالى فيما امرك من طلاق امراتك (رواه المسلم) ۵، یعنی نافع فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے جب ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جاتا تھا جو اپنی

۱۔ واللفظ لمسلم: کتاب الطلاق باب حریم طلاق الحائض ۷۶۱ ط مکتبہ قدیمی کراچی  
 ۲۔ رواه مسلم في الصحيح: کتاب الطلاق باب حریم طلاق الحائض ۷۶۱ ط مکتبہ قدیمی کراچی  
 ۳۔ رواه البخاری في الجامع لصحيح: کتاب الطلاق باب اذا طلقت الحائض بعد ذلك الطلاق ۷۹۰، ۱ ط مکتبہ قدیمی کراچی  
 ۴۔ رواه البخاری في الجامع لصحيح: کتاب الطلاق باب من اوجز الطلاق الثلاث ۷۹۱، ۲ و باب النعان ومن طلق بعد نكاح ۷۹۹ ط مکتبہ قدیمی کراچی و رواه مسلم في الصحيح: کتاب النعان ۸۸۱ ط مکتبہ قدیمی کراچی  
 ۵۔ رواه مسلم في الصحيح: کتاب الطلاق باب حریم طلاق الحائض ۷۶۱ ط مکتبہ قدیمی کراچی

دی کی کو تین طلاق دیدے تو وہ فرماتے تھے کہ اگر ایک یا دو طلاق دے تو بہتر ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے اسی بات کا حکم فرمایا تھا لیکن اگر تو دی کی کو تین طلاق دیدے گا تو وہ تجھ پر حرام ہو جائے گی یہاں تک کہ کسی دوسرے سے خواہندہ نکاح کرے اور تو خدا تعالیٰ کی نافرمانی کرنے والا ہو گا اس حکم میں جو دوبارہ طلاق زوجہ تجھ کو دیا ہے اس حدیث سے بھی صاف طور پر ثابت ہوتا ہے کہ تین طلاقیں ایک دفعہ یا ایک طہ میں دینے سے پڑ جاتی ہیں کیونکہ گنہ کار ہونا انہیں جیسی صورتوں میں ہوتا ہے۔ عن ابی سلمۃ ان حفص بن المغیرۃ طلق امراته فاطمة بنت قیس علی عہد رسول اللہ ﷺ ثلث تطلیقات فی کلمۃ واحدہ فاباہا مہ السی ﷺ الحدیث (رواہ الدارقطی) ۱۰، یعنی ابو سلمہ سے روایت ہے کہ حفص بن مغیرہ نے اپنی بیوی فاطمہ بنت قیس کو تین طلاقیں ایک کلمہ میں دیدیں تو نبی کریم ﷺ نے فاطمہ کو ان سے جدا کر دیا اس حدیث سے بھی صاف ثابت ہے کہ ایک دفعہ کی ہی دوئی تین طلاقیں پڑ جاتی ہیں اور عورت بابت نہ غلط ہو جاتی ہے۔ و عن عمرو بن مرة قال سمعت هامان یسئل سعید بن جبیر عن رجل طلق امراته ثلثا فقال سعید سئل ابن عباس عن رجل طلق امراته مائة فقال ثلث یحرم عليك امراتك و سائرہن و زواتی خدت ایات اللہ ہزوا (رواہ الدارقطی) ۱۰، یعنی عمرو بن مرہ کہتے ہیں کہ میں نے ہامان کو سعید بن جبیر سے یہ پوچھتے سنا کہ کوئی شخص اپنی بیوی کو تین طلاق دے دے تو کیا حکم ہے سعید نے کہا کہ حضرت ابن عباسؓ سے یہ سوال کیا گیا تھا کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو سو بار طلاق دی ہیں تو انہوں نے فرمایا تھا کہ تین طلاقیں تیری بیوی کو تجھ پر حرام کر دیتی ہیں اور باقی ستانوے لٹا رہیں تو نے آیات اللہ کو ٹھکانا لیا ہے وعن محاہد عن ابن عباس انہ سئل عن رجل طلق امراته مائة قال عصیت ربك وفارقت امراتك لم تنق الله فيجعل لك مخرجا (رواہ الدارقطی) ۲، مجاہد کہتے ہیں کہ ابن عباسؓ سے سوال کیا گیا کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو سو بار طلاق دیدی ہیں انہوں نے فرمایا کہ تو نے اپنے خدا کی نافرمانی کی اور اپنی بیوی سے جدا ہو گیا تو نے خدا کا خوف نہیں کیا کہ وہ تیرے لئے کوئی سبیل نکالتا۔ وعن محاہد قال جاء رجل من قريش الى ابن عباس فقال يا ابا عباس اني طلقت امراتي ثلثا واما عصيان فقال ان ابن عباس لا يستطيع ان يحل لك ما حرم عليك عصيت ربك و حرمت عليك امراتك الحدیث (رواہ الدارقطی) ۱، مجاہد کہتے ہیں کہ قریش میں سے ایک شخص ابن عباسؓ کے پاس آیا اور کہا کہ میں نے اپنی بیوی کو سو بار طلاق دیدی ہیں انہوں نے فرمایا کہ ابن عباسؓ کی یہ نکتہ نہیں کہ وہ تیرے لئے حل کر دے وہ چیز جو حرام کی گئی تو نے اپنے پروردگار کی نافرمانی کی اور تیری بیوی تجھ پر حرام ہو گئی۔

۱۔ رد الدار قس فی سہ کتاب لفظی و الجمع و لا ملا، ۱۶۴، حدیث مسند، جامع اسلامیہ لاہور، پاکستان

(۲) المصدر السابق ۱۶۴

(۳) المصدر السابق ۱۶۴

(۴) المصدر السابق ۱۶۴



و عمر عموانہ رفع الیہ رجل طلق امراتہ الفأ فقال له عمرا طلقت امراتک قال لا انما کنت  
العب فعلاه عمر بالدرة فقال انما یکفیک من ذلك ثلث اخرجہ عبدالرزاق کذا فی التعليق  
المعنی ۱۰ یعنی حضرت عمرؓ کے سامنے ایک شخص آیا گیا جس نے اپنی بیوی کو ہزار طلاقیں دیدی تھیں  
حضرت عمرؓ نے اس سے پوچھا کہ تو نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی ہے اس سے کہا نہیں میں تو مذاق کرتا تھا  
حضرت عمرؓ نے اس کے درے مارے اور فرمایا کہ تجھے تین طلاقیں دینا کافی تھا۔  
یہ تمام حدیثیں اس امر پر دلالت کرتی ہیں کہ ایک کلمہ سے یا ایک مجلس میں تین طلاقیں دینے سے تینوں پر  
جائی ہیں اور یہ کہ جناب رسالتؐ اور حضرت عمرؓ اور حضرت عبداللہؓ نے عمر اور حضرت عبداللہؓ نے  
مہاجرین کو دیتے تھے جیسا کہ روایات مذکورہ بالا سے ظاہر ہے۔

قال صاحب المنقذ بعد ما ورد روایات ابن عباسؓ وهذا کلمه یدل علی اجماعهم علی صحة  
وقوع الثلث بالكلمة الواحدة کذا فی التعليق المعنی ۱۰ صاحب منقذ نے حضرت ابن عباسؓ کی  
روایتیں بیان کر کے فرمایا کہ یہ سب اس امر پر دلالت ہیں کہ صحابہ و تابعینؓ کا اس امر پر اجماع تھا کہ ایک کلمہ سے  
تینوں کا واقعہ ہوتا ہے صحیح ہے۔ وقال الامام النووی فی شرح صحیح مسلم ۳۔ وقد اختلف  
العلماء فیمن قال لامراته انت طالق ثلثا فقال الشافعی و مالک و ابو حنیفہ و احمد و جماہیر  
العلماء من السلف والخلف يقع الثلاث الخ۔ یعنی امام نوویؒ فرماتے ہیں کہ علماء نے اس شخص کے  
بارے میں جو اپنی بیوی کو انت طالق ثلاثہ دے یعنی ایک ہی کلمہ سے تین طلاقیں دیدے اختلاف کیا ہے  
ہاں امام شافعیؒ امام مالکؒ امام ابو حنیفہؒ اور امام احمدؒ اور جماہیر علماء سلف و خلف اس بات کے قائل ہیں کہ تینوں  
کا تین پر جائز ہے وقال الشیخ ابن الہمام فی فتح القدیر ۱۰ و ذهب جمهور الصحابة والتابعین  
ومن بعدهم من ائمة المسلمين الى انه يقع الثلاث۔ یعنی تمام جمہور صحابہ و تابعینؓ اور ان کے بعد آنے  
والے تابعین اس بات کے قائل ہیں کہ تینوں طلاقیں پڑ جاتی ہیں۔ وقال الزرقانی فی شرح المؤطا  
۱۰ و الجمهور علی وقوع طلاق الثلاث بل حکى ابن عبد البر للاجماع قاتلا بان خلافه شاذ لا  
ينصف الیہ یعنی امام زرقانیؒ نے مؤطا امام مالکؒ کی شرح میں فرمایا کہ جمہور اسی پر ہیں کہ تینوں طلاقیں پڑ  
جاتی ہیں بلکہ امام ابن عبد البرؒ نے اس پر اجماع نقل کر کے کہا کہ اس کا خلاف شاذ ہے اس کی طرف التفات  
نہ کرنا چاہیے۔

۱۔ المعنی المعنی علی سبب انداز فضی کتاب الطلاق و الجمع والابلاء وغیرہ ۱۳ ط دار بشر الکتاب الاسلامیہ  
مطبعہ ماکسون حرجہ عبداللہ بن علی فی مصر۔ کتاب الطلاق ۱۰۱ المصنف ۳۹۳ ط المکتب الاسلامی بیروت  
لبنان۔

۲۔ المصدر السابق ۱۳

۳۔ شرح المصحح للإمام مسلم للنووی۔ کتاب الطلاق ۱۰ ط طوق الثلاث ۱۷۸ ط مکتبہ قدسی کربلائی

۴۔ فتح القدیر کتاب الطلاق ۱۰ ط طوق الثلاث ۳۹۳ ط مکتبہ مصطفیٰ البانی۔ المعنی معصر۔

۵۔ شرح الترمذی علی منہای الامام مالک کتاب الطلاق ۱۰ ط ماحد، فی المذہب ۳ ۱۶۷ ط دار الفکر بیروت۔

وقال العلامة العيني في شرح الهداية ، اذا طلق الرجل امراته ثلاثا قبل الدخول بها وقعن عليها عند عامة العلماء وهو مذهب عمر بن علي وابن عباس وابن هريرة وعبد الله بن عمر وسن العاص وعبد الله بن مسعود وابن مالك وبه قال سعيد بن المسيب ومحمد بن سيرين وعكرمة وإبراهيم وعامر الشعبي وسعيد بن جبير والحكم وابن أبي ليلى والاوزاعي وسفيان الثوري وابن المنذر وذكر ابن أبي شيبة انه قول عائشة وام سلمة وخالد بن محمد ومكحول وحديد بن عبد الرحمن الخ - يعني عدم معني في شرع براهين في فريضة كجس كآدي ابي يدي و  
ايك دفعه سے تعين طلاق قبل الدخول ديدے تو قتيوں پر جائیں کی نزدیک مانے عامہ کے اور پکی نہ حسب حضرت عمر اور حضرت علی اور ابن عباس اور ابو ہریرہ اور عبد اللہ بن عمر اور عبد اللہ بن مسعود اور انس بن مالک کا اور اسی کے قائل ہیں سعید بن مسیب اور محمد بن سیرین اور عمرہ اور ابراہیم اور امر شععی اور سعید بن جبیر اور علقم اور ابن ابی لیلیٰ اور اوزاعی اور سفیان ثوری اور ابن منذر رحمہم اللہ اور حافظ ابو بحر غنی ابی شیبہ نے ذکر کیا کہ یہی قول ہے حضرت عائشہ اور ام سلمہ اور خالد بن محمد اور مکحول اور سعید بن عبد الرحمن کا۔ وقال العلامة العيني في شرح صحيح البخاري ، وذهب جماهير العلماء من التابعين ومن بعدهم منهم الشعبي والثوري وابو حنيفة ومالك والشافعي واحمد وآخرون كثيرون الى من طلق امراته ثلثا وقعن عليها لکھ يائهم وقالوا من خالف فيه فهو شاذ مخالف لاهل السنة وانما تعلق به اهل البدعة ومن لا يلتفت اليه لشذوذه عن الجماعة. يعني عدم معني في شرع صحيح بخاری میں ذکر کیا ہے کہ جماہیر علمائے تابعین اس امر کی طرف سے ہیں کہ جو شخص اپنی بیوی کو تین طلاق دے تو قتيوں پر جائیں گے لیکن وہ گناہ گار ہوگا۔ اسی کے قائل ہیں ابراہیم نخعی اور سفیان ثوری اور ابو حنیفہ اور مالک اور شافعی اور احمد اور بہت لوگ۔ اور کسانوں نے کہ جو اس کا خلاف کرے وہ شاذ ہے اور اہل سنت کا مخالف ہے اور ناقابل التفات کیونکہ جماعت اہل علم سے جدا ہے۔ وقال الحافظ ابن حجر بعد البحث الطويل والراجح ايقاع الثلاث للاجماع الذي انعقد في عهد عمر على ذلك ولا يحفظ ان احدا في عهده خالفه في ذلك وقد دل اجماعهم على وجود ناسخ وان كان خفي عن بعضهم قبل ذلك حتى ظهروا لجمعهم في عهد عمر فالتخالف بعد هذا الاجماع منا بذلة والجمهور على عدمه اعتبار من احدث الاختلاف بعد الاتفاق والله اعلم ( تعليق المفتي ) ، یعنی حافظ ابن حجر نے فرمایا

۱) السابعة شرح الهداية كتاب الطلاق فصل في الطلاق قبل الدخول ۵ ۹۶۹۵ ط و شيدية كونه

۲) عمدة القاري شرح الصحيح للبخاري كتاب الطلاق باب من اجاز طلاق الثلاث ۲۰ ۲۳۳ ط ادارة المطبعة المصرية محمد امين دمع بيروت

۳) تعليق المفتي على سنن الدارقطني كتاب الطلاق والجمع والايلاء وغيره ۴ ۶۰ ط دار نشر الكتب الاسلاميه لاهور

۴) كتاب فتح الباري شرح الصحيح للبخاري كتاب الطلاق باب من اجاز طلاق الثلاث ۹ ۳۱۹ ط الكسرى المصرية

الہامی میں حس طویل کے بعد فرمایا اور راجح یہ ہے کہ تینوں حقائق واقع کر دی جائیں کیونکہ اس پر حضرت عمرؓ کے زمانہ خلافت میں اجماع منعقد ہو گیا ہے اور یہ بات محفوظ نہیں کہ حضرت عمرؓ کے زمانہ میں کسی نے ان کا اس مسئلہ میں خلاف کیا ہو اور ان کا اجماع اس بات کی دلیل ہے کہ کوئی راجح موجود ہے اگرچہ وہ مانع اس سے پسے بعض لوگوں سے پوشیدہ رہا یہاں تک کہ حضرت عمرؓ کے زمانہ میں سب پر ظاہر ہو گیا پس اس اجماع کے بعد جو اس میں خلاف کرے وہ اجماع کا مخالف ہے اور جمہور کا مذہب یہ ہے کہ اجماع و اتفاق کے بعد جو اختلاف کرے وہ غیر معتبر ہے۔

پہلی ان تمام عبارات سے ظاہر ہو گیا کہ ایک کلمہ یا ایک مجلس کی دی ہوئی تین طلاقیں واقع ہو جاتی ہیں اور یہی حکم قرآن مجید اور حدیث شریف سے ثابت ہے اور حضرت عمرؓ کے زمانہ میں اس پر صحابہ و تابعین کا اجماع ہو گیا اور ائمہ اربعہ بھی اسی کے قائل ہیں اور سلف و خلفا علمائے امت کا یہی مذہب ہے اور اس کا مخالف اہل سنت و الجماعت سے جدا ہے اور اس کا قول غیر معتبر ہے۔

اب آپ کے سوالوں کا جواب نمبر وار تحریر کیا جاتا ہے۔

(۱) سوال اول کا جواب یہ ہے کہ صرف تین طلاقیں لفظیوں یا کتابت (بشرط معتبرہ فی الکتابت) ایک لفظ سے اور ایک مجلس میں ہوں یا متعدد الفاظ سے مختلف مجالس میں ہوں تینوں پر جاتی ہیں اور عورت مطلقہ مغلطہ ہو جاتی ہے اور قضاء ایک کی نیت کا ہرگز اعتبار نہ ہو گا ہاں اگر ایک کلمہ میں تین طلاقیں نہ دی ہوں پس لفظ طلاق کو تین مرتبہ تکرر کیا ہو اور انجمن میں تاکید کی نیت کی ہو تو دینا یہ نیت معتبر ہوگی اور قضاء تینوں پر جائیں گی مگر لفظ الطلاق وقع الكل وان نوى التاكيد دين (مؤختار) ای وقع الكل قضاء وكذا اذا اطلق انتباه ای بان لم ينو استيسا فاولا تأكيد الا ان الاصل عدم التاكيد (رد المحتار) ۱۰

(۲) سوال دوم کا جواب ذہن صاف ہو گیا کہ صورت مسئلہ میں ایک کی نیت نہ دینا صحیح ہے نہ قضاء کیونکہ طلاق مغلطہ کلمہ واحدہ سے دی گئی ہے اور ایسی طلاق کا پڑ جانا اور منکوحہ کا مطلقہ مغلطہ ہو جانا قرآن مجید و حدیث شریف و اجماع صحابہ و تابعین سے ثابت ہو چکا ہے۔

(۳) سوال سوم کا جواب یہ ہے کہ طلاق ثلاث میں ایک کی نیت ہونے کی صورت یہ ہے کہ لفظ طلاق کو تکرر کیا جائے اور اخیر کے دو لفظوں سے پہلی مرتبہ کے تلفظ کی تاکید مقصود ہو یعنی استیفاء و انشاک اور وہ نہ کیا جائے لیکن صورت سوال میں یہ نہیں ہے بلکہ یہاں تو ایک لفظ سے طلاق ثلاث مغلطہ دی گئی ہے اور خود زوج مطلق نے اپنی نیت کی تشریح ان الفاظ سے کر دی ہے کہ وصارت لا تحل له من بعد حتی تنكح زوجا غيره۔ پھر ایسی صورت میں ایک کی نیت ہونے کے کوئی معنی نہیں رہی حدیث رکانہ اور حدیث ابن عباس جو مسلم میں مروی ہے تو اس کے متعلق لولا یہ گزارش ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نہ نے میں یہ بات

تھی کہ اگر کوئی اپنی بیوی کو تین طلاق اس طرح دیتا تھا کہ امت طالق انت طالق انت طالق اور پہلے لفظ سے تواتر طلاق مقصود ہوتا اور پچھلے دو لفظوں سے تاکید مقصد ہوتی اور وہ یہ کہتا کہ میری نیت میں تو ایک ہی طلاق تھی تو آنحضرت ﷺ اس کے قول کا اعتبار فرمایا کرتے اور ایک طلاق کا حکم دیتے اور اس کی دلیل یہ ہے کہ خود آنحضرت ﷺ نے صامت کے قصہ میں جنہوں نے اپنی بیوی کو بڑا طلاق دی تھیں بابت ثلاث فی معصیۃ اللہ فرمایا کہ بڑا میں سے تین طلاقیں پڑنے کا حکم دیا ہے جیسا کہ ہم شروع میں منہ عبد الرزاق سے سنا کہ قال فی القدر نقل کر چکے ہیں۔ وقال الامام النووی (۱) اما حدیث ابن عباس فاحتمل العلماء فی جوابہ وناویلہ والا صح ان معاہہ انہ کان فی اول الامر اذا قال انت طالق انت طالق انت طالق ولم یوا التاکید ولا الاستیناف بحکمہ بوقوع طلاق واحدۃ لقلۃ ارادتہم الاستیناف بذلک فحمل علی الغالب الدی ہو ارادۃ التاکید فلما کان زمن عمرو کثر استعمال الناس بہذہ الصیغۃ و غلب منہم ارادۃ الاستیناف بہا حملت عدل الاطلاق علی الثلث عملا بالغالب السابق الی الفہم مہا فی ذلک العصر - جنی لام نووی نے فرمایا کہ ابن عباس کی روایت کا جواب دینے اور معنی بیان کرنے میں مانا نے اختلاف کیا ہے اور اس سے کہ معنی اس کے یہ ہیں کہ البتہ میں یہ بات تھی کہ جب کوئی شخص امت طالق انت طالق انت طالق تین مرتبہ کہتا اور تاکید اور استیناف کا بہت کم ارادہ کرتے تھے پس اسی آخری حالت پر حمل کیا گیا پھر جب حضرت عمر کا زمانہ ہوا اور لوگوں نے اسی میثد کا استعمال بکثرت شروع کر دیا اور ان کی جانب سے استیناف کا ارادہ غالب ہو گیا تو اطلاق کے وقت تین صدقوں پر حمل کیا گیا تاکہ احتمال غالب سابق الی انفسہم پر عمل ہو جائے رکات کی حدیث مضطرب ہے مسند امام احمد (۲) کی روایت میں یہ لفظ ہیں جو سب کل نے سوال میں ذکر کئے ہیں یعنی طلق رکاتۃ بن عبد بنید اہراتہ ثلثا فی مجلس واحد الخ - اور ابو داؤد اور ترمذی اور دارقطنی (۳) وغیرہ میں اس طرح ہے کہ رکاتۃ نے اپنی بیوی کو طلاق ثلاثہ دیدی اور آنحضرت ﷺ نے ان سے پوچھا کہ تمہاری نیت کیا تھی انہوں نے عرض کیا کہ ایک طلاق کی نیت تھی آپ نے فرمایا کہ خدائی قسم ایک ہی طلاق کی نیت تھی؟ عرض کیا کہ خدائی قسم ایک ہی طلاق کی نیت تھی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اچھا ایک ہی طلاق ہوئی - غرضیکہ یہ روایت مضطرب

(۱) شرح الصحیح لمسلم للعلامة النووی کتاب الطلاق باب طلاق الثلاث ۱ ۷۸ ط مکتبہ قدیمی کراچی -

(۲) عن ابن عباس قال طلق رکاتۃ بن عبد بنید احوس المطلب امراتہ ثلاثا فی مجلس واحد فحزن علیہا حزنا شدیداً قال فسأله رسول اللہ ﷺ کیف طلقها قال ثلاثا قال فقال فی مجلس واحد قال نعم قال فاما تلك واحدة فرححہا ان شئت قال فرححہا فکان ابن بری اما الطلاق عند کل طہر (رواہ احمد فی مسند مسند عبد اللہ بن عباس ۱ ۳۸ ط دار احیاء التراث العربی بیروت)

(۳) عن علی بن برید بن رکاتۃ عن امیہ عن حماد عن طلق امراتہ النہ فاتی رسول اللہ ﷺ فقال ما اردت قال واحدة قال اللہ قال اللہ قل هو علی ما اردت (رواہ ابو داؤد فی مسند کتاب الطلاق باب فی النہ ۱ ۳۰ ط مسند کراچی) ورواہ الترمذی فی الجامع الاموات الطلاق والبعاء باب ما جاء ان الرجل طلق امراتہ النہ ۱ ۳۰ ط مسند کراچی (ورواہ الدارقطنی فی مسند کتاب الطلاق والحلع والایلاء وغیرہ ۴ ۳۴ ط دار نشر الکتاب الاسلامیہ لاہور پاکستان)

ہے اس سے استدلال کرتا مستقیم نہیں۔ فولدان و کاتہ بن عبد یزید طلق امراته . الحدیث - رواہ الشافعی و ابو داود و الترمذی و ابن ماجہ و ابن حبان و الحاکم و اعلمہ البخاری بالا اضطراب و قال ابن عبدالبر فی التمهید ضعفه و اختلفوا هل من مسند رکانه او مرسل رکانه کذا فی التلخیص ( التعلیق المغنی ) و قال الشوکانی وهو مع ضعفه مضطرب و معارض اما الاضطراب فکما تقدم - الح ( التعلیق المغنی ) ۲۱، و قال المحقق ابن ہمام فی فتح القدیر ۲ فتاویہ ( ای معنی حدیث ابن عباس ) ان قول الرجل انت طالق انت طالق است طالق کان واحده فی الزمان الاول لقصد هم التاکید فی ذلك الزمان ثم صاروا یقصدون التجدید فالمرمہ عمر بذلك لعلہ بقصدہم . انتهى ان تمام عبارتوں سے ثابت ہو گیا کہ حضرت ابن عباسؓ کی روایت کا مطلب یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کے زمانہ مبارک میں تین طلاقیں کا ایک قرار دیا جتنا اسی بنا پر ہوتا تھا کہ تینوں بقصد انشاء و تجدید نہیں ہوتی تھیں اور حضرت عمرؓ کے زمانہ میں چونکہ لوگ بقصد انشاء و تجدید تین حاقین دینے لگے تو حضرت عمرؓ وقون ثلاثہ قسم دے دیا اور انشاء و تجدید کی نیت ہونے کی حالت میں تینوں طلاقیں پڑ جانے کا حکم خود آنحضرت ﷺ کے اس حکم سے ماخوذ ہے جو صامت کی ہزار طاقوں کے بارے میں آپ نے دیا تھا۔

(۵) سوال پنجم کا جواب بھی اب صاف ہو گیا کہ تین حاق کی نیت ہوتے ہوئے بھی ایک طلاق کا حکم قرآن و حدیث و اجماع کے خلاف ہے اور زوج کا صورت سوال میں یہ دعویٰ کرتا کہ میری نیت ایک طلاق کی تھی صرف تا قفس ہے لہذا غوبے حاق نامہ کی عبارت یہ ہے طلق زوجتہ المدخول بها خدیجۃ بنت علام محمد کتر اذا المقیمۃ فی رنگوں ثلاثا۔ اس عبارت میں بھی ایک کی نیت کا ادعا صحیح نہیں کیونکہ یہ ایک کلمہ سے تین طاقین دینے کی نیت کا احتمال تو کثیر لفظ طلاق کی صورت میں ہو سکتا تھا وہ یہاں نہیں ہے اور پھر آگے یہ عبارت و صارت لا نحل لہ من بعد حتی نکح زوجا غیرہ - تو ارادہ حرمت مغالطہ میں نص صریح ہے۔

(۶) سوال ششم کا جواب یہ ہے کہ ہرگز جائز نہیں کیونکہ اول تو یہ قول قرآن مجید اور حدیث شریف اور اجماع کے خلاف ہے اور قول امام مثنیٰ اہل سنت و الجماعت کے خلاف ہے اور بقول حافظ ابن حجر مں کا قائل خارق اجماع ہے وہ مرے یہ کہ ایسا کرتا در حقیقت خواہش نفسانی کا ابتلاء اور شریعت مطہرہ کے ساتھ استراحت ہے۔ نعوذ باللہ واللہ اعلم و علمہ اتم واحکم۔ کتبہ محمد کفایت اللہ غفرہ مدرس مدرسہ امینیہ مسجد پانی پتان دہلی

(۱) تعلیق المعنی علی سنن الدارقطنی: کتاب الطلاق والحلع والایلاء وغیرہ ۳۳/۴ ط دار نشر الکتب الاسلامیہ لاہور۔  
(۲) المعنی المعنی علی سنن الدارقطنی: کتاب الطلاق والحلع والایلاء وغیرہ ۳۴/۴ ط دار نشر الکتب الاسلامیہ لاہور

تین طلاق کے بعد عورت مرتدہ ہوگئی اب بغیر حلالہ کے رجوع کر سکتا ہے یا نہیں؟

(سوال) زید نے اپنی بیوی جلیلہ کو تین طلاق مغلطہ دیدی جلیلہ کو بہت مال ہوا اور وہ مرتدہ ہو کر ہندو مذہب میں شامل ہوگئی جب اس کے وارثوں کو معلوم ہوا تو اس کو سمجھانے پر توبہ پر راضی کر لیا اس نے توبہ کر کے اسلام قبول کر لیا اور عدت طلاق گزار کر بغیر حلالہ کے اپنے شوہر زید مذکورہ کو راضی کر کے اس کے ساتھ دوبارہ نکاح کر لیا یہ نکاح صحیح ہو یا نہیں؟

(جواب ۳۲۵) مرتدہ ہو جانے سے حلالہ ساقط نہیں ہوا، اس کو لازم تھا کہ کسی دوسرے آدمی سے نکاح کرتی پہلے خاوند سے جس نے تین طلاقات دی تھیں بغیر حلالہ کے نکاح جائز نہیں تھا، محمد کفایت اللہ کان اللہ

تین طلاق کے بعد بیوی کو رکھنا کیسا ہے؟

(سوال) میں نے اپنی زوجہ کو برچند سمجھا یا کہ میری مرضی کے خلاف تم کوئی کام نہ کرو ورنہ بہت عرصہ تک یہ انتظار کیا کہ یہ میری منشا کے خلاف کوئی کام نہ کرے لیکن جب میں مایوس ہو گیا تو مجبور ہو کر میں نے اس سے کہا کہ میں تجھ کو طلاق دے دوں گا اس نے کہا کہ یہ تو مجھ کو نظر آرہا ہے خیر میں مہر معاف کرتی ہوں اور تم دونوں پہ مجھے دے دو کچھ روز کے بعد میں نے اس کو تین طلاق دے دیں اور اس کو اس کے والد کے ہمراہ مینے بھیج دیا اب اس کے والد اور اس کے عزیز و اقارب مجھ پر زور ڈال رہے ہیں کہ اس کو اپنی بیوی بنالو میں پریشان ہوں کہ کیا کروں؟ المستفتی نمبر ۲۰۷ عبد الرحمن دہلی ۲۸ شوال ۱۳۵۲ھ ۱۳ فروری ۱۹۳۳ء

(جواب ۳۲۶) تین طلاقات دیدینے کے بعد زوجہ کو بیوی بنالینے کی صورت باقی نہیں رہی اب تو وہ جب تک کسی اور شخص کے نکاح میں نہ جائے اور اس سے بعد دغلی طلاق کے ذریعہ یا اور کسی سبب سے علیحدہ نہ ہو شوہر بول کے نکاح میں نہیں آسکتی، محمد کفایت اللہ کان اللہ دہلی

۱، فلا یحلہا وطء المولی ولا ملک امة بعد طلقین او حرة بعد ثلاث وردة و سبی نظیرہ من فرق بیہما بظہار او لعان ثم ارتدت و سبت ثم ملکها لم تحل له ابدا (درمختار) وقال فی الرد ای لو طلقها نسین وہی امة ثم ملکها او ثلاثا وہی حرة فازدنت ولحققت بدار الحرب ثم سبت ثم ملکها لم تحل له ابدا (درمختار) وقال فی الرد ای لو طلقها نسین وہی امة ثم ملکها او ثلاثا وہی حرة فازدنت ولحققت بدار الحرب ثم سبت و ملکها لا یحل له و طؤها بملك الیمین حتی یروحها فیدخل بها الروح ثم یطلقها کما فی الفتح فوجه الشبه بین المسلمین ان الردة للحاق والسی لم تبطل حکم الظہار واللعان کما لم تبطل حکم الطلاق (ہامش رد المحتار مع الدر المختار کتاب الطلاق باب الرجعة ۱۲، ۳ ط سعید کراچی)

۲، وان کان الطلاق ثلاثا فی الحرة او نسین فی الامه لم تحل له حتی تکح روحا غیرہ نکاحا صحیحا و یدخل بها ثم یطلقها او یموت عنها والا صل فیہ قوله تعالیٰ " فان طلقها فلا تحل له من بعد حتی تکح روحا غیرہ" والمراد الطلقة الثالثة (الهدایة: کتاب الطلاق: باب الرجعة فصل فیما تحل به المطلقة ۳۹۹/۲ ط شرکة علمیه ملتان)

(۳) یعنی قرآن شریف سورۃ بقرہ آیت ۲۳۰ " فان طلقها فلا تحل له من بعد حتی تکح روحا غیرہ" بھاری شریف کتاب الطلاق باب من احار طلاق الثلاث ۷۹۹/۲ ط قدیمی عن عائشہ ان رجلا طلق امراته ثلاثا فتروجت فطلق فسل السی سئل التحل لاول قال لا حتی ینذوق غسلها کما داق الاول" شامہ کتاب الطلاق باب الرجعة ۱۲/۳ ط سعید کراچی ہدایہ کتاب الطلاق باب الرجعة فصل فیما تحل به المطلقة ۳۹۹/۲ ط مکتہ شرکة علمیه ملتان ہدایہ کتاب الطلاق الباب السادس فی الرجعة فصل فیما تحل به المطلقة ما یبطل به ۷۳/۱ ط صاحبہ کوئٹہ

بیوی کا نام لئے بغیر کئی بار کہا کہ ”میں نے اس کو طلاق دی“ تو طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟  
(سوال) ایک شخص اپنی اہلیہ کو لے کر اپنی سرال میں گئے وہاں جا کر بیوی کے سوتیلے بھائی سے تکرار ہو گئی تکرار ہوتے ہوئے یہ الفاظ منہ سے نکل گئے کہ میں نے اس کو طلاق دیا اور کئی مرتبہ کہہ دیا گیا اس وقت بیوی موجود نہیں تھی اور کسی مکان کے اندر بیٹھی ہوئی تھی نہ بی بی کا نام لیا گیا اگر طلاق اس طرح واجب ہو گیا ہو تو اس کو دوبارہ نکاح میں لانے میں کیا رائے ہے بیوی سے کسی قسم کی تکرار نہیں ہوئی ۳ ماہ کا جیل ہے۔ المستفتی نمبر ۲۲۵ نیاز محمد صاحب کیتھل ضلع کرنال ۶ ازی قعدہ ۱۳۵۲ھ ۳ مارچ ۱۹۳۳ء

(جواب ۳۲۷) خاوند نے جب یہ لفظ کہہ دیئے کہ ”میں نے اس کو طلاق دیا“ اور اس کی نیت بیوی کو بی طلاق دینا تھی تو اس کی بیوی پر طلاق پڑتی خواہ وہ سامنے موجود تھی یا نہ تھی، حاملہ ہوئے یا نہ ہوئے میں کوئی فرق نہیں، اور یہ لفظ تین مرتبہ یا تین سے زیادہ کہہ دیا تو تین طلاقیں ہو گئیں اور عورت اس کے نکاح سے باہر ہو گئی اب جب تک کہ عورت کسی دوسرے شخص کے نکاح میں نہ جائے اور دوسرا خاوند بعد صحبت طلاق نہ دے اور عدت پوری نہ ہو پیسے خاوند سے دوبارہ نکاح نہیں ہو سکتے۔ (۲) محمد کفایت اللہ کا انند لہ

ایک مجلس کی تین طلاق کے باوجود بغیر حلالہ رجوع کا فتویٰ کیسا ہے؟

(سوال) زید نے اپنی عورت کو حالت غصہ میں تین طلاق ایک دم دے دیں بعد اس نے اس عورت کو گھر سے نکال دیا پھر اس کی جدائی شاق گزری تو پھر بلا لیا کیونکہ چھوٹے چھوٹے چوں کو سنبھالنا بھی دشوار تھا پانچ ماہ کے بعد اس کے ساتھ دوبارہ نکاح کر لیا مولانا عبدالحی مرحوم کے فتوے پر جس کی عبارت ذیل میں ہے ص ۴۹ ہر استثناء کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید نے اپنی عورت کو حالت غضب میں کہا کہ میں نے طلاق دیا میں نے طلاق دیا میں نے طلاق دیا۔ تو اس تین بار کہنے سے تین طلاق واقع ہوں گی یا نہیں حنفی کو شافعی مذہب پر اس صورت خاص میں عمل کرنے کی رخصت دی جائے گی یا نہیں ہو المصوب اس صورت میں حنفیہ کے نزدیک تین طلاق واقع ہوں گی اور بغیر تحلیل نکاح نادرست ہو گا مگر بوقت ضرورت کے کہ اس عورت کا علیحدہ ہونا دشوار ہو اور احتمال مفاسد زائدہ کا ہو، تقلید کسی اور امام کی اگر کرے گا تو کچھ

(۱) ولا يلزم كون الاضافة صريحة في كلامه لما في البحر لو قال طالق ففيل له من عيت؟ فقال امرأتی طلقت امراتہ ويزيده ما في البحر لو قال امرأتی طالق او طلقت امرأتی ثلاثا وقال لم اعن امرأتی بصدق و يفهم منه انه لو لم يقل ذلك تطلق امراته لان العادة ان من له امرأة اما يحلف بطلاقها لا بطلاق غيرها (هامش رد المحتار كتاب الطلاق باب التصريح مطلب مس بوش يقع به الرجعي ۲/۴۸ ط سعید کراتشی)

(۲) نے کے حامد کو بہت محل میں طلاق دینے سے طلاق واقع ہو جاتی ہے لما فی الہدایۃ طلاق الحامل یجوز عقب الجماع (الہدایۃ کتاب الطلاق باب طلاق المسۃ ۲/۳۵۶ ط مکتبہ شریکۃ علمیہ ملتان)

(۳) ان كان الطلاق ثلاثا في الحرة او تسنين في الامه لم تحل له حتى تنكح زوجا غيره نكاحا صحيحا ويدخل بها ثم يطلقها او يموت عنها كتابی الہدایۃ (الفتاویٰ الہدیۃ) کتاب الطلاق الباب السادس فی الرجعة فصل فیما تحل بہ المطلقة وما یصل بہ ۶/۴۷۳ ط مکتبہ ماحدیہ کونہ

مضامنت نہ ہوگا۔ الخ۔ اور صورت حال میں مفاسد ہونے کا یقین تھا اب کیا شخص مذکور کا نکاح ہوایا فتح کرے؟ یہ تو جروا المستفتی نمبر ۳۰۸ مسر محمد احمد (خلع بھروج) ۲۱ صفر ۱۳۵۳ھ ۵ جون ۱۹۳۴ء (جواب ۳۲۸) صرف حنفیہ کے نزدیک ہی نہیں بلکہ سب ائمہ مجتہدین یعنی امام شافعی امام مالک امام احمد بن حنبل کے نزدیک بھی تینوں طلاقیں پڑ گئیں، اور عورت مطلقہ مغلط ہو گئی اور ان مفاسد کی بنا پر جو سوال میں مذکور ہیں دوبارہ نکاح کی اجازت مشکل ہے موانع عبد اللہ نے جو لکھا ہے وہ اضطرابی صورت میں تو قابل عمل ہو سکتا ہے، لیکن ایسے امور میں جو صرف مشکلات کی حد میں داخل ہیں اضطراب تک نہیں پہنچتے ائمہ کے نزدیک اس کی اجازت دشوار ہے۔ فقط محمد کفایت اللہ کا انشاء۔

ایک مجلس کی تین طلاق کے بعد حالت ضرورت شدیدہ میں دوسرے مسلک پر عمل کر سکتے یا نہیں؟

(سوال) ایک شخص نے ایک کافرہ یا مسلمانہ اس سے نکاح کیا کچھ عرصہ کے بعد آپس کی ناچاقی کی وجہ سے اس کو تین طلاق دیدی اب صورت یہ پیش آئی ہے کہ وہ عورت اس کو کسی طرح چھوڑنے کے لئے تیار نہیں کرتی ہے کہ میں کسی حالت میں بھی کسی اور شخص سے نکاح نہیں کروں گی اگر تو اپنے گھر میں نہیں رکھے گا تو میں خودکشی کر لوں گی یا پھر مر رہو جاؤں گی اب وہ شخص سخت پریشان ہے اور کہتا ہے کہ تاد فیکہ شرعا اجازت نہ ہو میں ہرگز نہیں رکھوں گا۔ المستفتی نمبر ۵۲۵ عظیم غلام محمد خاں جو ماہ ۷ ربیع الثانی ۱۳۵۴ھ ۹ جولائی ۱۹۳۵ء

(جواب) (از مولوی حبیب المرسلین نائب مفتی) اگر اس شخص کو ظن غالب یہی معلوم ہوتا ہے کہ اگر میں اس عورت کو نہیں رکھوں گا تو یہ عورت خودکشی کر لے گی یا مر رہو جاؤں گی تو عورت سے عدت کے اندر رجوع کر سکتا ہے اور اگر عدت گزر گئی تو صرف تجدید نکاح کی ضرورت ہوگی وجہ لازم آنے مفاسد عظیمہ سے یہ اجازت دی جاتی ہے۔ فقط حبیب المرسلین عفی عنہ نائب مفتی مدرسہ امینیہ دہلی

(۱) والدعی ثلاثة متفرقة (درمختار) وقال فی الرد (قوله ثلاثة متفرقة) وكذا بكلمة واحدة بالاولی ' وذهب جمهور الصحابة والتابعين ومن بعدهم من ائمة المسلمين الى انه يقع ثلاث وقد ثبت النقل عن اكثر صريحا بانفاذ ثلاث ولم يظهر لهم مخالف' فعاد بعد الحق الا الصلال (هامش رد المحتار مع الدر المختار: كتاب الطلاق' ۳ ۲۳۳ ط سعيد كراتشي)

(۲) الضرورة ان نظرنا على الاسان حالة من الحظر او المشقة الشديدة بحيث يحاف حدوث ضرر او ادى بالنفس او بالعضو او بالعرض او بالعقل او بالمال و تواضعها ولا يمكن دفع ذلك الضرر الا بالارتكاب فعل محرم او ترك واجب شرعي او تاجره عن وقته (بقرينة الضرورة الشرعية للذكور و هبة الرحلي ص ۶۷ ۶۸ ط بيروت)

(۳) في المحتسب عن محمد في المصافة لا يقع و به ائمة حواريه انتهى وهو قول الشافعي وللحنفي تقليده يصح فاص بل محكم بل اضاء عدل (الدر المختار مع هامش رد المحتار: كتاب الطلاق' باب التعليق ۳ ۳۴۶ ط سعيد كراتشي) وقال ايضا ولا يابس بالتقليد عند الضرورة لكن بشرط ان يلزم جميع ما يوجه ذلك الامام (الدر المختار مع هامش رد المحتار: كتاب الصلاة ۱/ ۳۸۲ ط سعيد كراتشي)



(جواب) (از مولوی خلیق احمد صاحب) مقاصد عظیمہ کے وقت اجازت ہونے کے لئے حوالہ کتاب کی ضرورت ہے میرے نزدیک جواب مذکورہ صحیح نہیں ہے۔ خلیق احمد غفرلہ عنہ خطیب و مفتی جامع مسجد جوہانگرہ (جواب ۳۲۹) (از مفتی اعظم) صورت واقعہ میں تینوں طلاؤں کا واقع ہونا اور رجوع کی اجازت نہ ہونا اور بدو ن طلاق کے دوسرے نکاح جائز نہ ہونا ائمہ اربعہ کا مذہب ہے اور وہی راجع اور واجب العمل ہے، مگر ائمہ اربعہ کے مذہب کے خلاف بعض اہل ظاہر اور اہل حدیث کا مذہب یہ ہے کہ ایک وفد کی اور ایک مجلس کی تین طلاقیں نہیں پڑتیں بلکہ تین کی جگہ ایک طلاق پڑتی ہے، اور خاوند کو رجعت کا حق عدت کے اندر اندر ہوتا ہے لیکن عدت گزر جانے کے بعد بالاتفاق زوجین کو از سر نو ایجاب و قبول کر کے تجدید نکاح کرنی ہوگی، اگر اس بات کا یقین یا ظن غالب ہو کہ عورت خود کشی کرے گی یا سرتد ہو جائے گی تو زیادہ سے زیادہ یہ ہو سکتا ہے کہ اہل ظاہر و اہل حدیث کے مذہب پر عمل کرنے کی اجازت دیدی جائے لیکن انقضائے عدت کے بعد تجدید نکاح کا لازم ہونا اور بغیر تجدید نکاح کے رجعت جائز نہ ہونا اتفاقی مسئلہ ہے۔ فقط محمد کفایت اللہ

(جواب) (از مولوی خلیق احمد صاحب) صورت مسئلہ میں بغیر طلاق کے اب شوہر بول سے نکاح کسی طرح بھی درست نہیں وان كان الطلاق لثنته في الحرة او شتين في الامه لم تحل له حتى تنكح زوجا غيره نكاحا صحيحا يدخل بها ثم يطلقها او يموت عنها (هداية ص ۳۷۵ ج ۲)، اس عبارت سے معلوم ہوا کہ صورت مسئلہ میں اب بغیر طلاق کے شوہر بول سے کسی طرح بھی تجدید نکاح جائز نہیں اور یہ بات بھی بالکل واضح ہے کہ صورت مسئلہ میں بہر نوع تین طلاقیں واقع ہو چکی ہیں حدیث شریف میں ہے ان رجلا قال لعبدالله بن عباس اني طلقت امراتي مائة تطلقه فما ذا تری علی فقال ابن عباس طلقت منك بثلث و سبع و تسعون اتخذت بايات الله هزوا - رواه فی الموطا (مشکوٰۃ ص ۲۸۴)، اس حدیث کے مضمون سے واضح طور پر ثابت ہوتا ہے کہ بیک وقت اگر تین یا

(۱) وقد اختلف العلماء فمن قال لا مراة است طالق ثلاثا فقال الشافعي و مالك و ابو حنيفة و احمد و جماهير العلماء من السلف و الحلف يقع الثلاث (شرح الصحيح لمسلم للعلامة النووي: كتاب الطلاق: باب طلاق الثلاث ۴۷۸ ط مکتبہ قدیمی کراچی) و ذهب جمهور الصحابة و التابعين و من بعدهم من الامة المسلمين الى انه يقع ثلاث 'فتح القدیر' كتاب الطلاق: باب طلاق السنة ۴۹۹/۳ ط مکتبہ مصطفی البانی الحلبي بمصر)

(۲) وقال طائفة و بعض اهل الظاهر لا يقع بذلك الا واحدة وهو رواية عن الحجاج بن اوطاة و محمد بن اسحاق و المشهور عن الحجاج بن اوطاة انه لا يقع شيء وهو قول ابن مقاتل و رواية عن محمد بن اسحاق (شرح الصحيح لمسلم للعلامة النووي: كتاب الطلاق: باب طلاق الثلاث ۴۷۸/۱ ط مکتبہ قدیمی کراچی)

(۳) اس مسئلہ کے لئے نزدیک صرف ایک طلاق رہتی، اگرچہ تین طلاقیں بھی میں بہر عدت کے اندر رجوع نہ کرے تو وہ بان تن جائی ہے، ہر طلاق بان تن تجدید کا ضروری ہے۔ کما فی الہدایۃ اذا كان الطلاق باننا دون الثلاث فله ان يزوجه في المدة و بعد انفصالها و العاقری الہدایۃ كتاب الطلاق: الباب السادس فی الرجعة فصل فيما تحل به المطلقة وما يوصل به ۴۷۲/۱ ط ماجدہ: کوئٹہ)

(۴) الہدایۃ كتاب الطلاق: باب الرجعة فصل فيما تحل به المطلقة ۴۹۹/۲ ط مکتبہ شرکۃ علمیہ ملتان

(۵) رواه مالك في الموطا: كتاب الطلاق: باب ما جاء في البتة ص ۵۱۰ ط مکتبہ میر محمد کراچی و مشکوٰۃ المصابیح

باب الجمع و الطلاق ۲۸۴/۲ ط مکتبہ سعید کراچی

تین سے زیادہ طلاقیں دی جائیں تو بہر صورت تین حقائق واقع ہو جاتی ہیں اور تمام علمائے امت کا یہی مذہب و مسلک ہے بہر حال صورت مسئلہ میں ہرگز ہرگز کسی طرح بھی تجدید نکاح بغیر حلالہ کے درست نہیں فقط واللہ تعالیٰ اعلم وعلیہ السلام۔ خادم العلماء، ضیق احمد خطیب و مفتی ریاست جونا گڑھ ۵ اگست ۱۹۳۵ء

(جواب) (از حضرت مفتی اعظم) صورت مسئلہ میں خنی فقہ کی رو سے وٹھک تین طلاقیں واقع ہونے کا علم صحیح ہے لیکن جب کہ عورت کے مرتد ہو جانے یا خودکشی کرنے کا ظن غالب یا یقین ہو تو ایسی صورت میں اہل ظاہر کے مذہب پر عمل کر لینے کی گنجائش ہے، اس کے لئے مجموعہ فتاویٰ مولانا عبدالحی جلد دوم کے صفحہ ۵۳ میں اس قسم کا سوال و جواب ملاحظہ فرمایا جائے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ

یکبارگی تین طلاق دی رُجعت کر سکتا ہے یا نہیں؟

(سوال) زید نے اپنی زوجہ کو طلاق طلاق طلاق دے کر اپنے سے علیحدہ کر دیا اور زوجہ اپنے والدین کے گھر چلی گئی جب ہر دو فریق کا غصہ فرو ہو تو سخت پشیمان ہوئے زید کے خیر خواہوں نے علمائے اہل حدیث کے فتوے سے جواز دلادیا جس کی رو سے زید اپنی بیوی کو لے آیا جس کو دو ماہ گزر گئے کیا مذہب امام اعظم کی رو سے یہ رُجعت جائز ہے؟ المستفتی نمبر ۵۳۲ عبد الشکور دہرہ دون۔ ۲۰ ربیع الثانی ۱۳۵۴ھ ۲۲ جولائی ۱۹۳۵ء

(جواب ۳۳۰) امام اعظم امام شافعی امام مالک امام احمد بن حنبل چاروں اماموں کے مذہب کے موافق یہ رُجعت جائز نہیں ہوئی ایک مجلس کی تین طلاقیں چاروں اماموں کے نزدیک تین ہی قرار دی جاتی ہیں۔ (۱)

شوہر نے ایک ہی مجلس میں کہا ”طرق ہے“ طلاق ہے“ طلاق ہے“ تو کون سی اور کتنی طلاقیں واقع ہوئیں؟

(سوال) زید نے اپنی بیوی کی سختہ زبانی اور گستاخانہ طعنائی سے نہایت مشتعل اور غضب ناک ہو کر

(۱) بیہوشی میں تین دفعہ کہتا ہے ”طرق ہے“ ”طلاق ہے“ ”طلاق ہے“ مجتہد کے قول پر عمل کرنے کی اجازت دی ہے، طریقہ و اقتداء ضرورت شرط نہی حالت و تخیل کا ہوا، جیسے کہ طحاوی نے بیان کیا ہے، ثبات مقولہ مستفتی میں نقل کرتے ہیں۔ وہ علم ان المصطر لہ العمل بدلت لفسہ کما فیما وان المعنی لہ الاثناء بہ المصطر لہا مرمس انہ لیس لہ العمل بالضعیف والاثناء بہ محمول علی غیر مواضع الضرورة (رسائل اس عابدین شرح عقود رسم المعنی ص ۵۰) و کذا فی ہامش رد المحتار مع الدر المختار ۱ ۷۴ ط سعید کرانشی وفي الدر المختار قال ولا بأس بالقلد عند الضرورة لكن بشرط ان يلزم جميع ما يوجه ذلك الامام لما قدما ان الحكم المطلق باطل بالا جماع ( الدر المختار مع هامش رد المحتار كتاب الصلاة ۱ ۳۸۲ ط سعید کرانشی )

(۲) وان طلق ثلاثا بكلمة واحدة وقع الثلاث و حرمت عليه حتى تنكح و رجا غيره ولا فرق بين قبل الدخول و بعده روى ذلك عن ابن عباس و ابن جرير و ابن عمر و عبد الله بن عمرو و ابن مسعود و اس وهو قول اكثر اهل العلم من التابعين و لا بأس بعد هم السعي لا من قدمه كتاب الطلاق باب تطليق الثلاث بكلمة واحدة فصل ۵۸۲ ۷ ۲۸۲ ط

(المعجم بیروت)

ایک ہی جلسہ میں تین طلاقیں دیدیں الفاظ یہ ادا کئے تھے کہ طلاق ہے، طلاق ہے، طلاق ہے۔ علماء نے طلاق منقطع واقع ہونے کے قوت دے دیئے یہی حاملہ ہے چھوٹے چھوٹے بچے بھی ہیں تحلیل زید کو گوارا نہیں نیز تحلیل کی کوئی یقینی معتمد صورت بھی نظر نہیں آتی موجود وحالت میں بچے ماں کے پاس رہیں یا باپ کے۔ دونوں صورتوں میں پرورش اور تغذیم و تربیت کے لحاظ سے ان کی تاجی و ربازی کا غالب گمان ہوتا ہے عورت کی آئندہ زندگی بھی مذہبی و اخلاقی نقطہ نظر سے اندیشہ ناک معصوم ہوتی ہے طرفین تجدید نکاح پر آمادہ بھی ہیں مذکورہ بالا جملہ میں لفظ نسبت نہیں تھا اور وقوع طلاق کے لئے لفظا معنی نسبت ہونی چاہیے اگرچہ حالت باہمی گفتگو اور ہم کلامی کی تھی ایک لڑکی زید کی ہمر ہفت سالہ صرف کھڑی تھی دوسرے زائد العد میں مرقوم ہے کہ ایک جلسہ میں اس طرح تین طلاقیں دینے سے تین طلاقیں واقع ہو جاتی ہیں یہ چاروں اماموں کا مذہب ہے لیکن حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے نزدیک اور بعض دیگر علماء کے مسلک پر ایسی طلاق سے یا تو طلاق ہی نہیں ہوتی یا ایک حلاق ہوتی ہے حنفیہ کے نزدیک شدید ضرورت کی صورت میں دوسرے امام کے طریقہ پر عمل کرنے کی اجازت ہے مذکورہ صورت میں بغیر تحلیل کے صرف تجدید نکاح پر اکتفا کرنے کی صورت نکل سکتی ہو تو مطلع فرمائیں۔ المستفتی نمبر ۵۷۸۵ سید ثار علیؒ چارہ ۱۳ ہمدادی ۱۱ بول ۱۳۵۴ھ ۱۴ اگست ۱۹۳۵ء

(جواب ۳۳۱) طلاق کے الفاظ میں منکوحہ کی طرف نسبت (۱) لفظا ہو یا کتابا یا دالۃ اور الدالت میں یہ بھی معتبر ہے کہ مقام ہم کلامی میں الفاظ ادا کئے گئے ہوں، (۲) اور یہ سب اس وقت ہے کہ مطلق کی نیت کا علم نہ ہو لیکن اگر اس نے اپنی بیوی کو طلاق دینے کے لئے ہی الفاظ طلاق استعمال کئے ہیں اور اس کا اقرار بھی کر رہا ہے جیسا کہ اسی سوال میں تصدیق ہے کہ زید نے اپنی بیوی کی سخت بد زبانی اور گستاخانہ کلامی سے نہایت مشتعل و غضبناک ہو کر ایک ہی جلسہ میں تین طریقیں دے دیں اب ظاہر ہے کہ اس کا مطلب بجز اس کے اور کچھ نہیں ہو سکتا کہ بیوی کو تین طلاقیں دے دیں تو اس اقرار کے بعد نسبت طلاق کی بحث چھیڑنا منسوخ ہے۔ اور تین طلاقیں جو ایک ہی جلسہ میں دی جائیں وہ ائمہ اربعہ اور جمہیر علمائے امت کے نزدیک تین ہی قرار پاتی ہیں اور راجح اور قوی دلیل کے لحاظ سے یہی صحیح ہے۔ (۳) صورت مسئلہ میں ضرورت

۱، (قوله ثمرة الاضافة) ای المعنوية فانها الشرط والحفظ من الاضافة المعنوية وكذا الاشارة بحوزه طلاق وكذا نحو امراتي طالق و ريب طالق (هامش رد المحتار مع الدر المختار: كتاب الطلاق) باب الصريح مطب "سن بوش" يقع به الرجعي ۳ ۲۸ ط س بعد كراتشي

۲، ولا يلزم كون الاضافة صريحة في كلامه لما في البحر لو قال طالق فقبل له من عيت؟ فقال امراتي طلقت امراته و بويده ما في البحر لو قال "امراة طالق او قال طلقت امراة ثلاث وقال لم اعن امراتي يصدق و يلزم منه انه لو لم يقل ذلك تطلق امراته لان العدة ان من له امراة اما يحلف بطلاقها ولا يطلقا غيرها فقله اني حلفت بالطلاق بمصرف اليها مالم يرد غير حالاهه يحتمله كلامه (هامش رد المحتار: كتاب الطلاق) باب الصريح مطب "سن بوش" يقع به الرجعي ۳ ۲۸ ط س بعد كراتشي

۳، والدعي ثلاث مغرقة ودر مختار، وقال في الرد (قوله ثلاثة مغرقة) كذا بكلمة واحدة بالاولي وذهب حميوز لصحابة والتابعين ومن بعدهم من ائمة المسلمين الى انه يقع ثلاث (هامش رد المحتار مع (حازي مے)

شدیدہ کی بھی کوئی وجہ نہیں بیان کی گئی سوائے اس کے کہ تحلیل زید کو گوارا نہیں تو یہ بات ایک ایسے مسئلے میں جو ائمہ اربعہ اور جماہیر امت کا متفق حلیہ ہو وجہ عدول نہیں ہو سکتی۔ ۱۰۔ محمد کفایت اللہ کا ان اللہ لدہ دہلی

تین طلاق کے بعد بغیر حلالہ نکاح درست نہیں ہے۔

(سوال) ایک شخص نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں ایک مجلس میں دیدیں پھر عدت گزرنے کے بعد دوبارہ نکاح کر لیا کیا یہ نکاح صحیح ہے؟ ہمارے یہاں لوگ کہتے ہیں کہ اس نکاح کے پڑھانے والوں اور گواہوں اور نکاح کی اجازت دینے والوں کی بیویوں پر طلاق پڑ گئی اور یہ نکاح بھی فاسد ہے آیا ان لوگوں کے گھر کھانا پینا اور ان کے ہاتھ کاغذ کر وہ جانور کا کھانا اور ان کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟ المستفتی نمبر ۶۹۳ ارشاد عالم (دہلی) ۲۸ رمضان ۱۳۵۳ھ ۲۵ ستمبر ۱۹۳۵ء

(جواب ۳۳۲) ایک مجلس میں تین طلاقیں ائمہ اربعہ اور جماہیر علمائے اسلام کے نزدیک تین ہی شمار ہوتی ہیں۔ ۱۔ اور مطلقہ طلاق مقبض کے ساتھ مطلقہ ہو جاتی ہے اور بدوین تحلیل اس خوند کے لئے حلال نہیں رہتی ۲۔ پس صورت مسئلہ میں نکاح درست نہیں ہوا یہ تو صحیح نہیں کہ نکاح پڑھانے والوں اور اجازت دینے والوں اور شریک ہونے والوں کے نکاح ٹوٹ گئے مگر یہ بات ٹھیک ہے کہ چاروں اماموں اور جمہور امت محمدیہ نے مسک کے موافق یہ سب لوگ سخت گنہگار اور فاسق ہوئے اور ان کا نکاح حرام نہیں۔ ۱۰۔ یہاں انکو امام بنانا ضرور ہے۔ ۱۰۔ محمد کفایت اللہ کا ان اللہ لدہ دہلی

بقہ صفحہ گزشتہ) الدر المختار کتاب الطلاق ۳ ۲۳۳ ح سعید کرتاشی (وقال في بداية المصنف 'جمهور فقهاء لا مصلح علي ان الطلاق يلفظ الثلاث حكمه حكم الطلقة الثالثة' بداية المصنف وبهاية المقتصد لابن رشد الاندلسي كتاب الطلاق باب الطلاق يلفظ الثلاث ۴ ۳۴۷ ط دار الكتب العلمية بيروت) ۱۔ وقد ثبت النقل عن اكثرهم صريحا باقع الثلاث ولم يظهروا لهم مخالف فاما دا بعد الحق الا الصلوات - وعن هذا قلنا لو حكم حاكم بابها واحدة لم يعد حكمه لانه لا يسوع الاحتماد فيه فهو خلاف لا اختلاف (هامش رد المختار كتاب الطلاق ۳ ۲۳۳ ط سعید کرتاشی)

۲۔ والدعي ثلاثة متفرقة (در مختار) وقد في الرد (قوله ثلاثة متفرقة) وكذا بكلمة واحدة بالاولى وذهب جمهور المصنف والمراجع ومن بعدهم من ائمة المسلمين اليه باقع ثلاث وقد ثبت النقل عن اكثرهم صريحا باقع الثلاث ولم يظهروا لهم مخالف فاما دا بعد الحق الا الصلوات - وعن هذا قلنا لو حكم حاكم بابها واحدة لم يعد حكمه لانه لا يسوع الاحتماد فيه فهو خلاف لا اختلاف (هامش رد المختار كتاب الطلاق ۳ ۲۳۳ ط سعید کرتاشی)

۳۔ وان كان الطلاق ثلاثا في الحرة ونسب في الامه لم تحل له حتى تنكح زوجا غيره بكاها صحيحا ويدخل بها ثم يضيها او يموت عنها والا صل فيه قوله تعالى ان طلقها فلا تحل له من بعد حتى تنكح زوجا غيره والمراد الطلقة الثالثة الهداية كتاب الطلاق باب الرجعة فصل فيما تحل به المطلقة ۴ ۳۹۹ ط شركة علمية ملتان)

(۴) اس کے کہ ان کا مسلمان ہو گئی ہے و شرط كون الدائم مسلما (الدر المختار مع هامش رد المختار كتاب الدناح ۶ ۲۹۹ ط سعید کرتاشی) (۵) و بكرة امامة عبدواعرابي و فاسق واعمي (در مختار) وقال في الرد (قوله و فاسق) من الفسق وهو الحروج عن الاستقامة ولعل المراد به من يرتكب الكبائر كشارب الخمر والرائي واكل الربوا ونحو ذلك كدفعي المر حيدى اسماعيل و هي المعراج قال اصحابنا لا يسعي ان يقتدى بالفاسق الا في الجمعة لانه في غيرها يحد اما غير (هامش رد المختار مع الدر المختار كتاب الصلوات باب لامامة ۱ ۵۶۰ ط سعید کرتاشی)

تین طلاق کے بعد پھر بیوی نہ شوہر کے پاس رہنا کیسا ہے؟

(سوال ۱) تقریباً ڈھائی سال کا عرصہ ہوا کہ زید اپنی زوجہ بندہ کو چند احباب کے سامنے (جو حیثیت شوہر کے موجود تھے) فوری طلاق ثلاثہ دیا طلاق ثلاثہ دینے کے ایک ماہ بعد زید اور مطلقہ بندہ میں خفیہ طور پر پھر سابقہ تعلقات قائم ہو گئے اس مدت میں بندہ سے کوئی لڑاؤ نہیں ہوئی زید ڈھائی سال کے عرصہ سے تعلقات سابقہ کو بدستور قائم رکھ کر بنو بندہ کے نان نفقہ کا انتظام کرتا ہے اب زید اور بندہ دونوں شرعی طور پر رجوع ہونا چاہتے ہیں آیا زید اپنی زوجہ سے شرعاً رجوع کر سکتا ہے؟ المستفتی نمبر ۸۵۶ قاضی حکیم محمد نور الحق صاحب (چار ماہ گزر) ۲۱ محرم ۱۳۵۵ھ ۱۳ اپریل ۱۹۳۶ء

(جواب ۳۲۳) فوری طلاق یا ایک مجلس میں تینوں طلاق دینے سے ائمہ اربعہ اور جمہور علمائے اسلام کے نزدیک تینوں طلاقیں پڑ جاتی ہیں، اور تینوں طلاقیں پڑ جانے کے بعد بدو ان اس کے کہ عورت کسی دوسرے شخص سے نکاح کرے اور بعد وطی و مبشرت اس سے کسی جائز ذریعہ سے علیحدگی حاصل ہو زوج اول کے نکاح میں نہیں آسکتی، سوال ۱۰۱ میں جو واقعہ مذکور ہے اس کا جواب یہ ہے کہ طلاق ثلاثہ دینے کے بعد خفیہ تعلقات قائم کر لینا زید کے لئے حرام تھا اس کو مطلقہ سے نکلی علیحدگی لازم تھی اور اب بھی لازم ہے کہ فوراً علیحدگی کر لے اور دونوں نکاح بھی نہیں کر سکتے ائمہ اربعہ کا مذہب یہی ہے۔ ۲۱، محمد کفایت اللہ کاں اللہ!

تین طلاق جدا جدا کر کے تین مرتبہ دی تو کیا حکم ہے؟

(سوال ۱) ایک شخص نے اپنی زوجہ منکوحہ جائز کو ایک رجعی طلاق بتاریخ ۴ ستمبر ۱۹۳۳ء دی اور قریب ۷ ایوم بعد طلاق شوہر نے طلاق مذکور بتاریخ ۲۱ ستمبر ۱۹۳۳ء طیب خاطر منسوخ کر کے بموجب احکام شریعت رجوع کر لیا اور بعد وہ میاں بیوی کے طور پر خوش و خرم آباد رہے (۲) ساڑھے سات سال بعد رجوع مذکور جدید حالات ایسے پیدا ہو گئے کہ اس شخص نے پھر اپنی اس منکوحہ کو ایک طلاق روبرو گواہان بتاریخ ۲۹ فروری ۱۹۳۶ء تحریر کر کے دیدی جب کہ وہ حالت طہر تھی (۳) چند یوم بعد ایک طلاق مذکور

(۱) والدعی ثلاثہ منفرقة (در مختار) وقال فی الرد (قوله ثلاثہ منفرقة) وكذا بكلمة واحدة بالاولیٰ. وذهب جمهور لصحابة والتابعين ومن بعدهم من ائمة المسلمين الى انه يقع ثلاث وقد ثبت النقل عن اكثرهم صریحاً باقاع الثلاث ولم يظهر لهم مخالف - فمذا بعد الحق الا الضلال - وعی هذا قلنا لو حکم حاکم بانها واحدة لم یغند حکمه لانه لا یسوغ فيه الاجتهاد فهو خلاف لا احتیلاف (ہامش رد المختار مع اندر المختار کتاب الطلاق ۲۳۳، ۳ ط مسجد کربنہ)

(۲) وان كان الطلاق ثلاث فی الحرة وثلثین فی الامه لا یحل له حتی تنکح زوجاً غیرہ نکاحاً صحیحاً ویدخل بها ثم یطلقها او یموت عنها کذا فی الہدایة (الفتاویٰ الہندیہ کتاب الطلاق الباب السادس فی الرجعة فصل لما یحل به المطلق وما یمنع به ۷۳، ۱ ط حادیہ کونہ)

(۳) وان ضیق ثلاثاً بکلمة واحدة وقع الثلاث وحرمت علیہ حتی تنکح زوجاً غیرہ ولا فرق بین قبل الدخول وبعده وروی ذلك عن ابن عباس وابی ہریرة و ابن عمر و عبد اللہ و عمرو و ابن مسعود و اس وهو قول اکثر اهل العلم من التابعين والائمة بعدہم (المعنی لابن قدامہ کتاب الطلاق باب تطلیق الثلاث بکلمة واحدة فصل ۲۸۲، ۷ ط دار الفکر بیروت)

مندرجہ ضمن نمبر ۲ بالا اس عورت کو لایم، ہواری آنے اور جب وہ لایم، ہواری سے فارغ ہوگئی تو اسے دوسری طلاق بتاریخ ۱۳ مارچ ۱۹۳۶ء بعد م موجودگی کسی گواہ کے تحریر کر کے بھیج دی گئی میاں بی بی مذکور اس دوسری طلاق کے واقعہ کو تسلیم کرتے ہیں (۴) دوسری طلاق مذکور کے بعد آج تک تیسری طلاق نہیں دی گئی میعاد عدت ختم ہوچکی ہے۔ المستفتی نمبر ۱۴۱۹ شیخ غلام حیدر صاحب لی۔ اے ایل ایل بی ایڈوکیٹ (فیروز پور شہر) ۱۹ جب ۱۵ ۱۳۵۵ھ ۶ اکتوبر ۱۹۳۶ء

(جواب ۳۳۴) شریعت مقدسہ نے مرد کو ایک عورت کے متعلق تین طلاقیں دینے کا اختیار دیا ہے یہ تین طلاقیں خواہ یکے بعد دیگرے تیمم ایک طہر میں یا ایک مجلس میں ہوں یا تین مجلسوں یا تین طہروں میں ہوں یا ایک طلاق یا دو طلاق کے بعد مدت طویلہ گزر جانے کے بعد ہوں اور خواہ پہلی اور دوسری طلاق کے بعد رجعت کر لی گئی ہو یا نہ ہو، رجعت نہ کرنے کی صورت میں دوسری طلاق انتضاء عدت سے قبل ہوگی تو محسوب ہوگی ورنہ نہیں، یہی صورت مسئلہ مذکورہ میں پہلی طلاق ۱۹۳۳ء محسوب ہوئی اور ۱۹۳۶ء کی دو طلاقیں کے ساتھ مل کر طلاق مغلطہ ہوگئی۔ اور اب بدولت تحلیل وہ عورت اس مرد کے لئے حلال نہیں تمام کتب فقہ میں یہ مسئلہ موجود ہے۔ فقط محمد کفایت اللہ کان اللہ لدہ دہلی

غصے میں گالی دے کر کہا طلاق طلاق اور کہتا ہے نیت نہ تھی۔  
(سوال) ایک عورت کو اس کے شوہر نے کسی بنا پر مارا تو وہ ناراض ہو کر اپنے بھائی کے گھر چلی گئی جب دوسرے دن شوہر لینے گیا تو اس نے مارنے کا سبب دریافت کیا اس کے جواب میں شوہر نے اس عورت کو گالی دی اور طلاق طلاق کہہ کر باہر کاراستہ لیا دریافت کرنے پر یہ شخص کہتا ہے کہ غصہ میں یہ الفاظ اس طرح نکلے۔ نیت طلاق دینے کی نہ تھی اس صورت میں ازروئے شرع متین طلاق واقع ہوئی یا نہیں اگر ہوئی تو کتنی اور کیسی اب اگر یہ مرد اور عورت پھر ملن چاہیں تو اس کی کیا شکل ہو سکتی ہے؟ المستفتی نمبر ۱۱۳۳۰ ای ایم امر (ڈیرہ) ۲۱؛ بقعدہ ۱۵ ۱۳۵۵ھ ۴ فروری ۱۹۳۶ء

(۱) قال الله تعالى الطلاق مراتب فامساك بمعروف او تسريح باحسن فان طلقها فلا تحل له من بعد حتى تنكح زوجا غيره (البقرة ۲۲۹ ۲۳۰) و عن مافع قال كان عبد الله اذا سئل عن ذلك قال لا حد هم اما انت طلقت امراتك مرة او مرتين فان رسول الله ﷺ امرني بهما وان كنت صليتها لانا فقد حرمت عليك حتى تنكح زوجا غيرك وعصيت الله فيما امرتك من طلاق امراتك (رواه مسلم في الصحيح كتاب الطلاق باب تحريم طلاق الحائض ۴۷۶) ط قدیمی حکم النبی (

(۲) اس لئے کہ طلاق ایک وقت کے لئے حرام ہے نہ کہ مسلسل، و اما نہ دینی ہے، کما فی هامش رد المحتار (قوله و محله المنكوحه) ای ولو معتدة عن طلاق رجعی او من غیر ثلاث فی حره و تنبی فی امه (هامش رد المحتار مع الدر المنثور کتاب الطلاق ۳ ۲۳۰ ط سعید کر بنی)

(۳) وان كان الطلاق ثلاثا في الحرة و تنبی فی الامه لم تحل له حتى تنكح زوجا غيره نكاحا صحيحا و يدخل بها له بطلنها، يموت عنها والا صل فيه قوله يعني " فان طلقها فلا تحل له من بعد حتى تنكح زوجا غيره" والمراد الطلقة الثالثة (الهداية كتاب الطلاق: باب الرجعة فصل فيما تحل به المطلقة ۲ ۳۹۹ ط مكه شركة علميه ملتان)

(یوب) (از مولوی احمد مختار صدیقی صاحب) صورت مذکورہ بالا میں چونکہ الفاظ صریح نہیں لہذا ایک طلاق واقع ہوئی وہ سری دوبار جو غلط طلاق طاق نہا ہے وہ اس پہلی کی تاکید مانی جائے گی اس لئے بائن ہو جائے گی اور طلاق بائن کا حکم یہ ہے کہ اگر مرد و عورت پھر راضی ہو جائیں تو دوبارہ نکاح کر سکتے ہیں۔ ہذا فی الکتاب التیمیہ۔ احمد مختار ڈرن

(جواب ۳۳۵) (از حضرت مفتی اعظم) ہو الموقی یہ جواب صحیح نہیں ہے قرآن وحدیث وفقہ کے اصول کے خلاف ہے صحیح جواب یہ ہے کہ لفظ طلاق اگرچہ صریح ہے مگر عیسیٰ کی طرف اضافت صریحہ وجود نہیں ہے اس لئے شوہر اگر اس بات پر صف کرے کہ لفظ طلاق کہنے سے زوجہ کو طلاق دینا مقصود نہ تھا تو طلاق ایک بھی نہیں ہوگی اور اگر وہ کہے کہ زوجہ کو طلاق دینا مقصود تھا یا قسم کھانے سے انکار کرے تو طلاق مغلط کا حکم ہوگا اور بدوین حلالہ یہ عورت اس کے لئے حلال نہ ہوگی، طلاق بائن کی اس واقعہ میں کوئی صورت نہیں ہے مگر طلاق کے دو لفظوں کو پہلے لفظ کی تاکید ہونے کا وہ دعویٰ کرے تو یہ قول اس کا حکم کے لئے تسلیم نہ کیا جائے گا ہاں دیانہ وہ اس کو صرف ایک طلاق سمجھ کر بدوین تجدید نکاح رجعت کرے تو عند اللہ مأخوذ ہوگا۔ کرر لفظ الطلاق وقع الكل وان نوى التاكيد دين (درمختار) قوله کرر لفظ الطلاق بان قال للمدخولة انت طالق انت طالق او قد طلقك قد طلقك الخ (رد المحتار) قوله وان نوى التاكيد دين ای ووقع الكل قضاء الخ (رد المحتار) محمد کفایت اللہ کان اللہ لدی

جب تین طلاق دی، تو طاق مغلط ہوئی غیر حلالہ رجوع جائز نہیں!  
(سوال) جو مرد اپنی عورت کو ایک مجلس میں تین طلاق دے کر چار دس پر دس میں رہے اور تان ونفقہ بھی نہ دے اب واپس آکر رجوع کرنا چاہے تو رجوع کر سکتا ہے یا نہیں؟ المستفتی نمبر ۱۳۹۲ کرم الہی صاحب (ضلع رنگ پور) ۳ ربیع الثانی ۱۳۵۶ھ ۱۳ جون ۱۹۳۷ء  
(جواب ۳۳۶) ایک مجلس کی تین حلاقیں ائمہ اربعہ کے نزدیک تین ہی شمار کی جاتی ہیں، اور اس میں

(۱) لو قال ان حرحت يقع الطلاق ولا تحرجی الا نادنی فانی حلفت بالطلاق فحرحت لم يقع لمرکه الاضافة اليها (درمختار) وقال فی الرد وقوله لمرکه الاضافة ای المعنوية فانها الشرط والحطاب من الاضافة المعنوية وكذا الاشارة رفاه بعد اسطر ولا يبلد كون الاضافة صريحة في كلامه لما في البحر لو قال طالق فقبل من عبت فقال امرأتی طلقت مره وبو بدہ ما فی البحر لو قال امرأه طالق او قال طلقت امرأة ثلاثا وقال ثم اعن امرأتی یصدق و یعہمہ انہ لو لم یقل ذلك نطق امرأته لان العادة ان من عده امرأة ائمه یحلف بصلاتها لا بطلاق غیرها لقوله انی حلفت بالطلاق بصرف لہ ما یرد غیرہا لانه یحتملہ کلامہ و ہش رد المحتار مع البحر المختار کتاب الطلاق باب الصریح مطلب من یوس یقع بہ الرجعی ۲۴۸ ط سعید کرائسی

(۲) وان كان الطلاق ثلاثا في الحرة و ليس في الامه لم تحل له حسی تکح روحا غیرہ بکاسا صحیحا و یدخل بها ثم یطلقها او یموت عنها کذا فی البدایة (الفتاویٰ الہندیہ) کتاب الطلاق: الباب السادس فی الرجعة فصل فیما تحل له المظنفة وما ینقل نہ ۴۷۳ ط محدثہ کوسہ

(۳) حامش رد المحتار مع البحر المختار کتاب الطلاق باب طلاق غیر المدحول بها ۲۹۳ ط سعید کرائسی  
(۴) وذهب جمهور الصحابة و لابع ومن بعدهم من ائمة المسلمين انی انہ یقع ثلاث وقد ثبت النقل عن اکبرهم صریحاً بابقع الثلاث ولم یبھر لہم مدح فدا بعد الحق الا الضلال وعن هذا قلنا لو حکم حاکم بابها واحده لم یبعد حکمہ لانه لا سوغ لاجتهاد فیہ فیو خلاف لا خلاف (دعوتی رد المحتار کتاب الطلاق ۲۳۳ ط سعید کرائسی)

رجوع کا شوہر کو حق نہیں ہوتا اور جو لوگ کہ ایک مجلس کی تین طلاقیں کو ایک شمار کرتے ہیں ان کے نزدیک بھی عدت کے اندر رجعت کا حق ہوتا ہے، اختلافِ عدت کے بعد رجوع کرنے کا حق کسی کے نزدیک بھی نہیں رہتا۔ (۲۰) فقط محمد کفایت اللہ کان اللہ!

حلالہ میں جماع شرط ہے اگر بغیر صحبت کے طلاق دے گا تو پہلے شوہر کے لئے جائز نہ ہوگی۔ (سوال) زید نے اپنے والدین کے اصرار پر ہندہ کو طلاق مغلطہ دیدی لیکن چونکہ میاں بیوی میں محبت تھی اس لئے طلاق کے چند روز بعد پھر یکجا ہو گئے اس وقت بڑوں کی پیغایت سے دونوں میں پھر تفریق کرا دی ہے نین دونوں بہت پریشان ہیں طلاق کے وقت ہندہ حاملہ تھی جس نے ایک بیٹا بھی پیدا ہو گیا ہے اس نے دونوں کی محبت میں اور اضافہ کر دیا ہے ایسی حالت میں دونوں کو باہمی جدائی اور بھی زیادہ شق معلوم ہو رہی ہے اب خاندان والے بھی کوشاں ہیں کہ زید و ہندہ کی کوئی ازدواجی صورت پیدا ہو جائے لیکن زید و ہندہ اس کے لئے تیار نہیں کہ ہندہ دوسرے سے عقد کرے اور زوج چنی اس سے صحبت صحیحہ کرے اور شوہر ثانی کے طلاق کے بعد زید کے عقد میں آئے جب تک کہ زید کے خاندان والے زید و ہندہ کی واسطی کی صورت پیدا کرنے میں کوشاں ہیں دونوں امید و غم کی صورت میں خاموش ہیں لیکن قطعی یا امید کی صورت میں غم و اندوہ حوادث کے خطرات ہیں مثلاً یہ کہ دونوں پہلے کی طرح جو صورت حرام بنی ہو جائیں یا دونوں میں سے کوئی ارتکاب خود کشی کر بیٹھے وغیرہ پس کیا کوئی ایسی صورت ہے کہ ہندہ کا نکاح کسی اور شخص سے اس صورت سے ہو جائے کہ شخص مذکور بغیر صحبت صحیحہ ہندہ کو طلاق دیدے اور پھر ہندہ کا نکاح شوہر اول سے درست ہو جائے یا زوج ثانی کی ہندہ سے صحبت صحیحہ لازمی ہے اگر خفی مذہب میں صحبت صحیحہ لازمی ہو تو کیا ایسی صورت میں کسی غیر مذہب کے مسند پر عمل کیا جاسکتا ہے حضرت مولانا عبدالحی عسکری مرحوم کے مجموعہ فتویٰ جلد اول ص ۳۴۹ مطبوعہ یوسفی پریس فرنگی محل میں ایک فتویٰ ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ تفریق

(۱) وان كان الطلاق ثلاثاً في الحرة و نسي في الامه لم تحل له حتى تنكح زوجاً غيره نكاحاً صحيحاً و بدخل بها به مطلقاً او يموت عنها كذا في الهداية الفتاوى الہدیة كتاب الطلاق الباب السادس في الرجعة فصل فيما تحل به المطلقة وما يتصل به ۴۷۳/۱ ط ماحدیه کوئٹہ

(۲) اس لئے کہ ان کے نزدیک صرف ایک حدیث جلیلیہ بتاتی ہے اور طلاق رجعی میں جب شوہر عدت کے اندر رجوع نہ کرے تو عدت کے بعد وہ طلاق رجعی طلاق ہے۔ فاما انقصت العدة ولم يراجعها مات منه، فقہ السنۃ کتاب الطلاق حکم الطلاق الرجعی ۲۷۴ ط دار الکتب العلمیہ بیروت، اور طریق، سن ۱۳۰۰ حد تجرید تا سن ۱۳۰۱ وادان کتاب الطلاق باب دون الثلاث قلہ ان يتزوجها في العدة و بعد انقضاء، الہدیة کتاب الطلاق باب الرجعة فصل فيما تحل به المطلقة ۳۹۹ مکتبہ شریکۃ علمہ ملتان



میں مثلاً مذکور ہو تو حضرت امام شافعیؒ کے مذہب پر عمل کیا جاسکتا ہے کیا یہ صحیح ہے اور صحیح ہے تو اس کی کیا صورت ہے غیر مقلدین صحبت و احدہ میں ایک سے زائد طلاق کو ایک ہی شمار کرتے ہیں اور زید نے دو صحبتوں میں کئی بار ہندہ کو طلاق دی ہے تو کیا حالت مذکورہ حنفی غیر مقلدین کے مسئلہ پر عمل کر سکتا ہے بہر حال زید و ہندہ کی مکرر وابستگی کی 'سان سے آسان تر جو صورتیں ممکن ہوں ان سے مطلع فرما کر دونوں کو حوادث و مفاسد سے بچائیں۔ المستفتی نمبر ۱۶۱۹ جناب قمر الدین صاحب (ہارس) ۱۲ جمادی الاول ۱۳۵۶ھ ۲۱ جولائی ۱۹۳۷ء

(جواب ۳۳۷) تین طلاقیں ایک مجلس میں ہوں یا دو مجلسوں میں دینے سے حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی چاروں مذہبوں میں طلاق مغلط واقع ہو جاتی ہے، اور اس کے بعد بغیر طلاق کے زوجہ زوج اول کے لئے حلال نہیں ہوتی، حالہ میں زوج ثانی کا صحبت کرنا شرط ہے ہاں صحبت میں صرف دخول خضہ کافی ہے انزاں شرط نہیں، مولانا عبدالحی نے فتویٰ میں ضرورت کے وقت مذہب شافعی پر عمل کرنے پر لکھا ہے مگر اس مسئلہ میں امام شافعی کا مذہب بھی یہی ہے کہ طلاق لازم ہے۔

ہاں غیر مقلدین کا مذہب یہ ہے کہ ایک طلاق ہوئی اور طلاق شرط نہیں بغیر طلاق تجدید نکاح کافی ہے ہم حنفی تو اس مذہب کو صحیح نہیں سمجھتے اس لئے اس پر فتویٰ نہیں دے سکتے، محمد کفایت اللہ کا ان اللہ

۱، وذهب جمهور الصحابة والتابعين ومن بعدهم من ائمة المسلمين الى انه يقع ثلاث ' وقد ثبت الفل عن اكثرهم صرحا ما طاع الثلاث ولم يظهر لهم مخالف ' فلما ذا بعد الحق الا الضلال ' و عن هذا قلنا لو حكم حاكم ما بها واحدة لم بعد حكمه لانه لا يسوغ الاحتماد فيه فهو خلاف لا اختلاف (هامش رد المحتار كتاب الطلاق ۳۳۳ ط سجد کرامتی)

(۲) وان كان الطلاق ثلاثا في الحرة ونسب في الامة لم تحل له حتى تنكح زوجا غيره نكاحا صحيحا ويدخل بها لم يطلقها او يموت عنها والا صل فيه قوله تعالى ' فان طلقها فلا تحل له من بعد حتى تنكح زوجا غيره ' والمراد الطلقة الثالثة (ليدبة كتاب الطلاق باب الرجعة فصل فيما تحل به المطلقة ۲۹۹ ط شركة علميه لبنان)

(۳) وبشرط ان يكون الا بلاح موحدا للعسل وهو الماء الحنابس هكذا في المعنى شرح الكنز اما الا ترال فليس بشرط (احلال الفتاوى الهندية كتاب الطلاق باب السادس في الرجعة فصل فيما تحل به المطلقة وما يتصل به ۴۷۳ ط صاحبہ كرسه ' وفي في الهدية ' وبشرط الا بلاح دون الانراب لانه كمال ومالعه فيه والكمال قيد راند والهدية كتاب طلاق باب الرجعة فصل فيما تحل به المطلقة ۲۹۹ ط شركة علميه لبنان)

(۴) قال الرمزي قال الشافعي ' واحد ان يطلق واحدة ولا يحرم عليه ان يطلقها ثلاثا ' قال الماوردي هذا كما قال فان طلقها ثلاثا في وقت واحد وقعت الثلاث (الحدوى الكبير لهما وردى الشافعي كتاب الطلاق باب اعادة الطلاق) ووجهه و يرفعه ۱۲ ط دار الفكر بيروت اذ قال الرجل لا امراته التي تحبس امت طلاق ثلاثا للسهة وفع جميعا معادي وقت طلاق السنة اذا كانت طاهرا من عبر حيا وفع حين قاله لا لاء بالاماء الشافعي بحث تفريق طلاق السنة في المدحول بها التي تحبس اذا كان الروح غالبا ۱۸۱ ط دار المعرفة بيروت

(۵) وقد اتساق المقل عن اكثرهم صريح ما طاع الثلاث ولم يظهر لهم مخالف فلما ذا بعد الحق الا الضلال ' وعن هذا قلنا لو حكم حاكم ما ان الثلاث بعد واحدة لم بعد حكمه لانه لا يسوغ الاحتماد فيه فهو خلاف لا اختلاف (فتح القدير كتاب طلاق باب طلاق لسة ۳۳۳ ط مكتبة رشيدية كونه)

تین دفعہ سے زیادہ طلاق دی، تو کون سی طلاق واقع ہوئی؟

(سوال) زید محالۃً غصہ اپنی بیوی ہندہ کو رو بہ وایک لڑکا قریب السلوغ کے کہا کہ میری بیوی کے والدین کو خبر کرو کہ ہم اپنی بیوی ہندہ کو حلاق دیدیں گے وہ اپنی لڑکی کو اپنے گھر لے جائیں لڑکے نے جانے سے انکار کیا پس زید محلہ میں حنڈ دیگر شخص پہنچ کر اہل خانہ سے یوں بیان کیا کہ میں اپنی بیوی ہندہ کو ایک طلاق دو طلاق تین طلاق چار طلاق بلکہ اس کے ساتھ ہائے لفظ کہا گیا ہے جب کہ خبر حلاق دینے کی زید کے محلہ میں منتشر ہوئی تو زید کے ولی نے اس کے استاد کو بلایا اور کہا کہ زید سے ایسی خطا ظاہر ہوئی ہے استاد نے بعد دریافت حالات طلاق زید سے پوچھا کہ تمہاری نیت طلاق سے کیا ہے زید نے جواب دیا کہ میری نیت چھوڑنے کی نہیں ہے استاد صاحب نے زید کو زید کو یہ ہدایت کی کہ کسی مفتی سے فتویٰ لے کر عمل درآمد کرو مگر ولی زید و خود زید نے استاد کے کہنے پر عمل نہ کرتے ہوئے از روئے حدیث خلاصہ النکاح جس میں حوالہ شرح وقایہ کا درج ہے اس کی رو سے نکاح کی تجدید ہندہ سے کیا ہے۔ المستفتی نمبر ۱۰۷۱۰ محمد لبر الیم صاحب (ضلع پورنیہ) ۲۲ جمادی الثانی ۱۳۵۶ھ ۳ اگست ۱۹۳۷ء

(جواب ۳۳۸) جب کہ زید نے اپنی بیوی کو بلفظ حلاق صریح چار طلاقیں دیدی ہیں تو اس کی بیوی پر حلاق مغفل واقع ہو گئی ہے۔ اور اس کے لئے تجدید نکاح جائز نہیں تھی وہ عورت زید کے لئے حرام ہو گئی اور جب تک کسی دوسرے زوج کے ساتھ نکاح ہو کر بعد وحنی اس کے نکاح سے باہر نہ نکلے زید کے لئے حلال نہیں ہو سکتی (۲) ائمہ اربعہ کا مذہب یہی ہے۔ (۱) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

ایک مجلس میں تین طلاق دی، اب رجوع کرنا چاہتا ہے، تو کیا حکم ہے؟

(سوال) کیا ایک وقت میں تین طلاقیں دینے سے طلاق ہو سکتی ہے یا نہیں اور تین طلاق فوری کے بعد پہلا خود اپنی ایسی مطلقہ علاقہ بیوی سے رجوع کر سکتا ہے یا نہیں؟

کتاب اسرار شریعت جلد دوم مولفہ مولوی محمد فضل خاں ڈاک خانہ چنگ بھنگھال ضلع رولپنڈی صفحہ ۱۹۳ لغایت ۲۲۰ ظاہر کیا گیا ہے کہ تین طلاق دفعہ واحدہ دی جائیں تو ایک طلاق واقع ہوتی ہے۔ اور ایک

(۱) وطلاق البدعة ان يطلقها ثلاثا بكلمة واحدة او ثلاث في طهر واحد فاذا فعل ذلك وقع الطلاق و كان عاصبا (الهداية) كتاب الطلاق باب طلاق السنة ۳۵۵/۲ ط مکتبہ شریکۃ علمیہ ملتان

(۲) وان كان الطلاق ثلاثا في الحرة و نكس في الامه لم تحل له حتى تنكح زوجا غيره نكاحا صحيحا ويدخل بها ثم يطلقها او يموت والا صل فيه قوله تعالى " فان طلقها فلا تحل له من بعد حتى تنكح زوجا غيره " والموارد الطلقة الثالثة (الهداية) كتاب الطلاق باب الرجعة فصل فيما تحل به المطلقة ۳۹۹/۲ ط مکتبہ شریکۃ علمیہ ملتان

(۳) وذهب جمهور الصحابة والتابعين ومن بعدهم من ائمة المسلمين الى انه يقع ثلاث ولدت الفل عن اكثرهم صحيحا بايقاع الثلاث ولم يظهر لهم مخالفت فاما بعد الحق الا الصل (هاشمي رد المحتار) كتاب الطلاق ۳/۲۳۳ ط سعيد كراتشي وقال في بداية المجتهد: جمهور فقهاء الامصار على ان الطلاق بلفظ ثلاث حكمه حكم الطلقة الثالثة (بداية المجتهد و نهاية المقتصد) كتاب الطلاق باب الطلاق بلفظ الثلاث ۴/۳۴۷ ط دار الكتب العلمية بيروت

وفد تین طلاقیں دینا خدا اور رسول نے حرام ٹھہرایا ہے اور طلاق میں عدت کا رکھنا واجب ٹھہرایا ہے طلاق میں عدت نہ رکھنا ناقص اور امر الٰہی کے مخالف ہے اور ایسی بات کامل نہیں ہو سکتی نیز پارہ ۲۸ سورہ طلاق کما قال اللہ تعالیٰ واشہدوا ذوی عدل منکم تک آیت نقل کر کے اور چند احادیث درج کر کے ثابت کیا ہے کہ ایک طہر میں ایک طلاق دینی چاہیے دوسرے طہر میں دوسری اور تیسرے طہر میں تیسری طلاق یعنی ہر حیض کے بعد خاوند عورت کو طلاق دے اور جب تیسرا طہر یا مہینہ آوے خاوند کو ہوشیار ہونا چاہیے کہ اب تیسرا طہر ہے طلاق دے کر دوائی جہائی ہے یا تیسری طلاق سے رک جائے اور اگر تیسری طلاق جو تیسرے حیض کے بعد ہوتی ہے دیدے تو اب وہ عورت اس کی عورت نہیں اور جب تک یہ خاوند نہ کرے تب تک پہلے خاوند کے نکاح میں نہیں آسکتی اس لئے تیسری طلاق سے پہلے ہی کی اور خاوند آپس میں رجوع کر سکتے ہیں۔ المستفتی نمبر ۹۹۷ ازراعت اللہ بیک (ضلع ملتان) ۷ ارجب ۱۳۵۶ھ ۲۳ ستمبر ۱۹۳۵ء

(جواب ۳۳۹) یہ صحیح ہے کہ شریعت مقدسہ نے طلاق دینے کا جو طریقہ تعلیم کیا ہے وہ یہ ہے کہ ایک طہر میں ایک طلاق دی جائے اور پھر دوسرے طہر سے پسے دوسری طلاق نہ دی جائے ممکن ہے کہ طہر لوں کے بقیہ حصہ اور زمانہ حیض کے گزرنے تک میاں بیوی میں مصالحت کی صورت پیدا ہو جائے اور خاوند رجوع کر لے لیکن اس مدت تک صحیح صفائی نہ ہو سکے اور طلاق دینے پر ہی خاوند آمادہ ہو تو دوسرے میں ایک طلاق (جو دوسری ہوگی) دی جائے اور پھر بقیہ طہر اور زمانہ حیض تک خاوند خاموش رہے اگر اس زمانے میں صحیح صفائی کی صورت نکلے تو رجوع کر لے لیکن اگر اس مدت میں بھی صفائی نہ ہو سکے اور خاوند بالکل قطع تعلق کا ہی ارادہ کرے تو تیسرے طہر میں تیسری طلاق دیدے اس کے بعد رجوع کا حق نہیں رہتا اور عورت اس مرد پر قہری حرام ہو جاتی ہے یہ طریقہ تو خدا اور رسول کا تعلیم فرمودہ اور ہمارے لئے مفید اور بہت سے مصالح پر مبنی تھا، لیکن اگر کوئی شخص شامت اعمال سے اس پر عمل نہ کرے اور ایک وفد ہی ایک ہی مجلس میں یا ایک لفظ سے تین طلاقیں دیدے تو جمہور فقہاء و محدثین و ائمہ اربعہ یعنی امام ابو حنیفہ، امام شافعی، امام مالک، امام احمد بن حنبل کے نزدیک تینوں طلاقیں پڑ جاتی ہیں (۱) اور عورت قطعی حرام ہو جاتی ہے اور یہ شخص طریقہ شرعیہ کے خلاف طلاق دینے کا گناہ گار بھی ہوتا ہے یہ سب کہتے ہیں کہ ایک مجلس میں ایک طہر میں یا ایک لفظ سے تین طلاقیں دیدے تو پڑ گئیں تینوں ایک نہ ہوگی (۲) قرآن مجید میں کوئی ایسی آیت نہیں جس کا یہ مطلب ہو کہ

(۱) اما الطلاق الیسی فی العدد ولوقت ہو علان حسن واحسن فلا حسن ان يطلق امراته واحدة رجعية فی طہر لم یحکمها فیہ ثم یرکھا حتی تنقضي عدتها او کانت حاملًا قد استبان حملها والحسن ان يطلقها واحدة فی طہر لم یحکمها فیہ ثم فی طہر آخر اخری ثم فی طہر آخر اخری کذا فی محیط السرخسی (الفتاویٰ الہندیۃ کتاب الطلاق الباب الاول فی تفسیرہ ۳۴۸/۱ ط مکتبہ ماجدیہ کوئٹہ)

(۲) وذهب جمہور الصحابة والتابعین ومن بعدهم من ائمة المسلمين الى انه يقع ثلاث وقد ثبت النقل عن اکثرهم صریحاً با یقاع الثلاث ولم یطہر لهم مخالف، فماذا بعدالحق الا الضلال (ہامش رد المحتار کتاب الطلاق ۲۳۳/۳ ط سعید کوئٹہ) (۳) واما البدعی ان يطلقها ثلاثا فی طہر واحد بکلمة واحدة او بکلمات متفرقة او یجمع بین التلخیصین فی طہر واحد بکلمة واحدة او بکلمات متفرقتین فاذا فعل ذلك وقع الطلاق وکان عاصیا (الفتاویٰ الہدیۃ کتاب الطلاق الباب الاول فی تفسیرہ و رکہ ۳۴۹/۱ ط ماجدیہ کوئٹہ)

ایک مجلس کی یا ایک طہر کی یا ایک غلطی کی تین طلاقیں دی جائیں تو ایک طلاق ہوئی اور حضرت ابن عباسؓ سے یہ روایت ہے کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو ہزار طلاقیں دیدیں تو انہوں نے فرمایا کہ تین طہ قیس پر کروہ باندہ (مغلط) ہو گئی اور ۹۹۷ عیار نکلیں (۱) کتاب اسرار شریعت سے جو عبارت نقل کی گئی ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ اس صورت میں ایک طلاق ہوگی اگر اربعہ اور جمہور فقہاء و محدثین کے مذہب کے خلاف ہے۔

محمد کفایت اللہ کا ان اللہ لہ ولی

کہا "ایک دو تین طلاق دیتا ہوں" تو کیا حکم ہے؟

(سوال ۱) ایک شخص کی اپنی منکوحہ عورت کے ساتھ لڑائی ہوئی عورت منکوحہ نے اپنے مرد کو ایسے سخت کلمے کہے کہ مرد برداشت نہ کر سکا غصہ کا غلبہ زیادہ ہوا اس وقت مرد نے اپنے تایازاد بھائی سے کہا کہ اس میری عورت کو گھر سے نکال دو تایازاد بھائی نے کہا کہ تم باہر جاؤ میں اس عورت کو سمجھاؤں گا اور کل گاڑی لے کر آئے گا اس کو اس کے باپ کے گھر بھیج دوں گا۔ مرد نے اس بات کو بھائی سے کئی مرتبہ کہا کہ اس عورت کو گھر سے نکال دو میں نہیں مانوں گا آخر بھائی نے بھائی کو سمجھایا کہ تم باہر جاؤ میں ٹھیک کر دوں گا اس پر مرد مذکور برائے نماز وقت عشاء چلا گیا اور نماز عشاء سے فارغ ہو کر آیا اور اپنے بھائی سے کہا تم نے اس عورت کو نکالا نہیں انہوں نے پھر سمجھانے کی بات کہی مذکور عورت کا مرد غصہ سے بھر ا ہوا باہر چلا گیا اور اپنی برادری کے تین آدمیوں کو بلا کر لایا اپنی بیٹھک میں جہاں سے عورت کا رہنا فاصلہ پر تھا اور بیٹھک میں اپنے بھائی کو بھی بلا لیا وہاں بیٹھ کر مرد نے اپنی برادری کے لوگوں کے سامنے یہ کہا کہ میری عورت مجھ کو بہت زیادہ تکلیف دیتی ہے اور بہت تنگ کرتی ہے میں آپ لوگوں کے سامنے ایک دو تین طلاق دیتا ہوں۔ زمین پر لکھ دیتا ہا جب تین لکیر ہو چکی اس وقت ایک دفعہ لفظ طلاق کہہ دیا مرد کے منہ سے طلاق کی آواز مذکورہ عورت نے اپنے کان سے نہیں سنی اس عورت کو اور مخلوق سے معلوم ہوا کہ تیرے خاوند نے تجھ کو رات کے وقت طلاق دے دی ہے مندرجہ بالا تحریر کے بموجب طلاق پڑ گئی یا نہیں اور ان دونوں مرد عورت میں کوئی صورت نکاح کی نکل سکتی ہے یا نہیں (۲) نمبر ایک سوال کے بموجب اگر طلاق پڑ گئی تو مرد کے پورے گناہ تو اہم نہیں آتا اور اگر گناہ اہم آیا تو اس کا کفارہ کیا ہوگا؟ المستفتی نمبر ۱۹۷۱ نیاز محمد خاں (روجت) ۲۷ شعبان ۱۳۵۶ھ ۲۴ نومبر ۱۹۳۷ء

(جواب ۳۴۰) (۱) اس صورت میں عورت پر طلاق پڑ گئی اور طلاق مغلط پڑی اب بدو ن حلالہ کوئی صورت ان کے اجتماع کی نہیں ہے (۲) دفعۃً تین طلاق دے دینا خلاف شریعت فعل ہے اس کا گناہ ہو اگر

(۱) مالک ابہ بلغہ ان وحلافان لاس عباس امی طلقنت امرأتی مائة تطلیقة فہذا تری علی فقہاء ان عباس طلقنت مائت ثلاث و سبع و تسعون التحدت بها آیات المہ ہروا (رواہ مالک فی الموطأ کتاب الطلاق) باب ما جاء فی البیۃ ص ۵۱۰ مکتبہ میر محمد کربنشی (۲) ان كان الطلاق ثلاثا فی الحرۃ و نس فی الامۃ لم یحل له حتی یتکحل روحا عبرہ نکاحا صحیحا و بدخل بها ثم یضقیہ او یموت علیا کذلکی الہدیۃ (الغناوی الہدیۃ کتاب الطلاق) الباب السادس فی الرجعة فصل فیما یحل بہ المطلقة وما یصل بہ ۷۳/۱ ط ما جیدہ کوئٹہ

حقوق پڑائیں اور اس گناہ کا کفارہ تو یہ ہے۔ (۲) محمد کفایت اللہ کان ائندلہ

تین دفعہ ”طلاق“ طلاق کہہ دیا تو کون سی طلاق واقع ہوگی؟

(سوال) ایک مرد کا اپنی عورت سے جھگڑا ہوا غصہ کی حالت میں مرد نے عورت کو کہہ دیا تم پر طلاق طلاق طلاق۔ ایسا تین دفعہ کہہ دیا مگر طلاق دیتے وقت بائن نہیں کہا تھا اور پہلے سے اس مرد کا اپنی عورت کو طلاق دینے کا مطلب نہیں تھا آیا طلاق ہوگی کہ نہیں؟ المستفتی نمبر ۱۹۹۲ محمد علی حسن (آسام)

۲ رمضان ۱۴۱۶ھ ۷ نومبر ۱۹۹۳ء

(جواب ۳۴۱) طلاق بائن کا غلط سایہ نہیں حلاق ہوگی اور تین دفعہ طلاق کہنے سے مغلطہ ہوگی (۲)

محمد کفایت اللہ کان ائندلہ، دہلی

مطلقہ مغلطہ جو زنا سے حملہ تھی کے ساتھ نکاح کیا پھر جماع

کے بعد طلاق دیدی تو شوہر اول کے لئے حلال ہوگی یا نہیں؟

(سوال) زید ہندو راسہ طلاق اور بعد انقضائے عدت زید باہندہ زنا نمود بعد ازاں خالد ہندہ مزنیہ رانکاح کر دیا۔ ندریں نکاح موقوف خاندہ ہندو علی حرام نمود بعد و علی ہندہ وضع حمل نمود اندر میں صورت با زید ہندہ رانکاح کردن تو ائندہ باندہ بر تقدیر اول الوطی فی النکاح الموقوف کالوطی فی النکاح الفاسد چہ معنی دارد حالانکہ در نکاح فاسد و علی محلل نشود۔ المستفتی نمبر ۱۹۹۳ شیخ احمد صاحب (نواکھلی) ۳ رمضان ۱۴۱۶ھ ۸ نومبر ۱۹۹۳ء

(ترجمہ) زید نے ہندہ کو حلاق مغلطہ دی اور عدت گزرنے کے بعد زید نے ہندہ سے زنا کیا پھر خالد نے ہندہ مزنیہ سے نکاح کیا اور اس نکاح موقوف کے اندر خالد نے ہندہ کے ساتھ و علی حرام کی بعد و علی ہندہ نے وضع حمل کیا اس صورت میں زید اور ہندہ کا نکاح کیا جاسکتا ہے یا نہیں؟ بر تقدیر اول الوطی فی النکاح الموقوف کالوطی فی النکاح الفاسد کا کیا مطلب ہوگا؟ حالانکہ نکاح فاسد میں و علی محلل نہیں ہوتی؟ (جواب ۳۴۲) مطلقہ بعد عدت اجنبیہ محض شدہ زید کہ با و علی کرد این زنا واقع شد و نکاح مزنیہ صحیح است پس نکاح خالد صحیح شد و و علی اگرچہ بسبب حمل زنا حرام بود اما برائے تحصیل کافی باشد۔ محمد کفایت اللہ کان ائندلہ (ترجمہ) مطلقہ بعد عدت گزرنے کے بعد زید کے لئے محض اجنبی عورت ہوگئی اور زید نے جو اس کے ساتھ

(۱) واما البدعی ان یطلقها ثلاثا فی صہر واحد یکلمة واحدة او بکلمات متفرقة او یجمع بین التعلیقین فی طہر واحد یکلمة واحدة، و بکلمتین متفرقتین فاذا فعل ذلك وقع الطلاق وکان عاصیا «القنایۃ الہدیۃ» کتاب الطلاق الباب الاول فی تفسیرہ و رکعہ ۳۴۹/۱ ط ماجدہ کوئٹہ

(۲) کما ورد فی الحدیث الشریف عن ابی عبد اللہ عن ابیہ قال قال رسول اللہ ﷺ التائب من الذنب کمن دہب لہ (رواہ ابن ماجہ فی مسند) باب ذکر التوبۃ ص ۴۴۳ ط مبر محمد کراتشی

(۳) و طلاق لبدعیۃ ان یطلقها ثلاثا یکلمة واحدة او ثلاثا فی طہر واحد فاذا فعل ذلك وقع الطلاق وکان عاصیا «الہدایۃ» کتاب الطلاق باب طلاق السنة ۳۵۵/۲ ط مکتہ شرکتہ علمیہ ملتان

صحبت کی یہ خالص زنا ہو اور مزنیہ کا نکاح صحیح ہو جاتا ہے (۱) پس خالد کا نکاح صحیح ہو گیا اور خالد کا اس کے ساتھ صحبت کرنا اگرچہ حاملہ من الزنا ہونے کی وجہ سے حرام تھا (۲) لیکن عدلہ ہو جانے کے لئے کافی ہے (۳)

شوہر نے یہ الفاظ لکھے ”کہ سواب تحریر ہر سرہ طلاق ایک دو تین ہیں“ آج سے باہمی کوئی واسطہ نہ رہا“ تو کیا حکم ہے؟

(سوال) اگر خاوند کی طرف سے حسب ذیل الفاظ کہ ”سواب تحریر ہر سرہ طلاق ایک دو تین ہیں“ آج سے باہمی کوئی واسطہ نہ رہا“ تحریر ہوں تو کیا نہ کو رہا بلا الفاظ کی رو سے عورت کو طلاق ہے۔ المستفتی نمبر ۱۹۹۶ احمد نواز شاہ صاحب (ذریعہ غازی خاں) ۳ رمضان ۱۳۵۶ھ ۸ نومبر ۱۹۳۷ء

(جواب ۳۴۳) اگر یہ طلاق نامہ مسٹر شاہ نواز شاہ کا لکھا ہوا ہے یا لکھوایا ہوا ہے تو طلاق مغلطہ اس تحریر سے واقع ہو گئی۔ (۱) محمد کفایت اللہ کان اللہ لدلی

(۱) جس عورت سے زنا کیا اس سے شادی کر سکتا ہے یا نہیں؟

(۲) حاملہ عورت کو تین طلاق دی طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟

(سوال) (۱) ہندہ پہلے بیہوش تھی اور اس درمیان میں اس نے زید سے ناجائز تعلق کر کے حاملہ ہو گئی چھ ماہ گزرنے پر زید نے حمل پوشیدہ کرنے کی غرض سے ہندہ سے عقد کر لیا نکاح صحیح ہو یا غلط؟

(۲) کچھ دنوں تک ہندہ زید کے شامل الطہینان سے رہی بعد اس کے زید کے خلاف ہوئی اور ہمیشہ اس کی نافرمانی کرنے لگی جو کہ بالکل خدا اور رسول کے خلاف باتیں تھیں حالانکہ علاقے والے بھی اس کی بد زبانی و نالائقی پر رنج خاطر تھے بلکہ ہندہ نے خدا اور رسول کی قسم دیکر زید کو طلاق دینے پر مجبور کر لیا زید نے مجبور

(۱) وصح نکاح حلی من دسی لا حلی من غیرہ ای الزنا وان حرم وطؤها ودواعیہ حتی تضع (الدر المختار مع هامش رد المحتار) کتاب النکاح فصل فی المحرمات ۴/۸ ط سعید کراچی

(۲) وان حرم وطؤها ودواعیہ حتی تضع متصل بالمسئله الاولى للنایسی ماؤہ زوع غیرہ اذ البشر ینبت منه ولو نکحها الرئی حل له وطؤها اتفاقا والولد له ولزمہ النفقة (الدر المختار مع هامش رد المحتار) کتاب النکاح فصل فی المحرمات ۴/۹ ط سعید کراچی

(۳) والشرط الایلاج دون الانزال لانه کمال و مبالغه فیہ والکمال قید رائد (الہدایہ) کتاب الطلاق باب الرجعة فصل فيما تحل به المطلقة ۴/۱۰ ط مکتبہ شرکتہ علمہ ملتان

(۴) کتاب الطلاق ان مسینا علی نحو لوح وقع ان نری وقیل مطلقا (رد مختار) وقال فی الرد (ولو قال لکتاب اکتب طلاق امراتی کان اقرا بالطلاق وان لم یکتب واستکتب من آخر کتابها بطلاقها وقراءه علی الروح فاعذہ الزوج وحتمه و عوبہ و بعث به الیها فانها وقع ان اقر الزوج انه کتابه وان لم یقر انه کتابه ولم یقر ینت لکھ و صف الامر علی وجه لا تطلق قضاء ولا دینة و کذا کل کتاب لم یکتبه بخطه ولم یملہ بنفسه لا یقع الطلاق) مالہ یقرانه کتابه (مابن رد المحتار مع الدر المختار) کتاب الطلاق مطلب فی الطلاق بالکتابۃ ۴/۲۶۹ ط سعید کراچی

ہو کر ہندہ کو ایک جلسہ میں تین طلاق دے دیا طلاق دینے کے بعد معلوم ہوا کہ ہندہ دو ماہ کے حمل سے تھی اب سوال یہ ہے کہ طلاق صحیح ہو یا نہ؟ اب زید اگر پھر دوبارہ اس سے عقد کرنا چاہے تو اس کی صورت کیا ہے؟ المستفتی نمبر ۲۰۱۳ محمد فتیح الدین صاحب (ہزاری باغ) ۹ رمضان ۱۳۵۶ھ م ۱۳ نومبر ۱۹۳۷ء (جواب ۳۴۴) اگر ہندہ بیہوشی کی عدت گزار چکی تھی اور اس کے بعد زید کے ساتھ ۲ جاہز تعلق ہوا اور زنا سے حاملہ ہوئی اور پھر زید نے نکاح کر لیا تو یہ نکاح صحیح ہو گیا کیونکہ حاملہ من الزنا کا نکاح درست ہے (۱) اور حمل کی حالت میں طلاق بھی پڑ جاتی ہے (۲) زید نے اگر تین طلاقیں دیدیں تو ہندہ کے حاملہ ہو جانے کے باوجود وہ تینوں طلاقیں پڑ گئیں اور اب بدون حلالہ کے زید کے نکاح میں نہیں آسکتی۔ (۳) فقط محمد کفایت اللہ کا اللہ لاہ دلی

غصہ میں بیوی کو تین چار مرتبہ طلاق دی تو کیا حکم ہے؟

(سوال) میرا بزرگاباں صرف اردو کی دو تین کتابیں مد رسہ کا پڑھا ہوا ہے اور چودہ سال کی عمر سے بمقام کراچی ریلوے کارخانہ میں ملازم ہے جس کو عرصہ بائیس سال کے قریب ہو گیا ہے گویا عرصہ بائیس سال سے کارخانہ میں جاہلوں کی صحبت میں رہ کر اور زیادہ جاہل اور بے تمیز سا ہو گیا ہے شرع اور مسند وغیرہ کے نتائج سے بالکل بے خبر ہے وہ سال بھر میں ایک مرتبہ چھٹی لیکر مکان پر ایک مہینہ کے واسطے آتا ہے اس کی شادی اس کی چھوٹی بھئی کی لڑکی سے ہوئی ہے اب سے پہلی مرتبہ جو وہ مکان پر آیا تھا تو وہ اپنی اہلیہ سے کہہ گیا تھا کہ تو اپنے بھائی کے مکان پر نہ جانا لیکن اس کے بعد وہ ایک مرتبہ امر ضروری کی وجہ سے مجھ سے یعنی اپنے خسر سے دریافت کر کے چلی گئی اور تین چار روز رہ کر واپس چلی آئی اس کے ایک لڑکی ہے جس کی عمر پانچ سال کی ہے اور اب جو وہ دس روز کی چھٹی لیکر مکان پر آیا تو اس کی لڑکی نے کہا کہ بلو آپا تو ماموں کے یہاں گئی تھی اس نے اپنی اہلیہ سے دریافت کیا اس نے جانے سے انکار کیا جس پر اس نے کہا کہ اچھا قسم کھاؤ کہ میرا بھائی مرے جو میں گئی ہوں اس نے اس طرح قسم کھانے سے بھی انکار کیا۔ اس پر اس کی ضد بڑھتی چلی گئی نتیجہ یہاں تک پہنچا کہ اس نے غصہ میں اس کو دو عورتوں کے مواجہہ میں جس میں سے ایک عورت تو کوٹھے میں اس کے پاس تھی اور دوسری باہر صحن میں موجود تھی طلاق تین چار مرتبہ دے دی لیکن طلاق کے نتیجہ سے پورے طور پر واقف نہ ہو کر اور یہ سمجھ کر کہ یہ بھی ایک قسم کی گالی اور دھمکی ہے کچھ عرصہ کے بعد پھر

(۱) بصرہ نکاح حبلی من زنی لا حبلی من غیرہ ای الزنا وان حرم وظوھا ودواعیہ حتی تنزع 'نو نکح الزانی حل لہ وظوھا اتفاقا والولد لہ ولرمہ البقرة (الدہ المحتار مع هامش رد المحتار) کتاب النکاح' فصل فی المحرمات ۳، ۸، ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲ سعید کراشی)

(۲) و طلاق الحامل یجوز عقب الحماح لانه لا یؤدی الی اشیاء وجہ العدة (الہدایۃ) کتاب الطلاق' باب طلاق السہ ۲، ۳۵۶ ط مکنیہ شرکتہ علیہ ملتان)

(۳) قال اللہ تعالیٰ: الطلاق مران فامساک بمعروف او تسریح باحسان 'فان طلقھا فلا تحل لہ من بعد حتی تنکح زوجا غیرہ' (البقرة ۲۲۹، ۲۳۰)

ایک ہو جائیں لیکن جب اس کو اس طلاق کا نتیجہ اصلی طور پر معلوم ہوا تب وہ بہت شرمندہ ہو اور صبح کو روتا ہوا اپنی ملازمت پر چلا گیا تو اس قسم کی طلاق کا کیا حکم ہے وہ پھر اس کی بیوی ہو سکتی ہے یا نہیں؟ المستفتی نمبر ۲۰۲۷ مفتی اصغر حسین (مظفر نگر) ۱۱ رمضان ۱۳۵۶ھ ۶ نومبر ۱۹۳۷ء

(جواب ۳۴۵) طلاق اگر لفظ طلاق کے ساتھ دی ہے جب تو طلاق مغضہ ہو جاتی (۱) اور اگر الفاظ کچھ اور استعمال کئے ہوں مثلاً فارغ خطی یا اس کے مثل تو وہ الفاظ ہٹا کر حکم دریافت کیا جائے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ، دہلی

اگر بیوی سے کہا ”طلاق دیدی“ طلاق دیدی“ دیدی تو کتنی طلاق واقع ہوئیں؟ (سوال) زید اپنی رخصت ختم کر کے باہر اپنی ملازمت پر جا رہا تھا چند امور خانگی کی وجہ سے زید کی بیوی یہ کہہ کر زری کہ میں آپ کے ساتھ نہیں جاتی اس پر زید نے غصہ میں آکر کہا کہ اگر تم میرے ساتھ نہیں چیتیں تو میں نے تم کو طلاق دے دی ایک دم تین مرتبہ کہہ دیا درمیان میں کوئی وقفہ نہیں ہوا اور زید اپنی ملازمت پر چلا گیا آیا اس کو طلاق ہوئی یا نہیں؟ المستفتی نمبر ۲۰۹۲ ماسٹر محمد اللہ صاحب (گوجرانوالہ) ۳ شوال ۱۳۵۶ھ ۷ دسمبر ۱۹۳۷ء

(جواب ۳۴۶) اگر خاوند کے الفاظ یہی تھے کہ میں نے تم کو حلاق دے دی تو اس صورت میں خاوند اگر اقرار کرے کہ تین طلاقیں دینی مقصود تھیں تو طلاق مغضہ ہوئی (۱) اور اگر وہ اقرار نہ کرے تو ایک طلاق رہتی ہوئی ہے (۲) عدت کے اندر رجعت ہو سکتی ہے۔ (۳) فقط محمد کفایت اللہ کان اللہ، دہلی

شوہر نے نشہ میں کسی کے دھمکانے پر بیوی کو طلاق دی تو کون سی طلاق واقع ہوئی؟ (سوال) میاں بیوی میں جھگڑا ہو گیا بیٹی کہنے لگی کہ ہم کو سواری دینا دو تاکہ ہم یکے چلے جاویں اور اس گھر میں برابر گھرارہ ہوتا ہے اس پر میں نے کہا کہ جاؤ تم کو تین طلاق شوہر کی نیت طلاق کی نہ تھی محض ڈرانے اور تادیب کے خیال سے کہا تھا اور نیت فقط ایک ہی کی تھی اور غلط تین صرف مضبوطی کے لئے کہا تھا اس پر کیا حکم مرتب ہوتا ہے؟ المستفتی نمبر ۲۱۵۷ الطافت حسین (ضلع پورنیہ) ۲۷ شوال ۱۳۵۶ھ

(۱) والدعی ثلاث متفرقة (درمختار) وقال فی الرد (قوله ثلاثة متفرقة) وكذا بكلمة واحدة بالاولى وذهب جمهور الصحابة والتابعين ومن بعدهم من ائمة المسلمين الى انه يقع ثلاث (هامش رد المحتار مع الدر المختار) كتاب الطلاق ۲۳۳/۳ ط صعيد كراتشي

(۲) واما الدعي ان يطلقها ثلاثا في طهر واحد بكلمة واحدة او بكلمات متفرقة فاداهل ذلك وقع الطلاق وكان عاصبا والفتاوى الهدية كتاب الطلاق الباب الاول في تفسيره ۳۴۸/۱ ط مكه ماحديه كونه

(۳) كبر لفظ الطلاق وقع الكل وان نوى التاكيد دين (درمختار) وقال في الرد (قوله كبر لفظ الطلاق) بان قال للمدخولة انت طالق انت طالق او قد طلقك قد طلقك او انت طالق قد طلقك او انت طالق وانت طالق (هامش رد المحتار مع الدر المختار) كتاب الطلاق باب طلاق غير المدخول بها ۲۹۳/۳ ط صعيد كراتشي

(۴) وادى طلق الرجل امراته تطليقة رجعية او تطليقتين فله ان يراجعها في عدتها وصحت بذلك او لم ترض (الهدية) كتاب الطلاق باب الرجعة ۲۹۹/۴ ط مكه شركة علميه ملتان



۳۱ دسمبر ۱۹۳۳ء

(جواب ۳۳۷) عورت پر تین طلاقیں پڑ گئیں۔ (۱) فقط محمد کفایت اللہ کان اللہ لدہ دہلی

شوہر نے بیوی سے کہا ”جاؤ تم کو تین طلاق“ مگر نیت تین طلاق کی نہ تھی تو کتنی طلاق واقع ہوئی؟

(سوال) زید نے شراب کے نشہ میں اپنے ماموں کے دھمکانے پر قاضی کے سامنے اپنی بیوی کو طلاق دیدی بیوی کا کوئی قصور نہیں نہ بیوی بدچلن ہے بلکہ زید اپنی نوکری پر گیا ہوا تھا تو زید کا ماموں اور زید کا باپ زید کی بیوی کو بیٹکے سے لینے گئے زید کے سر سے کچھ جھگڑا زید کے ماموں اور باپ کا ہو گیا تو ماموں نے یہ کہا کہ ہم تمہاری لڑکی کو طلاق دلوادیں گے۔ جب زید اپنی نوکری پر سے چھٹی نیکر مکان گیا تو زید کے ماموں نے زور دیا کہ تم اپنی بیوی کو طلاق دے دو ورنہ میں تم کو گولی سے مار دوں گا اس پر قاضی کو بلوا کر اور زید کے والد وغیرہ کو بلوا کر طلاق دلوای اب زید اور اس کی بیوی بہت پریشان ہیں اور شرعی مسئلہ چاہتے ہیں کہ یہ طلاق ہوگئی یا نہیں؟ اگر طلاق ہوگئی ہو تو پھر نکاح کس صورت سے ہو سکتا ہے اور حالت مجبوری شرع کیا اجازت دیتی ہے؟ المستفتی نمبر ۲۲۱۸۸ الرضا علی کاشنبل (دہرہ دون) ۲۰ ذی الحجہ ۱۳۵۶ھ ۲۳ جنوری ۱۹۳۸ء

(جواب ۳۷۸) طلاق تو ہوگئی (۱) اور اگر تین طلاقیں دی ہیں تو اب بدون حلالہ نکاح بھی نہیں ہو سکتا (۲) اگر تین طلاقیں نہ دی ہوں تو دوبارہ نکاح ہو سکتا ہے۔ (۱) محمد کفایت اللہ کان اللہ لدہ دہلی

تین طلاق کے بعد میاں بیوی کا ساتھ رہنا جائز نہیں!

(سوال) (۱) کسی نے اپنی زوجہ کو گزشتہ سال تین طلاق پانڈن دے دیا تھا پھر اسی مطلقہ عورت کو اپنے مکان میں رکھا مائٹن زوجہ و زوجہ کے دستور کے مطابق سب کچھ ہوا الغرض اس کی تحلیل جائز ہوگی یا نہیں اگر تحلیل جائز ہے تو تحلیل سے قبل مذکورہ عورت کو عدت کرنی ہوگی یا نہیں؟ المستفتی نمبر ۲۲۶۳

(۱) فالصريح قوله است طالق و مطلق و طلقك فهذا يقع به الطلاق الرجعي ولا يعترف الى النية لانه صريح فيه لعدم الاستعمال (الهداية كتاب الطلاق باب ايقاع الطلاق ۳۵۹/۲ ط شركة علميه ملتان)

(۲) و يقع طلاق كل زوج بالغ عاقل ولو تقديرا بدائع ليدخل السكران ولو عبدا او مكرها فان طلاقه صحيح لا اقراره بالطلاق (درمختار) وقال في الرد (قوله ليدخل السكران) اي فانه لم يحكم العاقل زجره فلا ما فاة بين قوله عاقل و قوله آتاي او سكران (هامش رد المختار مع الدر المختار كتاب الطلاق ۲۳۵/۳ ط سعيد كراتشي)

(۳) وان كان الطلاق ثلاثا في الحرة او ثنتين في الامه لم تحل له حتى تنكح زوجا غيره نكاحا صحيحا و يدخل بها ثم يطلقها او يموت عنها والا صل فيه قوله تعالى "فان طلقها فلا تحل له من بعد حتى تنكح زوجا غيره" والمراد الطلقة الثالثة (الهداية كتاب الطلاق باب الرجعة فصل فيما تحل به المطلقة ۳۹۹/۲ ط مكتبة شركة علميه ملتان)

(۴) اذا كان الطلاق بانثا دون الثلاث فله ان يزوجها في العدة و بعد انقضائها (الفتاوى الهدية كتاب الطلاق الباب السادس في الرجعة) فصل فيما تحل له المطلقة وما ينصل به ۴۷۴/۱ ط مكتبة ماحديه كراتشي

محمد عبدالوہاب صاحب (رامپور) ۲۳ ربیع الاول ۱۳۵۵ھ م ۲۵ مئی ۱۹۳۸ء  
(جواب ۳۴۹) جس عورت کو تین طلاقیں دیدی تھیں اس کو اپنے پاس رکھنا اور زوجین کی طرح  
اعتقات قائم کرنا حرام ہے (۱) اس کو فوراً علیحدہ کرنا چاہیے اور بعد عدت کے وہ کسی دوسرے مرد سے نکاح  
کرے اور وہ صحبت کرنے کے بعد طلاق دیدے اور اس کی عدت بھی گزر جائے جب زوج لوگوں کے ساتھ  
نکاح ہو سکے گا۔ (۱) محمد کفایت اللہ کلان اللہ دہلی

تین طلاق دی تو عینوں ہی واقع ہوئی

(سوال ۱) ایک شخص نے اپنی بیوی کو تین طلاق ایک وقت دیدی جس کو ۶-۷ ماہ کا عرصہ گزر رہا ہے  
طلاق دینے کے بعد سے اب تک وہ عورت اپنے والدین کے گھر نہیں گئی بلکہ اپنے شوہر ہی کے گھر اس  
امید پر رہی کہ قرآن وحدیث کی رو سے تین طلاق واقع ہو جانے کے بعد جو صورت حلالہ ہونے کی ہو وہ  
کر کے پھر پہلے ہی شوہر کے ساتھ دوبارہ نکاح ہوتا کہ اپنے پہلے ہی شوہر کے ساتھ رہ کر زندگی بسر کرے  
پھر اس عورت کا پہلا شوہر (جس نے طلاق دے دیا ہے) کسی صورت سے راضی اور خوش نہیں ہوتا ہے کہ  
میرا نکاح پہلی بیوی سے دوبارہ ہو ایسی حالت میں مرد عورت کے لئے جو بہتر طریقہ ہو تحریر فرمائیں (۲)  
اس عورت کی گود میں دوسال کی لڑکی بھی ہے (۳) جس بستی کا یہ واقعہ ہے وہاں کے کچھ آدمیوں کی رائے  
ہے کہ جس صورت سے ممکن ہو یہ عورت پہلے ہی مرد کے پاس رہے مگر مرد اس کے بالکل خلاف ہے (۴)  
جس مرد نے طلاق دی ہے اس کے باپ اور بڑے بھائی (جو گھر کے مالک و مختار ہیں) کا بھی زور ہے کہ اس  
عورت سے دوبارہ نکاح کر کے اپنے گھر میں رکھو مگر مرد کسی کے کہنے سے راضی نہیں ہوتا ہے جس کی وجہ  
سے مرد کو بستی کے کچھ لوگ اور اس کے باپ بھائی دھمکی دے رہے ہیں کہ دوبارہ نکاح ضرور کرو لہذا  
ایسی صورت میں مرد کی رضامندی کا خیال کیا جو یہ عورت کی؟ (۵) غالب گمان ہے کہ مرد کسی صورت  
سے دوبارہ نکاح کرنے کے لئے راضی نہیں ہوا تو بستی کے کچھ لوگ اور عورت دین مر کے لئے مطالبہ  
کریں گے ایسی صورت میں مرد کو کیا کرنا ہوگا؟ المستفتی نمبر ۲۳۰۴ محمد شمیم الدین صاحب (مفت)  
سوال ۹ ربیع الثانی ۱۳۵۵ھ م ۹ جون ۱۹۳۸ء

(جواب ۳۵۰) جب کہ خاوند نے تین طلاقیں دیدی ہیں تو عورت مطلقہ مغلط ہوگئی

(۱) ومعهده انه لو وطئها بعد الثلاث في العدة بلاء نکاح عالما بحرمتها لا تجب عدة اخرى لانه راعا وفي الزاوية طلقها  
بلاها ووطئها في العدة مع العلم بالحرمه لاستئناف العدة بثلاث حصص وبرجماد اذا علم بالحرمه ووجه شرائط الاحصاء  
(۲) هامش رد المحتار "كتاب الطلاق" باب العدة مطلب في وطء المعتدة بنسبة ۵۱۸/۳ ط سعيد کرانشی  
(۳) وان كان الطلاق ثلاثا في الحرة وثنين في الامه لم تحل له حتى تنكح زوجا غيره نکاحا صحيحا و يدخل بها ثم  
مطلقها او يموت عي كذا في الهداية (۴) الفتاوى الہدیة "كتاب الطلاق" الباب السادس في الرجعة فصل فيما تحل به  
المطلقة وما يتصل به ۴۷۳ ط مکتبہ ماجدیہ کونہ

ہے اور خلوند کے ذمہ عورت کا مرد واجب الادا ہو گیا وہ اپنا مرد وصول کر سکتی ہے۔ (۱۰) طلاق کے بعد اس شوہر سے دوبارہ نکاح ہو سکتا ہے لیکن اگر شوہر دوبارہ نکاح کرنے پر راضی نہیں ہے تو اس کو مجبور کرنا بھی صحیح نہیں اور بدو ان طلاق اس شوہر سے دوبارہ نکاح کرنا ناجائز ہی نہیں (۱۱) طلاق کی جائز صورت کسی مقامی عالم سے دریافت کر لیں۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لدولی

شوہر نے بیوی کو تین بار ”طلاق“ طلاق“ طلاق“ لکھ کر طلاق نامہ دیا تو کتنی طلاق واقع ہوئی اب رجوع کرنے کی کیا صورت ہے؟

(سوال) زید نے عرصہ ایک ماہ کا ہوا بندہ کو طلاق طلاق طلاق تین بار لکھ کر طلاق نامہ دیا زال بعد اپنے کئے پر ندامت آئی اور اب پھر دوبارہ بندہ کو اپنے نکاح میں لانا چاہتا ہے تو از روئے شرع شریف متلایا جائے کہ کس صورت سے بندہ اس کے نکاح میں آسکتی ہے طلاق یا غیر طلاق۔ ایک دوسرے شخص عمر نے اپنی عورت کو عرصہ گیارہ سال ہوئے طلاق دی طلاق نامہ مرد و عورت کے درمیان جو عموماً تین طلاق ہی کا ہوتا ہے اس طلاق نامہ کی نقل دستیاب نہیں ہوئی اب عمر مذکور اپنی سابقہ عورت کو اپنے نکاح میں لانا چاہتا ہے اس کے لئے بھی از روئے شرع شریف کیا حکم ہے؟ المستفتی عظیم عبدالکریم قاضی الطب والجراحت

(جواب ۳۵۱) دونوں صورتوں میں جب کہ تین طلاق دی گئی ہیں تو عورت مطلقہ مغفلہ ہو گئی اور اب وہ اپنے شوہروں کے نکاح میں بدو ان طلاق کے نہیں آسکتیں۔ (۱۲) محمد کفایت اللہ کان اللہ لدولی

شوہر نے کہا ”میں نے اس بڑھے کی بیٹی کو نکاح کر لیا“ تو کتنی طلاق واقع ہوئی؟ دو یا تین؟

(سوال) ایک شخص مسکمی امداد حسین نے حالت غضب میں بہ ثبات عقل و ہوش بر سر مجلس اپنے سر کی طرف جو اس وقت مجلس میں موجود تھا اشارہ کر کے کہا کہ میں نے اس بڑھے کی بیٹی کو دو طلاق دیا۔

- (۱) وطلاق البدعة ان يطلقها ثلاثا بكلمة واحدة او ثلاثا في طهر واحد فاداء فعل ذلك وقع وكان عاصيا (الهداية) كتاب الطلاق باب الرجعة فصل فيما حل به لمطلقه ۳۵۵۰۲ ط مکتبہ شرکۃ علمہ ملتان )
- (۲) لا خلاف لا حد ان تاحيل المهر الى عاية معلومة نحو شهر او سنة صحيح وان كان لا الى عاية معلومة فقد اختلف المشايخ فيه قال بعضهم يصح وهو الصحيح وهذا لان الغاية معلومة في نفسها وهو الطلاق او الموت الا يرى ان تاحيل النقص صحيح وان لم يصح على غاية معلومة كذا في المحيط (الفتاوى الہدیة) كتاب النکاح الباب السادس في المهر الفصل الحادی عشر في مع المرأة نفسها بمهرها والتاحيل في المهر وما يتعلق بها ۳۱۸/۱ ط مکتبہ ماجدیہ (کوئٹہ)
- (۳) وان كان الطلاق ثلاثا في الحرة او ثنتين في الامه لم تحل له حتى تنكح زوجا غيره نكاحا صحيحا ويدخل بها لم يطلقها او يموت عنها والا صل فيه قوله تعالى ” فان طلقها فلا تحل له من بعد حتى تنكح زوجا غيره“ والمراد المطلقة الثالثة (الهداية) كتاب الطلاق باب الرجعة فصل فيما حل به المطلقه ۳۹۹ ط مکتبہ شرکۃ علمہ ملتان )
- (۴) لا يباح مطلقه من نكاح صحيح نافذ بها اي بالثلاث لو حرة و ثنتين لو امه حتى يطأها غيره ولو المهر مراعى يحامع مثله نكاح (المر المختار مع هامش رد المحتار) كتاب الطلاق باب الرجعة ۴۰۹/۳ ط مکتبہ كراتشي )

آخر کے بہرے ایک شخص مسمیٰ عبدالمصعب نے اس کو کہا کہ تو نے یہ کیا کیا امداد حسین نے اس کو کہا کہ عورت کی حرکات ناشائستہ سے میرا بیٹ بادل جس سیلاب پھر اپنے سر کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ اس بڑھے کی بیٹی عاتکہ خاتون کو میں نے طلاق دے دیا ہے اب عرض خدمت میں یہ ہے کہ مذکورہ بیوی پر تین طلاقیں واقع ہوئی ہیں وہ طلاق اور جملہ اس بڑھائی بیٹی عاتکہ خاتون کو میں نے طلاق دے دیا کا کیا معنی ہوگا ہم لوگ جب حیرت میں پڑے ہیں کہ طلاق دو طلاق کس قسم کی طلاق ہے از روئے مہربانی تحقیق جواب ارقام فرمائیں اور آدمی جاہل ہے کہتے ہیں کہ میں طلاق کے معنی نہیں جانتا میری نیت دو طلاق کی تھی اس کا یہ قول شرعاً قابل اعتبار ہے یا نہیں؟ المستفتی نمبر ۲۳۸۵ مولوی حکیم قاری منیر الدین صاحب (برما) ۳ جمادی الثانی ۱۳۵۷ھ تکمیل اگست ۱۹۳۸ء

(جواب ۳۵۲) اگر وہ طلاق کے معنی نہیں جانتا تھا (اس پر اس سے حلف لیا جائے) تو اس کی بیوی پر دو طلاقیں پڑیں اگر وہ جانتا تھا کہ طلاق کے معنی تین ہیں تو تین طلاقیں پڑیں اس صورت میں نیت کا اعتبار نہیں۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ ولی

شوہر نے کہا "میں نے بیوی کو طلاق دی، طلاق دی، طلاق دی" تو کتنی طلاق واقع ہوئی؟

(سوال) عرصہ پانچ سال کا ہوا کہ سہ ماہی بھان کا نکاح مراد کے ساتھ ہوا لیکن صرف چار مہینے بھان اپنے ماں کے گھر رہی اور بعد میں مناقشہ ولی بخش بائیں زن و مرد ہوئی بھان چار مہینے کے بعد اب تک اپنے میکے میں رہتی تھی اور بھان کا نکاح بھی میکے میں پیدا ہوا رنجش کی کیفیت اور واردات مندرجہ ذیل ہے۔ اس عرصہ میں سال میں دو تین دفعہ بھرت آدمی شریف وغیرہ شریف مراد کے گھر جا کر صلح کرانے کی غرض سے گفتگو چھیڑا کرتے تھے لیکن مراد حاضرین مجلس (صلح کرانے والوں) کو یہی جواب دیتا کہ میں نے بھان کو طلاق دی، طلاق دی، طلاق دی اور وہ مجھ پر حرام حرام حرام ہے اب بھان کے والدین و دیگر رشتہ داروں نے سوچا کہ اس کو ہمیشہ گھر بٹھایا جائے یا نکاح کیا جائے اب آپ مطلع فرمائیں کہ بھان مطلقہ سمجھی جائے یا وہ اپنے مالک مراد کے گھر آباد ہو سکتی ہے اس وقت یہ تحریر خدا کو حاضر و ناظر سمجھ کر لکھی گئی ہے اس میں فرق نہیں ہے۔ نشانی انگوٹھ حسب ذیل ہے۔

۱۔ قوله اولہ یوشیہ، صبران الصریح لا یتاح الی البیۃ ولکن لا بد فی وقوعہ قضاء و دیۃ من قصد اضافة لفظ الطلاق الیہا عالمہ بمعناہ ولم یصرفہ الی ما یحملہ کما افادہ فی الفتح و حقیقۃ فی النہر احترازاً عما لو کثر مسائل الطلاق بحصر بیۃ او کتب ما فلا من کتب امری ضائق مع النقص او حکمی یمس عہد فانہ لا یقع اصلاً ما لم یقصد زوجتہ و عما لو لفظہ لفظ الطلاق فنلفظ بہ عبر علمہ بمعناہ فلا یقع اصلاً علی ما اقول بہ مشایخ اور جسد صیانۃ عن التلیس . خامس رد المحتار مع الدر المختار . کتاب الطلاق . باب الصریح . مطلب فی قول البحر . ان الصریح یتاح فی وقوعہ دیۃ الی البیۃ ۳ . ۲۵۰ ط سعید کراتشی )

۲۔ فی الصریح قوله انت ضائق و مضائق و طعنات فہذا یقع بہ الرحمی ولا یعتقر الی البیۃ لانه صریح فیہ لعلیہ الاستعمال الہدایۃ کتاب الطلاق . باب ایتاع الطلاق ۲ / ۳۵۹ ط شركة علمہ ملتان )

انگو فی میل احمد گوچر اسکند چک نمبر ایل ۱۱ ۶۷۰ انگو فی میرال گوچر اسکند چک نمبر ایل ۱۱ ۶۷۰  
انگو فی میر محمد گوچر اسکند چک نمبر ایل ۱۱ ۶۷۰ میر رمضان گوچر چک نمبر ایل ۱۱ ۶۷۰ وغیرہ  
اس کے علاوہ اور بھی بھڑت آدمی تھے جس میں چند ضروری اور شریف لوگوں کے حلفاً انگوٹھے لگوائے گئے  
تاکہ جناب کو قتل ہو۔ المستفتی نمبر ۲۵۳۳ سید ظہور الحسن شاہ صاحب (ضلع لاکھ پور) ۲۹ جمادی الثانی  
۱۳۵۸ھ ۷ اگست ۱۹۳۹ء

(جواب ۳۵۳) اس واقعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ مراد اپنی بیوی کو طلاق مغلطہ دے چکا ہے، تو اس  
صورت میں اس کی بیوی عدت کے بعد دوسرا نکاح کر سکتی ہے۔ ۱۱ محمد کفایت اللہ کان اللہ نہ دہلی

### طلاق اور مر کے متعلق احکام

(سوال) (۱) مسماۃ حلیمہ زوجہ اللہ بخش دوکاندار روٹی سیشن جاکس نے بوقت لڑائی اپنی بیوی کو کہا کہ یا تو باز  
آج ورنہ میں تجھے طلاق دے دوں گا اور یہی الفاظ اس سے پہلے کئی مرتبہ کہے اور اسکے بعد مجلس عام میں چار  
پانچ دفعہ کہا۔ طلاق طلاق۔

اور کہا کہ اب میری طرف سے تو طلاق ہے اور اب مجمع کو مخاطب کر کے یہ کہا کہ بس میں نے طلاق دے  
دی ہے اس نے ساتھ میں یہ بھی قرآن شریف کی قسم کھا کر کہا کہ اگر اب اس پر ازار بند کھولوں تو اپنی ماں اور  
بکن پر کھولوں اور یہ غلط بھی بعد اس موقع کے قسم کے ساتھ کئی مرتبہ دہرائے گئے تو ان کا نکاح قائم رہا یا  
طلاق ہو چکی ہے۔

(۲) اللہ بخش خاوند مسماۃ حلیمہ روٹی کی دکان کرتا ہے اور مسماۃ حلیمہ بھی دوسری روٹی کی دکان کرتی ہے مسماۃ  
حلیمہ کی دوکان بستی میں ہے اور اللہ بخش کی دوکان ریلوے حدود میں ہے اس حالت میں جب کہ ان کی  
طلاق ہو گئی ہو اور ان کا آنا جانا یاہ لٹاپا کسی قسم کی ایک دوسرے کی آمد لویا کھانا پینا باقی رہے تو اس معاملہ  
میں شرع شریف کا کیا حکم ہے کہ ان کا یہ معاملہ قائم رہنا چاہیے یا نہیں اور نہیں تو کیا عام مسلمان ان کی  
دوکان پر کھانا کھا سکتے ہیں یا نہیں؟ باقی ان کا باہمی جھگڑا کبھی پہلے بھی ہو تا رہا ہے اور اللہ بخش خاوند حلیمہ یہ  
کتہ رہا کہ تو باز آج اور نہ میں تجھے طلاق دے دوں گا۔

(۳) اگر ان کی طلاق ہو چکی ہو تو ان کا دوبارہ نکاح کس صورت میں ہو سکتا ہے؟

(۱) والدمعی ثلاث مفارقة (درمختار) وقال فی الرد (قوله ثلاثة مفارقة) کذا بکلمة واحدة بالاولی وذهب جمهور  
لصحابة والتابعین ومن بعدهم من ائمة المسلمين الى انه يقع ثلاث (ہامش رد المحتار مع الدر المختار) کتاب الطلاق  
۳ ۲۳۳ ط سعید کمرانی، وقال فی المعنی وان طلق ثلاثا بکلمة واحدة وقع الثلاث وحرمت علیہ حتی تنکح زوجا  
غیرہ ولا یرق بین قلی الدخول وبعده روی ذلك عن ابن عباس وابی هريرة وابی عمر و عبد الله بن عمرو و ابن مسعود  
و اس و هو قول اکثر اهل العلم من التابعین و ائمة بعدهم (المعنی لای فداہم کتاب الطلاق) باب تطلیق الثلاث مکنہ  
واحدة فصل ۵۸۲ ۲۸۲ ط دار الفکر بیروت

(۲) قال اللہ تعالی ولا تعزموا عقدة النکاح حتی یبلغ الیکتاب احدہ (البقرة ۲۳۵)



مہربان پرہیزگار خاتونیں ایک نیا عورت کی طرح اس کو رہتا چاہیے۔ محمد کفایت اللہ کا ان اللہ نہ دہلی

تین طلاق کے بعد عورت عدت پوری کر کے دوسری شادی کر سکتی ہے

(سوال) مسماۃ زینب دختر یونسہ کپور قلعہ پنجاب کا نکاح صغریٰ میں منع سیالکوٹ میں ہوا اور باغ ہو کر بھی کچھ عرصہ وہ اپنے خاندان کے ہمراہ رہی اس کو خانہ کی طرف سے سخت تکالیف دی گئیں بلاخر ایک روز اس کے خوند نے اس کو ربانی حقائق دے دی تین مرتبہ اور مثل ماں بہن اپنے لیے پورا حرام قرار دیا اس کے بعد دیہاتی ملاؤں سے دریافت کیا جو سند یافتہ نہیں تھے انہوں نے کہا کہ سارے مسلمانوں کو کھانا کھاؤ یا سناٹھ تمہید دو اور سناٹھ لوئے مسجد میں دو چنانچہ اس نے سارے مسلمانوں کو کھانا کھا دیا سین تہید اور لوئے نہیں دیئے چند ماہ بعد پھر مسماۃ مذکورہ اس کے کھر سے اپنے والدین کے گھر آئی عرصہ دو سال کا ہوا مسماۃ نے اپنے خاندان کو رجسٹرڈ نوٹس دیا کہ یا تو اس کو گزارہ دے یا کھر سے لیکن خاندانہ اس کو گھر لے گیا اور ت گزارہ دیدیکر اکھر پھر دو آدمیوں کے روپر و زبانی طلاق تین مرتبہ دے دی اور اب مسماۃ مذکورہ کو کارارد نکاح ثانی کرنے کا ہے ؟

(جواب ۳۵۵) اگر سوال کا بیان اردو واقعہ صحیح ہے تو پہلی ہی مرتبہ جب کہ خاوند نے تین طاہقین دیدی تھیں منکوحہ اس پر حرام ہوئی تھی اور جن ماہوں نے ساتھ مسکینوں کو کھانا کھلانے اور ساتھ تبند دینے اور ساتھ لوٹے مسجد میں رکھنے کا فتویٰ دیا تھا وہ فتویٰ غلط تھا عورت کو پہلی ہی دفعہ کی تین طاہقوں کے بعد عدت پوری کر کے دوسرے شخص سے نکاح کر لینے کا حق تھا اور جب دوسری بار بھی وہ تین طاہقین دے گیا تو اب شبہ کی کہانیاں رہی۔ محمد کفایت اللہ کا انہ لہ دہلی

حلالہ میں جب شوہر ثانی بغیر صحبت کے طلاق دے، تو وہ پہلے شوہر کے لئے حلال نہ ہوگی

(سوال) زید نے اپنی عورت سلیمہ کو طلاق مغلطہ دی مگر پھر سلیمہ نے عدت کے ایام گزار کر عمر سے حلالہ  
 برائیا عمر وٹ خلوت صحیحہ کے بعد سلیمہ کو طلاق مغلطہ دیدی لہذا سلیمہ نے عدت گزار کر اپنے پہلے شوہر زید  
 سے دوبارہ نکاح کر لیا زید کو نکاح کے پچھ دن بعد پتہ چلا کہ عمر وٹ نے خلوت صحیحہ کا موقع ملنے کے باوجود سلیمہ کو  
 چھو اتیک نہیں دیا کیونکہ وہ چاہتا تھا کہ اس واقعہ کا پتہ زید کو سیدھے سے  
 نکاح کرنے کے بعد چلا جائے اب فرمائیے کہ زید اور سلیمہ کا یہ نکاح از روئے شریعت صحیح ہے یا نہیں؟ اگر نہیں  
 تو اس کا تدارک اب کس طرح ہوگا؟ المستفتی عقیل احمد آباد محلہ سید وائوہ مورخہ ۱۵ اگست ۱۹۳۷ء  
 (جواب ۳۵۶) سلیمہ کی بات کی تصدیق عمر وٹ سے کرنی چاہیے اگر وہ بھی وہی نہ کرے گا اقرار کرے تو زید اور

١٩. وان كان لطلاق ثلاث في الحرة أو نيس في الامة لم تحل له حتى تنكح زوجا غيره تنكاحا صحيحا و يدخل بها ثم يطلقها أو يموت عنها والا صل فيه قوله تعالى " فان طلقها فلا تحل له من بعد حتى تنكح زوجا غيره " والعرد المطلقة ثالثة والهداية كتاب الطلاق باب ال جمعة فصل فيما نكحها بعد المطلق ٢ ٣٩٩ ط شركة علمية لبنان

سیدہ کو علیحدہ ہونا چاہیے کیونکہ ان کا یہ نکاح چڑ نہیں ہوا، عمر و اُرو ملی کر کے کلمہ دے ہو تو اس کی بات صحیح ہوگی اور عورت کی بات معتبر نہ ہوگی نکاح قائم رہے گا۔ ۱۰) محمد کفایت اللہ کا ان اللہ لہ ولی  
نیا سیدہ کی بات کی تصدیق کرنا ضروری ہے اگر دریافت کرنے کے باوجود عمر و سبب شرعیاً اوب خاموش  
ہے تو کیا کیا جائے؟ عقل احمد آبادی

سیدہ کی بات کی تصدیق کرانی ضروری ہے عمر و اُرو ملی سے انکار نہ کرے تو وہ اس کا اقرار سمجھا جائے گا۔ محمد  
کفایت اللہ کا ان اللہ لہ ولی

تین طلاق کے بعد عورت مرتد ہوئی پھر مسلمان ہو کر پہلے  
شوہر سے بغیر حلالہ کئے شادی کر سکتی ہے یا نہیں؟

(المجمیعہ مورخہ ۳ اکتوبر ۱۹۲۶ء)

(سوال) زید نے اپنی بیوی بندہ کو حلال کر دیا بعد ہندہ مرتد ہوئی اور کچھ عرصہ کے بعد تائب ہو کر  
مسلمان ہوئی اب زید اس سے بغیر حلالہ کے نکاح کر سکتا ہے یا نہیں؟

(جواب ۳۵۷) ارتداد زوجہ معتقد سے طلاق ثلاث کا حکم باطل نہیں ہوتا ضرورت تنزیل باقی رہتی  
ہے۔ ولو اردت المطلقة ثلاثا ولحققت بدار الحرب ثم استرقها او طلق زوجته الامة لتبين ثم  
ملكها ففيها تين لا يحل له الوطى الا بعد روح اخر كذا في المهر الفائق ۲۔ محمد کفایت اللہ غفر لہ

حنفی کے لئے تین طلاق کی صورت میں مسند اہل حدیث پر عمل چڑھتا ہے یا نہیں؟  
(المجمیعہ مورخہ ۱۶ دسمبر ۱۹۳۱ء)

(سوال) زید حنفی المذہب نے اپنی بیوی بندہ کو ایک مجلس میں حالت غیظ و غضب و مرض میں ایک زبان  
تین طلاقیں دے دیں پھر پچھتاوا کر نام ہوا کہ نہ ویران اور باں پتہ و رہبر ہو چکیں گے اشد ضرورت میں  
مفتی اہل حدیث سے فتویٰ طلب کیا وہاں سے فتویٰ ملا کہ صرف ایک ہی طلاق ہوگی نہ زید نے رجوع کر لیا

۱) ہون كان الطلاق ثلاثا في الحرة وتبين في الامة لم تحل له حتى تنكح زوجا غيره نكاحا صحيحا و يدخل بها ثم  
يضمها او يموت عنها والا حل فيه قوله تعالى فان ضيقها فلا تحل له من بعد حتى تنكح زوجا غيره والبراءة الطلقة  
الثالثة (الهدية كتاب الطلاق) باب الرجعة فصل فيما تحل به المطلقة ۲ ۳۹۹ ط مكنه شرکه علمیه ملتان

۲) وفيها قال الروح الثاني كان النكاح فاسدا و لم يدخل بها و كذبته فقولوا لها اقول في الرد و قوله فاقول لها كذا في  
لحرق و عبارة الزاوية ادعت ان الثاني حائضا و بكر الحماص حجت ثلاث و على القلب لا و مثله في الفتاوى الهيدية عن  
الخلاصة و يعارض قوله و على القلب لا ما في الشرح و البحر و هو قال دخل بي النسي و الثاني مبكر فاعتبر قوله و كذا  
في العكس (هدى رد المحتار مع الدر المختار) كتاب الطلاق باب الرجعة ۳ ۴۱۸ ۴۱۷ ط مسند كرسى

۳) الفتاوى الهيدية كتاب الطلاق باب السادس في الرجعة فصل فيما تحل به المطلقة و متصل به ۱ ۷۳ ط مكنه  
ما حيدہ كونه



اس پر وہ سرے علماء مفتی اہل حدیث پر کفر کا فتویٰ لگادیا اور مت طہ کا حکم دیا اور مسجد میں آنے سے روک دیا کیا یہ فعل جائز ہے؟ اور کیا ائمہ متقدمین میں سے کوئی اس کا قائل تھا یا نہیں؟

(جواب ۳۵۸) ایک مجلس میں تین طلاقیں دینے سے تینوں طلاقیں پڑ جائے گا نہ ہب جمہور علماء کا ہے اور ائمہ اربعہ اس پر متفق ہیں جمہور علماء اور ائمہ اربعہ کے جامعہ بعض علماء اس کے قائل ضرور ہیں کہ ایک طلاق رجعی ہوتی ہے اور یہ نہ ہب اہل حدیث نے بھی اختیار کیا ہے اور حضرت ابن عباس اور طاہس و عمرہ و ابن اثیر سے منقول ہے، پس کسی اہل حدیث کو اس حکم کی وجہ سے کافر کہنہ درست نہیں اور نہ وہ قائل متاخذ اور مستحق اخراج من المسجد ہے۔ ہاں نخی کا اہل حدیث سے فتویٰ حاصل کرنا اور اس پر عمل کرنا تو یہ باعتبار فتویٰ جائز تھا۔ لیکن اگر وہ بھی مجبوری اور اضطرار کی حالت میں اس کا مرتکب ہو یا تو قائل درگزر ہے۔ ۱۰، حمد کفایت اللہ عفا عنہ رہے۔

حالیہ کیا تعریف ہے اور حلالہ کرنے والے کا حکم کیا ہے؟

(انجمنہ مورخہ ۱۹ نومبر ۱۹۳۱ء)

(سوال) شرع شریف میں طلاق کس کو کہتے ہیں؟ بعض ما قول میں مروجہ طلاق عمل میں لاتے ہیں کس کے لئے حلالہ کرتے ہیں؟ بعض مفتی اس پر جواز کا فتویٰ دیتے ہیں آیا یہ جائز ہے یا نہیں؟ اگر جائز ہے تو حدیث شریف لعل رسول اللہ ﷺ المحلل والمحلل لہ کا کیا مطلب ہے؟

(جواب ۳۵۹) طلاقہ عورت کی دوسرے خاوند سے نکاح کر لے اور پھر اس سے طلاق یا موت زوج کی

۱. وقد اختلف العلماء فيما قلنا لا امر به انت طالق ثلاث فذل الشافعي ومالك و ابو حنيفة واحمد و جماهير العلماء من السلف والخلف يقع الثلاث وقول طابوس و بعض اهل الظاهر لا يقع بذلك الا واحدة وهو رواية عن الحجاج بن ابراهيم و محمد بن اسحق والمشهور عن الحجاج بن ابراهيم انه لا يقع به شيء وهو قول ابن مقاتل ورواية عن محمد بن اسحق (شرح الصحيح لمسلم للعلامة البيهقي كتاب الطلاق باب طلاق الثلاث ۴۷۸/۶ ط مکتبہ قسیمی کراچی) ۲. وقد نسب الثقل عن اكثرهم صريحا ما يقع الثلاث ولم يظهر مخالف فاما بعد الحق الا الضلال وعن هذا قلنا لو حكم حاكم به واحدة لم يعد حكمه لانه لا يسوع الاحياد فيه فهو حلال لا احتلاف (هامش رد المحتار كتاب الطلاق ۳۴۳ ط سعيد کراچی)

۳. في المحتسب عن محمد في الصلوة لا يقع به افي اسمة حورهم انتهى وهو قول الشافعي وللحمي تقليده يصح فيص بال محكم من ابناء عدل (در مختار) وقال في الرد (وقوله بل ابناء عدل الخ) وهي البحر عن الزاوية وعن اصحابنا وهو اوسع من قلت وهو له لو اسبغني فصبها عدلا ففاته بطلان ليمن حل له العمل بغيره و مسأله و روى اوسع من هذا وهو انه لو اثناء وقت الحائض لم اثناء آخر بالجمرة بعد ما غسل بالحنوي لا ولي فانه يعمل بقول النائي في حق امرأة اخرى لا في حق لاولي و يعمل بكلام الفتوي في حادثس لكن لا يصح به (هامش رد المحتار مع الدر المختار كتاب الطلاق باب التعليق ۳۴۶/۳ ط سعيد کراچی) وقال في الدر ولا يابس بالتقيد عند الضرورة لكن بشرط ان يشرع جميع ما يوجب ذلك الا اثناء الدر المختار مع هامش رد المحتار كتاب الصلوة ۳۸۲/۶ ط سعيد کراچی) وقال في شرح عقود رسمه المصنف و لا علم له لمصنف له عمل بذلك لنفسه كما قلنا وان المعنى له الا اثناء له للمصنف فاما من انه ليس له العمل بالمصنف و لا اثناء به محمود علي غير موضوع ابصرورة كما عمنه من مجموع ما قررناه والله اعلم سرح عقود رسمه المعنى ص ۵۰

وجہ سے عینہ ہو کر پہلے زوج مطلق کے لئے حلال ہو جاتی ہے اس کا نام حلالہ ہے (۱) لیکن زوج اول یا زوجہ اس کے کسی دوسری طرف سے زوج ثانی سے یہ شرط کرنی کہ وہ حلاق دیدے اور زوج ثانی کا اس شرط کو قبول کر کے نکاح کرنا یہ حرام ہے اس میں فریقین پر لغت کی گئی ہے حدیث جو سوال میں مذکور ہے اس کا مطلب یہی ہے کہ تحلیل کی شرط کر کے نکاح کرنا موجب لغت ہے۔ (۲) محمد کفایت اللہ عقد عن ربہ

## تیرھواں باب طلاق بائن اور رجعی

شوہر نے بیوی سے کہا ”اگر تو چاہے تو تجھے طلاق سے“  
بیوی نے جواب میں کہا ”اچھا مجھے طلاق دیدو“ تو کیا علم ہے؟  
(سوال) زید نے اپنی بیوی سے کہا کہ اگر تو چاہے تو تجھے حلاق ہے اس کی بیوی نے جواب میں کہا اچھا یا نبی بات ہے یا اچھا مجھے طلاق دے دیا اچھی بات ہے میں طلاق لے لوں گی شوہر خاموش ہو گیا طلاق ہوئی یا نہیں؟  
المستفتی نمبر ۳۲۳ احمد مجتبیٰ نور نمٹ اسکول ایڈ ۵ ریح الاول ۱۳۵۵ھ ۱۸ جون ۱۹۳۳ء  
(جواب ۳۶۰) شوہر نے بیوی سے کہا کہ اگر تو چاہے تو تجھے طلاق ہے بیوی نے جواب میں کہا اچھا یا اچھی بات ہے یا اچھا مجھے طلاق دیدو یا اچھی بات ہے میں طلاق لے لوں گی ان چاروں صورتوں میں سے کوئی صورت واقع ہوئی ہو اس کی بیوی پر ایک حلاق رجعی پڑتی (۱) عدت کے اندر رجعت کر سکتا ہے۔ (۲)  
محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ ولی

(۱) وان كان الطلاق ثلاثا في الحرة او ثنتين في الامانة لم تحل له حتى تنكح زوجا غيره نكاحا صحيحا و يدخل بها لم يظنهما او يموت عنها (الماوی الہندیہ) کتاب الطلاق الباب السادس فی الرجعة فصل فیما تحل به المطلقة وما یصل بہ (۷۳:۱ ط ماجدیہ کوئٹہ)

(۲) وكره المروج للثانی تحریما لحدث لعن المحلل والمحلل له بشرط التحلل كنكحك على ان احللک وانحللت لاول بصحة النكاح و بطلان الشرط فلا یجوز علی الطلاق كما حققه الکمال (الی قولہ) ان اذا اضرما ذلت لا یکره و کان الرجل ماجورا لقصد الاصلاح (درمحار) وقال فی الرد (قوله بشرط التحلل) تبویل للحدث بحمل اللعن علی ذلک (هامش رد المحتار مع الدر المختار) کتاب الطلاق باب الرجعة ۳/ ۱۵۰ ط سعید کراچی

(۳) والفاظ التطویض ثلاثة تخیر و امر بید و مشیئة قال لها احتاری او مریک بیک بنوی تطویض الطلاق (درمختار) وقال فی الرد (قوله قال لها احتاری) ولو قال لها احتاری الطلاق فصالت احتارت الطلاق هی واحدة رجعی لانه لما صرح بالطلاق كان التحیر بین الاتیان بالرجعی و نکره (هامش رد المحتار مع الدر المختار) کتاب الطلاق باب تطویض الطلاق ۳/ ۳۱۵ ط سعید کراچی (چوتھا جملہ گرجہ مستقبل کا صید ہے لیکن وہ بیوی کی چاہت اور لے لینے پر معطل تھا جب واجب بیوی کی چاہت دور لے لینا معلوم ہو گیا تو طلاق واقع ہو جائے گی۔

(۴) واذا طلق الرجل امراته تطلیقة رجعية او تطلیقتن فله ان یراجعها فی عدتها (الہندیہ) کتاب الطلاق باب الرجعة ۳/ ۳۹ ط مکتبہ شریکة علمیہ ملتان

تین تین طلاق کا دعویٰ کرتی ہے اور شوہر دو کا تو کتنی طلاق واقع ہوئی؟

(سوال ۱) عورت دعویٰ کرتی ہے کہ میرے شوہر نے میرے سامنے تین طلاق دی ہیں اور شوہر انکار کرتے ہوئے کہتا ہے کہ میں نے تین طلاق ہرگز نہیں دی بلکہ صرف دو طلاق۔ گو لو کسی کے پاس نہیں تو اس صورت میں کس کا قول معتبر ہوگا؟ نیز شوہر رجعت کر سکتا ہے یا نہیں؟

(۲) اور اگر کوئی دوسری صورت ایسی ہی پیش آئے جس میں شوہر شک و تردید ظاہر کرتا ہو تو کیا حکم ہوگا؟  
(۳) اگر کوئی عورت اپنے شوہر کو تین طلاق دیتے ہوئے سنے اور شوہر منکر ہو تو اس عورت کو شوہر کے پاس رہنا جائز ہے یا نہیں؟

(۴) فی زمانہ ہندوستان میں شرعی قاضی کہیں بھی موجود نہیں تو رفع زنا کے لئے شرعی فیصلہ کی کیا صورت ہوئی فریقین کسی کو حکم مقرر کر کے یا پچانیت سے آخر فیصلہ حاصل کریں گے معتبر ہوگا یا نہیں؟

(۵) اگر شیخ یا حکم مسئلہ شرعی سے ناواقف ہوں تو وہاں کا مفتی یا کوئی اور شخص قضا کا حکم بتا سکتا ہے یا نہیں؟  
یہ باتوجروا۔ المستفتی نمبر ۳۸۲ مہد اطفیف قاسمی (منع اعظم گڑھ) یکم جمادی الاول ۱۳۵۳ھ ۱۳ اگست ۱۹۳۳ء

(جواب ۳۶۱) (۱) اگر زوجہ تین طلاق کی مدعی اور شوہر تین کا منکر اور دو کا مقرر ہے تو اس صورت میں ضم دینا (عند اللہ) یہ ہے کہ واقع میں تین طلاق قیس دی ہیں تو طلاق مغلط ہوئی (۱) اور دودی ہیں تو حق رجعت ہے (۲) لیکن اگر فریقین حکم دینا پر قانع اور عاقل نہ ہوں تو حکم قضا یہ ہے کہ یا تو عورت تین طلاق کا ثبوت (یہ عادلہ) پیش کرے ورنہ شوہر سے حلف لے کر اس کے موافق دو کا حکم دیا جائے گا (۲) اور اس کو اس صورت میں ظاہر کے لحاظ سے رجعت کا اختیار ہوگا (اگرچہ فی الحقیقت قسم جھوٹی ہونے کی صورت میں اسے رجعت کا کوئی حق نہیں رہا ہے) سوال دوم کا حکم بھی یہی ہے۔

(۳) اگر عورت نے خود شوہر کی زبان سے تین طلاق سنی ہیں تو اس کو شوہر کے پاس رہنا جائز نہیں یعنی دینارہ وہ اس کے لئے حلال نہیں رہی استلزام نفس کی سعی کرے۔ (۴)

(۱) واما المدعی ان بطلاقها ثلاثا فی طهر واحد کلمة واحدة او بکلمات معروفة فاذا فعل ذلك وقع الطلاق وکان عاصیا القاضی الیہدیه کتاب الطلاق الباب الاول فی تفسیر ۱۵ ۳۴۸ ط مکتبہ ماحدیہ کنولہ

(۲) واد طلق الرجل امراته تطیقة رجعة او تطلق فی فلة ان یوسعها فی عدتها (الہدایة) کتاب الطلاق باب الرجعة ۲۹۴ ۳۹۴ ط مکتبہ شریکة علمیه ملتان (۳) وبسال القاضی المدعی علیہ عن الدعوی فیقول انه ادعی علیک کذا فماذا بقول بعد صحبتها والا تصدر صحیحة لا ینال لعدم وحب جواب فان اقر فلها او انکر فبرهن المدعی قضی علیہ بلا طلب المدعی والا یرهن حلفہ الحاکم بعد طلقہ (الدر المختار مع هامش رد المحتار کتاب الدعوی ۵۴۷/۵ ط سعید)

(۴) والمرأة کالقاضی اذا سمعتہ او احرها عدل لا یحل لها تمکینہ والفتویٰ علی انہ لیس لها قتلہ ولا یقتل نفسها بل مدعی نفسها بطل او تهرّب کما انہ لیس له قتلها اذا حرمت علیہ وکلمة هرب ردتہ بالسحر و فی البزازیة عن الاوز جندی انہا ترفع الامر الی القاضی فان حلف ولا یبینه لها فلا ثم علیہ (هامش رد المحتار کتاب الطلاق باب التصريح مطلب فی قول البحر ان التصريح یحتاج فی وقوعه دیانة الی التیة ۲۵۱/۳ ط سعید کمرانسی)



دی ایجاب و قبول کر لیں۔ محمد کفایت اللہ کا لفظ

و طلاق کے بعد دوبارہ نکاح کس طرح سے ہوگا؟

(سوال) بھروسہ دیتا ہوں کہ جس میں بھروسہ ہے کہ ایک عورت سے جائز طریقہ سے نکاح کیا اور چند روز اپنے پاس رکھنے کے بعد اس کو اس شب پر کہ تعلق بجز سے ناجائز ہے جس سے زید نے مار پیٹ کی اور مار پیٹ کی حالت میں زید نے دو طلاقیں صرف دیدیں تیسری مرتبہ دینا چاہتا تھا کہ زید کی والدہ نے اس کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا جس سے تیسری طلاق نہ دے سکا بعد میں کو مکان سے نکال دیا وہ اپنی بہن کے پاس چلی گئی جس کو عرصہ اڑھائی سال ہو چکا بنانہ اتفاق کچھ نہیں دیا یہ واقعہ ۱۸ اپریل ۱۹۳۵ء کا ہے اب کسی وجہ سے زید پھر جاتا ہے کہ مطلقہ عورت سے نکاح کر لوں تو بلا حلالہ زید اس سے دوبارہ نکاح کر سکتا ہے یا نہیں؟

المفت مفتی نمبر ۷۰۸ امید ان خاں دہلی ۲۲ جمادی الثانی ۱۳۵۶ھ ۳۰ اگست ۱۹۳۷ء

(جواب ۳۶۴) اگر زید نے صرف دو طلاقیں دی تھیں تین نہیں دی تھیں تو زید اپنی مطلقہ نہی سے دوبارہ نکاح کر سکتا ہے، حلالہ کی ضرورت نہیں مگر عورت کی رضامندی شرط ہے۔ محمد کفایت اللہ کا لفظ اللہ دہلی

شوہر نے کہا "میں نے تجھے طلاق دی تو میری بہن کی

مانند ہے" تو ان الفاظ سے کون سی طلاق واقع ہوئی؟

(سوال) زید نے اپنی بی بی بندہ سے دو عورتوں کی موجودگی میں ایک بار کہا کہ میں نے تجھے طلاق دی تو میری بہن کی مانند ہے اور بعد میں بھی کئی آدمیوں سے کہا کہ وہ میری بہن کے مانند ہے اسے اپنے گھر میں رکھنا نہیں چاہتا ہوں بعد طلاق دینے زید کے بندہ اپنے باپ کے گھر آگئی جس کو آج چار مہینے کا عرصہ ہوا لیکن اب زید ندمتا ہے کہ میں نے اسے طلاق نہیں دیا اور وہ دو عورتیں جن کے سامنے اس نے طلاق دی تھی زید کے دیوے سے واپسی نہیں دیتی ہیں کیا ایسی صورت میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟ المستفتی نمبر ۱۹۹۰، بیت حسین انبیر شریف کمر رمضان ۱۳۵۶ھ ۶ نومبر ۱۹۳۷ء

(جواب ۳۶۵) ایک دفعہ صرف طلاق دینے کے بعد توجرت کر سکتا تھا (۲) مگر تو میری بہن کے مانند ہے ان الفاظ سے طلاق بائن ہو جاتی ہے (۱) پس اگر ان الفاظ کے گواہ موجود ہوں تو طلاق بائن کا حکم دیا

(۱) دا كان الطلاق بائن دون الثلاث فيه ان يزوجها في العدة و بعد انقضائها (الفتاوى الهندية) كتاب الطلاق الباب السادس في الرجعة فصل فيما تحل به المطلقة و ما يتصل به ۷۲/۱ ط ماحديه كونه (۲) اس لئے کہ یہ نکاح جدید ہے و بعقد یا عیجاب من احدھما و قبول من الآخر (المو المختار) كتاب النکاح ۹/۳ ط سعيد كرهشي (۳) اذا طلق الرجل امرأه نطقاً و رجعة او بطلقین فله ان يراجعها في عدتها و حسب ذلك او لم ترض (الهداية) كتاب الطلاق باب الرجعة ۲ ۳۹۴ ط مکتبه شركة علمیه ملتان (۳) جب کہ نساء سے عدت کی نیت ہو تو رخص (الهداية) كتاب الطلاق باب الرجعة مقرر ہے وان توی بائست علی مثل امی او کامی و کذا لو حلف علی خاتبة برا او طلقا صحت بینه و وقع ما نواه لانه کتابة (در مختار) وقال في الرد (۴) قوله لا به کتابة) ای من کتبات الطهار و الطلاق قال في البحر و اذا بوی به الطلاق كان بائناً (هامش رد المختار مع الدر المختار) كتاب الطلاق باب الطهار ۷۰/۳ ط سعيد كرهشي

جائے اور عورت کو خاوند کے پاس نہ بھیجا جائے گا ہاں تجدید نکاح جائز ہوگی۔ (۱) محمد کفایت اللہ کان اللہ لدہ دہلی

شوہر نے بیوی سے کہا ”جائیں نے طلاق دی“ تو اس سے کون سی طلاق واقع ہوئی؟

(سوال) زید نے نکاح کیا اس کی بیوی تقریباً چودہ یوم اپنے شوہر (زید) کے مکان میں رہی لیکن پڑوسی عورتوں کے بھکانے سے وہ زید سے کہنے لگی کہ میں رہنا نہیں چاہتی ہوں زید نے اس امر سے منع کیا اور سمجھایا بسچہ بعض اوقات کچھ سخت ست الفاظ استعمال کئے اور سمجھا تا رہا اور وجہ دریافت کی جو بلا کہا کہ میں نہیں چاہتی ہوں بھکانے سے اس نے ایک مرتبہ اپنے عزیزوں کے یہاں جانے کی اجازت چاہی زید نے جانے کی اجازت نہ دی زید چونکہ ملازم پیشہ ہے وہ اپنے کام پر چلا گیا وہ عورت موقع پا کر چھوٹے بچوں کو جو کہ اگلی عورت سے ہیں اور جن کی عمر آٹھ نو سال کے اندر اندر ہے ہمراہ لے کر اپنے عزیز جن کی معرفت اس کا نکاح زید سے ہوا تھا ان کے مکان پر صبح زید کے جانے پر چلی گئی اور وہاں تین چار بجے شام تک رہ کر ان بچوں کو ہمراہ لے کر زید کے مکان کو واپس ہوئی اٹھارے میں ایک نالہ حائل ہے وہاں پہنچ کر ان بچوں سے کہا کہ تم یہاں ٹھہرو میں پاخانہ پیشاب سے فارغ ہو کر آ رہی ہوں اور وہ عورت اسی نالہ نالہ اپنے عزیز کے مکان کی طرف قریب میں پوشیدہ ہو گئی شام کو جب زید نوکری سے رخصت پا کر مکان گیا تو بچوں سے دریافت حال کر کے وہ اس کے عزیز کے مکان پر گیا ان کو مطلع کیا گیا انہوں نے تلاش کیا آخر ملے پر اس کو لائے اور زید کے مکان پر اس کو چھوڑ گئے دوسرے دن سے پھر وہی کہنا شروع کیا کہ میں نہیں رہنا چاہتی چنانچہ جب زید تنگ ہو گیا تو اس نے پڑوسیوں کو اور اس کے عزیزوں کو جمع کر کے اس امر کا تذکرہ کیا اول ان لوگوں نے سمجھایا مگر وہ اس کے یہاں رہنے سے انکار کرتی رہی آخر اس مجمع کے دو آدمیوں نے عورت کو کہا کہ تو مر معاف کر دے اس نے مر معاف کر دیا پھر زید سے کہا کہ تم طلاق دید و زید نے اس کے جانے کے رنج میں اور غصہ کی حالت میں اس عورت سے کہا ”جاسالی میں نے طلاق دی“ اس لفظ کو سن کر اپنے عزیزوں کے ہمراہ مکان

چلی گئی آٹھ دس یوم اپنے یہاں رہ کر زید کو خبر پہنچائی کہ مجھ کو آکر لے جاؤ جب بار بار خبر آتی رہی تو زید نے اس کے عزیزوں کو اور درمیان آدمیوں کو جن کے ذریعہ نکاح ہوا تھا ساتھ لے کر اس عورت کے یہاں گئے اس سے گفتگو کی اور کہا کہ تیرا عقد ثانی دوسری جگہ کروا دیں اس نے کہا کہ نہیں میں زید کے مکان میں جاؤں گی اسی کے ساتھ رہوں گی ورنہ کہیں نہیں جاتی زیادتی کرنے پر مر جاؤں گی تو ایسی صورت میں طلاق ہوئی یا نہیں؟ اور زید رجعت کر سکتا ہے یا نہیں یا اس عورت کا عقد ثانی ہو کر طلاق ہو اور وہ عدت کے دن عزیزوں کے یہاں گزارے پھر زید سے نکاح ہو۔ المستفتی نمبر ۲۰۸۶ علی جان صاحب (امیر شریف) ۲۶ رمضان ۱۳۵۶ھ مکہ دسمبر ۱۹۳۷ء۔

(۱) وینکح مائة بمادون الثلاث فی العدة و بعد ما بالا جماع ( الدر المختار کتاب الطلاق باب الرجعة ۳/ ۴۰۹ ط سعد کرائشی )

(جواب ۳۶۶) سوال میں زید کے الفاظ طلاق جو منقول ہیں وہ صرف ایک مرتبہ یہ جملہ کہا گیا ہے "جا سالی میں نے طلاق دی" اس سے ایک طلاق پڑی، اس سوال میں یہ بات صاف نہیں ہے کہ مرکی معنی کا ذکر بطور شرط طلاق کے ہوا یا نہیں بہر حال اس واقعہ کا حکم یہ ہے کہ حلالہ کی ضرورت نہیں بدون حلالہ زید اور عورت دو گواہوں کے سامنے ایجاب و قبول کر لیں۔ (۱۰) محمد کفایت اللہ کان اللہ نہ دلی

میں نے تجھ کو چھوڑ دیا، صریح ہے یا کنایہ، بھگل میں اسی کے کہنے کا رواج ہے

(سوال) طلقنک اور سرحتک ہر دو لفظ کا معنی ہر زبان ہندی میں نے تجھ کو چھوڑ دیا اور ہر زبان بھگالی یہی معنی ہیں یعنی ہر دو لفظ عربی کے تقاضے عیدہ عیدہ ہیں اور مقتضی ہے طلاق رجعی کا یعنی رجعت کا کافی ہے عقد ثانی کی ضرورت نہیں ہے ایک شخص اپنی زوجہ کو ہر زبان بھگالی جس کا معنی ہندی میں نے تجھ کو چھوڑ دیا کہا اس مسئلہ میں زید کتا ہے کہ یہ طلاق طلاق رجعی ہے کیونکہ اسان ہندی میں اور بھگالی میں جو الفاظ مذکورہ ہیں یہ معنی طلقنک کے ہیں اور بحر کتا ہے کہ یہ طلاق طلاق بائن ہے کیونکہ ہندی اور بھگالی زبان میں جو الفاظ مذکور ہیں وہ معنی طلقنک اور سرحتک ہر دونوں لفظ کا نکتہ ہے بعد زبان ہندی اور بھگالی میں زوجہ کو جسے یوں کہا جاتا ہے کہ میں نے تجھے چھوڑ دیا ویسا ہی یہ بھی کہا جاتا ہے کہ میں نے تجھے طلاق دیا اب صورت ثانیہ رجعی میں بالکل واضح ہے کیونکہ یہی معنی بالکل طلقنک کے مطابق ہیں اور صورت اولیٰ طلاق بائن میں ظاہر ہے کیونکہ وہی معنی سرحتک کا بالکل مطابق معلوم ہوتا ہے اور سرحتک کا معنی ہندی اور بھگالی زبان میں الفاظ مذکورہ کے سوائے اور لفظ دیگر نہیں ملتا ہے خلاف طلقنک کے لہذا صورت مسئلہ عنہا میں انہی الفاظ مذکورہ سے طلاق بائن واقع ہونا چاہیے علاوہ اس کے جب دونوں لفظ عربی معنی واحد میں مشترک ہیں بلکہ اس کے کہ ہر ایک کا مقتضی علیحدہ عیدہ ہے تو احتیاطاً طلاق بائن واقع ہوگا اور عقد ثانی کی ضرورت ہے رجعی سے کافی نہیں ہوگا اب دریافت طلب یہ ہے کہ زید اور بحر کے اختلاف میں کس کا قول صحیح ہے اور صورت مسئلہ عنہا میں آپ کا کیا فتویٰ ہے؟ المستفتی نمبر ۲۱۶ مولوی محمد ہمدانی (بھگل) ۲۹ شوال ۱۳۵۶ھ ۲۲ جنوری ۱۹۳۸ء

(جواب ۳۶۷) عربی میں طلقنک اور سرحتک کے معنی اگرچہ چھوڑ دیا کے ہیں لیکن طلقنک میں رجعی اور سرحتک میں بائن اس لئے ہوتی ہے کہ طلقنک کا لفظ طلاق کے لئے مخصوص ہو گیا خلاف سرحتک کے۔ اس لئے پہلا لفظ طلقنک صریح اور دوسرا لفظ سرحتک کنایہ قرار دیا گیا یہی حال اس کے ترجمہ میں بھی ہوگا اگر کوئی لفظ ہندی کا طلاق کے لئے مخصوص ہو گیا ہو تو وہ صریح ہوگا اور مخصوص نہ ہو

(۱) صریحہ مالم يستعمل الا فيه ولو بالمعامية كطلقك وانت طالق و مطلقه ... و يقع بها اي بهذه الالفاظ و ما معها من الصريح واحدة و حجة، الدر المختار مع هامش رد المحتار، كتاب الطلاق، باب الصريح ۳ ۴۴۷ ط سعید کمرانسی

(۲) اذا كان الطلاق مائلا دون الثلاث فله ان يتزوجها في العدة و بعد انقضائها (الهداية، كتاب الطلاق، باب الرجعة فصل فيما نحل له المطلق ۲/۳۹۹ ط شركة علمیه ملتان)

تو کنایہ ہوگا، کجالی الفاظ کا بھی یہی حکم ہوگا، ہم کجالی الفاظ کا مفہوم نہیں جانتے اس کا فیصلہ علما نے کجالی ہی کر سکتے ہیں چھوڑ دیا کو ہم کنایہ قرار دیتے ہیں۔ (۱) محمد کفایت اللہ کان اللہ لدلی

تین مرتبہ لفظ حرام کہا تو کتنی طلاق اور کون سی طلاق واقع ہوئی؟

(سوال) زید کی ہندہ سے پہلے سے شادی تھی بعد میں مسماۃ زینب سے نکاح کر لیا مسماۃ ہندہ کے ورثہ زینب سے نکاح کرنے کو برا سمجھتے تھے مسکمی زید کو اپنے مکان پر بلا کر کہا کہ مسماۃ زینب کو طلاق بلطف حرام دیدے اس پر مسکمی زید نے ہال مٹول کیا اور اس سے گریز کیا مگر ہندہ کے ورثاء نے کاغذ پر لفظ حرام کو کاغذ سے تین مرتبہ نکھوا کر بلور پتھر کا گد کو سمیٹ کر زید کے سامنے پیش کیا اور اس سے یہ غلط تین مرتبہ نکھوایا اور دستخط کرانے بعد میں تکمیل بلطف شامیہ مغضہ کر کے سرکاری طور پر سب رجسٹرار سے رجسٹری کرائی اور سب رجسٹرار نے بھی زید سے کچھ دریافت نہ کیا ویسے ہی رجسٹری کر لی چونکہ ہندہ کے ورثہ دنیاوی لحاظ سے اعلیٰ آفیسر ہیں اب قابل اعتبار یہ امر ہے کہ لفظ حرام سے کون سی طلاق واقع ہوئی اور بعد میں جو لفظ شامیہ مغضہ کو زیدہ کی شایات آیا اس کو بھی دخل ہے یا کہ نہیں اور سب رجسٹرار کا بغیر تصدیق مقرر کے رجسٹری کر دینا اس کو بھی شرعاً کوئی دخل ہے کہ نہیں؟ المستعنی نمبر ۲۵۱۳ سرانج احمد صاحب (بہاولپور) ۱۶ جمادی الاول ۱۳۵۸ھ ۵ جولائی ۱۹۳۹ء

(جواب ۳۶۸) اُمر زید نے شامیہ مغضہ کا لفظ زبان سے نہیں کہا اور نہ اس لفظ کو دیکھ کر دستخط کئے تو صرف لفظ حرام زبان سے کہنے پر اس کی بیوی پر ایک طلاق بائن پڑے گی، اگرچہ لفظ حرام تین مرتبہ کہا ہو اور وہ زینب سے تجدید نکاح کر سکتے ہیں۔ (۱) محمد کفایت اللہ کان اللہ لدلی

(۱) چھوڑ دیا اصل کے اعتبار سے تو یہ ہے کہ تین ب عرف کی وجہ سے طلاق صورت میں سے ہے، کما فی الرد بحلاف فارسیہ قولہ سرحتک وهو "وہا کر دم" لہذا صار صریحاً فی العرف علی ما صرح بہ محم الراہدی فی شوح القلذوری فان سرحتک کتابیہ لکھ فی عرف العرب علی استعمالہ فی الصریح "فدا قال" وہا کر دم" ای سرحتک بقع بہ الرحمی مع ان اصلہ کتابیہ ایضاً (ہامش رد المحتار کتاب الطلاق باب الکتاب ۲۹۹۳ ط سعید کراچی) لہذا جس حالت میں یہ غلط صورت کے درج میں سمجھا جائے تو وہاں اس غلط فہمیت کے طلاق واقع ہوئی اور جس صورت کے درج میں نہیں "تو وہاں اس غلط فہمیت کے طلاق واقع نہیں ہوئی" ای کے تحت مفتی اعظم نے اس غلط فہمیت کے طلاق میں شمار کیا ہے کہ ان کے ذہن میں ہندوستان میں یہ لفظ صریح طلاق میں استعمال نہیں ہوتا تھا فقہ اللہ اعلم

(۲) قال لا مرہ انت علی حرام و بخودک کانت معی فی الحرہ و تطلیقہ بانۃ ان بوی الطلاق و ثلاث ان مواھا و یعنی بانہ طلاق بان و ان لم یوہ لعمۃ العرف (الرد المحتار مع ہامش رد المحتار کتاب الطلاق باب الاہلا ۳/۳۳۳ ط سعید کراچی)

(۳) لا یلحق البائن البائن (رد المحتار) وقال فی الرد (قوله لا یلحق البائن البائن المراد بالبائن البائن الذي لا یلحق هو ما کان بلعظ الکتابیہ لہذا ہو البائن لیس ظہر فی اشاء الطلاق کذا فی الفتح (ہامش رد المحتار مع الدر المحتار کتاب الطلاق باب الکتابات ۳/۳۰۸ ط سعید کراچی)

(۴) اذا کان الطلاق باناً دون الثلاث فہذا ان ینروھا فی العدة و بعد انقضاءھا (الفتاویٰ الہندیہ کتاب الطلاق باب السادس فی الرجعة فصل فیما یحل بہ المطلقة و ما یصل بہ ۱۷۲۹ ط ماحدہ کونہ)



شوہر نے بیوی سے مخاطب ہو کر کہا ”آؤ اپنی طلاق لے لو تو بیوی پر طلاق پڑی یا نہیں؟

(سوال) زید کی طبیعت ناساز تھی شام کے وقت جب وہ تنہا لے کر گھر میں لوٹا تو قریبیوں نے پیسہ کا تقاضا کیا اس وقت زید کی عورت نے زید سے جھگڑا کیا گالی دی۔ زید کو اس پر غصہ آیا عورت سے مخاطب ہو کر کہنے لگا کہ آؤ اپنا طلاق لے لو عورت سنتے ہی رونے لگی زید نے زمین سے ایک مشت خاک اٹھائی اور عورت کی طرف پھینک دی شریعت کی روشنی میں زید اور اس کی عورت کے لئے کیا حکم صادر ہوتا ہے۔ المستفتی نمبر ۲۵۵۷ خلیفہ محمد اسماعیل صاحب (کراچی) ۲۶ ذیقعدہ ۱۳۵۸ھ ۷ جنوری ۱۹۳۰ء

(جواب ۳۶۹) اگر زید نے طلاق دینے کی نیت سے یہ کہا اور مٹی پھینکی تو اس کی بیوی پر ایک طلاق پڑ گئی (۱) مگر زید کو عدت کے اندر رجعت کرنے کا حق ہے۔ یعنی طلاق رجعی ہے (۲) تجدید نکاح کی ضرورت نہیں عدت کے اندر رجعت نہ کرے تو پھر عدت کے بعد تجدید نکاح ضروری ہوگی (۳) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی۔

دو طلاق رجعی کے بعد جب بیوی سے صحبت کر لی تو رجعت ہو گئی یا نہیں؟

(سوال) ایک شخص نے اپنی عورت کو دو طلاقیں دیں اس کے بعد لوگوں نے اس کا منہ بند کر دیا جس سے وہ کچھ صاف طور پر نہ کہہ سکا علماء نے زبانی فتویٰ دے دیا کہ طلاق رجعی ہوئی وہ اپنی سرال جا کر عورت کے پاس رہا اور رجوع کر لیا اور اس کے بعد کئی دفعہ اپنے یہاں رات کو بلایا چونکہ کوئی تحریری فتویٰ نہیں ملا تھا اس وجہ سے وہ علانیہ بیوی کو نہیں لے سکا اور پتھوں نے اس کو بند کر دیا اب شیخ لوگ فتوے کو صحیح جانتے ہیں مگر بیوی کے پاس آنا جانا اور بلانا اس کو شیخ لوگ رجعت نہیں سمجھتے تو شرعیہ رجعت ہوئی یا نہیں؟ عدت طلاق کو تین ماہ دس دن مقرر کر سمجھنا کیسا ہے؟ ایام حیض میں کوئی کمی بیشی بھی ہو سکتی ہے یا نہیں؟ یا ہمیشہ ایک ہی وقت مقررہ پر آیا کرتا ہے؟ المستفتی حاجی یار محمد حاجی صدیق اللہ مارس ۳ جون ۱۹۵۰ء

(جواب ۳۷۰) اگر دو طلاق دینے کے بعد اس نے بیوی سے صحبت کر لی تو یہ رجعت ہو گئی (۱) اور اب بیوی اس کے لئے حلال ہے عدت کی مدت تین حیض آجائے پر پوری ہو جاتی ہے (۲) حیض کے آنے میں

(۱) و بہ ظہر ان من تشاجر مع امراته فاعطاها ثلاثة احوال بنوی الطلاق ولم يدكر لفظا ولا صريحا ولا كتابا لا يقع عليه كما في به الخبر الرمي وغيره (هاشمي رد المحتار) كتاب الطلاق مطلب في طلاق الدور ۳/ ۲۳۰ ط سعيد كراتشي  
(۲) اذا طلق الرجل امراته تطليقة رجعية او تطليقتين فله ان يراجعها في عدتها وحسب بذلك او لم تره (الهداية) كتاب الطلاق باب الرجعة ۳۹۹/۲ ط سعيد كراتشي

(۳) عدت کے اندر رجوع نہ کرنے سے طلاق بائن ہوئی ہے (فاذا انقضت العدة ولم يراجعها بابت منه (فقہ السنۃ) كتاب الطلاق حکم الطلاق الرجعی ۲۷۴/۲ ط دار الکتاب العربی بیروت) اور طلاق بائن تک تجدید نکاح ضروری ہے اذا كان الطلاق باناً دون الثلاث فله ان يتزوجها في العدة وبعد انقضائها (الهداية) كتاب الطلاق باب الرجعة الفصل فيما تحل به المطلقة ۳۹۹/۲ ط سعيد كراتشي

(۴) والرجعة ان يقول واجعت او راجعت امراتي وهذا صريح في الرجعة لا خلاف بين الائمة او يطأها او يقبلها او يلصقها بشهوة او ينظر الي فرجها بشهوة (الهداية) كتاب الطلاق باب الرجعة ۳۹۵/۲ ط شركة علمية ملتان

(۵) قال الله تعالى والمطلقات يربصن بأهلهن ثلاثة فروع (البقرة ۲۲۸)

دونوں کی کمی بیشی کا فرق ہو سکتا ہے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لدہ دہلی

طلاق دے دوں گا، یاد دیتا ہوں، کہنے کے بعد دوبار طلاق طلاق کہا، تو کون سی طلاق واقع ہوئی؟  
(سوال) ایک دن کسی واقعہ پر زید غصہ میں اپنی بیوی کو سزا دینے کو لپکا کہ بیوی کو مارے پیٹے اتنے میں زید کا باپ دونوں کے درمیان حائل ہوا اور زید کو زد و کوب کرنے سے منع کیا زید نے باپ سے مخاطب ہو کر کہا کہ مارنے دو ورنہ طلاق دے دوں گا مگر چونکہ باپ بچہ میں حائل تھا زید اپنی بیوی کو سزا نہ دے سکا اور لفظ طلاق طلاق دو مرتبہ کہہ کر باہر چلا گیا مگر زوجہ کی طرف سے لفظ دیدوں گا میں اختلاف ہے زوجہ کہتی ہے کہ دیتا ہوں کہا تھا (جو کہ صریحاً غلط ہے) تاہم واقعہ جو بھی ہو دو ایک ہفتہ بعد میاں بیوی ایک دوسرے کی طرف رجوع ہو گئے یعنی زید نے غصہ فرو ہونے کے بعد بیوی کو پھر اپنی زوجیت میں رکھ لیا اور وہی رشتہ ابھی تک قائم ہے؟ المسئنی نمبر ۲۲۶۹ منظور حسین (ممبئی) ۷۷ ج ۱۱ اول ۷۵ ۱۳۵ھ ۲۸ مئی ۱۹۳۸ء  
(جواب ۳۷۱) زید نے طلاق دے دوں گا کہا ہو جب تو یہ لفظ فضول ہے اور دیتا ہوں کہا ہو جب بھی یہ آئندہ دینے کے ارادہ پر محمول ہو گا (۱) پھر اس کے بعد دوبار طلاق طلاق کہا تو یہ دو طلاقیں ہوئیں اور ان کے بعد رجوع جائز تھا (۲) جو زوجین نے کر لیا ہندو واقعہ مذکورہ میں زوجین و طائف زوجیت لو کر سکتے ہیں۔  
محمد کفایت اللہ کان اللہ لدہ دہلی

تین بار طلاق دینے کے بعد شوہر کو حق رجعت نہیں رہتا۔

(المجمعیہ مورخہ ۱۰ اگست ۱۹۲۷ء)

(سوال) زید نے اپنی زوجہ ہندہ کی غیبت میں کہا کہ ہندہ کو طلاق دیا طلاق دیا طلاق دیا اس وقت زید کی نیت طلاق بائن کی تھی اس واقعہ کے چند روز بعد زید نے ہندہ کو جب ایک مقام پر پہنچا دیا تو ہندہ نے اس سے اس کی وجہ پوچھی تو اس وقت بھی طلاق بائن کی نیت سے زید نے کہا کہ میں نے تیس طلاق دی، طلاق دی، طلاق دی۔ اس کے بعد زید چاہتا ہے کہ رجوع کر لے، بعض علماء کہتے ہیں کہ طلاق بائن واقع نہیں ہوئی البتہ زید کہتا ہے کہ میں تم کو تین طلاق دیتا ہوں تو طلاق بائن واقع ہوتی۔

(جواب ۳۷۲) تین مرتبہ طلاق دے دینے کے بعد اور وہ بھی طلاق بائن (مغلط) کی نیت سے طلاق مغلط پڑ جاتی ہے اور حق رجعت باقی نہیں رہتا اور جب تک عورت دوسرے شخص سے نکاح کر کے اس

(۱) صیغۃ المضارع لا یقع بہ الطلاق الا اذا غلب فی الحال کما صرح بہ الکمال بن الہمام (القناری الحامدیہ) کتاب الطلاق ۳۸ ط مکہ عبد المعز الدہار الغامدی (۲) وقال فی الدر المختار بغلاف قولہ طلقی نفسک لقلت انا طلق او اطلق نفسی لم یقع لانه وعد حوہ (الدر المختار مع هامش رد المحتار) کتاب الطلاق باب تلویض الطلاق ۳۱۹ ط سعید کرائسی

(۳) اذا طلق الرجل امراته تطلیقاً رجعیاً او تطلیقین لله ان یراجعها فی عدتها وحبث بذلك لم یرض (الہدایۃ) کتاب الطلاق باب الرجعة ۳۹۴ ط مکہ شرکۃ علمیہ ملتان

سے آزاد ہو اس کے لئے عدل نہیں ہوتی، اس لئے کہ یہ کایم مذہب ہے۔ (۱۰) محمد کفایت اللہ شرف لہ

کسی نے اپنی بیوی سے کہا ”میں تم کو طلاق دے دیا میرے گھر سے نکل جاؤ“ تو بیوی پر کون سی طلاق واقع ہوئی؟

(المعینہ مورخہ ۲۴ نومبر ۱۹۳۱ء)

(سوال) ایک دفعہ تاجدار مکان بوار با تھا اس میں مسلمان مزدور تھے تاجدار نے اپنی عورت سے کہا کہ تین چار آدمی مسلمان مزدور ہیں ان کا بھی کھانا ہم لوگوں کے کھانے کے ساتھ پک چاہئے بہتر ہے عورت نہ کوڑنے کہا کہ میں کھانا نہ پکاؤں گی تاجدار نے بہت غصہ ہو کر کہا کہ میں تم کو طلاق دے دوں گا ایک ہفتہ عورت اوروہ اور ہڈر سے مجھ سے چھپ کر رہی کیونکہ بہتر تھا اور طلاق کا کاغذ لکھنے والا بلا اے اور زبان سے بھی کہہ دیا بہت غصہ میں کہ تم کو طلاق دے دیا میرے گھر سے نکل جاؤ اور پھر ایک ہفتہ کے بعد بات چیت ہو گئی اور صلح ہو گئی اس واقعہ کو ایک سال ہو گیا۔

(جواب ۳۷۳) اگر زبان سے صرف یہ لفظ کہے تھے کہ تم کو طلاق دے دیا میرے گھر سے نکل جاؤ تو طلاق ہوئی تھی۔ (۱۱) مگر جب ایک ہفتہ کے اندر صلح ہو گئی اور میاں بیوی کی طرح رہنے لگے تو وہ طلاق کا عدم ہو گئی۔ اب آئندہ احتیاط رکھنا کہ دوسرے کہنے سے مغلط ہو جائے گی۔ محمد کفایت اللہ عفا عنہ مدرسہ امینیہ دہلی

شوہر نے بیوی سے کہا ”میں نے تجھ کو طلاق دی دی دی“ تو کتنی طلاق واقع ہوئی؟

(المعینہ مورخہ ۶ مارچ ۱۹۳۲ء)

(سوال) زید نے اپنی منکوحہ سے کہا ”میں نے تجھ کو طلاق دی دی دی“ یعنی لفظ طلاق کو ایک مرتبہ اور لفظ دی کو تین مرتبہ کہا ایسی صورت میں کون سی طلاق واقع ہوئی؟

(جواب ۳۷۴) اس صورت میں آدھہ خود تین طلاق دینے کی نیت کا اقرار نہ کرے تو ایک طلاق رجعی کا ضم دیا جائے گا۔ (۱۲) فقط محمد کفایت اللہ عفا عنہ رہا جواب شیخ حبیب الرحمن عفی عنہ نائب مفتی مدرسہ امینیہ دہلی

(۱) وان كان الطلاق ثلاثاً في الحرة او نس في الاثم لم تحل له حتى تنكح زوجاً غيره نكاحاً صحيحاً ويحل به نه بطلاق او يموت عنها والا صل فيه فوله بعدى " فان طلقها فلا تحل له من بعد حتى تنكح زوجاً غيره" والبراء الطلقة الثالثة واليه كتاب الطلاق باب الرجعة فصل فيما تحل به المطلقة ۴ ۳۹۹ ط مكنه شركة علميه ملتان (۲) جمهور فقهاء لا مصاد عني ان الطلاق يقطع الثلاث حكمه حكم الطلقة الثالثة (بدية المحتشد و بهاية المقصد كتاب الطلاق بحث الطلاق بلفظ الثلاث ۴ ۳۹۷ ط دار الكتب العلمية بيروت لبنان) (۳) وصريحه ماله يستعمل الا فيه ولو بالتراسيه كطلعت وام طلاق و مطلقة. يقع بها اي بهذه الالفاظ ومسعد من الصريح واحد وجبة الدر المنجز مع هامش رد المحتار كتاب الطلاق باب الصريح ۳ ۲۴۷ ط سعيد كراتشي

(۴) یعنی کائن، بارہ قائم ہو گیا، طلاق اپنی جہد میں قائم رہے گی۔

۵، وكرر لفظ الطلاق وقع الكل وان بوى التاكيد دين (در مختار) وقال في الرد (قوله وان بوى التاكيد دين) اي وقع التاكيد لفظ، ودمش رد المحتار مع الدر المختار كتاب الطلاق باب طلاق غير المدحول بها ۳ ۲۹۳ ط سعيد كراتشي

جنگلز کے دوران کہا ”ہم اپنی عورت کو طلاق دیدیں گے والد نے کہا ”ویدے“ شوہر نے کہا ”جاؤ دیدیا“ تو کیا حکم ہے؟

(المعیہ مورخہ ۲۰ ستمبر ۱۹۳۳ء)

(سوال) ایک رہزب کہ زید اور اس کے والدین کے درمیان جنگل زبور ہاتھ زید نے اپنے والد سے کہا کہ اگر اب تم پتہ نہ لو کہ تو خدا ہم اپنی عورت کو طلاق دیدیں گے والد نے کہا دیدے زید نے کہا جاؤ دیدیا اب کیا کیا جائے؟

(جواب ۳۷۵) واقعہ مذکورہ سن صورت میں ایک مرتبہ کہنے سے ایک طلاق رجعی ہوگئی (۱) زبان سے کہہ دینے میں نے اپنی بیوی سے رجعت کر لی۔ یعنی جو طلاق دی تھی اس سے رجوع کیا تو دونوں میں بیوی بہ دستور میاں بیوی رہیں گے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ

طلاق رجعی طلاق بائن اور طلاق مغلطہ کے احکام

(المعیہ مورخہ ۲۲ جون ۱۹۲۷ء)

(سوال) (۱) حایق دینے وقت حایق رجعی بیان کا اظہار اور تشریح ضروری ہے یا نہیں؟ اگر ضروری ہے تو رجعی بیان کا ضم کر عورت کو معذور ہو جائے تو بے پروائی کی وجہ سے اصلاح پذیر نہیں ہوگی۔

(۲) ایک یا دو طلاق دینے کے بعد رجعت کر لینے سے وہ ایک یا دو طلاق کیا ہو جاتا ہے؟

(۳) رجعت کیا ایک دو طلاق و رد یا فسخ باطل کر سکتی ہے یا نہیں؟

(۴) اگر باطل نہیں کر سکتی تو رجعت کا کیا حاصل ہوا اگر رجعت سے کیا مقصد ہے؟

(۵) رجعت کا حق ایک یہ حد قیس دینے کے بعد کب تک باقی رہتا ہے۔؟

(جواب ۳۷۶) (۱) رجعی اور بائن اور طلاق مغلطہ کے الفاظ اور طریقے متعین ہیں صریح طلاق

کے غلط سے ایک دو حد قیس دینے سے رجعی طلاق ہوتی ہے (۲) بشرطیکہ غلط طلاق کے ساتھ اور کوئی غلط جو بائن یا رجعی دیتا ہے نہ ہو (۳) جائے (۴) تین طلاقیں دینے سے طلاق مغلطہ ہو جاتی

۱۔ وسئل یونس العباسی ولو فیہ لہ طلق امرأت فقال نعم او بلی بالہجاء طلقت بحر (در مختار) وقال فی الرد فیہ مختلف ای بلائیت علی ما قررہ اماما ہاشم رد المحتار مع الدر المختار کتاب الطلاق باب الصریح ۳ ۲۴۹ ط سعد کبرئسی وقال فی الرد و من حدی طلاق فقلت احببت فقد صحیح الوقوع بہ بلا اشتراط مہ کما فی الفتح (در مس رد المحتار کتاب الطلاق باب لصریح مضطرب من بوش بلع بہ الرجعی ۳ ۲۴۸ ط سعید کبرئسی)

۲۔ لرح جعد ل یقول واحببت و احبب امرأتی و هذا صریح فی الرجعة لا خلاف بین الامامة و الهدایة کتاب الطلاق باب الرجعة ۲ ۳۹۴ ط مکہ شریکہ علیہ مسائل (۳) فی لصریح قوله انت طالق و مطلقہ و طلقک فہذا یقع بہ الطلاق رجعی لان ہذا لا یمکن تسعیم فی الطلاق ولا تستعمل فی عہد فکان صریحا و امہ یعقب الرجعة بالنسب (الهدایة کتاب الطلاق باب فحاح لطلاق ۲ ۲۵۹ ط مکہ شریکہ علیہ مسائل (۴) و یقع بقوله انت طالق بائن او البتہ او فحش طلاق او طلاق للسنن او البتہ او شر الطلاق او کالحل او کائف او ملء البیت او تطلیقہ شدیدہ او طویلہ او اکبرہ و جدیدہ الدر المختار مع ہاشم رد المحتار کتاب الطلاق باب لصریح ۳ ۲۷۷ ۲۷۶ ط سعید کبرئسی

ہے۔ (۱) طلاق رجعی اور طلاق بائن اور طلاق مغلط کے احکام جدا جدا ہیں۔

(۲) ایک یا دو مرتبہ صریح طلاق دینے کے بعد رجعت ہو سکتی ہے (۱) رجعت کر لینے سے پہلے نکاح میں لوٹ آتی ہے یہ طلاقیں شمار میں قائم رہتی ہیں (۲) جنی دو طلاقیں دیکر رجعت کر لینے کے بعد اگر ایک طلاق دیدے گا تو پہلی دو کے ساتھ مل کر تین طلاق کا حکم ہو جائے گا اور طلاق مغلط ہو جائے گی۔

(۳) رجعت اس حرمت کو جو طلاق سے پیدا ہوتی ہے زائل کر دیتی ہے مگر طلاق کے شمار کو زائل نہیں کرتی۔

(۴) رجعت کا مقصد یہی ہے کہ طلاق دے کر زوجہ کو اپنے لئے حرام کرنے میں زوج نے جو ناجہمی اور ناجہمت اندیشگی کی ہے ایک حد تک اس کا تدارک ہو جائے۔ (۱)

(۵) رجعت کا اختیار صرف زمانہ عدت تک رہتا ہے یعنی ایک یا دو رجعی طلاق دینے کے بعد جب تک زوجہ عدت میں ہے اس وقت تک زوج رجعت کر سکتا ہے عدت ختم ہو جانے کے بعد رجعت کا حق زائل ہو جاتا ہے (۲) پھر اگر زوجین چاہیں تو نکاح ہو سکتا ہے۔ محمد کفایت اللہ غفرلہ

## چودھواں باب مجنون اور طلاق مجنون

جس عورت کا شوہر عرصہ چودہ سال سے دیوانہ ہے وہ عورت کیا کرے؟

(سوال) عرصہ چودہ سال سے ہندہ کا شوہر مسکی زید دیوانہ ہو گیا ہے جب سے دیوانہ ہوا ہے تب سے اس وقت تک برابر دیوانہ چلا آتا ہے چنانچہ چند سال سے لاہور کے پاگل خانہ میں داخل ہے ہندہ عرصہ مذکور سے خانہ والدین صبر کے پیش رو رہی کہ شاید میرا شوہر تندرست ہو جائے آخر مایوس ہو گئی اور ہندہ کے والدین بھی

(۱) والدعی ثلاث متعرفہ (درمختار) وقال ہی الرد لا قوله ثلاث متفرقة (کذا بکلمة واحدة) وھامش رد المحتار مع الدر المختار کتاب الطلاق ۲/۳۳۳ ط معید کمر النبی

(۲) اذا طلق الرجل امراته تطليقة رجعة او تطليقتين فله ان يراجعها في عدتها (الهداية) کتاب الطلاق باب الرجعة ۲/۳۹۴ ط مکتبہ شرکۃ علمہ ماہان

(۳) قد يستدل بهذه الآية قال الله تعالى الطلاق مرتان فامساك بمعروف او تسريح باحسان فان طلقها فلا تحل له من بعد حتى تنكح زوجا غيره (البقرة: ۲۲۹)

(۴) الرجعة امقا، النکاح علی ماکان مادامت فی العدة کذا فی النبیس والقاضی الھندیۃ کتاب الطلاق الباب السادس فی الرجعة ۱/۴۶۸ ط ماجدیہ کوئٹہ

(۵) اذا طلق الرجل امراته تطليقة رجعة او تطليقتين فله ان يراجعها في عدتها وحيت يدلل او لم ترض لقلوه تعالى فامسكوه بمعروف من غير فصل ولا بدس قيام العدة لان الرجعة استدامة الملك الا ترى انه سمي امساكا وهو الاشاء وما يتحقق الاستدامة في العدة لانه لا ملك بعد انقضاءها (الهداية) کتاب الطلاق باب الرجعة ۲/۳۹۴ ط شرکۃ علمہ ملتان

صحت زید سے مایوس ہو گئے چونکہ بندہ نو عمر ہے زیادہ صبر نہیں کر سکتی لہذا علمائے دین سے اس امر کی درخواست ہے کہ صورت فسخ نکاح بندہ ہو سکتی ہے یا نہیں اور دوسرے شخص سے نکاح کر سکتی ہے یا نہیں؟  
یہ تو چروا؟

(جواب ۳۷۷) احناف کا اصل مذہب تو یہی ہے کہ جنون میں زوجین میں سے کسی کو اختیار نہیں، لیکن امام محمد سے مروی ہے کہ زوجہ کو زوج کے مجنون ہونے کی حالت میں فسخ نکاح کا اختیار ہے۔ حضنتاء نے وقت ضرورت اس پر فتویٰ بھی دیا ہے لہذا اگر شدید ضرورت ہو تو زوجہ نامہ مزہ سے نکاح فسخ کر سکتی ہے۔  
قال محمد ان كان الجنون حاداً يوجب جله سنة كالعلة ثم تحجر المرأة اذا لم يبرأ وان كان مطلقاً فهو كالجب والعنة وبه نأخذ كذا في الحاوی القدسی (ہدایہ ص ۵۴۹ ج ۱) ۱۰

دیوانہ کی بیوی نان و نفقہ نہ ملنے کی بنا پر شوہر سے عیحدگی اختیار کر سکتی ہے یا نہیں؟  
(سوال) ایک مسکوحہ کا شوہر پاگل یعنی مجنون ہو گیا اور نان نفقہ وغیرہ کی خبر مطبق نہیں ملے سکتا منکوحہ مذکور کے لئے کیا حکم ہے؟ المستفتی نمبر ۳۵ میں اللہ طرفدار (ضلع مین سنگھ) ۱۲ جمادی الاول ۱۳۵۲ھ ۳ ستمبر ۱۹۳۳ء

(جواب ۳۷۸) ایسی حالت میں عورت اگر مجبور ہو جائے اور اگر گزرنہ کر سکے تو وہ کسی حاکم مسلم کی عدالت سے نفقہ وصول نہ کر سکنے کی بنا پر فسخ نکاح کا حکم حاصل کر لے اور پھر بعد عدت دوسرا نکاح کر لے۔  
خود خواہی شر میں ہو یا ہر دو۔ ۱۰ محمد کنایت اللہ کان اللہ لہ دلی

پاگل کی بیوی بغیر طلاق کے دوسری شادی کر سکتی ہے یا نہیں؟

(سوال) ایک شخص جو تین سال سے مجنون ہے اور حالت جنون میں اس کی عورت نے بغیر طلاق کے ایک شخص سے نکاح کر لیا لیکن پھر لوگوں نے اس سے کہا کہ تیرا عقد نہیں ہوا ہے جس دن ایک مجلس میں اہل برادری جمع ہوئے تو لوگوں نے اس مجنونہ کو رتہ است جنون میں طلاق دلائی پھر اس نے نکاح کیا اسی پسے شخص سے تو ایسی حالت میں یہ نکاح درست ہو یا نہیں؟ المستفتی نمبر ۱۲۲ رحمت الٰہی جاس ضلع

۱۰ ولا يتحرر احدهما اي الزوجين بعد الاخر حيث كحون و حدام و مرض و رق و قول (درمجاز) و قول في الرد (فوله ولا يتحرر) اي ليس لو احدهم (اورحي حيا فصح الكاح بعد في الاخر عند ابي حنيفة و ابي يوسف و هو قول غطاء و النخعي (رد المجاز مع الدر المختار) كتاب الطلاق باب العيب وغيره ۵۰۱ ۳ طبع سعید کوثری)

۲۱ الحاوی الہدیۃ کتاب الطلاق الباب الذی عسر فی العس ۵۲۶ ط ما حذیہ کقولہ

۳ و عیہ بحمل ما فی فتاویٰ فرق الہدیۃ حیث سأل عن عات و روحا و لہا یتزک لہا نفقة فاجاب اذا امت سنة علی ذلك و صلت فصح الکاح من فرض نراه فصح بقدر وهو قضاء عین العات و فی نقاد القضاء علی العات روايات عددا فعنی القول بحد سنة للحمی ان تزوجها من العبر بعد العدة و من ۵۰۱ ۳ طبع سعید کوثری

۱۰ کہ فی لحدہ لحدہ للحدیۃ العادہ و حد حکم و حد منع فی لحدہ ص ۷۳ مطبوعہ دار الایض کبر حی

راستہ فی ۲۹ رجب ۱۲۳۵ھ م ۱۹ نوبر ۱۹۳۳ء

(جواب ۳۷۹) وہ مجنون اگر ایسا بخون ہے کہ کسی وقت افاقہ ہوتا ہے اور کسی وقت دیوانگی تو افاقہ کی حالت میں اس کی طلاق درست ہو سکتی ہے (۱) لیکن اگر کسی وقت بھی افاقہ نہیں ہوتا ہر وقت دیوانہ ہی ہے تو اس کی طلاق غیر معتبر ہے (۲) اگر جب کہ اہل برائوری نے جمع ہو کر اس کی بیوی کو اس سے عہدہ کرنے کا فیصلہ کر دیا اور عورت نے عدت گزار کر دوسرے شخص سے نکاح کر لیا ہو تو یہ نکاح درست ہو گا ہر برائی کا فیصلہ قائم مقام عدالتی فیصلہ کے ہو جائے گا۔ (۳) محمد کفایت اللہ کلان اللہ دہلی

بِس کا شوہر و بوائے ہو جائے اُس کا نکاح فسخ ہو گا نہیں؟

(سوال) منکوحہ غیر مدخولہ مجنون فتح باہن غلب کرتی ہے اور مجنون کے والد اور حقیقی اجازت نکاح نہ دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ تراتی کے قابل نہیں اور ان تمام نے اپنا حکم مقرر کیا ہے اور والد مجنون یوں بھی کہتا ہے کہ میرے بچے نے میرے روز واپس زواج کو مطلقہ کر دیا ہے اور طبیعت اس وقت اس کی محمد تھی کام میں استقامت تھی واللہ اعلم۔ اور ختم نے مجنون سے بہت سوال کئے حتیٰ الطلاق کوئی جواب صحیح نہیں دیا غیر استیثنا ولایت کے باجماعت جو اس نے والدوں سے شہادت لی مگر کہ اقبال میں تھیرے !! اور۔ افعال کرانے سے درست کرتا ہے اور مرضی ہو خود خود ملحدہ کوئی کام نہیں کرتا حتیٰ اکل۔ کیا حکم نکاح نام نہ کر سکتا ہے؟ ازروئے شریعت شیخ عفی قول محمد ادا کا بالزوج جنون فلها الخيار و سوح فتویٰ عبدالحی فی فتاویٰ جلد سوم ص ۸۶ و بموجب قول الشامی ہی باب نکاح الکافر جلد دوم ص ۳۹۰ بل ہو اہل لموقع ای حکم الشرع بوقوعہ علیہ عند وجود موجبہ ای عند الحاجة ملخصا الی اخرہ بیوا اہو مجنون ام معنہ احکمھما واحد ام لا انا جل سنۃ ام لا لکن ابوہ لا یطلب الاجل ومن المسکوحۃ خوف عظیم وجونہ منذ ثلاثین شہرا و عند عقد النکاح شرع الجنون بد لکنہ قلیل حینئذ وقد قبل العقد بنفسہ علی الاستقامۃ وقبلیعت الان منکوحۃ وہی عند العقد صبیۃ وقد انکحها ابوہا یاہ المستفتی نمبر ۲۰۲ مولوی محمد عظیم (شلع میاؤالی) ۲۶ شوال ۱۳۵۲ھ ۱۱ فروری ۱۹۳۳ء

جواب (۳۸۰) نعم کو جب فریقین نے رضامندی سے علم نہایت اور اس موضع مکان کا اختیار دینے اور

٩. وحفظه الربيعي في حال الألفه كالمعقل والمسنود منه كنعاني السبع ومذكوره التريلي على ما اد كل ندم العقل  
 دمس: د المختار كد البحر ٦ ١٤٤ ط سعد كراسي،

[illegible]





کاغذ پر لکھا ہے۔ (۱۰) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ ۲۵ ذیقعدہ ۱۳۵۵ھ ۸ فروری ۱۹۳۷ء  
(جواب دیگر ۱۳۵۷) اگر زید بالکل مجنون اور حقوق زوجیت ادا کرنے کے ناقابل ہے اور اس کا  
کوئی اثاثہ بھی نہیں ہے جو زوجہ کے نفقہ کے لئے کافی ہو اور زوجہ اس حالت پر زیادہ صبر نہیں کر سکتی تو ایسی  
حالت میں اسے حق ہے کہ کسی مسلمان حکم کی مدالت سے اپنے خاوند کے مجنون ہونے کی بنا پر نکاح منحل  
رہے اور عدت گزار کر نکاح دہائی کر لے۔ (۱۱) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی ۳ ذی الحجہ ۱۳۵۵ھ ۱۶  
فروری ۱۹۳۷ء

## پندرہواں باب عدت اور نفقہ عدت

زانیہ سے فوراً نکاح کر سکتا ہے اور زانیہ پر عدت نہیں۔  
(سوال) زید مسلم کا بندہ کا فرہ سے ایک عرصہ سے ناجائز تعلق تھا اور اس کے دو بچے بھی اس عرصہ میں  
ہوئے اب بندہ مسلمان ہو گئی ہے اور وہ فوراً زید مسلم کے ساتھ شرعی نکاح کرنا چاہتی ہے اب دریافت  
طلب یہ امر ہے کہ اس کو عدت کی ضرورت ہے یا غیر عدت اس کا نکاح صحیح و درست ہو گا یا نہیں؟  
(جواب ۳۸۴) زید بندہ کے ساتھ فوراً نکاح کر سکتا ہے کیونکہ زانیہ کوئی عدت شریعت میں مقرر نہیں اور  
سوال سے ظاہر ہے کہ بندہ کسی اور زوج کی منکوحہ بھی نہیں ہے۔ لا تجب العدة علی الزانیة وهذا قول  
ابی حنیفہ و محمدؑ کذا فی شرح الطحاوی (العالمگیری ص ۵۴۹ ج ۱) (۲۰)

مطلقہ عورت کی عدت کا نفقہ شوہر کے ذمہ واجب ہے۔  
(سوال) بندہ زید کے مکان سے اپنے والد کے مکان پر چلی گئی اس نے یہ کہیں ڈاک تین طلاقیں بھیج دیں تو  
بیاہ عدت کا خرچہ دے سکتا ہے یا نہیں اور مرکاروپہ بھی دے یا نہیں؟  
(جواب ۳۸۵) شوہر پر زمانہ عدت کا نفقہ واجب ہے اور مر بھی واجب الادا ہے۔ المعتدة عن الطلاق  
تستحق النفقة والسكنی کان الطلاق رجعیاً او بانائاً او فلالاً حاملاً كانت المرأة او لم تكن

(۱) قال محمدؑ ان كان الحول حادثاً بوجبه سنة كالأمة ثم يحبر المرأة بعد الحول ادائم يبرأ وان كان مطلقاً فهو  
كالحب و به ماخذ كذا فی الحاوی القدسی (الفتاویٰ الہندیہ) کتاب الطلاق الباب الثانی عشر فی العسر ۵۲۶ ط  
ماجدیہ: كونه

(۲) كیفیة الحيلة الناحرة بحث حكمه زوجہ محبوس ص ۵۶ مطبوعہ دار الاشاعت كراچی

(۳) الفتاویٰ الہندیہ کتاب الطلاق الباب الثالث عشر فی العدة ۵۲۶ ط ماجدیہ: كونه

کذا فی فتاویٰ قاضی خان (ہدیہ) ۱۰۱

جہاں شوہر کا انتقال ہوا ہے، عورت کو وہیں عدت گزارنی چاہیئے۔

(سوال) مطلقہ عورت عدت کہاں رہ کر پوری کرے شوہر کے یہاں یا اپنے والد کے گھر؟ یہ تو جروا

(جواب ۳۸۶) مطلقہ عورت کے لئے اپنے گھر میں جہاں شوہر کے ساتھ رہتی تھی عدت پوری کرنی

لازم ہے۔ (۲)

مجبوری اور خوف ہو تو شوہر کے گھر کے جانے والے والدین کے یہاں عدت گزارے!

(سوال) ہندہ کے شوہر زید کا انتقال ہوا زید کا کوئی مستقل مکان سکونت کا نہ تھا بلکہ زید اپنی بھاری سے پہلے

اپنی ملازمت پر تھا اور اس کے اہل و عیال سب ساتھ تھے زید مکان کی تلاش میں ضرور تھا مگر اب تک کوئی

مکان ملانہ تھا ایام عدالت میں جس مکان میں زید رہتا تھا وہ اس کے اور اس کے بھائیوں میں مشترک تھا اور

چونکہ مکان جس میں اس کے بھائی ہیں بہت مختصر ہے ہندہ کو ایام عدت یہاں گزارنے پر پردہ کا بندوبست نہ

ہو سکے گا نیز یہ کہ اس مکان میں کوئی ایسا شخص جو ہندہ کی دلہنی کر سکے نہیں ہے ہندہ اپنے سرال کے

لوگوں سے مانوس نہیں کیونکہ اس کی شادی ابھی حال میں ہوئی تھی لہذا ان دو بہت بیاہکی بنا پر ہندہ اگر اپنے

والد کے گھر اٹھ جائے تو جائز ہے یا ناجائز؟ یہ تو جروا؟

(جواب ۳۸۷) زید کے بھائی ہندہ کے غیر محرم ہیں اور اگر ورثائے زوج میں غیر محرم بھی ہوں اور معتدہ کا

حصہ اس کی سکونت کے لئے کافی نہ ہو تو معتدہ قافۃ زوج کے مکان سے اٹھ جانے کا اختیار ہوتا ہے۔ لو کان

فی الورثة من لیس محرما لها و حصتها لا تکفیها فلها ان تخرج وان لم یخرجوها

(رد المحتار) (۲) اس کے علاوہ اور باتیں جو سوال میں مذکور ہیں خروج معتدہ کے لئے شرعاً غرض نہیں۔ واللہ اعلم

دوسرے شوہر نے عدت میں نکاح کیا، تو وہ نکاح فاسد ہے

اور وہ عورت پہلے شوہر کے لئے حلال نہیں ہوگی۔

(سوال) ایک شخص نے اپنی بیوی کو طلاق مغلطہ دی پھر وہ بچھڑا، حالہ کرانے کی غرض سے ایک شخص دیگر

سے نکاح کرادیا اور پھر طلاق کرادیا تو اولیٰ زوج اول کی طلاق سے سات مہینے گزرنے کے بعد اس عورت کے چہ

(۱) الفتاویٰ الہندیہ کتاب الطلاق، الباب السابع عشر فی التفقات، الفصل الثالث فی نفقة المعتدة ۱، ۵۵۷ ط ماحدیدیہ کوئٹہ

(۲) وتعد ان معتدة طلاق و موت فی بیت و جبت فیہ ولا یخرجان منه الا ان تخرج او یہدم بصرل او تخاف اہدمہ (رد المحتار) کتاب الطلاق، باب العدة فصل فی الحداد ۳، ۵۳۶ ط سعید کراچی

(۳) حامش رد المحتار کتاب الطلاق، باب العدة فصل فی الحداد ۳/۵۳۷ ط سعید کراچی

پیدا ہو اسی سات مہینے میں نکاح ثانی اور حلال بھی ہو اب پتہ پید ا ہونے سے معلوم ہوا کہ نکاح ثانی عدت میں ہوا تھا جواب طلب یہ امر ہے کہ کیا یہ نکاح صحیح اور یہ حلال معتبر ہو یا نہیں؟

(جواب ۳۸۸) سات مہینے کی مدت تین مدت ہے کہ اس میں زوج ول کی طلاق کی عدت ختم ہو کر دوسرے سے عقوق ہو اور اقل مدت جس میں پتہ پید ا ہوتا ممکن نہیں زوج ول کی مدت گزرنے کے لئے اگر عدت بالخص ہو آئم انساہیس چاہیں روزہ رکھیں اور اس کے بعد عقوق ہو کر وضع حمل سات مہینے میں غیہ ممکن ہے لیکن چونکہ عدت طلاق مغفلہ ہے اور دوسرے سے نکاح کر لیا ہے اور دو سال سے قبل چھ ہوا ہے اس لئے چھ کا نسب زوج ول کی مدت سے ثابت ہو گا دوسرا نکاح نکاح فاسد ہو گا اور حلالہ غیر معتبر سمجھا جائے گا زوج ول کے لئے حلال ہونے کے واسطے کافی نہ ہو گا۔ اذا تزوجت المعتدة بزواج اخر تم جاءت بولد ان جاءت به لا قل من ستين منذ طلقها الاول او مات ولا قل من ستة اشهر منذ تزوجها الثاني فالولد للاول الخ (عالمگیری ص ۵۶۰ ح ۱ طبع مصر) ۱۱، وان كان الطلاق ثلاثا في الحرية وثلثين في الامة لم تحل له حتى تنكح زوجا غيره نكاحا صحيحا ويدخل بها الخ (عالمگیری ص ۵۰۱ ج ۱ طبع مصر) ۱۰ کتبہ محمد کفایت اللہ خفر لہ شری مسجد دہلی

ایم مدت میں کوئی عورت زنا نہ کرے نہ حاملہ ہو جائے تو اس کا کیا حکم ہے؟

(سوال) زید ہندہ را حلاق داد بعد تطہیق زید با ہندہ زنا کر دہا زنا نے زید ہندہ باردار شد۔ قبل وضع حمل ہندہ را خالد نکاح نمود و طی حرام کر دیں صورت آخر خالد ہندہ را طلاق دہا بعد وضع حمل نکاح ہندہ بازون لوس یعنی زید درست شود یا نہ؟ بیو اتوجروا

(ترجمہ) زید نے ہندہ کو طلاق دی اور طلاق دینے کے بعد زید نے ہندہ سے زنا کیا اور اس سے ہندہ حاملہ ہو گئی پھر وضع حمل سے قبل ہندہ سے خالد نے نکاح کر کے ناجائز صحبت کی جس اس صورت میں اگر خالد ہندہ کو طلاق دیدے تو وضع حمل کے بعد اس کا نکاح زوج ول کی مدت زید کے ساتھ درست ہو گا یا نہیں؟ بیو اتوجروا

(جواب ۳۷۹) نکاح خالد فاسد واقع شد پس ہندہ برائے زید حلال تھیں اس حکم در اس صورت است کہ وحی زید با ہندہ اندر مدت عدت واقع شد باشد لیکن اگر زید بعد انقضائے عدت زنا کر دہا وہ ہندہ حاملہ ہو کر باردار پس نکاح خالد صحیح شد و ہندہ برائے زید حلال شد۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ

(ترجمہ) خالد کا نکاح فاسد ہوا پس ہندہ زید کے لئے حلال نہیں ہوئی یہ حکم اس صورت میں ہے جب کہ

(۱) الفتاویٰ الہندیہ کتاب الطلاق الباب الخامس عشر فی نوب السب ۱ ۵۳۸ طہ مجدیہ کوئٹہ

(۲) الفتاویٰ الہندیہ کتاب الطلاق الباب السادس فی الرجعة فصل فیما تحل بہ المطلقة وما یصل بہ ۱ ۵۷۳ طہ مجدیہ کوئٹہ

زید نے عدت کے اندر ہندہ سے وطی کی ہو، لیکن اگر انقضائے عدت کے بعد زنا کیا اور ہندہ حاملہ بنا ہوئی تو خالد کا نکاح صحیح تھا۔<sup>۱</sup> اور ہند زید کے لئے طہال ہو جائے گی۔۔۔ محمد کفایت اللہ کا نکتہ ذیل

ایام عدت میں نکاح حرام ہے۔

(سوال) ایک شخص مولوی محمد قاسم عدت سے مسجد کے امام چسے آتے ہیں اللہ کا ایک بیوہ عورت کا نکاح جبکہ تین چار دن عدت کے باقی تھے انہوں نے ایک شخص کے ساتھ منعقد کر دیا حالانکہ پہلے انہوں نے تحقیق بھی کر لی تھی کہ عدت گزر چکی ہے یا نہیں لیکن نکاح کرنے والوں نے ان کو یہ بتایا تھا کہ عدت تمام ہو چکی ہے ان کے سننے پر اعتماد کر کے انہوں نے نکاح پڑھا دیا، عد میں صحیح حساب لگا کر دیکھ گیا تو چار دن ابھی باقی تھے لوگوں نے لہم نہ کو کراس خطی وجہ سے معزل کر دیا ہے یہ نکاح غیر صحیح سمجھ کر ایک دوسرے مولوی صاحب کو فیس کثیرہ دے کر دوبارہ نکاح پڑھا دیا اور مولوی محمد قاسم کا بھی جدید نکاح کیا گیا۔ المستغنی نمبر ۲۵۶ مولوی محمد زہاں خاں نوہ نیک نکتہ شمع۔ نکل پور ۱۹ ذی الحجہ ۱۳۵۲ھ ۴ اپریل ۱۹۳۳ء

(جواب ۳۹۰) عدت کے اندر نکاح ناجائز ہے، لیکن اگر نکاح پڑھانے والے کو معلوم نہ ہو یا اس کو دھوکا دیکر بتایا جائے کہ عدت گزر چکی ہے اور وہ نکاح پڑھا دے تو اس کے ذمہ کوئی مواخذہ نہیں اور اس کا اپنا نکاح ساقط نہیں ہوتا ہاں معتمد کا دوبارہ نکاح پڑھا دینا چاہیے پس صورت مسئلہ میں مولوی محمد قاسم کا نکاح دوبارہ پڑھانا فضول تھا اور ان کی امامت جائز ہے۔ محمد کفایت اللہ کا نکتہ

زمانہ عدت میں کیا گیا نکاح باطل ہے

(سوال) ایک عورت چند سال ایک خاوند کے نکاح میں رہی اس کے بعد زوجین میں نااتفاق پیدا ہو گئی اور عورت ناراض ہو کر اپنے والدین کے گھر چلی آئی یہاں آ کر تین سال رہی اس اثنا میں حاملہ بنا ہو گئی

- (۱) امام کا حاکم مکتوبہ العیز و معتداتہ فہم حولہ لا یوجب العدة ان علم بها لتعیر لانه لم یقل احد بحوازه فلم یعتقد صلا (ہامش رد المحتار: کتاب الطلاق باب العدة مطلق فی البکاح الفاسد والباطل ۳/ ۵۱۶ ط سعید کوئٹہ)
- (۲) سن لے کر یہ نکاح عدت کے بعد ہو اور زن عدت میں نہ رہے پس اگر نہیں لایجب العدة علی الرایة وهذا قول ابی حنیفہ و محمد کدافی شرح الطحاوی (القنوی الہندیہ کتاب الطلاق باب الثالث عشر فی العدة ۱/ ۵۲۶ ط ماجدیہ کوئٹہ)
- (۳) وان کان الطلاق ثلاثا فی الحرۃ ونسب فی الامۃ لم تحل له حتی تکب زوجا غیرہ نکاحا صحیحاً و بدخل بها لم یطلقا او یموت عنها کدافی الہدایۃ (القنوی الہندیہ کتاب الطلاق الباب السادس فی الرجعة فصل فیما تحل بہ المطلقة وما یصل بہ ۱/ ۵۷۳ ط ماجدیہ کوئٹہ)

- (۴) قال اللہ تعالیٰ ولا تعزموا عدة النکاح حتی یبلغ الکتاب اجلہ و ابقرہ ۲۳۵ لا یحو۔ لرجل ان یتزوج زوجة غیرہ وكذلك المعتدة و کذا فی السراج الوہاح و (القنوی الہندیہ کتاب النکاح الباب الثالث فی بیان المحرمات القسم السادس المحرمات الی یعلق بها حق لغیر ۱/ ۲۸۰ ط ماجدیہ کوئٹہ)

ہونے کے بعد زانی نے عورت کے خوند کو روپے دے کر تین طلاق حاصل کر لی اور عدت کے اندر اس سے نکاح کر لیا۔ آیا یہ جائز ہے؟ المستفتی نمبر ۲۵۷ موسوی محمد زماں خاں 'نوچہ فیک سنگھ ضلع لاکھ پور' ۹ ازی الحجہ ۱۳۵۲ھ ۳۰ اپریل ۱۹۳۴ء

(جواب ۳۹۱) اس عورت کا نکاح عدت کے اندر ناجائز ہے حاملہ بائرن کا اس صورت میں نکاح جائز ہوگا ہے جب کہ وہ معتدقہ ہو یہ صورت جواز نکاح کی نہیں ہے۔ ۱۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لا دہلی

طلاق اور وفات کی عدت میں فرق کیوں ہے؟

(سوال) عدت وفات اور عدت طلاق میں تفریق کی وجہ کیا ہے اور عدت سے مقصود محض استبراء رحم ہے تو وہ فقط ایک حیض آنے سے ہو سکتا ہے۔ المستفتی نمبر ۳۷۶ ۱۰ محمد عبدالجبار (رنگون) ۱۰ صفر ۱۳۵۳ھ ۱۳ مئی ۱۹۳۵ء

(جواب ۳۹۲) عدت وفات اور عدت طلاق میں فرق کی وجہ یہ ہے کہ طلاق کی عدت مقرر کرنے کی وجہ استبراء رحم ہے اور اگرچہ ایک حیض بھی استبراء رحم کے لئے کافی ہے لیکن یہ احتمال بھی ہے کہ جس خون کو حیض سمجھا گیا وہ حقیقتہً حیض نہ ہو بلکہ حالت حمل میں کسی عارض کی وجہ سے آگیا ہو اور حیض نہ ہو۔ ساتھ مشتبه ہو گیا ہو اس لئے احتیاطاً تین حیض مقرر کئے گئے کہ تین مرتبہ عادت معبودہ کے ماتحت خون آجانے سے یقینی طور پر فراخ رحم ثابت ہو جائے اور کسی قسم کا شک و شبہ حمل کا باقی نہ رہے نیز طلاق رجعی ہو تو اس مرد اور عورت کو ایک کافی زمانہ غور و فکر کے لئے مل جائے کہ دونوں اپنے اختلافات پر سکون و اطمینان سے غور کر کے اجتماع و اتفاق کی صورت نکال سکیں ان وجوہ پر نظر کرتے ہوئے تین حیض کی عدت عدت کے لئے مقرر کرنے کی حکمت واضح ہو جاتی ہے۔ ۱۔

عدت وفات میں استبراء رحم کے ساتھ ایک دوسری وجہ بھی شامل ہے اور وہ یہ کہ عورت اور مرد کا ازدواجی تعلق شریعت کی نظر میں نہایت اہم ہے اور ان میں عورت کو زیادہ احتیاج ہے مرد کی وفات سے عورت کو سخت صدمہ اور نقصان پہنچتا ہے شریعت نے اس مستمر بالشان تعلق کی وفات شوہر سے منقطع ہو جانے پر اظہار تاسف اور سوگم کے لئے عورت پر عدت مقرر فرمائی ہے کہ اس عرصہ میں وہ ترک زیارت کر کے اپنے فطری جذبہ کے ماتحت شوہر کی مفارقت کا رنج ظاہر کر سکے اسی لئے یہ عدت صغیرہ اور بالغہ

(۱) ہما نکاح مکحول العبر ومعذرتہ الی قولہ (فلم یقل احد مجازہ فلم یعقد اصلاً) (ہامش رد المحتار 'کتاب الطلاق' باب العدة) مطلب فی الکاح الفاسد والباطل ۵۹۶، ۳ طبع سعید کراچی

(۲) وہی فی حق حرة... بعد الدحول حقیقة او حکماً ثلاث حیض کواصل لعدم تجری الحصة فالاولی تعرف براءۃ الرحم والثانی لحرمة النکاح والثالثہ للعصبة الحرمة (رد مختار) وقال فی الرد (قوله فالاولی) بیان لحکمة كونها ثلاثاً مع ان مشروعیة العدة تعرف براءۃ الرحم ای خلوه عن الحمل وذلك يحصل بمعرفة ان حکمة الثانیة لحرمة النکاح ای لا ظہار حرمة واعتبارہ حیث لم یقطع الزہ بحضة واحدة فی الحرۃ والامۃ و زید فی الحرۃ لثالثہ لفصلہا (ہامش رد المحتار مع الدر المختار 'کتاب الطلاق' باب العدة ۵۰۵/۳ طبع سعید کراچی)

اور جو سب کے لئے ہے اگرچہ صغیرہ اور آئسہ میں استبراء رحم کی ضرورت نہیں تھی مگر نکاح میں مشکک ہو جانے کی وجہ سے موت شوہر پر اظہار تحر کے لئے یہی مناسب تھا۔  
 صغیرہ ناقبل و علی پر مطلقاً کو کبیرہ غیر مدخولہ وغیر مخلوہ بہا پر عدت طلاق لازم نہیں کہ وہاں استبراء رحم کی ضرورت نہیں ہے مگر عدت و فوات ان سب پر اس لئے لازم ہے کہ اس کی حکمت مفارقت زوج پر انحصار حسرت ہے اور اس میں یہ سب عورتیں یکساں ہیں۔ (۱) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دلی

عدت کے اندر نکاح کرنے سے نکاح منعقد نہیں ہوتا

(سوال) ۱۔ یہ ہندہ معتدہ سے نکاح کیا اور جماع بھی کر یا چند روز کے بعد پتہ چلا کہ نکاح کے وقت ہندہ کی عدت ختم نہیں ہوئی تھی تو ایسی حالت میں باک و گواہان اور زید و ہندہ سو غلطی کے باوجود عند اللہ ماخوذ ہیں یا نہیں؟ اور نکاح بوالیا نہیں؟ اب زید و ہندہ آپس میں کیا کریں گے؟ المستفتی نمبر ۵۰۶ ہندیر احمد پور نیہ ۷ ربیع الاول ۱۳۵۳ھ ۳۰ جون ۱۹۳۵ء

(جواب ۳۹۳) اگر نادانستی میں یہ بات ہو گئی تو کسی پر مواخذہ نہیں اور نہ نکاح کا نکاح نوٹا، اب زید اور ہندہ دوبارہ ایجاب و قبول کر کے تجدید نکاح کر لیں۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

جس کو طویل مدت تک حیض نہ آئے اس کی عدت کیا ہے؟

(سوال) ایک عورت مطلقہ جس کو طلاق ہوئے تقریباً تین ملہ کا عرصہ ہو اور دوسری شادی کرنا چاہتی ہے مگر تقریباً دس بارہ ماہ سے اس کو حیض آنا نہ ہو گیا ہے اور اس کی عمر چالیس سال سے بھی کم ہے ایسی صورت میں اس کی عدت کی میعاد کتنی ہے کتنے عرصہ کے بعد وہ دوسرا نکاح کر سکتی ہے اور اس کو تل وغیرہ کے کسی قسم کے کوئی آثار نہیں ہیں۔ المستفتی نمبر ۵۳۵ حفیظ اللہ (میرٹھ) ۲۰ ربیع الثانی ۱۳۵۳ھ ۲۲ جولائی ۱۹۳۵ء

(جواب ۳۹۴) یہ عورت ممدۃ الطهر ہے خفیہ کے نزدیک تو اس کی عدت حیض سے ہی پوری ہوگی تا آنکہ سن یاس تک پہنچے (۲) لیکن امام مالک کے نزدیک ایک روایت میں تو مینے دوسری روایت میں سال بھر تک

(۱) انما وجبت العدة علیہا وان لم يدخل بها وفاء للزوج المتوفی و مراعاة لحقه (فقہ السنۃ کتاب الطلاق) بحث عدة غیر المدخول بها ۳۲۹/۲ ط دار النکات الغربی بیروت

(۲) اس لئے کہ بغیر حقیقت دل کے ظم کے کوئی غلطی ہو جائے تو اس پر مواخذہ نہیں قال اللہ تعالیٰ "لا یكلف الله نفساً الا وسعها لہا ما کسبت و علیہا ما کسبت" (البقرة: ۲۸۶)

(۳) والعدة فی حق من لم تحص حرة ام ام ولد لصغر بان لم تبلغ تسعا او کبر بان بلغت سن الايام او ا بلغت بالسن و خرج بقوله ولم تحص الشابة الممتدة بالطهر بان حاضت ثم امتد طهرها فصعد بالحیض الی ان تبلغ سن الايام جوهرۃ وغیرها (الدر المختار مع هامش رد المحتار کتاب الطلاق) باب العدة ۵۰۸/۳ ط سعید کر اتشی

حیض نہ آنے کی صورت میں انقضائے عدت کا حکم دے دیا جاتا ہے۔ (۱) تو اگر کوئی سخت ضرورت لاحق ہو اور نکاح نہ ہونے کی صورت میں قوی خطر و وقوع فی الحرام یہ کسی ایسے ہی مفیدہ کا ہو تو کسی مالکی سے فتویٰ لیکر اس پر عمل کیا جاسکتا ہے۔ (۲) واللہ اعلم محمد کفایت اللہ کان اللہ لدی

### طلاق کے تیس دن بعد دوسرے شوہر سے نکاح

(سوال) یہاں پر جماعت المسلمین شافعی مذہب کے ملا صاحب نے ایک عورت کا نکاح پڑھایا وہ عورت اپنے شوہر سے طلاق تیس روز آگے بچکی تھی یعنی اس عورت کو اس کے شوہر نے اس نکاح سے تیس روز آگے طلاق دیا تھا تین سال سے وہ اپنے والدین کے گھر رہتی تھی شوہر اول کے پاس نہیں گئی تھی۔ المستفتی نمبر ۱۴۷ شیخ محمد بابا (ضلع رنگاری) ۲۵ شوال ۱۳۵۴ھ ۲۱ جنوری ۱۹۳۶ء

(جواب ۳۹۵) تیس روز میں طہر حیض کے لحاظ سے عدت پوری نہیں ہو سکتی (۳) حاملہ کی عدت وضع حمل سے ہوتی ہے۔ (۴) وہ تو ممکن ہے کہ طلاق سے جدتی وضع حمل ہو کر عدت پوری ہو جائے شوافع سے نزدیک طہر کی مدت کم از کم پندرہ روز ہے، ابوراکر طلاق طہر میں واقع ہوئی ہو تو وہ طہر پورے پندرہ روز میں (۵) اس لئے تیس روز میں عدت پوری ہونے کا امکان نہیں۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لدی

(۱) (قوله من انقضائها بتسعة اشهر) سنة عليها مدة الاياس و ثلاثة عليها للعدة و اريت يحط شرح مشايخنا الساجي ان المعتمد عند المالكية انه لا بد لو دء بعدة من سنة كاملة تسعة اشهر لمدة الاياس و ثلاثة اشهر لانقضاء العدة و كذا عبر في الجمع بالحول (هامش رد المحتار مع ندر المختار) كتاب الطلاق باب العدة ۵۰۸/۳ ط سعید كراتشي

(۲) قلت هذا ظاهر اذا امكن فضاء ملكي به او تحكيمه اما هي بلاد لا يوجد فيها مالكي يحكم به فالضرورة منصفة لهذا قال الزاهدی وقد كان بعض اصحابنا يقول مالك في هذه المسئلة الضرورة (هامش رد المحتار كتاب الطلاق باب العدة مطلب في الافناء بالضعيف ۵۰۹ ط سعید كراتشي)

(۳) اس سے کہ امام ابوحنیفہ کے نزدیک عدت چار دن کے لئے کم از کم سب محمد بن دربان اور صاحبین سے نزدیک آٹھ سے نہایت دن۔ ولو بالحيض فاطلها لحره ستون يوما و لامة لرمعون يوما (رد مختار) وقال في الرد و عدتهما اقل مدة بصدق فيه الحره تسعة وثلاثون يوما (هامش رد المحتار مع الدر المختار كتاب الطلاق باب العدة ۵۲۳-۳ ط سعید كراتشي)

(۴) قال الله تعالى: واولات الاحمال اجلهن ان يضع حملهن (الطلاق ۴) وان كانت حاملا لعدتها ان تضع حملها (الطلاق ۴) كتاب الطلاق باب العدة ۵۲۳ ط مكتبة شركة علمية ملتان

(۵) فصل واما اقل الطهر بين الحيضين فخمسة عشر يوما فهو قول ابي حنيفة و اكثر الفقهاء والي ان قل ان اقل الطهر خمسة عشر يوما (الحاوي الكبير للعلامة الماوردي الشافعي كتاب الطهارة باب حيض المرأة وصبرها واستحاضتها ۵۳۴/۱ ط دار الفكر بيروت)

(۶) وبالنسبة للاختلاف في حكم المعتدة ان من جعل الافراز الاطهار قل ان طلقت في طهر كان الباقي منه وان قال قوما فاداء طهرها و طهرت الطهر الثاني كان قراء الثانية فاداء طهرها و طهرت الطهر الثالث حتى يروم الحيضة الثالثة كان قراء الثالثة وقد انقضت عدتها (الحاوي الكبير للعلامة الماوردي الشافعي كتاب العدة ۱۸۹/۱-۱۹۰ ط دار الفكر بيروت)

عدت و وفات میں ضرورت شدیدہ کے وقت عورت گھر سے نکل سکتی ہے

(سوال) عورت عدت میں ہے اور اگر وہ مختار نامہ عام نہ کرے تو اس کا مال ضائع ہوتا ہے اور مختار نامہ اس صورت میں ہو سکتا ہے کہ حاکم گھر پر آکر رجسٹری کرے گا اس کو اس کے سامنے پر دے میں ہو لانا ہو گا یا شرعاً اس کی اجازت ہے یا نہیں؟ المفتی نمبر ۲۵ عبدالحق صاحب صدر بازار دہلی ۵ ذیقعدہ ۱۳۵۳ھ ۳۰ جنوری ۱۹۳۶ء

(جواب ۳۹۶) عدت کے اندر ولنا بات کرنا تو منع نہیں ہے بلکہ اگر ضرورت ہو تو عورت رجسٹری کرانے کے لئے رجسٹری آفس میں بھی جاسکتی ہے۔ (۱) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

کافرہ عورت مسلمان ہونے کے بعد کسی مسلمان سے شادی کرے تو عدت گزارنی ضروری ہے یا نہیں؟

(سوال) ایک عورت قوم کھتری ہجر تقریباً ۳۰ سال آکر مسلمان ہوتی ہے اور بیان دیتی ہے کہ میرا پہلا خاوند عرصہ ایک سال سے فوت ہو چکا ہے میں اب مسلمان ہو چکی ہوں اگر شرع اجازت دے تو ایک شخص جس نے اس کو مسلمان کر لیا ہے اس کے ساتھ نکاح کر لوں لہذا اس کا نکاح کر دیا ہے کوئی شخص کہتا ہے کہ اس عورت پر عدت لازم ہے اور نکاح نہیں ہوا ہے۔ المفتی نمبر ۵۹ مستری حاجی عبدالرشید (بہاولپور) ۲۲ ذی قعدہ ۱۳۵۳ھ ۱۶ فروری ۱۹۳۶ء

(جواب ۳۹۷) اگر یہ قرار دیا جائے کہ وہ اسلام لانے کے وقت منکوحہ نہیں تھی بلکہ بتائی تھی تو اس پر کوئی عدت واجب نہیں لیکن اگر اسکو منکوحہ قرار دیا جائے تو اسلام لانے کے بعد قبول صاحبین اس پر عدت واجب ہے (۲) اب دیکھنا یہ ہے کہ اس کے بیان کو تنصیم کیا جائے یا نہیں؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ اسلام لانے کے بعد اس کے بیان کو ظن غالب صحیح سمجھا جائے تو نکاح جائز ہے اور اگر کذب کے قرائن قائم ہوں تو بعد عدت نکاح کی اجازت دی جائے۔ (۳) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

(۱) و معدنة موت تحرح في الحديد بن وتنت كثر الليل في منزلها لان نفقتها عليها فحتاج للخروج حتى لو كان عددها كتابتها حارت كالمطلقة فلا يحل بها الحرح فتح و حور في الفية حروجه لا صلاح ملا بد مه كزراعة ولا و كيل لها (در المختار مع هامش رد المختار) كتاب الطلاق باب اعدة فصل في الحداد ۳۳۶/۳ ط سعید کرائشی

(۲) دمية غير حامل طلقها ذمي او مات عنها لم تعد عد ابی حبیبة اذا اعتقد واذلک لانا امرنا بتركهم وما يعتقدون (در مختار) وقال في الرد وفي قول صاحبه مكاحها باطل حتى تعد بثلاث حیض (هامش رد المختار مع الشرح المختار) كتاب الطلاق باب العدة ۲۶۳/۳ ط سعید کرائشی

(۳) في الخانية قالت . اولد زوجي بعد النكاح وسعه ان يعمد علي حبرها ويتزوجها وان اخبرت بالحرمة بامر عارض بعد النكاح من رصاص طاري او نحو ذلك فان كانت ثقة اولم تكن ووقع في قلبه صدقها فلا بأس بان يتزوجها الا لو قالت كان مكاحي فاسد او كان زوجي عسي غير الاسلام لانها اكبرت بامر مستنكر اي لان الاصل صحة النكاح (هامش رد المختار) كتاب الطلاق باب العدة ۲۶۳/۳ ط سعید کرائشی



## عدت سے متعلق چند سوالات

(سوال) (۱) ۲۹ فروری ۱۹۳۶ء کو ایک شخص نے اپنی بیوی کو ایک طلاق روپر دو گولہاں دی اور تحریر بھی کر دی (۲) ۲ مارچ سے ۹ مارچ تک اس عورت کو حالت حیض رہی (۳) ۱۴ مارچ کو اس عورت کو دوسری طلاق تحریر کر کے بدون ثبت کرانے کو ایسی گولہاں اور غیر موجود گولہاں بھیج دی گئی جس کے دینے اور بچنے کو فریقین تسلیم کرتے ہیں (۴) ۲۸ مارچ سے ۴ اپریل تک حالت حیض رہی (۵) ۲۴ اپریل سے ۳۰ اپریل تک حالت حیض رہی (۶) ۲۰ مئی سے ۲۷ مئی تک حالت حیض رہی تیسری طلاق نہیں دی گئی مذکورہ واقعات کی روشنی میں سوالات حسب ذیل ہیں۔

(۱) ہمیں کالج میں پڑھایا گیا تھا کہ طلاق کے بعد عدت کی مدت تین طہر ہوتی ہے کیا یہ سلاطہ ۲ مارچ کو در دوسرے طہر ۲۸ مارچ کو اور تیسرا طہر ۲۴ اپریل کو ختم نہ ہو گئے۔

(۲) اگر ختم ہو گئے تو کیا طلاق وعدت ۲۴ اپریل کو مکمل نہ ہو گئیں؟ اگر مکمل نہ ہوئیں تو کس تاریخ کو مکمل ہوں گی؟

(۳) اگر تیسری طلاق نہ دی گئی ہو تو کیا وہ عورت عدت اور طلاق کے مکمل ہونے کے بعد بغیر کسی دوسرے شخص سے نکاح و فراغت شرعی حاصل کرنے کے اس پہلے شخص سے دوبارہ نکاح کر سکتی ہے یا نہیں؟

(۴) آیا ایک طلاق اور تین طہریں نہ موشی و ردو طہروں میں دو طلاق اور بعد تیسرے طہر کے انتقام تک نہ خاموشی سے اس شخص سے مکرر نکاح کے جواز پر کچھ فرق پیدا کرتی ہے؟

(۵) اگر ۴ اپریل سے ۲۴ اپریل تک کے درمیان عہدہ میں یعنی اس طہر میں تیسری طلاق دیدی جاتی تو پھر نکاح کب ختم ہو گا اور عدت کب ختم ہوتی۔ المستفتی نمبر ۸۳۴ شیخ غلام حیدر علی ایل ایل ٹی وکیں۔

۔ ہو رہائی کورٹ ۱۳ محرم ۱۳۵۵ھ ۷ اپریل ۱۹۳۶ء

(جواب ۳۹۸) (۱) طلاق کی عدت کی مدت احناف کے یہاں تین حیض ہیں اور شوافع کے یہاں تین طہر (۲) میں نے جو جواب دیا تھا وہ مذہب حنفی کے اصول کے موافق تھا ۲۴ اپریل کو بھی تین طہر ختم نہیں ہوتے کیونکہ اب عدت دوسری طلاق ۱۴ مارچ کے بعد سے لی جائے گی ۲۷ مئی کو دوسری طلاق کے بعد سے تین حیض ختم ہوں گے اور اس وقت عورت عدت سے اصول حنفیہ کے بموجب فارغ ہوگی۔ (۴)

(۲) ۲۷ مئی کو عدت ختم ہوگی اور اس تاریخ کو طلاق مکمل یعنی بائن ہو جائے گی۔ (۳)

(۱) واذا طلق الرجل امرأته طلاقاً تاماً او رجعاً او وقعت القرقة بينهما بغير طلاق وهي حرة ممن تحصن فعدتها ثلاثة افرأ لقوله تعالى "والمطلقات يتربصن بأنفسهن ثلاثة قروء .. والا قراء الحيض عندما وقال الشافعي الاطهار (الهداية) كتاب الطلاق" باب العدة ۴۲۶/۲ ط مكية شركة علمية ملتان

(۲) ومبدأ العدة بعد الطلاق وبعد الموت على الفور وتنقص العدة وان جهلت المرأة بهما اي بالطلاق والموت (الدر المختار) كتاب الطلاق" باب العدة ۴۲۰/۳ ط سعيد كراتشي

(۳) فاذا انقضت العدة ولم ير ارجعها بائن منه وقله السنة" كتاب الطلاق" بحث حكم الطلاق الرجعي ۴۲۶ ط دار الكتاب العربي بيروت

(۳) عدت کی تکمیل یعنی ۲۷ مئی گزرنے کے بعد عورت خود مختار ہوگی اگر چاہے تو زوج اول سے دوبارہ نکاح کر لے اور چاہے کسی اور سے تیسری طلاق نہ ہونے کی صورت میں طلاق بائن ہوتی ہے طلاق مغلظہ نہیں ہوتی اور طلاق بائن کے بعد نہ نف تجدیہ نکاح کرنا ہوتا ہے کسی دوسرے مرد سے نکاح کرنے کی اور پھر فراغت ہونے کی شوہر اول سے نکاح کرنے کے لئے حاجت نہیں ہوتی۔ (۱)

(۴) دو طہرہوں میں دو طہرہ قیس دے کر انقضائے عدت تک خاموش ہو جائے حق تجدیہ نکاح پر اثر انداز نہیں ہوتا۔ (۲)

(۵) اگر ۱۴ اپریل سے ۲۴ اپریل تک کے درمیانی عرصہ میں تیسری طلاق دیدی جاتی تو عدت کی ابتدا ۲۴ اپریل کو آئے والے حیض سے ہوتی اور ۲ مئی کو ختم ہونے والا حیض دوسرا حیض ہوتا اس کے بعد ایک اور حیض آئے پر عدت ختم ہوتی اور پھر شوہر اول کا حق تجدیہ بدو ن تحلیس ساقط ہو جاتا۔ (۳) محمد کفایت اللہ کان

حاملہ عورت کی عدت چھ کی پیدائش سے پوری ہوتی ہے

(سوال) زمانہ عدت وضع حمل چھ پیدا ہونے تک مانا جاتا ہے یا جب تک کہ عورت چالیس دن کا چلہ نہ کرے کیونکہ حاملہ کی عدت وضع حمل ہے۔ المستفتی نمبر ۹۴۵ عبد العلی خاں (ریاست بھرت پور) یکم ربیع الاول ۱۳۵۵ھ ۲۳ مئی ۱۹۳۶ء

(جواب ۳۹۹) چھ پیدا ہوتی ہی عدت ختم ہو جاتی ہے چالیس دن کا چلہ نہانا انقضائے عدت کے لئے لازم نہیں۔ (۱) محمد کفایت اللہ کان

غیر بدخولہ عورت پر عدت نہیں مگر جسکا شوہر مر جائے

اس پر بہر حال میں عدت ہے چاہے بالغہ: دیا بیاغہ

(سوال) منکودہ غیر موطوءہ کو طلاق دی جائے تو اس پر عدت نہیں اور صغیرہ متوفی عنہا الزوج پر عدت ہے اس کی یہ وجہ ہے المستفتی نمبر ۱۱۰۲ شیخ عبدالغنی صاحب (شیخ لاکھ پور) ۱۵ جمادی الاول ۱۳۵۵ھ ۱۳ ستمبر ۱۹۳۶ء

۱. ۱۰۱ کان الطلاق ہائے دون الثلاث فہ ان ہر وجہا فی بعدہ و بعد انقضائها ( الفتوی الہندیۃ کتاب الطلاق الباب السادس فی الرجعة فصل فیما تحل بہ المطفئة و ما یصل بہ ۴۷۲ ط مجاہدہ کوئٹہ )

۲. ایضا حوالہ سابقہ

۳. وان کان الطلاق ثلاثا فی الحرحہ او نسبی فی الامۃ لم تحل لہ حتی تنکح ورجا غیرہ نکاحا صحیحا و یدخل بہا ثم یصحہ او یسب عیدہ والا حل فیہ قولہ تعالیٰ " فان طلقھا فلا تحل لہ من بعد حی تنکح زوجا غیرہ " والمراد المطلقة الثالثة ( المبدیۃ کتاب الطلاق باب الرجعة فصل فیما تحل بہ المطلقة ۳۹۹ ط شریکۃ علمیہ ملتان )

۴. و فی حق الحمل مطلقا وضع جمیع حملہا لان الحمل اسم لجمیع ما فی البطن ( الدر المختار مع ہامش رد المحتار کتاب الطلاق باب العدۃ ۵۱۶ ط سعید کراچی )

(جواب ۴۰۰) متوفی حنا الزوج پر عدت براءت رحم کے لئے نہیں بلکہ خاوند کی موت پر اظہار حسرت کے لئے ہے اس لئے صغیرہ پر بھی واجب ہے۔ (محمد کفایت اللہ کان اللہ نہ دلی)

یہ حاملہ کا نکاح چہ کی پیدائش سے پہلے جائز نہیں

(سوال) سماء ہندہ کا عقد زید سے کیا گیا بلو جو دیکھ ہندہ حمل سے تھی اور کسی کو اس کے حاملہ ہونے کا علم بوقت نکاح نہ تھا اب زید کے گھر ہندہ کی لڑکی سات ماہ کی دو مہینے میں دن کے بعد پیدا ہوئی اب ہندہ سے دریافت کیا گیا کہ یہ لڑکی تمہارے خاوند زید کی ہے تو ہندہ نے جواب دیا کہ نہیں بلکہ غیر کی ہے لہذا مسئلہ شرعی کی ضرورت ہے کہ زید سے جو عقد ہوا تھا بلو جو ہندہ کے حاملہ من البغیر ہونے کے وہ عقد باقی رہ جائز ہے یا نہیں اگر نہیں تو تجدید نکاح زید سے ٹائیا کر دیا جائے یا نہیں جو کچھ حکم شریعت کے موافق ہو وہ تحریر فرما کر ثواب داریں حاصل کیجئے۔ المستفتی نمبر ۳۳۴ محمد اسماعیل صاحب (دلی) ۲۶ ذیقعدہ ۱۳۵۵ھ ۹ فروری ۱۹۳۷ء

(جواب ۴۰۱) سائل نے زبانی بیان کیا کہ ہندہ مطلقہ تھی پہلے خاوند نے طلاق دی تھی طلاق کے تین ماہ حد دوسرا نکاح ہو اور نکاح سے دو ماہ میں دن بعد چہ پیدا ہوا تو لازم ہے کہ حمل طلاق سے پہلے کا ہو کیونکہ طلاق سے پانچ ماہ میں دن بعد چہ کی وادعت اسی کی مقتضی ہے (۱) اس لئے دوسرا نکاح اندرون عدت واقع ہو اور ناجائز ہو لا۔ اب پھر از سر نو نکاح کرنا لازم ہے زید کے ساتھ از سر نو نکاح کر دینا درست ہے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ نہ دلی

تا باغہ مطلقہ پر بھی خلوت کے بعد عدت ہے

(سوال) زید کی شادی ہندہ سے ہوئی زید ہندہ کو رخصت کرا کے گھر لے گیا ہندہ اس وقت باغہ تھی تا باغہ ہونا زید کو لا رہا، والدین کو ناگوار و نا پسندیدہ خاطر ہوا پانچ چھ روز کے بعد ہندہ اپنے ماں باپ کے گھر پہنچائی گئی اس کو عرصہ زائد ایک سال قریب ۷ ماہ کے ہوتا ہے کہ ہندہ اپنے ماں باپ کے مکان میں ہے زید نے اس کی کوئی خبر نہ لی پھر اس عرصہ میں اس نے دوسری شادی بھی کر لی اب اگر زید نے ہندہ کو تحریری طلاق نامہ بائیں مضمون کہ ہم نے تم کو ایک جلسہ تین صدق دیدی مکھ بھیجے دریافت طلب امر

(۱) والعدۃ للموت اربعة اشهر وعشر من الايام بشرط بقاء الکاح صحیحاً الى الموت وظلت اولاً ولو صغیراً او کتابة تحت مسلمہ الذکر المختار مع هامش رد المحتار کتاب الطلاق باب العدۃ ۳/ ۵۶۰ ط سعید کراتشی، وقال ایضاً اذا کانت معتدة او موت وان مرقہ المطلق او المیت ترکہ لاد حق الشرع اظهاراً للناسف علی قورات الکاح الذکر المختار مع هامش رد المحتار کتاب الطلاق باب العدۃ ۳/ ۵۳۱ ط سعید کراتشی (۲) واداً تروجت المعتدة بزوج آخر لم جاءت بولد ان جاءت به لا قل من سنین مد طلقها الاول او مات ولا قل من سنة اشهر مد تزوجها الثاني فلولد الاول (الفتاویٰ الہندیۃ کتاب الطلاق الباب الخامس فی العدۃ ۱/ ۵۳۸ ط مکتبہ مسجدہ کوئٹہ)

(۳) ولا يجوز للرجل ان يتزوج زوجة غيره وكذا المعتدة هكذا فی السراج الوهاج (الفتاویٰ الہندیۃ کتاب الکاح اسباب السادس فی بیان المحرمات) القسم السادس المحرمات التي يتحقق بها حق العیر ۱/ ۲۸۰ ط مکتبہ کوئٹہ

یہ ہے کہ بندہ سر الٹنی تو حسب دستور زمانہ دو ایک شب تو خضوت ضرور ہونی ضروری ہے تاہلہ ہونے کے  
بے نہ ہونی ایسی صورت میں بندہ کو عدت گزارنا ضروری ہوگا نہیں؟ المستفتی نمبر ۱۳۴۸۔

سید نسیم الدین صاحب (مطلع مو تکبیر) ۱۱ ربیع الاول ۱۳۵۶ھ ۲۲ مئی ۱۹۳۷ء

(حواص ۴۰۲) بندہ کو عدت گزارنی ہوئی کیونکہ مرہطہ کی خضوت میں عدت لازم ہوئی اور حکم کا مدار  
وقت پر ہے اور محض فقہاء نو سال کی لڑکی کے ساتھ خضوت کو صحیح اور دلی کے حکم میں قرار دیتے ہیں  
عدت خضوت فاسدہ میں لازم ہوتی ہے۔ ۱۰ محمد کفایت اللہ کان ائدہ لہ دلی

آر دو ماہ پانچ دن میں تین حیض آچکے ہیں تو عدت ختم ہوگئی

(سوال) زیر نے اپنی عورت منکوحہ مسماۃ کو تین طلاق سہہ کررہا اور گولہ بان کے دے کر عدالت میں  
بذریعہ وکیل طلاق نامہ تحریر کر دیا کہ میں نے اپنی عورت مسماۃ فدا بنت فدا کو بموجب قانون شرعی کے  
تین طلاق دیدی ہیں اور اپنے لوہ پر حرام کر دیا ہے آتے میرا کوئی تعلق زوجیت کا عورت مذکورہ کے  
ساتھ نہیں ہے بعد گزارنے ایام عدت کے جہاں چاہے نکاح کر لے بعد گزرنے ۲ ماہ پانچ دن کے عورت  
نے کہا کہ مجھے تین حیض گزر چکے ہیں جس گنہ میں مطلقہ عدت پوری کر رہی تھی اس گھر سے بھی بعد  
تحقیق معلوم ہوا کہ تین حیض واقعہ سے ختم ہو چکے ہیں لہذا بعد طلاق کے تین حیض جو کہ ۲ ماہ پانچ دن کے  
اندر ختم ہو چکے ہیں نکاح کر دیا گیا بعد نکاح کے چند لوگوں نے شبہ زائل دیا کہ یہ نکاح درست نہیں ہے  
یہ گنہ عدت مطلقہ کی تین ماہ دس دن ہے بعد گزرنے تین ماہ دس دن کے نکاح ہونا چاہیے تھا لہذا بعد تحقیق  
پر عدت مطلقہ کی عدت سے اور نکاح کے صحیح ہونے یا نہ ہونے سے مطلع فرمایا جائے۔ المستفتی  
نمبر ۱۵۱۲ پیش امام عمل میر صاحب پوچھنے فی ۱۰ ربیع الثانی ۱۳۵۶ھ ۲۰ جون ۱۹۳۷ء

(حواص ۴۰۳) عدت مطلقہ کی تین حیض سے پوری ہو جاتی ہے۔ اور دو ماہ پانچ دن میں تین حیض آسکتے  
ہیں لہذا جب کہ عورت نے کہا کہ مجھے تین حیض آچکے اور عدت اتی تھی کہ اس میں تین حیض آسکتے تھے تو

(۱) والعدۃ فی حق من لم تحض حرة وہ او ولد لصبر ما لم تلغ او کبر ما بلعت من الایاس او بلعت بالنس ولہ  
بحضی ثلاثہ اشهر ان وطئت فی الکفر ولو حکما کالحلوۃ ولو فسدۃ کما مر (در مختار) وقال فی الرد (قرئ بان  
سمع سماعا) وقیل سماعا مقدم السیاس علی الیاء الموحدة و فی الفتح والاول اصح وهذا بیان حق یمکن فیہ بلوغ الانثی  
وعنده سلك نعل لصح والبحر والنیر لا یعلمہ من حکم من زاد سہا علی ذلک و لم تلغ بالنس و تسمى المراجعة وقد  
ذکر فی الفتح ان عدتها ایضا ثلاثة اشهر وہی من لم تلغ نسعا (ہامش رد المحتار مع الدر المختار) کتاب  
الطلاق باب العدد مطلب فی عدة الصغرة المراجعة ۳ ۵۰۷ ط سعید (۲) وقدرت الاطافة بالبلوغ وقیل بالنس  
(ہامش رد المحتار) کتاب النکاح باب المہر مطلب فی حکم الحلوۃ ۳ ۱۱۴ ط سعید کرتشی (۳) ونحو العدد  
محررہ وان کانت فاسدة لان تصریحہم بوجوبہا بالحلوۃ الفاسدة شامل لحلوۃ النسی کذا فی البحر من باب العدد  
(در من رد المحتار) کتاب النکاح باب المہر مطلب فی حکم الحلوۃ ۳ ۱۱۴ ط سعید (۴) وہی فی حق حرة ولو  
کذا فی بحث مسند نجیح لطلاق ولو رجعی او فسخ جمیع اسبابہ بعد الدخول حقیقۃ او حکما ثلاث حیض  
کو من لعدم تحریر الحیض (الدر المختار مع ہامش رد المحتار) کتاب الطلاق باب العدد ۳ ۵۰۴ ط سعید کرتشی  
(۵) سبب انشاء عدت کے لام یؤتیہ نہ ۳ ۵۰۴ ط سعید کرتشی (۶) ہامش رد المحتار میں کے نزدیک لازم آتا ہے کہ عدت  
در ما حیض فاقبھا لحرۃ سنون یوما ودر مختار (۷) وقال فی الرد (قوله سنون یوما) فیجعل کانیہا طلقھا فی الطھر بعد الوطء  
و بعد لھا اقل الطھر خمسة عشر لانه لا عانة لا کثر (۸) اوسط الحیض خمسة لان احتماعا الفلہما مادر و عدہما اقل  
مدۃ یصدق فیہا الحرۃ تسعة و ثلاثون یوما ثلاث حیض تسعة ایام و طہران ثلاثی (ہامش رد المحتار مع الدر المختار)  
کتاب الطلاق (۹) باب العدد ۳ ۵۲۳ ۵۲۴ ط سعید کرتشی



الی قوله او من جنس واحد كالمطلقة اذا تزوجت في عدتها فوطيها الثاني و فرق بينهما  
تداخلاً عندنا ونحوه في رد المختار (۱) من باب العدة عن الدرر تعليقاً على قوله في المتن اذا  
وطئت المعتدة بشبهة ولو من المطلق - ان عبارتوں سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ عدت میں نکاح  
ہو کر وطی کر لے تو یہ وحی باطن ہوگی اور اس میں جدید عدت مستثنیٰ لازم ہوتی ہے اہل اول عدت کو دوسری  
میں مدغم کر کے تدخّل سے دونوں کو تمام کیا جائے گا قال فی المختار (۱) ص ۱۴۷ تجب عدة اخرى  
وطي المعتدة بشبهة الخ . معلوم ہوا کہ وطی باطن بھی موجب عدت ہے۔

(۳) مذکورہ بالا عبارتوں سے یہ بھی معلوم ہوا کہ طلاق کے وقت سے تین حیض پورے کر لینا نکاح ٹھنی کی  
صحت کے لئے کافی نہیں بلکہ نکاح اس جو کہ ایک حیض کے بعد ہو وہاں سے عدت پوری نہ ہو جائے علی  
تفصیل سیاتی پس بصورت مذکورہ محررہ سبب نکاح ٹھنی جو طلاق کے وقت سے تین حیض پورے نہ کر  
نرا دیا ہے وہ بھی نکاح فاسد ہی ہو کیونکہ مبدء عدت طلاق دینے کا وقت اس صورت میں نہیں ہے نہ نکاح  
اول جو ایک حیض کے بعد ہو اور اس میں وطی باطن ہوئی اس کے بعد مشارقت کر اگر عدت پوری کی جاتی اور اس  
کے بعد نکاح کیا جاتا جب صحیح ہو تا تو ہذا نکاح ٹھنی بھی قبل از تمام عدت ہی ہو کر فاسد ہوگا قال فی الدرر  
المختار (۲) من باب العدة و مبدء ها (ای العدة) فی النکاح الفاسد بعد التفريق . وطی باطن نکاح  
فاسد میں مستقل موجب عدت ہے یہاں سے تین حیض پورے کر لئے جاتے جب نکاح ٹھنی درست ہوتا  
صرف طلاق کے وقت سے پورے کر لینے کافی نہیں بلکہ نکاح اول جو ایک حیض کے تمام پر ہوا ہے اس میں  
بھی وطی سے عدت جب شروع ہوتی کہ زوجین میں تفریق ہو جاتی اور تفریق کرانے کا لزوم فقہاء کی  
تہیمات سے معلوم ہوتا۔ کما نقله عن الدرر المختار (۱) و مبدئها فی النکاح الفاسد بعد التفريق  
و سیاتی تمامہ اب نکاح ٹھنی کا فساد دو وجہ سے ہوا کہ (۱) عدت طلاق کے وقت سے پوری نہ گئی جائے  
ضروری یہ تھا کہ نکاح فاسد اول سے عدت پوری کی جاتی (۲) جب کہ مفارقت بین الزوجین نہیں پائی گئی اور  
نہ مشارکت کما بینہ بلکہ مسترا خود بخود ہی کا سنا تعلق قائم رہا تو اب عدت سوائے وجود شرط کیسے پوری مانی گئی۔

(۳) معلوم ہو چکا کہ نکاح ٹھنی بدو نہ تمام عدت ہوا ہے شرعاً یہ نکاح بھی مثل اول فاسد ہو گا نہ ٹھنی  
نے جو صرف تین کے عدد پر کفایت کی ہے اور یہ تفتیش نہیں کی کہ تین نکاح فاسد اول سے ہیں یا طلاق سے  
یا طلاق سے تین پورے کر لینے پر کفایت کی ہے وہ اس کی غلطی ہے نیز بد مفارقت بدلا مشارکت حقوق زوجیت  
قائم رہتے ہوئے عدت پوری مان لینا یہ بھی احکام شرعیہ میں مبالغہ نہ اس چشم پوشی سے نکاح جو ہوا ہے  
برکت صحیح نہیں۔

(۱) الدر المختار مع هامش رد المحتار کتاب الطلاق باب لعدة ۳ ۱۸ ط سعید کمر تنسی

(۲) کمر الدفین بلسفی کتاب الطلاق باب العدة ص ۱۴۴ ح مکہ مدنیہ ماب

(۳) الدر المختار مع هامش رد المحتار کتاب الطلاق باب العدة ۳ ۲۲ ط سعید کمر تنسی

(۴) المصدر السابق

فإن لم رد المختار... من باب العدة معلقاً على قول الماتن و مدنها في النكاح الفاسد  
 بعد التفريق السبب الموجب للعدة شبهة النكاح و رفع هذه الشبهة بالتفريق فلا يضرب سارعه  
 في العدة ما لم ترفع الشبهة بالتفريق كما في الكافي وغيره انتهى بحذف بعضه بالفتاء في  
 ان صورت میں متارکت پر بھی کفایت کرنے سے یعنی اگرچہ مفارقت نہیں ہوئی لیکن خاوند نے زہنی انکار  
 متارکت زوجہ سے کر دیا ہے تو بھی مدت شروع ہو سکتی ہے صورت حاضرہ میں نہ مفارقت ہوئی نہ اظہار  
 متارکت نہیں عدت کیلئے صحیح ہوں۔ قال فی الدر المختار (۱) عطفاً علی قوله التفريق المذكورة  
 سابقاً او المتاركة ای اظہار العزم علی ترك وطئها بان يقول بلسانه تركك ولا وطئ و نحوہ  
 اس سے معلوم ہوا کہ صرف قصد متارکت قلبی طور سے بھی کافی نہیں جب تک کہ ظاہر اس پر نہیں ہو  
 اور وہ اظہار لسانی ہے سو بدون اظہار لسانی عدت نہیں شروع کی جائے گی کفر میں جو صرف عزم ترک کہہ دیا  
 ہے اس سے اظہار عزم مراد ہے۔ کما بہ علیہ فی رد المختار هناك قال فی العایة علی هامش  
 الفتح ۳ ص ۲۸۷ ج ۳- والعزم امر باطن لا یطلع علیه وله دلیل ظاہر وهو الاخبار بذلك  
 مان یقول تركك و طأها او نحوہ فی الفتح۔ اس سے معلوم ہوا کہ اذہاج فاسد اول کے بعد جب تک  
 تفریق نہیں ہوئی اور نہ اظہار متارکت قوال ہو یا بعد برادر ازدواجی تعلقات ولسرہ رہے ہوں اور نہ ہی خاوند کی  
 طرح رہتے ہوئے عدت نہیں شروع ہو سکتی۔ ولذا قال فی الفتح (۲) ص ۲۸۷ ج ۳ لا نثبت العدة  
 مادام التمكن علی وجه الشبهة قائماً ولا یقطع التمكن كذلك الا بالتفريق او المتاركة صریحاً  
 فی اصل سوال سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ نہ ان کی رہائش میں نہ ہی کی طرح ہوتی چلی آتی ہے کوئی متارکت  
 یا مفارقت ان میں نہیں ہوئی تو اب نکاح ثانی عدت کے تمام پر جو سمجھا گیا ہے وہ غلط ہے عدت بدون ان نہ کورہ  
 دو صورتوں کے تمام نہیں ہو سکتی نہ نکاح ثانی بھی قبل تمام عدت ہی ہوا ہے لہذا زوجین کو چاہیے کہ آپس میں  
 مفارقت کر کے تین حیض پورے ہو کر نکاح کر لیں لہذا عدت جمعی سے معتبر ہوگی کہ تفریق ہو جائے یا  
 قوی متارکت لیکن صرف قوی متارکت پر اکتفا کر کے نکاح غیر معتد ہوگا کیونکہ نکاح یعنی زوج لاچ فسخ  
 مفراط اس قابل نہیں کہ اس پر اکتفا کیا جائے کہ یہ حدود شرعیہ پر برادر قائم ہوگا ازدواجی تحقق سے اجتناب  
 یہ ہوگا ولہذا التیقین سے عدت پوری ہوئی چاہیے اور نکاح جدید کران چاہیے اور تفریق اور متارکت کے  
 بدون جو نکاح ہو او فاسد ہے اور نکاح میں فاسد اور باطل ایک ہی حکم رکھتے ہیں۔ من باب العدة قال فی  
 رد المختار (۱) فی بیان الفرق بینہما و عدمہ لا فرق بین الباطل والفاسد فی النکاح بخلاف  
 البیع کما فی نکاح الفتح والمظومة (۱)۔ جزئیات فقہاء بھی اسی کو چاہتے ہیں۔ والله اعلم

۱۔ هامش رد المختار کتاب الطلاق باب العدة ۳/ ۵۲۲ ط سعید کراچی

۲۔ الدر المختار مع هامش رد المحتار کتاب الطلاق باب العدة ۳/ ۵۲۲ ط سعید کراچی

۳۔ العایة مع هامش الفتح للعلامة اکمل الدین محمد بن محمود البزنجی کتاب الطلاق باب العدة ۴/ ۳۳۰ ط مکتبہ  
 مصطفی النائی الحلبي بمصر

۴۔ فتح القدیر شرح الشہادۃ لابن الہیثم کتاب الطلاق باب العدة ۴/ ۳۳۱ ط مصطفی النائی الحلبي بمصر

۵۔ هامش رد المختار کتاب الطلاق باب العدة مطلب فی النکاح الفاسد والباطل ۳/ ۵۱۶ ط سعید کراچی

(جواب ۴۰۴) (از حضرت مفتی اعظم نور اللہ مرقدہ) جو الموفق عدت طلاق میں معتدہ نے زید سے جو نکاح کیا وہ نکاح فاسد ہوا کیونکہ معتدہ الغیر سے عدت کے اندر نکاح کرنا حرام ہے۔ اس نکاح فاسد کے بعد زید نے منکوحہ سے وطی کر لی یہ واپسی بالحبہ واقع ہوئی اور اس کی وجہ سے اس عورت پر ایک اور عدت واجب ہو گئی۔ اس عدت کی ابتداء تفریق یا مٹا کر سے ہوگی۔ اب عورت پر (بعد بطریق اومٹا کر) دو عدتیں ہیں اور ان دونوں میں تداعی ہو جائے گی پہلی عدت حاق کی حق زوج اول ہے دوسری عدت وطی بالحبہ کی حق زوج ثانی ہے جب پہلی عدت ختم ہو جائے گی تو زوج اول کا اور اس کے حق کا تحقق ختم ہو جائے گا زوج ثانی کی عدت باقی ہوگی اس زمانہ میں اگر زوج ثانی کے علاوہ کوئی تیسرا شخص نکاح کرے تو نکاح فاسد ہوگا کیونکہ شخص ثالث کا نکاح معتدہ الغیر سے واقع ہوگا جو حرام ہے۔ لیکن اگر زوج ثانی جس کی عدت میں تھی وہی تجدید نکاح کرے تو یہ جائز ہے کیونکہ ہر شخص اپنی معتدہ سے ایام عدت کے اندر نکاح کر سکتا ہے جب کہ عدت طلاق مغفلہ کی نہ ہو اور بعد عدت اس عورت سے نکاح حال ہو تو عدت کے اندر اور عدت کے بعد دونوں حالتوں میں نکاح جائز ہے۔ وبکح مباحۃ بما دون الثلاث فی العدة و بعدھا بالا جماع و منع غیرہ لاشتباه النسب (در مختار) ۱۵۱، حرمة النکاح فی العدة وان کانت فی الایة عامة لکن خص منها الزوج بالا جماع فانه یتزوج معتدته بما دون الثلاث (حاصل مافی رد المحتار) نکح معتدته نکاحاً صحیحاً ولو من فاسد (در مختار) ۱۰۶، هذا صریح فی انه یصح نکاح المعتدۃ بزوجھا الذی وجبت العدة لحضہ علیھا۔

پس صورت مسئلہ میں زید نے دوسرا نکاح اگر زوج اول کی حاق کی عدت پوری ہو جانے کے بعد کیا ہے تو دوسرا نکاح صحیح ہو گیا ہاں زید کے علاوہ کوئی تیسرا شخص اس عورت سے نکاح کرتا تو تفریق یا مٹا کر سے بعد ایک عدت اور گزارنے کے بعد وہ نکاح صحیح ہوتا۔ محمد کفایت اللہ کان ائد لہ دہلی

عورت ایام عدت میں کہیں جا سکتی ہے یا نہیں؟

(سوال) کوئی عورت مطلقہ دوسرا خوند کرنے کے لئے اپنی عدت میں کسی مقررہ مکان میں بیٹھے وہاں

(۱) ان نکاح منکوحۃ الغیر و معتدۃ فلم یقل احد بحواہہ ہم یعقد اصلاً (ہامش رد المحتار) کتاب الطلاق باب العدة مطلق النکاح الفسد والباطل ۱۶۹/۳ ط سعید کراچی

(۲) واداً طلت المعتدۃ بشبهة ولو من المطلق وجبت عدة حری لحدود و النسب و تداخلنا والعربی من الحصص منہما (المر المختار مع ہامش رد المحتار) کتاب الطلاق باب العدة ۱۶۹/۳ ط سعید کراچی

(۳) و مدھا فی النکاح الفسد بعد التعریف من الفدھی سنہم ثم لو وطنھا حد حوہہ وغیرھا از المتارکۃ ہی اشیاء لعم من الروح علی توت وطیھا بال یقول لمساتہ ترکک بلا طء و حوہہ و الدہ المختار مع ہامش رد المحتار کتاب الطلاق باب العدة ۱۶۹/۳ ط سعید کراچی

(۴) لا یجوز للرجل ان یروح زوجۃ غیرہ وکذا المعتدۃ ہکذا فی السراج الوہاح الفتاوی الہندیہ کتاب النکاح باب الثالث فی بیان المحرمات القسم السادس المحرمات التي یعتلئ بہا حق العبر ۲۸۰ ط ماحدۃ کونہ

(۵) المر المختار مع ہامش رد المحتار کتاب الطلاق باب الرجوع ۴۰۹ ط سعید کراچی

(۶) المر المختار مع ہامش رد المحتار کتاب الطلاق باب العدة ۴۰۴ ط سعید کراچی



ت ۱۰۰۔ کہ مکان میں ویسے ہی خالی تھیں کے لئے جاوے تو عدت میں نقصان ہو گیا نہیں کہ پہلے دن عدت میں شمار نہ جائیں گے یا نہیں اگر عدت نوٹی ہے اور نئے سرے سے عدت کے دن شمار نہیں کئے اور پہلے کے دن شمار کر لئے، یعنی تین حیض کن لئے اور نکاح کر لیا تو یہ نکاح ہو گیا یا نہیں یا پھر سے عدت کر کے اہن کیا جائے گا؟ المستفتی نمبر ۱۸۱۸ آدم محمد یوسف (بہرائی) ۲۴ ربیع الثانی ۱۳۵۶ھ ۲۸ جمادی الثانی ۱۹۳۷ء

(جواب ۴۰۵) بلا ضرورت مطلقہ کو اپنے گھر سے باہر نہیں جانا چاہیے (۱) لیکن اگر چلی جائے تو عدت کے دن از سر نو شمار نہیں کئے جاتے گزرے ہوئے دن بھی عدت میں شمار کئے جاتے ہیں گے اور سب دن شمار کر کے عدت پوری ہو جائے پر نکاح جائز ہو گا۔ (۲) محمد کفایت اللہ کان اللہ ولی

عدت ختم ہونے پر نکاح کر لیا، معذور ہوا کہ حمل ہے تو عدت کا کیا ہو گا اور نکاح صحیح ہو لیا نہیں؟

(سوال ۱) (۱) زید نے ایک عورت سے جس کے اوپر سے پہلے شوہر سے موجود ہیں عدت گزر جانے کے بعد نکاح کیا اس وقت حمل کا کوئی اثر معذور نہیں ہوا مگر پچھ ماہ کے بعد ایک لڑکی پیدا ہوئی وضع حمل کے بعد بھی صرفین ایک ہی مکان میں رہیں پچھ ماہ کے دن شوہر کی طرح زندگی گزارتے رہے تقریباً دو برس کے بعد زید ایک کافی چائیو اور چھوڑ کر اپنی ملک سے ہوا زید نے اپنے پیچھے بھی بیوی چھ اور بھانجہ چھوڑا بیوی کی والدہ جتنی زید کی کن زید کی زندگی میں ہی فوت ہو چکی تھی لہذا زید کا نکاح باقی رہا یا نہیں (۲) زید کا تہذیب نکاح زنی گھس لیا نہیں (۳) طرفین کا بااقتدیا نکاح زن و شوہر کی طرح زندگی گزارنا کیسا گھس۔ (۴) تقسیم جائیداد کا کیا صلہ؟ المستفتی نمبر ۱۸۳۹ مولوی محمد امجد صاحب مدرسہ فیض الغریب ۲۶ ربیع الثانی ۱۳۵۶ھ ۳۰ ستمبر ۱۹۳۷ء۔

(جواب ۴۰۶) عورت کی عدت گزر جانے کے کیا مراد ہے یعنی خلوت کی موت پر چارہ دوس روز گزرنے کے بعد نکاح کر لیا تھا تو گویا شوہر لوں کی وفات کے فورا نو مہینے کے بعد چھ ہوا تو یہ چھ شوہر اول کا چھ قرار پائے گا اور نکاح کا عدت کے اندر معتقد نہ بنا قرار دیا جائے گا ورنہ نکاح ناجائز ہو گا ہاں اگر شوہر اول کی موت پر

۱۔ وبعد ان انی معتد طلاق و موت فی بیت و حث فیہ ولا یحرج احد منہ لا ان تخرج او ینھم الممل و تحاف سہامہ او تلف مدلیہ او لا یحد کراء البت و یحد ذلک من الصرورات فتخرج لا قرب موضع الہ (الدر المختار مع رد المحتار کتاب الطلاق باب لعدۃ ۳۶۳ طبع سعید گرائی)

۲۔ قل اللہ تعالیٰ ولا تعزمو عتدہ البت حتی یملہ الکتاب احمد (المقرۃ ۲۳۵)

۳۔ و دائرۃ حث المعتدہ بزوج حرم حثا، ت بولہ ان حثا، ت بہ لا کثر من ستین منہ طلقہ الاول او مات و لا فی من سنۃ اشہر منہ تزوجہا الذی قالوہ لا لاول، الفتاویٰ الہیئۃ کتب الطلاق، البت الحدیس عشر فی ثبوت البت ۳۸۱ طبع ماہدہ کوہہ

۴۔ ان نکاح منکوحۃ العسر و المعتدہ فیہ غل احمد حواردہ فلم یعقد اصلا وھمیش رد المحتار کتاب الطلاق باب لعدۃ مطلب فی البت ح الثامہ و لا علی ۳۶۳ طبع سعید گرائی







سے پہلے نکاح جائز نہیں۔ محمد کنیت اللہ کان اللہ لا علی

عدت کے دوران جو نکاح ہوا وہ صحیح نہیں اور جو بعد میں ہوا وہ صحیح ہے

(سوال) مسماۃ بول کو اس کے شوہر نے تین طلاق تحریری کاغذ ایک روپیہ پر دیدی تھی بعد عدت وہ میرے نکاح میں آگئی اب عرصہ ۷ ماہ کا ہوا۔ وہ میرے یہاں سے پھر شوہر لول فتح محمد کے پاس چلی گئی اور غیر طلاق اور بغیر نکاح کے وہ اس کے پاس ہے اور مسماۃ بول کے لڑکا ایک سال گود میں ہے بعد چھ ہونے سے مسماۃ کو رے ایم حیض عرصہ ۷ ماہی تین سال کے بعد آیا کرتے ہیں جس وقت مجھ سے نکاح ہوا اس کو حلاق کے وقت سے عرصہ تین ۷ ہویا کچھ یعنی عدت حلاق تین ۷ ہویا چکے تھے لہذا وہ عورت میرے نکاح میں ہے یا نہیں اور میرا نکاح درست ہے یا نہیں اب اس کا شوہر لول فتح محمد یہ کہتا ہے کہ میں اس کو روزیہ دیتے ہوں اور اپنے بچوں کی پرورش کرانا ہوں کیا بغیر میری رضامندی وہ اپنے بچوں کی پرورش کر سکتا ہے یا نہیں؟ المستفتی نمبر ۲۲۲۳ نظیر خال سپی ریاست جئید ۲۲ ذیقعدہ ۱۳۵۶ھ م ۲۵ جنوری ۱۹۳۸ء

(جواب ۴۱۳) عدت تین حیض آنے سے پوری ہوتی ہے اگر شوہر لول کی طلاق کے بعد تین حیض آچکے تھے تو تمہارا نکاح درست ہو گیا تھا اور اس صورت میں شوہر لول کو یہ حق نہیں کہ وہ اس عورت کو تمہاری اجازت کے بغیر بچوں کی پرورش کے لئے رکھ سکے لیکن اگر شوہر لول کی طلاق کے بعد اس کو تین حیض نہیں آئے تھے کہ تم نے نکاح کر لیا تو وہ نکاح عدت میں ہونے سے ناجائز ہوا، تمہیں ازم ہے کہ سے علیحدہ کر دو۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لا علی

عدت کے بارے میں ایک جواب پر اشکال اور اس کا جواب

(سوال) ہندہ سے ضوت صحیحہ وضع ہو چکی ہے، احد کو لا جہا جاتی ہندہ اپنے والدین کے گھر مقیم رہی پورے تین برس میں ہندہ کو خاوند نے مس تک نہیں کیا اور تین برس کے عرصہ میں ہندہ سے کوئی اولاد ہوئی بعد تین برس ہندہ کو حلاق دی تو بتاب نے ہندہ پر تین حیض عدت واجب قرار دی اور علت عدت حضور نے اظہار حزن و سوگ تحریر فرمائی۔ جو بلا گزارش ہے کہ صورت مذکورہ میں ہندہ تو قید سے آزاد ہوئی

۱۔ ام مکاح مسکوحۃ الغیر و معدنہ . فلم یقل احد بحوازہ فلم ینقصد اصلا (ہامش رد المحتار کتاب الطلاق باب العدة مطلب فی النکاح الفاسد و الباطل ۵۱۶۳ ط سعید کراچی)  
۲۔ وہی فی حق حرۃ ولو کتابیہ بحسب مسم تحسب لطلاق ولو رجعیاً او فسخ بجمیع اسبابہ . . . بعد الدخول حیضاً او حکم ثلاث حیض کواحد (الدر المختار مع ہامش رد المحتار کتاب الطلاق باب العدة ۵۰۴، ط سعید کراچی)

(۳) ام مکاح مسکوحۃ الغیر و معدنہ . فلم یقل احد بحوازہ فلم ینقصد اصلا (ہامش رد المحتار کتاب الطلاق باب العدة مطلب فی النکاح الفاسد و الباطل ۵۱۶۳ ط سعید کراچی) وقال فی الہندیۃ لا یجوز للرجل ان ینزوج زوجۃ غیرہ و کذا المعدنۃ حکما فی السراج الوہاج (فتاویٰ الہندیۃ کتاب النکاح الباب الثالث فی بیان المحرمات القسم السادس المحرمات الیٰی تتعلق بها حق الغیر ۲۸۰۱۱ ط مکیہ ماحدیہ کوئٹہ)

کیونکہ خاوند نے تین برس نان و نفقہ وغیرہ تک ایک کوڑی بھی نہیں دی تو یہ تفرقہ ہندہ کے لئے نعمت غیر مترقبہ ہے اور مرثوہ نجات۔ تو اب حزن و سوگ کا اظہار خلاف عقل و خلاف قیاس ہے ملت تحریر نرہ جناب کی مقصود ہے لہذا معلول کا مفقود ہونا اظہار من القس ہے اس لئے وجوب عدت ملط ہے۔

المستفتی نمبر ۶۶۲۳ شہر محمد عباسی ۲۵ جمادی الاول ۱۳۵۹ھ ۲ جولائی ۱۹۳۰ء

(جواب ۴۱۴) میرے پہلے جواب کی نقل آپ بھیجتے تو میں دیکھتا کہ میرے پورے جواب کا مطلب کیا تھا۔ غالباً آپ نے یہ لکھ ہوگا کہ عدت کا تقرر براءت رحم کے لئے ہوا ہے پس جب کہ ایسی صورت ہو کہ ملوک کا شہ نہ ہو مثلاً عورت کئی سال سے خاوند سے جدا ہو تو اس پر عدت واجب نہ ہونی چاہیے اس کے جواب میں غائبانہ میں نے لکھا ہوگا کہ وجوب عدت کے صرف یہی وجہ نہیں ہے کہ براءت رحم معلوم ہو جائے بلکہ عدت واجب ہونے کی ایک حکمت یہ بھی ہے کہ براءت رحم معلوم ہو جائے اور یہ بھی کہ نکاح کا تعلق جو ایک فطری تعلق اور نظام عالم کی بقاء و ترقی کا کفیل ہے اور دوام کا مستحق ہے اور جب یہ منقطع ہو تو موجب افسوس ہے یہ قطع اگر شہر کی موت کی وجہ سے ہو تو زوجہ پر خواہ وہ صغیرہ یا آکرہ ہو سوک بھی لازم ہے اور طلاق کی وجہ سے ہو تو جب بھی فی حدیث افسوس اور اظہار حزن کا موجب ہے۔ اگرچہ خاص حالات میں خاص عورت کے لئے یہ قطع تعلق موجب مسرت اور سبب نجات ہی ہو گیا ہو چونکہ اصل فطرت کے تقاضے اور اس کے موجبات کا یہ کے موافق احکام وضع کئے جاتے ہیں جن بات کی خصوصیات کا لحاظ نہیں کیا جاتا اس لئے حکم کلی ہے کہ مدخولہ عورت کو جب طلاق دی جائے تو اس کو تین حیض کی عدت گزارنی ہوگی اور اس حکم کلی کی دلیل اور ملت یہ آیت ہے والمطلقات یتربصن بانفسھن ثلثة قروء (۱) اور مطلقہ غیر مدخولہ کو اس حکم سے دوسری آیت نے علیحدہ کر دیا ہے وہ یہ ہے۔ اذا نکحت المؤمنات ثم طلقتموهن من قبل ان تمسوهن فما لکم علیھن من عدة تعتدنہا (۲) محمد کفایت اللہ کا انشاء دلی

جس عورت کو طویل عرصے سے حیض نہ آتا ہو اس کو امام مالک کے مسلک پر عمل جائز ہے یا نہیں؟

(سوال) ایک عورت تین سال عروالی جس سے تین بچے بھی پیدا ہوئے و ورس سے حیض اس کا منقطع ہو گیا پھر شوہر نے تین طہ قیس دیدیں اس صورت میں بقول امام مالک تین مہینے عدت کر کے زوج عانی اختیار کر لیا تھا پھر زوج عانی کو طلاق دیئے ہوئے نو دس مہینے گزر گئے بلکہ کچھ زائد مگر بنوہ قطعاً حیض حال ہے

(۱) تعد مکلفہ مسلمة ولو امة مکوۃ بکاح صحیح وان امرھا المطلق والمیت بترکہ لانہ حق الشرع اطہار النفس علی فوات الکاح (الدر المختار مع هامش و رد المحتار کتاب الطلاق باب العدة ۳/ ۵۳۰ ط سعید کورنی)

(۲) الطرة ۲۲۸

(۳) الاحزاب ۴۹

اب بقول امام مالکؒ اس عورت کا نکاح زوج اول کے واسطے حلال ہو گا یا نہ اور حنفیہ کو منابر ضرورت و مجبوری بقول امام مالکؒ فتویٰ اس مسئلہ میں دین جائز ہے یا نہیں؟ المستفتی نمبر ۲۶۳۳ محمد عبد الواحد صاحب (آیاب) ۵ رجب ۱۳۵۹ھ ۱۰ اگست ۱۹۳۰ء

(جواب ۶۱۵) محدثۃ الطہر کی عدت امام مالکؒ کے نزدیک نو مہینے یا ایک سال گزرنے سے پوری ہوتی ہے مشہور قول نو مہینے کا ہے اور ساتھی نے تصریح کی ہے کہ امام مالکؒ کے مقلدین کے نزدیک معتمد یہ ہے کہ ایک سال میں عدت پوری ہوگی (۱) پس صورت مذکورہ میں تین مہینے کے بعد جو نکاح کیا وہ قطعہ عدت کے اندر ہوا پس یہ عورت زوج اول کے لئے حلال نہیں ہوگی۔ (۲) محمد کفایت اللہ کا ان اللہ دلی

عدت پوری ہونے میں اگر ایک دن بھی باقی ہو تب بھی نکاح جائز نہیں (سوال) ہندہ بنہ کا شوہر مورخ ۶ بمحاذوں ۲ رجب ۱۳۶۰ھ کو صبح صادق کے ساتھ دہر و ملک بٹا ہوا (لور اہل دیہات عموماً تاریخ ولادت و وفات لکھنے کے عادی نہیں صرف تخمینہ سے کام لیا کرتے ہیں البتہ سرکاری چوکیدار لکھوا لیتے ہیں مگر ان کا اثبات بھی قابل اعتبار نہیں ہوتا کیونکہ بسا اوقات وہ جہت بعض اغراض مقدم مؤخر لکھوا لیتے ہیں) اور شب ششم ذی الحجہ ۱۳۶۰ھ میں زید نکاح خواں نے ورعاً ہندہ مذکور کے بتلانے پر تخمینہ مدت وفات مکمل خیال کرتے ہوئے ہندہ کا قطعہ نکاح عمر کے ساتھ رو بروئے بحر و خالد شاہدین کر دیا اور ہندہ غیر حامل ہے جس کے بعد دوسرے دن خولید نکاح خواں نے جو زید نکاح خواں کا مخالف ہے علی الاطلاق کہا کہ یہ نکاح فاسد ہے کیونکہ مدت عدت میں کیا گیا ہے بحد زید و بحر و خالد وغیرہم کے اپنے نکاح بھی فاسد ہو گئے لہذا زید وغیرہ کی امامت و دیگر معاملات دینی ناجائز ہیں چنانچہ اس سے زید

(۱) وان لم یتمیز او فاحر بلا صلب او مرضت ترہض تسعة اشهر ثم اعتدت بثلاثة كعدة من لم تحص (مختصر الشیخ حلیل) وقال فی شرح جواهر الاکلیل (ترہضت) ای تاخرت (تسعة اشهر) استبراء علی المشہور لروای الریبة لایہا مدة الحمل غالباً وهل تعتبر من يوم الطلاق او من يوم ارتفاع حیضها قولان (ثم اعتدت بثلاثة) اشهر حرة کتاب اوامہ و حلت بنوام السنة.... وقيل التسعة عدة ایضا والصواب انه خلاف لمطی (جواهر الاکلیل شرح مختصر الشیخ حلیل للشیخ صالح عبدالسمیع الازہری) باب فی العدة وما يتعلق بها ۳۸۵/۱ ط دار المعرفة بیروت (کافی بدایہ المحمّد) کتاب الطلاق بحث التی تطلق ولا تحيض وهي فی من الحيض ۴۰۴ (۲)

(۲) وخرج بقوله ولم تحيض الشبهة المصنعة بالطهر مان حاضت ثم اعتدت طهرها فتعد بالحيض الى ان تبلغ من الاياس جوهره و غيرهما وما فی شرح الوهبانية من انقضائها تسعة اشهر غریب مخالف لجميع الروایات فلا یفتی به. نعم لو قضی مالکي بذلك فذلک کما فی البحر و امهر (درمختار) وقال فی الرد و رایت بخط شیخ مشایخنا السانحانی ان المعتمد عند المالک ان لا بدلفاء العدة من سنة كاملة تسعة اشهر لمدة الاياس وثلاثة اشهر لانقضاء العدة (هاشمی رد المحتار مع الدر المختار) کتاب الطلاق باب العدة ۵۰۸/۳ ط سعید کرأتشی

(قلت) فان ارتفع الحيض عنها (قال) تنقل الى عدة السنة كما وصفت لك تسعة اشهر من يوم انقطع الدم عنها ثم ثلاثة اشهر وعدلتها من الطلاق انما هي الاشهر الثلاثة التي بعد التسعة والتسعة انما هي استبراء (قلت) وهذا قول مالك قال نعم (قلت) ارايت اذا طلق الرجل امراته و مثلها تحيض فارتفعت حیضتها قال قال مالك تحل سنة من يوم طلقها زوجها فاذا مضت سنة فقد حلت (المبصرة الكبرى للإمام مالك) کتاب العدة و طلاق السنة باب ما إذا فی عدة العترية والمصنعة ۲۴۹/۲ ط دار صادر بیروت

(۳) وان كان الطلاق ثلاثاً في الحرة او نسبی فی الامه لم تحل له حتى تنكح زوجاً غيره ونكاحاً صحیحاً و يدخل بها ثم یطلقها او يموت عنها والا صل فیہ قوله تعالی فان طلقها فلا تحل له من بعد حتى تنكح زوجاً غيره (والمراد الطلقة الثالثة) (الهدایة) کتاب الطلاق باب الرجعة فصل فيما تحل به المطلقة ۳۹۹/۲ ط مکتبه ماجدیہ کونہ

وغیرہ پر عمل ایسا کرنے کا بہتان لگا کر کسی عالم سے فتویٰ بھی اس مضمون کا منگایا ہے اس پر تحقیقات باغذ کے بعد ہم کو یوں معصوم ہوا کہ زید نے جو نکاح بندہ کا عمر و کے ساتھ کیا ہے وہ اس کے شوہر کے وقت وفات سے اخیر ۳۱ ہو ۹ نوروز اسلامی پر واقع ومنعقد ہوا ہے یعنی ایک دن یا کم و بیش وفات میں سے باقی رہتا تھا جو سوا خط پر محمول ہے لہذا آپ فرمائیں کہ یہ عقد بندہ کا عمر و کے ساتھ صحیح ہے یا فاسد اگر فاسد ہے تو کیوں حالانکہ چارہ مکمل اور حشر و کا آتش حصہ بھی گزر چکا تھا اور یہ قضیہ ہمارے علماء احناف کے نزدیک بھی مسلم ہے کہ للاکثر حکم الکمل۔

نیز یہ حکم فساد مذکورہ میں وما جعل علیکم فی الدین من حرج کے خلاف معصوم ہوتا ہے نیز فرمائیں کہ زید و بحر و خالد وغیرہم کے نکاح بھی فساد ہو گئے یا نہیں اگر فاسد ہو گئے ہیں تو کیوں آیاتہ ختم فساد آیت میں کفر باللہ من بعد ایمانہ الا من اکره و قلبہ مطمئن بالايمان (۱) اور لیس علیکم جناح فیما اخطاتم به و لكن ما تعددت قلوبکم (۲) کے خلاف نہیں یعنی شریعت محمدی ﷺ کے اندر مسلمان کے نکاح صحیح میں بغیر طلاق صریح و کنایہ کے فساد تب عارض ہوتا ہے کہ اس سے بلا جبر و اگر وہ غیر برضاء دل کلمہ کفر سرزد ہو یا ضروریات دین میں سے کسی ایک کا انکار بوش و حواس اس سے پایا جائے والا کیونکہ امت مرحومہ کے مکرمین و خاتنین کیات مذکورہ بالا معاف ہیں۔ المستفتی نمبر ۱۷۱۷۲ چودھری اہل دین ولد شباب (ارکل پور) ۹ محرم ۱۳۶۱ھ ۷۷ جنوری ۱۹۴۲ء۔

(جواب ۴۱۶) (۱) اگر عدت پوری ہونے میں ایک دن کی کمی رہی تو نکاح نہیں ہوا کیونکہ چار مہینے دس دن کی عدت قرآن مجید کی صریح نص میں ہے (۱۲۱) حدود مقررہ منصوصہ میں للاکثر حکم الکمل کا قاعدہ جاری نہیں ہوتا چار رکعت والی نماز تین رکعتیں پڑھ لینے سے ادا نہیں ہوگی رمضان کے بیس و پچیس روزے رکھ لینے سے فریضہ صیام ادا نہ ہوگا تین حیض والی عدت دو حیض آنے پر پوری نہ ہوگی چار مہینے دس دن کی عدت چار مہینے نو دن سے پوری نہ ہوگی اور ان احکام میں سے کسی میں ما جعل علیکم فی الدین من حرج کی مخالفت لازم نہیں آتی دین کا مسئلہ یہ ہے کہ متوفی عننا زوجہا غیر حاملہ کی عدت چار ماہ دس دن ہے اس میں کوئی حرج نہیں ہے اس سے کم مدت میں نکاح پڑھا دینا دین کا مسئلہ ہی نہیں لہذا آیت کا اس سے کوئی تعلق نہیں۔

زید و بحر خالد (یعنی نکاح خواں و شاہدین) کے نکاح فاسد نہیں جوئے تولید کا یہ کہنا کہ ان لوگوں کے نکاح فاسد ہو گئے غلط ہے ان لوگوں نے غلطی سے تمام مدت کو کامل عدت سمجھا اور اپنے خیال میں معتدہ کا نکاح نہیں پڑھایا بلکہ غیر معتدہ کا پڑھایا ہے اس غلطی کے ارتکاب سے ان کے ایمان میں خلل آیا نہ

(۱) البحل ۱۰۶

(۲) الاحزاب ۵

(۳) قال اللہ تعالیٰ "والدین يتوفون حکم و يدرون ارواجا يتربصن بانفسهن اربعة اشهر و عشر فاذا بلغن اجلهن ولا جناح علیکم فیما فعلن فی انفسهن بالمعروف" (البقرة: ۲۳۴)



ان کے نکاح فاسد ہوئے۔ اہل ہندہ اور مردمان پر تحدید نکاح واجب ہے وہ از سر نو گواہوں کے سامنے ایجاب و قبول کر لیں۔ (۱۲۱) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

شوہر سے الگ رہنے کے باوجود مدخولہ پر طلاق کے بعد عدت لازم ہے  
(سوال) متعاقب ضرورت عدت

(جواب ۴۱۷) طلاق کے بعد عورت پر عدت لازم ہے چاہے وہ کتنی ہی مدت سے خانہ مدت چدا ہو۔  
(۱۲۱) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

(جواب دیگرو ۴۱۸) اگر عورت حاملہ ہو تو اس کی عدت مکمل وضع ہونے تک ہے۔ (۱) اور حاملہ نہ ہو تو اس کی عدت تین حیض آنے تک ہوگی۔ (۲) عدت ختم ہونے سے پسے دوسرا نکاح نہیں کر سکتی۔ (۱) اور زینت کی چیزوں زیور اور کپڑے سرخ و زرد کا استعمال نہ کرے۔۔۔ (۱) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

انقضائے عدت سے پہلے نکاح کرنا حرام ہے

(اخبار المجتہد مورخہ ۶ دسمبر ۱۹۲۵ء)

(سوال) ایک شخص نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی یوم طلاق سے بارہویں دن عورت نے عقد غائی کر لیا یہ عقد جائز ہے یا نہیں اور اس صورت میں شوہر مذکور اس عورت کو حقوق شوہری ادا کرنے پر مجبور کر سکتا ہے؟

(جواب ۴۱۹) اگر یہ عورت جسکو طلاق دی گئی مدخولہ ہے یعنی خانہ مدت اس سے صحبت و خلوت کر چکا ہے اور حاملہ نہ تھی تو اس کی عدت تین حیض آنے کے بعد ختم ہوتی (۱) حاملہ کی عدت وضع حمل ہوتی

(۱) و لیس علیکم جناح فیما احتطابتم بہ و لکن ما تعدت قلوبکم و کان اللہ غفورا رحیما (الاحزاب ۵)

(۲) اس کے بعد مدت میں کیا کیا؟ غرض ہے اما نکاح مکروہ العیر و معتد بہ۔۔۔ فلم یقل احد بحوارہ فلم یعقد احد۔

ہامش رد المحتار کتاب الطلاق باب العدة مطلب فی الکاح الفاسد والباطل ۵۱۶/۳ ط سعید

(۳) قال اللہ تعالیٰ یا ایہا النبی اذا طلقتم النساء فصفوهن لعدتهن واحصوا لعدۃ (الطلاق: ۱)

(۴) قال اللہ تعالیٰ واولات الاحمال حملن ان یضعن حملہن (الطلاق: ۴) و فی حق الحامل مطلقا وضع

حمیم حملہا (الدر المختار مع ہامش رد المحتار کتاب الطلاق باب العدة ۵۱۶/۳ ط سعید کرائشی)

(۵) قال اللہ تعالیٰ و المطلقات یتربصن ما یمسهن ثلاثہ قروء (البقرة ۲۲۸) وہی فی حق حرۃ تحصر ثلاث

حیض کو مہل (الدر المختار مع ہامش رد المحتار کتاب الطلاق باب العدة ۵۰۴ ط سعید)

(۶) قال اللہ تعالیٰ ولا تعزموا عفة الکاح حتی یربع الکتاب اجلہ (البقرة ۲۳۵)

(۷) تحد مکلفۃ مسلمۃ اذا کانت معتدة مت او عوت ترک الزیۃ بحلی او حریرا و امتساق بطنیق الانسان و الطیب

و لدھ و الکحل و لیس المصغر و السرعیر و توبر الانصار و شرعہ مع ہامش رد المحتار کتاب الطلاق باب العدة

فصل فی لحداد ۵۳۱/۳ - ۵۳۱ ط سعید کرائشی

(۸) وہی فی حق حرۃ تحصر ثلاث حیض کو مہل (الی ان قال) ان وطئت فی الکحل ولو حکما کالخلوة

(رد المحتار) وقال فی الرد قولہ فی الکحل یعنی ان التیید بالوطء شرط فی جمیع ما مر عن مسائل العدة بالحبس

والعدة لا شہر ہامش رد المحتار مع الدر المختار کتاب الطلاق باب العدة ۴۰۹/۳ ط سعید کرائشی

ب۔ انقضائے عدت سے پہلے نکاح کرنا حرام ہے (۱) اگر عدت کے اندر نکاح کیا گیا ہو تو اس کو صحیح کرنا واجب ہے اور جدید شوہر حقوق زوجیت اور رہنے پر عورت کو مجبور نہیں کر سکتا (۲) انقضائے عدت کے بعد تجدید نکاح لازم ہے۔ اور اگر مطلقہ عورت غیر مدخولہ اور غیر خلوت شدہ تھی تو اس کے ذمہ کوئی عدت نہیں تھی (۳) اور اس کا نکاح درست ہو گیا۔ محمد کفایت اللہ کا نالہ دہلی

مدخولہ عورت پر طلاق کے بعد عدت گزارنی ضروری ہے  
اگرچہ وہ سال بھر شوہر سے الگ رہی ہو

(المجموعہ سورہ ۲ نومبر ۱۹۲۶ء)

(سوال) زید نے اپنی بیوی کو طلاق دی اور جرنے انگلی بی روز نکاح پڑھوالی اور عدت تین ماہ دس دن پوری نہیں کی زوجہ زید ایک سال سے اپنے باپ کے ہاں بیٹھی تھی اور اپنے شوہر کے ہاں چاہا نہیں چاہتی تھی اس واسطے شوہر نے مجبوراً طلاق دی اور طلاق نامہ لکھ دیا کیا زبان سے بھی تین مرتبہ طلاق دینا ضروری ہے؟ اور جس شخص نے نکاح پڑھایا اور کہا ان کے نکاح میں کچھ فرق آیا نہیں؟ اور جبر جو مطلقہ کا شوہر رہا ہے اس کے لئے شرعی حکم کیا ہے؟

(جواب ۴۲۰) اگر زید کی بیوی مدخولہ تھی اس کے ساتھ خلوت ہو چکی تھی تو اس پر عدت لازم تھی۔ اس کا کچھ اعتبار نہیں کہ وہ سال بھر سے ماں باپ کے ہاں بیٹھی تھی اس صورت میں دوسرا نکاح عدت کے اندر ہو اور ناجائز و حرام ہوا (۱) مگر نکاح پڑھانے والے اور گواہوں کے نکاح نہیں ٹوٹے ہاں اگر ان کو یہ معلوم تھا کہ عورت معتدہ ہے تو وہ سب گناہ گار ہوئے ان کو توبہ کرنی چاہیے۔ اور شوہر عاتی بکر کو لازم ہے کہ وہ اس عورت کو فوراً حتمہ کر دے ورنہ عدت ختم ہو جائے تو پھر از سر نو نکاح پڑھائے طلاق دینے لکھ دینے سے بھی طلاق ہوتی ہے اگر خاوند اپنے ہاتھ سے طلاق لکھے یا اس کے کہنے سے کوئی اور لکھے

(۱) قال اللہ تعالیٰ "واولات الاحمال اجلن ان یضعن حملہن" (الطلاق ۴) وہی حق العمل مطلقاً وصح جمع حملہا (المحرر المختار مع ہامش رد المحتار کتاب الطلاق باب العدة ۵۱۱ ۳ ط سعید کراتشی)  
(۲) اما نکاح منکوحۃ الغیر ومعدنہ فلم یقل احد یحواہ فلم یعقد اصلاً (ہامش رد المحتار کتاب الطلاق باب العدة مطلب فی النکاح الفاسد والباطل ۵۱۶ ۳ ط سعید کراتشی)  
(۳) "نکاح" قول کے درمیان میں "نکاح" لفظ نہیں ہو "قال اللہ تعالیٰ ولا تعزمو عدة الکاح حتی یبلغ الکتاب اجلہ (البقرة ۲۳۵)

(۴) قال اللہ تعالیٰ "ما یأبوا الذین اصوا" (مکرمہ المؤمنات ثم یتلقون من قبل ان یمسوهن فما لکم عیہن من عدة بعد ذلک فمتعوهن و سرحوہن سرحد جملاً" (الاحزاب ۴۹)  
(۵) قال اللہ تعالیٰ "والمطلقات یتربصن بنفسھن ثلاثہ فروع" (القرة ۲۲۸) و سب وحبوبھا عقد الکاح الماکد بالنسب وما حرى محررہ من موت او خلوة ای صحیحة (رد المحتار) وقال فی الرد (قوله بالنسب) ای بالوطء (المحرر المختار مع ہامش رد المحتار کتاب الطلاق باب العدة ۵۰۴ ط سعید کراتشی)  
(۶) اما نکاح منکوحۃ لغیر ومعدنہ فلم یقل احد یحواہ فلم یعقد اصلاً (ہامش رد المحتار کتاب الطلاق باب العدة مطلب فی النکاح الفاسد والباطل ۵۱۶ ۳ ط سعید کراتشی)  
(۷) قال اللہ تعالیٰ "الم یمسوا ان اللہ ہو یقبل التوبۃ عن عباده و یا احد الصدفات وال اللہ هو التواب لرحمہ (التوبہ ۱۰۴) وورد فی الحدیث الشریف قال رسول اللہ ﷺ التائب من الذنب کمن لا ذنب له (رواہ ابن ماجہ) باب ذکر التوبۃ ص ۳۲۳ ط میر محمد کراتشی

تو پھر زبان سے کہنے کی ضرورت نہیں۔ (۱) محمد کفایت اللہ کا ان لہ دہلی

عدت وقات چار ماہ دس دن ہے، اس سے پہلے جو نکاح ہوا ہے وہ باطل ہے  
(اخبار المصیۃ مورخہ ۱۰ جنوری ۱۹۲۷ء)

(سوال) ایک شخص مکی دراز خاں مورخہ ۳ مئی ۱۹۲۶ء کو فوت ہوا اس کی بیوہ مسماۃ خولکا مورخہ ۱۳ اگست ۱۹۲۶ء کو دوسرا عقد پر حادیا گیا یہ نکاح صحیح ہوا اگر ناجائز ہے تو کیا عدت ختم ہونے کے بعد دوبارہ نکاح پڑھانے کی ضرورت ہے کیا اس ناجائز نکاح کو پڑھ دینے کا ذمہ دار قاضی بھی ہے؟  
(جواب ۴۶۱) عدت وقات (اگر زوج متوفی حاملہ نہ ہو) چار ماہ دس روز ہے (۱) پور صورت مسئلہ میں چار ماہ دس روز پورے ہونے سے پہلے نکاح پڑھایا گیا ہے پس عدم وضع حمل کی صورت میں یہ نکاح اندرون عدت ہوا اور ناجائز ہوا۔ بعد انقضائے عدت تجدید نکاح لازم ہے اس ناجائز نکاح کی ذمہ داری عورت پر اور ان لوگوں پر ہے جن کو عدت پوری نہ ہونے کا علم تھا اور وہ نکاح میں سامی اور شریک ہوئے اگر قاضی نکاح خواں کو بھی اس امر کا علم تھا تو وہ بھی گناہ میں شریک ہے۔ (۱) محمد کفایت اللہ نفر لہ

حاملہ عورت کی عدت چھ کی پیدائش سے پوری ہوتی ہے اگرچہ شوہر کا انتقال ہو گیا ہو  
(المصیۃ مورخہ ۱۸ ستمبر ۱۹۲۷ء)

(سوال) زید کی عورت کے کسی سے ناجائز تعلقات جیسا ہی زمانہ میں زید کا انتقال ہو گیا مگر نے بعد انتقال زید کے میعاد حدت گزرنے کے بعد اس عورت سے عقد کر لیا بعد عقد ہو جانے کے معلوم ہوا کہ عورت حاملہ تھی تو ایسی حالت میں نکاح جائز ہوا یا نہیں؟  
(جواب ۴۶۲) جب عورت زید کے نکاح میں تھی اور زید کی وقات کے وقت حاملہ تھی تو اس کی حدت چار ماہ دس روز نہ تھی بعد وضع حمل اس کی عدت تھی (۱) پس حاست حمل میں جو نکاح ہوا وہ ناجائز ہوا بعد وضع حمل تجدید نکاح کرنا ضروری ہے کیونکہ معتدہ غیرت عدت کے اندر نکاح کرنا حرام ہے۔ (۱)  
محمد کفایت اللہ کا ان لہ دہلی

(۱) کتب الطلاق ان مستنبط علی نحو لرح وقع ان بوی (دمختار) وقای فی الرد ولو قال للکتاب اکتب طلاق امر الی کان اقرا بالطلاق وان لم یکتب ولو استکتب من آخر کذا مطلقا وقراء علی لروح فاعده الروح وحسب و عوبہ و بعث ید البیہا فانها وقع ان اقرا الزوج به کتابہ (۱) هامش رد المختار الذی المختار کتاب الطلاق مطلب فی الطلاق مالک کتابہ ۲۴۹ ط صمد کر انشی

(۲) قال اللہ تعالیٰ والذین ینوفون مککم و ینزرون (زوجا یرضے بالنفسن اربعۃ اشهر و عشر) (البقرہ ۲۳۴)  
(۳) اما نکاح منکوحۃ الغیر ومعتدہ لہ بقل احد محوازہ فلم یعتد اصلا (هامش رد المختار کتاب الطلاق) رب العدة مطلب فی الکاح الفاسد والباطل ۵۱۶ ط صمد کر انشی  
(۴) قال اللہ تعالیٰ و لیس علیکم حاح فيما اعطاتمہ به ولكن ما تعبدت قلوبکم وکان اللہ غفورا رحیما (الاحزاب)  
(۵) قال اللہ تعالیٰ واولات الاحمال احملن ان یضع حملہن (الطلاق ۴)  
(۶) لا یحور لمرحل ان یروح زوجۃ عبدة وکذا المعتدۃ هکذا فی السراج الوهاج (الفتاویٰ الہدیۃ کتاب الکاح) لاس الثالث فی بد المحرمات النفس الباس المحرمات الی متعلق بہ حق الغیر ۲۸۰ ط ماجدہ کومہ

زانیہ عورت اگر شوہر والی نہ ہو تو اس پر کوئی عدت لازم نہیں  
(المعینہ موریہ یکم اگست ۱۹۳۸ء)

(سوال) ایک طوائف نے توبہ کی اور نکاح کیا اور عدت میں نہیں بیٹھی اس کا نکاح درست ہو یا نہیں؟  
(جواب ۴۲۳) اگر یہ طوائف ناجائز پیشہ کرتی تھی اور کسی کی منکوحہ نہ تھی تو اس پر توبہ کے بعد کوئی  
عدت لازم نہ تھی (۱) توبہ کرتے ہی فوراً نکاح کر لینا جائز تھا۔ (۲) محمد کفایت اللہ غفرلہ

ایک عورت کو دو سال سے حیض نہیں آیا، اس کی عدت کیسے پوری ہوگی؟  
(المعینہ موریہ ۹ جون ۱۹۳۸ء)

(سوال) عورت مرضہ کو جس کا شیر خوار چھ ابھی پانچ ماہ کا ہے اس کے شوہر نے طلاق دیدی ہے اور عورت  
کو دو سال تک ایام رضاعت قبل ازین بھی کبھی حیض نہیں آیا کیا عورت مذکورہ کی عدت حیض سے ہوگی یا  
میینوں سے؟

(جواب ۴۲۴) اس عورت کی عدت حیض سے ہی ہوگی میینوں سے نہیں ہوگی۔ (۲) محمد کفایت اللہ  
کان اللہ لہ، دہلی

مطلقہ عورت کو شوہر کے گھر میں عدت گزارنی لازم ہے  
(سوال) ایک عورت اپنے شوہر سے طلاق لیکر بغرض عدت گزارنے کے اپنے درٹاکے پاس محض اس  
وجہ سے نہیں جانا چاہتی کہ ان کا رویہ درست نہیں درٹا میں عورت کی وادی اور باپ ہیں طلاق کی عدت  
شوہر کے گھر گزارنا واجب ہے یا جہاں جی چاہے؟ المستفسی خشی محمد احسان اللہ بازہ ہندو رو، دہلی  
(جواب ۴۲۵) مطلقہ پر شرعاً لازم ہوتا ہے کہ عدت خود گھر کے مکان میں گزارے (۱) البتہ اگر طلاق  
بائن یا مغلطہ ہو تو خود سے پردہ کرنا ضروری ہے اور اگر طلاق رجعی ہو تو پردہ ضروری نہیں۔ (۲)  
محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ، دہلی الجواب صحیح۔ محمد مظفر اللہ غفرلہ، امام مسجد فتح پوری، دہلی

(۱) ولا تحب العدة علی الزانیة وهذا قول ابی حبیبة و محمد کذہبی شرح الطحاوی (الفتاویٰ الہندیہ) کتاب  
الطلاق الباب الثالث عشر فی العدة ۵۲۶، ۱ ط ماجدیہ کونہ  
(۲) قوله فلا عدة لزا (بل یحور تروح العربیہ) بان کانت حاملاً لکن یمنع عن الوطء حتی تضع والا فیندب لہ  
الاستبراء (ہامش رد المحتار مع الدر المختار) کتاب الطلاق باب العدة ۵۰۳/۳ ط سعید کراتشی  
(۳) والمطلقات یتربصن بالنفس ثلاثہ فروع (البرۃ ۲۲۸) والعدة فی حق من لم تحض... بان بلغت سن الاياس او  
بلغت بالنس وحرق بقوله ولم تحض الشابة الممتدة بالطهر بان حاضت ثم امتد طهرها فتعد بالحض الی ان تلغ  
سن الاياس حوہرة وغیرھا (الدر المختار) مع ہامش رد المحتار کتاب الطلاق باب العدة ۵۰۷/۳ ط ماجدیہ  
کونہ

(۴) وتعدن ای معدة طلاق و موت فی بیت وحتی فیہ ولا یخر حان منہ الا ان تخرج او یہدم المنزل او یغافل  
ابہدہ و تلف مالہ (لدر المختار مع ہامش رد المحتار) کتاب الطلاق باب العدة ۵۳۶/۳ ط سعید کراتشی  
(۵) قوله ای معدة طلاق و موت قل فی الحوہرة ہذا اذا کان الطلاق رجعیاً فلو باننا فلا بد من سترۃ الا ان یکون  
خسف فیہا حرج فافاد مطلقۃ الرجعی لا تخرج ولا تجب سترۃ ولو فاسقاً لقیام الرجوعیہ بیہما ولان غایبہ انہ اذا  
وظہا صار مرحوماً (ہامش رد المحتار مع الدر المختار) کتاب الطلاق باب العدة ۵۳۶ ط سعید کراتشی

زمانہ عدت کا نفقہ شوہر پر لازم ہے

(سوال) ایک شخص اپنی عورت کو طلاق دے دیتا ہے اور پھر امدادی طور پر زمانہ عدت میں اس کے گھر سے نکاح تمام اپنی عمرانی میں کرنا چاہتا ہے تو یہ شرعیہ یا جائز ہے؟ المستفتی مفتی محمد احسان امدادیہ ہندوؤں ذیلی (جواب ۴۲۶) عدت کے زمانہ کا عقد تو خولاند کے ذمہ واجب ہے اس کو دینا لازم ہے۔ (۱)

محمد کفایت اللہ کان اللہ لدہ دہلی      الجواب صبیح محمد مظفر اللہ غفر لہ لہام مسجد فتح پوری دہلی

## سوالہوال باب

## حضانت

بچوں کا حق پرورش اور تان و نفقہ

(سوال) (۱) بعد طلاق ایک سالہ بڑی کمانگ بڑی کلاب جیاس کی ماں؟

(۲) لڑکی اگر ماں کے پاس رہے تو اس کے صفہ خوراک و پوشاک و تفتیح کے خرچ کا ذمہ دار ماں ہیں بلوغت اس لڑکی کا باپ ہو گا یا نہیں۔

(۳) لڑکی کس عمر تک بالغ سمجھی جائے گی؟

(جواب ۴۶۷) (۱) نرکی یا نرکا، عدان کی ماں کے طلاق دینے جانے سے والد کے ہیں لیکن ماں کو حق پرورش حاصل ہے اور نرکی کی بالغ ہونے تک ماں کے پاس رہ سکتی ہے بطر طیلہ لڑکی کے غیر محرمات نکاح نہ کرے۔ (۲) اور کسی دوسری وجہ سے بھی اس کا حق پرورش ساقط نہ ہو جائے۔

(۲) پیشک لڑکی کے مصارف فقہ باپ کے ذمہ ہوں گے۔

(۳) جب کہ لڑکی کو میٹھ سے نکال دیا گیا ہو تو اسے پہلے غسل دینا ہو جائے یا نہ ہو جائے یا صورت عدم خمر ان معاملات سے

١. ربح لمظلة الرحمة والداس والفرقة بلامعصية. العفة والسكى والكسرة وان طلت المدة الدر لمحتار مع حمس رد السحر: كتاب الطلاق باب العدة ٣٩٩ ط سعيد كرتنى.

[illegible][illegible]

٤، وبقية الاولاد الصغار على الاب لا يسر كنه شيئا احد كما لا يشاركه في نفسه الروحنة لقوله تعالى و علي المولد له وقبره - والمولد له لاب ابيه به كتاب الطلاق باب الشقة ٢ ١٤٤ ط م ذكره عميه ملحد

نہ پندرہ سال کی پوری ہو جائے۔ (۱)

گذشتہ سالوں کا نفقہ بغیر قضاے قاضی یا بغیر رضائے شوہر واجب نہیں (سوال) ہندہ کو زمانہ حمل میں طلاق دی گئی، بعد وضع حمل لڑکا پیدا ہوا اب بچہ کے باپ زید سے ہندہ کا بپ یعنی چہ کا نانا اس کے خرچ پرورش کا دعویٰ کرتا ہے کیا اس کو بموجبی ہندہ بذات خود حق دعویٰ حاصل ہے؟ یا تو جہا

(جواب ۴۲۸) نانا نے نواسے پر جو کچھ بلا حکم قاضی یا رضائے والد خرچ کیا ہے وہ تبرع سمجھا جائے گا نانا کو یہ حق نہیں کہ نواسے کے والد سے اپنے خرچ کو وصول کرے یا اس کا دعویٰ کرے والنفقة لا تصیر دینا الا بالقضاء او الرضا (در مختار) ۱۰

مطلقہ عورت بچہ کے باپ سے زمانہ گذشتہ کے اخراجات کا مطالبہ کر سکتی ہے یا نہیں؟ (سوال) ہندہ کو زمانہ حمل میں طلاق دی گئی وضع حمل کے بعد لڑکا پیدا ہوا تھا تین سال تک ہندہ نے بچہ کے باپ زید سے کسی قسم کا مطالبہ نہیں کیا ساڑھے تین سال بعد ہندہ بچہ کے باپ سے زمانہ گذشتہ کے اخراجات کا مطالبہ کرتی ہے کیا اس کو گذشتہ خرچ کا مطالبہ کرنے کا حق زید سے ہے؟ (جواب ۴۲۹) ہندہ کو یہ حق نہیں ہے۔ گذشتہ زمانہ کا نفقہ یعنی بچہ پر جو کچھ خرچ کیا ہے اس کا مطالبہ بچہ سے باپ سے کرے۔ گذشتہ زمانہ کا نفقہ جب کہ بغیر حکم قاضی یا رضامندی باپ ہی کے ہوا ساڑھے تین سال سے۔ وان انقضت علیہ (ای الصغیر) من مالہا او مسئلۃ الناس لا ترجع علی الاب (رد المحتار) ۲

پہلے کا خرچہ پرورش باپ کے ذمہ ہے البتہ گذشتہ مدت کا نفقہ اس کے ذمہ واجب نہیں (سوال) (۱) زید کے ہندہ سے دو تین سہ ہیں نانا کے پاس پرورش پاتے ہیں زید نے ان کا بپ تک کچھ خرچ نہ کیا انہیں کیا نانا خرچہ زید سے پاسکتا ہے یا نہیں؟ (۲) اگر زید ہندہ کو طلاق نہ دے اور نہ اپنے گھر بلا۔ اور عورت کو نفی نافرہ فی بھی نہ کرے تو اس صورت میں ہندہ اگر وہ شریعت زید سے نفقہ پاسکتی ہے یا نہیں؟ اور بچوں کا خرچ آئندہ کس کے ذمہ ہے؟ یا تو جہا (جواب ۴۳۰) (۱) زید کے پاس پر نانا نے جو کچھ خرچ کیا وہ تبرع ہے اور نانا خرچہ زید سے وصول

۱. بلوغ العلاء بالاحلام والاحمال والارامل ولا حل هو الاذن والحادیة بالاحتلال والعیض والامس منہ یوجد فیہم شیء فحی نہ لکن منہ حبس عشر سنۃ یہ معنی القصر اعمار اہل زمانہ (تویر الاصل) شرح مع ہامش  
۲. المختار کتاب الحجر فصل بلوغ العلام ۱۵۳ طبع مع کراچی  
۳. سیر الاصل و شرح مع ہامش رد المحتار کتاب الطلاق باب سفۃ ۳ ۵۹۴ طبع مع کراچی  
۴. ہامش رد المحتار کتاب الطلاق باب لفقۃ مطب فی مواضع لا یصل فیہا المعنی اذا قصد الاصلاح ۳ ۶۳۴ طبع مع کراچی

ضمین کر سکتا۔

(۲) اگر عورت طلاق نہ دے اور نہ اپنے گھر یا اے لیکن اگر بدیا ہے تو عورت انکار نہ کرے اس صورت میں عورت شوہر سے نفقہ پانے کی مستحق ہے (۱۰) بچوں کا خرچ پرورش ان کے باپ کے ذمہ ہے (۱۱) اور آئندہ کا نفقہ اس سے لیا جاسکتا ہے لیکن گزشتہ نفقہ پانے کا تا کو استحقاق نہیں۔ (۱۲) محمد کفایت اللہ کان اللہ ر

باپ نہ ہونے کی صورت میں مبالغہ لولاد کا نفقہ کس کے ذمہ پر واجب ہے؟

(سوال) زید کا انتقال ہو گیا اور اپنے پیچھے ایک زوجہ ایک دختر ایک سالہ چھوڑ گیا صورت موجودہ میں زوجہ زید کو اس کا مرہور مل متروکہ میں حصہ ملے گا؟ نیز دختر نہ کو کی پرورش کون کرے گا؟ اور اس کا نفقہ کس پر اور کس مرتبہ واجب ہوگا؟ جو او تو جروا

(جواب ۴۳۱) زوجہ زید کو اس کا پورا مرہور ملے گا، اور زید کے ترکہ میں سے اس کی زوجہ کو حق ارث آنھوں حصہ دیا جائے گا، اور باقی اس کی لڑکی کا حق ہے جب کہ زید کا سوائے ان دو کے اور کوئی وارث نہ ہو، لڑکی کی پرورش کا حق اس کی والدہ کو ہے، اور نفقہ خود لڑکی کے مال میں سے لیا جائے گا، اور جب اس کا مال نہ رہے تب ماں کے ذمہ ہوگا۔ (۱۱) واللہ اعلم کتبہ محمد کفایت اللہ عفا عنہ ۱۴۱۱ھ

ماں کے بعد باقی کو حق پرورش ہے

(سوال) ایک شخص کا انتقال ہو گیا اور وہ تین لڑکیاں اور ایک لڑکا چھوڑ کر مر گیا اس کی زوجہ نے دوسرا شوہر کر لیا بچوں کی دینی اور دنیوی بھی موجود ہے لڑکیوں کا چھپا اور سوتا بھائی بچوں کو ماں سے علیحدہ کرنا چاہتے ہیں کیونکہ پہلے اپنا وارث طلب کرتے ہیں اور ماں اپنا مرہور طلب کرتی ہے اور وہ دینے سے انکار کرتے ہیں؟

- (۱) والمغنی لا یصیر ذی الا ناقصاً او لرصاً ای اصطلاحاً لهما علی قدر معنی اصفا (تویر الابصار) و شرحه مع هامش رد المحتار کتاب الطلاق باب النفقة ۳ ۵۹۴ ط سعید کرتاشی
- (۲) ولوھی فی بیت ابیہا ان لم یطابق لزوج بالمغنی بہ یفنی وکذا ان طلبها ولم تمتنع او امتنع للمهر (الدر المختار مع هامش رد المحتار کتاب الطلاق باب النفقة ۳ ۵۷۵ ط سعید کرتاشی)
- (۳) ونحب النفقة بنوا عہد علی النحر فکشفہ بعد الابی وجميع الفقیر الحمر (رد المحتار) وقال فی الرد (قوله نفقہ) ای ان لم یبلغ حد الکسب هامش رد المحتار مع امر سخاوت کتاب لطلاق باب النفقة ۳ ۶۱۲ ط سعید کرتاشی
- (۴) یشترک حاتمی
- (۵) لم یبر بد کہ واحد معان ثلاثہ دخول والحلوله الصحیحہ وموت احد الزوجین (الفتاویٰ الہدیۃ کتاب النکاح باب الساع فی المهر الفصل الثانی فمد بد کہ بہ المهر والمعد ۱ ۳۰۳ مد مکتہ ماجدیہ کوئٹہ)
- (۶) فان الله تعالى فان كان لکم ولد فمیر النس مما ترککم من بعد وصیة توحدون بہ او ذین (النساء ۱۲)
- (۷) والذات ان کان مع الاولی ای احسن الواحد من لا یورد عہد وهو لرم ان اعطى من لا یورد علیہ فرض من الی مخرجہ رفسہ الشافعی غنی رد رس من رد علیہ الدر المختار مع هامش رد المحتار کتاب القرائن باب العلل ۶ ۷۸۹ ط سعید کرتاشی
- (۸) والخصصۃ تست للام ولو کسبہ او محوسۃ او بعد الفرقۃ لان تكون مرتدۃ او فاحرۃ او غیر مأمونۃ (الدر المختار مع هامش رد المحتار کتاب الطلاق باب العدة ۳ ۵۵۵-۵۵۶ ط سعید کرتاشی)
- (۹) مد لنحب لفقۃ عی الام ان لم یکن للضعیف مال اعا اذا کان فالاصل ان نفقۃ الانسان فی مال عہ صغیرا کان او کبیرا (الہدیۃ کتاب الطلاق باب النفقة ۲ ۴۵۵ ط مکتہ سرکۃ علیہ ملان)
- (۱۰) وحی ولی بالحسن من مدو (الفرع رد المحتار کتاب الطلاق باب النفقة ۳ ۶۱۵ ط سعید کرتاشی)







## نابالغوں کا حق پرورش

(سوال) میری امیہ نے انتقال کیا دو چہل جن کی عمریں چار سالہ و دو سالہ ہیں چھوڑیں جو میری اولاد ہیں بعد انتقال امیہ کے میرے خسر نے میری ہر دو چہلوں کو حق حضانہ دینی کا حق خیر کر کے مجھ سے لے لیں ان کی کفالت میرے ذمہ لگا کر سات روپے ماہوار صرف خوراک وغیرہ اور چار چار جوڑو پارچہ سالانہ دس پانچ آدمی اہل محد جو شریعی مسائل سے بے بہرہ ہیں جمع کر کے ایک دہانہ بازو دیکھان کے سامنے ایک تختہ بنادیا ہے کہ ان کو جو مجبور سمجھتے دین پڑی ہیں کوئی تختہ مرہونہ کو اس قسم کی ندمی نئی اور نہ کوئی اطمینان دیا گیا کہ مجھے یہ رقم آیا سب تک اولاد کوئی نہ ہوئی پیڑوں کی تعلیم و تربیت اور آمد و رفت کے متعلق کوئی اطمینان نہیں دیا گیا یہ بددیوانہ کیہ میں ٹریوں کا باپ ہوں ہر طرح ان کی پرورش کر سکتا ہوں ان کے آرام و آسائش کے لئے ایک ماہانہ رقم دے دیتی رکھ سکتا ہوں عدوہ ازیں اولاد کو میرے خیال ناقص میں کوئی تنفس والدین سے زیادہ آرام نہیں پہنچا سکتا۔ المستفتی نمبر ۱۳۳ حافظہ عبدالرحمن صاحب (بھوپال) ۴ شعبان ۱۳۵۲ھ م ۲۳ نومبر ۱۹۳۳ء

(جواب ۴۳۶) بچوں اور چہلوں کی پرورش کا حق جن اقباؤ دیا گیا ہے وہ بچوں اور چہلوں کی غور پر و پرہیز اور ان کی خیر خواہی اور محبت کے لحاظ سے دیا گیا ہے، اتنی کو یہ حق حاصل ہے، لیکن اگر ٹریوں کا باپ نامقرر کر کے ان کی پرورش کرنے اور ہر قسم کی غور و پرہیز و اخلاقی کی قدرت رکھتا ہے اور نامقرر کرنے پر آمادہ ہے اور چہلوں کو بھی اپنی سے علیحدہ رہنے میں کوئی کلفت نہ ہو تو بے شک باپ کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ پیڑوں کی پرورش اپنی عمرانی میں کرے اور اتنی سے پیڑوں کو واپس لے لے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ!

برقی کی پرورش کی کیا مدت بنے اور اس کے بعد کیا حکم ہے؟

(سوال ۱) زید میت نے اپنی ایک سالہ دختر مسماۃ زینبؑ منکوحہ ہندہ اور چار حقیقی بھائی چھوڑا ان میں سے زینب کا حق پرورش کس کو حاصل ہے؟

(۲) ہندہ اپنی دختر زینب کی عمر دس سال بنے تک اس کے پیچوں کے ساتھ رہ کر انہیں کے مکان میں انہیں کے مال سے اپنی تربیت میں پرورش کرتی تھیں کہ ہندہ کا بھائی آیا انہیں بٹکا کر اپنے ہاں لے گیا اور ہندہ کا نکاح زینب کے غیر محرم سے کر دیا بدیں حالت زینب اپنی والدہ کے ساتھ غیر محرم کے مکان میں رہنا شروع ہے یا نہیں؟

۱) ان الام اشعل والقد علی الحضانة فکل الدفع اليها انظر (الهدية: كتاب الطلاق) باب الحضانة ۴ ۳ ۴ ط مکتبہ شریکۃ علمینہ ملتان

۲) ثم انی بعد الام بان ماتت او لم تغل او اسقطت حقیقاً او نروح باحیی م الاول وان عت عد عدو ختیہ العری

۳) والحاضنة یسقط حقها بکاح غیر محرم ی، الصغر وکذا، سکت، عد نعتی، له ما فی النبیة، نوتروح لام بحر، مکتبہ الام فی بیت الراب لملات احده، والدر المختار مع هامش رد المختار کتاب الطلاق باب الحضانة ۴ ۳ ۴ ط سعید کراتشی

(۳) نانی خالہ کے ہاں رہنے میں زینب کی طبیعت پر فسق اور جہالت کا اثر ہونے کا احتمال ہے تو اس حالت مندوش میں ان کے نزدیک رہ سکتی ہے یا نہیں؟

(۴) فی الحال چونکہ زینب کی عمر گیارہ سال کی ہو چکی ہے تو کیا اب بھی اس کو والدہ نانی وغیرہ کو پرورش کئے لئے اپنے ہی پاس روک رکھنے کا حق حاصل ہے؟

(۵) شیم و خیمہ کا حق حضانت و پرورش والدہ نانی خالہ اور پھوپھی کو کس عمر تک حاصل ہے ان کے وارثین کی اپنی حفاظت میں کب لے سکتے ہیں؟

(۶) خیمہ زینب کا نکاح بیاہ کا حق مندرجہ صدر وارثین میں کس کو حاصل ہے؟

(۷) حقیقی چچا کی موجودگی میں اس کی والدہ ہندہ کو زینب کا نکاح کروانے کا حق حاصل ہے یا نہیں؟

(۸) اگر زینب کا نکاح اس کی والدہ بیانی یا ماموں کرناچ ہیں تو چچاؤں کو اس کی مزاحمت کا حق حاصل ہے یا نہیں؟  
 بیوہ اتوراوا المستفتی نمبر ۸۹۱ محمد حسین قاسم بھائی (ضلع ناسک) ۵ صفر ۱۳۵۵ھ ۷ اپریل ۱۹۳۶ء

(جواب ۴۳۷) نمبر ۵ میں ماں اور نانی لڑکی کی پرورش بلوغ تک کر سکتی ہیں مثلاً ظاہر روایت اور حد شمول تک امام محمد کی روایت کے بموجب۔ امام محمد کی روایت کو مفتی بہ بھی کہتا ہے مگر دوسری روایت بلا حد ظاہر روایت ہونے کے ترجیح رکھتی ہے اور امام محمد کی روایت مفتی بہ ہونے کی جہت سے رائج ہے۔ (۱) چچا کے سامنے ماں یا نانی کو روایت ترویج کا صل نہیں (۲) چچا ہالاند کا نکاح کر سکتا ہے۔ (۳) ہال ہالاند کو خیار بلوغ حاصل ہوتا۔ فقط اور سب جواب صحیح اور درست ہیں۔ (۴) محمد کفایت اللہ کان اللہ لدی

### حق پرورش کی مدت

(سوال) لڑکی کا زہد رضاعت کس عمر تک ہے کہ مطلقہ ہو یا اس کو بھور پرورش اپنے پاس رکھنے کی حق دار ہو سکتی ہے۔ المستفتی نمبر ۹۳۵ عبدالحی خان (ریاست بھرت پور) یکم ربیع الاول ۱۳۵۵ھ ۲۳ مئی ۱۹۳۶ء

(۱) والام والحدۃ حق بہا حتی تحبس ای تلغ فی ظاہر الروایۃ۔ وغیرہا حق بہا حتی تشتفی وقبر تسع وبہ یعنی و عمر محمد ان الحکم فی الام والحدۃ کذا وبہ یعنی لکنثرة الفساد (درمختار) وقال فی الرد (قوله وبہ یعنی) قال فی البحر بعد نقل تصحیحه والحاصل ان الفتوی علی خلاف ظاہر الروایۃ (ہامش رد المحتار مع الدر المختار) کتاب الطلاق باب الحصانة ۵۶۷/۳ ط سعید کرائشی

(۲) لولی فی الکاح لا المال العصبۃ بعدہ ملاخوٹ علی ترتیب الارث والحد (درمختار) وقال فی الرد (قوله لا المال) فانه الولی فیہ الاب ووصیه والحد ووصیه والقاصی وناثہ فقط (ہامش رد المحتار مع الدر المختار) کتاب الکاح باب الولی ۷۹۳ ط سعید کرائشی وقال فی الہدیۃ واقرب الاولیاء الی المرأة الام ثم ابن الابن و ان سئل ثم الاب ثم الحد ابو الاب وان علا کذا فی المحيط ثم الاخ لاب وام۔ ثم العم لاب وام العم لاب ثم ابن العم والفتاوی الہدیۃ کتاب الکاح الباب الرابع فی الاولیاء ۲۹۳/۱ ط مکتبہ ماجدیہ کولتہ

(۳) ابیضا حوالہ سابقہ (۴) وان کان المروج غیر ہما ای غیر الاب وابیہ۔ لا یصح الکاح من غیر کفو او معن فاحسن وان کان من کفو رد بھمر المثل صح ولکن لھما خیار الفسخ ولو بعد الدحول بالبلوغ او العلم بالکاح بعدہ (درمختار) وقال فی الرد و حاصلہ انہ اذا کان المروج للنصر والحدۃ غیر الاب والحدۃ فلھما الخیار بالبلوغ والعم بہ (ہامش رد المحتار مع الدر المختار) کتاب الکاح باب الولی ۶۷، ۷۰ ط سعید کرائشی

(جواب ۴۳۸) لڑکی کی حضانت یعنی پرورش کا زمانہ بلوغ تک ہے یعنی وہ اپنی ماں یا نانی دادی کے پاس بلوغ تک رہ سکتی ہے (۱) بشرطیکہ ماں یا نانی یا دادی کا حق پرورش کسی وجہ سے سقط نہ ہو گیا ہو۔ (۲) محمد کفایت اللہ کان اللہ، دہلی

نابالغوں کا حق پرورش کس کو ہے؟

(سوال) ہندہ مطلقہ ہے اور اپنے میکے میں رہتی ہے مگر اس کے تین لڑکے تین لڑکیاں ہیں جو سات سال اور صبیہ چار سالہ ہیں ہر دو اپنے والد زید کے پاس رہتے ہیں اور ایک دختر ڈھائی سالہ جو ہے وہ ہندہ کے پاس ہے اب ہندہ موافقہ کرنا چاہتی ہے کہ یہ ہر سر لڑکا اپنی زیر نگرانی رکھے زید ملازمت تعلقہ افسری دو ڈھائی سو روپے ماہانہ پر دوسرے شہر میں ہے اب زید ہندہ کی خواہش پر لڑکا کو اس کے سپرد کرے یا نہ کرے (۱) حق حضانت کس کا ہے؟ المستفتی نمبر ۱۰۰۶ علی ابن آدم ۲۹ ربيع الاول ۱۳۵۵ھ ۲۰ جون ۱۹۳۶ء

(جواب ۴۳۹) لڑکے کی پرورش کی عمر سات سال تک ہے جب لڑکا سات سال کا ہو جائے تو عورت کا حق حضانت ساقط ہو جاتا ہے (۲) اور لڑکے کو اس کا باپ تعلیم و تربیت کی غرض سے اپنے پاس رکھ سکتا ہے (۳) لڑکیوں کی پرورش کی عمر ان کے بالغ ہونے تک کی ہے لڑکیوں کی والدہ لڑکیوں کے بالغ ہونے تک اپنے پاس رکھ سکتی ہے (۴) یہ حق حضانت اس وقت تک رہتا ہے کہ عورت بچوں کے غیر محرم کے ساتھ نکلتی نہ کرے۔ (۵) محمد کفایت اللہ کان اللہ، دہلی

سات سال کے بعد باپ لڑکے کو اس کی نانی سے لے سکتا ہے

(سوال) زید کی شادی شدہ زیادہ تر اپنے پدر زید کے پاس رہی اخیر مرتبہ ہمارا ہو کر اپنے شوہر کے یہاں سے زید کے یہاں آگئی اور یہیں اس کا معالجہ شروع ہوا اس علاج میں زید نے کثیر مصارف کئے ایک عرصہ تک ہمارے کروقت آچکا تھا انتقال ہو گیا اس کے مرنے پر قلمی مصارف بڑی تعداد کے ساتھ زید

(۱) والام والحدۃ لام اولات احق بها بالصغيرة حتى نحیض ای تلغ فی طاهر الروایۃ (الدر المختار مع هامش رد المحتار) کتاب الطلاق باب الحضانۃ ۵۶۶/۳ ط سعید کراتشی (اب توئی) اس پر ہے کہ نو سال تک رہ سکتی ہے ایسے جواب ۳۴ کا شمار ۳

(۲) والحضانۃ ثبت للام ولو بعد الفرقة الا ان تكون مرتدة او غیر ما عودت۔ او متروحة غیر محرم الصغير او ابت ان مریہ مجاناً والاب معسر والعمة تغیر ذلك عسی المذهب (تنویر الابصار و شرح مع هامش رد المحتار) کتاب الطلاق باب الحضانۃ ۵۵۵/۳ ط سعید کراتشی

(۳) والحاضنة اعمو غیر ما احق به ای بالاعلام حتى یستغی عن النساء وغیر بسع و به یفتی لانه العال (الدر المختار مع هامش رد المحتار) کتاب الطلاق باب الحضانۃ ۵۶۶/۳ ط سعید کراتشی

(۴) و فی شرح المجمع واذا استغنی العلام عن الخدمة اجبر الاب والوصی او الولی عسی احدثه لانه القدر علی تادیبه و تعصیه (هامش رد المحتار) کتاب الطلاق باب الحضانۃ ۵۶۶/۳ ط سعید کراتشی

(۵) والام والحدۃ لام اولات احق بها بالصغيرة حتى نحیض ای تلغ فی طاهر الروایۃ (الدر المختار مع هامش رد المحتار) کتاب الطلاق باب الحضانۃ ۵۶۶/۳ ط سعید کراتشی (مزید تفصیل کے لئے مجھے جواب نمبر ۳۴ کا شمار ۳

(۶) والحاضنة یسقط حلقها بنکاح غیر محرمه ی الصغير (الدر المختار مع هامش رد المحتار) کتاب الطلاق باب الحضانۃ ۵۶۵/۳ ط سعید کراتشی

کے یہاں ہی ہوئے اس نے ایک چہ شیر خوار دو دھائی سا چھوڑ اس کی پرورش بھی بڑے پیانہ پر زید کے یہاں ہوئی اس کی خالہ نے اس کو دودھ پلایا ایک نو رانی بھی دودھ پلانے کے لئے رکھی گئی اس کی خدمت پرورش میں زرخیز صرف ہو اور اس وقت تک وہ زید کے یہاں موجود ہے جب عمر اس کی سارے تین سال کی ہوئی تو اس کی تعلیم شروع ہونے پر بعد مصارف اچھی صورت میں ہوتے رہے پھر اس وقت دس سال کی ہے اب بحر اس کا باپ تعلیم کے نام سے اس کو اپنے پاس رکھنا چاہتا ہے بحر نے عقد ثانی بھی کر لیا ہے اس کی بھی لودہ ہے بحر کے پاس رہنا نہیں چاہتا ہے بحر پکڑ پکڑ کر لے جاتا ہے لودہ پھر بھاگ کر آ جاتا ہے اس کو سمجھایا بھی جاتا ہے تو وہ وہاں جانے سے انکار کرتا ہے بحر کو اس کے ملنے والوں کے ذریعہ سے سمجھوایا بھی آیا کہ بھول تمہارے چچ کو تم اپنے پاس رکھ کر تعلیم کرانا چاہتے ہو تو جس معیار پر تعلیم کرانے کا خیال ہے وہ معیار دے دیا جائے اس معیار سے دو چند پیانہ پر زید اس کا نانا اپنے مصارف سے تعلیم کرانے کے لئے تیار ہے مگر بحر اس کا باپ کسی اعتراض یا ضد کی وجہ سے اس کو نہیں ماننا زید اس کے نانا کو چچ کے رکھنے میں سوائے اس کے کہ چچ آرام سے رہے لودہ دختر مرحومہ کی یادگار خدا قائم رکھے اور اس کی نسل کا سلسلہ خدا بڑھائے اور اپنی حیات میں ہی اگرچہ دختر مرحومہ شرماء و ماریٹ ہے اس دختر کے حقوق اپنے سامنے خوشی سے دے دینے چاہئیں اس کے علاوہ اور اس کے ساتھ سلوک کیا جائے کوئی غرض و اسے نہیں ہے اور جس قدر صرف زید نے زوجہ بحر کی ہمداری اور تجویز و تنہیں میں کیا ہے اس کی لوانگنی کا بحر شرعاً ذمہ دار ہے یا نہیں؟ اور اس طرح سے زید نے پس پر بحر کی پرورش میں جو کچھ صرف کیا ہے اس کی واپسی بحر پر لازم ہے یا نہیں اور عدم لوانگنی مطابقت مذکورہ منع پر دئی پر ہے یا نہیں؟ المستفتی نمبر ۱۱۶۶ ہدایت محمد خاں (سردیج) ۱۳ ہجری الثانی ۱۳۵۵ھ مکرم ستمبر ۱۳۶۱ء

(جواب ۴۴۰) زید نے اپنی مرحومہ لڑکی کے ملاج اور تجویز و تنہیں اور چچ کی پرورش اور تعلیم میں بغیر امر و نذران بحر جو مصارف کئے ہیں ان کا بحر سے مطالبہ نہیں کر سکتا یہ سب صبراً سمجھے جائیں گے (۱) چچ کی عمر دس سات سال سے محتاج ہو گئی تو باپ کو یہ حق حاصل ہے کہ چچ کو اپنی نگرانی میں لے لے اور اس کی تعلیم و تربیت کا انتظام کرے (۲) اگر چچ کی تعلیم و تربیت نانا کے یہاں قابل اطمینان طریق پر ہو رہی ہے اور پھر نانا کے یہاں رہنے میں خوش ہے تو اس کے باپ کو صلح و رضامندی کے ساتھ اس پر آمادہ کیا جائے کہ چچ کو نانا کے یہاں چھوڑے جہاں چچ کو اپنے یہاں رکھنے کا نانا کو حق نہیں ہے بالغ ہو جانے کے بعد چچ نانا کے یہاں رہنا

(۱) و نقل المصنف تعالیٰ عن المحرر عن الحلایة ائمة الشریک علی المحدث فی عیة شریکة بلا ادن الشریک او الفاضل فی منظوم و الدر المحتار مع هامش رد المحتار کتاب الطلاق باب الفقة ۳/۶۳۸ ۶۳۹ ط سعید کرانی (۲) وقال فی العیة تحت قول الہدایة (و تعویذ الکفالة بامر المکمل فان کمل بامرہ رجع بما ادى علیه وان کفل بامرہ لم یرجع بما یؤذیه لانه متبرع بادلته) وان کمل بامرہ لم یرجع لانه متبرع بادلته والمتبرع لا یجب (شرح العیة علی فتح القدیر کتاب الکفالة ۷: ۱۹۰ ط مصر)

(۲) والحاضنة اما و غیرها حق بدای بالغلام حتی یسقط عن النساء وقدر بسبع وہ یعنی لانه الغالب (رد مختار) وقال فی الرد (و فی الفقه) و یجوز الاب علی اخذ الولد بعد استغاثته عن الام لان نفقته وصيانة علیه بالا جماع و فی شرح المسح (و اذا استغنی الغلام عن الخدمة احرم الاب والوصی الاولی علی اخذه لانه قدر علی تادیبه و تعلیمه) (هامش رد المحتار کتاب الطلاق باب الحضنة ۳: ۵۶۶ ط سعید کرانی)

پندرہ برس تو اسے یہ اختیار حاصل ہو گا۔ ۱۱۔ محمد کفایت اللہ کا ناسلہ ذیل

میں بی پرورش کے متعلق ایک جواب پر اشکال اور اس کا جواب

(سوال) بعض سوالات کا جواب بالآخر نہ ملنے سے تسکین نہیں ہوئی اگر بحر اپنی اہلیہ کا علاج کرتا تو زید کو کیا ضرورت تھی کہ وہ بحر کے مصارف کو روک کر اپنے مصارف شروع کر دیتا کیا شوہر کے یہ فرائض میں نہیں کہ حالت صبریٰ اہلیہ اس کا مانع کرے اور علاج میں جو مصارف ہوں ان کو برداشت کرے کیا یہ شوہر کے فرائض میں نہیں کہ بلیہ کے مرنے پر اس کی تجنیہ و تکفین کرے اور اس کے مصارف برداشت کرے مصارف کا پیدائش وقت بحر پر نہیں پڑ سکتا کہ جب بحر مصارف کر رہا ہو تو زید اس کو روک کر اپنے مصارف شروع کرے یہ صورت پرورش چہ کے مصارف کی ہے کیا ایسی صورت میں بھی ان مصارف پر تبرع ہو سکتا ہے؟

(۲) زید یعنی نانا کو کیا ضرورت ہے کہ جبراً اپنے پاس رکھے یا مصارف برداشت کرے سوال تو یہ ہے کہ اپنے کسی تکلیف سے باپ کے پاس نہ رہنا یا باپ کو اپنے نانا کے پاس خود رہنا پسند کرے تو کیا باپ اس کا جبر بلامرضا مندی اس کی لے جاسکتا ہے کیا اس کے باپ کے دعوے پر عدالت بلامرضا مندی چہ اس کو جبر کے ساتھ پردہ کر سکتی ہے کیا یہ بات اخلاقی و شرعی درست ہو سکتی ہے؟ المستفتی نمبر ۱۲۳۳ ہدایت محمد خاں (بروج)

۱۲ جمادی الثانی ۱۳۵۵ھ ۳۱ اگست ۱۹۳۶ء

(جواب ۴۴۱) (۱) شوہر پر زوجہ مریضہ کا علاج لازم نہیں (۲) ہاں شوہر پر تجنیہ و تکفین لازم ہے (۳) لیکن تحت ایصال ثواب وغیرہ لازم نہیں تجنیہ و تکفین وغیرہ میں غالباً زیادہ سے زیادہ خرچ ہوتے ہیں وہ بھی اگر متوفیہ کے اقارب بغیر امر زوج کر دیں تو ان کی طرف سے یہ تبرع ہوتا ہے یہ ضروری نہیں کہ روک کر کرے بلکہ بغیر امر کرنے کی صورت بھی تبرع ہوگی۔

(۲) جب چہ متابع ہے تو سمجھ اور نا سمجھی خابر ہے اس لئے اس کی اپنی مرضی غیر معتبر قرار دی گئی ہے ابھی اس کا احساس معتبر نہیں ہے کیونکہ نا سمجھی کی عمر ہے بے شک شرع نے اخلاق پیش نظر رکھ کر ضابطہ بنائے اور ضابطہ کلیہ یہی ہے کہ بلوغ سے پہلے بچوں کی مرضی کا اعتبار نہ ہو ورنہ تمام نظام در بہرہ ہم

۱. والاعلام اذا عقل واستغنی براه لیس للاب ضمه الى نفسه (درمختار) وقال فی الرد: (قوله والاعلام اذا عقل) ... ثم السواد الاعلام البالغ لان الكلام فيما بعد البلوغ وعادة الزيلعي: ثم الاعلام اذا بلغ وشهد الله ان يتفرد الا ان يكون مفسدا محوقا عليه (هامش رد المحتار) مع الدر المختار: كتاب الطلاق باب الحضانة ۵۹۸ ط سعید کراتشی

(۲) ولا يجب الدواء للمرضى ولا اجرة الطبيب ولا الفصد ولا الحجامة كذا في السراج الوهاج والفتاوى الهندية كتاب الطلاق باب السابع عشر في النفقات ۵۹۹ ط ماجدیہ کوئٹہ وقال فی الرد: (قوله كما لا يلزمه مداواتها) ای اتیلة لها بدواء المرضى ولا اجرة الطبيب ولا الفصد ولا الحجامة هللية عن السراج (هامش رد المحتار مع الدر المختار) كتاب الطلاق باب النفقة ۵۷۵ ط سعید کراتشی

۳. قال وهل يباح في كفها؟ يعني على قول الثاني المفتي به نعم كما يباح في كسوتها (درمختار) وقال فی الرد: (قوله على قول الثاني) ای من ان مؤنة تجهيزها على الزوج وان تركت مالا لان الكس كالكسوة حال الحياة (هامش رد المحتار) مع الدر المختار: كتاب الطلاق باب النفقة ۵۹۸ ط سعید کراتشی

دوہائے گام۔ (۱) محمد کفایت اللہ کان اللہ نہ دلی

مال کے انتقال کے بعد 'نانی کوچوں کی پرورش کا حق ہے

(سوال) ہندہ نے اپنے انتقال پر ایک چھ دوہرے کا چھوڑا اس چھ کی پرورش کا حق اس کے باپ کو ہے یا نانی کو پرورش کا خرچ کس کے ذمہ ہے اور یہ چھ اپنے پرورش کنندہ کے پاس کب تک رہے گا ہندہ کے ترکہ اور مر و غیرہ میں سے ۱۴ اسام کر کے اس چھ کے ۵ سام ہیں اس چھ کے نانا نانی ہندہ کے شوہر پر مہر معاف کرنا چاہتے ہیں تو صرف وہ اپنا حق معاف کر سکتے ہیں یا پھر کے جو ۵ سام کا حصہ ہے وہ بھی معاف کر سکتے ہیں۔

المستفتی نمبر ۱۵۲ حافظہ محمد یوسف صاحب (دہلی) ۱۳ اربع الثانی ۱۳۵۶ھ ۲۳ جون ۱۹۳۷ء

(جواب ۴۴۲) چھ کی پرورش کا حق نانی کو ہے (۱) پرورش کا خرچ چھ کے حصہ میں سے لیا جائے اور پھر باپ کے ذمہ ہوگا ۲۰ چھ سات سال کی عمر تک نانی کے پاس رہے گا پھر باپ لے لے گا ۱۰ نانا نانی مر میں سے اپنا حصہ معاف کر سکتے ہیں چھ کا حصہ معاف کرنے کا انھیں حق نہیں ہے۔ (۲) فقط محمد کفایت اللہ کان اللہ نہ دلی

وہ عورتیں جن کوچوں کا حق پرورش ہے وہ موجود نہ ہوں تو حق پرورش کس کو حاصل ہوگا؟

(سوال) زید حالت یماری اپنے سوتیلے بھائی کو وصیت کر گیا کہ میری بیوی اور سر سالہ لڑکی ہے تم نے دونوں کو اپنی نظر ستائیت میں رہتا اور ان کو کسی قسم کی تکلیف نہ ہونے دینا آج تک زید کی بیوی اور چچی زید کے سوتیلے بھائی کی زیر نگرانی رہے اب فی الحال زید کی بیوی نے غیر محرم سے نکاح کر لیا اب چچی کی پرورش کس کے پاس ہو چکی کی حقیقی نانی پر مانی بھی نہیں ہاں حقیقی نانا زندہ ہیں چچی کے حقیقی دواو دواوی پچھاؤ غیرہ

(۱) ولا حیار للعلام والجارۃ ولما انه لعصور عقبہ یحترق من عہدہ الدعۃ لتخلیہ بیہ و بین النعب فلا یتحقق الطر وقد صح ان الصحابۃ لم یحیروا (الہدایہ) کتاب الطلاق باب حصانۃ المولد ومن احق بہ ۴ ۳۶ ط مکتبہ شریکہ علمہ ملتان (

(۲) ثم ای بعد الام بان ماتت او لم تفرق او سقطت فحقها او تزوجت باحسب ام الام والعت عند عدم اہلیہ القربی لم ام لاب وان علت بالشرط المدکور (الدر المختار مع ہامش رد المحتار کتاب الطلاق باب الحصانۃ ۳ ۳۶ ط سعید کراتشی)

(۳) طبق الاولاد الصغار علی الاب لا یشار کہ فیہا احد... اوصاع الصغیر اذ یوجد من ترضعہ لما یحب علی الاب (۱) لم یکن للصغیر مال واما اذا کان لہ مال فیکون مؤنزل اوصاع فی مال الصغیر کذا فی المحيط (الفتاوی الہدیۃ کتاب الطلاق الباب السابع عشر فی الصفات الفصل الرابع فی نفقۃ الاولاد ۱ ۶۰ ط ماجدیہ کوئٹہ)

(۴) والحاصۃ اما او غیرہا اسق بہ ای بالعلام حتی یستغنی عن النساء وقد سنع و بہ یفتی لانہ العال (رد المحتار) وقال فی الرد و فی الفتوح و یحیر الاب علی اخذ المولد بعد استغناہ عن الام لان نفقہ و صیانہ علیہ بالا جماع و فی شرح المجموع و اذا استغنی للعلام عن الحدیۃ اجر الاب الوصی والولی علی اخذہ لانہ القدر علی تادبہ و تعلیمہ و ہامش رد المحتار مع الدر المختار کتاب الطلاق باب الحصانۃ ۳ ۳۶ ط سعید کراتشی)

(۵) ہو نہ جس میں ہمیشہ کے لئے ضرور رہتا ہوں کو بھی کر کے کا حق نہیں ہے نہ پائے کہ فیرونی جیسے تادیب صرف کر۔ بلکہ صورت سوال میں ۱۰ کو پھر سے حصہ کو معاف کرنے کا حق حاصل نہیں ہے اس لئے کہ اس معاف کرنے میں چھ کا قصاص ہے

والرلایۃ فی مال الصغیر الی الاب نہ وصیہ نہ الی اب الاب نہ الی وصیہ و لیس لوصی الام ولایۃ الصغیر فی ترکۃ الام مع حضرة الاب (نور الانصار) وقال فی الرد و فی جامع الفصولین لیس للاب تحریر فیہ مال وغیرہ ولا ان یبذل مہ و لو عوص ولا القرضۃ فی الاصح و ہامش رد المحتار مع الدر المختار شرح نور الانصار کتاب لولکائفہ فصل لا یعد وکیل البی و البشر و لا حارۃ ۵ ۲۸ ۲۹ ط سعید کراتشی)

نہیں بلکہ سوتیلے داوی چچا وغیرہ ہیں اب رہی یہ بات کہ بچے کا سوتیلہ بھائی کہتا ہے میں اپنی اولاد کے ساتھ پرورش کروں گا اب شرع شریف کا کیا حکم ہے؟ اس شخص کی پرورش سوتیلی مانی یا بیوی کی ماں یا حقیقی ماما کرے یا سوتیلی داوی یا سوتیلے چچا؟ المسئنی نمبر ۱۹۹۱ سوداگر عبدالرزاق صاحب، شائع ۲۲ نومبر ۱۳۵۶ھ ۳۵۶ھ کے نمبر ۱۹۳ء

(جواب ۴۴۳) ماں کا حق حضانت غیر محرم سے شادی کر لینے سے ساقط ہو گیا، اور نانہ اور سوتیلی مانی اور سوتیلے چچا اور سوتیلی داوی وغیرہ کا کوئی حق ہے نہیں، اس لئے اب لڑکی کی پرورش اور تربیت کا انتظام اس کا ولی یعنی چچا کر سکتا ہے۔ اور عورتوں میں سے جس کے پاس رہنا زیادہ نفع ہو اس کے پاس رکھ دی جائے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ!

ماں کے بعد مانی کو پھر داوی کو حق پرورش ہے

(سوال) ابراہیم حاجی محمد بدئی مبین نے اپنی زوجہ مسماۃ مریم علی بنت جو سب دادا مبین کو اس کی نافرمانی اور بد اخلاقی کے باعث طلاق دی بعد طلاق دینے کے مطلقہ مریم ایک لڑکی بھی سات سالہ رابعہ بانو ساتھ لے کر گئی اور مطلقہ نے ایک پٹھان مسکمی عبدالستار سے نکاح کیا جس کے پانچ بچے ہیں مریم علی رابعہ بانو کو ساتھ رکھے ہوئے ہے ایسی حالت میں جب کہ رابعہ بانو کی مانی ایک عرب کے ساتھ نکاح کر کے بیٹھی ہے اور ماں نے بھی غیر کفو پٹھان سے نکاح کر لیا ہے پرورش کا حق اس کو ہے یا نہیں؟ رابعہ بانو کی داوی حیات ہے؟ (جواب ۴۴۴) جب کہ لڑکی کی ماں اور مانی دونوں نے لڑکی کے غیر محرم سے نکاح کر لیا ہے تو لڑکی کو رہنے کا ان کا حق جاتا رہا۔ لڑکی کو اس کی داوی رکھ سکتی ہے، محمد کفایت اللہ کان اللہ دلی

۱۔ والحضانة تستلزم الا ان تكون مريدة او فاحرة او غير مأمومة او متروحة بغير محرم الصغير (توسر الاصل و شرحه مع هامش رد المحتار: کتاب الطلاق: باب الحضانة ۳۵۵ ط سعید کرائشی)

۲۔ ان سے کہ حق پرورش ہونے میں ماں سے بدلتی ہو جاتی ہے، لڑکی داوی سے بدلتی ہو جاتی ہے، عد نہ اور نہ کے بعد پوچھی کویت۔ ۳۵۵۔ دوسری عورتوں کو نہیں کما فی توہر الاصل و شرحه ثم ای بعد الام بان ماتت او لم تغسل او اسقطت حقها او بزوجہ باحیی ام الام وان علقت بعد عدہ اہلیہ، لقربی لم اد الالب وان علقت ثم الاحتلاب وام ثم لام ثم الاحتلاب ثم الاحلات کذلک ثم العمت کذلک (توسر الاصل و شرحه مع هامش رد المحتار: کتاب الطلاق: باب الحضانة ۵۶۲/۳ ط سعید کرائشی)

۳۔ ثم العصات بترتيب الاولاد فيقدم الاب ثم الجد ثم الاخ الشقيق ثم الاب ثم سوه کذلک ثم العم ثم سوه واداً احتصوا بالاروغ ثم الاس احتیار (رد المحتار) وقول فی الرد (قوله ثم العم ثم سوه) یعنی ان بقول کذلک لما فی البحر والفتح ثم نعم شقيق الاب ثم الاب واما اولاده فیدفع اليهم العلام لا للصغيرة لانهم غير محرم (هامش رد المحتار مع الدر المختار: کتاب الطلاق: باب الحضانة ۵۶۳/۳ ط سعید کرائشی)

۴۔ والحاضنة يسقط حقها بکاح غیر محرمة ای الصغير (الدر المختار مع هامش رد المحتار: کتاب الطلاق: باب الحضانة ۵۶۵/۳ ط سعید کرائشی)

۵۔ وان لم یکن له ام تستحق الحضانة بان کانت عبر اهل للحضانة او متروحة بغير محرم او ماتت فام الام اولی من کل واحدة وان علقت فان لم یکن للام ام فام الاب اولی من سواها وان علقت کذا فی فتح القدير (فتاوی الہدیۃ: کتاب الطلاق: الباب السادس عشر فی الحضانة ۵۴۱/۱ ط ماجدہ، کوئٹہ)



ہنچی کا حق پرورش کب تک ہے؟

(سوال) ایک شخص کا تین ۳۵ سال قبل ہوا تھا اس بیوی کے بطن سے ایک لڑکا جس کی عمر تقریباً ۲۵ سال ہے موجود ہے اور ایک لڑکی ہے جس کی عمر تقریباً دس سال ہے عرصہ پانچ سال ہوئے کہ ان میاں بیوی میں تنازعہ ہو گیا وہ تنازعہ یہ ہوئی کہ ایک شخص جو لڑکی کا ہے اس کو عورت نے دینی بھائی بنایا اس کے خاوند نے کوئی بات دیکھ کر منع کیا اس پر وہ عورت خاوند سے علیحدہ ہو کر اس شخص کے ساتھ رہنے لگی چار سال متواتر ہو گئے پھر اس کے والدین اور رشتہ داروں نے اس عورت کو ہر چند سمجھایا لیکن وہ اپنے خاوند کے پاس نہیں گئی چنانچہ وہ لڑکی کو سمجھایا گیا مگر عورت نے صاف انکار کر دیا اور کہہ دیا کہ میں اپنی دینی بھائی کو نہیں چھوڑ سکتی چاہے خاوند چھوٹ جائے اس پر اس کے خاوند نے طلاق دیدی اور چنانچہ نے سر ہو کر فارقی داوا دی اس کے بعد عورت نے اپنے ورثہ کی روٹی کپڑے کی بات منوی دائر کر دیا وہ درخواست خارج ہو گئی پھر عورت نے صرف لڑکی کی طرف سے درخواست دی لڑکی نے خوراک عدالت نے چار روپے ماہوار کے حساب سے روٹی کپڑے کی ڈگری دیدی لڑکی کی عمر دس سال ہے اس کا باپ اس کو اپنے پاس رکھنا چاہتا ہے آیا وہ رکھ سکتا ہے یا نہیں؟

(جواب ۴۴۵) لڑکی بلوغ تک اپنی ماں کے پاس رہ سکتی ہے (ہاں اگر باپ کوئی ایسی وجہ بتلائے کہ اس کی بنا پر لڑکی کو ماں کے پاس سے ہٹانا ضروری ہو تو پھر باپ لے سکے گا (۱) حفظ محمد کفایت اللہ کا اللہ لا ذلی

ماں ثانی داوی اور بہن کے بعد حق پرورش خالہ کو ہے

(سوال) زید کا انتقال ہوا اس نے ایک زوجہ اور ایک دو سالہ لڑکی چھوڑی دو سال گزرنے پر زوجہ نے نکاح ثانی کر لیا زید مرحوم کا نہ کوئی حقیقی وارث ہے نہ اس کی بیوہ کی حقیقی ماں موجود ہے البتہ اس کا حقیقی باپ اور بہن زندہ ہے اب زید کی بیوی پرورش کون کرے زید کا سوتا بھائی اور زید کی سوتیلی ماں کہتے ہیں ہم پرورش کریں گے۔ المستفتی نمبر ۲۰۰۳ عبد القادر (ضلع گنور) ۵ رمضان ۱۳۵۶ھ ۱۰ نومبر ۱۹۳۷ء

(جواب ۴۴۶) اگر ہندہ کی حقیقی بہن یعنی بیوی کی خالہ موجود ہے اور وہ پرورش کرنے پر راضی اور تیار ہے تو اس کو حق حضانت حاصل ہے (۱) اور اگر وہ انکار کر دے تو پھر ماں (جس کا حق حضانت زوجہ نکاح غیر محرم کے ساتھ ہو چکا ہے) اور سوتیلی داوی یا سوتا چچا یا حقیقی نانا ان میں سے جو بھی کی تربیت اور نگرانی اچھی

۱. والاد والحدۃ لاد اولاد احی بہا یا لصغيرة حتی تجلس ای تیغ فی طاهر الروایۃ (الدر المختار مع هامش ۲. مختار کتاب الطلاق) باب الحضانۃ ۵۶۶، ۳ ط سعید کرائسی (ترجمہ فیصل کے لئے دیکھئے جواب ۴۲۷ کا) شیعہ ۳ ۲. ونحصۃ بسقط حقہا نکاح غیر محرمہ ای الصغیر وکذا بسکناہ عبد المصطفیٰ لہ لما فی القیۃ لو نزلت الام باحر فامسکته ام الام فی بیت الرب فلاب احدہ (الدر المختار مع هامش رد المختار) کتاب الطلاق باب الحضانۃ ۵۶۵، ۳ ط سعید کرائسی

۳. ثم ای بعد الام بان ماتت اولہ نزلت او اسقطت حقہا او تروحت باجسی ام الام ثم ام الاب وان علته ثم لا تحت لاب وام ثم لا تحت لای ثم لا تحت کذلک ثم العمت کذلک (توضیح الاصل) وشرح مع هامش رد المختار کتاب الطلاق باب الحضانۃ ۵۶۲، ۳ ط سعید کرائسی

طرح کر سکے اس کے پاس بھی کورکھ دیا جائے۔ ۱۰ محمد کفایت اللہ کا انند لہ نوبلی

جواب دیگر (۴۴۷) (۲۰۰۶) تین خاندانہ ہیں تو ان میں سے کسی ایک کی پرورش میں جی رہ سکتی ہے (۱) سوتیلے چچا اور سوتیلی دادی کو حق مشائے حاصل نہیں ہے۔ فقط محمد کفایت اللہ کا اہل۔  
 ۹ رمضان ۱۳۵۶ھ ۱۳ نومبر ۱۹۳۷ء

ستر قزو : باب  
ایلاء

کسی نے اپنی بیوی سے کہا ”جب تک تم تین پارے قرآن شریف نہ پڑھ لے اس وقت تک مجھ پر حرام ہے“ تو کیا حکم ہے؟

(سوال) ایک شخص نے اپنی مقلوبہ سے یوں کہا کہ (جب تک تو تین پارے قرآن شریف کے نہ پڑھ لے اس وقت تک مجھ پر حرام ہے) اس کے بعد اس نے قرآن شریف پڑھنا شروع کر دیا یا درمیان میں کہ وہ قرآن شریف پڑھتی تھی، اور ابھی تین پارے پورے نہ ہوئے تھے کہ یک ماہ کچھ دن کے بعد اس عورت سے بیعت فرمایا۔ بیعت کے بعد اس عورت نے یہ سنا کہ تم نے تو قسم کھائی تھی ایسا کیوں کیا اس کے جواب میں اس نے کہا کہ اب تو میں تو ایسا کرنا آئندہ کے لئے وہی بات رہی چنانچہ اس کو عرصہ سات ماہ کا بوجھ پکلا اور ابھی تک تین پارے پورے نہیں ہوئے کسی قسم کا کوئی کفارہ ادا کیا نہ صحبت کی پس اس صورت میں وہ عورت اس کے نکاح میں باقی ہے یا نہیں اگر نکاح سے باہر ہوئی تو دوبارہ اس سے نکاح ہو سکتا ہے یا نہیں یا ان تین پاروں کے پورا کرنے کی ضرورت ہے یا نہیں اور پورا لفظ لفظ پڑھا جائے یا یاد کر لیا جائے یا کفارہ ادا کرنے کی ضرورت ہے یا نہیں اور کفارہ کیا ہو جائے؟ المسکتی نمبر ۱۳۹۸ مولوی عبدالحق صاحب۔

(شعبہ عربیہ) رابع الثانی ۳۵۶ء تا جون ۱۹۳۷ء

۱۴۴۸ھ میں چہرے پہ ختنے سے پہلے جو وحی ماری ہے اس میں کفارہ یحیٰی واجب ہوا (۱) یعنی دس مہینوں کوئی مسکین کو نہ دے یہاں تک کہ وہ مسکینوں کو نہ دے۔ (۲)

١. باب خبرات هذه مقروص فيها اذا كان مستحق للحضانه المرب منه فلولا لم يكن غيره وكان الولد ذكرا يبقى معه. واما لو كان بنتا لا تستقيم. وهاش ودا المحار. كتاب الطلاق. باب الحضانة ٣٦٦ طبعه محمد كرتاشي.  
٢. باب بعد ثمة فاب او لم يبق. واستقلت حقه او زوجها. بابي او الام وان غلب ثم ام الاب وان غلب به. ثم الغصات يربطه الارث فيعده.  
٣. باب زوج له في الاصل لا في الخلال كدنت به الغصات. ثم الغصات يربطه الارث فيعده.  
٤. باب زوج له في الاصل لا في الخلال كدنت به الغصات. ثم الغصات يربطه الارث فيعده.  
٥. باب زوج له في الاصل لا في الخلال كدنت به الغصات. ثم الغصات يربطه الارث فيعده.  
٦. باب زوج له في الاصل لا في الخلال كدنت به الغصات. ثم الغصات يربطه الارث فيعده.  
٧. باب زوج له في الاصل لا في الخلال كدنت به الغصات. ثم الغصات يربطه الارث فيعده.  
٨. باب زوج له في الاصل لا في الخلال كدنت به الغصات. ثم الغصات يربطه الارث فيعده.  
٩. باب زوج له في الاصل لا في الخلال كدنت به الغصات. ثم الغصات يربطه الارث فيعده.  
١٠. باب زوج له في الاصل لا في الخلال كدنت به الغصات. ثم الغصات يربطه الارث فيعده.

میں کے بعد پھر اس نے یہ کہا۔ آئندہ کے لئے وہی بات رہی یہ از سر نو ایلاء ہو اس وقت سے چار ماہ گزرنے تک تین پارے نہ ہوئے اور درمیان میں وہی واقعہ نہ ہوئی تو چار ماہ گزرنے پر طلاق بائن ہوئی ۲۔ اب تجدید نکاح کی ضرورت ہے اور ایلاء ختم ہو گیا تجدید نکاح کر کے وہ جوڑی سے مقارنت کر سکتا ہے ۳۔ لیکن تین پارے پورے ہونے سے قبل جوڑی واقع ہوگی اس میں اسے کفارہ عین دینا ہوگا تین پارے کا نظریہ ۴۔ پناہ لینا قسم پوری ہو جانے کیلئے کافی ہوگا۔ حفظ ہونے کی ضرورت نہیں۔ محمد طایب اللہ کا اللہ نہ وہی

قسم کھا کر کہا ”تو مجھ پر حرام ہے اب میں تجھ سے صحبت نہیں کروں گا“ اس کے بعد بالکل بھستری نہیں کی تو کیا حکم ہے؟

(انہار المہمۃ مورخہ ۲ ستمبر ۱۹۲۵ء)

(سوال) زید اپنی عورت کو طعن طرح کی لڑائیوں خوف شرع دیتا ہے اور بار بار امر ممنوع کے ارتکاب پر جبر کرتا ہے مثلاً صوم ماہ رمضان میں وہی کرتا ہے ہر چند عورت منع کرتی ہے مگر نہیں مانتا ایک روز اپنی عورت کو قتل کرنے پر آمادہ ہو گیا تھا عین ان دنوں میں جب کہ پورے نو ماہ کی حاملہ تھی عورت سے بار بار یہ کلمات کہتا رہتا ہے۔

(۱) اگر میں تجھ سے ہم بستری کروں یا کلام سڑوں تو کوئی اپنی ماں بہن سے کروں ان کلمات سے مننے سے بعد آمیزہ نو ماہ سے بالکل ہم بستری نہیں کی۔

(۲) اور یہ بھی کہا ہے کہ قسم بہ خدا کی تو مجھ پر حرام ہے اب میں تجھے بالکل حرام کر چکا ہوں۔

(۳) اور یہ بھی کہا ہے کہ یہ جو تیرے تین بچے پیدا ہوئے ہیں ان میں سے ایک بھی میرا نہیں ہے ایک فلاں کا ایک فلاں کا ایک فلاں کا۔

(۴) اور یہ بھی کہا ہے کہ میں تجھ سے بہت زمانہ سے عہد کر چکا ہوں کہ اب تجھ سے صحبت نہیں کروں گا اب میرے اور تیرے درمیان میں وہی کے سے تعلقات نہیں ہیں اب تجھے بازاری کی زندگی کی طرف منہ کرنا چاہیے۔

۱۔ وھذا القسم فیہ الکفرۃ لآلۃ واحفظوا ممالکم فقد ان حثت (توبہ الاصل) وشرح مع حاشی رد المحتار کتاب النکاح ۷۰۸ ط سعید کمرانی

۲۔ فان للہ تعالیٰ فکفرانہ اطعام عشرۃ مسکین من اوسط ما تعلمون اھلکم و کسرتیم او تحریر ولہ (امالۃ ۸۹) و کفرانہ تحریر ولہ و اطعام عشرۃ مسکین او کسرتیم (ذم مختار) و قال الرد (فولہ عشرۃ مساکین) ای تحقیقاً او منہر حی ان اعطی مسکیناً واحداً فی عشرۃ ایام کس یوہ نصف ما یحجور (الذم المختار مع حاشی رد المحتار) کتاب النکاح ۷۲۵ ط سعید کمرانی

(۳) فان و طعن فی الاربعۃ الاشرار حث فی بیحہ و لرمہ الکفرۃ و بسقط الایلاء و ان لم یقر بها حتی مضی اربعۃ اشہر باب منہ مطلقۃ (الہدایۃ کتاب الطلاق) باب الایلاء ۱۰۹ ط شریک علیہ ملتان

(۴) اذا کان الطلاق بال دون الثلاث لہ ان ینروحها فی لعدۃ و بعد بقضائها (المای الہدیۃ کتاب الطلاق) باب السادس فی الرجعة فصل فیما تحل بہ المطلقة و ما یصل بہ ۷۲ ط مکتبہ ماحمدہ کربہ

(جواب ۴۴۹) عبارت نمبر ۲ اور نمبر ۳ سے کم از کم ایذا ضرور نہایت ہوتا ہے، بلور جب کہ ان الفاظ کے کہنے کے بعد چار ماہ تک اس نے اپنی بی بی سے وطن نہ کی اور طلاق پر عورت پر طلاق پانچ پر مگر (۲) اور بعد اقتصائے عدت وہ دوسرا نکاح کر سکتی ہے۔ (۲) محمد کفایت اللہ غفرلہ بدرہ امینیہ دہلی

## اشہار ہواں باب ظہار

کسی نے کہا ”اگر میں اس سے زندگی کروں گا تو اسی کے نطفہ سے پیدا ہوں گا“ تو کیا حکم ہے؟  
(سوال) زید کی بی بی اور زید کی والدہ میں فساد ہوا اور زید کی والدہ نے زید سے شکایت کی زید نے سخت غصہ نکالت میں اپنی زوجہ کی غیر موجودگی میں یہ کہا کہ ”اگر میں اس سے زندگی کروں گا تو اسی کے نطفہ سے پیدا ہوں گا“ اس کا کیا حکم ہے؟ المستفتی نمبر ۳۲۰ عیسیٰ خاں مدرس مدرسہ نساء (مطلع امر لوتی)

۱۵ رجب ۱۳۵۳ھ ۲۹ اکتوبر ۱۹۳۳ء

(جواب ۴۵۰) یہ قسم ہے اور اس کا حکم یہ ہے کہ زید اپنی بی بی کے ساتھ میاں بی بی کے تعلقات درخانیہ واری کے تعلقات رکھ سکتا ہے اور قسم کا کفارہ ادا کرنا لازم ہے (۱۰) کفارہ یہ ہے کہ دس مسکینوں کو ۱۰۰ دنوں وقت چیت بھر کر کھانکھائے یا ہر مسکین کو پونے دو سیر گیہوں دیدے یا دس مسکینوں کو ایک ایک چادر دیدے۔ اس کی قدرت نہ ہو تو تین روزے متواتر پے در پے رکھ لے۔ (۱۰) فقط محمد کفایت اللہ کاں اللہ دہلی

کسی نے کہا ”وہ عورتیں جو اپنے خوندوں کی تابعدار ہیں وہ ماؤں سے مشابہ ہیں باعتبار شفقت و محبت کرنے کے“ تو کیا حکم ہے؟

(سوال) (۱) زید نے اپنی بی بی سے باجمہت چیت کرتے ہوئے کہا کہ صاحب اخلاق جلدی فرماتے ہیں کہ

۱۔ وَالْمَا فِي الرِّجْلِ لَا مَوَاتَةَ وَاللَّهُ لَا يَمُوتُ أَوْ قَالَ لَا أَقْرَبُ رُبْعَةَ اشْهَرِ فَهُوَ مَوْلٍ لِمَوْلَةِ تَعَالَى ”لَلَّذِينَ يُولُونَ مِنْ سَائِبِهِ تَرَبَّصْ رُبْعَةَ اشْهَرٍ مَالَاةً وَالْهَدَاةُ“ کتاب الطلاق باب الایلاء ۱/۲ ۴۰ ط مکتبہ شریکۃ علمیہ ملتان )

۲۔ ”وَلَمْ يَغْرِبْهَا حَتَّى مَضَتْ أَرْبَعَةُ اشْهَرٍ بَابُ مَنَعَ بِطَلِيقَةٍ“ الْهَدَاةُ بَابُ الایلاء ۱/۲ ۴۰ ط مکتبہ شریکۃ علمیہ ملتان )  
وَقَالَ فِي الْمَرْءِ وَحُكْمِهِ وَقَوْلُهُ طَلِيقٌ دَسَةُ ابْنِ بَرٍّ لَمْ يَطَا (الْبَرُّ الْمُخْتَارُ مَعَ هَامِشِ رَدِّ الْمُحْتَارِ) كِتَابُ الطَّلَاقِ بَابُ الایلاء ۳۳۴ ط سعید کراتشی )

۳۔ ”قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَإِذَا طَلَقْتُمُ النِّسَاءَ فَلَعْنُ أَهْلَهُنَّ فَلَا تَعْصِلُوهُنَّ أَنْ يَكُنَّ مِنْ أَرْوَاحِهِنَّ أَوْ أَوْجُهِنَّ أَوْ أَرْوَاحِ بَنِيهِمْ مَعْلُومٌ (البقرة ۲۳۲)

۴۔ ”وَهَذَا الْقَوْلُ فِي الْكُفْرَةِ لَا يَ“ ”وَاحْظُوا بِمَا كُنْتُمْ“ فَقَطُّ ابْنُ حَبَّ (الْبَرُّ الْمُخْتَارُ مَعَ هَامِشِ رَدِّ الْمُحْتَارِ) كِتَابُ الْإِيمَانِ ۷۰۸ ط سعید کراتشی )

۵۔ ”فَبِاللَّهِ تَعَالَى فَكُنْتُ رَدَّ عَشْرَةِ مَسْكِينٍ مِنْ أَوْسَطِ مَا نَظَعُوا مِنْ أَهْلِكُمْ أَوْ كَسَوْتُهُمْ أَوْ تَحَرَّيْتُ رَقِيعَةً لَمْ يَحِدْ نَصَابُهَا مِنْ دَنِّ كَفَّارَةٍ بِمَا كُنْتُمْ“ مَا حَلَفْتُمْ (الْمَائِدَةُ ۸۹) وَكَفَّارَتُهُ تَحَرَّيْتُ رَقِيعَةً أَوْ اطْعَامَ عَشْرَةِ مَسَاكِينٍ كَمَا مَرَّ فِي التَّحْرِيرِ أَوْ كَسَوْتُهُمْ ”وَأَنْ عَجَرَ عَيْدُ كُلِّهِمْ وَقَدْ الْإِدَاءُ صِيَامَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ وَلَا (تَسْوِيرُ الْإِبْصَارِ وَ شَرْحُهُ مَعَ هَامِشِ رَدِّ الْمُحْتَارِ) كِتَابُ الْإِيمَانِ ۷۲۵ ط سعید کراتشی )

حما کے نزدیک وہ عورتیں جو اپنے خاوندوں پر مہربان ہیں اور شفقت سے پیش آتی ہیں دوران کی تہجد اور  
 ۱۰ فی اہر میں وہاں سے مشابہ ہیں باحبار شفقت اور محبت کرنے کے کیا زید کے اس کہنے سے ظہر واقع ہو گا  
 نہیں (۲) ٹکڑ کے باب میں سورہ بقرہ میں ابتدا کی جو آیت ہے کس آیت تک ظہر کا تہرہ ختم  
 ہو جاتا ہے؟ ذلک لتؤمنوا باللہ ورسولہ تک یاو للکفرین عذاب الیم تک

(۳) اور اگر ظہر واقع ہو جائے تو اس کا حکم ہے جس سے تلاقی نہ ہو جائے۔ المستفتی نمبر ۱۵۳۱  
 ۱۰ محمد (ضلع صدر) ۱۴/۱۲/۱۳۵۹ھ ۲۳ جون ۱۹۳۳ء

(جواب ۱۵۱) زید کے اس تہرہ سے ظہر نہیں ہوا، قرآن پاک میں ظہر کا تہرہ جس آیت پر ختم  
 ہوتا ہے وہ عذاب الیم پر ختم ہوتی ہے۔ لفظ محمد کفایت اللہ کان اللہ ولی

کسی نے اپنی بیوی سے کہا کہ "تو میری بہن کے برابر ہے" تو کیا حکم ہے؟

(سوال) ایک آدمی نے اپنی عورت وصال غصہ میں ۱۰ مرتبہ اپنی بہن کے برابر ہونے کے الفاظ کہے  
 دیے ہیں یعنی یہ کہتا ہے کہ تو میری بہن کے برابر ہے یہ دو مرتبہ کہتا ہے پھر بعد میں عورت کے رشتہ داروں  
 سے یہ بھی کہا کہ اس عورت کو تم اپنے گھر سے جاؤ کیونکہ میں نے اس کو دو مرتبہ بہن کے برابر نہ کہا ہے  
 یہ وہاب میں رکھنا نہیں چاہتے ہوں بعد میں گھر میں رہنے دیے اب یہ یہ کہتا ہے کہ ان دونوں سے نکاح  
 میں نہیں ہے کہ نہیں اور نہ اسے تو اس طرح کا بھی طلاق ہے تو رجسی سے یا طلاق پکڑنے سے یہ حق فہم  
 یا حاق نہ ہو تو نہادی ہے یا نہیں؟ المستفتی نمبر ۱۸۱۸ ۱۰ محمد یوسف (بہ اچ) ۲۲ ربیع الثانی ۱۳۵۹ھ  
 ۲۱ ستمبر ۱۹۳۳ء

(جواب ۱۵۲) طلاق کی نیت سے یہ الفاظ سے بول تو طلاق پکڑنے سے اور تجدید نکاح کرنا لازم ہے  
 نہادی کی ضرورت نہیں۔ اور حاق کی نیت نہ ہو بلکہ محنت میں بہن کے برابر کہا ہو تو پختہ نہیں ضرور  
 نہیں ہے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ ولی

۱۰ رات بوی نائب علی من امی او کامی وکذا لوجحد علی حسہ بر او ظہر او طلاق صاحب بیہ ووقع مایہ و  
 نہ ویاوسوب مو جحد الکاف لیا وبعی الادی ای البر یعنی الذکر امہ و الذر المحار مع هامس رد المحتار کتاب  
 الطلاق باب الطہار ۴۷۰ ۳ ط سعید کر تفسی

۲۰ رات بوی نائب علی من امی او کامی وکذا لوجحد علی حسہ بر او ظہر او طلاق صاحب بیہ ووقع مایہ و  
 نہ ویاوسوب مو جحد الکاف لیا وبعی الادی ای البر یعنی الذکر امہ و الذر المحار مع هامس رد المحتار کتاب  
 الطلاق باب الطہار ۴۷۰ ۳ ط سعید کر تفسی

۱۰ رات بوی نائب علی من امی او کامی وکذا لوجحد علی حسہ بر او ظہر او طلاق صاحب بیہ ووقع مایہ و  
 نہ ویاوسوب مو جحد الکاف لیا وبعی الادی ای البر یعنی الذکر امہ و الذر المحار مع هامس رد المحتار کتاب  
 الطلاق باب الطہار ۴۷۰ ۳ ط سعید کر تفسی

۳۰۰ کی گولیاں کھدے دیا، تو نکاح نہیں ہوتا

(سوان) ایک شخص نے اپنی منکوہ بیوی کو غصہ کی حالت میں یہ لفظ سہ دیا کہ میری ماں لوحہ سے اوجھ تپا  
 زوہہ ہوا کہنے میں کوئی طرہ تو نہیں پڑتی مگر حقائق پڑتی ہے تو کیسی یا ظہار ہو کر کفار و زانیہ ہو گیا کچھ بھی نہ ہوتا  
 یہ غصہ کتنے وقت نیت نہ طلاق کی تھی نہ ظہار کی۔ المستفتی نمبر ۱۹۱۵ ما عبد الغنی صاحب امام مسجد  
 (جے پور) ۱۸ شعبان ۱۳۵۶ھ ۲۳ اکتوبر ۱۹۳۷ء

(احواب ۴۵۲) اس لفظ کے تحت سے نہ طاق ہوئی نہ نصار لغو اور مسمول فقط تھا بیکار گیا۔ (محمد کفایت اللہ)  
 مکان احمدیہ دہلی

یہی کو طلاق کی نیت سے ماں کہہ تو یا نعم ہے؟

(سوال) وہی وہ نیت حایق مال کہ یتا۔

۱۰۔ محمد کفایت اللہ کال اندلہ نویں

شبہر نے بیوی سے کہا ”اگر میں تم سے صحبت کروں تو اپنی ماں سے صحبت کروں“ تو کیا ممکن ہے؟

(تبعیہ: ۲۶ فروری ۱۹۴۷ء)

(مسوال) (۱) اگر کوئی شخص غصہ سے مرتبہ اپنی بی بی سے کہے کہ اگر میں تجھ سے صحبت کروں تو اپنی ماں سے صحبت کروں (۲) ایک شخص اپنی بی بی سے کہتا ہے کہ میں تیرا باپ ہوں تو میری بی بی سے یہ یہ کتنا ہے تو میری ماں سے میں تیرا باپ ہوں یا تو میری ماں نہ رہیں تیرا باپ کیا حکم ہے ؟

حواص ۵۵) (۱) یہ کارِ مہم اور ہودہ نے نہ اس سے طلاق پڑتی ہے اور نہ ٹھہر جوتا ہے۔ (۲) یہ سہ اخلاق مہم اور ہودہ میں نہ اس سے طلاق نہیں ہوتی۔ محمد کاغیت اللہ غفرلہ

١٩. و ان يري مات علي قبل اني ان كدت وكذا لو حذف علي حبيبه بر" او طهارا و علاقته صحت بينه و رفع ماله و لا اياه و الا يبين شيئا و حذف الكتاب بعد و معن "الذي يعني الكرامه" اذ لم يسم مع هذين رد ليعتبر "كتاب التذاري" باب التضياع ٣ ٤٧٠ طبعه كذا في

[illegible][illegible]

شوہر نے کہا ”یہ تو میری ماں ہے پھر اس کے جد طلاق نامہ بھی تحریر کر دیا تو کیا حکم ہے؟“  
(مجموعہ مورخہ ۶ مارچ ۱۹۲۷ء)

(سوال) زید نے اپنی لڑکی نبالغہ کا عقد بخر تاباغ کے ساتھ کر دیا تھا بالغ ہونے سے پیشتر لا علمی کی حالت میں دونوں کو باہر گھر صرف کھیل کود کا موقع ملتا رہا بالغ ہونے کے بعد جب لڑکی کو بخر کے ہاں بھیجا گیا تو بخر نے اپنے والدین سے کہا کہ مجھے اس سے لڑکی کیوں بلائی گئی ہے صورت حال یہ ہے کہ بخر اور وہ اور بہ چچن اور مندر چہر جسر پولیس سے لڑکی والوں نے جب یہ کہا کہ اچھا ہم اس کو واپس لے جاتے ہیں اس کا زائد روٹو دے دو اس نے جواب دیا کہ یہ تو میری ماں ہے اس کا کرایہ کیا؟ بخر نے سادہ کاغذ پر دو شاہدوں کے دستخط ایک طلاق نامہ بھی تحریر کر لیا ہے اگر طلاق ہو گئی تو عدت کا شمار اسی وقت سے ہو گا یا دوسرا طلاق نامہ قانون رائے کے وقت کے مطابق کھو لیا جائے۔

(جواب ۴۵۶) زید نے جب حاق نامہ تحریر کر دیا ہے تو طلاق ہو گئی (۱) اسی تاریخ سے عدت شمار ہوگی مگر طلاق حاق نامہ کے الفاظ فقیر طلاق کے ہوں دوسرا طلاق نامہ کھوانے کی وقوع طلاق کے لئے تو ضرورت نہیں ہاں جت وراثت کے لئے کھولنے کا مضائقہ نہیں مگر عدت پہلے ہی طلاق نامہ کی تحریر کے وقت سے شمار ہوگی۔ (۲) محمد کذیت اللہ کان اللہ لہ دلی

کسی نے اپنی بیوی سے کہا کہ ”تو آج سے میری ماں ہے اور میں آج سے تیرا بیٹا ہوں“ تو کیا حکم ہے؟

(سوال) ایک شخص نے اپنی بیوی کو معوضی لڑائی کی وجہ سے کہا کہ تو آج سے میری ماں ہے اور میں آج سے تیرا بیٹا ہوں اس سے وراثت کیا تو اس نے کہا کہ چھوڑنے کی وجہ سے کہا ہے کیونکہ میں اس کو چھوڑنا چاہتا ہوں۔

(جواب ۴۵۷) یہ الفاظ تو فوہیں اگر طلاق دینا ہے تو ساف الفاظ میں دیدے ان الفاظ سے طلاق نہیں ہوتی۔ محمد کذیت اللہ کان اللہ لہ دلی

۱ کتاب الطلاق: ان منشا علی زوج و فیل مطلقاً (در مختار) و فیل فی الرد ولو لائل المکاتب اکتب منافی امرانی کان اقراراً بالطلاق وان لم یکتب (ہامش رد المختار مع الدر المختار) کتب الطلاق: مطلب فی الرد و لکنندہ ۳ ۲۴۶ ط سعید کمر اتشی

۲ فان کتب ما بعد فان طلقاً فکتب هذا بفتح الطلاق و تلزم لعدة من وقت الكتابة وان علق طلاقه بسحب لکب بان کتب ما جاء له کتابی فکتب طلاقاً فعلاً ما لکب فله رد لو لم یفعل بفتح الطلاق کذا فی الخلاصة ۵۵۵ رد المختار کتاب الطلاق: مطلب فی الطلاق: بالکتابۃ ۳ ۲۴۶ ط سعید کمر اتشی

۳ لو قال لک اب ابی لا یکن مطعراً و یسعی ان یکن مکرها و منته ان یقول یا ابی و یا احی و یجوز (الردی لیسبغ کتاب الطلاق: باب السابع فی الطہار ۵۷۶ رد مختار: کمر بد)







بنتاب من السلام علیکم۔ الفائدہ کے معانی لکھ دیئے گئے ان میں ناقابل حل کون سی بات ہے مجھے آنے کی فرصت نہیں ہے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لدہ دہلی

عورت کا کسی شخص کے ساتھ بھاگ جانے سے نکاح نہیں ٹوٹتا

(سوال) ایک مسلمان عورت کی شادی ہو کر عرصہ گزرا اس وقت چھ سات لولاد موجود ہیں وہ عورت غیر قوم کے ایک فرد کے ساتھ فرار ہو گئی دو تین ماہ بعد اس کا بوا الزکام اس کو تلاش کر کے پایا اور گھر میں رہنے لگی اور مرد بھی اس سے راضی ہو گیا پس ایسی عورت کا نکاح قہراً درست کہلاتا ہے یا نہیں اور وہ اپنے شوہر سے زندگی گزار سکتی ہے یا نہیں۔ المستفتی نمبر ۱۹۱۹ سید ابراہیم صاحب (دولوری) ۱۹ شعبان ۱۳۵۶ھ ۲۵ مکتوبر ۱۹۳۷ء

(جواب ۴۶۱) ہاں نکاح قہراً ہے فرار ہونے سے نکاح نہیں ٹوٹتا۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لدہ دہلی

کسی نے کہا ”تو مجھ پر تین طلاقیں حرام بن گئیں جب کہ اس کے سامنے نہ اس کی بیوی تھی اور نہ کوئی دوسرا شخص“ تو کیا حکم ہے؟

(سوال) ایک شخص اپنی منکوحہ کے حق میں حسرت غضب کہتا ہے کہ تو مجھ پر تین طلاقیں حرام ہے حالانکہ اس وقت نہ اس کی منکوحہ موجود تھی نہ کوئی دیگر شخص؟ المستفتی نمبر ۲۰۲۰ مولوی محمد عبداللہ شاد (میانوالی) ۱۹ رمضان ۱۳۵۶ھ ۶ نومبر ۱۹۳۷ء

(جواب ۴۶۲) یہ لفظ خطاب (تو) اس کو کہا تھا پورا واقعہ نکستنا چاہیے تھا۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لدہ دہلی

شوہر نے لوگوں کے کہنے سے اپنی بیوی کو طلاق دی تو طلاق واقع ہو گئی

(سوال) ایک شخص گنوار ہے اور بالکل ناواقف ہے اس نے اپنی بیوی کو لوگوں کے کہنے سے طلاق دیدی ہے اور پندرہ دن کے بعد دونوں میاں بیوی راجع ہو گئے ہیں رجوع ہونے پر لوگوں نے دریافت کیا کہ تم نے طلاق کیسی دی ہے تو اس نے جواب دیا کہ جب لوگوں نے مجبور کیا تو مجبوری کی وجہ سے زہنی طلاق دی ہے میرے دل کے اندر یہ تھا کہ دس بیس دن کے بعد ہم آیت ہو جائیں گے اس کا کیا حکم ہے؟ المستفتی نمبر ۲۰۷۶ عبدالغنی صاحب گورگانو ۲۳ رمضان ۱۳۵۶ھ ۲۹ نومبر ۱۹۳۷ء

(جواب ۴۶۳) اگر طلاق ایک یا دو دفعہ کسی تھی تو رجوع کر لینا جائز ہے، اور تین مرتبہ طلاق دیدی تھی تو پھر

(۱) فرار ہونے سے نکاح کا موجب نہیں ہے۔

(۲) ”إذا طلق الرجل نطفیة رجعية أو نطفیة غیر رجعية فہ ان یراجعها فی عدلتہ (الہدایۃ کتاب الطلاق) باب الرجعة ۲ ۳۹۴ ص مکتبہ شریعہ علمہ ملتان“

رجوع کرنا جائز نہیں ہے۔ (۱) محمد کفایت اللہ کا ان اللہ نہ دہلی

تایا زلو بہن سے شادی ہو جائے تو وہ بیوی بن جاتی ہے اور جب طلاق پڑ جائے تو وہ تایا زلو بہن بنی رہتی ہے

(سوال) میرے بیاہ کی ایک لڑکی تھی اس کی شادی میرے بیٹے کے کردی چند برس کے بعد شوہر انتقال کر گیا چھ روز کے بعد بیٹے میرے ساتھ مکان آکر دیا چار برس کے بعد کچھ آپس میں لڑائی جھگڑا ہوا ہے جس کے سبب سے میں نے طلاق دے دی ہے۔ میرے بیٹے کل جائیداد لڑکی کے نام سے لگایا ہے وہ جائیداد میرے بیاہ کی لڑکی نے میرے نام پر لگوا دی ہے۔ جب میں نے لڑکی کو طلاق دے دیا ہے تو وہ ہماری رشتہ میں کون ٹھہری بہن یا اور کچھ نعمات فتویٰ حسب رتی ہے۔ المستفتی نمبر ۲۲۹۳ محمد زکریا خاں (ضلع فیض آباد)

۶ ربیع الثانی ۱۳۵۵ھ ۶ جون ۱۹۳۸ء

(جواب ۴۶۴) بیاہ سے مراد شاید تایا ہے تاکہ لڑکی تایا زلو بہن ہوتی ہے اور اس سے شادی ہو جائے تو بی بی بن جاتی ہے جب تم نے طلاق دیدی تو وہ بی بی نہیں رہی وہی پھار رشتہ یعنی تایا زلو بہن ہونے کا قائم ہے۔

محمد کفایت اللہ کا ان اللہ نہ دہلی

فتح نکاح کے لئے جن لوگوں نے عورت کو مرتد ہونے کی ترغیب دی ہے وہ سب مرتد ہو گئے

(سوال) زید نے لڑکی کے ساتھ بچہ کے لڑکے کا عقد ہو بعد عقد لڑکی رخصت کر کر سرالائی گئی اور اپنے شوہر کے ساتھ رہتی رہی مگر عرصہ تین ماہ بعد وہ مفرد ہو کر اپنے باپ کے گھر چلی گئی پتے چلنے پر اس کے شوہر کا بھائی اس کو بلانے کے لئے گیا تو اس کے ماں باپ نے سمجھنے سے انکار کر دیا بعد لڑکے کی والدہ گئی مگر اس نے پھر بھی رخصت نہیں کیا پھر اس کا شوہر بذات خود گیا اور کہا سنا مگر لڑکی کے والدین اس کو لے کر دوسری جگہ فرار ہو گئے اور رخصت نہ کیا اسی طرح پر بہت عرصہ گزر گیا وہ گھر ہی رہتی رہی لڑکی کے والدین نے نکاح خانیہ کرنا چاہا تو کوئی نکاح پڑھانے کو تیار نہ ہوا تھا کیونکہ اس کے پہلے شوہر نے طلاق نہیں دی لڑکی کے والد کے ایک بچہ صاحب ہیں جو کہ عالم بھی ہیں اور ملحد و فحشیت کا بھی کام کرتے ہیں وہ تشریف لے گئے ان سے عقد ثانی کے لئے کہا گیا لڑکی کے والدین نے بھی اور اس کی برادری کے... لوگوں نے مووی صاحب کو مجبور کیا تو انہوں نے یہ ترکیب بتائی جس کا نام شرعی حیلہ رکھا ہے کہ کسی پرستی کرے مت پرست ہونے پر وہ مرتد ہو جائے گی اور نکاح اس کا صحیح ہو جائے گا تب نکاح ثانی بجا طلاق دینے پہلے شوہر کے

(۱) وان كان الطلاق ثلاثاً في الحرة او ثنتين في الامه له نحل له حتى تنكح زوجاً غيره نكاحاً صحيحاً و يدخل بها ثم يطلقها او يموت عنها والا صل فيه لقوله تعالى " فان طلقها فلا تحل له من بعد حتى تنكح زوجاً غيره " والعمراد المطلقة لانها "لهذه" كتاب الطلاق باب الرجعة فصل فيما تحل به المطلقة ۳۹۹/۲ ط مکتبه شركة علميه ملتان

ہو جائے گا مولوی صاحب کی اس ترکیب پر عمل درآمد ہو اور شرعی حیثہ عمل میں آگیا اور عقد ثانی کر دیا گیا جس کو عرصہ ہو گیا اور اس کے دوسرے شوہر سے اس کے تین بچے بھی ہیں اب دوسرے شوہر کے اور لڑکی کے درمیان انھیں لوگوں نے جدائی کر لوی جو پہلے شوہر کے چھڑانے میں شریک تھے اب دوسرا شوہر برادری کے مجبور کرنے پر یہ کتاب کے پہلے شوہر سے لڑکی طلاق حاصل کرے تو میں اس کو رکھوں گا اور پہلے شوہر کو اب مجبور کیا جاتا ہے کہ تم طلاق دو اور وہی لوگ ہیں اور ایک شیشہ جماعت ہے چونکہ پہلا شوہر بھی ان برادری کا ہے اس لئے اس کو ہر طرح سے قوم کے لوگ شک اور پریشان کرتے ہیں اور دھمکیاں دیتے ہیں اب دریافت طلب بات یہ ہے کہ جن لوگوں کی ترغیب سے لڑکی نے مت پرستی کی اس کے لئے اسلامی اور شرعی حکم کیا ہے اور لڑکی کے ساتھ نہی ساتھ وہ کس حکم میں داخل ہیں اور جو لوگ اس عقد میں شریک تھے ان کا عقد صحیح ہو یا باقی ہے۔ المستفتی نمبر ۲۳۰۶ امیر محمد ونور الدین صاحبان چوہدر بازار (ریوان)

۱۲ ربیع الثانی ۱۳۵۷ھ ۱۲ جون ۱۹۳۸ء

(جواب ۴۶۵) جن لوگوں نے لڑکی کو مت پرستی کی ترغیب دی اور مت پرستی کرائی وہ سب کافر اور مرتد ہو گئے، اور ان کے نکاح نوٹ کے، ان سب کو توبہ اور تجدید اسلام و تجدید نکاح کرنا لازم ہے، جو لوگ کہ مت پرستی کی ترغیب دینے میں شامل نہ تھے دوسرے نکاح میں شریک تھے وہ کافر نہیں ہونے شوہر اول کو ایسی صورت میں طلاق دے دینا مناسب ہے۔ امیر محمد کفایت اللہ کان امداد لہ بلی

میاں بیوی کا آپس میں نباہ نہ ہو سکے تو طلاق دے دینا چاہیے

(سوال) زید کی لڑکی کے ساتھ بچہ کے بڑے کا عقد ہوا عقد ہو جانے کے بعد لڑکی گھر لائی گئی کچھ دن بعد معذور ہوا کہ لڑکی حاملہ ہے اور یہ حمل اس کے مینے کا ہے اس نے لڑکی کے والدین کو بلا کر لڑکی ان کے پاس دے دی اور برادری کے لوگ اکٹھے ہوئے اور چھاپت کی پتھوں نے یہ بات سنے کی کہ اس معاملہ کی پوری تحقیقات کرنے کے بعد جیسا ہو کا ہم لوگ فیصلہ کریں گے جس کو عرصہ پندرہ تیس سال کا ہوا غراب تک کوئی بات طے نہیں ہوئی ظاہری طور پر غراباطنی طور پر اس کا عقد ثانی کر دیا گیا اور یہ اس طرح پر ہوا کہ قوم کے لوگوں میں سے دو یا تین آدمی شاید ہو گئے کہ پہلے شوہر نے طلاق دی ہے مگر یہ شاید جھوٹے تھے بعد میں جب مولوی صاحب جنہوں نے نکاح پڑھایا تو ان کو معذور ہوا کہ شاید جھوٹے تھے اس پر انہوں نے یہ کہا کہ

(۱) ومن امر امرأ بان ترتد..... کفر الآخر (شرح فقہ الاکبر ص ۲۲۵)

(۲) ولزناد احدہما فسخ عاقل بلا قضاء، الدر المختار مع ہامش رد المحتار، کتاب النکاح، باب نکاح الکافر ۱۹۳/۳ ط سعید کراتشی

۳. وما یکون کفرًا انتفا سطل لعین والنکاح، وولادہ اولاد، وما وافہ خلاف یومر لا سفار و التوبہ و تجدید النکاح (در مختار)، وقال فی الرد، قوله والیوبہ، ہی تجدید الاسلام، قوله تجدید النکاح، ای احتیاطا کما فی الأصول العبادیۃ (ہامش رد المحتار مع الدر المختار، باب المرتد ۲۴۷/۴ ط سعید کراتشی)

(۴) بل مستحب لومؤدبۃ او تارکہ صلاۃ، و نحب لومؤدب الامانہ المعروف (در مختار)، وقال فی الرد، قوله مرتدۃ، الخلفہ فسیل المؤدبۃ لہ او لعبرہ یقولہا، او فعلمہا (ہامش رد المحتار مع الدر المختار، کتاب الطلاق ۲۲۹ ط سعید کراتشی)



(۵) جب کہ ایک طرف کی لڑکی یا لڑکا مر گیا تو دوسری طرف والوں کو اپنی لڑکی بچھنے میں کچھ مہر یا انکار ہو سکتا ہے یا نہ نہیں؟ المستفتی نمبر ۲۳۲۷ مہد الفنی صاحب (مرتل) ۱۹ ربیع الثانی ۱۳۵۳ھ  
۱۵ جون ۱۹۳۸ء

(جواب ۴۶۷) (۱) نفذ چھوڑ دی اگر حق نہایت سے گناہے تو طلاق ہو گئی۔

(۲) مہر پر اور نہ ہو گا۔

(۳) باغی طرف سے طلاق نہیں ہو سکتی۔

(۴) یہ رسم آئے سے لے کر چار نکاح تک تو جو بچا ہے مگر فریقین کنبہ ہر دو سے ہیں۔

(۵) ایک طرف سے کوئی مہر ہے تو دوسری طرف والوں کو لڑکی روکنے کا حق نہیں اور نہ دوسری لڑکی کا مہر بہ امر شریعت ہے محمد عفتیت مدظلہ العالی

شوبہ روپیہ ٹیکس اپنی بیوی کو حقوق زوجیت سے دستبردار ہو گیا تو وہ طلع کے حکم میں ہے  
(سوال ۱) ایک عورت سے نکاح ہوا موی ہے۔ جسکے مہر شوبہ زید اور باپ نے مل کر بخر مشتری پر فروخت کیا ہے اس دعویٰ کے تحت نے سے عورت کا قمر اور ربیع کا زبان زد عوام ہونا کافی ہے یا نہیں؟  
(۲) مہر عورت کو فروخت کرنے سے طلع ہو کر فسخ نکاح کیوں کا اور جواز نکاح عانی کا ہو سکتا ہے یا نہیں؟  
(۳) عورت جواز نکاح عانی کے یہ نہوری ہے کہ بخر مشتری کے ساتھ ہو یا جہاں عورت چاہتی ہے۔  
المستفتی نمبر ۲۳۸۱ مقدمہ شوبہ مستحکمہ راجہ سید مہر میوڑہ (جملہ) ۲۵ مفر ۱۳۵۸ھ ۲۶ اپریل ۱۹۳۹ء  
(جواب ۴۶۸) اگر یہ ثابت ہو جائے کہ شوبہ نے کسی سے روپیہ ٹیکس اپنی بیوی اس کو دیدی ہے اور زوجیت سے حقوق سے دستبردار ہو گیا تو یہ طلع کے حکم میں ہو جائیگا دہلی زوجہ کے نکاح سے نکل جائے گی اور جس نے رقم دی ہے اس کی زوجہ نہیں ہوئی نہ بدعتی نے کی بھہ عمر اس نے عورت کے کہنے سے رقم ادا کی ہے تو باپ کی رقم عورت سے لے کے نکاح محمد عفتیت المدظلہ العالی

(۱) والکتاب لا یطلق بیا فضاء الا سے اول ذلالت الحال وہی جائد مذاکرۃ الطلاق او العصب۔۔۔ فنعوا خرجی وادھی و خرمی یحتمل رد و نحو حلیۃ نریۃ حرۃ یا صلحہ یا زوجہ عندی واستریم و حکم۔۔۔ مرنک حارقت لا یحتمل البس و لرد (تویر الانصر مع ہمیش رد المحتار کتاب الطلاق باب الکتابات ۳ ۲۹۶ ۳۰۰ ط سعید کرائشی)  
(۲) ویناکہ عند وطء او حلوة صحب من الروح او موت احدهما (المر المختار مع هامش رد المحتار کتاب النکاح باب المہر ۱۰۲۰۳ ط سعید کرائشی)

(۳) لا یقع طلاق المولیٰ علی امرأۃ عدہ والمحمول والصبی والمعوہ والمبرسم (تویر الانصر مع هامش رد المحتار کتاب الطلاق ۲ ۲۴۲ ط سعید کرائشی) وقال فی الہدیۃ ولا یقع طلاق الصبی والمحمول والتمہ والہدیۃ کتاب الطلاق ۲ ۳۵۸ ط مکبہ ماحدیۃ ملان (۴) ووجب مہر النسل فی البعد ہو ان یروحہ بہ عی ان یروحہ الآخر او حتمہ مثلا معاوضۃ بالنفسین وهو مہر علیہ لہد لہد علی ما فی مفر ما لا کفیلا لعدم وجوب النسل علیہا صحب النسل علیہ کالمحل من الاحسی فالاب ولی من حلفہا الاب علی ما فی مفر ما لا کفیلا لعدم وجوب النسل علیہا صحب النسل علیہ کالمحل من الاحسی فالاب ولی (۵) المر المختار مع هامش رد المحتار کتاب الطلاق باب المہر ۳ ۵۵۸ ط سعید کرائشی (۶) من قام علی عہدہ بواجب بامرہ رجوع بہ دفع وان لم یشرطہ کلاما بل بالافاق علیہ وبفضاء ذہبہ والمر المختار مع هامش رد المحتار کتاب الکفایۃ ۵ ۳۳۳ ط سعید کرائشی (۷) اول ایضا و فیہ قال انفق عی او عی عیالی و علی ولا یدی لعل قبل رجوع بلا شرط و قبل لا ولو قضی ذہبہ بامرہ بلا شرط (لمر المختار مع هامش رد المحتار کتاب الطلاق باب الفقہ ۶۱۷ ۶۱۸ ط سعید کرائشی)



نہ نئی طلاق، بندہ نہ کہی وہ نہ چہ مسماہرست مطلقہ بغیر نکاح کے اور حلالہ کے پھر زوجین ہو سکتے ہیں یا نہیں؟

(۲) اور یہ فیہ شریعت اصل برادری طلاق شرعی نہیں ہو سکتی جیسا کہ قاضی صاحب کا ارشاد ہے۔

(۳) قاضی صاحب نے پہلے جو حکم فیصد ہدایت مہدہ میں نقل فرمادہ ہے کہ کہنے سے پہلے نکاح برقرار رہتا ہے اور نہ نکاح ہو کر نکاح نہیں ہو سکتا، یہ فتویٰ ہے کہ نکاح کے اکتفاء میں اور ایسے قاضی صاحب نے لم ہیں یا جہل اور آئندہ جہل ان کا کوئی حکم شرعی امور میں مانا جاسکتا ہے یا نہیں ایسے خلاف شرع حکم دینے پر وہ فقہائے مجددین کے پاس سے پاس ہیں یہ نہیں اور یہ مسلمان بھی نہیں؟

للمعنی جلد ۲۶۷۲ مسماہرست (۱) (۲) (۳) (۴) (۵) (۶) (۷) (۸) (۹) (۱۰) (۱۱) (۱۲) (۱۳) (۱۴) (۱۵) (۱۶) (۱۷) (۱۸) (۱۹) (۲۰) (۲۱) (۲۲) (۲۳) (۲۴) (۲۵) (۲۶) (۲۷) (۲۸) (۲۹) (۳۰) (۳۱) (۳۲) (۳۳) (۳۴) (۳۵) (۳۶) (۳۷) (۳۸) (۳۹) (۴۰) (۴۱) (۴۲) (۴۳) (۴۴) (۴۵) (۴۶) (۴۷) (۴۸) (۴۹) (۵۰) (۵۱) (۵۲) (۵۳) (۵۴) (۵۵) (۵۶) (۵۷) (۵۸) (۵۹) (۶۰) (۶۱) (۶۲) (۶۳) (۶۴) (۶۵) (۶۶) (۶۷) (۶۸) (۶۹) (۷۰) (۷۱) (۷۲) (۷۳) (۷۴) (۷۵) (۷۶) (۷۷) (۷۸) (۷۹) (۸۰) (۸۱) (۸۲) (۸۳) (۸۴) (۸۵) (۸۶) (۸۷) (۸۸) (۸۹) (۹۰) (۹۱) (۹۲) (۹۳) (۹۴) (۹۵) (۹۶) (۹۷) (۹۸) (۹۹) (۱۰۰)

(حواص ۶۶۹) (۱) طلاق نامہ منقولہ ہدایت مہدہ میں مقبول ہو چکا ہے اور وقوع طلاق کا فیصد ہدایت مہدہ میں لکھا ہے تو طلاق کا حکم صحیح اور واجب التحیل ہے، اور اب یہ زوجین باہم میاں نہی نہیں رہتے۔

(۲) برادری کا یہیل فرد بھی موجود ہو جب بھی طلاق ہو سکتی ہے شہادت شرعیہ برادری پر منحصر نہیں رہتی۔

(۳) قاضی صاحب نے فیصد ہدایت مہدہ میں لکھا ہے کہ اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ لم نہیں ہیں جو ایسا نہیں ہے نہ فیصد انہوں نے لکھا ہے جس عورت کو شریعی عدالت مطلقہ مغلط مان گئی ہے وہ اس کو اور اس کے خاندان کو شہادت پانچ میاں نہی دیتا ہے۔ معاذ اللہ۔ غم کنایت اللہ کان اللہ لہ ولی

روایت بعد شریعت نہ ہو تو طلاق دینا کیسا ہے؟

(سوال) یہ امر پر کسی وقت طلاق دینا واجب نہیں ہو جاتا ہے؟ کسی شخص نے اپنی بیوی کو مارا بھی سمجھایا بھی مبراہ نماز نہیں پڑھی کوئی اور اپنی بیوی کو طلاق نہ دے تو نہ کار ہوگا؟ ایسی صورت میں طلاق کی ترتیب دینا کیسا ہے؟ المستفتی نمبر ۶۵۷۲ مہر السید شہناز پور مورخہ ۶ دسمبر ۱۹۶۳ء

(جواب ۴۷۰) طلاق دینا بعض اوقات مستحب اور بعض اوقات مرد پر واجب بھی ہو جاتا ہے، ہر وقت میں

۱۔ النساء۔ جو فصل العصماء وضع سدرات و قبل عبر دلت، و قال فی الرد (قولہ و قبل عبر دلت) وہ قول العلامة (سید) ابی شامہ الرد فی مسائل لاجہاد المتعارفہ فی دفع ھو التراجع لمصلح العینا (ہامش رد المحتار مع البحر المختار کتاب النکاح ۳۵۱ ط سعید کراچی) و فی الرد (و القضاء ملزم علی العصماء) کتاب القضاء ۳۵۵، و قبل بظاہر امر القاصی حکم الرد المحتار مع ہامش رد المحتار کتاب القضاء ۱۲۵ ط سعید کراچی)

۲۔ وان کان الطلاق بالان فی الحرة او سنن فی الامذ لم یحل لہ حتی تکح روحا غیرہ بکاحا صحیحا و یدخل بہا بہ صلیب و سوت عیہ والا حل فیہ لہ تعالیٰ " فان حلفہ فلا یحل لہ من بعد حتی تکح روحا غیرہ " و المراد الضمہ الشاہد الہدایۃ کتاب لصالق باب الرجعة فصل فیما یحل لہ المطلقۃ ۳۹۹ ط مکتہ شریکۃ علمیہ ملتان

۳۔ و یدخلہا لغيرہ من المحقوق سواء کان الحق مالا او غیرہ ککاح و طلاق و نکاح و وکالة و وصیہ رجلاں و رجلاں و یدخلہا لغيرہ من المحقوق مع ہامش رد المحتار کتاب الشہادۃ ۱۶۵ ط سعید کراچی



نہل یتحب لو مودیه او نازکۃ صلوة ویجب لوفات الامساک بالمعروف ، ب نماز عورت  
و حایق ینا واجب فیہ اور شہ ط ق نہ دینے سے گناہ گار نہ ہوگا اسی اوپر والی عبارت میں ب نماز عورت کی  
طلاق کو مستحب کہا ہے واجب فیہ نہیں ، اور تارک صلوة کے آگے لکھا ہے۔ و مفادہ ان لایثم سعاشرۃ ص  
لا تصلی (۱) ترغیب دینے والا کہ اگر اور امر منکر کا مرتکب نہیں ہے کیونکہ ب نماز عورت طلاق نہ  
کر پڑا واجب فیہ تبہم ممنون بھی نہیں ہے وعن ابن مسعود لان الفی اللہ تعالیٰ و صدقها بدمعی  
حیر من ان اعاشر امرأۃ لا تصلی ، ۱۰

میاں بیوی طلاق کے منکر ہیں اور ایک آدمی تین طلاق کی گواہی دیتا ہے تو کیا حکم ہے ؟  
(سوال) زید نے خالد کو ازناہ کیا۔ اسے خالد تو نے اپنی منکوحہ بندہ کو میرے سامنے تین حایقین  
میں اور خالد بندہ سر امر انکار کرتے ہیں اب زید اور خالد نے فیصلے کے لئے ایک قاضی صاحب پر اتفاق کیا مگر  
بندہ نے سر امر انکار کیا کہ یہ قاضی صاحب سرور میرے خلاف فیصلہ کریں گے اب زید اور خالد فیصلے  
کے لئے قاضی صاحب کے پاس حاضر ہوئے تو زید نے بیعت مدعی کے یہ دعویٰ کیا کہ خالد نے میرے بندہ  
اپنی منکوحہ بندہ کو تین حایقین میں اور خالد نے اس دعویٰ سے انکار کیا اب قاضی صاحب نے مدعی  
سے شہادت کا مطالبہ کیا تو مدعی نے وہ دلچسپی سے قاضی صاحب سے خاند سے سوال کیا کہ ان وہابیوں کی  
شہادت پر جو فیصلہ مرتب ہوگا وہ جتنے منکوحہ یا نہیں ؟ خالد نے کہا کہ اگر قاضی کو دیکھ کر حنفی انداز  
رہشوت کے تو مجھے منظور ہے اب قاضی صاحب نے گواہ کو اسکی خبر کو نہ کیا کہ زید نے جو دعویٰ کیا ہے اس  
کے شہادت کے لئے قسم اٹھا کر تو شہادت دینے کے لئے تیار ہے یا نہیں ؟ اگر گواہ نے جواب میں کہا کہ ہاں  
خالد تمہارے لئے میں نے بندہ و تین حایقین میں کی تب میں قسم اٹھاؤں گا قاضی نے پھر گواہ کو اس  
مدعا پر حایق قسم کا نہیں ہے بلکہ قسمیں اٹھانی پڑے گی۔

بیان خبر ۱۰ - - - - - مدعا مدعون خالد نے میرے سامنے بندہ کو تین حایقین طلاق دی۔

بیان ہم و گواہ ۱۰ - - - - - کہ خالد نے میرے سامنے تین طلاق دی اگر میری شہادت کا ذبہ ہو تو میری منکوحہ  
مجھ پر طلاق ہے۔

قاضی صاحب نے فیصلہ نہ دیا۔ - - - - - خالد کی منکوحہ بندہ تین حایق خاد پر حرام ہے۔

ب ملوکہ کا آپس میں اختلاف ہو یا اثر ملوکہ کی یہ رائے ہے کہ قاضی صاحب کا فیصلہ نافذ نہیں ہوگا  
- - - - - دلائل متعدد ہیں۔

دلائل نمبر ۱ :- مدعی صرف زید ہے اور مدعا حایہ خالد اور بندہ زوجین۔ جب تک ان تینوں کا

۱۰ الدر المختار مع هامش رد المحتار کتاب الطلاق ۳ ۲۲۹ ح ۱۰ نہ کر سکی

۱۲ المصدر السابق ۲۲۹ ح ۳

۳ رد المحتار مع الدر المختار کتاب الطلاق ۳ ۲۲۹ طبعہ ترمسی

اتفاق ایک حاکم پر نہ ہو تب تک حاکم کا فیصلہ نافذ نہیں ہوتا یہاں اگرچہ زیادہ تر خالہ نے ایک حاکم پر اتفاق کیا ہے مگر بندہ جس پر فیصلہ نافذ کیا گیا ہے تب قبل از فیصلہ اس نے کہا کہ یہ قاضی صاحب نہ ہو میرے خلاف فیصلہ کرے گے مجھے ان کا فیصلہ بہ گنہ منظور نہیں تو بغیر بندہ کی رضا کے فیصلہ بہ گنہ نافذ نہیں ہو سکتا۔

۱۔ میل نمبر ۲۔ مدعی اور مدعا حاق معطل ہیں اور صاحب مروت بھی نہیں اور مدعا حاقین صداقت کا یہ ہے اقرار کرتا ہے ایسے مسائل اور فرائض شہادت قبول نہیں ہو سکتی۔

۲۔ میل نمبر ۳۔ شہد مسمیٰ نہ ہونے کی حالت میں شہادت میں کاذب ہوں تو میری منکوحہ مجھ پر طلاق ہے یہ بیان دلالت کرتا ہے کہ وہ یقیناً کاذب ہے اگرچہ ہوتا تو کہتا کہ اگر میں اپنی شہادت میں کاذب ہوں تو میری منکوحہ تین طلاق حرام ہے اس لئے کہ یہی خوف کا کلہ ہے۔

۳۔ میل نمبر ۴۔ مدعو نے شہادت دینے کے بعد اپنی منکوحہ کو وہ کو ابوں کے سامنے زبانی رجوع کیا اور وہ اپنی شہادت میں سچا ہوتا تو منکوحہ کو رجوع کرنے کی کیا نہ مروت تھی۔

۴۔ میل نمبر ۵۔ اگر اب بھی مدعی شہاد کو یہ نہا جائے کہ تم یہ کہہ دو کہ اگر ہم اس دعویٰ و شہادت میں کاذب ہوں تو ہم پر اپنی منکوحہ تین طلاق حرام ہے تو وہ کہہ دیا کہ میں نے یہاں دینے پر تیار نہیں ہیں حالانکہ فساد و فحار ہے جب تک ایسا کلہ نہ اکایا جائے تب تک اس پر یقین نہیں ہو سکتا کہ وہ سچے معلوم ہوتا ہے کہ یہ بالکل جھوٹے ہیں۔

۵۔ میل نمبر ۶۔ مدعو نے جب یہ کہا کہ اگر مدعا حاق میں قسم الخصال کا پھر بعد از اس اگرچہ قاضی کے لئے اس نے قسم اسمانی ہے مگر یہ قول شہد کا دلالت کرتا ہے کہ شہد واقعہ میں کاذب ہے اگرچہ ہونا تو یہ کلمہ نہ سکتا۔

۶۔ میل نمبر ۷۔ مدعی کی بی بی تھی خدیجہ منکوحہ ہے اب اگر خدیجہ کی پہلی منکوحہ بھی آباد ہے تو مدعی کی بی بی و تحریف ہوتی ہے لہذا مدعی نے اپنی بی بی کی تحریف وہ منکر رکھتے ہوئے خدیجہ پر یہ الزام لگایا ہے۔ اتفاق دہائی ہے کہ قاضی صاحب کا فیصلہ نافذ ہے اس سے مدعی پر عمل ہے۔

۷۔ میل نمبر ۸۔ مدعا حاق اس وقت خدیجہ کی قرار دیا جائے اور بندہ جس پر فیصلہ نافذ ہوا ہے وہ مدعا حاق نہیں ہے اگر باغرض بندہ کو بھی مدعا حاق قرار دیا جائے تو خدیجہ اصل ہے اور مدعو قاضی ہے جب اصل نے فیصلہ ہونے سے حیثیت قاضی صاحب کی فضا کو منظور کر لیا تو فرق کا انکار ہو جاتا ہے۔

۸۔ میل نمبر ۹۔ کوہو اگرچہ قاضی ہیں اور معطل بھی ہیں اور صاحب مروت بھی نہیں اور مشہور فریق و فحار میں سے ہیں مگر جب مدعا حاق نے یہ کہہ دیا کہ ان کی شہادت پر جو فیصلہ ہو وہ مجھے منظور ہے اب میں نے فسخ و فحار کی طرف رجوع نہ کیا ہے۔

۹۔ میل نمبر ۱۰۔ متعلق کوئی رد نہیں پیش کیا تھا یہ المستطی مرزا ہیں

(جواب ۷۶) کسی شخص سے یہ کہنا کہ وہاں شخص نے اپنی بی بی کو طلاق دی ہے جب کہ زوج اور زوجہ

۱۰۔ انوں طلاق کے منکر ہوں یہ دعویٰ نہیں ہے کیونکہ دعویٰ اپنا حق طلب کرنے کا نام ہے اور ظاہر ہے کہ یہ اجنبی اس اشہد میں اپنا کوئی حق طلب نہیں کر رہا بلکہ ایک حق اللہ یعنی حرمت زوجہ علیٰ زہد جان ہے۔ ۱۱۔ ہے جو حقیقت شہادت ہے، اپنی اس کا یہ قول دعویٰ قرار نہیں دیا جاسکتا اور اس پر اس کا یہ قول غیر محسوس قضا میں غوث۔ ۱۲۔ اور اس اٹھ قول نہ ہے یہ قسم نہیں بن سکتا اور جب یہ قسم نہیں ہو تو اس کی لزومیت نہ جاب سے تحکیم صحیح نہیں ہوئی کیونکہ تحکیم محکم کی طرف سے ہوتی ہے اور صورت مسئلہ میں محکم کا وجود ہی نہیں وہاں ظلم کے سامنے جو شاہد تیس ہوئیں وہ بھی غیر معتبر اور حکم کا فیصلہ جی نہیں دیتے۔

ہاں اس معاملے میں یہ اجنبی بھی ایک شہادت ہے اور حقائق شہادت دینے کے لئے دعویٰ بھی شرط نہیں۔ ۱۳۔ شہادت اور اٹھنے کے لئے ہاں غلط ثابت ہوگا، اگر یہ اجنبی قاضی شرعی کے سامنے مجلس قضائیں ہاں شہادت دے گا کہ فلاں شخص نے اپنی بیوی وحقوق دانی ہے اور قاضی اس شہادت پر کارروائی کرتا تو وہ درست ہوتی بشرطیکہ شہادت کے خلاف شہادت میں تاریخ طلاق سے غیر ضروری تاخیر نہ ہوئی ہوتی۔ ۱۴۔ قاضی شرعی کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ حقوق املا کی حفاظت کے لئے کارروائی کرے اور غلام اس وقت قاضی کے قائم مقام ہو گا جب جب محکم کی اپنی طرف سے فیصلے کا حق دے گا اور جب تک ضرورت تحقیق نہ ہو تحکیم تحقیق نہیں ہو سکتی پس صورت مسئلہ میں الفاظ قاضی صاحب سے مراد امر ہے نہ جیسا کہ ظاہر ہے قاضی کے نزدیک یہ تمام کارروائی مثبت ہوتی۔ ۱۵۔ اٹھ قاضی امم۔ ۱۶۔ اور اسے ملانے کو حق ہے بھی تحقیق نہ ہے۔ محمد کفایت امدان امدانہ اعلیٰ

حضرت اقدس دامت باریتہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ یہ سوال جواب غرض استصواب اور اصل خدمت کر رہا ہوں جو جواب میں نے لکھا ہے یہ سچ ہے یا نہیں، اٹھ اور کرم جواب سے خوش وقت۔

- ۱۔ المدعو ہی قول منقول عند القاضي بقصد نہ طلب حق بل عیوہ کو دفعہ غیر حق بقصد المدعی المختار مع حامس رد المحتار کتاب المدعی ۵۵۱ طبع سعید کرمانی
- ۲۔ الشہادۃ ہی حصر حدیث لا بد من حق یثبت الشہادۃ فی مجلس القاضی ولو ما دعویٰ وتوبیر الاضمار و سرحد مع حامس رد المحتار کتاب الشہادۃ ۵۶۱ طبع سعید کرمانی
- ۳۔ قول المحضری مع قول المدعی المختار۔ ۱۰۔ فی مجلس القاضی، خروج بہ اجازۃ فی غیر محضہ فلا یعبر بحذف القاضی وہ یقتضی مجلس حکمہ الشہادۃ من الزمہ و سجن و لایمہ، حاشیۃ الطحطاوی علی الدر المختار کتاب الشہادۃ ۲۲۷ طبع المعروف مدنی
- ۴۔ بحکمہ ہو سکتا کہ القضاہ بحکمہ یستلزم ورنہ لفظ الدان علیہ مع قبول الآخر ذلك، توبیر الاضمار مع حامس رد المحتار کتاب القضاہ ۵۲۸ طبع سعید کرمانی
- ۵۔ مدعی یقال فی الشہادۃ حسب مدعہ المدعی و رعا غیر علیہ الترفیع و المدعی، وفان فی الرد قولہ زہد علی، وحي الترفیع و طلاق الزوجه و بعض مزالینا، حامس رد المحتار مع الدر المختار کتاب الترفیع مطلب السوابع فی عن فیہ الشہادۃ حسب مدعوی ۵۰۹ طبع سعید کرمانی
- ۶۔ فهو اجاز حدیث لا بد من حق یثبت الشہادۃ فی مجلس القضاہ حکمہ فی فتح القدير و الصاوی المبدیۃ کتاب الشہادۃ الباب الاول فی معرفتہ و کتاب ۵۰۲ طبع مکتبہ ماحدیۃ کونہ
- ۷۔ ماہد الحسہ ۱۵۱۰ اخرہ لغیر عند لا یمن لیسفہ اسادہ عن القیۃ و حامس رد المحتار کتاب الترفیع مطلب السوابع فی یقال فیہا الشہادۃ حسبہ بلا مدعی ۵۱۰ طبع سعید کرمانی
- ۸۔ ما المحکمہ فسرحدہ تعنی القضاہ و تعنی فسا سوی الحدود و القضاہ و حامس رد المحتار کتاب القضاہ ۳۵۱ طبع سعید کرمانی

شمس فرمائیں۔ خادم محمد کفایت اللہ کان اللہ الباقی۔ رجب ۱۲۳۵ھ

(جواب) (از حضرت مولانا اثر نے علی ترمذی) الجواب صحیح قال فی الاشیاء فالدعوی حسبة لا تحوز والشهادة حسبة بلا دعوی جائزۃ فی هذه السواضع فلتحفظ والمواضع الوقف وطلاق الزوجة وتعلیق طلاقها وحرية الامة وتديرها والحلع و هلال رمضان والنسب و حد لنا وحد الشرب والا یلاء والظهار و حرمة المساهرة وقال الحموی فی شرحه شهادة الحسبة لیست دعوی من الشاهد واس هو مجرد شهادة وهذا خلاف كلام العلماء الشافعية لانهم يقولون ان الشاهد حسبة مدع ايضا فیهی حدة شهادة و دعوی اذ ص ۲۳۸، ۱۰  
واذا لم یکن مدعیا عندنا لم یصح تحکیمه مع الروح رجلا لیقضی بینهما فان القضاء والتحکیم لا یصحان بدون الدعوی وهو ظاهر فقضاء الحکم لیس بقضاء نعم صرحوا بان المرأة کالقاضی فی باب الطلاق یحوز لنا سماع شهادة الشهود علی طلاق زوجها فان شهد عندها شهود عدول بان زوجها طلقها ثلاثا لزمها العسل بشهادتهم وان لم یکنوا عدولا فلا والله تعالی اعلم بالصواب.

مولانا امت فیو تضم الاسلام علیہم وروایت اہل ہدایت۔ میں شہادہ ہوں کہ اتنی روز کے بعد جواب تحریر ہوا اب قوی متعلق ہو گئے مشاغل کا بھی چند ہیوم تے اور علی ایقت پہلے ہی سے مفقوت یہ اسباب ہیں تاہم جواب کے احتیاطاً مولوی شہرہ دہت بھی مشورہ کیا انہوں نے جد پر پتے پر اپنی رائے لکھی ہے جس میں سہل آپ کے موافق ہے نہ ف۔ شہرہ دہل کا تضمین حیات سوال میں ہوا ہوں کو تو فاسق معین صاحب گمراہ زید کی عدالت یافتت سے تم شہس نہیں لیا البتہ اس کی بیانی کے تعلق کو موجب اشتباہ کہنا اب یہ امر قابل غور ہے کہ کیا صرف یہ شبہ مدع ہوا ثوق کے لئے کافی ہے یا زید میں کوئی دوسرا مانع بھی ہے بہر حال اگر یہ مانع قبول القول نہ ہو تو شہادت تو حقیقی نہیں جیسے سہل جواب میں مفصل لکھا ہے صرف انہار حق وہ منہر کے غیر عادل ہونے سے مقبول نہیں اور زید عادل ہے تو المرأة کالقاضی کا جزئیہ قابل نظر ہے اور عادل ہونے کی صورت میں شاید حدیث طہ نہ ہو یا نہیں۔ فقہا

عدت والی عورت سے زمانہ عدت میں زنا کیا پھر عدت کے بعد اس سے نکاح کیا تو کیا حکم ہے؟

(اجمعۃ مورخہ ۲۴ جون ۱۹۳۶ء)

(سوال) ایک شخص نے اپنے چچا کے ہاتھ دوسری کی منکوحہ عورت پر الزام لگایا اور کئی مہینے کے بعد کچھ

۱۔ الاشیاء والطاهر کتاب القضاء والشہادات والدعوی ۲۵۵ ط إدارة القرآن و العلوم الاسلامیہ کراچی  
۲۔ والمرأة کالقاضی اذا سمعہ او احمرها عدل لا یحل لها فقله ولا تقبل بفساھل  
عدا شہد حال ان یقرہا فانیس مع عدم الدجسہر کہ فی الطلاق اب تصریح مطلب فی قول المحررات  
التصریح صحیح فی وغیرہ دہانہ علی النہ ۲۵۱۳ ع سعید کراچی

اپنے پیارے شوہر سے طلاق لے لیا اور عدت کے اندر اپنے شوہر کو رہنے اور نہ کرنے کا حکم دیا اور عدت میں نہیں اپنے پیارے شوہر سے نکاح کر لیا وہ تاج اور عدت نہ لیا نہیں۔  
 (جواب ۴۷۲) وہ عدت کے شخص کی نکاح نہ کر سکتا تھا بلکہ نکاح کر کے عدت کے اندر عورت کے پاس دوسرے شخص کو نکاح کرنا اور نہ کرنا یہ سب ناموزون اور فاسق ہے، ان امور کا مرتکب شخص فاسق و فاجر اور ظالم ہے اور عدت سے عدت نکاح کر لیا وہ تاج اور عدت نہ لیا۔ فقط محمد غایت اللہ کان علیہ

ثم الجزء السادس من كتاب النسخی و يليه الجزء السابع اوله كتاب الوقف

۱. قال الله تعالى ولا ترموا عتده الكناح حتى يبلغ الكتاب اجله (البقرة: ۲۳۵) وفي الهندية لا يجوز للرجل ان يزوج زوجته غيره وكذلك المعدة كذا في السراج الوهاج في الفتاوى الهندية كتاب الكناح الباب الثالث في بيان المحرمات القسم السادس المحرمات التي يعلن بها حق الغير ۱ ۲۸۰ ط ماجدية كونه  
 ۲. قال الله تعالى واذا طلقتم النساء فعلن احلن فلا تعتصبن ان يكفنن او ارحبن اذا تراصوا بينهم بالمعروف  
 سورة ۲۳۲